تصحیح، ترتیب نو اور نظر ثانی کے بعد جدید ایڈیشن

الجامع الصحيح للإمام البخاري

اشاعت اول
جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ - اگست ۲۰۰۳ء

اشاعت دوم
رجب ۱۴۲۶ھ - اگست ۲۰۰۵ء

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۲۳۲۳۴۴ فیکس ۳۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+
۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان.......فون ۳۷۲۲۳۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵
موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان.....فون ۳۲۷۲۲۴۰۱
ویب سائٹ: www.idaraeislamiat.com

ملنے کے پتے
ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴
مکتبہ معارف القرآن، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴
مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، اردو بازار، کراچی
دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱
بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

بخاری شریف مترجم عربی اردو

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

الجامع الصحیح للامام البخاری

جلد دوم

تالیف

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ تعالےٰ ۲۵۶ھ

ترجمہ و حواشی

حضرت مولانا مجید علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا سبحان محمود رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا قاری احمد رحمۃ اللہ علیہ

جدید تشریحی فوائد: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات لاہور - کراچی
پاکستان

بخاری شریف اردو (کامل)

قارئین کی سہولت کے پیش نظر بخاری شریف کی تینوں جلدوں میں موجود ابواب کی تفصیل یہاں دی جارہی ہے تاکہ ایک نظر میں مندرجات کا اندازہ ہوسکے اور موضوع اور حدیث مبارکہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ (ناشرین)

فہرست ابواب صحیح بخاری شریف مترجم اُردو جلد دوم

کتاب الجہاد والسّیر

بارہواں پارہ

تیرہواں پارہ

كِتَابُ بَدءِ الخَلقِ

کتابُ الانبیاءؑ

واقعہ خضر موسیٰ علیہما السلام

پندرہواں پارہ

سولہواں پارہ

کتاب المغازی

سترہواں پارہ

اٹھارہواں پارہ

كتاب التفسير

تفسیر سُورَۃُ مَائِدَۃ

تفسیر سُورَۃُ انعام

تفسیر سُورَۃُ انفال

بَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

گیارھواں پارہ

بسم اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ باب الشُّرُوْطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ .

۱ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْاُوْلٰى نِسْيَانًا وَّالْوُسْطٰى شَرْطًا وَّالثَّالِثَةُ عَمَدًا قَالَ لَاتُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا، لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهٗ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ مَّلِكٌ.

گیارہواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ا۔ لوگوں سے زبانی شرطیں طے کرنے کا بیان۔

ا- ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن جریج' یعلی بن مسلم' عمرو بن دینار' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کی پوری حدیث اور خضر کا موسیٰ سے یہ کہنا کہ کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ' آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے اس تمام واقعہ کو بیان کر کے ارشاد فرمایا کہ پہلی بار تو بھولے سے اعتراض ہوا' دوسری مرتبہ بطور شرط کے' اور تیسری بار انہوں نے قصداً خلاف معاہدہ کیا' حضرت موسیٰ نے کہا تھا وہ میں بھول گیا تھا' اس کا مواخذہ مجھ سے نہ کرو' اور مجھ پر تنگی نہ ڈالو' پھر وہ دونوں ایک لڑکے سے ملے جس کو حضرت خضر نے قتل کر دیا' اور دونوں آگے چلے پھر انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی حضرت خضر نے اسے درست کر دیا (ابن عباس اس سورت یعنی سورہ کہف میں وراء ھم ملك کے بجائے اما مھم ملك پڑھتے تھے لیکن یہ قول ضعیف ہے)

ف: امام بخاریؒ اس حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو شرط آپس میں بغیر لکھنے کے اور بغیر گواہوں کی موجودگی کے محض زبانی لگائی جائے وہ بھی معتبر ہوتی ہے، اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ و حضرت خضرؑ کے قصہ میں محض زبانی لگائی گئی شرط کا بھی اعتبار کیا گیا اور وہ شرط یہ ہے "ان سالتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني" ترجمہ: اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔

۲ بَاب الشُّرُوْطِ فِي الْوَلَآءِ.

باب ۲۔ آزاد کردہ غلام کی میراث کی شرط مقرر کرنے کا بیان۔

۲ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اَوْقِيَةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ اِنْ اَحَبُّوْا

۲- مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہ میرے پاس آئیں' اور انہوں نے مجھ سے کہا' کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر آزاد ہونے کا معاہدہ کیا' ایک اوقیہ ہر سال ادا کرتی رہوں گی' آپ میری مدد کیجئے' حضرت عائشہؓ نے کہا

اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَآؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَآءَ تْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَآءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَآئِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَآءَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاكَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَآءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ.

اگر وہ لوگ چاہیں کہ میں انہیں یکمشت تمہاری سب قیمت دے دوں' اور تمہاری میراث میرے لئے ہو' تو میں یہ کر سکتی ہوں' اس پر بریرہ نے اپنے مالکوں کے پاس جا کر ان سے کہا' مگر انہوں نے نہ مانا پھر وہاں سے حضرت عائشہؓ کے پاس آئیں' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے ہوئے تھے' بریرہ نے کہا' میں نے آپ کی وہ بات ان سے کہی تھی مگر وہ بغیر شرط کے نہیں مانتے' حضور اس بات کو سن رہے تھے حضرت عائشہؓ نے آپ سے پورا واقعہ بیان کر دیا' آپ نے فرمایا تم بریرہ کو مول لے لو' اور ولاء کی شرط انہیں کے لئے رہنے دو' اس لئے کہ ولاء تو اسی کو ملے گی' جو آزاد کرے پس حضرت عائشہؓ نے ایسا ہی کیا اس کے بعد آپ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا' کہ آزاد کردہ غلام کی میراث کی بابت لوگ ایسی شرطیں لگاتے ہیں' جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں' یاد رکھو' جو شرط کتاب اللہ میں نہ ہو' وہ باطل ہے' اللہ کا فیصلہ بہت سچا اور اللہ کی شرط بہت مضبوط ہے' اور ولاء (۱) اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳ بَاب اِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ اِذَا شِئْتُ اَخْرَجْتُكَ.

باب ۳۔ مزارعت میں یہ شرط لگانے کا بیان کہ جب میں چاہوں گا تو کاشت کار کو بے دخل کر دوں گا۔

ف: (مزارعت کے معنی مشترکہ کاشت جس میں ایک کی محنت دوسرے کا سرمایہ ہو)

۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ لَمَّا فَدَعَ اَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُؓ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَّا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلٰى مَالِهٖ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا

۳۔ ابو احمد' محمد بن یحییٰ' ابو غسان کنانی' مالک' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب خیبر والوں نے مار کر میرے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے تو ان کے بعد ایک دن حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے مالوں کی بابت ایک معاملہ کیا تھا' اور فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تم کو قائم رکھے گا ہم بھی تم کو قائم رکھیں گے' اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی جائیداد پر گئے تھے' جہاں ان پر شب کے وقت ظلم کیا گیا' اور ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے گئے' انہوں نے کہا ان یہودیوں کے علاوہ کوئی ہمارا

(۱) ولاء کا معنی یہ ہوتا ہے کہ آزاد شدہ غلام یا باندی کی وراثت کا مستحق اسکے دیگر ورثاء کے نہ ہونے کی صورت میں انکا آزاد کرنے والا مولیٰ ہوتا ہے۔

هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرَهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهَمَتُنَا وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَائَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِىْ اَبِى الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّىْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قُلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هٰذِهٖ هُزَيْلَةً مِّنْ اَبِى الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَاعَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَاكَانَ لَهُمْ مِّنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِّنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَحْسِبُهٗ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهٗ.

دشمن وہاں نہیں ہے ہمارا شبہ انہیں پر ہے اور اب میں ان کو جلاوطن کردینا مناسب سمجھتا ہوں' جب حضرت عمرؓ نے اس بات کا مضبوط ارادہ کرلیا' تو ابو حقیق(۱) یہودی کے خاندان میں سے ایک آدمی آیا' اور کہا کہ امیر المومنین آپ ہم کو نکال رہے ہیں' حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں برقرار رکھا اور یہاں کی جائیداد کی بابت ہم سے معاملہ کیا' اور اس بات کی ہمارے لئے شرط کردی تھی' حضرت عمرؓ نے فرمایا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں حضور کا یہ قول بھول گیا' جو تجھ سے فرمایا گیا تیرا کیا حال ہوگا جب تو خیبر سے نکالا جائے گا تیرا اونٹ تجھے لئے راتوں رات پھرے گا' اس نے کہا یہ تو ابوالقاسم کا مذاق تھا' حضرت عمرؓ نے کہا اے خدا کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے پھر اس کو حضرت عمرؓ نے نکال دیا اور جو کچھ میوہ جات' اونٹ' اسباب' عماریاں اور رسیاں وغیرہ ان کی تھیں' ان کی قیمت دے دی' اس کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا' انہوں نے عبیداللہ سے روایت کیا' میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر طور پر یہی روایت بیان کی۔

ف: جلاوطن کرنے کا سبب حضورؐ کی وہ وصیت تھی جس میں آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ یہود و مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔ جزیرہ عرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے۔ (مشکوۃ: ص ۳۵۵)

٤ بَاب الشُّرُوْطِ فِى الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ اَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوْطِ.

باب ۴۔ کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرطیں لکھنے کا بیان۔

٤ ـ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِىُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ حَتّٰى كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ

۴۔ عبداللہ بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت کرتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ حدیبیہ میں تشریف لے چلے اثنائے راہ میں بطور معجزہ کے خالد بن ولید (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) کے متعلق فرمایا کہ مقام غمیم میں قریش کے ساتھ مقدمۃ الجیش پر ہیں' تم داہنی طرف چلنا اور ادھر خالد کو مسلمانوں کا آنا ذرا بھی معلوم نہ ہوا تھا جب لشکر کا غبار ان تک پہنچا تو انہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) یہ ابوالحقیق خیبر کے یہودیوں کا سردار تھا۔

بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِّقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً
فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَوَاللّٰهِ مَاشَعَرَ بِهِمْ
خَالِدٌ حَتّٰى اِذَاهُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ
يَرْكُضُ نَذِيْرًا لِّقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ
يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِّنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ
النَّاسُ حَلْ حَلْ فَاَلَحَّتْ فَقَالُوْا خَلَاتِ
الْقُصْوَآءُ خَلَاتِ الْقُصْوَآءُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاخَلَاتِ الْقُصْوَآءُ
وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَّلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ
الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَايَسْئَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ
اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ
قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى
الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَآءِ يَتَبَرَّضُهُ
النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ
وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ
ثُمَّ اَمَرَ هُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَازَالَ
يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ
فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْجَآءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَآءَ
الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنْ خُزَاعَةَ
وَكَانَ عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ اِنِّيْ
تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَّعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ
نَزَلُوْا اَعْدَادَمِيَاهِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ
الْمَطَافِيْلُ وَهُمْ مُّقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ
الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّا لَمْ نَجِیْءْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا
مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ

آ گئے' اسی اثنا میں فوراً ایک شخص قریش کو خبر دینے کے لئے چل دیا'
ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر چلے جا رہے تھے' یہاں تک کہ جب
آپ اس پہاڑی پر پہنچے جس کے اوپر سے ہو کر لوگ مکہ میں اترتے
ہیں تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی' لوگوں نے کہا حل حل بہت کوشش کی
گئی' کہ وہ چلے مگر اس نے جنبش نہ کی صحابہؓ نے کہا قصوا بیٹھ گئی' قصوا
بیٹھ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصوا خود سے نہیں بیٹھی' نہ
اس کی یہ عادت ہے' بلکہ اسے اس نے روکا ہے' جس نے ہاتھی کو روکا
تھا' پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے' کہ کفار قریش مجھ سے جس بات کا سوال کریں گے' اور وہ
اس میں اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کی تعظیم کریں گے تو میں ان کی
اس بات کو میں منظور کر لوں گا' اس کے بعد آپ نے قصوا کو ڈانٹا تو
اس نے جست لگائی' اور روانہ ہو گئی' یہاں تک کہ حدیبیہ کے
کنارے ایک گڑھے پر بیٹھ گئی' جس میں پانی بہت ہی تھوڑا سا تھا' لوگ
اس سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے' تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے اس کو
پی لیا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی' تو
آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دیا' اور حکم دیا کہ اس کو اس
پانی میں ڈال دیں' پس خدا کی قسم پانی فوراً ابلنے لگا' یہاں تک کہ سب
لوگ اس سے سیراب ہو گئے' اتنے میں بدیل بن ورقاء خزاعی نے
اپنی قوم خزاعہ کے چند آدمیوں کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر
خواہ تھے' اور تہامہ کے رہنے والے تھے' ساتھ لا کر کہا کہ میں نے
کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حال میں چھوڑا ہے' کہ وہ حدیبیہ
کے گہرے چشموں پر فروکش ہیں' ان کے ہمراہ دودھ والی اونٹنیاں
ہیں' ہر طرح سے ان کا سامان درست ہے اور وہ لوگ آپ سے جنگ
کرنا چاہتے ہیں' اور آپ کو کعبہ سے روکنا چاہتے ہیں' رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لئے نہیں آئے' ہم
تو صرف عمرہ کرنے آئے ہیں' درحقیقت قریش کو لڑائی ہی نے کمزور
کر دیا ہے' اور ان کو بہت کچھ نقصان پہنچا ہے' اگر وہ چاہیں تو میں ان
سے کوئی مدت مقرر کر لوں' لیکن وہ میرے اور کفار عرب کے
درمیان نہ پڑیں' نتیجہ میں اگر میں غالب آ جاؤں اور اس وقت قریش
چاہیں کہ اس دین میں داخل ہوں جس میں اور لوگ داخل ہوئے

وَاَصَرَّتُ بِهِمُ وَاِنُ شَآءُ وُا مَا دَدُتُّهُمُ مُدَّةً وَّيُخلُّوُا بَيُنِيُ وَبَيُنَ النَّاسِ فَاِنُ اَظُهَرَ فَاِنُ شَآئُوُا اَنُ يَّدُخُلُوُا فِيمَا دَخَلَ فِيُهِ النَّاسُ فَعَلُوُا وَاِلَّا فَقَدُ جَمُّوُا وَاِنُ هُمُ اَبَوُا فَوَا الَّذِيُ نَفُسِيُ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمُ عَلٰى اَمُرِيُ هٰذَا حَتّٰى تَنُفَرِدَ سَالِفَتِيُ وَلَيُنُفِذَنَّ اللّٰهُ اَمُرَهٗ فَقَالَ بُدَيُلٌ سَاُبَلِّغُهُمُ مَّاتَقُوُلُ فَانُطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى قُرَيُشًا قَالَ اِنَّا قَدُجِئُنَاكُمُ مِنُ هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعُنَاهُ يَقُوُلُ قَوُلًا فَاِنُ شِئُتُمُ اَنُ نَّعُرِضَهٗ عَلَيُكُمُ فَعَلُنَا فَقَالَ سُفَهَآؤُهُمُ لَاحَاجَةَ لَنَا اَنُ تُخُبِرَنَا عَنُهُ بِشَيُءٍ وَقَالَ ذَوُوالرَّأيِ مِنُهُمُ هَاتِ مَاسَمِعُتَهٗ يَقُوُلُ قَالَ سَمِعُتُهٗ يَقُوُلُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّ ثَهُمُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرُوَةُ بُنُ مَسُعُوُدٍ فَقَالَ اَىُ قَوُمِ اَلَسُتُمُ بِالُوَلَدِ قَالُوُا بَلٰى قَالَ اَوَلَسُتُ بِالُوَالِدِ قَالُوُا بَلٰى قَالَ فَهَلُ تَتَّهِمُوُنِيُ قَالُوُا لَا قَالَ اَلَسُتُمُ تَعُلَمُوُنَ اَنِّيُ اسُتَنُفَرُتُ اَهُلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا بَلَّحُوُا عَلَيَّ جِئُتُكُمُ بِاَهُلِيُ وَوَلَدِيُ وَمَنُ اَطَاعَنِيُ قَالُوُبَلٰى قَالَ اِنَّ هٰذَا قَدُعَرَضَ لَكُمُ خُطَّةَ رُشُدٍ اقُبَلُوُهَا وَدَعُوُنِيٓ اٰتِيُهِ قَالُوا ائُتِهٖ فَاَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ نَحُوًا مِّنُ قَوُلِهٖ لِبُدَيُلٍ فَقَالَ عُرُوَةُ عِنُدَ ذٰلِكَ اَىُ مُحَمَّدُ اَرَاَيُتَ اِنِ اسُتَاصَلُتَ اَمُرَقَوُمِكَ هَلُ سَمِعُتَ بِاَحَدٍ مِّنَ الُعَرَبِ اجُتَاحَ اَهُلَهٗ قَبُلَكَ وَاِنُ تَكُنِ الُاُخُرٰى فَاِنِّيُ وَاللّٰهِ لَارٰى وُجُوُهًا وَّاِنِّيُ لَارٰى اَشُوَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيُقًا اَنُ يَّفِرُّوُا وَيَدَ عُوُكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوُبَكُرٍ

ہیں تو وہ ایسا کریں' اور اگر میں غالب نہ آؤں تو پھر وہ آرام اٹھائیں' کیونکہ اس صورت میں ان کا مقصود پورا ہو جائے گا' اور اگر وہ اس کو منظور نہ کریں' تو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' کہ میں اپنی اس حالت میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا' تا آنکہ قتل کر دیا جاؤں' اور بے شک اللہ اپنے دین کو جاری رکھے گا' بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے کہا میں قریش سے جا کر یہی کہہ دوں گا' چنانچہ وہ گیا اور قریش سے جا کر کہا کہ ہم تمہارے پاس اسی شخص کے پاس سے آ رہے ہیں' اور ہم نے انہیں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے' اگر تم چاہو تو ہم بیان کر دیں' تو ان کے بے وقوفوں نے کہا کہ ہمیں اس کی کچھ حاجت نہیں' کہ کسی بات کی خبر دو' لیکن عقل مندوں نے کہا کہ تم نے ان سے جو کچھ سنا ہے بیان کرو بدیل نے کہا میں نے ان کو یہ یہ کہتے سنا ہے' پھر جو کچھ آپ نے فرمایا تھا بیان کر دیا' تو عروہ بن مسعود کھڑے ہو گئے اور کہا کہ لوگو کیا میں تمہارا باپ نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! عروہ نے کہا کیا تم میری اولاد کی طرح نہیں ہو' انہوں نے کہا ہاں! عروہ نے کہا' کیا تم مجھ سے کسی قسم کی بدظنی رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں! عروہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمہاری نصرت کے لئے بلایا مگر جب انہوں نے میرا کہنا نہ مانا' تو میں اپنے اعزہ اور اولاد کو جس نے میرا کہنا مانا' اس کو تمہارے پاس لے آیا' انہوں نے کہا ہاں! یہ سب کچھ ٹھیک ہے' عروہ نے کہا اچھا' اب میری ایک بات مانو' اس شخص (یعنی حضورؐ) نے تمہارے سامنے ایک اچھی بات پیش کی ہے' اس کو منظور کر لو' اور مجھے اجازت دو کہ میں اس کے پاس جاؤں' سب نے کہا اچھا آپ جایئے' چنانچہ عروہ آپ کے پاس آئے اور گفتگو کرنے لگے' آپ نے اس سے ویسی ہی گفتگو کی جیسی کہ بدیل سے کی تھی' عروہ نے کہا اے محمدؐ یہ بتاؤ کہ اگر تم اپنی قوم کی جڑ بنیاد بالکل کاٹ ڈالو گے' تو اس میں تمہارا کیا فائدہ ہو گا' کیا تم نے اپنے سے پہلے کسی عرب کے متعلق سنا ہے' کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو' اور اگر دوسری بات ہو جائے' کہ تم مغلوب ہو جاؤ تو پھر کیا ہو گا؟ اور نتیجہ میں تو یہی آخری بات معلوم ہو رہی ہے' کیونکہ میں تمہارے ہمراہ ایسے لوگ اور ایسے مختلف آدمی دیکھ رہا ہوں جو بھاگ جانے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں' سنو! وہ تمہیں میدان جنگ میں

اُمْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهٗ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوْا اَبُوْبَكْرٍ قَالَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِیْ لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ اَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهٗ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهٗ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَیْ غُدَرُ اَلَسْتُ اَسْعٰى فِیْ غُدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَآءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْاِسْلَامُ وَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يُرْمِقُ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَاتَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهٗ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِیِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَّاَيْتُ مَلِكًا

تنہا چھوڑ دیں گے' حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے سن کر عروہ سے کہا کہ "امصص ببظر اللات" لات بمعنی مخصوص بت کے بظر بمعنے عورت کی شرم گاہ کے حصہ کا گوشت امصص بمعنے چوس اور یہ جملہ ایک بہت بری گالی کے طور پر کہا جاتا ہے' اور پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے بھاگ جائیں گے' اور انہیں تنہا چھوڑ دیں گے' عروہ نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابو بکرؓ ہیں عروہ نے کہا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر مجھ پر تمہارا ایک احسان نہ ہوتا جس کا میں نے ابھی تک بدلہ نہیں دیا ہے' تو میں ضرور تم کو جواب دیتا حضرت مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ عروہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا' اور جب وہ آپ سے بات کرتا تو ازراہ خوشامد آپ کی ڈاڑھی میں ہاتھ ڈال دیتا' مغیرہ بن شعبہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے' جن کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی اور خود ان کے سر پر تھا جب عروہ(۱) اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی کی طرف بڑھانے لگا' تو مغیرہ نے اپنا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر ڈال دیا' اور کہا کہ عروہ اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی سے ہٹالے' عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ! عروہ نے کہا اے بے وقوف کیا تو سمجھتا ہے' کہ میں تیری بے وفائی کے انتقام کی فکر میں نہیں ہوں' مغیرہ نے جو زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے پاس نشست و برخاست کرتے تھے' انہوں نے کسی کو قتل کر ڈالا اور اس کا مال لے لیا تھا' اور اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے تھے' اس کے بعد عروہ گوشہ چشم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے لگا' راوی کہتا ہے کہ اس نے یہ حال دیکھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم لعاب تھوکتے' تو وہ صحابہ میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا جس کو وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا' اور جب آپ کوئی حکم دیتے تو وہ بہت جلد اس کی تعمیل کرتے جب آپ وضو کرتے' تو وہ لوگ آپ کے وضو کے غسالہ پر لڑتے تھے (ایک کہتا تھا' ہم اس کو لیں گے، دوسرا کہتا تھا کہ ہم لیں گے) جب وہ لوگ بات کرتے تھے' تو آپ کے سامنے

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ حفاظت کی غرض سے امیر کے سر کے پاس تلوار وغیرہ کوئی ہتھیار لیکر کھڑے ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

قَطُّ يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَايُعَظِّمُ اَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا
وَّاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ
رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا
اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْآ اَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا
يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا
اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ
تَعْظِيْمًا لَّهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ
رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ كِنَانَةَ
دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ فَقَالُوْا ائْتِهٖ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا
فُلَانٌ وَّهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُّعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ
فَابْعَثُوْهَا لَهٗ فَبُعِثَتْ لَهٗ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ
يُلَبُّوْنَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مَايَنْبَغِيْ لِهٰٓؤُلَاۤءِ اَنْ يُّصَدُّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ
رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ
فَقَالَ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ فَقَالُوْا ائْتِهٖ فَلَمَّا اَشْرَفَ
عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا مِكْرَزٌ وَّهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ
يُكَلِّمُهٗ اِذْجَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ
فَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ لَمَّا جَآءَ
سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ قَالَ
مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَجَآءَ سُهَيْلُ
ابْنُ عَمْرٍو فَقَالَ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا
فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ

اپنی آوازیں پست رکھتے تھے اور بے محابا آپ کی طرف بوجہ تعظیم نہ دیکھتے تھے' پھر عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ گیا' اور کہا اے لوگو اللہ کی قسم' میں بادشاہوں کے دربار میں گیا' قیصر کسریٰ اور نجاشی(۱) کے دربار میں گیا' مگر اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا' کہ اس کے مصاحب اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں' جتنی محمدؐ کی یہ تعظیم کرتے ہیں' اللہ کی قسم' جب وہ تھوکتے ہیں' تو وہ جس کسی کے ہاتھ پڑتا ہے' وہ اس کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے' اور جب وہ کسی بات کے کرنے کا حکم دیتے ہیں' تو ان کے اصحاب بہت جلد اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں' جب وضو کرتے ہیں' تو ان کے غسالہ وضو کے لئے لڑتے مرتے ہیں' اپنی آوازیں ان کے سامنے پست رکھتے ہیں' نیز بغرض تعظیم ان کی طرف دیکھتے تک نہیں' بے شک انہوں نے تمہارے سامنے ایک عمدہ مسئلہ پیش کیا ہے' لہٰذا تم اس کو مان لو' چنانچہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ' مجھے بھی اجازت دو' کہ میں بھی ان کے پاس جا کر ان کو دیکھوں' تو لوگوں نے کہا کہ اچھا تم بھی ان کے پاس جاؤ' جب وہ آنحضرت اور آپ کے اصحاب کے سامنے آیا' تو آپ نے فرمایا' کہ یہ فلاں شخص ہے' اور وہ اس قوم میں سے ہے' جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کیا کرتے ہیں' لہٰذا تم قربانی کے جانور اس کے سامنے کرو' جب قربانی کے جانور اس کے سامنے لائے گئے' اور لوگوں نے لبیک کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا' اس نے یہ حال دیکھا' تو کہنے لگا' سبحان اللہ! ایسے اچھے لوگوں کو کعبہ سے روکنا زیبا نہیں ہے' پھر جب وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹا تو کہنے لگا کہ' میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا' کہ انہیں قلادے پہنائے گئے تھے اور ان کا اشعار کیا ہوا تھا (یعنی ان اونٹوں کے کوہان پر اس لئے زخم لگایا جاتا ہے تاکہ وہ حج کا ہدیہ متصور کئے جائیں' لہٰذا میں تو یہ مناسب نہیں سمجھتا' کہ ان لوگوں کو کعبہ سے روکا جائے' پھر ان میں سے ایک اور شخص کھڑا ہوا' جس کا نام "مکرز بن حفص تھا"' اس نے کہا کہ مجھے بھی اجازت دو' کہ میں بھی محمدؐ کے پاس جاؤں' لوگوں نے کہا' کہ اچھا تم بھی جاؤ' چنانچہ جب وہ مسلمانوں کے پاس آیا' تو رسول اللہ نے فرمایا' یہ مکرز ہے' اور یہ ایک بدکار آدمی ہے' وہ رسول اللہؐ سے گفتگو

(۱) ان تین بادشاہوں کا خاص طور پر تذکرہ کیا اس لیے کہ یہ اس زمانے کے بادشاہوں میں سے بڑے شمار ہوتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ قَالَ سُهَيۡلٌ اَمَّا الرَّحۡمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَآ اَدۡرِیۡ مَاهُوَ وَلٰكِنِ اكۡتُبۡ بِاسۡمِكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا كُنۡتَ تَكۡتُبُ فَقَالَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَاللّٰهِ لَانَكۡتُبُهَا اِلَّا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اكۡتُبۡ بِاسۡمِكَ اَللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَيۡهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيۡلٌ وَاللّٰهِ لَوۡ كُنَّا نَعۡلَمُ اَنَّكَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ مَاصَدَدۡنَاكَ عَنِ الۡبَيۡتِ وَلَا قَاتَلۡنَاكَ وَلٰكِنِ اكۡتُبۡ مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّیۡ لَرَسُوۡلُ اللّٰهِ وَاِنۡ كَذَّبۡتُمُوۡنِیۡ اكۡتُبۡ مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهۡرِیُّ وَذٰلِكَ لِقَوۡلِهٖ لَايَسۡاَلُوۡنِیۡ خُطَّةً يُّعَظِّمُوۡنَ فِيۡهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعۡطَيۡتُهُمۡ اِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنۡ تُخَلُّوۡا بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ الۡبَيۡتِ فَنَطُوۡفَ بِهٖ فَقَالَ سُهَيۡلٌ وَاللّٰهِ لَاتَتَحَدَّثُ الۡعَرَبُ اَنَّا اُخِذۡنَا ضُغۡطَةً وَّلٰكِنۡ ذٰلِكَ مِنَ الۡعَامِ الۡمُقۡبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيۡلٌ وَعَلٰی اَنَّهٗ لَايَاۡتِيۡكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنۡ كَانَ عَلٰی دِيۡنِكَ اِلَّا رَدَدۡتَّهٗ اِلَيۡنَا قَالَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ سُبۡحَانَ اللّٰهِ كَيۡفَ يُرَدُّ اِلَی الۡمُشۡرِكِيۡنَ وَقَدۡ جَآءَ مُسۡلِمًا فَبَيۡنَمَا هُمۡ كَذٰلِكَ اِذۡ دَخَلَ اَبُوۡ جَنۡدَلِ بۡنُ سُهَيۡلِ بۡنِ عَمۡرٍو يَرۡسُفُ فِیۡ قُيُوۡدِهٖ وَقَدۡ خَرَجَ مِنۡ اَسۡفَلِ مَكَّةَ حَتّٰی رَمٰی بِنَفۡسِهٖ بَيۡنَ اَظۡهُرِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ فَقَالَ سُهَيۡلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ مَا اُقَاضِيۡكَ عَلَيۡهِ اَنۡ تَرُدَّهٗ اِلَیَّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَمۡ نَقۡضِ

کر رہا تھا کہ سہیل بن عمرو نامی ایک شخص کافروں کی طرف سے آیا‘ معمر کہتے ہیں‘ مجھ سے ایوب نے عکرمہ سے روایت کر کے یہ بیان کیا کہ جب سہیل آیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اب تمہارا کام آسان ہو گیا‘(۱) معمر کہتے ہیں کہ زہری نے مجھ سے اپنی حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ جب سہیل بن عمرو آیا‘ تو اس نے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان میں صلح نامہ لکھ دیجئے‘ پس رسول اللہؐ نے کاتب کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ لکھ ‘بسم اللہ الرحمٰن الرحیم‘ سہیل نے کہا خدا کی قسم‘ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کہ وہ کون ہے‘ کفار نے یہ اس لئے کہا کہ‘ وہ لفظ رحمٰن کو خدا کا نام جانتے ہی نہ تھے‘ آپ یوں لکھوایئے‘ باسمك اللهم ‘جیسا کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے‘ مسلمانوں نے کہا‘ ہم تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھوائیں گے‘ رسول اللہ نے فرمایا‘ اس پر اصرار نہ کرو‘ باسمك اللهم لکھ دو‘ پھر آپ نے فرمایا (لکھو) ”هذا ماقاضى عليه محمد رسول الله“ سہیل نے کہا خدا کی قسم اگر ہم جانتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں‘ تو ہم آپ کو کعبہ سے نہ روکتے‘ اور نہ آپ سے جنگ کرتے‘ آپ من جانب محمد بن عبداللہ لکھئے‘ اس پر رسول اللہ نے فرمایا‘ خدا کی قسم بے شک میں اللہ کا رسول ہوں‘ اور اگر تم لوگ میری تکذیب ہی کرتے ہو‘ تو محمد بن عبداللہ لکھ لو‘ زہری کہتے ہیں کہ یہ سب باتیں آپ نے اس لئے منظور کرلیں کہ آپ فرما چکے تھے کہ وہ جس بات کی مجھ سے درخواست کریں گے‘ بشرطیکہ اس میں وہ اللہ کی حرمت والی چیزوں کی عظمت کریں‘ تو میں اسے قبول کرلونگا‘ پھر رسول اللہ نے فرمایا ”على ان تخلوا بيننا و بين البيت فنطوف به“ (اس بات پر کہ اے کفار مکہ‘ تم ہمارے اور کعبہ کے درمیان میں راہ صاف کر دو‘ تاکہ ہم اس کا طواف کرلیں) سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم! ہم یہ بات اس سال منظور نہیں کریں گے‘ کیونکہ ڈر ہے کہ عرب یہ نہ کہیں کہ ہم مجبور کر دیئے گئے‘ بلکہ اگلے برس یہ بات پوری ہو جائے گی‘ چنانچہ حضرت نے یہی لکھوا دیا‘ پھر سہیل نے کہا یہ بھی لکھوا دیجئے کہ ”وعلى انه لا ياتيك منا رجل وان كان على دينك الارددته“ (اس بات پر کہ اے محمد ہماری طرف سے جو شخص تمہارے پاس جائے‘ اگرچہ وہ

(۱) اس کے نام سے اچھی فال لیتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ اِذًا لَّمْ اُصَالِحْكَ عَلٰى شَيْءٍ اَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجِزْهُ لِيْ قَالَ مَا اَنَا بِمُجِيْزِهٖ لَكَ قَالَ بَلٰى فَافْعَلْ قَالَ مَا اَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ اَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ اَبُوْ جَنْدَلٍ اَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيْتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَلَسْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰى قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَآ اِذًا قَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَسْتُ اَعْصِيْهِ وَهُوَ نَاصِرِيْ قُلْتُ اَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَآ اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰى فَاَخْبَرْتُكَ اَنَّا نَاْتِيْهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِيْهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ فَاَتَيْتُ اَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ يَآ اَبَابَكْرٍ اَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰى قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا اِذًا قَالَ اَيُّهَا الرَّجُلُ اِنَّهٗ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِيْ رَبَّهٗ وَهُوَ نَاصِرُهٗ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهٖ فَوَاللّٰهِ اِنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ اَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰى اَفَاَخْبَرَكَ اَنَّكَ تَاْتِيْهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِيْهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ

تمہارے دین پر ہو تب بھی تم اسے ہماری طرف واپس لوٹا دینا۔) مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ! وہ مشرکوں کے پاس کیوں واپس کر دیا جائے گا؟ حالانکہ وہ مسلمان ہو چکا ہے' اسی حالت میں ابو جندل بن سہیل اپنی بیڑیوں کو کھڑکھڑاتے ہوئے مکہ کے نشیب سے آئے تھے' مسلمانوں کے درمیان آ گئے' تو انہوں نے کہا محمد یہی سب سے پہلی بات ہے' جس پر ہم آپ سے صلح کرتے ہیں کہ تم ابو جندل کو مجھے واپس دے دو' جس پر رسول اللہ نے فرمایا' ہم نے ابھی تحریر ختم نہیں کی۔ ابھی سے ان شرائط پر عمل کیونکر ضروری ہو سکتا ہے' سہیل نے کہا' اللہ کی قسم ہم تم سے کسی بات پر صلح کبھی نہ کریں گے' رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اچھا اس ایک آدمی کی تم مجھے اجازت دیدو' سہیل نے کہا میں ہر گز اس کی اجازت نہ دوں گا' آنحضرت نے فرمایا نہیں' اس کی اجازت دے دو' اس نے کہا میں نہ دونگا' مکرز نے کہا میں اس کی اجازت آپ کو دیتا ہوں' ابو جندل نے کہا(۱) مسلمانو! کیا میں مشرکوں کے پاس واپس کر دیا جاؤں گا' حالانکہ میں مسلمان ہو چکا ہوں' کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں نے اسلام کیلئے کیا کیا مصیبتیں اٹھائی ہیں' درحقیقت ابو جندل کو خدا کی راہ میں بہت سخت تکلیفیں دی گئی تھیں' حضرت فاروقؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کے پاس آ کر عرض کیا' کہ کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ حضرت نے فرمایا کیوں نہیں' میں ضرور سچا نبی ہوں' میں نے عرض کیا' کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ حضرتؐ نے فرمایا' کیوں نہیں تم حق پر ہو' میں نے عرض کیا' پھر ہم اپنے دین میں کیوں نرمی برتیں' آپ نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں' اس کی نافرمانی نہیں کرتا' وہی ہمارا مددگار ہے' میں نے عرض کیا' کیا آپ ہم سے بیان نہ کرتے تھے' کہ ہم کعبہ میں جائیں گے' اور اس کا طواف کریں گے' آپ نے فرمایا کیا میں نے یہ کہا تھا کہ تم اسی سال کعبہ میں جاؤ گے اور طواف کرو گے؟ میں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ تم کعبہ میں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے' حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس سے پھر ابو بکرؓ کے پاس گیا' اور ان سے کہا ابو بکر! محمدؐ اللہ کے سچے نبی

(۱) حضرت ابو جندلؓ کو واپس کر دیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ صبر کرنا ثواب کی امید رکھنا اللہ تعالیٰ تیری رہائی کی کوئی صورت پیدا فرما دیں گے۔ (فتح الباری: ج ۵، ص ۲۶۳)

عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ اَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَاقَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِّنْهُمْ اَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَالَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ ذٰلِكَ اُخْرُجْ ثُمَّ لَاتُكَلِّمْ اَحَدًا مِّنْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِّنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهٗ وَدَعَا حَالِقَهٗ فَحَلَقَهٗ فَلَمَّارَاَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَآءَهٗ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآئَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ حَتّٰى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهٗ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ اِحْدٰهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَآئَهٗ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَّجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ

نہیں ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا ہاں بیشک وہ خدا کے رسول ہیں' میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انہوں نے کہا ہاں' یہ بات درست ہے میں نے کہا' پھر کیوں ہم اپنے دین کے بارے میں دبتے رہیں' تو ابو بکر نے کہا اے عمر! بیشک یہ خدا کے رسول ہیں' اور وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرتے' اور وہ ان کا مددگار ہے' لہٰذا تم ان کی مخالفت نہ کرو' کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں' میں نے کہا کیا وہ ہم سے بیان نہ کرتے تھے کہ ہم کعبہ جائیں گے' اور اس کا طواف کریں گے' تو ابو بکرؓ نے کہا ہاں "کہا تھا" مگر کیا تم سے یہ بھی کہا تھا کہ تم اسی سال کعبہ جاؤ گے' میں نے کہا یہ تو نہیں کہا تھا' ابو بکر نے کہا' پھر تم کعبہ ضرور جاؤ گے' اور اس کا طواف کرو گے' زہری کہتے ہیں کہ فاروق اعظم کہتے تھے' کہ اس گستاخی کے کفارہ میں میں نے بہت سی عبادتیں کیں' (۱) راوی کا بیان ہے کہ پھر جب صلح نامہ کی تحریر سے فراغت ہوئی' تو رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھو سر منڈوالو' اور قربانی پیش کرو' راوی کہتا ہے اللہ کی قسم' کوئی شخص بھی ان میں سے نہ اٹھا' یہاں تک کہ آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا' جب ان میں سے کوئی نہیں اٹھا' تو آپ خود ام سلمہؓ کے پاس گئے' اور ان سے یہ سب پورا واقعہ بیان کیا' جو لوگوں سے آپ کو پیش آیا تھا' ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ بات چاہتے ہیں' تو اچھا ذرا آپ باہر تشریف لیجائیے' اور ان میں سے کسی کے ساتھ کلام نہ کیجئے' یہاں تک کہ آپ اپنے قربانی کے جانوروں کی قربانی کر دیجئے اور سر مونڈنے والے کو بلائیے' تاکہ وہ آپ کے سر کے بال صاف کر دے' چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور ان میں سے کسی سے کچھ گفتگو نہیں کی' یہاں تک کہ آپ نے سب کچھ پورا کر لیا' یعنی قربانی کے جانور قربان کر دیئے اور اپنا سر بھی مونڈوالیا' صحابہ نے جب یہ دیکھا تو اٹھے اور انہوں نے قربانی کی' (۲) ایک نے دوسرے کا سر مونڈ دیا' اژدحام کی وجہ سے عین ممکن تھا کہ ایک دوسرے کو مار ڈالے' (اس کے بعد) آپ کے پاس کچھ مسلمان

(۱) حضرت عمرؓ کی یہ گفتگو اگرچہ اسلامی جذبے اور دینی حمیت کی بنا پر تھی لیکن پھر بھی اس کے کفارے کیلئے بعد میں کئی غلام آزاد کیے تھے اور کئی نفلی عبادتیں کیں۔ (فتح الباری: ج۵، ص ۲۶۵)

(۲) صحابہ کرامؓ اولاً حلق وغیرہ سے رکے رہے یا تو اس انتظار میں کہ شاید وحی آجائے جس کی بناء پر یہ معاہدہ ختم کر دیا جائے، یا مکہ میں داخلے کی اجازت مل جائے، لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو فوراً سب نے احرام کھول دیئے۔

لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰی سَيْفَكَ هٰذَا يَافُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْاٰخَرُ فَقَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهٖ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهٗ مِنْهُ فَضَرَبَهٗ حَتّٰی بَرَدَ وَ فَرَّالْاٰخَرُ حَتّٰی اَتَی الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُ لَقَدْرَاٰی هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰی اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَصِيْرٍ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ وَاللّٰهِ اَوْفَی اللّٰهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِيْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ اَنْجَانِي اللّٰهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْكَانَ لَهٗ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰی اَتٰی سِيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ فَجَعَلَ لَايَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ حَتّٰی اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَی الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهٗ بِاللّٰهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا اَرْسَلَ فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهُوَالَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتّٰی بَلَغَ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوْا اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَلَمْ يُقِرُّوْا بِبِسْمِ

عورتیں آئیں تو اللہ نے آیت "یاایھا الذین امنوا اذاجاء کم المومنات مہاجرات" (ترجمہ اے مسلمانوں جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان کر لو (اس کے آگے یہ ہے کہ تم ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو) سے بعصم الکوافر تک نازل فرمائی۔ (اس پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان عورتیں جو ہجرت کر کے آئیں انہیں واپس نہ کرو۔) حضرت عمرؓ نے اس دن دو مشرک عورتوں کو جوان کے نکاح میں تھیں۔ طلاق دے دی' ان میں سے ایک کے ساتھ تو معاویہ بن ابوسفیان نے اور دوسری کے ساتھ صفوان بن امیہ نے نکاح کر لیا' پھر رسول اللہؐ مدینہ لوٹ آئے' تو ابو بصیر جو قریشی نسل تھے' حضرت کے پاس آئے وہ مسلمان تھے' کفار نے ان کے تعاقب میں دو آدمی بھیجے اور حضرت سے کہلوا بھیجا کہ ہم سے جو معاہدہ آپ نے کیا ہے اس کا خیال کیجئے' چنانچہ آپ نے ابو بصیر کو ان دونوں شخصوں کے حوالہ کر دیا اور وہ دونوں ابو بصیر کو لے چلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے' تو وہ لوگ اتر کے اپنے چھوہارے کھانے لگے' ابو بصیر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا کہ اے فلاں! خدا کی قسم تیری تلوار تو بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے' اس شخص نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور کہا ہاں خدا کی قسم یہ بہت عمدہ تلوار ہے' میں نے اس کو کئی مرتبہ آزمایا ہے' ابو بصیر نے کہا مجھے دکھاؤ' میں بھی اسے دیکھوں چنانچہ وہ تلوار اس نے ابو بصیر کو دی' ابو بصیر نے اس سے اس کو مار ڈالا' اور اس کو ٹھنڈا کر دیا' لیکن دوسرا شخص بھاگ گیا' اور مدینہ آکر دوڑتا ہوا مسجد میں گھس گیا۔ رسول اللہؐ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ خوفزدہ ہے' جب وہ رسول اللہؐ کے پاس پہنچا' تو اس نے کہا خدا کی قسم میرا ساتھی قتل کر دیا گیا' اور میں بھی قتل کر دیا جاتا' پھر ابو بصیر آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم اللہ نے آپ کو بری الذمہ کر دیا' آپ تو مجھے کفار کی طرف واپس کر چکے تھے' لیکن اللہ نے مجھے ان کافروں سے نجات دیدی' اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ تو لڑائی کی آگ ہے' اگر کوئی مقتول کا مددگار ہوتا' تو یہ آگ بھڑک اٹھتی جب یہ بات ابو بصیر نے سنی' تو سمجھ گئے کہ آنحضرت پھر انہیں کفار کی طرف واپس کر دیں گے' لہٰذا وہ چلدیئے' یہاں تک کہ دریا کے

اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَحَالُوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا اَنَّهُ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّرُدُّوْآ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَآ اَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ اَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ لَّا يُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ طَلَّقَ امْرَاَتَيْنِ قَرِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلِ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيْبَةَ مُعٰوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْاُخْرٰى اَبُوْ جَهْمٍ فَلَمَّا اَبَى الْكُفَّارُ اَنْ يُّقِرُّوْا بِاَدَآءِ مَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ وَالْعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَاَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ فَاَمَرَ اَنْ يُّعْطٰى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَآ اَنْفَقَ مِنْ صُدَاقِ نِسَآءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ اَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ اِيْمَانِهَا وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا بَصِيْرِ بْنَ اُسَيْدِ نِ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْاَخْنَسُ بْنُ شَرِيْقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

کنارے پہنچے' اور اس طرف سے ابو جندل بن سہیل بھی چھوٹ کر آ رہے تھے' راستہ میں وہ بھی ابو بصیر سے مل گئے' یہاں تک کہ جو قریشی مسلمان ہو کر آتا' ابو بصیر سے مل جاتا' آخر کار ان سب کی ایک ٹولی ہو گئی' (۱) خدا کی قسم جب وہ کسی قافلہ کی نسبت سنتے تھے کہ وہ شام کی طرف جا رہا ہے' تو وہ اس کی گھات میں لگ جاتے اور ان کے آدمیوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیتے' آخر قریش نے رسول اللہؐ کے پاس آدمی بھیجا' (۲) اور آپ کو اللہ کا اور اپنی قرابت کا واسطہ دلایا کہ آپ ابو بصیر کو ان باتوں سے منع کرا بھیجیں' آیندہ سے جو شخص آپ کے پاس مسلمان ہو کر جائیگا وہ بے خوف ہے چنانچہ رسول اللہؐ نے ابو بصیر وغیرہ کو منع کرا بھیجا' اور اللہ نے آیت "وھو الذی الخ یعنی وہی ہے جس نے کافروں کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے' حمیتہ الجاھلیتہ" تک نازل فرما کر ان کے تعصب کے اس حال کو ظاہر کیا کہ انہوں نے آنحضرت کے نبی ہونے کا مضمون قائم رکھا' اور نہ بسم اللہ الرحمان الرحیم کو قائم رکھا' بلکہ مسلمانوں اور کعبہ کے درمیان حائل ہو گئے' عقیل زہری سے راوی ہیں کہ عروہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں' کہ رسول اللہؐ ان عورتوں کا جو مسلمان ہو کر آتیں' امتحان لے لیا کرتے تھے' اور ہم کو یہ بھی خبر ملی ہے کہ جب اللہ نے یہ حکم نازل کیے "کہ کافروں نے اپنی ان بیبیوں پر جو ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آ جائیں' جو کچھ خرچ کیا وہ تمام صرفہ یہ مسلمان ان مشرکوں کو دے دیں' اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ کافر عورتوں کی عصمت کو نہ روکیں' اس وقت حضرت عمرؓ نے اپنی دو بیبیوں کو ایک قریبہ بنت ابی امیہ اور دوسری بنت جرول خزاعی کو طلاق دے دی' قریبہ سے تو معاویہ نے نکاح کیا' اور دوسری سے ابو جہم نے نکاح کر لیا' اور کافروں نے اس بات سے انکار کیا کہ جو کچھ مسلمانوں نے اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہے' وہ اگر کافروں کے پاس چلی جائیں' تو انکا خرچ مسلمانوں کو لوٹا دیں' تو اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی' وان

(۱) وہاں جمع ہونے والے مسلمانوں کی تعداد چالیس سے زیادہ ہو گئی تھی اس سے زیادہ کی تعداد بھی روایات میں ملتی ہیں۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا والانامہ جب ان کے پاس پہنچا تو ابو بصیر کی وفات قریب تھی اور اس حالت میں ان کا انتقال ہوا کہ وہ والانامہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ ابو جندل اور دوسرے مسلمان مدینہ میں آ گئے تھے۔

فاتکم الخ (یعنی اور اگر تمہاری کچھ بیبیاں کافروں کے پاس چلی جائیں پس تم بھی معاوضہ لے لو) اور معاوضہ یہ تھا کہ کافرونکی عورت جو مسلمان کے پاس ہجرت کر کے آجاتی تھی' اس کا خرچ مسلمان واپس کر دیتے تھے' اب انہیں حکم دیا کہ کافروں کی ان عورتوں کا جو ہجرت کر کے آگئی ہیں' ان کا مہر وغیرہ جو کچھ ملا ہو وہ اس مسلمان کو دیدیا جائے' جس کی بی بی کافروں کے پاس چلی گئی ہو' اور ہم نہیں جانتے کہ ہجرت کر کے آنیوالیوں میں سے کوئی عورت مسلمان ہونیکے بعد مرتد ہو گئی ہو' اور ہم کو یہ خبر بھی ملی ہے کہ ابو بصیر بن اسید ثقفی مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے پاس ہجرت کر کے آگئے تھے' اسی مدت صلح میں اخنس بن شریق نے رسول اللہؐ کو خط بھیجا' جس میں اس نے ابو بصیر کو آپ سے مانگا تھا' اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث جو اوپر گزری بیان کی ہے (۱)۔

٥بَاب الشُّرُوْطِ فِی الْقَرْضِ.

باب ۵۔ قرض میں شرط لگانے کا بیان:

٥ ـ حَدَّثَنَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَآ اِلَيْهِ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَؓ وَعَطَآءٌ اِذَا اَجَّلَهٗ فِی الْقَرْضِ جَازَ.

۵۔ لیث جعفر بن ربیعہ' عبدالرحمٰن بن ہرمز اور ابو ہریرہ کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا ذکر کیا' کہ جس نے بنی اسرائیل میں سے کسی سے ہزار دینار ایک مدت کیلئے قرض مانگے تھے' حضرت ابن عمرؓ اور عطاء کہتے ہیں کہ اگر قرض میں کوئی شخص مدت معین کر دے تو یہ درست ہے۔

٦بَاب الْمُكَاتَبِ وَمَا لَايَحِلُّ مِنَ الشُّرُوْطِ الَّتِیْ تُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ

باب ٦۔ مکاتب اور ناجائز شرطوں کا بیان' جو کہ کتاب اللہ کے خلاف ہیں۔

٦ ـ حَدَّثَنَا وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِی الْمُكَاتَبِ شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَوْعُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَّقَالَ اَبُوْ عَبْدِ

٦۔ جابر بن عبداللہ نے مکاتب کے بارے میں کہا ہے کہ ان کی شرطیں' انکے اور انکے مالکوں کے درمیان جو کچھ طے ہو جائیں وہ صحیح ہیں اور ابن عمر یا حضرت عمر نے کہا ہے' کہ جو شرط کہ کتاب اللہ کے مخالف ہو وہ باطل ہے' اگرچہ شرط کرنے والا سو شرطیں کرے' امام

(۱) صلح حدیبیہ کا واقعہ ٦ھ میں پیش آیا (۲) مسلمانوں کی طرف سے یہ معاہدہ حضرت علیؓ نے لکھا (۳) اس معاہدے کی مدت دس سال طے ہوئی تھی مگر مشرکین مکہ کی طرف سے اس معاہدے کی خلاف ورزی ہونے کی بناء پر یہ معاہدہ مدت سے پہلے ہی ختم ہو گیا (۴) اس معاہدے میں کافروں کی طرف سے آنے والے کسی مسلمان کے واپس کرنے کی جو شرط لگائی گئی ہے یہ پہلے تو مشروع تھی لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اب کافروں کے ساتھ صلح کرتے وقت ایسی شرط لگانا صحیح نہیں ہے۔ (اعلاء السنن: ج ۱۲، ص ۵۵)

اللّٰهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ .

بخاری نے کہا یہ قول حضرت عمر اور ابن عمر دونوں سے مروی ہے۔

۷ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِىْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَآءُ لِىْ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُهُ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ .

۷- علی بن عبد اللہ' سفیان' یحیٰی عمرہ کے ذریعے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ بریرہ ان کے پاس اپنی کتابت کا روپیہ ادا کرنے میں مدد مانگنے کو آئیں' تو انہوں نے کہا اگر تم چاہو تو میں تمہارے مالکوں کو تمہاری پوری قیمت دے دوں' اس کے بعد تمہیں آزاد کر دوں اور ورثہ مجھے ملے' پھر جب رسول اللہ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا' رسول اللہ نے فرمایا کہ ان کو خرید لو' پھر ان کو آزاد کر دو اور ولاء تو اسی کو ملے گی' جو آزاد کرے اس کے بعد رسول اللہؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا' کہ لوگ کیوں ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں' جو شخص ایسی شرط کرے گا' کہ وہ شرط کتاب اللہ میں نہ ہو' تو وہ شرط اسے نہ ملے گی' اگرچہ وہ سو شرطیں کرے۔

۷بَاب مَايَجُوْزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِى الْاِقْرَارِ وَالشُّرُوْطِ الَّتِىْ يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَاِذَا قَالَ مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدَةً اَوْثِنْتَيْنِ .

باب ۷۔ لوگوں کے درمیان متعارف شرطوں' اقرار میں استثناء اور شرط لگانے کے جواز کا بیان اور اگر کوئی شخص کہے کہ مجھ پر ایک یا دو درہم کے سوا سو درہم فلاں شخص کے واجب ہیں:

۸ـ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ رَجُلٌ لِّكَرِيِّهٖ اَدْخِلْ رِكَابَكَ فَاِنْ لَّمْ اَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَّنْ شَرَطَ عَلٰى نَفْسِهٖ طَآئِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَّقَالَ اِنْ لَّمْ اٰتِكَ الْاَرْبَعَآءَ فَلَيْسَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِىْ اَنْتَ اَخْلَفْتَ فَقَضٰى عَلَيْهِ .

۸- ابن عون ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے اپنے کرائے والے سے کہا' کہ تم اپنی سواریاں کسو' اگر میں فلاں' فلاں دن تمہارے ہمراہ نہ چلوں تو تمہیں سو درہم دونگا لیکن وہ اس دن نہ گیا' شریح نے کہا کہ جو شخص خوشی سے بغیر جبر کے اپنے اوپر کوئی شرط عائد کرے تو وہ اس پر لازم ہو جائیگی' ایوب نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے' کہ ایک شخص نے کچھ غلہ بیچا اور مشتری نے کہا' کہ اگر میں چہار شنبہ کے دن تمہارے پاس نہ آ جاؤں' تو میرے اور تمہارے درمیان بیع باقی نہ رہے گی' پھر وہ چہار شنبہ کو نہ آیا' تو شریح نے مشتری سے کہا کہ تو نے وعدہ خلافی کی' لہٰذا اس کے خلاف انہوں نے فیصلہ کر دیا۔

۹ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ

۹- ابوالیمان' شعیب ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو جو شخص ان کو یاد کرے' وہ جنت میں داخل

تِسۡعَةً وَّتِسۡعِيۡنَ اِسۡمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنۡ اَحۡصَاهَا دَخَلَ الۡجَنَّةَ.

ہو گا۔

٨ بَاب الشُّرُوۡطِ فِي الۡوَقۡفِ.

١٠ ـ حَدَّثَنَا قُتَيۡبَةُ بۡنُ سَعِيۡدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ الۡاَنۡصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابۡنُ عَوۡنٍ قَالَ اَنۡبَاَنِيۡ نَافِعٌ عَنِ ابۡنِ عُمَرَاَنَّ عُمَرَ بۡنَ الۡخَطَّابِ اَصَابَ اَرۡضًا بِخَيۡبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَسۡتَاۡمِرُهٗ فِيۡهَا فَقَالَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنِّيۡ اَصَبۡتُ اَرۡضًا بِخَيۡبَرَ لَمۡ اُصِبۡ مَالًا قَطُّ اَنۡفَسُ عِنۡدِيۡ مِنۡهُ فَمَاتَاۡمُرُ بِهٖ قَالَ اِنۡ شِئۡتَ حَبَسۡتَ اَصۡلَهَا وَتَصَدَّقۡتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَايُبَاعُ وَلَا يُوۡهَبُ وَلَايُوۡرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الۡفُقَرَآءِ وَفِي الۡقُرۡبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ وَالضَّيۡفِ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنۡ وَّلِيَهَا اَنۡ يَّاۡكُلَ مِنۡهَا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيُطۡعِمَ غَيۡرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثۡتُ بِهٖ ابۡنَ سِيۡرِيۡنَ فَقَالَ غَيۡرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا.

باب ۸۔ وقف میں شرطیں لگانے کا بیان:

۱۰۔ قتیبہ بن سعید' محمد بن عبداللہ انصاری' ابن عون' نافع کے ذریعہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت عمر بن الخطاب کو خیبر میں کچھ زمین ملی' تو وہ رسول اللہؐ کے پاس اس کے بارے میں مشورہ لینے آئے اور کہا کہ یارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک ایسی زمین ملی ہے' کہ میں نے اس سے زیادہ نفیس مال کبھی نہیں پایا' پھر آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں' آپ نے فرمایا' اگر تم چاہو' تو اصل درخت اپنے قبضہ میں رکھو اور اس کے پھل صدقہ کر دو' حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں' کہ حضرت عمر نے اس کو صدقہ کر دیا' اس شرط پر کہ نہ وہ بیچا جائے' نہ ہبہ کیا جائے اور نہ ورثاء میں دیا جائے' بلکہ فقیروں' رشتہ داروں' غلاموں کے آزاد کرنے' مسافروں اور مہمانوں کے صرف میں لایا جائے ہاں متولی کے لئے کچھ حرج نہیں' کہ وہ دستور کے موافق اس میں سے کچھ لے' اور کسی غیر متمول کو کھلائے' پھر میں نے ابن سیرین سے اس حدیث کو بیان کیا' تو انہوں نے کہا' کہ یہ بھی شرط ہے کہ وہ متولی کسی مال کے جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

كِتَابُ الۡوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

٩ بَاب الۡوَصَايَا وَقَوۡلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكۡتُوۡبَةٌ عِنۡدَهٗ

وَقَوۡلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيۡكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَكَ خَيۡرَا نِ الۡوَصِيَّةُ لِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ حَقًّا عَلَى الۡمُتَّقِيۡنَ فَمَنۡ بَدَّلَهٗ بَعۡدَ مَاسَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثۡمُهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ يُبَدِّلُوۡنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ فَمَنۡ خَافَ مِنۡ مُّوۡصٍ جَنَفًا اَوۡ اِثۡمًا

باب ۹۔ وصیتوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ وصیت کرنے والے کا وصیت نامہ لکھا ہوا ہونا چاہئے'

اور فرمان الٰہی کہ جب تم میں سے کوئی شخص مرنے لگے اور مال چھوڑے' تو والدین اور رشتہ داروں کے حق میں دستور کے مطابق تم پر وصیت فرض ہے' نیز پرہیزگاروں کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے' جو شخص وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے' تو اس کا گناہ بدلنے والوں پر ہے' بے شک اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے اور جو شخص وصیت کرنے والے

فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جَنَفًا مَّيْلًا مُّتَجَانِفٌ مَّآئِلٌ.

کی طرف سے حق تلفی یا طرفداری کا ڈر رکھتا ہو' اور ان کے درمیان صلح کرادے' تو ان پر گناہ نہیں' بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے' جنف سے مراد ہے' جھک جانا' متجانف (جھکنے والا) اسی سے ہے۔

١١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّهٗ شَيْءٌ يُّوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱- عبداللہ بن یوسف' مالک نافع' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال ہو' یہ جائز نہیں ہے کہ دو شب بھی بغیر اس کے رہے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو' امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔(۱)

١٢ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ قَالَ مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

۱۲- ابراہیم بن حارث' یحییٰ بن ابی بکر' زہیر بن معاویہ جعفی' ابواسحٰق عمرو بن حارث' رسول ﷺ کے نسبتی بھائی' یعنی ام المومنینؓ حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا اور نہ کوئی غلام' نہ کوئی لونڈی اور نہ کوئی چیز' سوائے اپنے سفید خچر اور اسلحہ اور ایک زمین کے' جس کو آنحضرت ﷺ نے صدقہ کر دیا تھا۔

١٣ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ اَوْاُمِرُوْا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ.

۱۳- خلاد بن یحییٰ' مالک' طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے کچھ وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا' نہیں! میں نے کہا' پھر کیوں کر لوگوں پر وصیت فرض کی گئی' یا انہیں وصیت کا حکم دیا گیا' تو انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے قرآن شریف پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔

١٤ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَآئِشَةَ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ

۱۴- عمرو بن زرارہ' اسمٰعیل' ابن عون' ابراہیم' اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے لوگوں نے بیان کیا' کہ رسول اللہ ﷺ کے وصی حضرت علی تھے جس پر انہوں نے کہا کہ

(۱) اگر کسی شخص کے ذمہ کسی کا حق باقی ہو جیسے قرض، امانت وغیرہ تو اس کیلئے وصیت کرنا یا لکھ کر رکھنا ضروری ہے۔ یہ حدیث بھی ایسے ہی شخص کے بارے میں ہے، لیکن اگر کسی کا کوئی حق ذمہ میں واجب الادا نہ ہو تو پھر وصیت کرنا یا لکھ کر رکھنا ضروری نہیں ہے، ہاں مستحب ہے۔

مَتٰی اَوۡصٰی اِلَیۡهِ وَقَدۡ کُنۡتُ مُسۡنِدَتَهٗ اِلٰی صَدۡرِیۡ اَوۡقَالَتۡ حِجۡرِیۡ فَدَعَا بِالطَّسۡتِ فَلَقَدِ انۡخَنَثَ فِیۡ حِجۡرِیۡ فَمَا شَعَرۡتُ اَنَّهٗ قَدۡمَاتَ فَمَتٰی اَوۡصٰی اِلَیۡهِ.

آپ نے کب انہیں وصیت کی؟ میں تو آنحضرت کو اپنے سینے سے یا اپنی گود سے تکیہ لگائے ہوئے تھی' آپ نے پانی کا طشت مانگا اور میری گود میں جھک گئے' مجھے معلوم بھی نہیں ہوا' کہ آپ کی وفات ہو گئی' بتاؤ آپ نے انہیں وصیت کب کی؟(ا)

۱۰ بَاب اَنۡ یَّتۡرُكَ وَرَثَتَهٗ اَغۡنِیَآءِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَنۡ یَّتَکَفَّفُوا النَّاسَ۔

باب ۱۰۔ محتاج و نادر چھوڑنے سے زیادہ اچھا یہ ہے کہ وارثوں کو مالدار چھوڑا جائے:

۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوۡ نُعَیۡمٍ حَدَّثَنَا سُفۡیَانُ عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ اِبۡرَاهِیۡمَ عَنۡ عَامِرِ بۡنِ سَعۡدٍ عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ اَبِیۡ وَقَّاصٍؓ قَالَ جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَعُوۡدُنِیۡ وَاَنَا بِمَکَّةَ وَهُوَ یَکۡرَهُ اَنۡ یَّمُوۡتَ بِالۡاَرۡضِ الَّتِیۡ هَاجَرَمِنۡهَا قَالَ یَرۡحَمُ اللّٰهُ ابۡنَ عَفۡرَآءَ قُلۡتُ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اُوۡصِیۡ بِمَالِیۡ کُلِّهٖ قَالَ لَاقُلۡتُ فَالشَّطۡرُ قَالَ لَاقُلۡتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ کَثِیۡرٌ اِنَّكَ اَنۡ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغۡنِیَآءَ خَیۡرٌ مِّنۡ اَنۡ تَدَعَهُمۡ عَالَةً یَّتَکَفَّفُوۡنَ النَّاسَ فِیۡ اَیۡدِیۡهِمۡ وَاِنَّكَ مَهۡمَآ اَنۡفَقۡتَ مِنۡ نَّفَقَةٍ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتّٰی اللُّقۡمَةَ الَّتِیۡ تَرۡفَعُهَا اِلٰی فِیۡ امۡرَاَتِكَ وَعَسَی اللّٰهُ اَنۡ یَّرۡفَعَكَ فَیَنۡتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَّیُضَرَّبِكَ اٰخَرُوۡنَ وَلَمۡ یَکُنۡ لَهٗ یَوۡمَئِذٍ اِلَّا ابۡنَةٌ.

۱۵۔ ابو نعیم، سفیان' سعد بن ابراہیم' عامر بن سعد' حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اس وقت میں مکہ میں تھا' آپ اس بات کو برا جانتے تھے کہ جس مقام سے ہجرت کی ہے وہاں موت آئے' اس لئے آپ نے فرمایا' اللہ ابن عفراء پر رحم کرے' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے کل مال کی وصیت کر جاؤں' فرمایا' نہیں میں نے عرض کیا نصف کی' فرمایا نہیں' میں نے عرض کیا تہائی کی' فرمایا ثلث کا مضائقہ نہیں' اور ثلث بھی بہت ہے' تم کو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جانا' اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ جاؤ' ایسا نہ کرو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو کچھ بغرض ثواب خرچ کرو گے وہ صدقہ ہے' یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بی بی کے منہ میں اٹھا کے دو' وہ بھی صدقہ ہے اور عنقریب اللہ تمہیں سرفراز اور بلند مرتبہ کر دے گا' پس کچھ لوگوں کو تجھ سے نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں کو تجھ سے ضرر پہنچے گا' اس زمانہ میں حضرت سعد کی صرف ایک ہی صاحبزادی تھی۔

۱۱ باب الۡوَصِیَّةِ بِالثُّلُثِ وَقَالَ الۡحَسَنُ لَایَجُوۡزُ لِلذِّمِّیِّ وَصِیَّةٌ اِلَّا الثُّلُثَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَنِ احۡکُمۡ بَیۡنَهُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ.

باب ۱۱۔ تہائی مال کی وصیت کا بیان اور حسن بصری نے فرمایا ذمی کو بھی تہائی مال سے زیادہ وصیت جائز نہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' ذمیوں کے درمیان بھی اس کے موافق فیصلہ کرو' جو اللہ نے نازل فرمایا ہے' معاملات کا

(ا) روافض کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات کے زمانے میں حضرت علیؓ کیلئے خلافت کی وصیت کی تھی۔ اکابر صحابہ کرامؓ نے اس بات کی تردید فرمائی ہے حضرت عائشہؓ نے بھی اس حدیث میں اسی بات کی تردید فرمائی ہے اور حضرت علیؓ نے بھی کبھی اپنے لیے اس چیز کا دعویٰ نہیں کیا نہ خلیفہ بننے سے پہلے اور نہ ہی خلیفہ بننے کے بعد۔

اندرونی فیصلہ بھی اللہ کے نازل کردہ حکم کے موافق کرو۔

١٦ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَوْغَضَّ النَّاسُ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْكَبِيْرٌ ۔

۱۶- قتیبہ بن سعید' سفیان' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ کاش لوگ وصیت کے مسئلہ میں ربع تک آجاتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ثلث کا کچھ مضائقہ نہیں اور ثلث بھی بہت ہے۔

١٧ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ ابْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا يَرُدَّنِيْ عَلٰى عَقِبِيْ قَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اُوْصِيَ وَاِنَّمَا لِيَ ابْنَةٌ قُلْتُ اُوْصِيْ بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْكَبِيْرٌ فَاَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ ۔

۱۷- محمد بن ابراہیم' زکریا' عدی' مروان' ہاشم بن ہاشم' عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تو آنحضرتؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے' میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! آپ اللہ سے دعا فرمائیے' وہ مجھے ایڑیوں کے بل نہ لوٹا دے (یعنی مکہ میں جہاں سے میں ہجرت کرچکا ہوں' مجھے موت نہ دے) آپ نے فرمایا' گھبراؤ نہیں' تمہیں وہاں موت نہیں آئیگی' امید ہے کہ اللہ تمہیں بلند مرتبہ کردے گا تم سے کچھ لوگوں کو نفع پہنچے گا' میں نے عرض کیا میں چاہتا ہوں' کہ وصیت کروں اور میری صرف ایک ہی بیٹی ہے' کیا میں نصف کی وصیت کروں۔ آپ نے فرمایا نصف بہت ہے' میں نے کہا تو تہائی مال کی' آپ نے فرمایا تہائی کا مضائقہ نہیں اور تہائی بھی بہت ہے' پس لوگوں نے تہائی کی وصیت کرنی شروع کی' اور یہ ان کے لئے جائز ہو گیا۔(١)

١٢ بَاب قَوْلِ الْمُوْصِيْ لِوَصِيِّهٖ تَعَاهَدْ وَلَدِيْ وَمَا يَجُوْزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوٰى .

باب ۱۲۔ وصیت کرنیوالے کا وصی سے یہ کہنے کا بیان کہ تم میری اولاد کی نگہداشت کرنا اور یہ کہ وصی کیلئے کس طرح کا دعویٰ جائز ہے۔

١٨ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ

۱۸- عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی تھی' کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے' تم اس کو اپنے ساتھ لے لینا' چنانچہ جب فتح مکہ کا سال آیا تو انہوں نے اس لڑکے کو ساتھ لیا' اور کہا یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے' انہوں نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی'

(١) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی بیماری بڑی سنگین تھی اور بچنے کی امید نہ تھی، اس لیے سارا مال وقف کردینے کے متعلق سوال کیا تھا۔ لیکن حضرت سعدؓ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشن گوئی پوری ہوئی اور اس کے بعد تقریباً پچاس سال تک آپ زندہ رہے اور فتح قادسیہ جیسے عظیم الشان کارنامے اسلام میں سرانجام دیئے۔

اَخِیْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِیْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَلَكَ یَاعَبْدَ ابْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَارَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَارَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ.

اس پر عبد بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے' میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے' انہی سے پیدا ہوا ہے' پھر دونوں رسول اللہؐ کے پاس آئے' سعد نے کہا یا رسول اللہؐ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے' انہوں نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی عبد بن زمعہ نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے' میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے' اس مقدمہ کی سماعت فرما کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' اے عبد بن زمعہ! یہ لڑکا تمہی کو ملے گا' گھبراؤ نہیں' لڑکا صاحب فراش کو ملتا ہے اور زانی کو پتھر ملتے ہیں' پھر آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ 'تم اس لڑکے سے پردہ کرو' کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ کی مشابہت دیکھی' چنانچہ اس لڑکے نے پھر حضرت سودہ کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ کو پیارا ہو گیا۔

۱۳ بَاب اِذَا اَوْمَا الْمَرِیْضُ بِرَاْسِهٖ اِشَارَةً بَیِّنَةً جَازَتْ.

باب ۱۳۔ مریض اپنے سرے سے کوئی واضح اشارہ کرے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِیْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ یَهُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَةٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ اَفُلَانٌ اَوْ فُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَهُوْدِیُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا فَجِیْءَ بِهٖ فَلَمْ یَزَلْ حَتّٰی اعْتَرَفَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ.

۱۹۔ حسان بن ابی عباد' ہمام' قتادہ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر' دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر کچل دیا تھا' جب اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ کس نے یہ سلوک کیا ہے' کیا فلاں فلاں لوگوں نے' اور جب اس یہودی کا نام لیا گیا' تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! چنانچہ وہ یہودی لایا گیا' اور اس سے پوچھا گیا' تو اس نے اقرار کر لیا' اس پر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے' چنانچہ اس کا سر بھی کچل دیا گیا۔

۱۴ بَاب لَاوَصِیَّةَ لِوَارِثٍ .

باب ۱۴۔ وارث کے حق میں وصیت درست نہیں۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ وَّرْقَاءَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَآاَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ وَجَعَلَ لِلْاَبَوَیْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْاَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ.

۲۰۔ محمد بن یوسف اور ورقا ابن ابی نجیح' عطاء' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' ابتداء اسلام میں یہ دستور تھا کہ مال اولاد کا ہے اور والدین کیلئے وصیت کرنی چاہئے' پھر اللہ نے اس حکم میں سے جس کو چاہا منسوخ کر دیا' اور مرد کا حصہ عورت سے دگنا کر دیا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ اور بی بی کے لئے اگر اولاد ہو' تو آٹھواں حصہ اور اولاد نہ ہو' تو چوتھا حصہ اور شوہر کے لئے اگر اولاد نہ ہو' تو آدھا اور اولاد ہو' تو چوتھا حصہ مقرر کر دیا۔

۱۵ بَاب الصَّدَقَةِ عِنْدَالْمَوْتِ.

باب ۱۵۔ موت کے وقت خیرات کرنے کا بیان۔

۲۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَاْمُلُ الْغِنٰى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ .

۱۲- محمد بن العلاء 'ابواسامہ 'سفیان 'عمارہ 'ابوزرعہ 'ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کونسا صدقہ افضل ہے 'فرمایا کہ تمہاری تندرستی کے زمانہ میں جب کہ تمہیں دولت کی حرص ہو 'سرمایہ داری کی خواہش ہو 'تنگدستی کا خوف ہو 'اس وقت صدقہ دو اور صدقہ میں اتنی تاخیر نہ کرو 'کہ جب جاں حلق میں پہنچ جائے 'تو تم کہو فلاں شخص کو اس قدر دینا 'اور فلاں شخص کو اس قدر دینا 'کیونکہ اب تو وہ فلاں شخص کا ہی ہے یعنی وارث کا ترکہ ہوگا۔

۱۶ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَا اَوْدَيْنٍ وَّيُذْكَرُ اَنَّ شُرَيْحًا وَّعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَطَاوٗسًا وَعَطَآءً وَّابْنَ اُذَيْنَةَ اَجَازُوْا اِقْرَارَ الْمَرِيْضِ بِدَيْنٍ وَّقَالَ الْحَسَنُ اَحَقُّ مَا يُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ اٰخِرَ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاَوَّلَ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَالْحَكَمُ اِذَا اَبْرَأَ الْوَارِثُ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ وَاَوْصٰى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنْ لَّاتُكْشَفَ امْرَاَتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا اُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ اِذْ قَالَ لِمَمْلُوْكِهٖ عِنْدَالْمَوْتِ كُنْتُ اَعْتَقْتُكَ جَازَ وَقَالَ الشَّعْبِىُّ اِذَا قَالَتِ الْمَرْاَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا اِنَّ زَوْجِىْ قَضَانِىْ وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَايَجُوْزُ اِقْرَارُهٗ لِسُوْءِ الظَّنِّ بِهٖ لِلْوَرَثَةِ

باب ۱۷۔ وصیت کے اجراء اور ادائے قرض کے بعد حصے تقسیم ہوں۔ بیان کیا گیا ہے کہ شریح اور عمر بن عبدالعزیز اور 'طاؤس اور عطاء اور ابن اذینہ ' نے مریض کا اقرار قرض کے متعلق جائز قرار دیا ہے۔ حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ آدمی کا سب سے زیادہ تصدیق کرنے کے قابل وہ دن ہے جو دنیا کا آخری دن 'اور آخرت کا پہلا دن ہو اور ابراہیم اور حکم کہتے ہیں 'کہ جب وارث قرض سے کسی شخص کو بری کردے 'تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا 'رافع بن خدیج نے یہ وصیت کی تھی کہ میری بیوی فزاریہ سے وہ مال نہ لیا جائے 'جو اسکے دروازہ کے اندر بند ہو چکا ہے 'اور جس پر اس کا قبضہ ہے 'حسن بصریؒ کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت اپنے غلام سے کہے 'کہ میں نے تجھے آزاد کر دیا 'تو جائز ہے 'شعبی کہتے ہیں 'کہ عورت اگر اپنے مرتے وقت کہے 'کہ میرے شوہر نے میرا مہر مجھے دیدیا 'اور میں نے اس سے لے لیا 'تو یہ معتبر ہوگا 'لیکن بعض لوگ کہتے ہیں 'کہ مریض کا اقرار معتبر نہ ہوگا '(۱) کیونکہ وارثوں کو اس سے بدگمانی ہو سکتی ہے 'اس

(۱) امام بخاریؒ دلائل دے کر یہ بات فرمانا چاہتے ہیں کہ مریض جو مرض الوفات میں مبتلا ہو اسکا اقرار معتبر ہے۔ بعض الناس سے مراد حضرت امام ابو حنیفہؒ ہیں کہ ان کے نزدیک مریض کا اپنے وارث کے حق میں اقرار معتبر نہیں ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ جو اس اقرار کو معتبر نہیں مانتے اسکی وجہ یہ ہے کہ دوسری حدیث میں ہے "لا وصیة لوارث ولا اقرار له بدین" یعنی وارث کیلئے نہ وصیت (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوْزُ اِقْرَارُهٗ بِالْوَدِيْعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَايَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِيْنَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَّلَا غَيْرَهٗ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ .

کے بعد انہوں نے استحسان کیا (یعنی بلحاظ اصول اصطلاح فقہ کسی حکم کی توفیق اور باریک دلیل جو غور و فکر کے بغیر جلد ذہن نشین نہ ہو سکے' اور سمجھ میں نہ آسکے' اس کا اظہار کیا) اور کہا کہ مریض کا اقرار، ودیعت اور بضاعت اور مضاربت کے متعلق جائز ہے' رسول اللہؐ نے فرمایا ہے' بدظنی سے بچو' کیونکہ بدظنی ایک جھوٹی چیز ہے' اور مسلمانوں کا مال ناحق لے لینا جائز نہیں ہے' رسول اللہؐ فرماتے ہیں' منافق کی نشانی یہ ہے' کہ جب وہ امین بنایا جاتا ہے' تو خیانت کرتا ہے' اللہ نے فرمایا ہے' ان اللہ یامرکم الخ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے' کہ تم امانتوں کو ان کے مالکوں کی طرف واپس کر دو) پس اللہ تعالیٰ نے وارث اور غیر وارث کی اس میں تخصیص نہیں کی' اس حدیث کو عبداللہ بن عمرو نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۲۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ .

۲۲- سلیمان' اسمٰعیل' نافع بن مالک بن ابی عامر' ابو سہیل ان کے والد حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں' جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے' جب امین بنایا جائے' تو خیانت کرے' اور جب معاہدہ کرے' تو وعدہ خلافی کرے۔

۱۷ بَاب تَاْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ وَّيُذْكَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ

باب ۱۷- من بعد وصیتہ تو صون بھا اودین(ا) یعنی قرض اور وصیت کا مطلب' رسول اللہؐ نے وصیت کرنے سے پہلے ایک کا دوسرے سے قرضہ جو اس کے ذمہ واجب

(بقیہ گزشتہ صفحہ) معتبر ہے اور نہ ہی اقرار۔(اعلاء السنن:ج ۱۵، ص ۴۸۸)

(ا) اس آیت میں ذکر کرتے وقت وصیت کو دین پر مقدم کیا گیا ہے، حالانکہ ادا کرنے کے اعتبار سے میت کے مال سے قرضوں کی ادائیگی وصیت پر مقدم ہوتی ہے۔اس میں حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ وصیت ایک احسان ہے، جبکہ قرض کی ادائیگی ایک حق کی ادائیگی ہے تو وصیت میں زیادہ اجر ہے۔یا یہ کہ وصیت عموماً فقراء و مساکین کیلئے ہوتی ہے جو بزور طاقت نہیں مانگ سکتے، جبکہ قرض خواہ زور دیکر بھی قرض واپس لے سکتا ہے، تو وصیت کے پورا کرنے میں سستی اور غفلت کا اندیشہ تھا اس بناء پر وصیت کا ذکر مقدم کیا گیا۔(دیکھیں کتب تفسیر)

قَبۡلَ الۡوَصِيَّةِ وَقَوۡلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمَانَاتِ اِلٰى اَهۡلِهَا فَاَدَآءُ الۡاَمَانَةِ اَحَقُّ مِنۡ تَطَوُّعِ الۡوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَاصَدَقَةَ اِلَّا عَنۡ ظَهۡرِ غِنًى وَّقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ لَايُوۡصِي الۡعَبۡدُ اِلَّا بِاِذۡنِ اَهۡلِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ الۡعَبۡدُ رَاعٍ فِيۡ مَالِ سَيِّدِهٖ.

تھا' ادا کر دیا تھا' نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے' ان اللہ یأمرکم ان تؤدو الامانات الی اهلها لہٰذا امانت کا ادا کر دینا وصیت نفلی پوری کرنے سے مقدم ہے' رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ' صدقہ مالداری کی حالت میں دینا چاہئے' ابن عباس نے کہا غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے' کہ غلام اپنے مالک کے مال کا نگران اور محافظ ہے۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ يُوۡسُفَ حَدَّثَنَا الۡاَوۡزَاعِيُّ عَنِ الزُّهۡرِيِّ عَنۡ سَعِيۡدِ بۡنِ الۡمُسَيَّبِ وَعُرۡوَةَ بۡنِ الزُّبَيۡرِ اَنَّ حَكِيۡمَ بۡنَ حِزَامٍؓ قَالَ سَاَلۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَاَعۡطَانِيۡ ثُمَّ سَاَلۡتُهٗ فَاَعۡطَانِيۡ ثُمَّ قَالَ لِيۡ يَاحَكِيۡمُ اِنَّ هٰذَا الۡمَالَ خَضِرٌ حُلۡوٌ فَمَنۡ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفۡسٍ بُوۡرِكَ لَهٗ فِيۡهِ وَمَنۡ اَخَذَهٗ بِاِشۡرَافِ نَفۡسٍ لَّمۡ يُبَارَكۡ لَهٗ فِيۡهِ وَكَانَ كَالَّذِيۡ يَاۡكُلُ وَلَا يَشۡبَعُ وَالۡيَدُ الۡعُلۡيَا خَيۡرٌ مِّنَ الۡيَدِ السُّفۡلٰى قَالَ حَكِيۡمٌ فَقُلۡتُ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ وَالَّذِيۡ بَعَثَكَ بِالۡحَقِّ لَا اَرۡزَاُ اَحَدًا بَعۡدَكَ شَيۡئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنۡيَا فَكَانَ اَبُوۡ بَكۡرٍ يَّدۡعُوۡ حَكِيۡمًا لِّيُعۡطِيَهُ الۡعَطَآءَ فَيَاۡبٰى اَنۡ يَّقۡبَلَ مِنۡهُ شَيۡئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعۡطِيَهٗ فَيَاۡبٰى اَنۡ يَّقۡبَلَهٗ فَقَالَ يَامَعۡشَرَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ اِنِّيۡ اَعۡرِضُ عَلَيۡهِ حَقَّهُ الَّذِيۡ قَسَمَ اللّٰهُ لَهٗ مِنۡ هٰذَا الۡفَيۡءِ فَيَاۡبٰى اَنۡ يَّاۡخُذَهٗ فَلَمۡ يَرۡزَاۡ حَكِيۡمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعۡدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۲۳۔ محمد بن یوسف اوزاعی' زہری' سعید بن مسیب و عروہ بن زبیر حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک مرتبہ کچھ مانگا' آپ نے مجھے دیدیا' پھر میں نے آپ سے مانگا' آپ نے پھر مجھے دے دیا' اس کے بعد آپؐ نے مجھ سے فرمایا' کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیریں چیز ہے' جو شخص اس کو بغیر حرص کے لے گا' اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی' اور جو شخص اس کو لالچ کے ساتھ مانگے گا' اس کے لئے اس میں برکت نہ دی جائیگی' اور وہ مثل اس شخص کے ہوگا' جو کھائے اور سیر نہ ہو' اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' حضرت حکیم کہتے ہیں' پھر میں نے کہا' کہ یارسول اللہ قسم ہے' اس کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے' میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں گا' یہاں تک کہ دنیا سے سدھار جاؤں' حضرت ابوبکر اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت حکیم کو وظیفہ دینے کے لئے بلاتے رہے' لیکن وہ اس میں سے کچھ قبول کرنے سے انکار کرتے رہے' پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو بلایا' تاکہ ان کو وظیفہ دیں' مگر انہوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا' تو حضرت عمر نے کہا' اے مسلمانوں! میں حکیم کو ان کا وہ حق جو اللہ نے ان کے لئے اس مال غنیمت میں مقرر فرمایا ہے' دینا چاہتا ہوں' مگر وہ اس کے لینے سے انکار کرتے ہیں' الغرض حضرت حکیم نے رسول اللہ کے بعد کسی سے مرتے دم تک سوال نہیں کیا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا بِشۡرُ بۡنُ مُحَمَّدِ نِ السَّخۡتِيَانِيُّ

۲۴۔ بشر بن محمد سختیانی' عبداللہ' یونس' زہری' سالم' حضرت ابن

اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ اَخۡبَرَنَا یُوۡنُسُ عَنِ الزُّهۡرِیِّ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ سَالِمٌ عَنِ ابۡنِ عُمَرَؓ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ کُلُّکُمۡ رَاعٍ وَّمَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَّعِیَّتِهٖ وَالۡاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَّعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیۡ اَهۡلِهٖ وَمَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَّعِیَّتِهٖ وَالۡمَرۡاَۃُ فِیۡ بَیۡتِ زَوۡجِهَا رَاعِیَۃٌ وَّمَسۡئُوۡلَۃٌ عَنۡ رَّعِیَّتِهَا وَالۡخَادِمُ فِیۡ مَالِ سَیِّدِهٖ رَاعٍ وَّمَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَّعِیَّتِهٖ قَالَ وَحَسِبۡتُ اَنۡ قَدۡ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیۡ مَالِ اَبِیۡهِ ۔

عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ تم میں سے ہر شخص نگرانی کا ذمہ دار ہے، حاکم سے اس کی رعیت کی بابت پرسش ہوگی، امام بھی نگراں ہے اور اس سے اس کے مقتدیوں کے بابت پرسش ہوگی، مرد بھی اپنے گھر کا نگراں ہے اس سے اس کے گھر والوں کی بابت پرسش ہوگی اور عورت شوہر کے گھر کی نگراں ہے، اس سے اس کے گھر کی بابت پرسش ہوگی، اور خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اس سے اس کے مال کی بابت پرسش ہوگی، حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں، مجھے خیال ہوتا ہے، کہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے، کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگران ہے۔

١٨ بَاب اِذَا وَقَفَ اَوۡ اَوۡصٰی لِاَقَارِبِهٖ وَمَنِ الۡاَقَارِبُ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنۡ اَنَسٍؓ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیۡ طَلۡحَۃَ اجۡعَلۡهَا لِفُقَرَآءِ اَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَیِّ بۡنِ کَعۡبٍ وَّقَالَ الۡاَنۡصَارِیُّ حَدَّثَنِیۡ اَبِیۡ عَنۡ ثُمَامَۃَ عَنۡ اَنَسٍؓ مِّثۡلَ حَدِیۡثِ ثَابِتٍ قَالَ اجۡعَلۡهَا لِفُقَرَآءِ قَرَابَتِكَ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَیِّ بۡنِ کَعۡبٍ وَّکَانَآ اَقۡرَبَ اِلَیۡهِ مِنِّیۡ وَکَانَ قَرَابَۃُ حَسَّانَ وَاُبَیٍّ مِّنۡ اَبِیۡ طَلۡحَۃَ وَاسۡمُهٗ زَیۡدُ بۡنُ سَهۡلِ بۡنِ الۡاَسۡوَدِ بۡنِ حَرَامِ بۡنِ عَمۡرِو بۡنِ زَیۡدِ مَنَاۃِ بۡنِ عَدِیِّ بۡنِ عَمۡرِو بۡنِ مَالِكِ بۡنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بۡنُ ثَابِتِ بۡنِ الۡمُنۡذِرِ ابۡنِ حَرَامٍ فَیَجۡتَمِعَانِ اِلٰی حَرَامٍ وَّهُوَ الۡاَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بۡنُ عَمۡرِو بۡنِ زَیۡدِ مَنَاۃِ ابۡنِ عَدِیِّ بۡنِ عَمۡرِو بۡنِ مَالِكِ بۡنِ النَّجَّارِ فَهُوَ یُجَامِعُ حَسَّانَ اَبَا طَلۡحَۃَ وَاُبَیًّا اِلٰی سِتَّۃِ اٰبَآءٍ اِلٰی عَمۡرِو بۡنِ مَالِكٍ وَّهُوَ اُبَیُّ

باب ١٨۔ اپنے رشتہ داروں کے لئے وقف اور وصیت کے جواز کا بیان اور رشتہ دار کون کون ہیں؟ ثابت، انس سے نقل کرتے ہیں، کہ رسول اللہ نے ابوطلحہ سے فرمایا، اپنے اس باغ کو اپنے غریب عزیزوں میں تقسیم کردو، تو انہوں نے وہ باغ حضرت حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا تھا، انصاری کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد، بروایت ثمامہ اور حضرت انس، ثابت کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں، کہ حضرت نے ابوطلحہؓ سے فرمایا، اس کو اپنے غریب اعزہ کو دیدو، حضرت انس نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دیا اور وہ مجھ سے زیادہ ان کے قریبی رشتہ دار تھے، حسان اور ابی بن کعب کی قرابت ابوطلحہ سے اس طرح ہے، کہ ابوطلحہ کا نام زید بن سہیل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حسان کا نسب یہ ہے حسان بن ثابت بن منذر بن حرام پس یہ دونوں حرام تک پہنچ کر تیسری پشت میں مل جاتے ہیں اس طرح پر کہ حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار، پس عمرو بن مالک تک اور حسان اور ابی طلحہ اور ابی کی چھ پشتیں، اور ابی بن کعب اپنے شجرہ ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن

بُنُ كَعْبِ بُنِ قَيْسِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعْوِيَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَّجْمَعُ حَسَّانَ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيًّا وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَوْصٰى لِقَرَابَتِهٖ فَهُوَ اِلٰى آبَآئِهٖ فِى الْاِسْلَامِ .

معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار ' پس عمرو بن مالک میں حسان اور ابو طلحہ اور ابی سب مل جاتے ہیں ' بعض لوگ کہتے ہیں ' اگر اپنے قرابت والوں کے لئے کوئی شخص وصیت کرے ' تو وصیت اس کے مسلمان باپ دادا کی طرف ہو گی ' اس وصیت کا اثر نہیں لوٹ سکتا۔

٢٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا ؓ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ طَلْحَةَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِى الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِىْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِىْ عَمِّهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِىْ يَابَنِىْ فِهْرٍ يَابَنِىْ عَدِىٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ.

۲۵- عبداللہ بن یوسف ' مالک ' اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ ؓ سے روایت کرتے ہیں ' انہوں نے حضرت کو ابو طلحہ سے فرماتے سنا ہے کہ میں مناسب سمجھتا ہوں ' کہ تم اس باغ کو اپنے اعزہ میں تقسیم کر دو تو ابو طلحہ نے عرض کیا ' کہ یارسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا ' چنانچہ ابو طلحہ ؓ نے اس کو اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا ' ابن عباس ؓ کہتے ہیں ' کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ' وانذر عشیر تک الاقربین ' تو رسول اللہ ﷺ نے قبائل قریش سے فرمایا ' کہ اے بنی فہر ' اے بنی عدی ' حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب آیت و انذر عشیر تک الاقربین نازل ہوئی ' تو رسول اللہ ﷺ نے پکار کر فرمایا ' کہ اے گروہ قریش۔

١٩ بَاب هَلْ يَدْخُلُ النِّسَآءُ وَالْوَلَدُ فِى الْاَقَارِبِ .

باب ۱۹- عورتوں اور بچوں کے عزیزوں میں داخل ہونے کا بیان۔

٢٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَّآ اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَآ اُغْنِىْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَّاصَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَآ اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِىْ مَاشِئْتِ مِنْ مَّالِىْ لَآ اُغْنِىْ عَنْكِ

۲۶- ابوالیمان ' شعیب ' زہری ' سعید بن مسیب ' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں ' کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وانذر عشیر تک الاقربین ' تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا ' کہ اے گروہ قریش! تم اپنی جانوں کو بچاؤ ' میں اللہ کے عذاب سے تمہیں کچھ بھی نہیں بچا سکتا ' اے بنی عبد مناف! میں تمہیں خدا کے عذاب سے کچھ بھی نہیں بچا سکتا ' اے عباس بن عبدالمطب میں تمہیں اللہ کے عذاب سے کبھی نہیں بچا سکتا ' اور اے صفیہ! رسول اللہ کی پھوپھی، میں تمہیں خدا کے عذاب سے کیسے بچا سکتا ہوں ' اور اے فاطمہ بنت محمد ؐ! تم مجھ سے میرا مال جس قدر چاہو لے لو ' مگر میں خدا کے عذاب سے تمہیں نہیں بچا سکوں گا ' نیز ابوالیمان کے ساتھ اس روایت کو اصبغ نے بسلسلہ سند

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهٗ اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ ۔

ابن وہب یونس، ابن شہاب روایت کیا ہے۔

۲۰ بَاب هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِه وَقَدِاشْتَرَطَ عُمَرُؓ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَقَدْيَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهٗ وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَ بُدْنَةً اَوْشَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهٗ اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَرِطْ.

باب ۲۰۔ واقف کیا اپنے وقف سے منتفع ہو سکتا ہے؟ حضرت عمر نے اپنے وقف میں یہ شرط کر دی تھی، کہ وقف کے متولی پر کچھ گناہ نہیں، کہ وہ اس میں سے کھائے اور وقف کا متولی کبھی خود وقف کرنیوالا ہوتا ہے، اور کبھی کوئی دوسرا اور اسی طرح کوئی شخص قربانی کا جانور یا کسی اور چیز کی اللہ کیلئے نذر مانے، تو اس کے لئے جائز ہے، کہ اس سے نفع اٹھائے جیسا کہ اس کا غیر اس سے نفع اٹھاتا ہے، اگرچہ اس نے کوئی شرط نہ کی۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بُدْنَةً فَقَالَ لَهٗ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بُدْنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ اَوْ وَيْحَكَ .

۲۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے جانور کو ہانک رہا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپ نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ اے بیوقوف! اس پر سوار ہو جا۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بُدْنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بُدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْفِي الثَّالِثَةِ.

۲۸۔ اسمعیل، مالک ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی قربانی کے جانور کو ہانک رہا ہے، آپ نے فرمایا، اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپ نے فرمایا، اس پر سوار ہو جا، دوسری یا تیسری بار فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔

۲۱ بَاب اِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ لِاَنَّ عُمَرَؓ اَوْقَفَ وَقَالَ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ اَنْ وَلِيَهٗ عُمَرُ اَوْغَيْرُهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ .

باب ۲۱۔ مال موقوفہ کو غیر کے قبضہ میں نہ دینے کا بیان تو یہ اس لئے جائز ہے، کہ حضرت عمرؓ نے خود وقف کیا، اور فرمایا کہ متولی کے لئے اس میں سے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں، اور انہوں نے یہ تخصیص نہیں کی، کہ اس کے وہ خود متولی ہوں گے یا کوئی اور، نیز نبی ﷺ نے حضرت ابو طلحہ سے فرمایا تھا میں مناسب سمجھتا ہوں، کہ اس باغ کو تم اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دو، تو انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ

انہوں نے اس کو اپنے اعزہ اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔

۲۲ بَاب اِذَا قَالَ دَارِیُ صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَآءِ اَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَّ يَضَعُهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ اَوْحَيْثُ اَرَادَ قَالَ. النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ حِيْنَ قَالَ اَحَبُّ اَمْوَالِيْ بِيْرُحَآءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ فَاَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَايَجُوْزُ حَتّٰى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ .

باب ۲۲۔ انسان کا اپنا گھر اللہ کے لئے صدقہ میں الفاظ کی ادائیگی کا بیان اگرچہ یہ نہ کہے کہ فقیروں کے لئے ہے' یا کسی اور کے لئے ہے'(۱) تو یہ قول جائز ہے اور وہ اس کو اپنے اعزہ میں یا جہاں چاہے تقسیم کر دے' نبی ﷺ نے حضرت ابو طلحہ سے فرمایا' جب کہ انہوں نے عرض کیا تھا' کہ مجھے اپنے مالوں میں سب سے زیادہ پسند بیر حا نامی باغ ہے اور وہ اللہ کیلئے صدقہ ہے' پس رسول اللہ ﷺ نے اس کو جائز رکھا' بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسا وقف ناجائز ہے، جب تک بیان نہ کر دے، کہ کس کیلئے وقف کرتا ہے، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۲۳ بَاب اِذَا قَالَ اَرْضِيُ اَوْبُسْتَانِيُ صَدَقَةٌ عَنْ اُمِّيُ فَهُوَ جَائِزٌ وَّاِنْ لَّمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ .

باب ۲۳۔ کسی شخص کا اپنی ماں کی طرف سے اپنے باغ یا زمین کو صدقہ دینے کا بیان' تو یہ جائز ہے اگرچہ یہ بیان نہ کرے' کہ فلاں کے لئے اس کو وقف کر رہا ہے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَؓ تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَنْهَا.

۲۹۔ محمد' مخلد بن یزید' ابن جریج' یعلی' عکرمہ' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور وہ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے' انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میری ماں کی وفات ہو گئی' اور میں ان کے پاس موجود نہ تھا' کیا انہیں کچھ نفع دے گا' اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں' حضرت نے فرمایا ہاں! سعد نے کہا اچھا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں' کہ میرا باغ مخراف نامی ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

۲٤ بَاب اِذَا تَصَدَّقَ اَوْ اَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهٖ اَوْ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ اَوْدَوَآبِّهٖ فَهُوَ جَآئِزٌ.

باب ۲۴۔ کسی شخص کا صدقہ و خیرات کے لئے اپنا مال اپنا کوئی غلام یا کوئی جانور وقف کرنے کا بیان۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ

۳۰۔ یحیٰی بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب عبداللہ بن کعب' کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری توبہ قبول ہونے کا شکریہ یہ

(۱) وقف کرنے والے کا اپنی وقف کی ہوئی چیز سے نفع اٹھانے کی شرط لگانا صحیح ہے یا نہیں؟ اسی طرح وقف کی جہت متعین کیے بغیر یعنی یہ تعین کیے بغیر کہ کس کیلئے وقف ہے؟ یہ وقف صحیح ہے یا نہیں؟ ان امور میں فقہاء کے مذاہب مختلف ہیں، جن کا بیان کتب فقہ میں تفصیل سے مذکور ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اَمْسِكُ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَيْبَرَ.

ہے کہ میں اپنے کل مال سے اللہ اور رسول کے لئے صدقہ کر کے اس دولت سے دست بردار ہو جاؤں' آپ نے فرمایا' تم کچھ مال اپنا اپنے پاس رکھو' تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے' میں نے عرض کیا، میں اپنا وہ حصہ جو خیبر میں ہے اپنے پاس روک لوں گا۔

۲۵ بَاب مَنْ تَصَدَّقَ اِلٰى وَكِيْلِهٖ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيْلُ اِلَيْهِ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ لَآ اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَآءَ اَبُوْطَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِیْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بِيْرُ حَآءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيْقَةً كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا. وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآئِهَا فَهِیَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ اَبِرَّهٗ وَذُخْرَهٗ فَضَعْهَا اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِی الْاَقْرَبِيْنَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِیْ رَحِمِهٖ قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ اُبَیٌّ وَّحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ

باب ۲۵۔ کسی شخص کا اپنے وکیل کو صدقہ دینے اور وکیل کا اسکو لوٹا دینے کا بیان' اسمٰعیل کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا' میں اس حدیث کو حضرت انس ہی سے سمجھتا ہوں کہ وہ کہتے تھے' جب یہ آیت نازل ہوئی' لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (تم ہرگز ثواب نہ پاؤ گے یہاں تک کہ اس چیز کو خرچ کرو' جس کو تم دوست رکھتے ہو) تو ابو طلحہ رسول اللہ کے پاس آئے' اور انہوں نے عرض کیا' اے رسول خدا اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے لن تنالو البرحتی تنفقوا مماتحبون اور بے شک مجھے اپنے تمام مالوں میں بیر حاء مشہور باغ زیادہ محبوب ہے' حضرت انسؓ کہتے ہیں' وہ ایک ایسا باغ تھا' جہاں رسول اللہ بھی تشریف لے جاتے' اس کے سایہ میں بیٹھتے' اور اس کا پانی پیتے' ابو طلحہ نے کہا' تو وہ باغ اللہ ورسول کے لئے صدقہ ہے میں اس کے ثواب کی آخرت میں امید رکھتا ہوں' یارسول اللہؐ آپ اس کو جہاں اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے خرچ کر دیجئے' رسول اللہ نے فرمایا مبارک ہو' اے ابو طلحہ یہ تو فائدہ کی تجارت ہے' ہم نے اس کو تم سے قبول کر لیا' اور اب اس کو تمہیں واپس کرتے ہیں' تم اس کو اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دو' تب ابو طلحہ نے اس کو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دیا' حضرت انسؓ کہتے تھے کہ انہی میں سے ابی اور حسان بھی تھے' انسؓ کہتے تھے کہ پھر حسان نے اپنا حصہ معاویہ کے ہاتھ

حِصَّتَهُ مِنْ مُعٰوِيَةَ فَقِيْلَ لَهُ تَبِيْعُ صَدَقَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَلَا اَبِيْعُ صَاعًامِّنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيْقَةُ فِيْ مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِيْ جَدِيْلَةَ الَّذِيْ بَنَاهُ مُعٰوِيَةُ.

فروخت کر ڈالا' (۱) تو ان میں سے کسی نے کہا' کہ تم ابو طلحہ کے صدقہ کو بیچ رہے ہو' انہوں نے جواب دیا' میں چھوہاروں کا ایک صاع ایک صاع درہم کے بدلے کیوں نہ بیچوں' کیونکہ وہ بہت زیادہ مہنگی قیمت پر بک رہا ہے' لہٰذا اس کو بیچ ڈالتا ہوں' انسؓ کہتے تھے' وہ باغ بنی جدیلہ کے محلّہ کے برابر تھا' جس کو معاویہ نے تعمیر کیا تھا۔

۲۶ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِنْهُ.

باب ۲۶۔ اس فرمان الٰہی کا بیان' کہ جب تقسیم مال کے وقت رشتہ دار اور یتیم و مسکین آ جائیں' تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دو۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَّزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَّرِثُ وَذَاكَ الَّذِيْ يَرْزُقُ وَالٍ لَّا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِيْ يَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ يَقُوْلُ لَآ اَمْلِكُ لَكَ اَنْ اُعْطِيَكَ.

۳۱۔ محمد بن فضل ابوالنعمان' ابو عوانہ' ابی بشر' سعید بن جبیر' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا' کہ کچھ لوگ خیال کرتے ہیں' کہ یہ آیت منسوخ ہے' حالانکہ خدا کی قسم یہ منسوخ نہیں ہے' بلکہ یہ منجملہ ان آیات کے ہے' جن پر عمل کرنے میں لوگوں نے سستی کی ہے' سنو! عزیز دو قسم کے ہوتے ہیں' ایک تو وہ جو وارث ہوں' اور یہی مطلب ہے' جس کے ذمہ جو واجب ہے' وہ ان کو کچھ دے دے' اور دوسرا وہ جو وارث نہ ہو' جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس طرح نرم بات کہے' کہ مجھے اختیار نہیں کہ تجھے کچھ دے دوں۔

۲۷ بَاب مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ يُّتَوَفّٰى فُجَآئَةً اَنْ يَّتَصَدَّقُوْا عَنْهُ وَقَضَآءِ النُّذُوْرِعَنِ الْمَيِّتِ.

باب ۲۷۔ میت کی نذروں کے پورا کرنے اور اچانک مرنیوالے کی طرف سے خیرات کرنے کے استحباب کا بیان:

۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاُرَاهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا.

۳۲۔ اسمٰعیل' مالک ہشام' ہشام کے والدؒ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا' کہ میری ماں دفعتاً مر گئیں اور میں خیال کرتا ہوں' کہ اگر وہ بول سکتیں' تو خیرات کرتیں' کیا میں ان کی طرف سے صدقہ دوں' آپ نے فرمایا' ہاں ان کی طرف سے صدقہ (۲)۔

(۱) حضرت حسانؓ نے حضرت معاویہؓ کو اپنا حصہ ایک لاکھ درہم کے عوض فروخت کیا تھا۔

(۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے اگر صدقہ وغیرہ کیا جائے تو میت کو اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا.

۳۳- عبداللہ بن یوسف ' مالک ابن شہاب ' عبید اللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ' کہ حضرت سعد بن عبادہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا ' کہ میری ماں مر گئیں (۱) اور ان پر ایک نذر باقی ہے ' تو آپ نے فرمایا ' کہ تم اس کو ان کی طرف سے پورا کر دو۔

۲۸ بَاب الْاِشْهَادِ فِی الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ.

باب ۲۸۔ وقف اور صدقے میں گواہ کرنے کا بیان:

۳۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اَخَابَنِيْ سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ صَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا.

۳۴- ابراہیم بن موسیٰ ' ہشام بن یوسف ' ابن جریج ' یعلی ' ابن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ ' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ' کہ سعد بن عبادہ جو بنی ساعدہ کے بھائی بند تھے ' ان کی والدہ وفات پا گئیں ' اور وہ ان کے پاس موجود نہ تھے ' ایک دن وہ رسول اللہ کے پاس آئے ' اور عرض کیا ' کہ یارسول اللہ! میری والدہ کی وفات ہو گئی ' اور میں ان کے پاس حاضر نہیں تھا ' اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ دوں ' تو وہ انہیں فائدہ مند ہوگا ' آپ نے فرمایا ہاں! اس پر انہوں نے کہا ' میں آپ کو گواہ بناتا ہوں ' کہ میرا باغ مخراف (نامی) ان کے لئے خیرات ہے۔

۲۹ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاٰتُوا الْيَتٰمٰى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ.

باب ۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ یتیموں کو انکے مال دے دو ' اور خراب مال کو اچھے مال سے نہ بدلو ' اور انکا مال اپنے مالوں کیساتھ ملا کر نہ کھاؤ ' بے شک یہ بڑا گناہ ہے ' اور اگر تمہیں ڈر ہو ' کہ یتیموں میں برابری نہ کر سکو گے ' تو تم نکاح کر لو ' ان عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَآئِشَةُ هِيَ الْيَتِيْمَةُ فِيْ حِجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِيْ

۳۵- ابوالیمان ' شعیب ' زہری ' عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آیت وان خفتم الاتقسطوا فی الیتامی کا مطلب پوچھا ' حضرت عائشہؓ نے کہا ' اس کا مطلب یہ ہے ' کہ یتیم لڑکی اپنے ولی کی تربیت میں ہوتی ' تو ولی کو اس کے حسن و مال کا لالچ ہوتا ' وہ چاہتا کہ میں اس کے خاندان کی عورتوں کے مہر

(۱) حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ کا نام عمرہ بنت مسعود تھا۔ سنہ ۵ھ میں انکی وفات ہوئی تھی جبکہ حضرت سعدؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ دومۃ الجندل کے لیے گئے ہوئے تھے۔

جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ نِسَآئِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِي اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ قَالَتْ فَبَيَّنَ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهٖ اَنَّ الْيَتِيْمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَ مَالٍ رَّغِبُوْا فِيْ نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوْهَا بِسُنَّتِهَا بِاِكْمَالِ الصِّدَاقِ فَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبَةً عَنْهَا فِيْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوْهَا وَالْتَمَسُوْا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَآءِ قَالَ فَكَمَا يَتْرُكُوْنَهَا حِيْنَ يَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّنْكِحُوْهَا اِذَا رَغِبُوْا فِيْهَا اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهَا الْاَوْفٰى مِنَ الصِّدَاقِ وَيُعْطُوْهَا حَقَّهَا.

سے کم میں اسکے ساتھ نکاح کرلوں' لہٰذا ان یتیم لڑکیوں کیساتھ نکاح کی ممانعت کر دی گئی' مگر یہ کہ انکے مہر کی تکمیل از روئے انصاف کریں' اور یتیم لڑکیوں کے سوا اور عورتوں سے نکاح کرنے کی انہیں اجازت دے دی گئی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں' اس کے بعد پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یتیم لڑکیوں کے نکاح کی بابت پوچھا' تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی یستفتونك فی النساء الخ (اور تم سے یتیم عورتوں کی بابت پوچھتے ہیں' کہہ دو کہ اللہ تم کو انکے بارے میں فتویٰ دیتا ہے) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں' کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بات بیان فرمائی' کہ یتیمہ جب جمال والی اور مالدار ہوتی ہے' تو اس کے نکاح میں یہ لوگ رغبت کرتے ہیں' اور تکمیل مہر میں اس کے خاندان کا دستور اسکے ساتھ نہیں برتتے' لیکن جب وہ مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے غیر مرغوب ہو' تو اسے چھوڑ دیتے ہیں' اور کسی اور عورت سے نکاح کر لیتے ہیں' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں' پس جس طرح وہ یتیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں' جبکہ وہ غیر مرغوب ہوتی' تو اسی طرح انہیں یہ اختیار نہیں' کہ یتیم لڑکی سے جبکہ وہ مرغوب ہو' بغیر اس کے کہ پورا مہر دیں اور اس کا حق ادا کریں اس کے ساتھ نکاح کریں۔

۳۰ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْآ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا حَسِيْبًا يَعْنِيْ كَافِيًا.

باب ۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول یتیموں کی جوانی کا جب تم کو یقین ہو جائے اور ان میں تم صلاحیت بھی دیکھ لو' تو ان کا مال ان کو لوٹا دو' اور ان کے بڑے ہونے کے خوف سے تم فضول خرچی کر کے اسے جلدی جلدی نہ کھا جاؤ' اور جو شخص مال دار ہو تو' یتیم کا مال کھانے سے الگ رہے' اور جو شخص فقیر ہو تو دستور کے مطابق اس میں سے کھائے' اور جب انہیں ان کا مال دے دو' تو ان پر گواہ مقرر کر دو' اللہ یقیناً حساب لینے والا کافی ہے' ماں باپ اور رشتہ دار جو مال چھوڑیں ان میں مردوں کا حصہ ہے اور عورتوں کا حصہ ہے' خواہ مال زیادہ ہو یا کم' حصہ مقرر ہے اور حسیب سے مراد کافی ہے۔

٣١ بَاب وَمَا لِلْوَصِيِّ اَنْ يَّعْمَلَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ وَمَا يَاْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهٖ.

باب ۳۱۔اس امر کا بیان کہ یتیم کے مال میں وصی کے لئے محنت کرنا اور اس سے اپنی محنت کے مطابق کھانا جائز ہے۔

٣٦۔ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَّهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهٗ ثَمْغٌ وَّكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اسْتَفَدْتُّ مَالًا وَّهُوَ عِنْدِيْ نَفِيْسٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِاَصْلِهٖ لَايُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَلٰكِنْ يُّنْفَقُ ثَمَرٌ فَتَصَدَّقَ بِهٖ عُمَرُ فَصَدَقَتُهٗ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّكَابِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُوْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهٖ.

۳۶-ہارون 'ابوسعید (بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام) صخر بن جویریہ' نافع 'حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں 'کہ حضرت عمرؓ نے اپنا کچھ مال رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یعنی ایک باغ خیرات کر دیا تھا' جس کا نام ثمغ تھا' حضرت عمرؓ نے عرض کیا' یارسول اللہ! میں نے کچھ مال پایا ہے' جو میرے نزدیک بہت نفیس ہے' میں چاہتا ہوں کہ اس کو خیرات کر دوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ تم اصل درختوں کو اس شرط پر خیرات کر دو کہ وہ نہ تو بیچے جائیں' اور نہ ہبہ کئے جائیں اور نہ ان میں کوئی وراثت جاری ہو' بلکہ ان کے پھل کام میں لائے جائیں' چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کو اسی شرط پر خیرات کر دیا' ان کا یہ صدقہ اللہ کی راہ میں غلاموں میں' مسکینوں میں' مہمانوں میں مسافروں میں اور قرابت والوں میں خرچ کیا جاتا تھا' اور انہوں نے یہ بھی کہہ دیا تھا' کہ جو شخص اس کا متولی ہو' اس کے لئے کچھ گناہ نہیں ہے دستور کے موافق اس میں سے کچھ کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے۔

٣٧۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيْمِ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ مَّالِهٖ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ.

۳۷-عبید بن اسماعیل 'ابواسامہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آیت ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیراً فلیاکل بالمعروف) یتیم کے ولی(۱) کے بارے میں نازل ہوئی ہے' کہ اگر وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اپنے حق کے لحاظ سے یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے۔

٣٢ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا.

باب ۳۲۔اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں' اور وہ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے' اس باب میں یتیم کا مال کھانے کی ممانعت ہے۔

٣٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِبْنِ زَيْدِ نِ

۳۸-عبدالعزیز بن عبداللہ' سلیمان بن بلال' ثور بن زید مدنی' ابو الغیث' حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ

(۱) وصی یعنی یتیم کے مال کے محافظ نگران کے لیے بوقت ضرورت یتیم کے مال میں سے بقدر ضرورت لینا اور استعمال کرنا جائز ہے۔

الْمَدَنِيِّ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْمُوْمِنَاتِ الْغَافَلَاتِ.

نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی باتوں سے دور رہو' لوگوں نے پوچھا 'یارسول اللہ وہ کونسی باتیں ہیں' فرمایا خدا کے ساتھ شرک کرنا' اور جادو کرنا' اور اس جان کا ناحق مارنا' جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے' اور سود کھانا' اور یتیم کا مال کھانا' اور جہاد سے فرار یعنی بھاگنا' اور پاک دامن بھولی بھالی' مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

٣٣ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتَامٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ

لَاَعْنَتَكُمْ لَاحَرَجَكُمْ وَضَیَّقَ وَعَنَتْ خَضَعَتْ وَقَالَ لَنَا سُلَیْمٰنُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ مَارَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰے اَحَدٍ وَّصِیَّةً وَّكَانَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اَحَبَّ الْاَشْیَآءِ اِلَیْهِ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ اَنْ یَجْتَمِعَ اِلَیْهِ نُصَحَاؤُهٗ وَاَوْلِیَآؤُهٗ فَیَنْظُرُوا الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّكَانَ طَاؤُسٌ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْیَتٰمٰی قَرَاءَ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِیْ یَتَامٰی الصَّغِیْرِ وَالْكَبِیْرِ یُنْفِقُ لِلْوَلِیِّ عَلٰے كُلِّ اِنْسَانٍ بِقَدْرِهٖ مِنْ حِصَّتِهٖ.

باب ۳۳۔ اللہ تعالیٰ نے کہا لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق پوچھتے ہیں' تو آپ ان سے کہہ دیجئے' کہ انکی صلاح بہتر ہے' اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو' تو وہ تمہارے بھائی ہیں' اللہ مفسد اور مصلح کو جانتا ہے' اگر اللہ چاہتا' تو تمہیں مصیبت میں کر دیتا' بیشک اللہ عزت والا' حکمت والا ہے

اور لَاَعْنَتَكُمْ کے معنی لاحرجکم وضیق (یعنی تمہیں حرج اور تنگی میں ڈال دیتا) اور عنت کے معنی جھک گئے' اس حدیث کو ہم سے سلیمان بن حرب نے بسلسلہ سند حماد' ایوب نافع بیان کیا' حضرت ابن عمر نے کبھی کسی کی وصیت نامنظور نہیں کی' اور ابن سیرین کو یتیم کے مال میں زیادہ پسندیہ تھا' کہ اس کے خیر خواہ اور اس کے اولیاء جمع ہوں' اور غور کریں' کہ اس کے لئے جو مفید ہے' وہی کام اس کے مال سے آغاز کر دیا جائے' اور طاؤس سے جب یتیموں کے معاملہ میں پوچھا جاتا' تو وہ یہ آیت پڑھ دیتے واللہ یعلم المفسد الخ اور عطاء نے یتیموں کے بارے میں خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے کہا ہے' کہ ولی ہر شخص پر بقدر اس کے حصہ کے خرچ کرے۔

٣٤ بَاب اِسْتِخْدَامِ الْیَتِیْمِ فِی السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ اِذَا كَانَ صَلَاحًا لَّهٗ وَنَظَرِ الْاُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْیَتِیْمِ.

باب ۳۴۔ یتیم سے سفر و حضر میں کام لینے کا بیان اگر یہ اس کے لئے بہتر ہو' ماں اور سوتیلے باپ کا یتیم کی نگہداشت کرنا۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَاَخَذَ اَبُوْطَلْحَةَ بِيَدِى فَانْطَلَقَ بِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِى السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَاقَالَ لِىْ لِشَىْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَىْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا۔

۳۹- یعقوب بن ابراہیم بن کثیر ' ابن علیہ ' عبدالعزیز انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے پاس کوئی خادم نہ تھا ' پس ابو طلحہ نے جو میری والدہ کے دوسرے شوہر تھے ' میرا ہاتھ پکڑ لیا ' اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا کر عرض کیا ' کہ یا رسول اللہ انس ایک سمجھدار لڑکا ہے ' یہ آپ کی خدمت کرے گا ' چنانچہ میں نے سفر اور حضر میں آپکی خدمت کی ' اگر میں نے کوئی کام کر دیا ' تو آپ نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا ' کہ تم نے اس کو اس طرح کیوں کیا اور اگر کوئی کام میں نے نہیں کیا ' تو آپ نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

۳۵ بَاب اِذَا وَقَفَ اَرْضًا وَّلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُوْدَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ ۔

باب ۳۵۔ بغیر حدود بتائے زمین وقف کرنا اور اسی طرح کا صدقہ بھی جائز ہے اس کا بیان:

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ يَقُوْلُ اَبُوْطَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِىٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ مَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌؓ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِىْ اِلَىَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ اَوْرَائِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَاقُلْتَ وَاِنِّىْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِى الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِىْ اَقَارِبِهٖ وَفِىْ بَنِىْ عَمِّهٖ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى عَنْ مَّالِكٍ رَّائِحٌ۔

۴۰- عبداللہ بن مسلمہ ' مالک ' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا ' کہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ابو طلحہ تھے ' اور انہیں دوسرے باغات اور مال و دولت سے زیادہ بیر حاء نامی باغ محبوب تھا ' جو مسجد کے قبلہ کی جانب تھا ' رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے ' اور اس کا شیریں پانی پیتے تھے ' انس کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مماتحبون ' تو ابو طلحہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا ' یا رسول اللہ ' اللہ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مماتحبون اور بے شک مجھے اپنے تمام مالوں سے زیادہ محبوب بیر حاء ہے ' اور وہ اللہ کے لئے صدقہ کر دیا ہے میں اس کے ثواب اور اجر کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں ' پس جہاں اللہ آپ کو بتائے ' آپ اس کو خرچ کر دیجئے ' حضرت نے فرمایا مبارک ہو ' یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے ' اگرچہ فانی ہے اور جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا ' میں مناسب سمجھتا ہوں ' کہ اس کو تم اپنے اعزاء میں تقسیم کر دو ' ابو طلحہؓ نے عرض کیا کہ جی اچھا چنانچہ اس کو ابو طلحہ نے اپنے اعزاء اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

۴۱ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ اَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ اَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مِخْرَافًا وَّ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا.

۴۱- محمد بن عبدالرحیم ' روح بن عبادہ ' زکریا بن اسحٰق ' عمرو بن دینارؒ عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ' کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے ' اگر میں اس کی طرف سے کچھ صدقہ دوں ' تو کیا وہ اس کو فائدہ پہنچائے گا ' آپ نے فرمایا ہاں ' میں نے عرض کیا ' میرا ایک باغ ہے ' آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو ان کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

۳۶ بَاب اِذَا اَوْقَفَ جَمَاعَةٌ اَرْضًا مُّشَاعًا فَهُوَ جَآئِزٌ.

باب ۳۶۔ ایک مشترکہ جماعت کا زمین صدقہ کر دینے کے بیان میں:

۴۲ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَابَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ.

۴۲- مسدد ' عبدالوارث ' ابوالتیاح ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں ' کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دے کر فرمایا ' اے بنی نجار تم اپنا یہ باغ بقیمت میرے ہاتھ فروخت کر ڈالو ' ان لوگوں نے عرض کیا ' خدا کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا کسی سے نہ لیں گے۔

۳۷ بَاب الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ.

باب ۳۷۔ وقف کے کاغذات لکھے جانے کا بیان:

۴۳ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اَصَابَ عُمَرُؓ بِخَيْبَرَ اَرْضًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَّمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ اَنَّهٗ لَايُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ فِي الْفُقَرَآءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ.

۴۳- مسدد ' یزید بن زریع ' ابن عون ' نافع حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں ' کہ حضرت عمر کو خیبر میں ایک زمین ملی ' وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا ' کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے ' کہ اس سے عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا تھا ' آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں ' حضور اکرم نے فرمایا۔ اگر چاہو ' تو اصل درخت اپنے قبضہ میں رکھو ' اور اس کے پھلوں کو خیرات کر دو ' چنانچہ حضرت عمر نے اس کو اس شرط پر خیرات کر دیا ' کہ اصل پیڑ بیچے نہ جائیں ' اور نہ ہبہ کئے جائیں ' اور نہ ان میں میراث جاری کی جائے ' بلکہ فقراء میں قرابت والوں میں ' غلاموں کی آزادی میں ' خدا کی راہ میں مہمانوں میں اور مسافروں میں ان کے پھل خرچ کئے جائیں ' اور جو شخص اس کا متولی ہو وہ اتنا کر سکتا ہے ' کہ اپنی واقعی ضرورت کے موافق اس میں سے خود کھائے یا اپنے کسی دوست کو کچھ کھلائے ' بشرطیکہ اس طرح وہ مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

۳۸ بَاب الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَالضَّيْفِ.

باب ۳۸۔ فقیر ' مالدار ' اور مہمانوں کیلئے وقف کرنے کا بیان:

٤٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَؓ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالضَّيْفِ.

۴۴-ابو عاصم' ابن عون' نافع' حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے خیبر میں کچھ مال پایا' تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا' آپ نے فرمایا' اگر تم چاہو' تو اسے خیرات کر دو' چنانچہ انہوں نے اس کو فقراء میں اور مساکین میں اور اعزاء میں' اور مہانوں میں خرچ کرنے کے لئے خیرات کر دیا۔

٣٩ بَاب وَقْفِ الْاَرْضِ لِلْمَسْجِدِ.

باب ۳۹۔ مسجد کے لئے زمین وقف کرنے کا بیان۔

٤٥ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ يَابَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَآئِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ.

۴۵-اسحٰق' عبدالصمد' عبدالوارث' ابوالتیاح' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے' تو آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا' اور فرمایا کہ اے بنی نجار تم اپنا یہ باغ میرے ہاتھ فروخت کر ڈالو' ان لوگوں نے کہا' خدا کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں لیں گے۔

٤٠ بَاب وَقْفِ الدَّوَآبِ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوْضِ وَالصَّامِتِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ جَعَلَ اَلْفَ دِيْنَارٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَفَعَهَا اِلٰى غُلَامٍ لَّهٗ تَاجِرٌ يَّتَّجِرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهٗ صَدَقَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ هَلْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ رِّبْحِ ذٰلِكَ الْاَلْفِ شَيْئًا وَّاِنْ لَّمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِيْنِ قَالَ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا.

باب ۴۰۔ جانور' گھوڑے' اسباب' چاندی' سونا وقف کرنے کا بیان' زہری نے اس شخص کے بارے میں جس نے ہزار اشرفیاں خدا کی راہ میں وقف کیں' اور اپنے غلام تاجر کو اس لئے حوالہ کیں' کہ وہ ان سے تجارت کرے اور نفع کو مسکینوں پر اور اپنے اعزاء پر خیرات کر دے' تو کیا اس شخص کو جائز ہے' کہ اس ہزار اشرفیوں کے نفع میں سے خود بھی کھالے' اگرچہ اس نے اس کے نفع کو مسکینوں کے لئے خیرات نہیں کیا' کہا اس کو اس میں سے کھانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

٤٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا فَاُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّهٗ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيْعُهَا فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبْتَاعَهَا فَقَالَ لَاتَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِيْ صَدَقَتِكَ.

۴۶-مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت عمر نے ایک مرتبہ اپنا ایک گھوڑا خدا کی راہ میں دے دیا تھا۔ جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو دیا تھا' کہ وہ اس پر سوار ہوا کریں' لیکن حضرت عمر نے وہ ایک اور شخص کو سوار ہونے کیلئے دے دیا' پھر حضرت عمر نے دیکھا' کہ وہ شخص کھڑا اس گھوڑے کو بازار میں بیچ رہا ہے' اس پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی اجازت طلب کی' کہ اس کو مول لے لیں' آپ نے فرمایا تم اس کو مول نہ لو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ کرو۔

٤١ بَاب نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ.

باب ۴۱۔ نگراں کا وقف سے اپنے لئے ضروری خرچ لینے کا بیان۔

٤٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

۴۷۔ عبداللہ بن یوسف 'مالک 'ابوالزناد 'اعرج 'حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں 'کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے وارث نہ دینار تقسیم کریں 'نہ درہم بلکہ جو کچھ میں اپنی بیبیوں کے خرچ اور کارندے کی اجرت سے فاضل چھوڑ دوں وہ صدقہ ہے۔

٤٨ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهٖ اَنْ يَّاْكُلَ مَنْ وَّلِيَهٗ وَيُوْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا.

۴۸۔ قتیبہ بن سعید 'حماد 'ایوب 'نافع 'حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں 'کہ عمر نے اپنے وقف میں یہ شرط مقرر کی تھی 'کہ جو شخص اس کا متولی ہو 'وہ اس سے میں سے کھالے اور اپنے دوست کو کھلادے 'بشرطیکہ وہ اس طریقہ سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

٤٢ بَاب اِذَا وَقَفَ اَرْضًا اَوْ بِئْرًا وَّ اشْتَرَطَ لِنَفْسِهٖ مِثْلَ دِلَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَوْقَفَ اَنَسٌ دَارًا فَكَانَ اِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُوْرِهٖ وَقَالَ لِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَّلَا مُضَرٍّ بِهَا فَاِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيْبَهٗ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنٰى لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ رض حَيْثُ حُوْصِرَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ لَا اَنْشُدُكُمْ اِلَّا اَصْحٰبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ

باب ۴۲۔ زمین یا کنواں وقف کرنیوالا اپنے لئے شرط لگائے کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی اپنا ڈول اس میں ڈالے گا 'تو ایسے وقف کے درست ہونیکا بیان 'حضرت انس نے ایک گھر وقف کر دیا تھا 'پھر وہ جب وہاں جاتے 'تو اسی میں مقیم ہوتے 'حضرت زبیر نے بھی اپنے گھر خیرات کر دیئے تھے اور اپنی مطلقہ بیٹیوں سے کہہ دیا تھا 'کہ وہ اس میں رہیں 'لیکن وہ مکان کو نقصان نہ پہنچائیں 'اور نہ خود تکلیف اٹھائیں 'پھر اگر کوئی شوہر دار لڑکی اپنے شوہر کی وجہ سے مالدار ہو جاتی 'تو اس سے یہ کہہ دیتے 'کہ اس کو ان مکانات میں رہنے کا حق نہیں ہے 'اور حضرت ابن عمر نے اپنا حصہ جو حضرت عمر کے گھر سے انہیں ملا تھا 'اسکو اپنی محتاج اولاد کے لئے عمریٰ (عمریٰ اس ہبہ کو کہتے ہیں جس میں تازیست خود تصرف کرنیکا حق ہو) کر دیا تھا اور عبدان ان چند واسطوں سے نقل کرتے ہیں 'کہ حضرت عثمان جب محاصرہ میں آگئے 'تو انہوں نے بالاخانہ پر چڑھ کر باغیوں کے سامنے آکر کہا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں 'اور یہ قسم میں صرف اصحاب

فَصَدَّقُوْهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِی وَقْفِهٖ لَاجُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَّلِیَهٗ اَنْ یَّاْکُلَ وَقَدْ یَلِیْهِ الْوَاقِفُ وَغَیْرُهٗ فَهُوَ وَاسِعٌ لِّکُلٍّ.

رسول اللہ کو دیتا ہوں ' کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا جو شخص رومہ نامی کنویں کو مول لے لے اسے جنت ملے گی ' میں نے اسے مول لے لیا ہے ' کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو شخص جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کا سامان درست کر دے اسے جنت ملے گی ' میں نے اسکا سامان درست کر دیا ' روای کہتا ہے کہ صحابہ نے حضرت عثمان کی تصدیق کی ' اور حضرت عمر نے اپنے وقف میں یہ فرمایا تھا ' کہ جو شخص اس کا متولی ہو اس پر کچھ گناہ نہیں ' کہ وہ اس میں سے کچھ کھالے ' اور وقف کا متولی کبھی خود واقف بھی ہوتا ہے ' کبھی کوئی دوسرا ' تو یہ بات ہر ایک کیلئے جائز ہوئی ' کہ متولی اپنے ضروری خرچ کیلئے اس میں سے کچھ لے لے۔

٤٣ بَاب اِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

باب ۴۳۔ وقف کرنے والے کا کہنا ' کہ اس کی قیمت اللہ ہی سے مطلوب ہے ' تو ایسے وقف کا بیان:

٤٩ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ قَالُوْا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ.

۴۹۔ مسدد ' عبدالوارث ' ابوالتیاح ' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں ' کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد بناتے وقت فرمایا تھا ' کہ اے بنی نجار تم اپنا باغ میرے ہاتھ فروخت کر ڈالو ' ان لوگوں نے عرض کیا ' کہ ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے چاہتے ہیں۔

٤٤ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنَانِ ذَوَاعَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَانَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ کَانَ ذَاقُرْبٰی وَلَانَکْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًالَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓی اَنَّهُمَا

باب ۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو جب تم میں سے کوئی مرنے لگے ' تو وصیت کے وقت تم میں سے یا تمہارے عزیزوں میں سے دو عادل گواہ ہوں ' اگر تم سفر میں ہو ' اور تم پر موت کی مصیبت آجائے ' تو ان دونوں کو نماز کے بعد روک لو ' وہ اللہ کی قسم کھائیں ' اگر تمہیں شبہ ہو ' کہ ہم اس کے بدلے میں کوئی قیمت نہیں لیں گے ' اگرچہ قرابت والا ہو ' اور ہم اللہ کی گواہی نہیں چھپائیں گے (ایسا کریں تو) اس وقت ہم گناہگاروں میں سے ہو جائیں گے۔ پھر اگر معلوم ہو کہ واقعی یہ گواہ جھوٹے تھے ' تو دوسرے وہ گواہ کھڑے ہوں '

اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَا اَوْيَخَافُوْآ اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَايَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ وَقَالَ لِىْ عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْقٰسِمِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ سَهْمٍ مَّعَ تَمِيْمِ الدَّارِىِّ وَعَدِىِّ بْنِ بَدَّآءٍ فَمَاتَ السَّهْمِىُّ بِاَرْضٍ لَّيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَ بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِّنْ ذَهَبٍ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَّعَدِىٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَآئِهٖ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَاِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ.

جو میت کے قریبی رشتہ دار ہوں' وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں ہماری گواہی پہلے گواہوں کے مقابلہ میں زیادہ معتبر ہے' اور ہم نے کوئی ناحق بات نہیں کہی ایسا کیا ہو' تو بے شک ہم گناہگار ہوں گے' یہ تدبیر ایسی ہے' جس سے ٹھیک گواہی دینے کی زیادہ امید ہوتی ہے' یا اتنا ضرور ہو گا کہ وصی یا گواہوں کو ڈر ہو گا' کہ ایسا نہ ہو ان کے قسم کھانے کے بعد پھر وارثوں کو قسم دی جائے' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' اس کا حکم سنو' اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا' اور امام بخاری کہتے ہیں' کہ مجھ سے علی بن عبداللہ نے کہا' کہ ہم سے یحییٰ بن آدم نے ان سے ابن ابی زائدہ نے محمد بن قاسم سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا' کہ ایک شخص قبیلہ بنی سہم کا تمیم داری اور عدی بن بداء کے ہمراہ باہر گیا' پھر سہمی ایسی جگہ جا کر مر گیا' جہاں کوئی مسلمان نہ تھا' جب تمیم اور عدی اس کا ترکہ لائے' تو چاندی کا ایک جام جسمیں سنہری نقش تھے' کھو گیا' رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو حلف دے دیا اس کے بعد لوگوں نے وہ جام مکہ میں پایا' اور بیان کیا' کہ ہم نے اس کو تمیم سے اور عدی سے خرید لیا ہے' پھر وہ شخص میت کے رشتہ داروں میں سے کھڑے ہو گئے' اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان دونوں شہادتوں کی بہ نسبت زیادہ قابل قبول ہے' ہم گواہی دیتے ہیں' کہ یہ پیالہ ہمارے عزیز کا ہے' چنانچہ حضرت انسؓ کہتے ہیں' کہ یہ آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی' یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم۔

٤٥ بَاب قَضَآءِ الْوَصِىِّ دُيُوْنَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الْوَرَثَةِ.

باب ۴۵۔ ورثہ کی غیر حاضری میں وصی کا میت کے قرضوں کو ادا کرنے کا بیان:

٥٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ اَوِالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْعَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَآءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَتِهٖ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُ فَلَمَّا نَظَرُوْآ اِلَيْهِ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَايَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَازَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَاَنَا وَاللّٰهِ رَاضٍ اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللّٰهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِالَّذِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً.

۵۰- محمد بن سابق یا فضل بن یعقوب، شیبان ابو معاویہ، فراش شعبی جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں، کہ ان کے والد احد کے دن شہید ہو گئے، اور انہوں نے چھ بیٹیاں چھوڑیں، اور کچھ قرض اپنے اوپر چھوڑا پس جب کھجوریں توڑنے کا زمانہ آیا، تو میں نے آنحضرت سے جاکر کہا، کہ یارسول اللہ آپ جانتے ہیں، کہ احد کے دن میرے والد شہید ہو گئے، اور انہوں نے اپنے اوپر بہت قرض چھوڑا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلئے، تاکہ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر کچھ کمی کر دیں۔ آپ نے فرمایا تم جاؤ، اور ہر قسم کی کھجوریں ایک ایک گوشہ میں جمع کر دو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے آپ کو بلایا، جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت مجھ سے اور بھی زیادہ سخت تقاضا کرنے لگے، آپ نے انکو ایسا کرتے ہوئے دیکھ کر بڑی ڈھیری کے گرد تین مرتبہ چکر لگایا، اس کے بعد آپ اس پر بیٹھ گئے، پھر فرمایا تم اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ، پھر برابر آپ انہیں ناپ ناپ کر دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ نے میرے والد کا قرض ادا کر دیا(۱) اور میں خدا کی قسم اس پر راضی تھا، کہ اللہ میرے والد کا قرض ادا کر دے، چاہے میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور لوٹا کر نہ لے جاؤں، سب قرضہ میں نکل جائے، مگر خدا کی قسم پوری ڈھیریاں بچ رہیں، میں اس ڈھیری کی طرف جس پر رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے خاص طور پر غور کر رہا تھا، یہ معلوم ہوتا تھا، کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور سیرت رسول ﷺ

٤٦ بَاب فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ. وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ

باب ۴۶۔ جہاد کی فضیلت اور آنحضرت ﷺ کے حالات کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے جنت کے بدلے انکی جانوں کو خرید لیا ہے، ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، تو قتل کرتے ہیں، اور قتل کیے جاتے ہیں، تورات اور انجیل اور قرآن میں یہ

(۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ وہ کھجوریں جو پہلے ناکافی معلوم ہو رہی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء کی برکت سے نہ صرف کافی ہو گئیں بلکہ بچ رہیں۔

وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَلْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ.

خدا کا سچا وعدہ ہے' اور اللہ سے بڑھ کر کون وعدے کو پورا کرنے والا ہے' پس تم اس خرید و فروخت پر خوشی کا اظہار کرو' تم نے جو تجارت کی ہے' یہ بڑی کامیابی ہے' اللہ تعالیٰ کے قول و بشر المومنین' تک اور حضرت ابن عباس نے فرمایا' کہ حدود سے مراد خدا کی اطاعت ہے۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِیْدَ بْنَ الْعَیْزَارِ ذَكَرَ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو نِ الشَّیْبَانِیِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍؓ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی مِیْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّالْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِاسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ.

۵۱- حسن بن صباح' محمد بن سابق' مالک بن مغول' ولید بن عیزار' ابو عمرو شیبانی' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے' آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا' میں نے عرض کیا' پھر کون سا فرمایا' اپنے والدین کی خدمت کرنا' میں نے عرض کیا' کہ پھر کون سا فرمایا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں پوچھا' اگر میں آپ سے زیادہ پوچھتا تو آپ اور زیادہ مجھے بتادیتے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

۵۲- علی بن عبداللہ' یحییٰ بن سعید' سفیان' منصور' مجاہد' طاؤس' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی (۱)' ہاں جہاد اور نیک نیتی کا ثواب ملتا ہے' اگر تم جہاد کے لئے طلب کئے جاؤ' تو فوراً کمر بستہ ہو جاؤ۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَی الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنْ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ.

۵۳- مسدد' خالد' حبیب بن ابی عمرہ' عائشہ' بنت طلحہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے کہا' کہ یارسول اللہ ہم جہاد کو تمام اعمال میں افضل سمجھتے ہیں' پھر ہم جہاد کیوں نہ کریں' فرمایا' تمہارا عمدہ جہاد حج مبرور ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ

۵۴- اسحٰق بن منصور' عفان' ہمام' محمد بن جحادہ' ابو حصین' ذکوان' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک شخص رسول

(۱) یعنی فتح مکہ کے بعد اب مکہ دارالاسلام ہو گیا ہے اور اسلام کے زیر سلطنت آ گیا ہے۔ اس لیے یہاں سے اب ہجرت کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہجرت کا سلسلہ سرے سے ختم ہو گیا ہے۔ چونکہ اس وقت بڑی ہجرت مکہ ہی سے ہوئی تھی اور اسلام قبول کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا فرض تھا، مکہ مکرمہ فتح ہونے کے بعد یہ ہجرت منسوخ ہو گئی۔

اَخْبَرَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ اَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ يَّعْدِ لُ الْجِهَادَ قَالَ لَآاَجِدُهٗ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْ خُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمُ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِىْ طِوَلِهٖ فَيُكْتَبُ لَهٗ حَسَنَاتٍ.

اللہ علیہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتایئے 'جو جہاد کے ہم مرتبہ ہو' آپ نے فرمایا' کہ ایسی عبادت تو کوئی نہیں' لیکن کیا تم یہ کر سکتے ہو' کہ جب مجاہد جہاد کیلئے نکلے 'تو اپنی مسجد میں جائے 'اور نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے 'اور سست نہ ہو 'اور برابر روزے رکھے 'کوئی روزہ نہ چھوڑے 'اس نے عرض کیا کہ 'حضرت ایسا کون کر سکتا ہے' حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے' کہ مجاہد کا گھوڑا جب اپنی رسی میں بندھا ہوا چرنے کیلئے چلتا پھرتا ہے' تو اس گھوڑے کے ہر ہر قدم پر مجاہد کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

٤٧ بَاب اَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ.

باب ۴۷۔ سب سے افضل وہ مومن ہے' جو اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کے ذریعہ جہاد کرے' اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو' کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلاؤں' کہ جو تمہیں تکلیف دہ عذاب سے نجات دلائے' وہ یہ ہے کہ اپنی جانوں اور مالوں کے ذریعہ جہاد کرو' یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے' اگر تم سمجھ رکھتے ہو' اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا' اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا' جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی' اور ہمیشہ رہنے والے باغوں میں اچھے گھروں میں (داخل کرے گا) اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

٥٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْ مِنٌ يُّجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِىْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِى اللّٰهَ وَيَدَ عُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ.

۵۵- ابوالیمان' شعیب' زہری' عطا بن یزید لیثی' حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں' کہ ایک مرتبہ دربار رسول اللہ میں عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہو' پھر صحابہ نے عرض کیا' اس کے بعد کون؟ فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کے کسی درے میں رہتا ہو' اور وہیں خدا کی عبادت کرتا ہو' اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو۔

٥٦۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۶- ابوالیمان' شعیب' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا' کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو' اللہ اس شخص کو

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

خوب پہچانتا ہے' جو راہ میں جہاد کرتا ہے' اس کی مثال اس کی سی ہے' جو روزانہ روزہ رکھتا ہو' اور تمام رات نماز پڑھتا ہو' اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کیلئے اس بات کی ذمہ داری لی ہے' کہ اگر اس کو موت دے گا' تو اسے جنت میں داخل کر دے گا' یا غازی بنا کر اسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ زندہ لوٹائے گا۔

٤٨ بَاب الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ.

باب ۴۸۔ مردوں اور عورتوں کا جہاد اور شہادت کی دعا مانگنے کا بیان' حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے' کہ اے اللہ مجھے اپنے رسول کے شہر (یعنی مدینہ منورہ) میں شہادت عنایت فرما:

٥٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعٰوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ

۵۷۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا' کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی' کہ آپ ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے' وہ آپ کو کھانا کھلاتی تھیں' اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں' ایک دن اسی عادت کے موافق رسول اللہ ان کے پاس گئے' اور انہوں نے حضرت کو کھانا کھلایا' اور آپ کے سر میں جوئیں دیکھنے لگیں' پھر آنحضرت سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہو گئے' ام حرام کہتی ہے' کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں' فرمایا' اس وقت خواب میں میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیش کئے گئے' جو بحری جہاز پر سوار تھے' اور تخت نشین بادشاہوں کی طرح تھے' ام حرام کہتی ہیں' میں نے عرض کیا' کہ یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے' کہ وہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے' رسول اللہ نے میرے لئے دعا کی' اس کے بعد آپ کو پھر نیند آگئی' اور آپؐ سو گئے' اور تھوڑی دیر بعد ہنستے ہوئے بیدار ہوئے' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں' فرمایا کہ اب کی مرتبہ خواب میں میری امت کے لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سامنے لائے گئے' جیسا کہ آپ نے پہلی بار فرمایا تھا' ام حرام کہتی ہیں' کہ میں نے عرض کیا' کہ یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے' کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے' آپ نے فرمایا' کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو' چنانچہ وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے زمانہ میں دریا میں سوار ہوئیں' پھر جب دریا سے باہر نکلنے

فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

لگیں، تو سواری کے جانور سے گر پڑیں اور اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

۴۹ بَاب دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ وَهٰذَا سَبِيْلِيْ.

باب ۴۹۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنیوالوں کے درجوں کا بیان، لفظ سبیل عربی میں مذکر و مونث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے چنانچہ ہذا سبیلی اور ہذہ سبیلی دونوں طور پر مستعمل ہے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْجَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَانُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ اُرَاهُ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ.

۵۸۔ یحییٰ بن صالح، فلیح، ہلال بن علی، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے، اور نماز پڑھے، اور رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے، کہ وہ اس کو جنت میں داخل کردے گا، خواہ وہ فی سبیل اللہ جہاد کرے یا جس سرزمین میں پیدا ہوا ہو، وہیں جمارہے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم لوگوں میں اس بات کی بشارت نہ سنادیں، آپ نے فرمایا، جنت میں سو درجے ہیں، وہ اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کیلئے مقرر کئے ہیں، دونوں درجوں کے درمیان اتنا فصل ہے، جیسے آسمان و زمین کے درمیان، پس جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اس سے فردوس طلب کرو، کیونکہ وہ جنت کا افضل اور اعلیٰ حصہ ہے، مجھے خیال ہے کہ حضور نے اس کے بعد یہ بھی فرمایا، کہ اس کے اوپر صرف رحمٰن کا عرش ہے، اور یہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوئی ہیں۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ لِلشُّهَدَآءِ.

۵۹۔ موسیٰ، جریر، ابورجاء، سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک دن فرمایا، کہ آج شب میں نے دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا، وہ میرے پاس آئے، اور مجھے درخت پر چڑھالے گئے، پھر انہوں نے ایک گھر میں جو نہایت عمدہ اور افضل تھا، اور میں نے اس سے عمدہ مکان کبھی نہیں دیکھا، مجھے داخل کیا، اور ان دونوں آدمیوں نے مجھ سے کہا، کہ یہ شہداء کا مکان ہے۔

۵۰ بَاب الْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَابَ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ.

باب ۵۰۔ صبح اور شام اللہ کی راہ میں چلنے اور جنت میں بقدر ایک کمان جگہ کی فضیلت کا بیان۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ

۶۰۔ معلیٰ بن اسد، وہیب، حمید، حضرت انس بن مالک، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ خدا کی راہ میں صبح

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

وشام کو چلنا تمام دنیاومافیہا سے بہتر ہے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ اَوْرَوْحَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ.

۶۱-ابراہیم بن منذر' فلیح' فلیح کے والد' ہلال بن علی' عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ' ابوہریرہ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا' کہ بیشک جنت کا ایک چھوٹا سا مقام جو بقدر ایک کمان کے ہو' اس چیز سے جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے' اور غروب ہوتا ہے' یعنی تمام دنیا سے بہتر ہے' آپ نے فرمایا' کہ خدا کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے' جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے' یا غروب ہوتا ہے۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغُدْوَةُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

۶۲- قبیصہ' سفیان' ابوحازم' سہیل بن سعدؓ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا' خدا کی راہ میں صبح یا شام کو (یعنی تھوڑی دیر بھی) چلنا تمام دنیاومافیہا سے افضل ہے۔

۵۱ بَاب الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَصِفَتِهِنَّ يَحَارُ فِيْهَا الطَّرْفُ شَدِيْدَةُ سَوَادِالْعَيْنِ شَدِيْدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَا هُمْ اَنْكَحْنَا هُمْ.

باب ۵۱۔ بڑی آنکھوں والی حوروں کا بیان' اور ان کی صفت جن کو دیکھ کر عقل حیران ہو جاتی ہے' ان کی آنکھ کی سیاہی بھی زیادہ ہو گی' اور انکی آنکھ کی سفیدی بھی بہت صاف ہو گی' زوجنھم بحور عین کا یہ مطلب ہے' کہ ہم نے حور عین سے (بڑی آنکھوں والی حور) انکا نکاح کر دیا۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَّسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يَسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ مَرَّةً اُخْرٰى وَسَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْغُدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَوْمَوْضِعِ قَيْدٍ يَّعْنِیْ سَوْطَهٗ

۶۳- عبداللہ بن محمد' معاویہ بن عمرو' ابواسحٰق' حمید' حضرت انس بن مالک' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا' جس بندہ کے لئے اللہ کے پاس کچھ بھلائی ہے' وہ مر جانے کے بعد یہ نہیں چاہتا' کہ دنیا کی طرف لوٹ آئے' چاہے اسے دنیا کی ہر چیز دے دی جائے' مگر شہید بوجہ اس کے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھتا ہے' لہٰذا وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے' کہ دنیا کی طرف لوٹ کر آئے' اور دوبارہ پھر قتل کیا جائے' حمید راوی کہتے ہیں' کہ میں نے انس بن مالک کو رسول اللہ سے یہ بھی روایت کرتے ہوئے سنا' کہ خدا کی راہ میں صبح وشام کو تھوڑی دیر بھی چلنا تمام دنیاومافیہا سے اچھا ہے' اور بیشک جنت میں تمہارا ایک چھوٹا سا مقام جو ایک کمان یا ایک کوڑے کے برابر ہو' تمام دنیاومافیہا سے بہتر ہے' اور اگر اہل جنت

خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَّلَنَصِيْفُهَا عَلَى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

میں سے کوئی عورت زمین کی طرف رخ کرے' تو وہ تمام فضا کو جو آسمان اور زمین کے بیچ میں ہے' روشن کردے گی اور اس کو خوشبو سے بھر دے گی' اور بے شک اس کا دوپٹہ جو اس کے سر پر ہے تمام دنیاومافیہا سے اعلیٰ وافضل ہے۔

۵۲ بَاب تَمَنِّي الشَّهَادَةِ.

باب ۵۲۔ شہادت کی آرزو کرنے کا بیان۔

٦٤۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَاتَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّي وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي اُقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰ ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ.

۶۴۔ابوالیمان' شعیب' زہری' سعید بن مسیّب' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا' کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر چند مسلمان ایسے نہ ہوتے جن کا دل مجھ سے پیچھے رہ جانے کو گوارا نہ کرے گا' اور اگر ان سب کو ساتھ لے جاؤں' تو اتنی سواریاں مجھے نہ ملیں گی' جن پر ان کو سوار کروں' تو میں کسی چھوٹے لشکر سے بھی جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے' پیچھے نہ رہتا' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کردیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کردیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں۔

٦٥۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ وَقَالَ مَايَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَيُّوْبُ اَوْقَالَ مَايَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

۶۵۔یوسف بن یعقوب صفار' اسمٰعیل بن علیہ' ایوب' حمید بن ہلال' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ (غزوہ موتہ کی طرف لشکر روانہ کرنے کے بعد ایک روز) آپ نے خطبہ پڑھنا شروع کیا(۱) اس وقت زید نے جھنڈا لیا' جو شہید کر دیئے گئے' ان کے بعد جعفر نے جھنڈا لیا' اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے' ان کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا' انکو بھی شہید کر دیا گیا' انکے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ کوئی ان کو اپنا امیر بنائے جھنڈا لیا' اور ان کے ہاتھ پر فتح ہوگئی' آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی خواہش نہیں ہے کہ وہ ہمارے پاس رہتے' یعنی شہید نہ ہوتے اور یا یہ فرمایا کہ انہیں اس بات کی ذاتی خواہش نہیں کہ وہ ہمارے پاس رہتے' اس عالم میں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

(۱) یہ واقعہ غزوہ موتہ میں پیش آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما ہیں اور بذریعہ وحی خبر دے رہے ہیں کہ اب فلاں شہید ہو گیا اب فلاں شہید ہو گیا، اور فلاں نے قیادت سنبھال لی۔ اس سے پہلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کو رخصت کر رہے تھے اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کردی تھی کہ اس کے امیر زید بن حارثہ ہیں، اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر طیار کو امیر بنالینا اگر وہ شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ کو امیر بنالینا گویا کہ آپؐ نے پہلے ہی اشارہ کر دیا تھا کہ ان مذکورہ لوگوں کے مقدر میں شہادت ہے۔

٥٣ بَاب فَضْلِ مَنْ يُّصْرَعُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَقَعَ وَجَبَ.

باب ۵۳۔ اس شخص کی فضیلت کا بیان، جو اللہ کے راستہ میں سواری سے گر کر مر جائے، تو وہ ان ہی میں سے ہے، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلا، پھر اس کو موت آجائے، تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہو گیا، اور واقع کے معنی وجب ہے، یعنی واجب ہو گیا۔

٦٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا اَوَّلَ مَارَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعٰوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهَا دَآبَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ.

۶۶۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالک اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی تھیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں سو رہے تھے، آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیوں مسکراتے ہیں، فرمایا میری امت کے کچھ لوگ اس وقت خواب میں میرے سامنے پیش کئے گئے، اور وہ اس سبز دریا میں کشتی پر تخت نشین بادشاہوں کی طرح سوار تھے، ام حرام نے عرض کیا، آپ اللہ سے دعا کیجئے، کہ وہ مجھے انہیں لوگوں میں سے کر دے، آپ نے میرے لئے دعا کی، پھر آپ دوبارہ سو رہے اور مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، تو ام حرام نے اسی قسم کی گفتگو پھر کی، اور آپ نے اسی قسم کا جواب دیا، انہوں نے کہا، کہ آپ اللہ سے دعا کیجئے، کہ وہ مجھے انہیں لوگوں سے کر دے، آپ نے فرمایا تم پہلے لوگوں میں سے ہو، چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد میں نکلیں، وہ سب سے پہلا جہاد تھا، جس میں مسلمان حضرت معاویہ کے ہمراہ دریا پار گئے تھے، پھر جب وہ لوگ جہاد سے فارغ ہو کر مملکت شام میں لوٹے، تو ام حرام ایک جانور سے گر کر وہیں انتقال کر گئیں۔

٥٤ بَاب مَنْ يُّنْكَبُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب ۵۴۔ خدا کی راہ میں کسی عضو کو صدمہ پہنچنے کا بیان:

٦٧ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْوَامًا مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اِلٰى

۶۷۔ حفص بن عمر حوضی، ہمام، اسحاق، انس سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ نے قبیلہ بنی سلیم (۱) کے کچھ لوگوں کو قبیلہ بنی عامر کی طرف ستر آدمیوں کے ساتھ تبلیغ کے لئے بھیجا، جب وہ لوگ وہاں

(۱) جن لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا وہ انصار میں سے تھے اور قرآن کے قاری تھے، بنو عامر کے پاس انکو بھیجا تھا اس مہم میں غداری کرنے والے قبیلہ بنو سلیم کے لوگ تھے۔

عَامِرٍ فِیْ سَبْعِیْنَ فَلَمَّا قَدِمُوْا قَالَ لَھُمْ خَالِیْ اَتَقَدَّمُکُمْ فَاِنْ اَمَّنُوْنِیْ حَتّٰی اُبَلِّغَھُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا کُنْتُمْ مِّنِّیْ قَرِیْبًا فَتَقَدَّمَ فَاَمَّنُوْہُ فَبَیْنَمَا یُحَدِّثُھُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْمَؤُا اِلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ فَطَعَنَہٗ فَاَنْفَذَہٗ فَقَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ مَالُوْا عَلٰی بَقِیَّۃِ اَصْحَابِہٖ فَقَتَلُوْھُمْ اِلَّا رَجُلًا اَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ ھَمَّامٌ فَاُرَاہُ اٰخَرَ مَعَہٗ فَاَخْبَرَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھُمْ قَدْ لَقُوْا رَبَّھُمْ فَرَضِیَ عَنْھُمْ وَاَرْضَاھُمْ فَکُنَّا نَقْرَأُ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَیْھِمْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا رِعْلٍ وَّذَکْوَانَ وَبَنِیْ لِحْیَانَ وَبَنِیْ عُصَیَّۃَ الَّذِیْنَ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

پہنچ گئے' تو میرے ماموں حرام بن ملحان نے ان سے کہا' پہلے میں جاتا ہوں' اگر وہ لوگ مجھے امن دیدیں' یہاں تک کہ میں انہیں رسول اللہ کا حکم پہنچادوں' تو فبہا ورنہ تم مجھ سے قریب رہنا' اور وقت پر میری مدد کرنا' چنانچہ وہ آگئے بڑھے اور کافروں نے انہیں امان دی اور اس حالت میں کہ رسول اللہ کا پیغام انہیں پہنچا رہے تھے' یکایک کافروں نے اپنے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا' اور اس نے ان کے سینہ میں نیزہ پار کر دیا' انہوں نے کہا اللہ اکبر قسم ہے رب کعبہ کی' میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا' اس کے بعد وہ لوگ انکے باقی اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو قتل کر دیا' صرف ایک لنگڑا آدمی بچا' جو پہاڑ پر چڑھ گیا' ہمام راوی کہتے ہیں' مجھے خیال پڑتا تھا کہ ایک اور شخص بھی انکے ہمراہ بچ رہا تھا' اس واقعہ کی جبرائیل نے رسول اللہ کو خبر دی کہ وہ لوگ جنہیں آپ نے بطور تبلیغ بھیجا تھا' وہ سب اپنے پروردگار سے مل گئے' اللہ ان سے راضی ہے اور وہ سب اس سے خوش ہیں' بعض کہتے ہیں کہ ہم لوگ پڑھا کرتے تھے' بلغوا قومنا الخ یعنی ہماری قوم کو یہ خبر پہنچادو کہ ہم اپنے رب سے مل گئے' اور وہ ہم سے خوش ہوا' اور ہم کو بھی خوش کر دیا لیکن سرور عالم نے چالیس دن تک قبیلہ رعل بنی ذکوان' بنی لحیان اور بنی عصیہ کے لوگوں پر' جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی' ان کیلئے بددعا کی۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْیَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاھِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ ھَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَالَقِیْتِ۔

۶۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابو عوانہ' اسود بن قیس' جندب بن سفیانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں تھے' آپ کی انگلی زخم کی وجہ سے خون آلود ہو گئی' تو آپ نے فرمایا اھل انت الا اصبع دمیت و فی سبیل اللہ مالقیت (تو تو ایک انگلی ہے' جو خون آلود ہو گئی اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا۔

۵۵ بَاب مَنْ یُّجْرَحُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

باب ۵۵۔ اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والے کا بیان:

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ

۶۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابو الزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوگا' اور اللہ

نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَایُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِہٖ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْكِ.

اس شخص کو خوب جانتا ہے' جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے' وہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائیگا' کہ اس کے خون کا رنگ بالکل تازہ خون کی طرح ہوگا' اور اس میں سے مشک کی خوشبو آئے گی۔

۵٦ بَاب قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ.

باب ۵٦۔ اللہ تعالیٰ کا قول' کہ اے نبی آپ کہہ دیجئے' کہ تم ہمارے لئے دو اچھی چیزوں میں سے ایک کا انتظار کرتے ہو' اور لڑائی ڈول کی طرح ہے۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سُفْیٰنَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَہٗ سَاَلْتُكَ کَیْفَ کَانَ قِتَالُکُمْ اِیَّاہُ فَزَعَمْتَ اَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَّدُوَلٌ فَکَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰی ثُمَّ تَکُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَۃُ.

۷۰۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' یونس' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ابو سفیان ابن حرب سے ہرقل نے کہا' کہ میں نے تم سے پوچھا تھا' کہ تمہاری جنگ محمد ﷺ کے ساتھ کس طرح رہتی ہے' تم نے کہا' کہ لڑائی ڈول کی طرح ہے' کبھی ہمارے ہاتھ میں' کبھی ان کے ہاتھ میں' ہاں تمام رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی ہے' پھر انجام خیر ان ہی کے لئے ہوتا ہے' جو اللہ والے ہیں۔

۵۷ بَاب قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا.

باب ۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول' کہ مسلمانوں میں بعض وہ مرد ہیں' جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا' پھر ان میں سے بعض وہ ہیں' جنہوں نے اپنا کام پورا کر دیا' اور بعض انتظار میں ہیں' اور انہوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ نِ الْخُزَاعِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا ح حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَۃَ حَدَّثَنَا زِیَادٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ نِ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ غَابَ عَمِّیْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِکِیْنَ لَئِنِ اللّٰہُ اَشْهَدَنِیْ قِتَالَ الْمُشْرِکِیْنَ لَیَرَیَنَّ اللّٰہُ مَااَصْنَعُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّانْکَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَذِرُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰٓؤُلَآءِ یَعْنِیْ اَصْحَابَہٗ وَاَبْرَاُ

۷۱۔ محمد بن سعید خزاعی' عبدالاعلیٰ' حمید' ح' عمرو بن زرارہ' زیاد' حمید الطویل' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ میرے چچا انس بن نضر جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے' تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! سب سے پہلی جنگ جو آپ نے مشرکین سے کی ہے' میں اس میں شریک نہ تھا' اگر اللہ مجھے مشرکوں کی جنگ اب دکھا دے' تو بیشک اللہ آپکو دکھلا دیگا' کہ میں کیا کیا کروں گا جب جنگ احد کا دن آیا' اور مسلمانوں نے فرار کیا' تو انہوں نے کہا' اے اللہ میں تجھ سے اس حرکت کی عذر خواہی کرتا ہوں' جو ان مسلمانوں نے کی ہے' اور میں تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں' اس حرکت سے جو ان لوگوں نے کی ہے' اور جب وہ آگے بڑھے' تو سعد بن معاذ ان سے

اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاۗءِ يَعْنِى الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَاسَعْدُ ابْنُ مُعَاذِنِ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّىْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاصَنَعَ قَالَ اَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ اَوْطَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَّ وَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ قَالَ اَنَسٌ كُنَّانُرٰى اَوْنَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِىْ اَشْبَاهِهٖ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَا هَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَقَالَ اِنَّ اُخْتَهٗ وَهِىَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَاَةٍ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا يُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوْا بِالْاَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

ملے' انہوں نے کہا اے سعد قسم ہے نضر کے پروردگار کی جنت قریب ہے' مجھے احد کی طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے' سعد کہا کرتے تھے' یارسول اللہ! اگرچہ میں بھی عربی بہادر اور جانباز ہوں' لیکن انس نے جو کیا وہ میں نہیں کرسکتا' انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا کو میدان جنگ میں اس طرح مقتول پایا' کہ اسی سے کچھ اوپر زخم تلوار کے' اور نیزوں اور تیر کے انکے جسم پر آئے تھے' اور مشرکوں نے ان کا مثلہ بھی کردیا تھا (یعنی انکے کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے تھے) اس سبب سے ان کی بہن کے سوائے کسی نے ان کو نہیں پہچانا' انہوں نے ان کو انکی انگلیوں سے پہچان لیا' انس بن مالک کہتے تھے' ہمیں خیال ہوتا ہے' کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مسلمانوں کے لئے نازل ہوئی ہے' رجال صدقوا ماعاهدوا الله عليه الخ نیز انس کہتے ہیں' کہ ان کی بہن نے جن کا نام ربیع تھا ایک عورت کے آگے والے دانت توڑ ڈالے تھے' تو رسول خدا نے قصاص کا حکم دیدیا تھا' انس بن نضر نے کہا کہ یارسول اللہ! قسم ہے' اس کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے' میری بہن کے دانت تو توڑے نہیں جاسکتے' اس کے بعد مدعی لوگ دیت پر راضی ہوگئے' اور قصاص انہوں نے معاف کردیا' تو رسول اللہ نے فرمایا' کہ اللہ کے بندوں میں بعض ایسے ہیں' کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں' تو وہ اس کو پورا کرتا ہے۔

٧٢۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَخِىْ عَنْ سُلَيْمَانَ اُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍؓ قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِى الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُبِهَا فَلَمْ اَجِدْهَا اِلَّامَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِىْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔

٧٢- ابوالیمان' شعیب' زہری' اسمٰعیل' برادر اسمٰعیل' سلیمان' محمد بن ابی عتیق' ابن شہاب' خارجہ بن زید سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت زید بن ثابت کہتے تھے' کہ جب میں نے قرآن مجید متفرق چیزوں پر سے نقل کرکے مصحف میں لکھا' تو ایک آیت احزاب کی مجھے نہ ملی' میں رسول اللہ ﷺ کو اسے پڑھتے ہوئے سنتا تھا' آخر میں نے اسے صرف خزیمہ انصاری کے پاس پایا' جن کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا' وہ آیت یہ تھی۔ من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه۔

۵۸ بَاب عَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنَّمَا تُقَاتِلُوْنَ بِاَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهٗ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ.

باب ۵۸۔ جہاد سے پہلے عمل صالح کے موجود ہونے کا بیان' ابو الدردا کہتے ہیں' تم لوگ اپنے اعمال کے موافق جہاد میں ثواب حاصل کرو گے' اور اللہ تعالیٰ کا قول اے ایمان والو کیوں ایسی بات کہتے ہو' جو تم نہیں کرتے' اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناپسند ہے' کہ تم ایسی بات کہو' جو تم نہیں کرتے بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے' جو راہ خدا میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں' گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآءِ يْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْاَسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا.

۷۳۔ محمد بن عبدالرحیم' شبابہ بن سوار فزاری' اسرائیل' ابو اسحاق' براء سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ کے پاس ایک شخص ہتھیاروں سے لیس آیا' اور اس نے عرض کیا' یا رسول اللہ! میں پہلے جہاد میں چلا جاؤں' یا اسلام لے آؤں' آپ نے فرمایا پہلے اسلام لا' پھر جہاد میں شرکت کرنا' چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا' اور جہاد میں وہ مقتول ہو گیا' تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اس نے کام تو کم کیا' لیکن ثواب بہت پائے گا۔

۵۹ بَاب مَنْ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ.

باب ۵۹۔ نامعلوم تیر لگنے سے مر جانے والے کا بیان۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَآءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهٗ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَآءِ قَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى.

۷۴۔ محمد بن عبداللہ' حسین بن محمد' ابو احمد' شیبانی' قتادہ' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ ام الربیع براء کی بیٹی جو حارثہ بن سراقہ کی ماں تھیں' رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں' اور انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آپ مجھے حارثہ کی کیفیت بتایئے' جو بدر کے دن مقتول ہوئے' اور ایک نامعلوم تیر ان کے لگ گیا تھا' اگر وہ جنت میں ہیں' تو میں صبر و شکر کروں' اور اگر کوئی دوسری بات ہو' تو میں ان پر خوب آنسو بہاؤں' (۱) تو آپ نے فرمایا کہ اے ام حارثہؓ ایک جنت کیا وہ تو جنت کے اندر بہت سی جنتوں میں ہے' اور بے شک تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں فروکش ہے۔

۶۰ بَاب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ

باب ۶۰۔ اللہ کا بول بالا کرنے والے مجاہد کا بیان۔

(۱) یہ واقعہ نوحہ کی حرمت سے پہلے کا ہے۔

الْعُلْيَا.

۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰیؓ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانَهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۷۵۔ سلیمان بن حرب‘ شعبہ‘ عمرو‘ ابی وائل‘ ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا‘ اور کہا یا حضرت کوئی شخص حصول غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے‘ اور کوئی شخص ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ہے‘ اور کوئی شخص اپنی بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے‘ تو فی سبیل اللہ مجاہد کون ہے‘ فرمایا وہ شخص جو محض اس لئے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو جائے‘ تو دراصل وہی شخص مجاہد فی سبیل اللہ ہے (۱)۔

٦١ بَاب مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَاكَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.

باب ۶۱۔ اس شخص کے بیان میں جس کے دونوں پاؤں راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں‘ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اہل مدینہ اور اہل اعراب کو جوان کے گرد رہتے ہیں‘ یہ حق نہیں کہ رسول اللہ سے پیچھے رہیں‘ آیت ان اللہ لایضیع اجر المحسنین تک۔

۷٦۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا عُبَايَةُ بْنُ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْعَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ.

۷٦۔ اسحٰق‘ محمد بن مبارک‘ یحییٰ بن حمزہ‘ یزید بن ابی مریم‘ عبایہ بن رافع بن خدیج‘ ابو عبس جن کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے‘ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلتے چلتے غبار آلود ہو جائیں‘ تو اس کو آگ نہ چھوئے گی۔

٦٢ بَاب مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ الرَّأْسِ فِي السَّبِيْلِ.

باب ۶۲۔ اللہ کی راہ میں گرد کو سر سے پونچھ ڈالنے کا بیان۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَهٗ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ائْتِيَا اَبَا سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِيْ حَآئِطٍ لَّهُمَا يَسْقِيَانِهٖ فَلَمَّا رَاٰنَا جَآءَ نَا فَاحْتَبٰى

۷۷۔ ابراہیم بن موسیٰ‘ عبدالوہاب‘ خالد‘ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے ان سے اور علی بن عبداللہ سے کہا کہ تم دونوں ابو سعید خدری کے پاس جاؤ‘ اور ان سے ان کی حدیثیں سنو‘ چنانچہ ہم ان کے پاس گئے‘ اس وقت وہ اور ان کے بھائی اپنے ایک باغ میں تھے‘ اور پانی کھینچ رہے تھے‘ جب انہوں نے ہم کو دیکھا‘ تو آئے

(۱) مطلب یہ کہ اسکا مقصد اصلی اعلاء کلمتہ اللہ ہو نہ کہ کچھ اور، لہٰذا اگر مقصود صرف یہی تھا اس کے ساتھ ساتھ مال غنیمت شہرت وغیرہ بھی خود بخود حاصل ہو گئی تو وہ بھی قتال فی سبیل اللہ کرنے والا ہی ہوگا۔

وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَّكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّبِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَّأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَّدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَيَدْعُوْنَهُ اِلَى النَّارِ.

اور بصورت احتباء بیٹھ گئے' اور کہا کہ ہم تعمیر مسجد نبوی کے وقت ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے' اور عمار دو' دو اینٹیں اٹھاتے تھے' پھر رسول اللہ ان کے پاس سے گزرے' اور ان کے سر سے غبار صاف کیا' فرمایا عمار کی بے کسی قابل افسوس ہے' ان کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی' وہ انکو خدا کی طرف بلاتے ہوں گے' اور وہ انکو دوزخ کی طرف بلاتے ہوں گے۔

٦٣ بَاب الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ.

باب ۶۳۔ جنگ میں گرد آلود ہو جانے کے بعد نہانے کا بیان۔

٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَاوَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَ اَوْمَاَ اِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۸- محمد عبدہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ جب جنگ خندق سے لوٹے' اور آپ نے اپنے ہتھیار کھول کر غسل کا ارادہ فرمایا' تو جبریل آپ کے پاس آئے' اور آپ کے سر پر غبار جما ہوا تھا' جبریل نے کہا' کیا آپ نے ہتھیار رکھ دیئے؟ اللہ کی قسم میں نے نہیں رکھے، رسول اللہ نے فرمایا' کہ اب کدھر جانا چاہتے ہیں' جبریل نے کہا اس طرف اور آپ نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا' حضرت عائشہ کہتی ہیں' پھر اسی وقت رسول اللہ ﷺ بنی قریضہ کی طرف نکلے۔

٦٤ بَاب فَضْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

باب ۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان لوگوں کو جو راہ خدا میں قتل کئے گئے مردہ نہ سمجھو' بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں' انہیں اللہ کے پاس سے رزق پہنچایا جاتا ہے' وہ اس سے خوش ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے' اور جو لوگ ابھی ان سے نہیں ملے ہیں خوش ہو رہے ہیں' کہ انہیں خوف نہ ہوگا' اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے' اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں' اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

٧٩ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۷۹- اسمٰعیل بن عبداللہ' مالک' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا' تیس دن تک بد

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِمَعُوْنَةَ ثَلٰثِيْنَ غَدَاةً عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنَسٌ اُنْزِلَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنٌ قَرَاْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ.

دعا کی، قبیلہ رعل اور ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی، یہ قاتلین اصحاب بیر معونہ ہیں، حضرت انس کہتے ہیں، کہ جو مسلمان بیر معونہ میں قتل کئے گئے تھے، ان کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی تھی، جس کو ہم نے پڑھا تھا، مگر تھوڑے دنوں بعد وہ منسوخ ہوگئی، وہ آیت یہ تھی بلغو اقومنا ان قدلقينا ربنا فرضي عنا رضينا عنه۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ ؓ يَقُوْلُ اصْطَبَحَ نَاسٌ نِ الْخَمْرَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَآءَ فَقِيْلَ لِسُفْيٰنَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ.

۸۰۔ علی بن عبداللہ، سفیان عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا، کہ احد کے دن صبح کو کچھ لوگوں نے شراب پی، (۱) پھر اس کے بعد وہ شہید ہوگئے، سفیان سے پوچھا گیا، کہ کیا اسی دن کے آخیر میں وہ لوگ شہید ہوگئے، انہوں نے کہا یہ مضمون اس حدیث میں نہیں ہے۔

٦٥ بَاب ظِلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَى الشَّهِيْدِ.

باب ۶۵۔ شہید پر فرشتوں کے سایہ کرنے کا بیان۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ اِنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ جِيْئَ بِاَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِهٖ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ صَآئِحَةٍ فَقِيْلَ ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْاُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِيْ اَوْلَا تَبْكِيْ مَازَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ اَفِيْهِ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ رُبَمَا قَالَهٗ.

۸۱۔ صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا، کہ میرے والد رسول اللہ کے پاس لائے گئے، ان کا مثلہ کیا گیا تھا، وہ آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے، میں ان کا چہرہ کھول کھول کر دیکھنے لگا، میری قوم نے مجھے منع کیا، پھر رونے کی آواز سنی گئی، بیان کیا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن ہے، حضرت نے فرمایا کیوں روتی ہو کیونکہ فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ کر رہے ہیں (امام بخاری کہتے ہیں) میں نے صدقہ سے جو میرے استاد تھے پوچھا کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے یہاں تک کہ وہ آسمان کی طرف اٹھا لیئے گئے، انہوں نے کہا ہاں کبھی کبھی جابر یہ بھی کہتے تھے کہ فرشتے ان کو اٹھا کر آسمان کی طرف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد پھر زمین پر لا کر انہیں رکھ دیا۔

٦٦ بَاب تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا.

باب ۶۶۔ شہید کا دنیا میں دوبارہ جانے کی تمنا کرنے کا بیان۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۲۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوتا ہے، وہ اس بات کو نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف پھر لوٹ جائے، چاہے

(۱) اس وقت ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی اس لیے انکا شراب پینا کوئی حرام یا غلط کام نہیں تھا بلکہ مباح تھا۔

قَالَ مَا اَحَدٌ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِّمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ.

دنیا میں پھر اسے دنیا بھر کی چیزیں مل جائیں' البتہ شہید یہ چاہتا ہے کہ وہ ہر بار دنیا کی طرف لوٹایا جاتا رہے' تاکہ وہ دس مرتبہ قتل کیا جائے' کیونکہ وہ قتل فی سبیل اللہ کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔

٦٧ بَاب الْجَنَّةِ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِى الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِى النَّارِ قَالَ بَلٰى.

باب ۶۷۔ تلوار کی چمک کے نیچے جنت کے وجود کا بیان
حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں' ہم سے ہمارے نبی محترم رسول اللہ نے بیان فرمایا' جو شخص ہم میں سے قتل کیا جائے' وہ جنت میں جائیگا' اور جب حضرت عمر نے رسول اللہ سے عرض کیا' کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور کافروں کے مقتول جہنم میں نہ جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں' ہاں! ضرور جائیں گے۔

٨٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبَهٗ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوْآ اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ تَابَعَهُ الْاُوَيْسِىُّ عَنِ ابْنِ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ.

۸۳۔ عبداللہ بن محمد' معاویہ بن عمرو' ابواسحاق' موسیٰ بن عقبہ' سالم ابوالنضر جو عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ (اور منشی بھی تھے) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی نے ان کو یہ لکھ بھیجا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے' عبدالعزیز اویسی نے یہ روایت ابوالزناد' موسیٰ بن عقبہ سے اس حدیث کی متابعت کی ہے۔

٦٨ بَاب مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ.

٨٤۔ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَاَةٍ اَوْ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ كُلُّهُنَّ تَاْتِىْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

باب ۶۸۔ جہاد کے لئے اولاد کی آرزو کرنے والے کا بیان:۔
۸۴۔ لیث کا قول ہے کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے نقل کیا وہ کہتے تھے' کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کو رسول اللہ سے یہ روایت کرتے سنا کہ آپ نے فرمایا سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ایک دن کہا تھا' کہ میں آج کی رات' سو یا ننانوے عورتوں کے پاس جاؤں گا' اور وہ عورتیں ایک ایک شہسوار پیدا کریں گی' جو خدا کی راہ میں جہاد کرے گا۔ توان سے ان کے ایک ساتھی نے کہا' کہ انشاء اللہ کہو' مگر انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا' ان میں سے اگرچہ صرف ایک عورت حاملہ ہوئی' لیکن اس نے بھی آدھا بچہ جنا' قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے' اگر وہ انشاءاللہ کہہ لیتے'

لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ.

تو سب عورتوں کے بچے پیدا ہوتے' اور بے شک وہ سب جانباز بہادر ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

٦٩ بَاب الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ.

باب ٦٩۔ لڑائی میں بہادری اور بزدلی دکھانے والے کا بیان:

٨٥۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ وَّقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا.

٨٥- احمد بن عبدالملک بن واقد' حماد بن زید' ثابت' انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حسین' اور سب سے زیادہ بہادر' اور سب سے زیادہ سخی تھے' ایک مرتبہ مدینہ والوں کو کچھ خوف ہو گیا تھا' چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور سب سے آگے آگے تشریف لے چلے' اور فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو گہرے دریا کی طرح (سبک رو) پایا۔

٨٦۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآئَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَآئِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاةِ غَنَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَاتَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَاجَبَانًا.

٨٦- ابوالیمان' شعیب' زہری' عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم' محمد بن جبیر کہتے ہیں' کہ مجھ سے جبیر بن مطعم نے بیان کیا' کہ غزوہ حنین سے لوٹتے وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب جا رہے تھے اور آپ کے ہمراہ کچھ اور لوگ بھی تھے' چند دیہاتی آپ کو لپٹ گئے' اور کچھ مانگنے لگے' یہاں تک کہ وہ درخت کے نیچے آپ کو لے گئے' اور آپ کی چادر انہوں نے اتار لی' رسول اللہ ﷺ نے وہاں ٹھہر کر فرمایا' میری چادر دیدو اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بکریاں ہوتیں' تو میں وہ تم کو تقسیم کر دیتا' بخدا میں کنجوس' جھوٹا بھروپیا اور بزدل نہیں ہوں۔

٧٠ بَاب مَايُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ.

باب ٧٠۔ بزدلی سے پناہ مانگنے کا بیان:

٨٧۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَوْ بْنَ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُ لَاءِ الْكَلِمٰتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.

٨٧- موسیٰ بن اسمٰعیل' ابو عوانہ' عبدالملک بن عمیر' عمرو بن میمون اودی سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے' جس طرح معلم لوگوں کو کتابت سکھاتے ہیں' اور کہتے جاتے تھے' کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان کو پڑھا کرتے تھے' وہ کلمات یہ ہیں' اللھم انی اعوذبك من الجبن و اعوذبك ان اردالی ارذل العمر واعوذبك من فتنته الدنيا و اعوذبك من عذاب القبر' پھر میں نے مصعب سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۸۸۔ مسدد' معتمر' سلیمان' انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے' اللم انی اعوذبك من العجز(۱) والکسل و الجبن و الھرم و اعوذبك من فتنه المحیاد الممات و اعوذبك من عذاب القبر۔

۷۱ بَاب مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهٖ فِی الْحَرْبِ قَالَهٗ اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ.

باب ۷۱۔ جنگی کارنامے اعلان کرنے والوں کا بیان' اس کو ابو عثمان نے حضرت سعد سے بھی بیان کیا ہے۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ ؓ وَسَعْدًا وَّالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ یُحَدِّثُ عَنْ یَّوْمِ اُحُدٍ.

۸۹۔ قتیبہ بن سعید' حاتم' محمد بن یوسف' سائب بن یزیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی سعد کی' اور مقداد بن اسود کی' اور عبدالرحمٰن بن عوف کی صحبت اٹھائی ہے' ان میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث نقل کرتے نہیں' سنا صرف حضرت طلحہ کو جنگ احد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

۷۲ بَاب وُجُوْبِ النَّفِیْرِ وَمَا یُحِبُّ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّیَّةِ وَقَوْلِهٖ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ لَوْكَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ الْاٰیَةِ وَقَوْلِهٖ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَالَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ اِلٰی قَوْلِهٖ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ انْفِرُوْا

باب ۷۲۔ جہاد کیلئے نکلنا واجب ہے' اور جہاد میں نیک نیت ہونا لازمی ہے، اللہ تعالیٰ کا قول کہ جہاد کیلئے نکلو ہلکے ہو' یا بوجھل' اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو' یہ تمہارے لئے بہتر ہے' اگر تم جانتے ہو' اگر کوئی سامان قریب ہوتا' اور نزدیک کا سفر ہوتا' تو وہ ضرور تمہارے ساتھ ہوتے' لیکن انکو یہ (تبوک کی) راہ دور معلوم ہوئی' اور عنقریب وہ قسم کھائیں گے' اللہ تعالیٰ کی آخر آیت تک' اور اللہ کا قول کہ اے مسلمانو! جب تم سے کہا جاتا ہے' کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کیلئے نکلو' تو تم کو کیا ہو گیا ہے کہ زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو کیا تم آخرت کے بدلے دینوی زندگی پر خوش ہو' اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ فانفرو

(۱) عجز کا معنی یہ کہ کام پر قدرت ہی نہ ہو اور کسل کا معنی یہ ہے کہ کام پر قدرت کے ہوتے ہوئے سستی کی وجہ سے اسے نہ کرنا۔

ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ يُقَالُ اَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ.

اثبات کا مطلب یہ ہے' کہ چھوٹے چھوٹے دستوں میں متفرق طور پر جہاد کیلئے نکلو' ثبات کا واحد ثبہ ہے' جس کے معنی پلاٹون یعنی فوج کے چھوٹے سے دستہ کے ہیں۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

۹۰- عمرو بن علی' یحییٰ' سفیان' منصور' مجاہد' طاؤس' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے دن فرمایا' کہ بعد فتح مکہ کے ہجرت باقی نہیں رہی' مگر جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے' اور جب جہاد کے لئے حاکم شریعت کی طرف بلائے جاؤ' تو فوراً حاضر ہو جاؤ۔

۷۳ بَاب الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ يُقْتَلُ.

باب ۷۳۔ کافر کا مسلمان کو قتل کر کے خود مسلمان ہو جانے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہ کر راہ خدا میں قتل کئے جانے کا بیان۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ.

۹۱- عبداللہ بن یوسف' مالک ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ ان دو مردوں کے حال سے تعجب کرتا ہے' ایک وہ جو دوسرے کو قتل کرتا ہے' پھر وہ دونوں جنت میں جاتے ہیں' ایک تو اس وجہ سے کہ خدا کی راہ میں لڑ کے مقتول ہو جاتا ہے' پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ نصیب کرتا ہے' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتا ہے(۱)۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَنْبَسَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوْهَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْهِمْ لِيْ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لَاتُسْهِمْ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنُ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ

۹۲- حمیدی' سفیان' زہری' عنبسہ بن سعید' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ اس وقت خیبر میں تھے اور مسلمان خیبر فتح کر چکے تھے' میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مال غنیمت میں میرا حصہ بھی لگائیے' سعید بن عاص کے بیٹوں میں سے کسی نے کہا یارسول اللہ ان کا حصہ نہ لگائیے' میں نے کہا کہ حضرت یہ ابن قوقل کا قاتل ہے' بحالت کفر اس نے ان کو قتل کیا تھا' آپ اس کی بات نہ مانئے' سعید بن عاص کے بیٹے نے کہا' تعجب

(۱) یعنی ضابطہ تو یہ ہے کہ قاتل اور مقتول ایک ساتھ جنت یا جہنم میں جمع نہ ہونگے، اگر مقتول شہید ہے تو یقیناً ایسے انسان کا قاتل جہنم میں جائے گا، لیکن خداوند قادر اپنی قدرت کے عجائبات ملاحظہ فرماتا ہے کہ ایک شخص نے کافروں کی طرف سے لڑتے ہوئے ایک مسلمان کو شہید کر دیا، پھر خدا کی قدرت کہ اسے بھی ایمان کی دولت نصیب ہوئی، اس کے بعد وہ مسلمانوں کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا ہے، اس طرح قاتل اور مقتول دونوں جنت میں داخل کیے جاتے ہیں۔

تَدَلّٰی عَلَیْنَا مِنْ قَدُوْمِ اَرْضَانٍ یَنْعِیْ عَلٰی قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَکْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیَّ وَلَمْ یُهِنِّیْ عَلٰی یَدَیْهِ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَسْهَمَ لَهٗ اَمْ لَمْ یُسْهِمْ لَهٗ قَالَ سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْهِ السَّعِیْدِیُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ السَّعِیْدِیُّ عَمْرُو بْنُ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ.

ہے ارضان پہاڑی کے گیدڑ تو مجھ پر ایک مرد مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے' جسے اللہ نے میرے ہاتھوں بزرگی دی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا' اعرج کہتے ہیں' مجھے معلوم نہیں' کہ پھر حضرت نے انکا حصہ لگایا یا نہیں لگایا' سفیان نے کہا' یہ حدیث مجھ سے سعیدی نے بواسطہ اپنے دادا اور حضرت ابوہریرہ کے بیان کی ہے' بخاری نے کہا کہ سعیدی کا نام عمرو بن یحیٰی بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہے۔

۷۴ بَاب مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَی الصَّوْمِ.

باب ۷۴۔ روزہ پر جہاد کو ترجیح دینے والوں کا بیان۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ قَالَ کَانَ اَبُوْطَلْحَةَ لَایَصُوْمُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَهٗ مُفْطِرًا اِلَّا یَوْمَ فِطْرٍ اَوْاَضْحٰی.

۹۳۔ آدم' شعبہ' ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جہاد کے سبب روزے نہ رکھتے تھے' جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی' (۱) تو میں نے ان کو سوائے عیدالفطر و عیدالاضحیٰ کے کبھی روزہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۷۵ بَاب الشَّهَادَةِ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ.

باب ۷۵۔ قتل کے سوا شہادت کی باقی سات صورتوں کا بیان۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

۹۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' سمی' ابوصالح' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ نے فرمایا' کہ شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں' وہ جو طاعون کے مرض سے مر جائے' وہ جو پیٹ کے مرض سے مر جائے' وہ جو ڈوب کر جان بحق ہو' اور وہ جو دیوار کے گرنے سے مر جائے' اور وہ جو اس کی راہ میں اس طرح شہید ہو' کہ اپنی جگہ پہنچ کر جان دے' یا میدان جنگ میں پہنچ کر واصل بحق ہو۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسٍؓ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ.

۹۵۔ بشر بن محمد' عبداللہ' عاصم' حفصہ بنت سیرین' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ طاعون بھی مسلمان کی شہادت کا سبب ہے۔

۷۶ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ

باب ۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں' اور جہاد سے بیٹھ رہیں' اور وہ راہ خدا میں اپنی

(۱) روزہ اس لیے نہ رکھتے تھے کہ کہیں اسکی وجہ سے کمزوری پیدا نہ ہو جائے جو جہاد میں نقصان دہ ثابت ہو اس لیے جہاد میں شرکت کے لیے نفلی روزہ کو ترک کر دیتے تھے۔

وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَاللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا.

جانوں اور مال کے ذریعہ جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے' اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور اپنی جان کے ذریعہ جہاد کریں' بیٹھ رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے' اور ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے اچھا وعدہ کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے بیٹھ رہنے والوں پر جہاد کرنیوالوں کو فضیلت دی ہے' آخر آیت غفورا رحیما تک۔

٩٦۔حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ؓ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ.

٩٦-ابوالولید' شعبہ' ابواسحق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے براء کو کہتے ہوئے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی' لایستوی القاعدون من المومنین' تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن ثابت کاتب وحی کو بلایا' جو ایک شانے کی ہڈی لے کر آئے' اور اس پر اس آیت کو لکھ دیا' ابن ام مکتوم نے اپنی نابینائی کی شکایت کی' تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی' لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر۔

٩٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ نِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَآئَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّهُوَيُمِلُّهَا عَنِّيْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْاَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ.

٩٧-عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد زہری' صالح بن کیسان' ابن شہاب' سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں' میں نے مروان بن حکیم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا' تو میں سامنے سے آکر اس کے پہلو میں بیٹھ گیا' اس نے مجھ سے کہا' زید بن ثابت نے اسے اطلاع دی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں آیت لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ لکھوائی تو ابن ام مکتوم آپ کے پاس آئے' اور آپ اس وقت مجھ سے یہی آیت لکھوا رہے تھے' ابن ام مکتوم نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میں قدرت رکھتا' تو ضرور جہاد کرتا' وہ نابینا آدمی تھے' پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی' اس وقت آپ کا زانو میرے زانو پر تھا' اور اتنا بوجھ پڑ رہا تھا کہ مجھے اپنی ران کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو گیا' جب "غیر اولی الضرر" نازل ہوئی تو آپ کی وہ بھاری کیفیت جاتی رہی۔

٧٧ بَاب الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ.

باب ٧٧۔ جنگ کے وقت صبر کرنے کا بیان۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِىْ اَوْفٰى كَتَبَ فَقَرَاْتُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا۔

۹۸- عبداللہ بن محمد' معاویہ بن عمرو' ابو اسحق' موسیٰ بن عقبہ' سالم ابی النضرؒ سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی نے لکھا تھا' اور میں نے اس کو پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دشمن کے مقابلہ پر جاؤ' تو صبر کرو۔

۷۸ بَاب التَّحْرِيْضِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ۔

باب ۷۸۔ جہاد کی ترغیب کا بیان' اور اللہ تعالیٰ کا قول' کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو جہاد پر آمادہ کیجئے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًاؓ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِىْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ عَبِيْدٌ يَّعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَابِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

۹۹- عبداللہ بن محمد' معاویہ بن عمرو' ابو اسحق' حمید سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے حضرت انس کو کہتے ہوئے سنا' کہ رسول اللہ ﷺ جب خندق میں گئے' تو مہاجرین اور انصار سردی کے زمانے میں سویرے سویرے خندق کھود رہے تھے' جن کے پاس غلام بھی نہ تھے' جو انکے لیئے کام کرتے جب آپ نے ان کی پریشانی اور بھوک کی حالت دیکھی' تو فرمایا اے اللہ زندگی بیشک آخرت ہی کی زندگی ہے' اور میرے اللہ تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے' اس کے جواب میں مہاجرین وانصار نے کہا:

ہم وہ ہیں جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہے'
جب تلک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا۔

۷۹ بَاب حَفْرِ الْخَنْدَقِ۔

باب ۷۹۔ خندق کھودنے کا بیان۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ مَابَقِيْنَا اَبَدًا وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيْبُهُمْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَاخَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَبَارِكْ فِى الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ۔

۱۰۰- ابو معمر' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں' کہ مہاجرین وانصار مدینہ کے گرد خندق کھودتے' اپنی پیٹھ پر مٹی لادتے' اور یہ کہتے جاتے' ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلعم سے جہاد اسلامی کی بیعت کی ہے' جب تک زندہ ہیں مسلمان رہیں گے' اور رسول اللہ ان کو جواب دیتے جاتے' اے میرے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں ہے' پس تو مہاجرین اور انصار میں برکت عطا فرما۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَؓ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۰۱- ابوالولید' شعبہ' ابواسحق' حضرت براء سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ پتھر اٹھاتے جاتے' اور فرماتے جاتے' لو لا انت ما

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُوْلُ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا.

اهتدنیا' تو اگر ہدایت نہ کرتا' تو نہ ملتی ہم کو راہ حق۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ لَوْلَآ اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقِيْنَا اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْبَغَوْاعَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا.

۱۰۲۔ حفص بن عمر' شعبہ' ابو اسحٰق' حضرت براء سے روایت کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو جنگ احزاب کے دن مٹی اٹھاتے دیکھا' اور مٹی سے آپ کے پیٹ کا رنگ چھپ گیا تھا' اور آپ فرماتے جاتے تھے' اے اللہ اگر تو نہ ہوتا' تو ہم ہدایت نہ پاتے' اور ہم نہ صدقہ دیتے' اور نہ نماز پڑھتے' پس تو ہم پر اطمینان نازل فرما' اور جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں' تو ہمیں ثابت قدم رکھ' بے شک ان لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے' جب یہ کوئی فساد کرنا چاہتے ہیں' تو ہم ان کی بات میں نہیں آتے۔

٨٠ بَاب مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ.

باب ۸۰۔ اس شخص کا بیان جس کو کوئی عذر جہاد سے مانع ہو۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا مَاسَلَكْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَّعَنَا فِيْهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۰۳۔ احمد بن یونس' زہیر' حمید' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم غزوہ تبوک سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے' تو فرمایا' کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں' وہ ایسے ہیں' کہ جس درے میں یا جس میدان میں ہم جائیں' وہ ضرور اس میں ہمارے ساتھ ہوں گے(۱)' ان کو کسی عذر نے روک لیا ہے' اور موسیٰ نے یہ روایت حماد' حمید' موسیٰ بن انس' حضرت انس سے نقل کی ہے' لیکن امام بخاری نے فرمایا ہے کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

٨١ بَاب فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب ۸۱۔ اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان۔

۱۰٤۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَ بْنُ سَعِيْدٍ وَّسُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ

۱۰۴۔ اسحٰق بن نصر' عبدالرزاق' ابن جریج' یحییٰ بن سعید' اسمٰعیل بن ابی صالح' نعمان بن ابی عیاش' ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے' کہ بیشک جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی روزہ رکھے' اللہ اس کو دوزخ سے ستر برس کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے۔

(۱) چونکہ ان کی نیت جہاد میں جانے کی تھی مگر عذر کی بناء پر نہ جاسکے تو محض اپنی اچھی نیت کی بناء پر اجر و ثواب میں مجاہدین کے ساتھ شریک ہوگئے۔

صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

٨٢ بَاب فَضْلِ النَّفْقَةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

١٠٥ ـ حَدَّثَنِىْ سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَىْ فُلْ هَلُمَّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ الَّذِىْ لَاتَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَرْجُوْٓا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

باب ۸۲۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی برتری کا بیان:

۱۰۵۔ سعد بن حفص' شیبان' یحییٰ' ابو سلمہ' ابوہریرہ' رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا' جو شخص اللہ کی راہ میں دو چیزیں خرچ کرے' اسے جنت کے داروغہ بلائیں گے' ہر داروغہ علیحدہ علیحدہ دروازے سے کہے گا' اے فلاں' فلاں یہاں آؤ' حضرت ابو بکر نے عرض کیا' یارسول اللہ! اس شخص کو تو پھر کچھ خوف نہیں' رسول اللہ نے فرمایا' کہ میں امید کرتا ہوں' کہ تم انہیں میں سے ہو گے۔

١٠٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِىْ مَايُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَاَ بِاِحْدٰهُمَا وَثَنّٰى بِالْاُخْرٰى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يُوْحٰى اِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ ثُمَّ اِنَّهٗ مَسَحَ عَنْ وَّجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ اٰنِفًا اَوَخَيْرٌ هُوَ ثَلٰثًا اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِىْ اِلَّا بِالْخَيْرِ وَاِنَّهٗ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَايَقْتُلُ حَبَطًا اَوْيُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ فَجَعَلَهٗ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَاْخُذْهُ

۱۰۶۔ محمد بن سنان' فلیح' ہلال' عطاء بن یسار' ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے' اور فرمایا' کہ میں تم پر اپنے بعد صرف ان چیزوں کا خوف کرتا ہوں' جو دنیا کی برکتوں میں سے تمہیں ملیں گی' اس کے بعد آپ نے دنیا کی نعمتوں کا ذکر کرنا شروع کیا' اور یکے بعد دیگرے بیان کرتے چلے گئے' پھر ایک شخص کھڑا ہو گیا' اور اس نے کہا یارسول اللہ! کیا خیر یعنی مال سے شر و فساد پیدا ہو گا' رسول اللہ نے اس کو جواب نہ دیا' ہم لوگوں نے اپنے دل میں کہا' کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے' سب لوگ اس طرح خاموش تھے' جیسے ان کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہے' جو جنبش سے اڑ جائے' کچھ وقفہ کے بعد آپ نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھا' اور فرمایا وہ سائل جو ابھی تھا کہاں ہے؟ کیا وہ مال خیر ہے' یہی تین مرتبہ فرمایا بیشک خیر برائی پیدا نہیں کرتا' موسم بہار کا سبزہ اگرچہ خوشگوار ہے' لیکن کبھی کبھی فنا کے گھاٹ اتار دیتا ہے' یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے' جو جانور اس سبزہ کو اتنا کھائے' کہ جب اس کی کوکھ تن جائے' تو دھوپ میں جا پڑے' اور وہیں پڑے پڑے جگالی کرے' لید کرے' پیشاب کرے' اور پھر اگر چرنا شروع کر دے' اس کو ایسا سبزہ ہلاک نہیں کرتا' دنیا کا یہ مال ہرا بھرا ضرور ہے' لیکن در حقیقت اسی مسلمان کا مال اچھا ہے' جو حق کے ساتھ اس کو حاصل کرے' اور پھر مجاہدوں' یتیموں' مسکینوں اور مسافروں کو دیتا رہے' اور جو شخص ناحق کسی کا مال اڑا لے' وہ اس بیمار کی طرح ہے' جو کتنا ہی

بِحَقِّهٖ فَهُوَ كَالْاٰكِلِ الَّذِیْ لَایَشْبَعُ وَیَكُوْنُ عَلَیْهِ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

کھائے، لیکن سیری نہیں ہوتی، ایسی دولت اس صاحب مال کے خلاف قیامت کے دن شہادت دے گی۔

٨٣ بَاب فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ بِخَیْرٍ.

باب ۸۳۔ غازی کو سامان مہیا کرنے یا اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر کی اچھی طرح خبر گیری کرنے کی فضیلت کا بیان:

١٠٧ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا .

۱۰۷۔ ابو معمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ، ابو سلمہ، بسر بن سعید، حضرت زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامان درست کر دے، تو گویا اس نے خود جہاد کیا ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی عمدہ طور پر خبر گیری کرے، تو گویا اس نے خود جہاد کیا ہے۔

١٠٨ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَدْخُلُ بَیْتًا بِالْمَدِیْنَةِ غَیْرَ بَیْتِ اُمِّ سُلَیْمٍ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیْ.

۱۰۸۔ موسیٰ، ہمام، اسحٰق بن عبداللہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں ام سلیم اور اپنی ازواج کے گھروں کے علاوہ اور کسی کے گھر تشریف نہ لے جاتے تھے، آپ سے کسی نے کہا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، فرمایا میں اس پر ترس کھاتا ہوں، اس کا بھائی میرے ہمراہ مقتول ہوا ہے۔

٨٤ بَاب التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ.

باب ۸۴۔ جنگ کے وقت خوشبو لگانے کا بیان۔

١٠٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَنَسٍؓ قَالَ وَذَكَرَ یَوْمَ الْیَمَامَةِ قَالَ اَتٰی اَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ وَّقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَیْهِ وَهُوَ یَتَحَنَّطُ فَقَالَ یَاعَمِّ مَایَحْبِسُكَ اَنْ لَّا تَجِیْءَ قَالَ الْاٰنَ یَا ابْنَ اَخِیْ وَجَعَلَ یَتَحَنَّطُ یَعْنِیْ مِنَ الْحَنُوْطِ ثُمَّ جَآءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَنِی الْحَدِیْثَ انْكِشَافًا مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُّجُوْهِنَا حَتّٰی نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَاهٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُّمْ اَقْرَانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ.

۱۰۹۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، ابن عون، موسیٰ بن انس ایک روز جنگ یمامہ کا ذکر کر رہے تھے، انہوں نے کہا، کہ حضرت انس ثابت بن قیس کے پاس گئے، اور وہ اپنے دونوں رانیں کھولے ہوئے تھے، اور اپنے بدن میں حنوط (خوشبو لگانا) لگا رہے تھے، انس نے کہا چچا میاں تمہیں میدان جنگ میں جانے سے کیا چیز روک رہی ہے، انہوں نے کہا میرے بھتیجے ابھی چلتا ہوں، اور وہ حنوط لگانے لگے، اس کے بعد آئے اور بیٹھ گئے، پھر انہوں نے لوگوں کے بھاگنے کا ذکر کیا، اور کہا کفار جب ہمارے سامنے ہوتے، تو ہم ان سے لڑتے، مگر ہم ایسا رسول اللہ کے ہمراہ نہ کرتے تھے، تم نے اپنے حریف کو بری عادت ڈال دی ہے۔

٨٥ بَاب فَضْلِ الطَّلِيعَةِ.

١١٠ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

باب ۸۵۔ دشمن کے حال کی خبر لانے والی جاسوسی ٹکڑیوں کی فضیلت:

۱۱۰۔ ابو نعیم' سفیان' محمد بن مکندر' حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب میں فرمایا' کہ میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا' زبیر نے کہا میں' آپ نے فرمایا میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا' زبیر نے عرض کی کہ میں' تو آنحضرت نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

٨٦ بَاب هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهٗ.

١١١ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِؓ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ اَظُنُّهٗ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

باب ۸۶۔ کسی ایک شخص کو جاسوسی کے لئے روانہ کرنے کا بیان:

۱۱۱۔ صدقہ' ابن عینیہ' ابن مکندر' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی' صدقہ راوی کہتے ہیں' مجھے خیال ہوتا ہے' کہ جنگ خندق کا دن تھا' زبیر نے جواب دیا' پھر آپ نے لوگوں کو آواز دی' تو زبیر ہی نے جواب دیا' پھر آپ نے لوگوں کو آواز دی' تو زبیر ہی نے جواب دیا' آخر میں آپ نے فرمایا' کہ ہر نبی کے حواری ہوا کرتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔

٨٧ بَاب سَفَرِ الْاِثْنَيْنِ.

١١٢ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اَنَا وَصَاحِبٌ لِّيْ اَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا.

باب ۸۷۔ دو آدمیوں کے ایک ساتھ سفر کرنے کا بیان:

۱۱۲۔ احمد بن یونس' ابن شہاب' خالد خدا' ابو قلابہ' مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے لوٹے ایک میں تھا' اور ایک میرا ساتھی دونوں سے حضور نے فرمایا تھا' تم اذان دینا' اور تم اقامت کہنا' اور تم میں جو بڑا ہو' وہ امام بنے۔

٨٨ بَاب الْخَيْلِ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

١١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

باب ۸۸۔ گھوڑے کی پیشانیوں میں قیامت تک برکت قائم رہنے کا بیان۔

۱۱۳۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے برکت وابستہ ہے۔

١١٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۱۴۔ حفص بن عمر' شعبہ' حصین' ابن ابی السفر' شعبی' عروہ بن جعدؓ

حَصَيْنٍ وَابْنُ اَبِی السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ تَابَعَهٗ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ.

رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے برکت قیامت تک کے لئے وابستہ ہے' سلیمان نے یہ روایت شعبہ' عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے اور مسدد نے بروایت ہشیم' حصین' شعبی' عروہ بن ابی الجعد اس کی متابعت کی ہے۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِی الْخَيْلِ.

۱۱۵۔ مسدد' یحییٰ' شعبہ' ابوالتیاح' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت رکھی ہوئی ہے۔

۸۹ بَاب اَلْجِهَادُ مَاضٍ مَّعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

باب ۸۹۔ ہر امام کیساتھ خواہ نیک ہو یا بدکار جہاد کا سلسلہ قیامت تک لازماً جاری رہنے کا بیان' اس لئے کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے' کہ گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت وابستہ ہے(۱)۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۱۱۶۔ ابو نعیم' زکریا' عامر' عروہ بارقی سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک برکت و صلاحیت وابستہ ہے' یعنی ثواب اور غنیمت۔

۹۰ بَاب مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ.

باب ۹۰۔ اللہ کی راہ میں مجاہد کے گھوڑا رکھنے والے کی فضیلت اور بزرگی کا بیان و من رباط الخیل کا اعلان۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَؓ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ

۱۱۷۔ علی بن حفص' ابن مبارک' طلحہ بن ابی سعید' سعید مقبری' ابوہریرہؓ کی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے گھوڑا پالے' اور محض اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے اس کے وعدوں کو سچا سمجھے' تو بیشک اس کا کھانا اس کا پینا اس کی لید اور اسکا پیشاب غرض اس کی ہر چیز ثواب بن کر قیامت

(۱) ان گھوڑوں سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو جہاد کی نیت سے تیار کیے گئے ہوں اور امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گھوڑوں میں جو خیر و برکت کے متعلق حدیث آئی ہے، وہ ان کے آلہ جہاد ہونے کی وجہ سے ہے اور جب قیامت تک ان میں خیر و برکت قائم رہے گی تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جہاد کا حکم بھی قیامت تک باقی رہے گا۔ مسلمانوں کے امراء چاہے صالح ہوں یا نہ ہوں، جہاد کا سلسلہ بند نہ ہونا چاہئے۔

وَتَصْدِيقًا لِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبْعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

کے دن اس جہاد کرنے والے کے اعمال میں وزن کی جائیگی' اور یہ وزن بڑا بھاری ہو گا۔

٩١ بَاب اِسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ.

باب ۹۱۔ گھوڑے اور گدھے کے نام رکھنے کا بیان۔

١١٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ اَبُوْ قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَّحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا.

۱۱۸۔ محمد بن ابی بکر' فضیل بن سلیمان' ابو حازم' عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' کہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ کہیں چلے' وہ اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے' اور یہ سب احرام باندھے ہوئے تھے' البتہ ابو قتادہ غیر محرم تھے' پھر ان سب نے ایک گور خر کو دیکھا' مگر کچھ نہ کہا' لیکن ابو قتادہ نے جب اسے دیکھا' تو وہ اپنے گھوڑے پر جس کا نام جرادہ تھا' سوار ہو گئے' اور ان لوگوں سے کہا کہ وہ انکا کوڑا انہیں دیدیں' مگر ان لوگوں نے نہ دیا آخر کار انہوں نے خود اتر کے کوڑا لیا' اور گور خر پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا' پھر اس کا گوشت ابو قتادہ نے بھی کھایا' اور ان لوگوں نے بھی کھایا' پھر وہ لوگ نادم ہوئے' کہ ہم تو محرم تھے' ہم نے گوشت کیوں کھایا' اور رسول اللہ سے ابو قتادہ نے مل کر اس کی بابت دریافت کیا' آپ نے فرمایا' کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہے' لوگوں نے کہا ہاں' اس کا پیر بچ گیا ہے آپ نے وہ لے لیا اور تناول فرمایا۔

١١٩ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ.

۱۱۹۔ علی بن عبداللہ بن جعفر' معن بن عیسیٰ' ابی بن عباس بن سہل اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے کہا ہمارے باغ میں رسول اللہ علیہ کا ایک گھوڑا تھا' اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا نام لحیف تھا۔

١٢٠ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ يُّقَالُ لَهٗ عُفَيْرٌ فَقَالَ يَامُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ حَقَّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّايُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ

۱۲۰۔ اسحاق بن ابراہیم' یحییٰ بن آدم' ابوالاحوص' ابواسحٰق' عمرو بن میمون' حضرت معاذ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں ایک گدھے پر رسول اللہ علیہ کے پیچھے سوار تھا' آپ کے اس گدھے کا نام عفیر تھا' آپ نے فرمایا کہ اے معاذ! کیا تم جانتے ہو' کہ اللہ تعالیٰ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے' میں نے عرض کیا' کہ اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے' فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے' کہ اس کی عبادت کریں' اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں' اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے' کہ جو شخص اس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو' اس کو عذاب نہ دے' میں نے عرض کیا' میں اس بات کی لوگوں کو بشارت دے دیتا

شَيْئًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُبِهِ النَّاسَ قَالَ لَاتُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا.

ہوں' فرمایا بشارت نہ دو' ورنہ وہ اسی پر تکیہ کر لیں گے' اور اعمال صالحہ چھوڑ بیٹھیں گے۔

١٢١ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَّنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

۱۲۱۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' قتادہ' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک مرتبہ مدینہ میں کچھ خوف تھا' تو رسول اللہ ﷺ نے عاریتہً ہمارا مندوب نامی گھوڑا لیا' اور اس پر سواری کی اور سفر سے لوٹ کر فرمایا' کہ ہم نے کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی' اور بیشک ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح سبک رو پایا۔

٩٢ بَاب مَايُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ.

باب ۹۲۔ گھوڑے کی نحوست کا بیان۔

١٢٢ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلٰثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ.

۱۲۲۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم بن عبداللہ' عبداللہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے میں نے سنا' کہ نحوست صرف تین چیزوں میں ہے' گھوڑے میں(۱) عورت میں' اور گھر میں۔

١٢٣ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ.

۱۲۳۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوحازم بن دینار' سہیل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہؐ نے فرمایا' کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی' تو عورت میں ہوتی' مکان میں ہوتی اور گھوڑے میں ہوتی۔

٩٣ بَاب الْخَيْلِ لِثَلٰثَةٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً.

باب ۹۳۔ گھوڑا تین قسم کے لوگوں کے پاس ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے' والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینتہ (گھوڑوں خچروں اور گدھوں کو ہم نے اس لئے پیدا کیا' کہ ان پر سوار ہو' اور زینت بھی دکھاؤ۔)

١٢٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ فِيْ مَرْجٍ اَوْرَوْضَةٍ فَمَا

۱۲۴۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' ابوصالح سمان' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ آنحضرت نے فرمایا گھوڑا تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہو سکتا ہے' ایک شخص کے لئے باعث اجر ہے' ایک شخص جس کے لئے باعث ستر ہے' اور ایک شخص کے لئے جرم کا سبب ہے' لیکن وہ شخص جس کے لئے باعث ثواب ہے' وہ شخص ہے' جو اس کو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے پالے اور کسی چراگاہ یا

(۱) گھوڑے کی نحوست یہ کہ فخر وریاء کیلئے اسے رکھا جائے، عورت کی نحوست یہ کہ وہ بداخلاق ہو بانجھ ہو، گھر کی نحوست یہ کہ بہت تنگ ہو، پڑوسی اچھے نہ ہوں، مسجد سے دور ہو، بذات خود ان تین چیزوں میں بھی نحوست نہیں ہوتی۔

اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِالرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ وَّلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِیَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَیْنِ اَرْوَاثُهَا وَاٰثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْاَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَسْقِیَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ وَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَّنِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِیَ وِزْرٌ عَلٰی ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَآ اُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰیَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ.

باغ میں اسکو لمبی رسی میں باندھ دے' تو اس پر چراگاہ یا باغ کا جو حصہ اس رسی کے اندر آئیگا' اتنے ہی تنکوں کے برابر نیکیاں اس کو ملیں گی' اور اگر اتفاق سے وہ اپنی رسی توڑ کر ایک ٹیلہ یا دو ٹیلہ پھاند جائے' تو اس کی لید کے وزن اور قدم کے نشانوں کے برابر اس کو نیکیاں ملیں گی' اور اگر اس کا گذر کسی نہر پر ہو جائے' جس سے وہ پانی پی لے اگرچہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو' تب بھی اسے نیکیاں ملیں گی' اور جو شخص گھوڑے کو دکھاوے' اور فخر کی غرض سے باندھے' اور اہل اسلام کی دشمنی کے لئے رکھے' تو وہ گھوڑا اس کیلئے جرم کا سبب ہے' جب رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کی بابت پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا' ان کے بارے میں مجھے کوئی حکم نہیں ملا' مگر یہ آیت فمن یعمل الخ یعنی جو ذرہ برابر نیکی کریگا اسے دیکھ لیگا' اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا' یہ آیت جامع ہے۔

٩٤ بَاب مَنْ ضَرَبَ دَآبَّةَ غَیْرِهٖ فِی الْغَزْوِ.

باب ۹۴۔ دوسرے کے جانور کو جہاد میں مارنے والے کا بیان۔

١٢٥ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِیْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیُّ قَالَ اَتَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنِیْ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهٗ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ اَبُوْ عَقِیْلٍ لَآ اَدْرِیْ غَزْوَةً اَوْعُمْرَةً فَلَمَّآ اَنْ اَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَتَعَجَّلَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَلْیُعَجِّلْ قَالَ جَابِرٌ فَاَقْبَلْنَا وَكُنَّا عَلٰی جَمَلٍ لِّیْ اَرْمَكَ لَیْسَ فِیْهِ شِیَةٌ وَالنَّاسُ خَلْفِیْ فَبَیْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْقَامَ عَلَیَّ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاجَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَهٗ بِسَوْطِهٖ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِیْرُ مَكَانَهٗ فَقَالَ اَتَبِیْعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ وَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِیْ طَوَآئِفِ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلْتُ اِلَیْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ یُطِیْفُ بِالْجَمَلِ وَیَقُوْلُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا

۱۲۵۔ مسلم ابو عقیل ابوالتوکل ناجی کا بیان ہے' کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس جا کر کہا' اس مسئلہ میں جو کچھ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو' مجھ سے بیان کیجئے' انہوں نے کہا' میں کسی سفر میں آپ کے ساتھ تھا' ابو عقیل کہتے ہیں' کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ جہاد کا سفر تھا' یا عمرے کا لیکن جب ہم لوٹنے لگے' تو رسول اللہ نے فرمایا' جو شخص اپنے گھر والوں کے پاس جلد لوٹ جانا چاہے' وہ جلدی کرے' جابر کہتے ہیں' پھر ہم چلے اور میں اپنے الگ رنگی اونٹ پر سوار تھا' اور دوسرے لوگ میرے پیچھے تھے' میں اس طرح چلا جا رہا تھا' کہ یکایک وہ اونٹ تھک کر کھڑا ہو گیا' رسول اللہ نے فرمایا جابر ٹھہر جاؤ' اور آپ نے اسے اپنے کوڑے سے ایک دفعہ مارا' تو وہ اونٹ تیز چلنے لگا' آپ نے فرمایا کیا تم یہ اونٹ بیچو گے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! جب ہم مدینہ پہنچ گئے' اور رسول اللہ اپنے صحابہ کی جماعت کے ہمراہ مسجد میں تشریف لے گئے' تو میں بھی آپ کے پاس گیا' اونٹ کو میں نے بلاط کے ایک گوشہ میں باندھ دیا تھا پھر دوران نشست میں نے حضرت سے عرض کیا آپ کا اونٹ ہے' آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کو چکر دینے لگے' اور مجھ سے یہ فرمایا' ہاں یہ اونٹ تو ہمارا ہی ہے' پھر رسول اللہ نے چند اوقیہ سونا بھیجا اور فرمایا یہ

فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَعْطُوْهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ.

جابر کو دیدو' اس کے بعد فرمایا' کہ تم نے پوری قیمت لے لی' میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا اب یہ اونٹ اور قیمت دونوں تمہارے ہیں۔

۹۵ بَاب الرُّكُوبِ عَلَى الدَّآبَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُوْلَةِ مِنَ الْخَيْلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَةَ لِاَنَّهَا اَجْرٰى وَاَجْسَرُ.

باب ۹۵۔ شریر جانور اور گھوڑے پر سواری کرنے کا بیان اور راشد بن سعد کہتے ہیں' کہ زمانہ سلف کے لوگ نر جانور پر سوار ہونا پسند کرتے تھے' کیونکہ وہ زیادہ بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

۱۲۶۔ احمد بن محمد' عبداللہ' شعبہ' قتادہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا' کہ مدینہ میں کچھ خوف پھیلا' تو رسول اللہ نے ابو طلحہ کا ایک گھوڑا مانگ لیا' جس کا نام مندوب تھا' اور آپ اس پر سوار ہو کر باہر تشریف لے گئے' اور لوٹ کر فرمایا' ہم نے کوئی ہراس نہیں دیکھا' البتہ ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح سبک رو پایا۔

۹۶ بَاب سِهَامِ الْفَرَسِ.

باب ۹۶۔ غنیمت سے حصہ ملنے کا بیان۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَّقَالَ مَالِكٌ يُّسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَلَا يُسْهَمُ لِاَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ.

۱۲۷۔ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' عبیداللہ' نافع' ابن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے اور اس کا سوار کے ایک حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا تھا(۱) اور امام مالک نے فرمایا کہ عام گھوڑوں اور خصوصاً ترکی گھوڑوں کا حصہ مال غنیمت میں لگایا جائے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' کہ ہم نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو تمہارے سوار ہونے کیلئے بنایا' اور ایک گھوڑے سے زیادہ کا حصہ نہیں لگایا جائے گا۔

۹۷ بَاب مَنْ قَادَ دَآبَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْحَرْبِ.

باب ۹۷۔ میدان جنگ سے دوسرے جانور کو ہنکا کر لے جانے کا بیان:

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَآءِ بْنِ

۱۲۸۔ قتیبہ' سہل بن یوسف' شعبہ' ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے پوچھا' کیا تم لوگ حنین کی جنگ

(۱) بعض احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا جائے گا، انہیں احادیث کی بناء پر امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ شاہسوار کو دو اور پیادہ کو ایک حصہ ملے گا۔ اس مضمون پر مشتمل احادیث کے مطالعہ کیلئے ملاحظہ ہو سنن ابی داؤد: ج ۳، ص ۲۸۔ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۳۔ دار قطنی: ج ۲، ص ۱۳۶۔ اعلاء السنن: ج ۱۲، ص ۱۵۶۔

عَازِبٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّاِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُّمَاةً وَّاِنَّا لَمَّا لَقِيْنَا هُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفِرَّفَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءَ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِلِجَا مِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:۔ اَنَا النَّبِيُّ لَاكَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے' کہاہاں ایسا ہوا تو ہے' لیکن رسول اللہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہے' اس کی وجہ یہ ہوئی کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز تھے' ہم نے جب ان سے مقابلہ کیا اور ان پر حملہ کیا' تو وہ بھاگ نکلے پھر مسلمان غنیمتوں پر جھک پڑے' اور کافروں نے تیروں سے ہمارے سینوں کو چھیدنا شروع کر دیا' اور ہم لوگوں کو پیچھے ہٹادیا' مگر رسول اللہ جمے رہے' میں نے دیکھا کہ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے' اور ابوسفیان ان کی لگام پکڑے ہوئے تھے' اور آپ فرماتے جاتے تھے' انا النبی لاکذب انا ابن عبدالمطلب (میں نبی ہوں اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں' میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں)۔

۹۸ بَاب الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّآبَّةِ.

باب ۹۸۔ جانور کے رکاب اور تسمہ کا بیان۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا دَخَلَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِوَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَآئِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ .

۱۲۹۔ عبید بن اسمٰعیل ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنا پیر رکاب میں رکھتے تھے' اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوتی تھی' تو مسجد ذی الحلیفہ کے قریب سے آپ تلبیہ پڑھتے۔

۹۹ بَاب رُكُوْبِ الْفَرَسِ الْعُرْىِ .

باب ۹۹۔ ننگی پیٹھ گھوڑے پر سواری کرنے کا بیان۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُوُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اِسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ عُرْيٍ مَاعَلَيْهِ سَرْجٌ فِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ.

۱۳۰۔ عمرو بن عون' حماد' ثابت' انس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے سامنے ایک ننگی پیٹھ کے گھوڑے پر سوار ہوگئے' اس پر زین نہ تھی۔ آپ کی گردن میں ایک تلوار لٹکی ہوئی تھی۔

۱۰۰ بَاب الْفَرَسِ الْقَطُوْفِ.

باب ۱۰۰۔ سست رفتار گھوڑے کا بیان۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ اَوْكَانَ فِيْهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَايُجَارٰى .

۱۳۱۔ عبدالاعلیٰ بن حماد' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک مرتبہ مدینہ والوں کو حریفوں کا کچھ خوف پیدا ہوگیا تھا' رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوگئے' جو بہت سست چلتا تھا' یا یہ کہ اس میں سستی تھی' پھر آپ جب لوٹے' تو فرمایا کہ ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا کی طرح سبک رو پایا' پھر وہ گھوڑا اس کے بعد ایسا ہوگیا' کہ کوئی گھوڑا اس سے سبقت نہ لے جاتا تھا۔

١٠١ بَاب السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ .

١٣٢ـحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَآءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰى مَالَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيمَنْ اَجْرٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ بَيْنَ الْحَفْيَآءِ اِلٰى ثَنِيَّةَ خَمْسَةُ اَمْيَالٍ اَوْسِتَّةٌ وَّبَيْنَ ثَنِيَّةَ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ مِيلٌ.

باب ۱۰۱۔ گھوڑدوڑ کرانے کا بیان۔

۱۳۲۔ قبیصہ' سفیان' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کو مقام حفیا سے مقام ثنیۃ الوداع تک دوڑایا' اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کو مقام ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا' حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا' جنہوں نے گھوڑ دوڑ کی تھی' سفیان کہتے ہیں' کہ حفیا سے ثنیہ تک پانچ میل یا چھ میل ہیں' اور ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک ایک میل ہے۔

١٠٢ بَاب اِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ .

١٣٣ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِىْ لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ وَّاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ اَمَدًاغَايَةً فَقَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ.

باب ۱۰۲۔ دوڑ کے لئے گھوڑوں کو سکھانے (۱) کا بیان۔

۱۳۳۔ احمد بن یونس' لیث' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ نے ان گھوڑوں میں جن کی تربیت کی گئی تھی' گھوڑ دوڑ کرائی' اور ان کی امد (حد) ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک قرار دی' اور عبداللہ بن عمر بھی ان لوگوں میں تھے' جنہوں نے گھوڑ دوڑ کی تھی' ابو عبداللہ نے کہا کہ امد کے معنی غایۃ (آیہ کریمہ) فطال علیھم الامد کے یہی معنی ہیں۔

١٠٣ بَاب غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ.

١٣٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِىْ قَدْ اُضْمِرَتْ فَاَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَآءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوْسٰى فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ سِتَّةُ اَمْيَالٍ اَوْسَبْعَةٌ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِىْ لَمْ تُضَمَّرْ فَاَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

باب ۱۰۳۔ گھوڑوں کی گھوڑ دوڑ کی حد مقرر کرنے کا بیان۔

۱۳۴۔ عبداللہ بن محمد' معاویہ' ابواسحٰق' موسیٰ بن عقبہ' نافع' ابن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان جن کی تربیت کی گئی تھی' گھوڑ دوڑ کرائی' اور ان کو مقام حفیا سے چھوڑا' اور اس کی انتہا ثنیۃ الوداع کو قرار دیا' ابواسحٰق راوی کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ سے کہا کہ ان دونوں جگہوں کے درمیان کس قدر فصل تھا' انہوں نے کہا چھ یا سات میل کا' اور جو گھوڑے تربیت نہ کئے گئے تھے' ان کے درمیان میں بھی گھوڑ دوڑ کرائی' اور ان کو ثنیۃ الوداع سے چھوڑا' اور اس کی انتہا مسجد نبی زریق کو قرار دیا' میں نے

(۱) اضمار کا معنی یہ ہے کہ گھوڑے کو پہلے خوب اچھے طریقے سے چارہ وغیرہ کھلایا جائے، جب وہ موٹا ہو جائے تو اسکو گرمی والی جگہ بند کر دیا جائے یا اسے خوب دوڑایا جائے، جسکی بناء پر اسے خوب پسینہ آئے، ایسا کرنے سے اسکا گوشت کم ہو جاتا ہے اور رفتار بڑھ جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گھوڑ دوڑ، تیر اندازی، تیراکی اور اسلحہ کی مشق وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں تو یہ چیزیں مستحب ہیں۔

وَكَانَ اَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِىْ زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِيْلٌ اَوْنَحْوَهٗ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيْهَا.

پوچھا ان دونوں کے درمیان میں کس قدر فصل تھا' انہوں نے کہا ایک میل یا اس کے قریب' اور ابن عمر بھی ان لوگوں میں تھے' جنہوں نے گھوڑ دوڑ کی تھی۔

۱۰٤ بَاب نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَآءِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَاخَلَاتِ الْقَصْوَآءُ.

باب ۱۰۴۔ رسول اللہ کی اونٹنی کا بیان' ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اسامہ کو اپنی اونٹنی قصوا نامی پر اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا' اور حضرت مسور کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ قصوا آپ نہیں بیٹھی۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَآءُ.

۱۳۵۔ عبداللہ بن محمد' معاویہ' ابو اسحٰق' حمید' انس سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے تھے کہ رسالت مآب ﷺ کی اونٹنی کا نام عضباء تھا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَآءُ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ لَاتَكَادُ تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهٗ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَىْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ طَوَّلَهٗ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ.

۱۳۶۔ مالک بن اسمٰعیل' زہیر' حمید' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی' جس کا نام عضباء تھا' کوئی اونٹنی اس سے آگے نہ بڑھتی تھی' حمید راوی نے' یا یہ کہا کہ کوئی اس سے آگے نہ جا سکتی تھی' پس ایک اعرابی ایک نوجوان اونٹ پر سوار ہو کے آیا اور وہ اس سے آگے نکل گیا مسلمانوں کو یہ بات بہت شاق گزری' یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہوا' آپ نے فرمایا' اللہ پر یہ حق ہے کہ دنیا کی جو چیز بلند ہو' اس کو پست کر دے' موسیٰ' حماد' ثابت نے' حضرت انسؓ سے روایت کر کے' بہت طویل حدیث بیان کی ہے۔

۱۰۵ بَاب بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الْبَيْضَآءِ قَالَهٗ اَنَسٌ وَّقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ.

باب ۱۰۵۔ رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر کا بیان' حضرت انس اور ابو حمید کہتے ہیں کہ شاہ ایلہ نے نبی کریم ﷺ کو ایک سپید خچر ہدیہ میں دیا تھا۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَاتَرَكَ النَّبِيُّ

۱۳۷۔ عمر بن علی' یحییٰ' سفیان' ابو اسحٰق' عمرو بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں چھوڑا' سوائے ایک سپید خچر اور ہتھیاروں کے' اور ایک زمین کے جس کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ اِلَّا بَغۡلَتَهُ الۡبَيۡضَآءَ وَسَلَاحَهٗ وَاَرۡضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

آپ نے بطور صدقہ کے چھوڑا تھا۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحۡيٰى بۡنُ سَعِيۡدٍ عَنۡ سُفۡيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيۡ اَبُوۡ اِسۡحٰقَ عَنِ الۡبَرَآءِ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَّا اَبَا عُمَارَةَ وَلَّيۡتُمۡ يَوۡمَ حُنَيۡنٍ قَالَ لَاوَاللّٰهِ مَاوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ وَلٰكِنۡ وَّلّٰى سَرۡعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمۡ هَوَازِنُ بِالنَّبۡلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ عَلٰى بَغۡلَتِهِ الۡبَيۡضَآءِ وَاَبُوۡ سُفۡيَانَ بۡنُ الۡحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ يَقُوۡلُ:۔ اَنَا النَّبِيُّ لَاكَذِبَ اَنَا ابۡنُ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ.

۱۳۸۔ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ بن سعید' سفیان' ابواسحٰق' براء سے روایت کرتے ہیں' ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو عمارہ کیا تم لوگ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم رسول اکرم ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری' بلکہ جلد باز لوگ بھاگ گئے تھے' کیوں کہ (قبیلہ) ہوازن (کے لوگوں) نے انہیں تیروں پر رکھ لیا تھا' اور رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سپید خچر پر سوار تھے' اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے' انا النبی لاکذب' انا ابن عبدالمطلب۔

۱۰۶ بَاب جِهَادِ النِّسَآءِ.

باب ۱۰۶۔ عورتوں کے جہاد کا بیان۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ كَثِيۡرٍ اَخۡبَرَنَا سُفۡيَانُ عَنۡ مُعٰوِيَةَ بۡنِ اِسۡحَاقَ عَنۡ عَآئِشَةَ بِنۡتِ طَلۡحَةَ عَنۡ عَآئِشَةَ اُمِّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ رضی اللہ عنہا قَالَتِ اسۡتَاۡذَنۡتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ فِي الۡجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الۡحَجُّ وَقَالَ عَبۡدُاللّٰهِ بۡنُ الۡوَلِيۡدِ حَدَّثَنَا سُفۡيٰنُ عَنۡ مُعٰوِيَةَ هٰذَا.

۱۳۹۔ محمد بن کثیر' سفیان' معاویہ بن اسحٰق' عائشہ بنت طلحہ' ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جہاد کی بابت اجازت طلب کی' تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کا جہاد تو حج ہے' اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا' پھر انہوں نے معاویہ سے اس کو بیان کیا۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيۡصَةُ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ عَنۡ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنۡ حَبِيۡبِ بۡنِ اَبِيۡ عُمۡرَةَ عَنۡ عَآئِشَةَ بِنۡتِ طَلۡحَةَ عَنۡ عَآئِشَةَ اُمِّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ سَاَلَهٗ نِسَآئُهٗ عَنِ الۡجِهَادِ فَقَالَ نِعۡمَ الۡجِهَادُ الۡحَجُّ.

۱۴۰۔ قبیصہ' سفیان اور حبیب بن ابی عمرہ' عائشہ بنت طلحہ' عائشہ ام المومنین' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں' کہ آپ سے آپ کی بیبیوں نے جہاد کی اجازت طلب کی' تو آپ نے فرمایا کہ (تمہارا) عمدہ جہاد حج ہے۔

۱۰۷ بَاب غَزۡوِ الۡمَرۡاَةِ فِي الۡبَحۡرِ.

باب ۱۰۷۔ دریا میں سوار ہو کر عورتوں کے جہاد کرنے کا بیان:

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بۡنُ عَمۡرٍو حَدَّثَنَا اَبُوۡ اِسۡحٰقَ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ الۡاَنۡصَارِيِّ قَالَ سَمِعۡتُ اَنَسًا يَّقُوۡلُ دَخَلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابۡنَةِ مِلۡحَانَ فَاتَّكَاَ عِنۡدَهَا ثُمَّ

۱۴۱۔ عبداللہ بن محمد' معاویہ بن عمرو' ابواسحٰق' عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے حضرت انس کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ بنت ملحان کے پاس تشریف لے گئے' اور ان کے ہاں تکیہ لگا کے لیٹ گئے' اور (سو گئے) پھر (جب بیدار ہوئے تو) ہنسے' بنت ملحان نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں'

ضَحِكَ فَقَالَتُ لِمَ تَضۡحَكُ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنۡ اُمَّتِيۡ يَرۡكَبُوۡنَ الۡبَحۡرَ الۡاَخۡضَرَ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمۡ مَثَلُ الۡمُلُوۡكِ عَلَى الۡاَسِرَّةِ قَالَتۡ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ ادۡعُ اللّٰهَ اَنۡ يَّجۡعَلَنِيۡ مِنۡهُمۡ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهَا مِنۡهُمۡ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتۡ لَهٗ مِثۡلَ اَوۡمِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثۡلَ ذٰلِكَ فَقَالَتِ ادۡعُ اللّٰهَ اَنۡ يَّجۡعَلَنِيۡ مِنۡهُمۡ قَالَ اَنۡتِ مِنَ الۡاَوَّلِيۡنَ وَلَسۡتِ مِنَ الۡاٰخِرِيۡنَ قَالَ اَنَسٌ فَتَزَوَّجَتۡ عُبَادَةَ بۡنَ صَامِتٍ فَرَكِبَتِ الۡبَحۡرَ مَعَ بِنۡتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتۡ رَكِبَتۡ دَآبَّتَهَا فَوَقَصَتۡ بِهَا فَسَقَطَتۡ عَنۡهَا فَمَاتَتۡ .

فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میری امت کے کچھ لوگ خدا کی راہ میں (جہاد کرنے کیلئے) اس دریا میں سوار ہونگے' ان کی حالت مثل تخت نشین بادشاہوں کے ہوگی' بنت ملحان نے کہا یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے' کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے' آپ نے فرمایا اے اللہ بنت ملحان کو انہیں میں سے کر دے' آپ نے پھر ایک نیند لی اور مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے' تو بنت ملحان نے آپ سے پھر وہی عرض کیا' آپ نے ان سے پھر ویسا ہی فرمایا' بنت ملحان نے کہا اللہ سے دعا کیجئے' مجھے انہیں لوگوں میں سے کر دے' آپ نے فرمایا تم پہلے لوگوں میں سے ہو' پچھلے لوگوں میں سے نہیں ہو' عبدالرحمن کہتے ہیں' انس کہتے تھے' پھر بنت ملحان نے عبادہ بن صامت سے نکاح کر لیا' پھر وہ معاویہ کی بی بی یعنی بنت قرظہ کے ہمراہ دریا میں سوار ہوئیں' جب لوٹ کر اپنی سواری پر بیٹھنے لگیں' تو اس سے گر پڑیں اور اس سے کچل کر مر گئیں۔

١٠٨ بَاب حَمۡلِ الرَّجُلِ امۡرَاَتَهٗ فِي الۡغَزۡوِ دُوۡنَ بَعۡضِ نِسَآئِهٖ.

باب ۱۰۸۔ بعض بیویوں کو چھوڑ کر بعض کو اپنے ساتھ جہاد میں لے جانے کا بیان۔

١٤٢ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بۡنُ مِنۡهَالٍ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ عُمَرَ النُّمَيۡرِيُّ حَدَّثَنَا يُوۡنُسُ قَالَ سَمِعۡتُ الزُّهۡرِيَّ قَالَ سَمِعۡتُ عُرۡوَةَ ابۡنَ الزُّبَيۡرِ وَسَعِيۡدَ بۡنَ الۡمُسَيَّبِ وَعَلۡقَمَةَ ابۡنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيۡدَ اللّٰهِ بۡنَ عَبۡدِاللّٰهِ عَنۡ حَدِيۡثِ عَآئِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِيۡ طَآئِفَةً مِّنَ الۡحَدِيۡثِ قَالَتۡ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنۡ يَّخۡرُجَ اَقۡرَعَ بَيۡنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ يَخۡرُجُ سَهۡمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَاَقۡرَعَ بَيۡنَنَا فِيۡ غَزۡوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيۡهَا سَهۡمِيۡ فَخَرَجۡتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بَعۡدَ مَا اُنۡزِلَ الۡحِجَابُ .

۱۴۲۔ حجاج بن منہال' عبداللہ بن عمر نمیری' یونس' زہری' عروہ بن زبیر و سعید بن مسیب' و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبداللہ ان چاروں حضرات نے مجھ سے حضرت عائشہ کی حدیث تھوڑی تھوڑی بیان کی' کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جانے کا ارادہ فرماتے' تو اپنی بیبیوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے' جس کے نام کا قرعہ نکل آتا' اسی کو اپنے ہمراہ لے جاتے تھے' (اسی دستور کے موافق) ایک جہاد میں ہمارے درمیان قرعہ ڈالا' تو اس میں میرا نام نکلا' پس میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گئی' (اور یہ واقعہ نزول حجاب کے بعد کا ہے۔)

١٠٩ بَاب غَزۡوِ النِّسَآءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ.

باب ۱۰۹۔ عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر لڑنے کا بیان.

١٤٣ ـ حَدَّثَنَا اَبُوۡ مَعۡمَرٍ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡعَزِيۡزِ عَنۡ اَنَسٍؓ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوۡمُ

۱۴۳۔ ابو معمر' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں' کہ جب احد کے دن لوگ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کے

أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَّإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَا نِ أَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآ نِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ .

ہٹ گئے' تو میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے دامن اٹھائے ہوئے تھیں' میں ان کے پیروں کی جھانجھن دیکھ رہا تھا' پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے لاتی تھیں' پیاسے لوگوں کے منہ میں ڈال دیتی تھیں' پھر لوٹ جاتی تھیں' اور ان کو بھرتی تھیں' پھر آتی تھیں اور ان کو پیاسے لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔

۱۱۰ بَاب حَمْلِ النِّسَآءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ.

باب ۱۱۰۔ جہاد میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیں بھر بھر کر لیجانے کا بیان۔

۱٤٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ ابْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَآءٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ يَآ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سُلَيْطٍ أَحَقُّ وَأُمُّ سُلَيْطٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تَزْفِرُ تَخِيْطُ.

۱۴۴۔ عبدان' عبداللہ' یونس' ابن شہاب' ثعلبہ بن ابی مالکؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ عمر بن خطاب نے مدینہ کی عورتوں کو کچھ چادریں تقسیم کی تھیں' تو ایک نہایت عمدہ چادر بچ گئی' پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا' کہ امیر المومنین یہ چادر آپ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی' یعنی نواسی کو جو آپ کے نکاح میں ہیں دے دیجئے (ان کی مراد تھی) ام کلثوم بنت علی عمر نے فرمایا' ام سلیط اس کی زیادہ مستحق ہیں' اور ام سلیط انصاری خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی' عمر نے کہا وہ احد کے دن ہمارے لئے مشکیں بھر بھر کے لاتی تھیں' ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ "تزفر" کے معنی "تخیط" یعنی سیتی ہے۔

۱۱۱ بَاب مُدَاوَاةِ النِّسَآءِ الْجَرْحٰى فِي الْغَزْوِ .

باب ۱۱۱۔ میدان جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کا بیان۔

۱٤٥ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِيْ وَنُدَاوِي الْجَرْحٰى وَنَرُدُّا لْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

۱۴۵۔ علی بن عبداللہ' بشر بن مفضل' خالد بن ذکوان' ربیع بنت معوذ سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جاتی تھیں' اور پانی پلاتی تھیں' اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں' اور زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کے مدینہ لاتی تھیں۔

۱۱۲ بَاب رَدِّ النِّسَآءِ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى.

باب ۱۱۲۔ میدان جنگ میں عورتوں کا زخمیوں اور مقتولوں کو اٹھالے جانے کا بیان۔

١٤٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدِمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ.

۱۴۶۔ مسدد' بشر بن مفضل' خالد بن ذکوان' ربیع بنت معوذؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں جاتے تھے اور لوگوں کو پانی پلاتے تھے' اور ان کی خدمت کرتے تھے' اور زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ میں واپس لاتے تھے۔

١١٣ بَاب نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ.

باب ۱۱۳۔ بدن سے تیر نکالنے کا بیان۔

١٤٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رُمِيَ اَبُوْعَامِرٍ فِيْ رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ.

۱۴۷۔ محمد بن علاء' ابواسامہ' برید بن عبداللہ' حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں' کہ ابو عامر کے گھٹنے میں تیر لگا' تو میں ان کے پاس گیا' انہوں نے مجھ سے کہا' اس تیر کو نکال لو' میں نے نکال لیا' تو اس سے پانی بہنے لگا' میں رسول اللہ کے پاس گیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا' اے اللہ عبید یعنی ابو عامر کو بخشدے۔

١١٤ بَاب الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب ۱۱۴۔ میدان جہاد میں نگرانی کرنے کا بیان۔

١٤٨ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِيْ صَالِحًا يَّحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۸۔ اسمٰعیل بن خلیل' علی بن مسہر' یحییٰ بن سعید' عبداللہ بن ربیعہ بن عامر' حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں ایک رات کو سوئے نہ تھے' جب مدینہ پہنچے تو نیند غالب تھی' آپ نے فرمایا' کہ کاش میرے اصحاب میں کوئی نیک مرد آج کی شب میری پاسبانی کرتا(۱)' یکایک ہم نے ہتھیار کی آواز سنی' فرمایا یہ کون ہے' اس نے جواب دیا سعد بن ابی وقاص ہیں اس لئے آیا ہوں کہ حضور کی پاسبانی کروں اس کے بعد آنحضرت سو رہے۔

١٤٩ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ

۱۴۹۔ یحییٰ بن یوسف' ابو بکر' ابو حصین' ابو صالح' ابوہریرہ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا' دینار اور درہم کا بندہ اور قطیفہ اور خمیصہ کا بندہ ہلاک ہو جائے (یہ دونوں چادریں ہیں) اسے اگر دیا جائے' تو مسرور ہوتا ہے اور اگر نہ دیا جائے' تو ناخوش ہو جاتا ہے ہلاک ہو جائے' اور سرنگوں ہو جائے' جب اس کو کانٹا چبھے' تو نہ

(۱) جب یہ آیت نازل ہوئی "واللہ یعصمك من الناس" تو اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پہرہ ختم کروادیا۔

يَرْضَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةً قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَقَالَ تَعْسًا كَأَنَّهُ يَقُولُ فَأَتْعَسَهُمُ اللَّهُ خَيَّبَهُمْ طُوبَى فُعْلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَّهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يُطِيبُ.

نکلے' خوشخبری ہے' اس بندے کے لئے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں پکڑے ہوئے ہو' اس کے سر کے بال پراگندہ اور پاؤں گرد آلود ہوں' اگر وہ امام کی جانب سے پاسبانی پر مقرر ہو' تو حفاظت میں پوری تندہی سے لگا رہے' اور اگر فوج کے پیچھے حفاظت کے لئے لگا دیا جائے' تو لشکر کے پیچھے لگا رہے' اگر اندر آنے کی اجازت چاہے' تو اجازت نہ ملے اور اگر وہ کسی کی سفارش کرے' تو اس کی سفارش نہ مانی جائے' ابو عبداللہ نے کہا کہ اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابو حصین سے اس کو مرفوعاً روایت نہیں کیا' اور کہا کہ تعسا کے معنی ہیں' کہ اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا' طوبی فعلی کے وزن پر ہے یعنی ہر پاکیزہ چیز' اس کی اصل یاء ہے جو واو سے بدل گئی اور یہ یطیب سے مشتق ہے۔

۱۱۵ بَاب فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ.

باب ۱۱۵۔ میدان جہاد میں خدمت کی فضیلت کا بیان۔

۱۵۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ.

۱۵۰۔ محمد بن عرعرہ' شعبہ' یونس بن عبید' ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ میں ایک سفر میں جریر بن عبداللہ کے ہمراہ تھا' تو وہ میری خدمت کر دیا کرتے تھے' حالانکہ وہ انس سے عمر میں زیادہ تھے' جریر کہتے تھے کہ میں نے انصار کو ایک ایسا کام (یعنی رسول اللہ ﷺ کی خدمت) کرتے دیکھا ہے' کہ ان میں سے کسی کو میں پاتا ہوں' تو اس کی خدمت کرتا ہوں۔

۱۵۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَّبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا.

۱۵۱۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' محمد بن جعفر' عمرو بن ابی عمرو (مطلب بن حنطب کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کی خدمت کرنے کیلئے خیبر گیا' جب آپ خیبر سے لوٹنے لگے' اور آپ کو احد (پہاڑ) دکھائی دیا' تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' پھر آپ نے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اے اللہ میں اس کے دونوں سنگستانوں کے درمیانی مقام کو حرم بناتا ہوں' جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا' اے اللہ ہمارے لئے ہمارے صاع اور مد (غلہ اور چھوہارے ناپنے کے دو پیمانے تھے) میں برکت عنایت کر۔

۱۵۲ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۵۲۔ سلیمان بن داؤد' ابو الربیع' اسمٰعیل بن زکریا' عاصم' مورق عجلی' انس سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ تو ہم میں سب سے زیادہ سایہ اس شخص پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ نَاظِلاً الَّذِىْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَآئِهٖ وَاَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوْا فَبَعَثُوْا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ.

تھا' جو اپنی چادر سے سایہ کئے ہوئے تھا (بعض آدمی سورج سے اپنے ہاتھوں کی آڑ کر لیتے تھے) بعض آدمیوں کا روزہ تھا' بعض کا نہ تھا جنہوں نے روزہ رکھا تھا' انہوں نے کچھ کام نہیں کیا' اور جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا' انہوں نے اونٹوں کو اٹھایا' اور ان پر پانی بھر بھر کے لائے' غرض ہر طرح کی خدمت کی اور کام کیا' آپ نے فرمایا کہ آج تو روزہ نہ رکھنے والے (سب) ثواب (لوٹ) لے گئے (۱)۔

۱۱۶ بَاب فَضْلِ مَنْ حَمِلَ مَتَاعَ صَاحِبِهٖ فِى السَّفَرِ.

باب ۱۱۶۔ سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھانے کی برتری کا بیان۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامٰى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُّعِيْنُ الرَّجُلَ فِىْ دَآبَّتِهٖ يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْيَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَّمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.

۱۵۳۔ اسحٰق بن نصر' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے' کہ آپ نے فرمایا' انسان کے ہر ہر جوڑ پر ایک صدقہ روزانہ واجب ہوتا ہے' کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرے' اس کو اس پر چڑھائے' یا اس کا اسباب اس پر رکھوا دے' تو یہ بھی صدقہ ہے' اور کسی سے اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے' اور ہر قدم جو نماز کے لئے بڑھے' وہ بھی صدقہ ہے' اور کسی مسافر کو راستہ بتانا' یہ سب صدقہ کی قسمیں ہیں۔

۱۱۷ بَاب فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

باب ۱۱۷۔ اللہ کی راہ میں ایک دن نگرانی کرنیکی فضیلت کا بیان' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ' اے مسلمانو! صبر کرو اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرو اور نگہداشت کرو' ربط کے معنی نگرانی و نگہداشت کرنا۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِالْغُدْوَةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

۱۵۴۔ عبداللہ بن منیر' ابو النصر' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار' ابوحازم' سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' خدا کی راہ میں ایک دن (بھی) پاسبانی کرنا تمام دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے' اور جنت میں تمہارا (چھوٹے سے چھوٹا) مقام جو بقدر ایک کوڑے کے ہو' وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے' اور صبح و شام کے وقت جو بندہ خدا کی راہ میں چلتا ہے' وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۱) روزہ نہ رکھنے والے اپنے عمل کا ثواب بھی حاصل کرنے والے بن گئے اور روزہ داروں کی خدمت کی بناء پر انکا ثواب بھی حاصل کر گئے۔ اگرچہ روزہ داروں کو بھی ان کے روزہ کا ثواب ملا۔

۱۱۸ بَاب مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ.

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدِمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُوطَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَلَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ ابْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عُرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّالصَّهْبَآءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَائِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

باب ۱۱۸۔ بچے کو میدان جنگ میں خدمت کیلئے لے جانے کا بیان۔

۱۵۵۔ قتیبہ' یعقوب' عمرو' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہ سے فرمایا' کہ کوئی لڑکا تم اپنے لڑکوں میں سے تلاش کردو' جو میرا کام کر دیا کرے' تاکہ میں خیبر جاؤں' پس مجھے ابو طلحہ اپنے ہمراہ سوار کر کے لے گئے' میں قریب البلوغ تھا' رسول ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' جب آپ فروکش ہوتے تھے' میں اکثر آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا' اللهم انی اعوذبك من الهم و الحزن (ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم و رنج سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخل سے اور نامردی سے اور قرض کے بارسے اور لوگوں کے غلبہ سے) بعد اس کے ہم خیبر گئے' تو جب اللہ نے (خیبر کا) قلعہ آپ کے لئے فتح کر دیا' تو آپ سے صفیہ بنت حیی کے جمال کا ذکر کیا گیا' ان کا شوہر اسی لڑائی میں مقتول ہو چکا تھا' اور وہ نئی دلہن تھیں' لہٰذا انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے لئے خاص کر لیا' اور ان کو اپنے ہمراہ لے چلے' یہاں تک کہ جب ہم لوگ مقام سدا الصہباء تک پہنچے' اور وہ (حیض سے) طاہر ہوئیں' تو آپ نے ان سے زفاف کیا' بعد اس کے آپ نے ایک چمڑے کے چھوٹے سے دستر خوان میں حیس بنوایا' اور مجھ سے فرمایا' جس قدر لوگ تمہارے آس پاس ہیں' سب کو بلالو' بس حضرت صفیہ کا یہی ولیمہ تھا' اس کے بعد ہم مدینہ کو چلے' حضرت انسؓ کہتے ہیں' پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا' کہ آپ صفیہ کو اپنی عبا اڑھائے ہوئے تھے (جب کبھی اترنے چڑھنے کی ضرورت ہو جاتی تھی' تو) آپ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے تھے' اور اپنا گھٹنا رکھ دیتے تھے' صفیہ اپنے پیر آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو جاتی تھیں' پھر ہم چلے' یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے' تو آپ نے احد کی طرف دیکھا' اور فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' پھر آپ نے مدینہ کی طرف نظر کی اور فرمایا' کہ اے اللہ میں اس کے دونوں سنگستانوں کے درمیانی مقام کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اے اللہ مدینہ والوں کے لئے مد میں اور صاع میں برکت دے۔

١١٩ بَاب رُكُوبِ الْبَحْرِ.

١٥٦ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بُنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بُنِ يَحْيَ بُنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بُنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيُ اُمُّ حَرَامٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِيُ بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضُحَكُ قَالَتْ يَارَسُوُلَ اللّٰهِ مَا يُضُحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِّنْ اُمَّتِيُ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَارَسُوُلَ اللّٰهِ ادُعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيُ مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضُحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا قُلْتُ يَارَسُوُلَ اللّٰهِ ادُعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيُ مِنْهُمْ فَيَقُوْلُ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بُنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا اِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَآبَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

باب ۱۱۹۔ دریا میں سواری کرنے کا بیان۔

۱۵۶۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، کہ مجھ سے ام حرام نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میرے گھر قیلولہ فرمایا، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو ام حرام نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں، فرمایا میں اپنی امت کے ایک گروہ کو خواب میں دیکھنے سے خوش ہوا (۱) وہ دریا پر اس طرح سوار ہوں گے جیسے تخت نشین بادشاہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے، کہ مجھے ان میں کر دے، آپ نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو، اس کے بعد آپ سو رہے، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، اور اسی طرح دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے، کہ مجھے ان میں سے کر دے، آپ نے فرمایا تم اگلوں میں سے ہو، چنانچہ ام حرام کے ساتھ عبادہ بن صامت نے نکاح کیا، اور ان کو جہاد میں لے گئے، پھر جب وہ لوٹیں، تو سواری ان کے قریب لائی گئی، تاکہ وہ اس پر سوار ہو جائیں، مگر وہ گر پڑیں، اور ان کی گردن کچل گئی۔

١٢٠ بَاب مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِيُ اَبُوْ سُفْيَانَ قَالَ لِيُ قَيْصَرُ سَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَآءُ هُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ .

باب ۱۲۰۔ جنگ میں نیکوں اور کمزوروں کے ذریعہ مدد چاہنے کا بیان۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں، کہ مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا، وہ کہتے تھے، کہ مجھ سے قیصر نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا تھا، کہ امیر لوگوں نے محمدؐ کی پیروی کی ہے یا غریبوں نے، تم نے بتایا غریبوں نے، اور یہی غریب لوگ رسولوں کے پیرو ہوتے ہیں۔

١٥٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بُنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُّصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضُلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ

۱۵۷۔ سلیمان بن حرب، محمد بن طلحہ، طلحہ، مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سعد بن ابی وقاص کے دل میں خیال آیا، کہ ان کو ان کے ماتحت لوگوں پر (کسب معاش میں

---

(۱) اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس واقعہ جہاد کی طرف اشارہ فرمایا ہے یہ غزوہ حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت معاویہؓ کی سرکردگی میں پیش آیا۔ حضرت معاویہؓ نے جہاد کیلئے بحری سفر اختیار کرنے اور بحر میں جہاد کرنے کیلئے اولاً حضرت عمرؓ سے اجازت مانگی، مگر حضرت عمرؓ نے اجازت نہیں دی، پھر حضرت عثمان غنیؓ سے اجازت مانگتے رہے، بالآخر حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں اسکی اجازت مرحمت فرمادی۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِکُمْ.

ان سے زیادہ کوشش کرنے کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے، تو آپ نے فرمایا کہ تم کو کمزور لوگوں کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے، اور رزق دیا جاتا ہے۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ زَمَانٌ یَّغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ فِیْکُمْ مَّنْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُقَالُ نَعَمْ فَیُفْتَحُ عَلَیْہِ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ فَیُقَالُ فِیْکُمْ مَّنْ صَحِبَ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُقَالُ نَعَمْ فَیُفْتَحُ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ فَیُقَالُ فِیْکُمْ مَّنْ صَحِبَ صَاحِبَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُقَالُ نَعَمْ فَیُفْتَحُ.

۱۵۸۔ عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو، جابر، ابوسعید خدری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا، کہ لوگ جہاد کریں گے، تو یہ کہا جائیگا کہ کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے، جو رسول اللہ کی صحبت سے فیضیاب ہوا ہو، جواب دیا جائے گا، ہاں، ان کے ذریعہ دعا مانگی جائے گی اور اس کی فتح ہو جائے گی، پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا، کہ لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ کے صحابہ کے صحبت اٹھائی ہو، جواب دیا جائیگا ہاں! پس اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے گی، اور فتح ہو جائے گی، پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا، کہ تم سے پوچھا جائیگا، کہ کیا تمہاری جماعت میں کوئی ایسا ہے، جس نے رسول اللہ کے اصحاب کی صحبت والوں کی صحبت سے فائدہ اٹھایا ہو، جوابدیا جائیگا ہاں! موجود ہیں اس وقت اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائیگی، اور تم کو فتح ہو جائے گی۔

۱۲۱ بَاب لَایَقُوْلُ فُلَانٌ شَھِیْدٌ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِہٖ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِہٖ

باب ۱۲۱۔ یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شہید ہے، (۱) حضرت ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ اللہ اس شخص سے خوب واقف ہے، جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اللہ اس شخص سے خوب واقف ہے، جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْتَقٰی ھُوَ وَالْمُشْرِکُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَسْکَرِہٖ وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلٰی عَسْکَرِھِمْ وَفِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۔ قتیبہ، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابوحازم، سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے مقابلہ ہوا، اور دونوں فریق نے باہم جنگ کی، آخر رسول اللہ اپنے لشکر میں لوٹ کر آئے، اور وہ اپنے لشکر میں لوٹ گئے، رسول اللہ کے اصحاب میں ایک شخص تھا، جو کافروں کا کوئی بھاگتا ہوا، آدمی بھی نہ چھوڑتا تھا، اس کے تعاقب میں دوڑتا اور اسے اپنی تلوار سے مار ڈالتا، سہل نے کہا کہ آج ہماری طرف سے کوئی شخص ایسا نہیں لڑا جیسا فلاں شخص لڑا، رسول

(۱) اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ آخرت کے اعتبار سے یقینی طور پر کسی کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ یقیناً شہید ہے، نامعلوم اسکی نیت کیا تھی؟ ہاں البتہ دنیوی احکام یعنی غسل، کفن، دفن وغیرہ میں ظاہر کا اعتبار ہو گا اور شہید کے احکام اس پر جاری ہونگے۔

رَجُلٌ لَّا یَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَةً اِلَّا اتَّبَعَهَا یَضْرِبُهَا بِسَیْفِهٖ فَقَالَ مَا اَجْزَاَ مِنَّا الْیَوْمَ اَحَدٌ کَمَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهٗ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ کُلَّمَا اِذَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِیْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَیْفِهٖ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰی سَیْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِیْ ذَکَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَکُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِیْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِیْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَیْفِهٖ فِی الْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَیْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

اللہ نے فرمایا کہ آگاہ رہو' وہ دوزخیوں میں سے ہے' حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا' میں اس کے ساتھ رہوں گا' دیکھوں گا' اس کا انجام کیا ہوتا ہے' چنانچہ وہ اس کے ساتھ رہا' جہاں کہیں وہ کھڑا ہوا وہیں یہ بھی کھڑا ہوا' اور جب وہ دوڑا' تو یہ بھی اس کے ساتھ دوڑا' سہل کہتے ہیں' پھر وہ شخص سخت زخمی ہو گیا' تو اس نے مرنے میں جلدی کی' اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر اور اس کی نوک اپنے دونوں پستانوں کے بیچ میں رکھ کر تلوار پر جھک پڑا اور اپنے آپ کو قتل کر ڈالا' پھر وہ دوسرا آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا' کہ میں گواہی دیتا ہوں' کہ آپ خدا کے رسول ہیں' حضرت نے فرمایا' کیا ہوا' اس نے عرض کیا' کہ جس کی نسبت آپ نے ابھی فرمایا تھا' کہ یہ دوزخیوں میں سے ہے' اور لوگوں نے اس کو بہت سخت سمجھا تھا' تو میں نے کہا تھا' کہ میں تمہیں اطمینان کرائے دیتا ہوں' چنانچہ میں اس کی نگرانی کیلئے چلا' بالآخر وہ شخص سخت زخمی ہو گیا' اور اس نے مرنے میں عجلت کر کے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر اور اس کی باڑھ اپنے دونوں پستانوں کے درمیان رکھ کر اپنی تلوار پر جھک پڑا اور اپنے آپ کو قتل کر ڈالا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں کے ظاہر میں اہل جنت کے کام کرتا ہے' حالانکہ وہ آخر کار دوزخ والوں میں ہوتا ہے' اور ایک آدمی لوگوں کے ظاہر میں دوزخ والوں کے کام کرتا ہے' حالانکہ وہ آخر کار جنت والوں میں سے ہوتا ہے۔

۱۲۲ بَاب التَّحْرِیْضِ عَلَی الرَّمْیِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّکُمْ.

باب ۱۲۲۔ تیر اندازی کا شوق دلانے کا بیان' اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان کے لئے جس قدر قوت اور گھوڑے تمہارے لئے ممکن ہوں' اس سے تم اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمنوں کو ڈراؤ گے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَکْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ یَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ

۱۶۰۔ عبداللہ بن مسلمہ' حاتم بن اسمٰعیل' یزید بن ابو عبید' سلمہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ (قبیلہ) اسلم کے کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے' وہ تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' اے اولاد اسمٰعیل (علیہ السلام) تیر اندازی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمُوْا بَنِىْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَ بَنِىْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكُمْ لَاتَرْمُوْنَ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِىْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمُوْا فَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

کرو، تمہارے باپ اسمٰعیل بھی بڑے تیر انداز تھے' اور میں فلاں لوگوں کی طرف ہوں' سلمہ کہتے ہیں کہ دونوں جرگوں میں سے ایک رک گیا' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اب تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے' انہوں نے عرض کیا کہ ہم کیونکر تیر اندازی کریں' آپ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں' آپ نے فرمایا کہ تیر اندازی کرو' میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

١٦١ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِىْ اُسَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ.

۱۶۱۔ ابو نعیم' عبدالرحمٰن بن غسیل' حمزہ بن ابی اسید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن جب ہماری قریش کے مقابلہ میں صفیں قائم کیں' اور انہوں نے ہمارے مقابلہ میں صفیں قائم کیں' تو فرمایا کہ جب وہ لوگ تمہارے قریب آ جائیں' تو تم تیر مارنا ابو عبداللہ کہتا ہے کہ اکثبوکم کے معنی ہیں اکثر وکم (یعنی تم پر زیادہ حملہ کریں)

١٢٣ بَابُ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا.

باب ۱۲۳۔ ہتھیاروں سے کھیلنے کا بیان۔

١٦٢ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَاَهْوٰى اِلَى الْحَصٰى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعْهُمْ يَاعُمَرُ وَزَادَ عَلِىٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِى الْمَسْجِدِ.

۱۶۲۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' معمر' زہری' ابن مسیب' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حبشی آنحضرت کے سامنے اپنے حراب سے کھیل رہے تھے' تو حضرت عمر نے آکر کنکروں سے ان کو مارا' جس پر آنحضرت نے فرمایا عمر انہیں رہنے دو' اور علی (بن مدینی) نے اتنی روایت زیادہ کی ہے' وہ کہتے ہیں ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے ہیں' ہم سے معمر نے بیان کیا کہ مسجد میں وہ لوگ کھیل رہے تھے۔

١٢٤ بَابُ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَّتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهٖ.

باب ۱۲۴۔ ساتھی کی ڈھال سے کام لینے کا بیان' اور عام ڈھال کا بیان۔

١٦٣ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ

۱۶۳۔ احمد بن محمد' عبداللہ' اوزاعی' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک ڈھال سے کام لیتے تھے (۱) اور وہ تیر اندازی میں بہت اچھے تھے' پس جب وہ تیر مارتے تھے' تو آنحضرت ﷺ سر اٹھا کے ان کے تیر کے گرنے کی جگہ دیکھتے تھے۔

---

(۱) اصل میں حضرت ابو طلحہؓ بہت اچھے تیر انداز تھے اس لیے جب وہ جنگ کے موقع پر دشمنوں پر تیر برساتے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈھال سے انکی حفاظت فرماتے کہ مبادا کسی طرف سے دشمن کا کوئی تیر زخمی نہ کر دے، اسی طرز عمل کو حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

الرَّمِیُ فَکَانَ اِذَا رَمٰی تَشَرَّفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَنْظُرُ اِلٰی مَوْضِعِ نَبْلِهٖ.

١٦٤ ـ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا کُسِرَتْ بَیْضَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَأْسِهٖ وَاُدْمِیَ وَجْهُهٗ وَکُسِرَتْ رَبَاعِیَّتُهٗ وَکَانَ عَلِیٌّ یَخْتَلِفُ بِالْمَآءِ فِی الْمِجَنِّ وَکَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهٗ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ یَزِیْدُ عَلَی الْمَآءِ کَثْرَةً عَمَدَتْ اِلٰی حَصِیْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا عَلٰی جُرْحِهٖ فَرَقَا الدَّمُ.

۱۶۴۔ سعید بن عفیر 'یعقوب بن عبدالرحمٰن 'ابوحازم 'سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں 'کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سر پر خود ٹوٹ گیا 'اور آپ کا چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا 'اور آپ کا آگے کا دانت ٹوٹ گیا 'تو علی ڈھال میں پانی بھر بھر کے لاتے تھے 'اور حضرت فاطمہ اسے دھوتی جاتی تھیں 'جب انہوں نے خون کو دیکھا کہ پانی سے بڑھتا جاتا ہے 'تو انہوں نے ایک چٹائی لی 'اور اس کو جلایا 'پھر اس کو آپ کے زخم پر لگادیا 'تو خون بند ہو گیا۔

١٦٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ یُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْهِ بِخَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ فَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَّکَانَ یُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ یَجْعَلُ مَا بَقِیَ فِی السِّلَاحِ وَالْکُرَاعِ عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

۱۶۵۔ علی بن عبداللہ 'سفیان 'عمرو 'زہری 'مالک بن اوس بن حدثان 'عمر سے روایت کرتے ہیں 'کہ بنی نضیر کی دولت اس قسم کی تھی جو اللہ نے اپنے رسول کو بغیر جنگ کے دلادی تھی 'اس کے حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں نے کوئی گھوڑا نہیں دوڑایا تھا اور جنگ نہیں کی 'پس وہ مال رسول اللہ نے لے لیا اور اس میں سے ایک سال کا خرچ اپنے گھر والوں کو دے دیتے 'اس کے بعد جو باقی بچتا 'اس کو اسلحہ اور گھوڑوں کی فراہمی کیلئے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے خرچ فرماتے۔

١٦٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیٰنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَّقُوْلُ مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُفَدِّیْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ.

۱۶۶۔ مسدد 'یحییٰ 'سفیان 'سعد بن ابراہیم 'عبداللہ بن شداد حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کسی شخص کے لئے اپنے ماں باپ کے فدا ہونے کو فرمایا ہو 'ہاں سعد کی نسبت البتہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے 'کہ تیر مارو تم پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں۔

١٢٥ بَاب الدِّرَاقِ.

باب ۱۲۵۔ ڈھال وغیرہ سے کھیلنے کا بیان۔

١٦٧ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۶۷۔ اسمٰعیل 'ابن وہب 'عمرو 'ابوالاسود عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں 'کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں 'جو جنگ بعاث کے واقعات گا

وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاۗءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِیْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ اَنْ تَنْظُرِیْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِیْ وَرَآئَهٗ خَدِّیْ عَلٰى خَدِّهٖ وَيَقُوْلُ دُوْنَكُمْ بَنِیْ اَرْفِدَةَ حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِیْ قَالَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ.

رہی تھیں' آپ بستر پر لیٹ رہے اور اپنا منہ پھر لیا' پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا' اور کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس شیطانی باجہ کا کیا کام' لیکن آنحضرت ان کی طرف متوجہ ہوئے' اور فرمایا انہیں چھوڑ دو' جب آنحضرت ایک دوسرے کام میں مصروف ہوگئے' تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کر دیا' وہ نکل گئیں' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں' کہ عید کے دن حبشی نیزے اور ڈھال کے ساتھ کھیلا کرتے تھے' پس میں نے آپ سے درخواست کی یا آپ نے مجھ سے فرمایا' کیا تم دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا' میرا رخسار آپ کے رخسار کے قریب تھا' اور آپ فرماتے جاتے تھے دونکم بنی ارفدۃ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی' تو آپ نے فرمایا' بس' میں نے کہا جی آپ نے فرمایا' اچھا اب جاؤ' احمد نے ابن وہب سے فلما غفل روایت کیا ہے۔

۱۲۶ بَاب الْحَمَآئِلِ وَتَعْلِيْقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ.

باب ۱۲۶۔ تلوار گلے میں حمائل کرنے کا بیان۔

۱۶۸ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوْا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَاَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَةَ عُرْیٍ وَّفِیْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْقَالَ اِنَّهٗ لَبَحْرٌ.

۱۶۸۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ثابت' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت' اور سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے' ایک مرتبہ مدینہ والوں کو کچھ خوف ہو گیا' اور ایک طرف سے کچھ آواز آئی' تو لوگ اس آواز کی طرف گئے آنحضرت سب سے آگے تشریف لے گئے' اور آپ نے اس واقعہ کی تحقیق کی' آپ ابو طلحہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار تھے' اور گلے میں تلوار حمائل تھی' اور آپ فرما رہے تھے' کہ ڈرو مت' کوئی خوف نہیں ہے' اس کے بعد فرمایا' البتہ ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرف سبک سیر دیکھا۔

۱۲۷ بَاب حِلْيَةِ السُّيُوْفِ.

باب ۱۲۷۔ تلوار پر سونے چاندی کا کام کرانے کا بیان۔

۱۶۹ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوْحَ قَوْمٌ مَّا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوْفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ اِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِیَّ وَالْاٰنُكَ وَالْحَدِيْدَ.

۱۶۹۔ احمد بن محمد' عبداللہ' اوزاعی' سلیمان بن حبیب سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے ابو امامہ کو یہ فرماتے ہوئے' سنا کہ بے شک یہ تمام فتوحات ان لوگوں نے کئے ہیں جن کی تلواروں پر نہ سونے کا کام تھا نہ چاندی کا کام تھا' ان کی تلوار پر چمڑے کا' اور رانگ کا' اور لوہے کا کام ہوتا تھا۔

۱۲۸ بَاب مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ.

۱۷۰ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانِ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هَٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَّلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ وَرَوَى مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ.

باب ۱۲۸۔ سفر میں قیلولہ کرتے وقت اپنی تلوار کو درخت سے حمائل کر دینے کا بیان۔

۱۷۰۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سنان بن ابی سنان دؤلی وابو سلمہ' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے جہاد کیلئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کا سفر کیا' جب آنحضرت یہاں سے لوٹے' تو وہ بھی آپ کے ہمراہ لوٹے' ان لوگوں نے دوپہر ایسے جنگل میں کاٹی' جس میں گھنے اور سایہ دار درخت تھے' جہاں آنحضرت فروکش ہوئے' تمام لوگ درختوں کے نیچے سایہ میں پھیل گئے تاکہ کچھ تکان دور ہو جائے' رسول اللہ ایک درخت کے نیچے فروکش ہوئے' اور آپ نے اپنی تلوار اس میں لٹکا دی' ہم لوگ تھوڑی دیر ہی سوئے تھے' کہ یکایک رسول اللہ ہمیں پکارنے لگے' تو کیا دیکھتے ہیں' کہ ایک اعرابی آپ کے پاس ہے' حضرت نے فرمایا کہ اس شخص نے مجھ پر میری تلوار کھینچی تھی' میں سو رہا تھا پھر میں جاگ اٹھا' ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اس نے کہا' کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا' میں نے تین مرتبہ اللہ اللہ کہا' آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا' اور وہ بیٹھ گیا اور موسیٰ بن اسمٰعیل بن سعد سے وہ زہری سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اس نے تلوار میان میں کر لی اور اب یہ بیٹھا ہے' لیکن آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا۔

۱۲۹ بَاب لُبْسِ الْبَيْضَةِ .

۱۷۱ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ .

باب ۱۲۹۔ خود پہننے کا بیان۔

۱۷۱۔ عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن ابی حازم' ابی حازم' سہلؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے زخم کی بابت جو احد کے دن آپ کے لگا تھا' پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا' اور آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے' اور خود آپ کے سر اقدس پر توڑ دیا گیا تھا' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ پانی ڈالتے تھے' جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون بڑھتا ہی جا رہا ہے' تو انہوں نے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لیا اور اس کو جلا کر خاکستر کر کے آپ کے زخم میں بھر دیا' جس سے خون رک گیا۔

۱۳۰ بَاب مَنْ لَّمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ .

باب ۱۳۰۔ مرتے وقت ہتھیار توڑنے کے جائز(۱) نہ ہونے کا بیان۔

۱۷۲۔حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَاتَرَكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهٗ وَبَغْلَةً بَيْضَآءَ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً .

۱۷۲۔ عمرو بن عباس' عبدالرحمٰن' سفیان' ابواسحٰق' عمرو بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کچھ نہیں چھوڑا' سوا اپنے ہتھیاروں کے' اور ایک سفید خچر کے' اور ایک زمین کے جس کو آپ نے صدقہ کر دیا۔

۱۳۱ بَاب تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْاِمَامِ عِنْدَ الْقَآئِلَةِ وَالْاِسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ .

باب ۱۳۱۔ قیلولہ کرتے وقت امام کے پاس سے الگ ہو جانے' اور درخت کے نیچے لیٹنے کا بیان۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ اَبِىْ سِنَانٍ وَاَبُوسَلَمَةَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهُمَا ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِىْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَآئِلَةُفِىْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِى الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ وَّهُوَ لَايَشْعُرُبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِىْ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَاهُوَذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ .

۱۷۳۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سنان بن ابی سنان و ابو سلمہ' جابرؓ دوسری سند' موسیٰ بن اسمٰعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' سنان بن ابی سنان دولی' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک مرتبہ جہاد کیا جب وہاں سے لوٹنے لگے' تو دوپہر ایک ایسے میدان میں ہوئی' جہاں کانٹے دار درخت بکثرت موجود تھے' تمام لوگ درختوں کے نیچے سایہ لینے کے لئے پھیل گئے' اور آپ نے بھی ایک درخت کے نیچے فروکش ہو کر اپنی تلوار اس میں لٹکا دی' اور آرام فرمایا' جب بیدار ہوئے' تو ایک شخص کو اپنے پاس کھڑا دیکھا' جس سے آپ واقف نہیں تھے' آپ نے ہم لوگوں سے ارشاد فرمایا' کہ اس شخص نے میری تلوار کھینچ لی تھی اور کہنے لگا تھا' اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے! وہی میرا محافظ اور بچانے والا موجود ہے' اس پر اس نے تلوار پھینک دی' اور اب یہاں بیٹھا ہوا ہے لیکن میں اس سے انتقام نہیں لوں گا۔

۱۳۲ بَاب مَاقِيْلَ فِى الرِّمَاحِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۲۔ نیزہ بازی کے متعلق بیان' حضرت ابن عمر کی مرفوع روایت ہے' کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' میرا رزق

(۱) جاہلیت میں یہ طریقہ رائج تھا کہ جب کوئی رئیس وغیرہ بڑا آدمی مر جاتا تو اسکی موت پر اس کے ہتھیاروں کو توڑ دیا جاتا اور اس کے جانوروں کو ہلاک کر دیا جاتا۔ یہ اس بات کی علامت سمجھی جاتی کہ اب ان ہتھیاروں کا حقیقی معنی میں کوئی اٹھانے والا باقی نہیں رہا۔ ظاہر ہے کہ اسلام میں اس طرح کے طرز عمل کیلئے کوئی وجہ جواز نہیں، اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ کے ہتھیاروں کو توڑا نہیں گیا۔

جُعِلَ رِزْقِیْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِیْ وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ اَمْرِیْ.

میرے نیزے کے سایہ کے نیچے مقرر کیا گیا ہے' اور جو میرے حکم کی خلاف ورزی کریگا' اس پر ذلت اور رسوائی مقرر کی گئی ہے۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ مَّوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ مُحْرِمِیْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَّحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی بَعْضٌ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّمَا هِیَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ فِی الْحِمَارِ الْوَحْشِیِّ مِثْلَ حَدِیْثِ اَبِی النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ.

۱۷۴۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابوالنضر (عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام) نافع (ابوقتادہ انصاری کے آزاد کردہ غلام) ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں' کہ وہ رسول اللہ علیہ کے ساتھ ایک مرتبہ حج کیلئے گئے' اور جب مکہ کے راستے میں پہنچے' تو اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ گئے' درآنحالیکہ خود غیر محرم تھے' جب انہوں نے ایک گورخر دیکھا' تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوگئے' اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا' انہوں نے انکار کیا' پھر اپنا نیزہ مانگا' پھر بھی انہوں نے انکار کیا' پھر انہوں نے خود اپنے گھوڑے سے اتر کر کوڑا اور نیزہ لے لیا' اور گورخر پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا' جس کو آپ کے بعض ساتھیوں نے کھایا' اور بعض نے انکار کیا' جب یہ واقعہ آنحضرت کو اطلاع دیکر گورخر کے گوشت کھانے کا مسئلہ پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا' یہ تو ایک غذا تھی' جو اللہ نے تمہیں دی' زید بن اسلم' عطار بن یسار سے گورخر کے متعلق بواسطہ ابوقتادہ' ابوالنضر کی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں' اس میں اسی طرح ہے کہ آپ نے فرمایا' کیا تمہارے پاس کچھ گوشت بچا ہوا ہے۔

۱۳۳ بَاب مَاقِیْلَ فِیْ دِرْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِیْصِ فِی الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرُعَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

باب ۱۳۳۔ سرور عالم کی زرہ اور قمیص کا بیان' جو آپ لڑائی میں پہنتے تھے' نبی اکرم علیہ کا قول ہے' کہ خالد نے اپنی زرہیں خدا کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِیَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ

۱۷۵۔ محمد بن مثنی' عبدالوہاب' خالد' عکرمہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ نے بدر کے دن جبکہ آپ ایک قبہ کے اندر تھے' فرمایا' اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں' اے اللہ اگر تو چاہے' تو آج کے بعد پھر تیری عبادت نہ کی جائے گی' پس ابوبکر نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا' اور کہا یارسول اللہ اسی قدر دعا آپ کو کافی ہے' بے شک آپ نے اپنے پروردگار سے بہت الحاح کیا' آپ

اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ وَقَالَ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ.

اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے' پس آپ یہ کہتے ہوئے باہر نکلے (ترجمہ) عنقریب یہ جماعت بھگا دی جائے گی' اور لوگ پیٹھ پھیر لیں گے' بلکہ قیامت ان کا وعدہ ہے' اور قیامت بہت سخت اور تلخ چیز ہے' وہب نے کہا کہ ہم سے خالد نے یوم بدر کا لفظ بیان کیا۔

١٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّقَالَ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ دِرْعٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَقَالَ مُعَلّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ.

۱۷۶۔ محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوئی' تو اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو میں گروی تھی' اعمش کہتے ہیں' کہ آپ نے اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھ دی تھی اور معلّی نے کہا' حدثنا عبدالواحد' حدثنا الاعمش و قال رہنہ درعا من حدید۔(۱)

١٧٧ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مِثْلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ اَيْدِيَهُمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهٖ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعْفِيَ اَثَرَهٗ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

۱۷۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب' ابن طاؤس' طاؤس کے والد ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن کے بدن پر لوہے کے اس قدر تنگ دو جبے ہوں' جس سے ان کے ہاتھ انکی گردنوں کی طرف کھینچ گئے ہوں' پھر جب کبھی سخی صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ جبہ اس کے جسم پر پھیلتا جاتا ہے' یہاں تک کہ جسم کے نیچے لٹکنے لگتا ہے' اور جب کبھی بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس عبا کا ہر حلقہ اپنے پاس والے حلقہ سے ملتا جاتا ہے' اور اس کے جسم پر سکڑتا جاتا ہے' اور اسکے ہاتھ اس کی گردن سے مل جاتے ہیں' پھر انہوں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ وہ اسکو پھیلانے کی کوشش کرتا ہے' مگر اس کے ہاتھ دراز اور کشادہ نہیں ہو سکتے۔

١٣٤ بَاب الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ.

باب ۱۳۴۔ سفر اور جنگ میں جبہ پہننے کا بیان۔

١٧٨ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَقِيْتُهٗ بِمَآءٍ

۱۷۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالواحد' اعمش' ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح' مسروق' حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے ایک دن باہر تشریف لے گئے' جب آپ لوٹے' تو میں آپ کے سامنے پانی لے گیا' آپ نے وضو کیا' اور آپ کے جسم پر اس وقت ایک شامی جبہ تھا' آپ نے کلی کی

(۱) اس باب اور اس میں ذکر کردہ حدیث سے امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ لڑائی کے موقع پر زرہ پہننا جائز ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں۔

وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَهَا مِنْ تَحْتٍ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ.

اور ناک میں پانی لیا' اور اپنے منہ کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو اپنی آستینوں سے نکالنے لگے' تو وہ تنگ تھیں' لہٰذا آپ نے ان کو اندر سے نکالا اور ان کو دھویا' اور اپنے سر کا مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔

۱۳۵ بَاب الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ.

باب ۱۳۵۔ جنگ میں ریشمی کپڑا پہننے کا بیان۔

۱۷۹ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيْصٍ مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

۱۷۹۔ احمد بن مقدام' خالد' سعید' قتادہ' حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو اور زبیر کو ریشمی کپڑے کی اجازت دے دی تھی' بوجہ خارش کے جوان کے جسم میں تھی۔

۱۸۰ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ شَكَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقُمَّلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ.

۱۸۰۔ ابوالولید' ہمام' قتادہ' انس' ح' محمد بن سنان' ہمام' قتادہ' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر نے رسول اللہ ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی' تو آپ نے انہیں ریشمی کپڑے کی اجازت دے دی' چنانچہ ایک جہاد میں میں نے ان کے جسم پر ریشمی کپڑا دیکھا۔

۱۸۱ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيْرٍ.

۱۸۱۔ مسدد' یحییٰ' شعبہ' قتادہ' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو اور زبیر بن عوام کو ریشمی کپڑے کی اجازت دے دی تھی۔

۱۸۲ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَخَّصَ أَوْ رُخِّصَ لِحِكَّةٍ بِهِمَا.

۱۸۲۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' قتادہ' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دی گئی' خارش کی وجہ سے جوان کو تھی (۱)۔

---

(۱) اس باب میں ذکر کردہ احادیث کی بناء پر بعض فقہاء کی رائے یہ ہے کہ لڑائی کے موقع پر یا کسی بیماری کی صورت میں مردوں کیلئے ریشم پہننا جائز ہے۔ جبکہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی رائے یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر بھی مردوں کیلئے خالص ریشم پہننا جائز نہیں ہے، البتہ اگر اضطراری حالت ہو کہ بغیر ریشم پہنے علاج کی کوئی صورت نہ ہو تو خالص ریشم پہننے کی اجازت ہے۔ اسی طرح لڑائی کے موقع پر وہ کپڑا جس کا بانا ریشم کا ہو، وہ پہننے کی اجازت ہے، جبکہ عام حالات میں ایسا ریشم پہننا بھی صحیح نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے بارے میں فرمایا "ھذان حرام علی ذکور امتی حل لاناثها" ترجمہ: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کیلئے حلال ہیں (اعلاء السنن: ج ۱۷، ص ۲۸۵) اس باب کی احادیث کے بارے میں یہ عین ممکن ہے کہ یہ اجازت حالت اضطراری میں دی گئی ہو، تو امام ابو حنیفہؒ کی رائے انتہائی احتیاط اور تقویٰ پر مبنی ہے۔

۱۳٦ بَاب مَايُذْكَرُ فِي السِّكِّيْنِ .

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ .

باب ۱۳٦۔ کوئی چیز چھری سے کاٹ کر کھانے کا بیان۔

۱۸۳۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد ابن شہاب' جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے کہا' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت کھا رہے تھے' اس کو کاٹتے جاتے تھے' پھر آپ نماز کے لئے بلائے گئے آپ نے نماز پڑھائی' اور وضو نہیں کیا' دوسری روایت میں زہری نے اتنا لفظ زیادہ نقل کیا ہے کہ آپ نے چھری ڈال دی۔

۱۳۷ بَاب مَا قِيْلَ فِي قِتَالِ الرُّوْمِ

۱۸٤۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْاَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ اَتٰى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَّهٗ وَمَعَهٗ اُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيْهِمْ قَالَ اَنْتِ فِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ فَقُلْتُ اَنَا فِيْهِمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا .

باب ۱۳۷۔ جنگ روم کا بیان۔

۱۸٤۔ اسحٰق بن یزید دمشقی' یحییٰ بن حمزہ' ثور بن یزید' خالد بن معدان' عمیر بن اسود عنسی سے روایت کرتے ہیں' کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت کے پاس گئے' جب کہ وہ ساحل حمص میں اپنے ایک محل میں تھے' اور ان کے ہمراہ ان کی بی بی ام حرام بھی تھیں۔ عمیر کہتے ہیں' کہ ہم سے ام حرام نے بیان کیا' انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ دریا میں جنگ کریں گے ان کے لئے جنت واجب ہے۔ ام حرام کہتی تھیں' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں انہیں میں سے ہو جاؤں' فرمایا تم انہیں میں ہو' ام حرام کہتی تھیں' (۱) کہ پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر کے شہر میں جنگ کریں گے' وہ مغفور ہیں میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ! کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں' آپ نے فرمایا نہیں۔

۱۳۸ بَاب قِتَالِ الْيَهُوْدِ .

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِيءَ اَحَدُهُمْ وَرَآءَ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ يَاعَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَآئِي فَاقْتُلْهُ .

۱۸٦۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا

باب ۱۳۸۔ یہودیوں سے جنگ کرنے کا بیان۔

۱۸۵۔ اسحٰق بن محمد فروی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ایک زمانہ میں تم یہودیوں سے جنگ کرو گے' اور جب کوئی یہودی کسی پتھر کی آڑ میں چھپے گا' تو وہ پتھر کہے گا کہ اے عبداللہ یہ دیکھو یہ ایک یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ دوڑو اسے قتل کر دو۔

۱۸٦۔ اسحٰق بن ابراہیم (جریر) عمارہ بن قعقاع' ابو زرعہ' ابوہریرہ

(۱) "قیصر کے شہر" سے مراد قسطنطنیہ ہے اس شہر والوں سے جہاد کیلئے مسلمانوں کی طرف سے سب سے پہلے ۵۲ھ میں لشکر روانہ ہوا۔

جَرِيْرٌ عَنْ عُمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجرُ وَرَآئَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَامُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَآئِىْ فَاقْتُلْهُ.

نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا' قیامت بپا نہ ہو گی یہاں تک کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے' حتیٰ کہ وہ پتھر جس کے پیچھے یہودی چھپا ہو گا' کہے گا کہ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے' اسے قتل کر ڈال۔

۱۳۹ بَاب قِتَالِ التُّرْكِ .

باب ۱۳۹۔ ترکوں سے جنگ کا بیان۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ .

۱۸۷۔ ابوالنعمان' جریر بن حازم' حسن بصری' عمرو بن تغلب سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ من جملہ قیامت کی علامتوں کے یہ ہے' کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے' جن کے چہرے ایسے چوڑے ہونگے جیسے چوڑی ڈھالیں۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ.

۱۸۸۔ سعید بن محمد' یعقوب' ابو صالح' اعرج' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ قیامت قائم نہ ہو گی' یہاں تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے (۱) جن کی آنکھیں چھوٹی ہو نگی' رنگ سرخ ناک اور چہرے ایسے چوڑے ہونگے' جیسے چوڑی ڈھالیں' اور قیامت قائم نہ ہو گی' یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے' جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہوں گے۔

۱۴۰ بَاب قِتَالِ الَّذِيْنَ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ۔

باب ۱۴۰۔ بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ کرنے کا بیان۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِىُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُوَلَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ

۱۸۹۔ علی بن عبداللہ' سفیان' زہری' سعید بن میتب' ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی' یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے' جن کی جوتیاں بالوں کی ہو نگی' اور قیامت قائم نہ ہو گی' یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے' جن کے چہرے بڑی ڈھالوں کے مثل ہوں

(۱) ترکی کون لوگ ہیں اور انکا نسب کس سے ملتا ہے؟ اس بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ (۱) یہ حضرت ابراہیمؑ کی ایک باندی قنطورا کی اولاد ہیں (۲) یافث بن نوح کی اولاد ہیں (۳) یاجوج ماجوج کے چچا کی اولاد ہیں۔ ترکوں کے بارے میں احادیث میں جو کچھ بھی مذمت وغیرہ آئی ہے یا ان سے لڑائی کا تذکرہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس وقت یہ قوم کافر تھی، انکی مذمت اور ان سے جنگ صرف اس وجہ سے تھی کہ وہ کافر تھے۔ لیکن اب یہ قوم مسلمان ہے اس لیے احادیث میں جن امور کا تذکرہ ہے وہ اس دور کے مسلمان ترکوں پر نافذ نہیں کیے جاسکتے۔

وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

گے' سفیان کہتے ہیں' ابوالزناد نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اتنی روایت زیادہ کی ہے' کہ ان کی آنکھیں چھوٹی اور ان کی ناکیں چپٹی ہونگی' ان کے چہرے بڑی ڈھالوں کے مثل چوڑے ہوں گے۔

١٤١ بَاب مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ.

باب ۱۴۱۔ شکست کے بعد امام کا سواری سے اتر کر باقی ماندہ ساتھیوں کی صف بندی کر کے اللہ سے مدد مانگنے کا بیان۔

١٩٠۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَايَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَايَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيٰنَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ.

۱۹۰۔ عمرو بن خالد' زہیر' ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں' میں نے حضرت براء سے سنا' ان سے ایک شخص نے پوچھا تھا' ابوعمارہ کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے' انہوں نے کہا نہیں' خدا کی قسم رسول اللہ نہیں بھاگے' بلکہ آپ کے نوعمر اصحاب جن کے پاس ہتھیار نہ تھے' وہ چلے گئے تھے' اور وجہ یہ ہوئی کہ ان کا واسطہ قبیلہ ہوازن اور بنی نصر کے تیر اندازوں سے پڑا' وہ ایسے مشاق تھے کہ ان کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا' انہوں نے ان کو تیروں پر رکھ لیا اس وجہ سے وہ ہٹ گئے' اس کے بعد وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے' اس وقت آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے' جس کو آپ کے چچا کے بیٹے' ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہانک رہے تھے' پس آپ اترے اور آپ نے ارحم الراحمین سے مدد مانگی اس کے بعد فرمایا انا النبی لا کذب' انا ابن عبدالمطلب اور اصحاب کو صف بستہ کیا۔

١٤٢ بَاب الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ.

باب ۱۴۲۔ مشرکوں کیلئے شکست اور زلزلہ کی بددعا کرنے کا بیان۔

١٩١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عِيسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ.

۱۹۱۔ ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' ہشام' محمد' عبیدہ' حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ جنگ احزاب کا دن آیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ان کافروں کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے' انہوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے روکا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

١٩٢۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ

۱۹۲۔ قبیصہ' سفیان' ابن ذکوان' اعرج' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ قنوت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے' کہ اے اللہ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وسَلَّمَ یَدۡعُوۡ فِی الۡقُنُوۡتِ اَللّٰهُمَّ اَنۡجِ سَلَمَةَ بۡنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنۡجِ الۡوَلِیۡدَ بۡنَ الۡوَلِیۡدِ اَللّٰهُمَّ اَنۡجِ عَیَّاشَ ابۡنَ اَبِیۡ رَبِیۡعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنۡجِ الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَللّٰهُمَّ اشۡدُدۡ وَطَاَتَكَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰهُمَّ سِنِیۡنَ كَسِنِیۡ یُوۡسُفَ.

سلمہ بن ہشام کو کفار کے ظلم سے نجات دے' اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے' اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے' اے اللہ قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی کر' اے اللہ اسی طرح کال ڈال دے' جس طرح یوسف کے زمانہ میں قحط سالیاں نازل فرمائی تھیں۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ مُحَمَّدٍ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ اَخۡبَرَنَا اِسۡمٰعِیۡلُ ابۡنُ اَبِیۡ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبۡدَ اللّٰهِ بۡنَ اَبِیۡ اَوۡفٰی یَقُوۡلُ دَعَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وسَلَّمَ یَوۡمَ الۡاَحۡزَابِ عَلَی الۡمُشۡرِكِیۡنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنۡزِلَ الۡكِتَابِ سَرِیۡعَ الۡحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهۡزِمِ الۡاَحۡزَابَ اَللّٰهُمَّ اهۡزِمۡهُمۡ وَزَلۡزِلۡهُمۡ.

۱۹۳۔ احمد بن محمد' عبداللہ' اسمٰعیل بن ابی خالد' عبداللہ بن ابی اوفے سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں کیلئے یہ بددعا کی تھی' کہ اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے حساب کے جلد لینے والے' اے اللہ ان ٹولیوں کو بھگادے' اے اللہ ان کو تتر بتر کردے' اور ان کو اکھاڑ دے۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ اَبِیۡ شَیۡبَةَ حَدَّثَنَا جَعۡفَرُ بۡنُ عَوۡنٍ حَدَّثَنَا سُفۡیَانُ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ مَیۡمُوۡنٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وسَلَّمَ یُصَلِّیۡ فِیۡ ظِلِّ الۡكَعۡبَةِ فَقَالَ اَبُوۡجَهۡلٍ وَّنَاسٌ مِّنۡ قُرَیۡشٍ وَّنُحِرَتۡ جَزُوۡرٌ بِنَاحِیَةِ مَكَّةَ فَاَرۡسَلُوۡا فَجَآؤُا مِنۡ سَلَاهَا وَطَرَحُوۡهُ عَلَیۡهِ فَجَاءَتۡ فَاطِمَةُ فَاَلۡقَتۡهُ عَنۡهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَیۡكَ بِقُرَیۡشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَیۡكَ بِقُرَیۡشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَیۡكَ بِقُرَیۡشٍ لِاَبِیۡ جَهۡلِ بۡنِ هِشَامٍ وَّعُتۡبَةَ بۡنِ رَبِیۡعَةَ وَشَیۡبَةَ بۡنِ رَبِیۡعَةَ وَالۡوَلِیۡدِ بۡنِ عُتۡبَةَ وَاُبَیِّ بۡنِ خَلَفٍ وَعُقۡبَةَ بۡنِ اَبِیۡ مُعَیۡطٍ قَالَ عَبۡدُاللّٰهِ فَلَقَدۡ رَاَیۡتُهُمۡ فِیۡ قَلِیۡبِ بَدۡرٍ قَتۡلٰی قَالَ اَبُوۡ اِسۡحٰقَ وَنَسِیۡتُ السَّابِعَ وَقَالَ یُوۡسُفُ بۡنُ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ اُمَیَّةَ بۡنَ خَلَفٍ وَقَالَ شُعۡبَةُ اُمَیَّةُ اَوۡ اُبَیٌّ وَالصَّحِیۡحُ اُمَیَّةُ.

۱۹۴۔ عبداللہ بن ابی شیبہ' جعفر بن عون' سفیان' ابواسحٰق' عمرو بن میمون' عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں' کہ آنحضرت ایک دن کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے' ابوجہل نے اور قریش کے چند لوگوں نے باہم مشورہ کیا' مکہ سے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی' ان لوگوں نے ایک آدمی بھیجا اور اس کی اوجھ لے آئے' اور آنحضرت ﷺ پر اس کو ڈال دیا' پھر حضرت فاطمہ آئیں اور انہوں نے اس کو آپ کے اوپر سے ہٹایا' اور آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! قریش کی گرفت کر' اے اللہ! قریش کی گرفت کر' اے اللہ! قریش کی گرفت کر' ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابی بن خلف اور عتبہ بن ابی معیط کے لئے آپ نے یہ بددعا کی تھی' عبداللہ بن مسعود کہتے تھے' کہ خدا کی قسم میں نے ان کو بدر کے کنوئیں میں مقتول پڑا دیکھا' اور ابواسحٰق نے کہا کہ میں ساتواں بھول گیا اور یوسف بن ابی اسحٰق نے ابواسحاق کے واسطہ سے امیہ بن خلف کا نام لیا' اور شعبہ نے امیہ یا ابی کہا اور صحیح امیہ ہے۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیۡمَانُ بۡنُ حَرۡبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنۡ اَیُّوۡبَ عَنِ ابۡنِ اَبِیۡ مُلَیۡكَةَ عَنۡ عَائِشَةَ اَنَّ الۡیَهُوۡدَ دَخَلُوۡا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وسَلَّمَ فَقَالُوۡا اَلسَّامُ عَلَیۡكَ فَلَعَنۡتُهُمۡ فَقَالَ مَالَكِ قُلۡتُ

۱۹۵۔ سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' ابن ابی ملیکہ' حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں' کہ یہودی ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے' اور کہا کہ السام علیک یعنی تم پر موت آئے۔ تو میں نے ان پر لعنت کی' آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوگیا ہے میں نے کہا آپ نے

اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْ مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

نہیں سنا' جوان لوگوں نے کہا' فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہہ دیا وعلیکم۔

١٤٣ بَاب هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ اَهْلَ الْكِتَابِ اَوْيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ.

باب ۱۴۳۔ مسلمانوں کا اہل کتاب کو ہدایت کرنے اور ان کو کتاب اللہ کی تعلیم دینے کا بیان۔

١٩٦ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِى ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ وَقَالَ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ .

۱۹۶۔ اسحٰق' یعقوب بن ابراہیم' ابن شہاب کے بھتیجے' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کو خط لکھا اور فرمایا کہ یہ بھی اس میں لکھ دو کہ فان تولیت فان علیك اثم الاریسیین۔

١٤٤ بَاب الدُّعَآءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ بِالْهُدٰى لِيَتَاَلَّفَهُمْ .

باب ۱۴۴۔ تالیف قلوب کے طور پر مشرکین کیلئے راہ ہدایت کی دعا کرنیکا بیان۔

١٩٧ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرِو نِ الدَّوْسِىُّ وَاَصْحَابُهٗ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ .

۱۹۷۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' عبدالرحمٰن' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ طفیل بن عمرو دوسی اور ان کے ساتھی آنحضرت کے پاس آئے' اور کہا کہ یارسول اللہ (قبیلہ) دوس کے لوگوں نے نافرمانی کی' اور آپ کی پیروی سے انکار کر دیا' آپ اللہ سے ان کے لئے بددعا کیجئے' لوگ کہتے' کہ اب حضرت بددعا کرنی چاہتے ہیں' اور دوس کا قبیلہ ہلاک ہو جائیگا' مگر آپ نے بددعا نہیں کی' بلکہ فرمایا اے اللہ دوس کو ہدایت کر اور ان کو دائرہ اسلام میں لے آ۔

١٤٥ بَاب دَعْوَةِ الْيَهُوْدِىِّ وَالنَّصْرَانِىِّ وَعَلٰى مَا يُقَاتِلُوْنَ عَلَيْهِ وَمَا كَتَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ .

باب ۱۴۵۔ یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان(۱) اور ان سے کس بات پر جنگ کی جائے' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو کیا لکھا تھا' اور جنگ سے پہلے دعوت اسلام ضروری ہے۔

١٩٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ لَمَّا اَرَادَ النَّبِىُّ

۱۹۸۔ علی بن جعد' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے جب روم کے بادشاہ کو خط لکھنا

(۱) کافروں کے ساتھ جہاد کرنے سے پہلے انہیں دعوت اسلام دینا اس وقت ضروری ہے جبکہ ان تک اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو، اگر ظن غالب یہ ہو کہ ان تک دعوت اسلام پہنچ چکی ہے، تو پھر ضروری نہیں، البتہ اگر کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو ایسی صورت میں بھی دعوت اسلام مستحب ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُ وْنَ كِتَابًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَخْتُوْنًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ .

چاہا' تو آپ سے بیان کیا گیا' کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط کو نہیں پڑھتے' لہٰذا آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا میں اب بھی اس کی چمک آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں' اس میں آپ نے محمد رسول اللہ' کندہ کرایا تھا۔

۱۹۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَدْفَعُهٗ اِلٰى كِسْرٰى فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ كِسْرٰى خَرَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ .

۱۹۹۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' عقیل' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ' حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط کسریٰ بادشاہ ایران کو بھیجا تو قاصد کو آپ نے حکم دیا تھا' کہ وہ اس خط کو بحرین کے سردار کے حوالے کر دے' پھر بحرین کے سردار نے اس کو کسریٰ تک پہنچایا' جب اس کو کسریٰ نے پڑھا' تو پھاڑ ڈالا' خیال کرتا ہوں کہ سعید بن مسیب کہتے' کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے بددعا کی' کہ وہ بالکل پارہ پارہ کر دیئے جائیں۔

۱۴۶ بَاب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَاَنْ لَّا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَاكَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ .

باب ۱۴۶۔ سرور عالم کا کافروں کو اسلام اور نبوت کی طرف بلانے کا بیان' اور اللہ کا فرمان' کہ ان میں سے ایک دوسرے کو اللہ کے سوا معبود نہ بنائے' اور اللہ کا فرمان اور کسی بشر کے لئے مناسب نہیں' کہ اللہ اسے حکم اور نبوت عطا کرے' پھر لوگوں سے کہے' کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔

۲۰۰ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَآءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَآءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۲۰۰۔ ابراہیم بن حمزہ' ابراہیم بن سعد' صالح بن کیسان' ابن شہاب' عبید اللہ بن عتبہ' حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کو خط لکھا' آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی تھی' اور آپ نے اپنا خط دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا تھا' اور یہ حکم دیا تھا' کہ وہ اس خط کو سردار بصریٰ کے حوالہ کر دیں' تاکہ وہ اس کو قیصر تک پہنچا دے' قیصر جب سے اللہ نے اسے فتح فارس عنایت کی تھی' مقام حمص سے بیت المقدس کی طرف گیا ہوا تھا' اللہ کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرنے کیلئے' پس جب قیصر کے پاس رسول اللہ ﷺ کا نامہ مبارک پہنچا' اور اس نے اس کو پڑھا' تو کہا ان کی قوم کے کسی آدمی کو میرے پاس ڈھونڈھ لاؤ' تاکہ میں اس سے رسول اللہ ﷺ کی بابت پوچھوں' حضرت ابن عباس کہتے ہیں' مجھ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ قَرَاَهٗ لِتَمِسُوْالِيْ هٰهُنَا اَحَدًا مِّنْ قَوْمِهٖ لَاَسْاَلَهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيٰنُ اَنَّهٗ كَانَ بِالشَّامِ فِيْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِ مُوْا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانُ فَوَجَدَ نَا رَسُوْلَ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِيْ وَبِاَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا اِيْلِيَاءَ فَاُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهٖ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَاِذَا حَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَاقَرَابَةُ مَابَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ غَيْرِيْ فَقَالَ قَيْصَرُ اَدْنُوْهُ وَاَمَرَ بِاَصْحَابِيْ فَجَعَلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لِاَصْحَابِهٖ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانُ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ اَنْ يَّاْ ثُرَ اَصْحَابِيْ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهٗ حِيْنَ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّيْ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَاْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْ جُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْنَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَافَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَاقَالَ قُلْتُ لَاقَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَاقَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآءُ هُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ اَوْيَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ

ابوسفیان نے بیان کیا کہ وہ اس زمانہ میں قریش کے چند لوگوں کے ساتھ تھے' جو بغرض تجارت شام گئے تھے' یہ سفر اس مدت میں ہوا' جب کہ رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح قرار پائی تھی' ابوسفیان کہتے ہیں' کہ ہمیں شام کے کسی مقام میں قیصر کے قاصد نے پایا' اور وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو بیت المقدس لے گیا' تو ہم قیصر کے سامنے لے جائے گئے' وہ اس وقت اپنے دربار میں بیٹھا تھا' اور سرداران روم اس کے اردگرد جمع تھے' قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا' کہ ان سے پوچھو' کہ یہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے' نسب میں سب سے زیادہ اس کا قریب ان میں کون ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں ان سب سے زیادہ ان کا قریب عزیز ہوں۔ قیصر نے کہا ان کے اور تمہارے درمیان کیا قرابت ہے؟ میں نے کہا کہ وہ میرے چچا کے بیٹے ہیں' قافلہ میں اس وقت میرے سوا عبد مناف کی اولاد میں سے کوئی نہ تھا' قیصر نے کہا ان کو میرے پاس لے آؤ' اور میرے ساتھیوں کی نسبت حکم دیا' کہ وہ میری پیٹھ کے پیچھے میرے شانے کے پاس کھڑے کر دیئے جائیں' پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا' کہ ان کے ساتھیوں سے کہدو' کہ میں ان سے اس شخص کے حالات پوچھوں گا' جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں' اگر یہ جھوٹ کہیں' تو تم ان کی تکذیب کر دینا' ابوسفیان کہتے ہیں' خدا کی قسم! اگر اس وقت اس بات کی شرم نہ ہوتی' کہ میرے ساتھی مجھے جھوٹا کہیں گے' تو میں اپنی طرف سے بھی قیصر سے کچھ بیان کرتا' جب کہ اس نے آنحضرت کی بابت مجھ سے کچھ پوچھا تھا' مگر مجھے اس بات کی غیرت آئی' کہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے' اس لئے میں نے بالکل سچ سچ بیان کر دیا' اس کے بعد قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا' کہ ان سے پوچھو' کہ یہ شخص جو تم لوگوں کے درمیان ہے اس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں بڑے نسب والے ہیں' کہنے لگا کہ کیا اس سے پہلے تم میں سے کسی نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے کہا نہیں' کہنے لگا کہ کیا قبل اس کے جو بات انہوں نے کہی ہے کیا تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں' کہنے لگا کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا؟ میں نے کہا نہیں' کہنے لگا کیا امیر لوگوں نے ان کی پیروی کی یا غریبوں نے؟ میں نے کہا امیروں نے نہیں بلکہ

فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ
قُلْتُ لَاقَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَاوَنَحْنُ الْاٰنَ مِنْهُ
فِيْ مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ اَنْ يَغْدِرَ قَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ
وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا اَنْتَقِصُهٗ بِهٖ
لَا اَخَافُ اَنْ تُؤْثَرَ عَنِّيْ غَيْرُ هَا قَالَ فَهَلْ
قَاتَلْتُمُوْهَا اَوْقَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ
كَانَتْ حَرْبُهٗ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا
وَّسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ
الْاُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ قَالَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَّعْبُدَ
اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَانُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ
يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَيَاْ مُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ
وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَآءِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ
لِتَرْجُمَانِهٖ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قُلْ لَّهٗ اِنِّيْ
سَاَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ ذُوْنَسَبٍ
وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا
وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ
فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ
هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ يَاْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيْلَ
قَبْلَهٗ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ
اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَافَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ
يَكُنْ لِّيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى
اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ
فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْكَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ
قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَآئِهٖ وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ
النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّ
ضُعَفَاءَ هُمُ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ
هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَوْيَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ
وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ
اَحَدٌ سُخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ
اَنْ لَافَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهٗ

غریب لوگ ان کی پیروی کر رہے ہیں! پھر کہنے لگا' وہ لوگ روز بروز
زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم؟ میں نے کہا زیادہ ہوتے جا رہے ہیں' کہنے
لگا پھر کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونیکے بعد ناخوش ہو کر پھر
بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں' کہنے لگا کیا گاہے وعدہ خلافی کرتے
ہیں؟ میں نے کہا' کبھی نہیں' اور اب ہم ان کی طرف سے صلح کی
مدت کے اختتام پر ہیں' ہمیں خوف ہے' کہ وہ عہد شکنی کرینگے'
ابوسفیان نے کہا' مجھے ایسی بات اپنی طرف سے داخل کرنے کا جس پر
لوگ مجھے جھوٹا نہ کہہ سکیں' سوا اس بات کے اور موقع نہیں ملا' کہنے
لگا کیا تم نے کبھی ان سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں! کہنے لگا' پھر
تمہاری اور ان کی جنگ کس طرح رہی؟ میں نے کہا لڑائی تو ڈول کشی
کی طرح ہے' کبھی وہ ہم پر غلبہ پا جاتے ہیں' اور کبھی ہم ان پر کہنے لگا'
آخر وہ تم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا وہ ہمیں صرف اس
بات کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ
کسی کو شریک نہ کریں' ہمارے باپ دادا جن کی پرستش کرتے تھے'
ان کی عبادت سے روک دیا ہے' ہمیں نماز' صدقہ' پرہیزگاری' وعدہ
وفائی اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں' جب میں یہ سب کچھ
کہہ چکا' تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ میں نے تم
سے ان کے نسب کی بابت پوچھا' تو تم نے کہا' وہ ذی نسب ہیں' اور
تمام پیغمبر اپنی قوم کے نسب میں اسی طرح بڑے درجہ کے بھیجے گئے
ہیں' اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا ان سے پہلے یہ بات تم سے کسی
نے کہی' تم نے کہا نہیں' اگر ان سے پہلے کسی نے یہ بات کہی ہوتی' تو
میں کہہ دیتا' کہ وہ ایسے شخص ہیں جو اس قول کی اقتداء کرتے ہیں' جو
ان سے پہلے کہا جا چکا ہے' میں نے تم سے پوچھا کہ کیا قبل اس کے کہ
جو بات انہوں نے کہی ہے' تم ان کو جھوٹ کے ساتھ متھم جانتے تھے'
تم نے کہا نہیں' پس میں سمجھ گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا' کہ وہ لوگوں پر
جھوٹ بولنا چھوڑ دیں' اور اللہ پر جھوٹ بولیں' اور میں نے تم سے
پوچھا' کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے' تم نے کہا نہیں' میں
کہتا ہوں' کہ اگر ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا' تو وہ اس
طریقہ سے اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتے ہیں' اور میں نے تم
سے پوچھا' کیا سرمایہ دار ان کے پیرو ہیں' یا غریب لوگ' تم نے کہا کہ

الْقُلُوْبَ لَايَسْخَطُهٗ اَحَدٌ وَّسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَايَغْدِرُوْنَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ اَنْ قَدْ فَعَلَ وَاَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهٗ تَكُوْنُ دُوَلًا يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُوْنَ عَلَيْهِ الْاُخْرٰى وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ بِمَاذَا يَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْابِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَاكُمْ عَمَّاكَانَ يَعْبُدُ اٰبَآءُكُمْ وَيَاْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَآءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلٰكِنْ لَّمْ اَظُنَّ اَنَّهٗ مِنْكُمْ وَاِنْ يَّكُ مَاقُلْتَ حَقًّا فَيُوْشِكُ اَنْ يَّمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْاَرْجُوْآ اَنْ اَخْلُصَ اِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ ثُمَّ دَعَابِكِتٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا اَنْ قَضٰى مَقَالَتَهٗ عَلَتْ اَصْوَاتُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ مِنْ عُظَمَآءِ الرُّوْمِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا اَدْرِيْ مَاذَا قَالُوْا وَاُمِرْنَا فَاُخْرِجْنَا فَلَمَّا اَنْ خَرَجْتُ مَعَ اَصْحَابِيْ وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ

زیادہ تر غریب لوگوں نے ان کی اتباع کی ہے' اور تمام پیغمبروں کی اتباع یہی لوگ کرتے ہیں' اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم' تو تم نے کہا' وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں' ایمان کا یہی حال ہے کہ وہ عنقریب کامل ہو جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص بعد اس کے کہ ان کے دین میں داخل ہو' اس سے ناخوش ہو کر پھر بھی جاتا ہے؟ تم نے کہا نہیں' ایمان کا یہ ہی حال ہے' جب اس کی بشاشت دلوں میں مل جاتی ہے تو پھر کوئی شخص اس سے خفا نہیں ہوتا' اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کبھی عہد شکنی کرتے ہیں! تم نے کہا نہیں' اسی طرح تمام رسول وعدہ خلافی نہیں کرتے' اور میں نے تم سے یہ بھی پوچھا کہ کیا تم نے ان سے جنگ کی ہے' اور انہوں نے تم سے جنگ کی ہے۔ تم نے کہا ہاں' انہوں نے ایسا کیا ہے اور یہ کہ ہماری اور ان کی جنگ ڈول کی طرح رہتی ہے' کبھی وہ تم پر غالب آتے ہیں' اور کبھی تم ان پر چھا جاتے ہو' اسی طرح تمام پیغمبروں کی آزمائش کی جاتی ہے' اور انجام کار سرخروئی اور عزت انہیں کیلئے ہے' میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں' تم نے کہا وہ ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ تم اللہ کی عبادت کرو' اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' وہ تمہیں ان چیزوں کی پرستش سے روکتے ہیں' جن کی عبادت تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے' اور وہ تم کو نماز' صدقہ' پرہیزگاری' ایفائے عہد اور ادائے امانت کا حکم دیتے ہیں' اور یہی پیغمبر کی صفت ہے' میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر ظاہر ہونے والے ہیں' مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہونگے' جو کچھ تم کہتے ہو اگر وہ سچ ہے' تو عنقریب وہ میری اس جگہ کے مالک ہو جائیں گے' مجھے امید ہے کہ میں ان سے ملوں گا' لیکن یہ بہت دور کی بات ہے اگر میں ان کے پاس ہوتا' تو ان کے مقدس پیروں کو دھوتا' ابوسفیان سے مروی ہے کہ قیصر نے پھر آپ کا خط منگوا کر پڑھایا' اس کا مضمون یہ ہے' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (یہ خط) اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے' ہرقل بادشاہ روم کے نام' سلام ہو' اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے' امابعد! میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں' اسلام لے آ' تو بچ جائے گا اسلام لے آ' تو اللہ تم کو دوگنا ثواب دے گا' اور اگر اسلام سے انکار کرو گے' تو تمہاری پوری قوم کا

كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ يَخَافُهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ مَازِلْتُ ذَلِيْلًا مُسْتَيْقِنًا بِاَنَّ اَمْرَهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ قَلْبِي الْاِسْلَامَ وَاَنَا كَارِهٌ۔

گناہ تم کو ہوگا۔ اے اہل کتاب تم ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے تمہارے دونوں کے درمیان میں مشترک ہے' وہ یہ کہ ہم سب لوگ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' اور ہم میں سے کوئی شخص کسی مخلوق کو معبود نہ بنائے۔ پھر تم اگر اعراض کرو گے' تو گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں' ابوسفیان راوی ہیں کہ ہرقل نے اس خط کو پڑھوا کر سب کو سنایا۔ اہلیان دربار میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں' اور نتیجہ شور و شغب تک پہنچا' مہر شہر کا حاکم اور وزراء مملکت میں زور زور سے باتیں ہونے لگیں' اور نہ معلوم کیا کیا' اول تول بکتے رہے آخر کار ہم لوگوں کو دربار سے باہر نکال دیا گیا' چنانچہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا' میں نے ان سے تنہائی میں کہا' اب تو ابن ابی کبشہ یعنی محمد کا کام بہت بڑھ گیا ہے' یہ روم کا بادشاہ جنگ میں ان سے ڈرتا ہے اور میں اپنے دل میں ذلت محسوس کرنے لگا' اور اس بات کا یقین ہو گیا' کہ محمد کا دین عنقریب غالب آ جائے گا' یہاں تک کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کو پختہ کر دیا۔

٢٠١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذٰلِكَ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطٰى فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَاَمَرَ فَدُعِيَ لَهٗ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ مَكَانَهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يُّهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

۲۰۱۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' عبدالعزیز بن ابی حازم' ابو حازم سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا' کہ اب کے جھنڈا اس کو دوں گا' جس کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گی' پھر صحابہ میں سے ہر ایک اس بات کی امید کرنے لگے' کہ علم و پرچم ہم کو مرحمت ہوگا' لیکن دوسرے دن تمام صحابہ کی موجودگی میں' سرور عالم نے فرمایا' علی کہاں ہیں؟ کسی نے کہا' ان کی آنکھوں میں درد ہے' آپ نے ان کو بلایا' اور وہ آپ کے سامنے حاضر کئے گئے' آپ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب لگایا' جب وہ اچھے ہو گئے' اور ایسا معلوم ہوتا تھا' کہ پہلے ان کو کوئی شکایت تھی ہی نہیں' اس کے بعد ان کو علم دیا' حضرت علی نے کہا' ہم ان کافروں سے جنگ کریں گے' کہ وہ ہمارے مثل ہو جائیں' آپ نے فرمایا کہ آہستگی کرو' جب تم ان کے میدان میں جاؤ' تو ان کو اسلام کی دعوت دینا' اور جو خدا کی طرف سے ان پر فرض ہے' اس سے ان کو آگاہ کرنا' قسم ہے خدا کی' کہ اگر تمہارے ذریعہ کسی ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی' تو یہ عمل تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ اچھا ہے۔

۲۰۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وحَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنْ حَمِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يَغْزُ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا .

۲۰۲۔ عبداللہ بن محمد' معاویہ بن عمرو' ابواسحٰق' حمید' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے جہاد کرتے تھے' تو بغیر اس کے کہ صبح ہو جائے' جہاد شروع نہ کرتے' پھر اگر آپ اذان کی آواز سن لیتے' تو جہاد موقوف کر دیتے' اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے' تو صبح کے بعد فوراً قتل و خونریزی کا حکم دیتے' چنانچہ ہم خیبر میں بھی رات ہی کے وقت گئے تھے۔

۲۰۳ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ غَزَا بِنَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ حَمِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلًا وَكَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَّا يُغِيْرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

۲۰۳۔ قتیبہ' اسمٰعیل بن جعفر' حمید' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ خیبر میں شب کے وقت پہنچے' اور آپ جب شب کے وقت کسی قوم کے پاس جاتے تھے' تو بغیر صبح ہوئے ان کی مار نہ کرتے تھے' پھر جب صبح ہوئی' تو یہود اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر نکلے' جب انہوں نے آپ کو دیکھا' تو کہا کہ محمد (ﷺ) آگئے' خدا کی قسم اور ان کا لشکر بھی آگیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) خیبر برباد ہو گیا' ہم جب کسی قوم کے میدان میں ڈیرے ڈالتے ہیں' تو ان سہمے ہوؤں کی صبح' شام غریباں سے بدل جاتی ہے۔

۲۰۴ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۴۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سعید بن میتب' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' کہ میں لوگوں سے جہاد کروں' یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہدیں۔ پس جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے گا' اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جائے گا' حق کے بدلے' اور اس کا حساب و کتاب خدا کے ذمہ ہے' اس مضمون کو حضرت عمر اور ابن عمرؓ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے۔

۱۴۷ بَاب مَنْ اَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا وَمَنْ اَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ .

باب ۱۴۷۔ ایک خاص مقام کا ارادہ کرنے اور توریہ کے طور پر کسی اور طرف جہاد کے اظہار کا بیان' اور یہ کہ جمعرات کو سفر کرنے کی فضیلت ثابت ہے۔

۲۰۵ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

۲۰۵۔ یحیٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ عبداللہ بن کعب بن

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ كَعْبٍؓ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا.

مالک سب بیٹوں میں سے حضرت کعب کو لے کر چلنے والے تھے' کہ میں نے حضرت کعب بن مالکؓ سے سنا' جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے جہاد میں پیچھے رہ گئے تھے' کہ آنحضرت ﷺ جب کسی جہاد کا ارادہ فرماتے تھے' تو بطور توریہ کے دوسرے جہاد کو ظاہر فرماتے تھے۔

۲۰۶ ـ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً يَغْزُوْهَا اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَعَدُوٍّ كَثِيْرٍ فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاهَبُوْا اُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَعَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُوْلُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

۲۰۶۔ احمد بن محمد' عبداللہ' یونس' زہری' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں' کہ میں نے حضرت کعب بن مالکؓ کو فرماتے ہوئے سنا' کہ آنحضرت ﷺ اکثر جب کسی جہاد کا ارادہ فرماتے' تو (مصلحت کی وجہ سے اپنے عمل سے) اس کے خلاف مقام کو'(۱) ظاہر فرماتے' یہاں تک کہ غزوہ تبوک آگیا' اس جہاد کا ارادہ رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں فرمایا' اور دور دراز کا سفر اور جنگلات کا سامنا تھا' اور دشمنوں کی کثیر تعداد سے مقابلہ تھا' تو آپ نے مسلمانوں سے اس جہاد کو صاف صاف بتلا دیا تھا' تاکہ وہ اپنے دشمن کے مطابق سامان تیار کرلیں' اور جس طرف جانا تھا' وہ بھی بتا دیا تھا' یونس نے بواسطہ زہری بیان کیا ہے' کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے فرمایا' کہ حضرت کعب بن مالک فرمایا کرتے تھے' کہ کم ہوتا تھا' کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات کے سوا اور کسی دن سفر کیلئے نکلیں۔

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

عبداللہ بن محمد' ہشام' معمر' زہری' عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' کہ آنحضرت ﷺ غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ سے) نکلے تھے' اور آنحضرت ﷺ یہ دوست رکھتے تھے کہ سفر کیلئے جمعرات کے دن نکلا جائے۔

۱۴۸ بَابُ الْخُرُوْجِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

باب ۱۴۸۔ ظہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنے کا بیان۔

۲۰۷ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۲۰۷۔ سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' ابو قلابہ' انس سے روایت

---

(۱) اس کو توریہ کہتے ہیں۔ توریہ کا معنی یہ ہے کہ کوئی ذو معنی لفظ بولا جائے اس طریقہ سے کہ سننے والا ایک معنی مراد لے اور متکلم کی مراد دوسرا معنی ہو جنگی حکمت عملی کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا.

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعت اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں' اور میں نے صحابہ سے سنا کہ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ با آواز بلند کہتے جاتے تھے۔

۱۴۹ بَاب الْخُرُوْجِ اٰخِرَ الشَّهْرِ وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اِنْطَلَقَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ .

باب ۱۴۹۔ اخیر مہینے میں نکلنے کا بیان' اور کریب نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ مدینہ سے ذیقعدہ کی پچیسویں تاریخ کو روانہ ہوئے تھے' اور مکہ شریف میں ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو پہنچے تھے۔

۲۰۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ ؓ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَلَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْىٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ ؓ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَاهٰذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ .

۲۰۸۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' یحییٰ بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیلئے پچیس ذی قعدہ کو روانہ ہوئے' ہم کو صرف حج کا خیال تھا' لیکن جب ہم مکہ کے قریب پہنچے' تو رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا' جس شخص کے ہمراہ قربانی نہ ہو' اور وہ کعبہ کا طواف اور کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر چکا ہو' تو احرام کھولدے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ قربانی والے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ تو میں نے پوچھا' کہ یہ کیسا گوشت ہے؟ کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں کی طرف سے قربانی کی ہے' مشہور راوی یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ سے بیان کی' تو انہوں نے کہا' اللہ کی قسم حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے یہ حدیث تم سے بالکل ٹھیک بیان کی ہے۔

بارھواں پارہ

۱۵۰ بَاب الْخُرُوجِ فِی رَمَضَانَ .

۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّھْرِیُّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ الْکَدِیْدَ اَفْطَرَ قَالَ سُفْیَانُ قَالَ الزُّھْرِیُّ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ.

۱۵۱ بَاب التَّوْدِیعِ وَقَالَ ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرٌو عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا اِنْ لَقِیْتُمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِرَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ سَمَّاھُمَا فَحَرِّقُوْھُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ اَتَیْنَاہُ نُوَدِّعُہٗ حِیْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ فَقَالَ اِنِّی کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لَایُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ اَخَذْتُمُوْھُمَا فَاقْتُلُوْھُمَا.

۱۵۲ بَاب السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ لِلْاِمَامِ.

۲۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِی نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

بارھواں پارہ

باب ۱۵۰۔ ماہ رمضان میں سفر کرنے کا بیان۔

۲۰۹۔ علی بن عبداللہ' سفیان' زہری' عبیداللہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان میں روزہ رکھ کر سفر کیا' اور مقام کدید میں پہنچ کر افطار فرمایا' سفیان نے بواسطہ زہری کہا' کہ عبیداللہ نے حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہی مضمون حدیث بیان کیا ہے' اور اس کے ماقبی پوری حدیث بیان کی۔

باب ۱۵۱۔ سفر کے وقت دوستوں اور رشتہ داروں کو رخصت کرنے کا بیان' اور ابن وہب نے کہا' کہ مجھے بتوسط عمرو' بکر اور سلیمان بن یسار کے ابوہریرہؓ سے یہ حدیث پہنچی ہے' کہ آنحضرتؐ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا' اور قریش کے دو آدمیوں کے نام لے کر فرمایا' کہ اگر تم کو قریش کے فلاں فلاں آدمی ملیں' تو انہیں آگ کی نذر کر دینا' ابوہریرہؓ کہتے ہیں' جب ہم چلنے لگے' تو آپ کے پاس رخصت ہونے کو آئے' تو ارشاد فرمایا' کہ میں نے تم کو حکم دیا تھا' کہ فلاں فلاں کو نذر آتش کر دینا(۱) لیکن آگ سے تو اللہ تعالیٰ عذاب دیتا ہے' لہٰذا تم ان کو گرفتار کر کے تلوار کے گھاٹ اتار دینا۔

باب ۱۵۲۔ احکام امام کی تعمیل اور فرمانبرداری کا بیان۔

۲۱۰۔ مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' محمد بن صباح' اسمٰعیل بن زکریا' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں'

(۱) انسان خواہ کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو بلکہ کوئی بھی جاندار ہو بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے جلانے کی ممانعت کر دی تھی۔ اس حدیث میں جو حکم ہے وہ پہلے کا ہے، پھر شریعت اسلامی کا قانون یہی قرار پایا کہ خواہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو جلانے کی سزا کسی کو بھی نہ دی جائے جیسا کہ اس حدیث کے آخر میں اسکی تصریح ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَّالَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَاسَمْعَ وَلَا طَاعَةَ .

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کی بات سننا اور حکم ماننا ہر شخص پر فرض ہے جب تک کہ کسی بری بات اور گناہ کرنے کا حکم نہ دیا جائے' اور اگر کسی گناہ کے کرنے کا حکم دیا جائے' تو اس وقت امام کی بات نہ سنے' اور نہ اس کے احکام ہی مانے جائیں۔

١٥٣ بَاب يُقَاتَلُ مِنْ وَرَآءِ الْاِمَامِ وَيُتَّقٰى بِهٖ .

باب ۱۵۳۔ امام کی طرف سے جنگ کرنے کے اور اسکے ذریعہ پناہ مانگنے کا بیان۔

٢١١ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ .

۲۱۱۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا' کہ ہم لوگ دوسری امتوں سے باعتبار زمانہ اگرچہ اخیر میں ہیں' لیکن مرتبہ میں بہت آگے اور بلند ہیں' نیز اسی اسناد سے بیان کیا ہے' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے میری اطاعت کی' اس نے اللہ کی اطاعت کی' اور جس نے میری نافرمانی کی' اس نے اللہ کی نافرمانی کی' اور جو شخص حاکم شریعت کی اطاعت کریگا' اس نے میری اطاعت کی' اور جو حاکم کی خلاف ورزی کریگا' اس نے میری نافرمانی کی' سنو امام ڈھال کی طرح ہے (۱) اسکی آڑ لے کر جنگ کی جاتی ہے' اور اسی کی پناہ لی جاتی ہے' پس اگر وہ اسے ڈرنے اور عدل و انصاف کرنے کا حکم دے' تو اس کو ثواب ملے گا' اور وہ اگر اس کی خلاف ورزی کرے' تو اس پر گناہ ہوگا۔

١٥٤ بَاب الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ اَنْ لَّايَفِرُّوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

باب ۱۵۴۔ میدان جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کا بیان' اور بعض کہتے ہیں' موت پر ہے حسب فرمان الٰہی کہ بے شک اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہوگیا' جب کہ اے رسول اکرم تم سے لوگ درخت کے تلے بیعت کر رہے تھے۔

٢١٢ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِيْ بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِّنَ اللّٰهِ فَسَاَلْتُ نَافِعًا عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ

۲۱۲۔ موسیٰ' جویریہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ سال آئندہ یعنی بیعت رضوان کے بعد جب ہم پھر لوٹے' تو ہمارے دونوں ساتھیوں میں سے کسی نے اس درخت کو نہ پایا' جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی' جہاں اللہ کی مہربانی تھی' اس کے بعد میں نے نافع سے پوچھا' کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کس

(۱) امام سے مراد وہ شخص ہے جو مسلمانوں کے معاملات اور امور کا منتظم ہو اسکو ڈھال اس لیے فرمایا کہ اس کے نظم کی بناء پر لوگ دشمن کے حملہ سے اور آپس کی تکالیف سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَابَا يَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ .

بات پر بیعت لی تھی، موت پر؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ جنگ میں ثابت قدم رہنے پر بیعت لی تھی۔

۲۱۳ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ لَهٗ: اِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ : لَااُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، عمرو، عباد، حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، کہ واقعہ حرہ(۱) کے زمانہ میں ایک شخص نے آکر مجھ سے کہا، کہ حنظلہ کے بیٹے لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں، تو حضرت عبداللہ نے کہا، کہ ہم رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے اس شرط پر بیعت نہیں کریں گے۔

۲۱٤ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰى ظِلِّ الشَّجَرَةِ قَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ اَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْبَا يَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهٗ يَااَبَامُسْلِمٍ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ .

۲۱۴۔ مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں، کہ میں رسول اللہ ﷺ سے بیعت رضوان کے بعد ایک درخت کے سایہ کی طرف چلا، لوگوں کے کم ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابن اکوع آیئے بیعت نہیں کرنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو بیعت کر چکا ہوں، فرمایا مکرر، چنانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی، میں نے ان سے کہا، اے ابو مسلم! تم نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی، انہوں نے جواب دیا موت پر بیعت کی تھی۔

۲۱۵ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ: نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا اَبَدًا فَاَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّاعَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ .

۲۱۵۔ حفص، شعبہ، حمید، انس سے روایت کرتے ہیں، کہ خندق کے دن انصار کہہ رہے تھے، ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر بیعت کی ہے اور جب تک زندہ رہیں گے، لگاتار جہاد کرتے رہیں گے، اور جہاد ہی ہماری زندگی ہے، جس کے جواب میں رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، اے اللہ عیش تو آخرت ہی کی ہے، اور اے اللہ! تو انصار و مہاجرین کو سر بلند کر، اور انہیں عیش و آرام عطا فرما۔

۲۱٦ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَخِيْ فَقُلْتُ بَايِعْنَا

۲۱۶۔ اسحٰق، محمد بن فضیل، عاصم، ابو عثمان، مجاشع سے روایت کرتے ہیں، کہ میں اپنے بھائی کو اپنے ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ

(۱) یہ واقعہ ۵۳ھ میں یزید بن معاویہ کے دور میں پیش آیا۔ جنگ کے موقع پر امام موت پر عہد لے یا صبر و استقامت پر دونوں کا مقصد ایک ہی ہے کہ جنگ سے راہ فرار اختیار نہ کی جائے۔

عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ.

ہجرت تو مسلمانوں کے لئے ختم ہو چکی' تو میں نے عرض کیا' آپ کس بات پر ہم سے بیعت لیں گے' ارشاد فرمایا' اسلام اور جہاد پر۔

۱۵۵ بَاب عَزْمِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيْهَا يُطِيْقُوْنَ .

باب ۱۵۵۔ امام کا لوگوں پر حسب استطاعت احکام واجب کرنے کا بیان۔

۲۱۷ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَقَدْ آتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَاَلَنِيْ عَنْ اَمْرٍ مَّا دَرَيْتُ مَا اَرُدُّ عَلَيْهِ: فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيْطًا يَخْرُجُ مَعَ اُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِيْ فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِيْ اَشْيَآءٍ لَايُحْصِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لَكَ اِلَّا اَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسٰى اَنْ لَايَعْزِمَ عَلَيْنَا فِيْ اَمْرٍ اِلَّا مَرَّةً حَتّٰى نَفْعَلَهٗ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَنْ يَّزَالَ بِخَيْرٍ مَّا اتَّقَى اللّٰهَ وَاِذَا شَكَّ فِيْ نَفْسِهٖ شَيْءٌ سَاَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَاَوْشَكَ اَنْ لَّاتَجِدُوْهُ وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهٗ وَبَقِيَ كَدَرُهٗ .

۲۱۷۔ عثمان' جریر' منصور' ابووائل سے روایت کرتے ہیں' کہ عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے ایک دن کہا کہ آج میرے پاس ایک آدمی نے آکر مسئلہ پوچھا' جس کا جواب میں نہ دے سکا' اس نے کہا ہم اس شخص کے بارے میں کیا رویہ اختیار کریں' جو ہتھیاروں سے لیس اور بالکل تندرست ہے' وہ ہمارے رئیسوں کی معیت میں جہاد بھی کرتا ہے' لیکن وہ ایسے احکام دیتا ہے' جن کی ہم تعمیل نہیں کر سکتے ہیں میں نے اسکو جواب دیا' بخدا میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں تمہیں کیا جواب دوں' البتہ یہ سن لو کہ' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے' تو آپ ہمیں ہر کام کا ایک دفعہ حکم دیتے' اور اس کام کو ہم کر لیا کرتے' اور بلاشک تم میں سے ہر شخص اس وقت تک اچھا رہے گا' جب تک اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا' اور جب کسی کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہو' تو اسکو چاہئے کہ وہ دوسرے آدمی سے دریافت کرلے' جو اسکی تسلی کر دے اور تم عنقریب ایسی اچھی صفات کے آدمیوں کو پاؤ گے' اور قسم ہے اس معبود واحد کی' جتنی دنیا گزر چکی ہے' اس کی بابت میں کہتا ہوں کہ وہ ایک حوض کی طرح ہے' جس کا صاف و شفاف پانی تو پی لیا گیا ہے' اور اس کی گار باقی رہ گئی ہے۔

۱۵۶ بَاب كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ.

باب ۱۵۶۔ آنحضرت ﷺ جب دن میں اول وقت لڑائی نہ کرتے' تو پھر سورج کے ڈھلنے تک لڑائی کو موخر کر دیتے تھے۔(۱)

۲۱۸ ۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو و حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ

۲۱۸۔ عبداللہ' معاذ' ابواسحٰق' موسیٰ' سالم' حضرت عمرو بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ابوالنضر سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی اوفی نے ایک خط بھیجا' جس کو میں نے پڑھا تھا کہ آنحضرت ﷺ

(۱) سورج کے ڈھلنے تک لڑائی موخر کرنے میں کئی حکمتیں ہو سکتی ہیں (۱) یہ نماز کا وقت ہے مسلمان اپنے لشکروں کیلئے نماز کے بعد دعائیں کریں گے (۲) یہ ہوا کے چلنے کا وقت ہے کبھی حق تعالیٰ ہواؤں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد فرماتے ہیں (۳) نماز کا وقت ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خاص برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَّهٗ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَاْتُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ لَاتَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

ایک مرتبہ دوران جہاد میں سورج ڈھلنے کے منتظر رہے' اور آفتاب ڈھل جانے کے بعد آپ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا' کہ اے لوگو! تم دشمن سے دوبدو ہونے کی خواہش نہ کرو' اور اللہ تعالیٰ سے عافیت و سلامتی طلب کرو' اور جب تم دشمن سے مقابلہ کرو' تو صبر کرو' اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے' پھر فرمایا' کہ اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے اور بادلوں کو چلانے والے اور کافروں کو لرزاں و خیزاں بھگانے والے مالک' تو ان کافروں کو شکست دیدے' اور ہم کو ان پر فتح عنایت فرما۔

١٥٧ بَاب اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْاِمَامَ لِقَوْلِهٖ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

باب ۱۵۷۔ امام سے اجازت طلب کرنے کا بیان' اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق' کہ مومن وہ ہیں' جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے' اور جب کسی کام کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں' تو اجازت حاصل کئے بغیر جاتے نہیں ہیں' آخر آیت تک۔

٢١٩ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لَّنَا قَدْ اَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ وَدَعَالَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَّنَا نَاضِحٌ غَيْرُهٗ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيْهِ فَبِعْتُهٗ اِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ

۲۱۹۔ اسحٰق' جریر' مغیرہ' شعبی' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدان جنگ میں تھا' اسی میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے' اور میں اپنے پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا' اور چل نہیں رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا' تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے' میں نے عرض کیا' وہ تھک گیا ہے' تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبی رخ سے آکر اس کو ڈانٹا' اور اس کیلئے دعا کی' اور پھر آپ میرے اونٹ کے سامنے چلتے رہے' اور فرمایا اب تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا' یہ تو بہتر ہو گیا ہے' اور دراصل اس کو آپ کی برکت حاصل ہو گئی ہے' فرمایا کہ تم اس کو میرے ہاتھ بیچو گے؟ تو میں شرمایا کیونکہ میرے پاس پانی بھرنے کیلئے اور کوئی اونٹ نہیں تھا' لیکن اس کے باوجود میں نے ہاں کہہ دی' تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو تم اس کو بیچ ڈالو' پھر میں نے اس کو اس شرط پر فروخت کر دیا' کہ مدینہ تک اس پر سواری کروں گا' پھر میں نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حال میں

عَرُوْسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهٗ فَاَذِنَ لِیْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَقِیَنِیْ خَالِیْ فَسَاَلَنِیْ عَنِ الْبَعِیْرِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا صَنَعْتُ فِیْهِ فَلَامَنِیْ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ حِیْنَ اسْتَأْذَنْتُهٗ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَیِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَیِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُوُفِّیَ وَالِدِیْ اَواسْتُشْهِدَ وَلِیْ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَیْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَیِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَیْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ غَدَوْتُ عَلَیْهِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَیَّ قَالَ الْمُغِیْرَةُ هٰذَا فِیْ قَضَائِنَا حَسَنٌ لَانَرٰی بِهٖ بَاْسًا .

شادی ہوئی ہے' اور میں نے آپ سے اجازت طلب کی' اور آپ نے مجھے اجازت دے دی' چنانچہ میں اپنے سب ساتھیوں سے پہلے ہی مدینہ پہنچ گیا' اور سب سے پہلے مدینہ میں مجھے میرے ماموں ملے' اور انہوں نے اسی اونٹ کا حال پوچھا' تو سارا ماجرا میں نے ان کو کہدیا' اور انہوں نے پورا واقعہ سن کر مجھے ملامت کی' اور جس وقت میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روانگی کی اجازت طلب کی' تو آپ نے فرمایا' کہ اے جابر تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا شادی شدہ سے' تو میں نے کہا شادی شدہ سے؟ جس پر آپ نے فرمایا' تم نے کنواری سے شادی کی ہوتی' تاکہ تم دونوں آپس میں کھیلتے' میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد نے وفات پائی' یا شہید ہوئے' اور میری چھوٹی بہنیں ہیں' مجھے برا لگا' کہ میں انہی کی طرح عورت سے شادی کروں' جو نہ ان کو ادب سکھائے گی' اور نہ ان کی خدمت کر سکے گی' اس لئے میں نے ثیبہ سے شادی کر لی' جو ان کی خدمت کرے' اور ان کو سلیقہ مند بنائے' اور پھر جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے' تو دوسرے دن میں اپنا وہ اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ نے اس کی قیمت مجھے عنایت فرمائی' اور وہ اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا' مغیرہ کہتے ہیں' کہ ہماری رائے میں یہ بیع بہت اچھی ہے' اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے:

۱۵۸ بَاب مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهٖ فِیْهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۱۵۸۔ نئے دلہا کے جہاد میں جانے کا بیان' اس مسئلہ میں جناب جابرؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۵۹ بَاب مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ فِیْهِ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۵۹۔ شب زفاف کے بعد جہاد میں جانے کا بیان' اس مسئلہ کو حضرت ابوہریرہؓ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے:

۱۶۰ باب مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ .

باب ۱۶۰۔ خوف کی حالت میں امام کی تیز روی کا بیان۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَةَ فَقَالَ

۲۲۰۔ مسدد' یحییٰ' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ مدینہ میں ایک مرتبہ خوف و ہراس پیدا ہو گیا تھا' تو حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر باہر گئے' اور لوٹ کر کہا' کہ ہم نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا' البتہ اس

مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

گھوڑے کو دریا کی طرح سبک رو پایا۔

١٦١ بَاب السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزْعِ۔

باب ۱۶۱۔ خوف کی حالت میں تیز روی کرنے اور گھوڑے کو ایڑ لگانے کا بیان۔

٢٢١۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا إِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

۲۲۱۔ فضل، حسین، جریر، محمد، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں میں خوف وہراس پیدا ہوا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کے ست گھوڑے پر سواری کر کے اس کو ایڑ لگائی، اور دوسرے آدمی بھی اپنے گھوڑوں پر سوار آپ کے پیچھے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے، اور لوٹ کر فرمایا کہ تم میں سے کسی کو ڈرنے کی ضرورت نہیں، البتہ یہ گھوڑا صبا رفتار اور سبک سیر ہے، پھر اس کے بعد وہ گھوڑا سواری میں کبھی بھی کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا۔

١٦٢ بَاب الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيلِ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْغَزْوَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَّالِي قُلْتُ أَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَالَ إِنَّ غِنَاكَ لَكَ وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَّكُونَ مِنْ مَّالِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ نَاسًا يَّأْخُذُونَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتّٰى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَّمُجَاهِدٌ إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَاشِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ.

باب ۱۶۲۔ راہ خدا میں اجرت دینے اور سواریاں مہیا کرنے کا بیان، مجاہد کہتے ہیں، میں نے ایک مرتبہ ابن عمرؓ سے کہا جہاد میں چلئے، تو جواب دیا کہ میں تو دل سے یہ چاہتا ہوں، کہ میں اپنے مال سے تمہاری مدد کروں، تو میں نے کہا، اللہ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے جس پر انہوں نے فرمایا، تمہاری سرمایہ داری تمہیں مبارک رہے، میں تو یہ چاہتا ہوں، کہ میرا بھی کچھ مال اس راستہ میں کام آئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، بعض لوگ یہ مال اس لئے لیتے ہیں، کہ جہاد کریں لیکن وہ میدان جہاد میں قدم نہیں رکھتے، پس جو کوئی یہ حرکت کریگا، تو ہم اس مال کے زیادہ حقدار ہیں، اور جو کچھ اس نے جہاد کے نام پر لیا ہے، اس سے واپس لے لیں گے، طاؤس و مجاہد کہتے ہیں کہ جب تم کو کوئی چیز اس لئے دی جائے، کہ اس کی مدد سے راہ خدا میں نکل سکو، تو اس چیز کو اپنے گھر والوں کے پاس رکھ دو، یا جو چاہو کرو، مگر جہاد کے لئے گھر سے ضرور نکل پڑو۔

٢٢٢۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ

۲۲۲۔ حمیدی، سفیان، مالک زید سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے والد اسلم سے سنا، کہتے تھے، کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں سواری کیلئے دیا، لیکن میں نے دیکھا کہ

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتَهٗ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهِ فَقَالَ لَاتَشْتَرِهٗ وَلَا تَعُدْفِيْ صَدَقَتِكَ

وہ فروخت کیا جارہا ہے' تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں اس کو خرید لوں' تو سرور عالم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو نہ خریدو' اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

۲۲۳ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّبْتَاعَهٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ.

۲۲۳۔ اسمٰعیل' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں سواری کے لئے دیا' اور پھر اس کو فروخت ہوتا ہوا دیکھ کر یہ خیال کیا کہ اس کو مول لے لوں' پھر رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا' تم اس کو مول نہ لو' اور اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو واپس نہ لو۔

۲۲٤ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَاتَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُمَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ .

۲۲۴۔ مسدد' یحییٰ' ابوصالح' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگر میں امت پر سخت نہ سمجھتا' تو کسی چھوٹے سے لشکر سے پیچھے نہ رہتا لیکن مجھے اتنی سواریاں دستیاب نہیں ہوتیں' کہ میں ان سب کو سوار کرلوں' اور مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا' کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچھے رہ جائیں' اور میری خواہش تو یہ ہے' کہ میں راہ خدا میں جہاد کروں' اور قتل کردیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' اور پھر قتل کردیا جاؤں' اور پھر زندہ کیا جاؤں۔

١٦٣ بَاب مَاقِيْلَ فِيْ لِوَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۱۶۳۔ رسول اللہ ﷺ کے پرچم کے بیان میں۔

۲۲٥ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اللَّيْثُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِيْ مَالِكِ نِ الْقُرَظِيُّ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَالْحَجَّ فَرَجَّلَ.

۲۲۵۔ سعید' لیث' عقیل' ابن شہاب' ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے روایت کرتے ہیں' کہ قیس بن سعد انصاری جو رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے علمبردار تھے' جب انہوں نے حج کیا' تو سر میں کنگھی کی۔

۲٢٦ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

۲۲۶۔ قتیبہ' حاتم' سلمہ سے روایت کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ خیبر سے پیچھے رہ گئے' کیونکہ ان کے آشوب چشم ہو گیا تھا' انہوں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا فِيْ صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْقَالَ لَيَاْخُذَنَّ غَدًا رَّجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَوْقَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ .

نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، چنانچہ وہ روانہ ہوئے، اور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے، اور جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو آپ نے خیبر فتح کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا، یا فرمایا یہ جھنڈا کل وہ آدمی لے گا، جو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے، اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب کرے گا، پھر یکایک ہم سے حضرت علیؓ آملے، جن کی آمد کی ہم کو امید نہیں تھی، تو لوگوں نے کہا، یہ علی ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو پرچم مرحمت فرمایا، اور ان کے ہاتھ پر فتح نصیب ہوئی۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰهُنَا اَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

۲۲۷۔ محمد، ابواسامہ، ہشام، عروہ، نافع سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت عباس کو زبیر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس جگہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو حکم دیا تھا، کہ پرچم نصب کرو۔

١٦٤ بَاب الْاَجِيْرِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ يُقْسَمُ لِلْاَجِيْرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَاَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَخَذَ مِائَتَيْنِ وَاَعْطٰى صَاحِبَهٗ مِائَتَيْنِ .

باب ۱۶۴۔ مزدور کا بیان

حسن وابن سیرین کہتے ہیں، کہ مزدور کو مال غنیمت سے حصہ دیا گیا ہے (۱) عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا اڑھیائی کے کرایہ سے لیا، اس گھوڑے کا حصہ چار سو دینار آئے، چنانچہ دو سو دینار خود رکھ کر باقی دو سو دینار گھوڑے کے مالک کو دیدیئے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۸۔ عبداللہ، سفیان، ابن جریج، عطا، صفوان، یعلی سے روایت کرتے ہیں، کہ غزوہ تبوک میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا، اور میں نے ایک جوان اونٹ ایک مجاہد کو سواری کے لئے دیدیا تھا، جو میرے اعمال میں زیادہ قابل اعتماد ہے، اور اس

(۱) حنفیہ کے نزدیک مزدور کے مسئلہ کے تفصیل یہ ہے کہ اگر اس نے جہاد میں حصہ نہ لیا ہو تو اسے مال غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا اور اگر اس نے جہاد میں شرکت کی اور وہ مسلمان ہو تو اسے مال غنیمت میں سے ایک مجاہد کی حیثیت سے حصہ ملے گا نہ کہ مزدور ہونے کی حیثیت سے (اعلاء السنن: ج ۱۲، ص ۲۲۲)

غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ اَوْثَقُ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَاسْتَأْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُ هُمَا الْاٰخَرَفَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فِيْهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا فَقَالَ اَيَدْفَعُ يَدَهٗ اِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ .

میں ایک آدمی کو مزدوری پر رکھا تھا' جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا ان دونوں نے آپس میں ایک دوسرے کو کاٹ کھایا اور اپنا ہاتھ اس کے منہ سے جھٹکا دے کر کھینچا اور اس کے دانت گرا دیئے' پھر اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دانتوں کا معاوضہ طلب کیا' مگر آپ نے کوئی بدلہ نہیں دلایا' اور فرمایا کہ کیا وہ شخص اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا' تاکہ تو اس کا ہاتھ اس طرح چبا ڈالتا' جس طرح اونٹ (گھاس) چباتا ہے۔

١٦٥ باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّقَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ وَقَالَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۱۶۵۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان' کہ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب و دبدبہ سے مجھے مدد دی گئی ہے' اور اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان' کہ کافروں کے دلوں میں ہم عنقریب رعب و دبدبہ قائم کر دیں گے اس وجہ سے' کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے' اس کو حضرت جابر نے رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

٢٢٩ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا اَنَانَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا .

۲۲۹۔ یحییٰ' لیث' عقیل' ابن شہاب' سعید' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں' اور بذریعہ رعب میری مدد کی گئی ہے' اور ایک دن جب کہ میں سو رہا تھا' تو میرے پاس روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں' (۱) اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں' ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو رخصت ہو گئے' اور تم اس خزانہ کو نکال رہے ہو۔

٢٣٠ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ وَهُمْ

۲۳۰۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں' کہ ابو سفیان نے ان سے کہا' کہ ہرقل نے مجھے بیت المقدس سے بلوا بھیج کر رسول اللہ ﷺ کا نامہ گرامی منگوا کر پڑھا اور جب خط پڑھنے سے چھٹی ہوئی' تو اس کے پاس شور و غوغا بڑھ گیا'

(۱) اس خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی امت اور آپ کے متبعین کے ہاتھوں دنیا کی دو سب سے بڑی سلطنتیں فتح ہونگی اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہونگے۔ چنانچہ بعد میں اس خواب کی واضح اور مکمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی بڑی سلطنتیں ایران اور روم مسلمانوں نے فتح کیں۔

بِإِيلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَآئَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ كَبْشَةَ اِنَّهٗ يَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِی الْاَصْفَرِ .

اور چلانے کی آوازیں آنے لگیں' اور ہم لوگ جب باہر کر دیئے گئے' تو میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا' کہ ابن ابی کبشہ یعنی رسالت مآب کا معاملہ اب فزوں تر ہو گیا ہے' اور بنی اصفر یعنی شاہ روم بھی اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈر رہا ہے۔

١٦٦ بَاب حَمْلِ الزَّادِ فِی الْغَزْوِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی.

باب ۱۶۶۔ جہاد میں زادراہ لے جانے کا بیان' اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ تم زادراہ اپنے ساتھ لے لیا کرو' اور بہترین زادراہ تو دراصل تقویٰ ہے۔

٢٣١ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَحَدَّثَتْنِیْ اَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِ اَبِیْ بَكْرٍ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُّهَاجِرَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهٖ وَلَا لِسِقَائِهٖ مَانَرْبِطُهُمَا بِهٖ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَّاللّٰهِ مَااَجِدُ شَيْئًا اَرْبِطُ بِهٖ اِلَّانِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّيْهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيْهِ بِوَاحِدِ السِّقَآءَ وَبِالْاٰخِرَةِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

۲۳۱۔ عبید اللہ' ابواسامہ' ہشام' عروہ' حضرت فاطمہ الزہرا' حضرت اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے حضرت صدیق اکبر کے گھر میں اس وقت کھانا تیار کیا' جب آپ مدینہ کی جانب ہجرت کا ارادہ کر چکے تھے' مجھے آپ کے کھانے اور پانی کے برتن باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی' جس سے میں باندھ دیتی' تو میں نے صدیق اکبر سے کہا' اللہ کی قسم اس کے باندھنے کے لئے سوائے میرے کمربند کے اور کوئی چیز مجھے نہیں ملی' تو صدیق اکبرؓ نے فرمایا' تم اس کمربند کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے پانی کا برتن اور دوسرے سے ناشتہ دان باندھ دو' چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا' اور اسی لئے میرا نام "دو کمربند والی پڑ گیا"۔

٢٣٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِیِّ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ .

۲۳۲۔ علی' سفیان' عمرو' عطاء' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ زمانہ رسول ﷺ میں ہم لوگ قربانی کا گوشت مدینہ تک لے جاتے تھے۔

٢٣٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَآءِ وَهِیَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِیَ اَدْنٰی خَيْبَرَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۳۳۔ محمد' عبدالوہاب' یحییٰ حضرت سوید بن نعمانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سال خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کے حلقہ میں بمقام صہباء وارد ہوئے جہاں سے خیبر نزدیک ہی تھا' سب نے نماز عصر ادا کی اور رسول اللہ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا' تو آپ کی خدمت میں صرف ستو پیش کئے گئے' اور ستو کھائے پئے' پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے' اور آپ نے کلی کی' اور ہم سب نے بھی کلی

وَسَلَّمَ بِالْاَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَاَكَلَ فَاَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا.

کی اور نماز ادا کی۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ النَّاسِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَابَقَاؤُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَابَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَاْتُوْنَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا هُمْ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

۲۳۴۔ بشر' حاتم' یزید' سلمہ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک دفعہ لوگوں کا زادراہ کم ہو گیا' اور سب تہی دست ہو گئے' تو آپ سے اونٹ کاٹنے کی اجازت طلب کرنے حاضر ہوئے' آپ نے ان کو اجازت دیدی' اسکے بعد حضرت عمر سے ان لوگوں نے مل کر پوری کیفیت بیان کی' تو انہوں نے فرمایا' کہ اونٹوں کے بعد تم کس طرح زندہ رہو گے' چنانچہ حضرت عمرؓ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر کہا' یارسول اللہ اونٹوں کے بعد انکی زندگی کیسے کٹے گی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ لوگوں میں اعلان کر دو' کہ وہ اپنا بچا ہوا زادراہ ہمارے پاس لے آئیں' چنانچہ انکے زادراہ لانے کے بعد آپ نے دعا فرمائی' اور اللہ سے برکت طلب کی' اور انکے ناشتے دان منگوائے' اور لوگوں نے ان کو بھرنا شروع کیا' جب لوگ اپنے ناشتہ دان بھرنے سے فارغ ہو گئے' تو آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں' کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

۱۶۷ بَاب حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ.

باب ۱۶۷۔ اپنے کندھوں پر زادراہ لاد کر لے جانے کا بیان۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَّهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا علٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُ نَا حَتّٰى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَاْكُلُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَا هَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا حُوْتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَّا اَحْبَبْنَا.

۲۳۵۔ صدقہ' عبدہ' ہشام' وہب' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک دفعہ ہم تین سو آدمی جہاد کیلئے روانہ ہوئے اور ہم سب لوگ اپنا اپنا زادراہ اپنے کندھوں پر لادے ہوئے تھے' چنانچہ تھوڑے دنوں بعد جب وہ زادراہ ختم ہو گیا' اور ایک ایک آدمی صرف ایک ایک چھوہارے پر گزر کرنے لگا' تو ایک آدمی نے کہا اے ابوعبداللہ! ایک چھوہارے سے آدمی کا بھلا کیا ہوتا ہے' تو انہوں نے جوابدیا' ہم نے اس ایک چوہارے کی اس وقت قدر جانی' جب وہ بھی ہمارے پاس نہ رہا' یہاں تک کہ جب ہم دریا کے کنارے پہنچے' تو اچانک دریا نے ایک مچھلی باہر نکال پھینکی' اور ہم نے اٹھارہ دن تک اس میں سے جتنا چاہا کھایا۔

۱۶۸ بَاب اِرْدَافِ الْمَرْاَةِ خَلْفَ اَخِيْهَا.

۱۶۸۔ خاتون کا اپنے بھائی کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھنے کا

بیان۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ یَرْجِعُ اَصْحَابُكَ بِاَجْرِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّلَمْ اَزِدْ عَلَی الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِیْ وَلْیُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَنْ یُّعْمِرَ هَا مِنَ التَّنْعِیْمِ فَانْتَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ بَاَعْلٰی مَكَّةَ حَتّٰی جَآئَتْ.

۲۳۶۔ عمرو بن علی' ابو عاصم' عثمان' ابن ابی ملیکہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ! آپ کے اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے لوٹ رہے ہیں' اور میں نے صرف حج ہی کیا ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تو جاؤ اور تم کو عبدالرحمٰن اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیں گے' اور پھر آپ نے عبدالرحمٰن کو حکم دیا کہ ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کرالائیں' اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے مکہ کی بلندی پر پہنچ کر ان کی واپسی کا انتظار فرمایا۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ اَنْ اُرْدِفَ عَائِشَةَ وَاُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِیْمِ.

۲۳۷۔ عبداللہ' ابن عیینہ' عمرو بن دینار' عمرو بن اوس' عبدالرحمٰن بن ابو بکر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ) حکم دیا کہ میں حضرت عائشہ کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرالاؤں۔

۱۶۹ بَاب اِلْاِرْتِدَافِ فِی الْغَزْوِ وَالْحَجِّ.

باب ۱۶۹۔ حج اور جہاد میں ایک سواری پر دو آدمیوں کے بیٹھنے کا بیان۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِیْفَ اَبِیْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَیَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِیْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

۲۳۸۔ قتیبہ' عبدالوہاب' ایوب' ابو قلابہ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھا ہوا تھا' اور لوگ حج و عمرہ کا ایک ساتھ بلند آواز سے تلبیہ کہہ رہے تھے (تلبیہ بمعنی لبیک کہنا)

۱۷۰ بَاب الرِّدْفِ عَلَی الْحِمَارِ.

باب ۱۷۰۔ گدھے پر پیچھے بٹھانے کا بیان۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰی حِمَارٍ عَلٰی اِكَافٍ عَلَیْهِ قَطِیْفَةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَآءَهٗ.

۲۳۹۔ قتیبہ' ابو صفوان' یونس' ابن شہاب' عروہ' اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک گدھا جس کی زین پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی' اس پر رسول اللہ ﷺ نے سوار ہو کر اپنے پیچھے اسامہ کو بٹھالیا تھا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ یُوْنُسُ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ اَقْبَلَ یَوْمَ

۲۴۰۔ یحییٰ' لیث' یونس' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ مکہ کے بالائی حصہ سے تشریف لائے' اور اپنے پیچھے اسامہ کو بٹھائے ہوئے تھے' اور ہم رکابی میں بلال اور

الْفَتحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّمَعَهٗ بِلَالٌ وَ مَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفُتِحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيْهَا نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَآءَ الْبَابِ قَآئِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَلَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ .

عثمان بن طلحہ دربان کعبہ تھے' آپ نے اپنے اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر حضرت عثمان کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کی کنجی لے آئیں' چنانچہ در کعبہ وا کیا گیا (کھولا گیا) اور رسول اللہ ﷺ مع اسامہ' بلال اور عثمان داخل ہوئے کعبہ میں اور بہت دیر ٹھہرنے کے بعد وہاں سے نکلے' تو لوگ آگے بڑھے' عبداللہ بن عمر سب سے پہلے داخل ہوئے' دروازہ کے پیچھے حضرت بلالؓ کو کھڑا پایا' اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ چنانچہ حضرت بلال نے اشارہ سے اس جگہ کا بتایا' جہاں رسالت مآب نے نماز پڑھی تھی' عبداللہ کہتے ہیں یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں:

١٧١ بَابُ مَنْ اَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهٖ.

باب ۱۷۱۔ کسی شخص کا رکاب یا اسی طرح کی کوئی چیز تھامنے کا بیان۔

٢٤١ ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْيَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ .

۲۴۱۔ اسحٰق' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے بدن کے ہر جوڑ پر طلوع آفتاب کے ساتھ ایک صدقہ واجب ہو جاتا ہے' دو آدمیوں میں انصاف و عدل کرا دینا صدقہ ہے' کسی آدمی کو اس کے سوار ہونے میں مدد دینا' یا اس کی سواری پر اس کا مال و اسباب لاد دینا صدقہ ہے' کسی سے اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کے لئے اٹھے صدقہ ہے' اور تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے۔

١٧٢ بَابُ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ

وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

باب ۱۷۲۔ دشمن کے ملک میں قرآن کریم ساتھ لے کر سفر کرنے کا بیان:

(۱) محمد بن بشر نے بوساطت عبیداللہ' نافع اور ابن عمرؓ سے اسی قسم کی حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے' کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام نے دشمن کے ممالک میں سفر کیا' اور وہ قرآن کریم کے عالم

(۱) کافروں کے علاقے میں، اسی طرح سفر کے دوران قرآن کریم کو لیکر جانے میں اگر بے ادبی کا اندیشہ ہو تو لیجانا جائز نہیں ہے اگر بے ادبی کا اندیشہ نہ ہو تو لیجانے میں مضائقہ نہیں۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ الْقُرْاٰنَ.

تھے۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ.

۲۴۲۔ عبداللہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم ساتھ لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۷۳ بَاب التَّكْبِیْرِ عِنْدَ الْحَرْبِ.

باب ۱۷۳۔ جنگ کے دوران میں اللہ اکبر کہنے کا بیان:

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ خَیْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِیِّ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِیْسُ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِیْسُ فَلَجَاُوْا اِلَی الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ یَدَیْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ وَاَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰی مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یَنْهَیَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِیْهَا تَابَعَهٗ عَلِیٌّ عَنْ سُفْیَانَ رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ یَدَیْهِ.

۲۴۳۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' ایوب' محمد انس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ خیبر میں صبح کو اس وقت پہنچے کہ وہاں کے باشندے اپنے پھاوڑے وغیرہ اپنی گردنوں پر رکھے گھروں سے نکل رہے تھے' تو انہوں نے آپ کو دیکھ کر کہا' کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے' ان کا لشکر آگیا' محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی فوج آگئی' اور پھر وہ قلعہ میں پناہ گزیں ہو گئے' تب رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا' اللہ اکبر' خیبر ویران ہو گیا' واقعہ یہ ہے' کہ جب ہم کسی میدان میں ڈیرے ڈالتے ہیں' تو وہاں کے ڈرپوکوں کی ہوا اکھڑ جاتی ہے' اور ہم نے وہاں کچھ گدھے پکڑ کر ان کا گوشت پکایا' تو رسالتماب کے منادی نے اعلان کیا' کہ اللہ اور اس کا رسول تم کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتا ہے' چنانچہ سب ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ اس حدیث کی متابعت علی نے سفیان سے کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ہاتھ اٹھائے۔

۱۷۴ بَاب مَا یُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِی التَّكْبِیْرِ.

باب ۱۷۴۔ با آواز بلند تکبیر کہنے کی کراہیت کا بیان۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰی وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ

۲۴۴۔ محمد' سفیان' عاصم' ابو عثمان' ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم حج میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے' تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ اور واللہ اکبر کہتے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' لوگو! تم اپنی جان پر رحم کرو' کیونکہ نہ تو تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو' اور نہ کسی غائب کو اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے' بے شک وہ سنتا ہے' اور بلاشبہ وہ تم سے قریب و نزدیک

اِرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَاتَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّهٗ مَعَكُمْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ.

ہے۔

١٧٥ بَاب التَّسْبِيْحِ اِذَا هَبَطَ وَادِيًا .

باب ۱۷۵۔ نشیب میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنے کا بیان۔

٢٤٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.

۲۴۵۔ محمد ‘سفیان ‘حصین ‘سالم ‘حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں ‘کہ ہم ہمیشہ جب کسی بلندی پر چڑھتے ‘تو اللہ اکبر کہتے ‘اور جب نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

١٧٦ بَاب التَّكْبِيْرِ اِذَا عَلَا شَرَفًا .

باب ۱۷۶۔ بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان۔

٢٤٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا .

۲۴۶۔ محمد بن بشار ‘ابن ابی عدی ‘شعبہ ‘حصین ‘سالم ‘حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ‘کہ ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تھے ‘تو اللہ اکبر کہتے تھے ‘اور جب نشیب کی جانب آتے تھے ‘تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

٢٤٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُوْلُ كُلَّمَا يَرْقٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْفَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ لَا .

۲۴۷۔ عبداللہ ‘عبدالعزیز ‘صالح ‘سالم ‘عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں ‘کہ رسالتماب جب حج یا عمرہ سے واپس ہوتے اور میرا گمان یہ ہے ‘کہ انہوں نے جہاد سے واپسی کا نام لیا تھا ‘تو آپ جب کسی اونچی پہاڑی یا ٹیلہ پر چڑھتے ‘تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے ‘اور اسکے بعد فرمایا کرتے ‘اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ‘وہ یکتا ہے ‘اس کا کوئی شریک نہیں ‘اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں ‘اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ‘ہم توبہ کر کے آرہے ہیں ‘ہم عبادت گزار اور سجدہ کناں اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں ‘اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا ‘اور اپنے بندہ کی مدد کی ‘اور اس نے جماعتوں کو تن تنہا بھگا دیا ‘صالح کا بیان ہے ‘کہ میں نے سالم سے دریافت کیا ‘کہ عبداللہ بن عمر نے کیا انشاء اللہ نہیں کہا تھا ‘تو انہوں نے جواب دیا نہیں کہا تھا۔

١٧٧ بَاب يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْاِقَامَةِ.

باب ۱۷۷۔ مسافر کی اتنی ہی عبادتیں لکھی جاتی ہیں ‘جتنی کہ وہ بحالت سکونت کیا کرتا تھا (۱)۔

(۱) سفر بھی ایک عذر ہے اور بیماری بھی، ان دونوں صورتوں میں بہت سی دوسری رعایات کے ساتھ ساتھ شریعت کی طرف سے ایک بہت بڑی خوشخبری یہ ہے کہ جن عبادات کا مسافر یا مریض پہلے سے عادی تھا اور سفر یا مرض کی وجہ سے انہیں چھوڑنے پر مجبور ہوا تو اللہ تعالیٰ چھوڑنے کے باوجود وہ عبادتیں اس کے نامہ اعمال میں درج فرماتے ہیں۔

۲۴۸ ـ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ اَبُوْبُرْدَةَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مِرَارًا يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْسَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَاكَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا.

۲۴۸۔ مطر' یزید بن ہارون' عوام' ابراہیم' ابواسمعیل سکسکی سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے ابوبردہ سے سنا کہ وہ اور یزید بن ابو کبشہ ایک مرتبہ ہم سفر تھے' اور یزید سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے' جن سے ابوبردہ نے کہا میں نے ابوموسیٰ سے کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے' کہ رسالتمابؐ نے ارشاد فرمایا بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے' یا سفر کرتا ہے' تو جتنی عبادت وہ سکونت اور صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا' اتنی ہی عبادتیں اس کے لئے لکھی جاتی ہیں۔

۱۷۸ بَاب السَّيْرِ وَحْدَهُ.

باب ۱۷۸۔ تن تنہا سفر کرنے کا بیان۔

۲۴۹ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

۲۴۹۔ حمیدی' سفیان' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ یوم خندق میں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی' تو زبیر نے لبیک کہا' پھر آپ نے لوگوں کو آواز دی' تو زبیر ہی نے جواب دیا اور (تیسری دفعہ) پھر آپ نے لوگوں کو آواز دی' تو زبیر ہی نے جواب دیا' (پھر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں' سفیان نے کہا' حواری کے معنی ہیں مددگار۔

۲۵۰ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَّحْدَهُ.

۲۵۰۔ ابوالولید' عاصم' محمد' ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے' کہ تنہائی میں کیا ہے' تو کوئی مسافر رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے۔

۲۵۱ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَاسَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ.

۲۵۱۔ ابونعیم' عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر اور ان کے والد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ تنہائی میں کیا خرابی ہے' جو میں جانتا ہوں' تو پھر کوئی تنہا رات میں سفر اختیار نہ کرے۔

۱۷۹ بَاب السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۷۹۔ چلنے میں تیز رفتاری کرنے کا بیان' ابوحمید نے کہا' کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے' مجھے مدینہ جانے کی جلدی

إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيُعَجِّلْ.

ہے' تو جو شخص میرے ساتھ جلدی چلنا چاہئے' تو وہ جلدی کرے۔

۲۵۲ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَحْيٰى يَقُوْلُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّيْ عَنْ مَسِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَكَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ.

۲۵۲ـ محمد' یحییٰ' ہشام سے روایت کرتے ہیں' کہ مجھ سے میرے والد عروہ نے کہا' اسامہ سے سوال کیا گیا انہوں نے کہا یحییٰ نے بیان کیا' میں بھی سن رہا تھا حجتہ الوداع پر رسالت مآب کی رفتار کی روایت مجھ سے ساقط ہو گئی اور اسامہ نے کہا کہ سرور عالم درمیانی چال چلتے تھے اور جب کسی میدان میں آپ کا گزر ہوتا' تو آپ اپنی سواری کو تیز رو کر دیا کرتے تھے۔

۲۵۳ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

۲۵۳ـ سعید' محمد' زید' اسلم سے روایت کرتے ہیں' کہا کہ میں نے مکہ معظمہ کے راستہ میں عبداللہ بن عمر کا ساتھ کیا تھا' جب ان کو ان کی بیوی صفیہ بنت ابو عبید کی سخت علالت کی خبر ملی' تو انہوں نے سواری کی رفتار تیز کر دی' اور غروب شفق کے بعد انہوں نے سواری سے اتر کر مغرب اور عشاء کی نماز یک جا طور پر پڑھی' اور کہا میں نے رسالت مآب کو دیکھا ہے' کہ جب آپ کو قطع مسافت میں عجلت ہوتی' تو آپ مغرب کی نماز میں تاخیر فرماتے' اور گاہے دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۵۴ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ.

۲۵۴ـ عبداللہ' مالک' ابو صالح' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب نے فرمایا ہے' کہ عذاب کا ایک حصہ سفر ہے' جو تم میں سے کسی کی نیند' طعام اور پینے کو روک دیتا ہے' پس تم میں سے جب کوئی اپنی ضرورت پوری کر چکے' تو اپنے اہل و عیال کی طرف واپسی میں جلدی سے کام لے۔

۱۸۰ بَاب إِذَا حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فَرَاٰهَا تُبَاعُ.

باب ۱۸۰ـ اپنا گھوڑا سواری کے لیے دیکر اسے بکتا ہوا دیکھنے کا بیان۔

۲۵۵ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ

۲۵۵ـ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت فاروق اعظم نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں کسی کو سواری کے لئے دیا اور پھر اس کو بکتا ہوا پایا' تو انہوں نے اس کو مول لے لینا چاہا' اور رسالت مآب سے دریافت فرمایا' تو آپ نے فرمایا تم

فَسَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ .

اس کو نہ خریدو' اور اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔

٢٥٦ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَابْتَاعَهُ اَوْفَاضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتَشْتَرِهِ وَاِنْ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَآئِدَ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ .

۲۵۶۔ اسمٰعیل' مالک' زید' اسلم سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے حضرت عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اللہ کی راہ میں ایک آدمی کو ایک گھوڑا سواری کیلئے دیا' تو اس نے اس گھوڑے کو خراب کر دیا' یا اسکو بیچتے ہوئے دیکھا' تو میں نے اسکو مول لینا چاہا' اور مجھے یہ بھی گمان ہوا' کہ وہ اس گھوڑے کو کم قیمت پر فروخت کر دیگا' اس لئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسکو ہرگز نہ خریدنا' خواہ ایک درہم ہی میں کیوں نہ ملے' کیونکہ ہبہ کا واپس لینے والا' ایسا ہے جیسے کتا جو اپنی قے کو خود چاٹ لیتا ہے۔

١٨١ بَاب الْجِهَادِ بِاِذْنِ الْاَبَوَيْنِ .

باب ۱۸۱۔ والدین کی اجازت سے میدان جہاد میں جانے کا بیان۔

٢٥٧ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَاشُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَايُتَّهَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ .

۲۵۷۔ آدم' شعبہ' حبیب' ابوالعباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا' انہوں نے کہا' کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آکر میدان جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی' تو سرور عالم نے دریافت فرمایا' کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں اس نے جواب دیا جی ہاں' اس پر ارشاد ہوا کہ جاؤ اور انہی کی خدمت میں لگے رہو۔

١٨٢ بَاب مَاقِيْلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهٖ فِيْ اَعْنَاقِ الْاِبِلِ .

باب ۱۸۲۔ اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنے کا بیان۔

٢٥٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ اَبَا بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِيْ مَبِيْتِهِمْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا اَنْ لَّا يَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قَلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْقَلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ .

۲۵۸۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' عبداللہ بن ابو بکر' عباد' ابو بشیر انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ رسالت مآب ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے' عبداللہ نے کہا میرا خیال ہے' کہ انہوں نے کہا' کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ جناب رسالت مآب نے ایک قاصد کے ذریعہ کہلا بھیجا' کہ کسی اونٹ کی گردن میں لٹکن تانت یا کسی دوسری قسم کا قلادہ نہ لٹکایا جائے' اور اگر لٹکا ہوا ہو' تو کاٹ دیا جائے۔

١٨٣ بَاب مَنِ اكْتُتِبَ فِيْ جَيْشٍ فَخَرَجَتْ اِمْرَاَتُهُ حَاجَّةً اَوْكَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ .

باب ۱۸۳۔ جس کا نام ایک مرتبہ فوج میں لکھ لیا جائے اور اس کی بیوی حج کے لئے روانہ ہو' یا اس کو خود کوئی عذر ہو' تو ایسے شخص کو کیا میدان جہاد میں جانے کی اجازت دی جائے:

٢٥٩ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتْ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ .

۲۵۹۔ قتیبہ' سفیان' عمرو' ابو سعید' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے' اور نہ کوئی عورت بغیر کسی محرم کے اکیلی سفر کرے' پھر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھ لیا گیا ہے' اور میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

١٨٤ بَاب الْجَاسُوْسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَاتَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ التَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ.

باب ۱۸۴۔ جاسوس کا بیان' اور فرمان الٰہی کہ میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو تم دوست نہ بناؤ' تجسس بمعنے تفتیش۔

٢٦٠ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِيْ الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَامَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْلَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۶۰۔ علی' سفیان' عمرو' حسن' عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے سنا' کہ رسالت مآب نے مجھ سے اور زبیر اور مقداد سے فرمایا روانہ ہو جاؤ' اور جب روضہ خاخ میں پہنچو' تو وہاں تم کو ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے' پس وہ خط تم اس سے لے لینا' چنانچہ ہم چل دیئے اور ہمارے گھوڑے ہوا ہوگئے' اور ہم نے روضہ خاخ میں پہنچ کر اس بڑھیا کو جا لیا' اور ہم نے کہا' وہ خط نکالو' اس نے کہا' کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے' تو ہم نے کہا کہ وہ خط نکال کر دو' ورنہ کپڑے اتار کر تلاشی دو' چنانچہ وہ خط اس نے اپنے جوڑے سے نکالا' جس کو لے کر ہم لوگ رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں لوٹے' اور اس خط میں تحریر تھا' من جانب حاطب بن ابی بلتعہ' بنام مشرکین مکہ' جس میں رسول اللہ ﷺ کے بعض حالات کی حاطب نے مشرکین کو خبر دی تھی' چنانچہ سرور عالم نے حاطب کو بلا کر پوچھا' اے حاطب یہ کیا ہے؟ حاطب نے عرض کیا' یا رسول اللہ! مجھے سزا دینے میں آپ جلدی نہ کیجئے' واقعہ یہ ہے' کہ میں قریش خاندان کا فرد نہیں ہوں' لیکن الحاقی طور پر میرا شمار ان میں ہوتا ہے' آپ کے ساتھ جو

وَسَلَّمَ يَاحَاطِبُ مَاهٰذَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَاتَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاءً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِّنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا وَّلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِاطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَاَيُّ اِسْنَادٍ هٰذَا.

مہاجرین ہیں' ان کے قرابت دار مکہ میں موجود ہیں' جن کی وجہ سے ان کے مال و دولت اور اہل و عیال کی وہ حفاظت کرتے ہیں۔ اندریں حالات میں نے یہ سوچا کہ چونکہ میرا نسبی تعلق ان سے نہیں ہے' اس لئے ان پر کوئی احسان دھروں' تاکہ وہ میرے قرابتداروں کی حفاظت کریں' اور میں نے یہ فعل کافرانہ تخیل کے مد نظر نہیں کیا ہے' اور میں دین اسلام سے مرتد بھی نہیں ہوا ہوں' اور اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف مجھے کسی قسم کی کوئی رغبت بھی نہیں ہے' جس پر رسالت مآب نے فرمایا حاطب سچ کہہ رہا ہے' حضرت عمرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ! مجھے اجازت دیجئے' میں اس منافق کی گردن اڑا دینا چاہتا ہوں' تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہو چکا ہے' اور تمہیں معلوم نہیں کہ اہل بدر کی حالت' تو اللہ ہی جانتا ہے' جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے' کہ تم جو کچھ چاہو' کرو۔ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے' سفیان نے کہا یہ کیا (اچھی سند ہے)

١٨٥ بَاب الْكِسْوَةِ لِلْاُسَارٰى .

باب ۱۸۵۔ قیدیوں کو لباس پہنانے کا بیان۔

٢٦١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اُتِيَ بِاُسَارٰى وَاُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ قَمِيْصًا فَوَجَدُوْا قَمِيْصَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ يَّقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهُ الَّذِيْ اَلْبَسَهٗ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يُّكَافِئَهٗ.

۲۶۱۔ عبداللہ' ابن عینیہ' عمرو' جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ جنگ بدر میں قیدی گرفتار کئے گئے' جس میں حضرت عباسؓ بھی لائے گئے' جن کے جسم پر کوئی کپڑا نہیں تھا' رسول اللہ ﷺ ان کے لئے ایک قمیص تلاش کرنے لگے' اور لوگوں نے عبداللہ بن ابی کا کرتہ جو حضرت عباسؓ کے جسم پر ٹھیک بیٹھتا تھا' ڈھونڈ نکالا' جو آپ نے حضرت عباس کو پہنایا' اسی وجہ سے رسالت مآب نے اپنا کرتہ اسے دیا تھا' جو عبداللہ بن ابی کو پہنایا گیا' ابن عینیہ نے کہا کہ رسالت مآب ﷺ پر اس نے کچھ احسان کیا تھا' اس لئے آپ نے چاہا کہ اس کی مکافات کر دیں۔

١٨٦ بَاب فَضْلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ رَجُلٌ .

باب ۱۸۶۔ جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا ہو' اسکی فضیلت کا بیان۔

٢٦٢ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲۶۲۔ قتیبہ' یعقوب' ابو حازم' سہیل' یعنی ابن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر میں فرمایا' میں کل اس

عَبۡدِالۡقَارِیِّ عَنۡ اَبِیۡ حَازِمٍ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ سَهۡلُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ یَعۡنِیۡ اِبۡنَ سَعۡدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَوۡمَ خَیۡبَرَ لَاُعۡطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یُفۡتَحُ عَلٰی یَدَیۡهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ لَیۡلَتَهُمۡ اَیُّهُمۡ یُعۡطٰی فَغَدَوۡا کُلُّهُمۡ یَرۡجُوۡهُ فَقَالَ اَیۡنَ عَلِیٌّ فَقِیۡلَ یَشۡتَکِیۡ عَیۡنَیۡهِ فَبَصَقَ فِیۡ عَیۡنَیۡهِ وَدَعَالَهٗ فَبَرَءَ کَاَنۡ لَّمۡ یَکُنۡ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعۡطَاهُ فَقَالَ اُقَاتِلُهُمۡ حَتّٰی یَکُوۡنُوۡا مِثۡلَنَا فَقَالَ انۡفُذۡ عَلٰی رِسۡلِكَ حَتّٰی تَنۡزِلَ بِسَاحَتِهِمۡ ثُمَّ ادۡعُهُمۡ اِلَی الۡاِسۡلَامِ وَاَخۡبِرۡهُمۡ بِمَا یَجِبُ عَلَیۡهِمۡ فَوَاللّٰهِ لَاَنۡ یَّهۡدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَیۡرٌ لَّكَ مِنۡ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَكَ حُمۡرُ النَّعَمِ .

شخص کے ہاتھ میں پرچم دوں گا' جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب کریگا' وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے' اور اللہ و رسول اسکو دوست رکھتے ہیں' چنانچہ لوگ رات بھر انتظار کرتے رہے' کہ کل پرچم کس کو مرحمت ہوتا ہے' صبح کو سب لوگ اس کے امیدوار تھے' کہ آپ نے فرمایا' علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا' ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں' چنانچہ (انکو طلب کر کے) انکی آنکھوں میں آپ نے اپنا لعاب دہن لگا کر دعائے صحت کی' اور وہ اچھے ہو گئے' ایسا معلوم ہوتا تھا گویا ان کی آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف تھی ہی نہیں' اور آپ نے پرچم حضرت علی کو مرحمت فرمایا' جس پر حضرت علی نے کہا' میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں گا' جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں' تو آپ نے فرمایا' ذرا صبر سے کام لو' جب تم ان کے میدان میں جاؤ' تو ان کو اسلام کی دعوت دینا' اور منجانب اللہ جو کچھ ان پر واجب ہے' اس کی اطلاع پہنچا دینا' کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر تمہارے ذریعہ سے کسی آدمی کو ہدایت دیدے' تو تمہارا یہ فعل تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے گلے سے زیادہ اچھا ہے۔

١٨٧ بَاب الۡاُسَارٰی فِی السَّلَاسِلِ .

باب ۱۸۷۔ قیدیوں کو زنجیروں میں کسنے کا بیان۔

٢٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنۡدَرٌ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ زِیَادٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنۡ قَوۡمٍ یَّدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ .

۲۶۳۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' محمد بن زیاد' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے' جو زنجیر میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں(۱)۔

١٨٨ بَاب فَضۡلُ مَنۡ اَسۡلَمَ مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتَابَیۡنِ .

باب ۱۸۸۔ اہل کتاب میں سے اسلام لانے والوں کی فضیلت کا بیان۔

٢٦٤ ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بۡنُ عَبۡدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفۡیَانُ بۡنُ عُیَیۡنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بۡنُ حَیٍّ اَبُوۡ حَسَنٍ قَالَ سَمِعۡتُ الشَّعۡبِیَّ یَقُوۡلُ حَدَّثَنِیۡ اَبُوۡبُرۡدَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ یُّؤۡتُوۡنَ اَجۡرَهُمۡ مَرَّتَیۡنِ الرَّجُلُ تَکُوۡنُ لَهٗ

۲۶۴۔ علی' سفیان' صالح' شعبی' ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں' ابو بردہ نے اپنے والد سے سنا' کہ رسالتماب ﷺ نے فرمایا' کہ تین آدمی ایسے ہیں' جن کو دوگنا ثواب ملے گا' ایک وہ جو اپنی لونڈی کو اچھی طرح تعلیم دے' اور اس کو ادب سکھائے' اور پھر اسے آزاد کر کے اس سے خود نکاح کر لے' اس کو دوہرا ثواب ملے گا' اور ایک وہ مومن

(۱) اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کافر تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہو کر مسلمانوں کے پاس آئے' بعد میں مسلمان ہو گئے۔

الْاَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ اَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ اَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِىْ كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِىْ يُؤَدِّىْ حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهٖ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَاَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِشَىْءٍ وَّقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي اَهْوَنَ مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ .

اہل کتاب جو پہلے سے مومن تو تھا، لیکن پھر رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا، اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا، اور ایک وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرتا ہے، اور اپنے آقا کی بھی خیر خواہی کرتا ہے، پھر شعبی نے کہا یہ حدیث میں نے تم کو تم سے کچھ لئے بغیر سنائی ہے، حالانکہ اس سے کم مضمون کی حدیث سننے کے لئے آدمی مدینہ منورہ جاتا تھا۔

۱۸۹ بَاب اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلًا لَّيُبَيِّتَنَّهٗ لَيْلًا يُبَيِّتُ لَيْلًا .

باب ۱۸۹۔ دارالحرب والوں پر شبخوں مارنے میں بچوں اور سوئی ہوئی عورتوں کے قتل ہو جانے کا بیان لیبیتنہ لیلاً بمعنی رات کے سوئے ہوئے۔

۲۶۵ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُهْرِيٌّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِّسَآئِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو هُمْ مِّنْ اٰبَآئِهِمْ .

۲۶۵۔ علی، سفیان، زہری، عبیداللہ، ابن عباس، صعب بن جثامہ سے روایت کرتے ہیں کہ مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے، اور آپ سے حربی مشرکوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان پر شبخون مارا جاتا ہے، تو انکی عورتیں بچے بھی قتل ہو جاتے ہیں، تو آپ نے جواب دیا وہ بھی انہیں میں سے ہیں (ا)، اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ چراگاہ اللہ اور رسول کے سوا دوسرے کی نہیں یعنی خود رو چراگاہوں کا اللہ اور رسول کے سوا کوئی اور شخص مالک نہیں ہے اور ان چراگاہوں کو اپنے لئے مخصوص کرنے کا بھی کوئی حق نہیں رکھتا ہے، بلکہ تمام خود رو چراگاہیں صرف مسلمانوں کی (سرکار کی) ہیں صعب، عمرو، ابن شہاب، زہری، عبیداللہ، حضرت ابن عباس زہری کے توسط سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ بچے اور ان کی عورتیں انہی مشرکوں میں سے ہیں، اور عمرو کے قول کی طرح یہ نہیں کہا کہ وہ اپنے باپ دادا میں سے ہیں۔

۱۹۰ بَاب قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ .

باب ۱۹۰۔ جنگ میں بچوں کے قتل کر دینے کا بیان۔

۲۶۶ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

۲۶۶۔ احمد بن یونس، لیث، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کو کسی جہاد میں ایک مقتولہ

(ا) جہاد میں کفار کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے ممانعت ہے، لیکن اگر کفار پر شبخون مارا جائے اور رات کی تاریکی کی وجہ سے عورتوں اور بچوں کی تمیز مشکل ہو تو ایسی صورت میں اگر غیر اختیاری طور پر یہ لوگ نشانہ بن جائیں تو گناہ نہیں۔

امْرَأَةٌ وُجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ.

عورت ملی، تو آپ نے بچوں اور عورتوں کے قتل کو برا جانا۔

۱۹۱ بَاب قَتْلِ النِّسَآءِ فِی الْحَرْبِ.

باب ۱۹۱۔ جنگ میں عورتوں کو مار ڈالنے کا بیان۔

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَقْتُوْلَةً فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ.

۲۶۷۔ اسحق بن ابراہیم، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے کسی جہاد میں ایک قتل شدہ عورت دیکھی، تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت فرمادی۔

۱۹۲ بَاب لَایُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ.

باب ۱۹۲۔ عذاب الٰہی کی سزا نہ دینے کا بیان۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ بُكَیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَّجَدْتُّمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّیْ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمَا.

۲۶۸۔ قتیبہ، لیث، بکیر، سلیمان، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے ہمیں ایک لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ فلاں فلاں آدمی مل جائیں تو ان کو آگ میں جلا ڈالنا، پھر جب ہم لوگ جانے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے کہا تھا، کہ فلانے فلانے کو نذر آتش کر دینا، لیکن آگ کا عذاب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، لہٰذا اگر تم کو وہ مل جائیں، تو ان دونوں کو قتل کر دینا۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ لَوْكُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ.

۲۶۹۔ علی، سفیان، ایوب، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں، کہ جناب علیؓ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا تھا، جب ابن عباس کو یہ اطلاع ملی، تو انہوں نے کہا، کہ میں اگر ان کی جگہ پر ہوتا، تو ہرگز نہ جلاتا، کیونکہ رحمۃ اللعالمین نے فرمایا ہے، کہ عذاب الٰہی سے کسی کو سزا نہ دینا، اور میں تو ان کو قتل کر دیتا، جیسا کہ رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو کوئی اپنا مذہب تبدیل کر دے، تو اس کو جان سے مار ڈالو۔

۱۹۳ بَاب فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً فِیْهِ حَدِیْثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ مَاكَانَ لِلنَّبِیِّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی الْاٰیَةَ.

باب ۱۹۳۔ قید کے بعد یا تو احسان کرنا چاہئے، یا فدیہ لینا چاہئے، اور اسی مضمون کی حدیث ثمامہ نے بیان کی ہے اور فرمان الٰہی کہ نبی کو یہ زیبا نہیں، کہ ان کے پاس قیدی ہوں، آخر تک۔

١٩٤ بَاب هَلْ لِلْاَسِيرِ اَنْ يَّقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِينَ اَسَرُوْهُ حَتّٰى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ فِيهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۹۴۔ مسلمان قیدی کا ان لوگوں کو جنہوں نے اسکو قید کیا ہے، قتل کرنا، اور ان کو دھوکہ دینا، تاکہ کافروں سے نجات پا جائے کیا یہ جائز ہے؟ مسور نے رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

١٩٥ بَاب اِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ.

باب ۱۹۵۔ کسی مشرک کا مسلمان کو سوختہ کر دینے کے بدلے میں اس مشرک کو جلا دینے کا بیان۔

٢٧٠ ـ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ اَبْغِنَارِسْلًا قَالَ مَااَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا حَتّٰى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَوَكَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ فَاَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يَسْقُوْنَ حَتّٰى مَاتُوا قَالَ اَبُو قِلَابَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْاَرْضِ فَسَادًا.

۲۷۰۔ معلیٰ، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی دربار رسالت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو ناموافق پا کر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! ہم کو کچھ اونٹ دید یجئے، اس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے لئے یہی مناسب ہے، کہ تم جنگل میں اونٹوں کے پڑاؤ پر جا رہو، چنانچہ وہ لوگ اونٹوں کے پڑاؤ پر جا رہے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پی کر تندرست اور موٹے ہو گئے، اور انہوں نے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک لیا، اور اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے، جب یہ مقدمہ دربار رسالت میں پیش کیا گیا، تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی روانہ کئے، ابھی زیادہ دن چڑھنے نہ پایا تھا، کہ وہ سب گرفتار کر کے لائے گئے، اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے، اور پھر سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھروا دیں، اور انہیں جنگل بیابان میں ڈال دیا گیا اور وہ پانی پانی کرتے سب کے سب مر گئے، ابوقلابہ نے کہا، کہ ان لوگوں نے قتل و غارت گری کی، اور اللہ و رسول سے جنگ کی تھی، اور ملک میں بدامنی پھیلائی تھی۔

١٩٦ بَاب ـ

باب ۱۹۶۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا تھا، تو انہوں نے حکم دے کر چیونٹیوں کا چھتہ جلوا دیا، اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی، کہ تم کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا، اور تم نے سب چیونٹیوں کا چھتہ جلوا دیا،

فَأُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ.

جو اللہ کی تسبیح کرتی تھیں۔

۱۹۷ بَاب حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّخِيْلِ .

باب ۱۹۷۔ گھروں اور باغوں کے سوختہ کر دینے کا بیان۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ لِيْ جَرِيْرٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَاتُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْ خَثْعَمَ يُسَمّٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةَ فَارِسٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَّالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَاجِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْوَفُ اَوْ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ .

۲۷۱۔ مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، جریر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم مجھے ذی خلصہ کی طرف سے بے فکر کیوں نہیں کر دیتے، اور اسے برباد کیوں نہیں کر دیتے، وہ قبیلہ خثعم کا بت خانہ ہے، اور یہ اسکو کعبہ یمانیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں، چنانچہ میں (جریر) بنو حمس کے ڈیڑھ سو گھوڑ سواروں کو لے کر چلا، اور میں اپنے گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، تو آپ نے میرے سینہ پر تھپکی دی، اور آپکی انگلیوں کے نشانات میرے سینہ پر موجود ہیں، اور پھر رسالت مآب نے فرمایا اے اللہ! اس کو ثبات دیدیئے، اور اسکو ہدایت کرنیوالا، اور ہدایت یافتہ بنادے، بالآخر جریر اس بت خانہ کی طرف روانہ ہوئے، اور توڑ پھوڑ کر نذر آتش کر دیا، اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اسکی اطلاع بھیجی، اور جریر کے قاصد نے دربار رسالت میں عرض کیا، قسم ہے اسکی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے، کہ میں آپ کے پاس اس وقت آیا ہوں، جبکہ میں نے اس بت خانہ کو اس حال پر چھوڑا، کہ وہ کھوکھلے اونٹ یا خارشی اونٹ کی طرح تھا، تو آپ نے بنو حمس کے گھوڑوں اور باشندوں کے لئے پانچ دفعہ برکت کی دعا مانگی۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ .

۲۷۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنو نضیر کے باغ جلا دیئے تھے۔

۱۹۸ بَاب قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ.

باب ۱۹۸۔ سوئے ہوئے مشرک کو قتل کر دینے کا بیان۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ لِيَقْتُلُوْهُ فَانْطَلَقَ

۲۷۳۔ علی، یحییٰ، زکریا، ابو اسحٰق، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے چند انصاریوں کو ابو رافع کے پاس بھیجا، تاکہ وہ اس کو قتل کر دیں، چنانچہ ایک انصاری اس کے قلعہ میں داخل ہوا، اور وہ کہتا تھا، کہ میں گھوڑوں کے اصطبل میں چھپ گیا، اور قلعہ کا دروازہ بند ہو گیا، اس کے بعد ایک چوکیدار اپنا گدھا تلاش

رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِیْ مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَاَغْلَقُوْ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ اِنَّهُمْ فَقَدُوْا حِمَارًا لَّهُمْ فَخَرَجُوْ يَطْلُبُوْنَهٗ فَخَرَجْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ اُرِيْهِمْ اَنَّنِیْ اَطْلُبُهٗ مَعَهُمْ فَوَجَدُوْا الْحِمَارَ فَدَخَلُوْا وَدَخَلْتُ وَاَغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوْا الْمَفَاتِيْحَ فِیْ كَوَّةٍ حَيْثُ اَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوْا اَخَذْتُ الْمَفَاتِيْحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَااَبَارَافِعٍ فَاَجَابَنِیْ فَتَعَمَّدْتُّ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهٗ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَاَنِّیْ مُغِيْثٌ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِیْ فَقَالَ مَالَكَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَاشَاْنُكَ قَالَ لَا اَدْرِیْ مَنْ دَخَلَ عَلَیَّ فَضَرَ بَنِیْ قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِیْ فِیْ بَطْنِهٖ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتّٰی قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَاَنَا دَهِشٌ فَاَتَيْتُ سُلَّمًا لَّهُمْ لِاَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِیْ فَخَرَجْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِبَارِحٍ حَتّٰی اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰی سَمِعْتُ نَعَايَا اَبِیْ رَافِعٍ تَاجِرِ اَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِیْ قَلَبَةٌ حَتّٰی اَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ

کرنے باہر نکلا' میں بھی ان لوگوں کے ساتھ باہر نکل آیا' اور میں یہ دکھلا رہا تھا کہ میں بھی ان کے ساتھ گدھا تلاش کر رہا ہوں' جب ان کو گدھا مل گیا' تو میں ان کے ساتھ قلعہ میں چلا آیا اور انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر کے اس کی کنجیاں ایک سوارخ میں رکھ دیں' جس کو میں دیکھ رہا تھا' اور جب وہ سب سو گئے' تو میں نے کنجیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھولا' ابو رافع کی طرف چلا' اور آواز دی اے ابو رافع! اس نے مجھے جواب دیا تو میں آواز کی طرف لپکا' اور اس پر وار کیا' وہ چیخنے لگا' تو میں باہر نکل آیا' اس کے بعد پھر اسی طرح گیا' گویا میں فریاد رس ہوں' اور میں نے آواز بدل کر کہا' اے ابو رافع! اس نے کہا تو کون ہے؟ تیری ماں کی خرابی ہو' میں نے کہا' کیا بات ہے' تو اس نے کہا' مجھے کچھ معلوم نہیں پس اس آدمی نے مجھ پر تلوار کا وار کیا ہے (اتنا سنکر) میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ دی' اور اس پر اتنا زور دیا' کہ وہ اس کی ہڈیوں میں اتر گئی' اور اس کے بعد میں باہر نکل آیا' اور میں خوفزدہ تھا جوں توں کر کے اترنے کے لئے سیڑھی کے پاس آیا مگر گر پڑا' اور میرا پیر ٹوٹ گیا' اور پھر میں نے اس حالت میں اپنے دوستوں کے پاس پہنچ کر کہا' میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک رونے والوں کی آواز نہ سن لوں' چنانچہ میں اس وقت تک باہر نہیں گیا' جب تک میں نے اہل حجاز کے تاجر ابو رافع پر رونے والیوں کی آواز نہ سن لی' میں وہاں کھڑا رہا' مگر مجھ میں چلنے کی قوت نہ رہی تھی' آخر ہم سب نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دے کر پورا واقعہ بیان کیا۔

۲۷۴ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰی ابْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ رَهْطًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا فَقَتَلَهٗ وَهُوَنَائِمٌ.

۲۷۴ـ عبداللہ بن محمد' یحییٰ بن آدم' یحییٰ بن ابی زائدہ' ان کے والد ابو اسحٰق' حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے چند انصاریوں کو ابو رافع کے (قتل) کیلئے بھیجا تھا' چنانچہ حضرت عبداللہ بن عتیک نے رات کے وقت اس کے کمرہ میں داخل ہو کر سوتے ہی میں اس کو مار ڈالا۔

۱۹۹ بَاب لَاتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ.

باب ۱۹۹ـ دشمن کے مقابلہ نہ کرنے کی خواہش کا بیان۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ كُنْتُ كَاتِبًا لَهٗ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ فَاِذَا فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَاالنَّاسُ لَاتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَاَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰىؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَامُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا.

۲۷۵۔ یوسف بن موسیٰ' عاصم بن یوسف یربوعی' ابواسحٰق فزاری' موسیٰ بن عقبہ' سالم ابوالنضر سے روایت کرتے ہیں' کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا اور عبداللہ بن ابی اوفی نے انہیں ایک خط بھیجا' جبکہ وہ حروریہ کے مقابلہ پر جارہا تھا' میں نے وہ خط پڑھا' اس میں تحریر تھا' کہ رسول اللہ ﷺ بعض ان سفروں میں جن میں دشمن سے آمنا سامنا ہوتا' اس وقت تک انتظار کرتے جب تک سورج ڈھل نہ جاتا' پھر لوگوں میں کھڑے ہوتے' اور فرماتے' اے لوگو! دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرو' اور اللہ سے عافیت طلب کرو۔ اگر تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو' تو صبر کرو' اور یہ جان لو' کہ جنت تلواروں سائے میں ہے۔ پھر فرماتے' اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے' اور لشکروں کو شکست دینے والے' انہیں شکست دے' اور ہمیں ان پر غالب فرما۔ موسیٰ بن عقبہ نے سالم ابوالنضر سے روایت کیا ہے' کہ میں عمر بن عبیداللہ کا کاتب تھا' کہ عبداللہ بن ابی اوفی کا خط آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو' اور ابوعامر نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن' ابوالزناد اور اعرج کے ذریعہ ابوہریرہ سے روایت کیا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو' اور اگر ملاقات ہو جائے' تو صبر کرو۔

۲۰۰ بَابُ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ.

باب ۲۰۰۔ جنگ میں فریب دہی کا بیان (۱)۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَايَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَايَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهٗ

۲۷۶۔ عبداللہ' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کسریٰ ہلاک ہو گیا' اور اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا' اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا' اور اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا' اور بلاشبہ تم لوگ قیصر و کسریٰ کے خزانے اللہ کے راستہ میں تقسیم کرو گے' اور لڑائی کو آپ

(۱) "الحرب خدعة" کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کو شکست دینے کیلئے خفیہ تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح عملاً چالبازی سے کام لیا جاسکتا ہے، ذو معنی الفاظ یا طرز عمل اختیار کر کے بھی دشمن کو دھوکے میں رکھا جاسکتا ہے، لیکن جہاں تک غدر اور بدعہدی کا تعلق ہے تو یہ جائز نہیں، نہ لڑائی کے دوران اور نہ اس کے بعد۔

وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً.

نے فریب کا نام دیا۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَصْرَمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خُدْعَةً.

۲۷۷۔ ابو بکر بن اصرم' عبداللہ' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے لڑائی کا نام فریب رکھا ہے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ.

۲۷۸۔ صدقہ' ابن عیینہ' عمرو' حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑائی دراصل دھوکہ ہے۔

۲۰۱ بَاب الْكِذْبِ فِي الْحَرْبِ.

باب ۲۰۱۔ جنگ میں جھوٹ بولنے کا بیان۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّا قَدِاتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى مَايَصِيرُ اَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ.

۲۷۹۔ قتیبہ' سفیان' عمرو بن دینار' حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا' کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا ذمہ کون لیتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف دی ہے' تو محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پسند کرتے ہیں' کہ میں اس کو قتل کر دوں؟ جس پر آپ نے فرمایا ہاں' جابر نے کہا' کہ محمد بن مسلمہ نے اس کے پاس جا کر کہا' کہ اس نبی نے ہم کو پریشان کر دیا ہے' ہم سے صدقہ مانگتے ہیں' تو اس نے جوابدیا' کہ خدا کی قسم تم بھی ان کو پریشان کرو' اس پر محمد نے کہا' کہ ہم تو ان کی پیروی کا اقرار کر چکے ہیں' انہیں چھوڑ نہیں سکتے' بس ہم تو اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کا انجام کار کیا ہوتا ہے' اور وہ اسی طرح اس سے باتیں کرتے رہے' حتیٰ کہ قابو پا کر کعب کو تہ تیغ کر دیا۔

۲۰۲ بَاب الْفَتْكِ بِاَهْلِ الْحَرْبِ.

باب ۲۰۲۔ حربی کافروں کو پوشیدہ طور پر قتل کر دینے بیان۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاْذَنْ لِي فَاَقُولُ قَالَ قَدْفَعَلْتُ.

۲۸۰۔ عبداللہ' سفیان' عمرو' حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کعب بن اشرف کے لئے کون ذمہ داری قبول کرتا ہے؟ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا' آپ پسند کرتے ہیں' کہ میں اسے مار ڈالوں؟ فرمایا ہاں! محمد بن مسلمہ نے پھر عرض کیا' آپ مجھے اجازت دیجئے' کہ میں اس سے کچھ کہوں' تو آپ نے فرمایا' کہ

میں نے تجھے اجازت دی۔

٢٠٣ بَاب مَايَجُوْزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذْرِ مَعَ مَنْ يَّخْشٰى مَعَرَّتَهٗ .

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهٖ فِىْ نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِىْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِىْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَتْ يَاصَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَوْتَرَكَتْهُ بَيَّنَ.

باب ۲۰۳۔ دشمن کے شر و فساد سے بچاؤ کیلئے حیلہ گری کا بیان۔

لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ ابن صیاد کی طرف رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، اور آپ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف جانے کے لئے ابی بن کعب بھی ہمراہ تھے، آپ سے کہا گیا، کہ ابن صیاد باغ میں ہے چنانچہ آپ باغ میں درختوں کی آڑ لیتے ہوئے، اس کے پاس پہنچے جو اپنی چادر پر لیٹا ہوا کچھ گن گنا رہا تھا، ابن صیاد کی ماں نے آپ کو دیکھ لیا، اور کہا اے صاف (ابن صیاد) دیکھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں، تو ابن صیاد فوراً ہی اٹھ بیٹھا، جس پر رسالت مآب نے فرمایا، اگر اس کی ماں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی، تو حقیقت حال معلوم ہو جاتی۔

٢٠٤ بَاب الرَّجْزِفِى الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِىْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيْهِ سَهْلٌ وَاَنَسٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَفِيْهِ يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ.

٢٨١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰى وَارَى التُّرَابُ شَعْرَصَدْرِهٖ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرًا لشَّعْرِ وَهُوَيَرْتَجِزُبِرَجْزِ عَبْدِ اللّٰهِ ۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَاتَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
اِنَّ الْاَعْدَآءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

باب ۲۰۴۔ جنگ میں رجز خوانی اور خندق کھودتے وقت آواز بلند کرنے کا بیان، سہل و انس دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یزید نے سلمہ کے ذریعہ یہ حدیث آنحضرت سے بیان کی ہے۔

۲۸۱۔ مسدد، ابوالاحوص، ابواسحٰق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے خندق کے دن رسالت مآب ﷺ کو مٹی اٹھاتے ہوئے دیکھا، مٹی سے آپ کے سینہ کے بال چھپ گئے تھے، اور آپ بہت بالوں والے تھے اور آپ عبداللہ بن رواحہ کا رجز پڑھتے جاتے، اور فرماتے، اے اللہ! اگر تو ہمارا مددگار معاون نہ ہوتا، تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے، بس تو ہم پر اطمینان نازل فرما، اور دشمن کے مقابلہ میں ہم کو ثابت قدم رکھ، بے شک دشمنوں نے ہم پر بغاوت اور چڑھائی کی ہے، جب وہ فساد کرنا چاہتے ہیں، تو ہم مانع و مزاحم ہوتے ہیں، اور یہ الفاظ بلند اور اونچی آواز سے فرماتے تھے۔

اِذَا اَرَادُوْ فِتْنَةً اَبِيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

٢٠٥ بَاب مَنْ لَايُثْبِتُ عَلَے الْخَيْلِ .

باب ۲۰۵۔ گھوڑے کی سواری اچھی نہ کر سکنے والے کا بیان۔

٢٨٢ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاحَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا.

۲۸۲۔ محمد بن عبداللہ 'ابن ادریس' اسمٰعیل' قیس' حضرت جریرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ جب سے میں اسلام لایا' تب سے رسالت مآب ﷺ نے مجھ سے کوئی حجاب نہیں رکھا' اور مجھے دیکھ کر مسکراتے تھے' میں نے آپ سے شکایت کی' کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا' تو آپ نے دست مبارک میرے سینہ پر تھپ تھپا کر فرمایا' کہ اے اللہ اس کو جما دے' اور اس کو ہدایت کرنے والا' اور ہدایت یافتہ بنادے۔

٢٠٦ بَاب دَوَآءِ الْجُرْحِ بِاِحْرَاقِ الْحَصِيْرِ وَغَسْلِ الْمَرْاَةِ عَنْ اَبِيْهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَحَمْلِ الْمَآءِ فِي التُّرْسِ.

باب ۲۰۶۔ جلائے ہوئے ٹاٹ سے زخم کو مندمل کرنے اور عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونے' اور ڈھال میں پانی بھر کر لانے کا بیان۔

٢٨٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ ابْنَ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَّجِيْءُ بِالْمَآءِ فِيْ تُرْسِهٖ وَكَانَتْ يَعْنِيْ فَاطِمَةَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهٖ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۳۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابو حازم سے روایت کرتے ہیں' کہ لوگوں نے حضرت سہیل بن سعد ساعدی سے پوچھا' کہ رسالت مآب ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا' کہ مجھ سے زیادہ واقف کار لوگوں میں کوئی نہیں رہا ہے' حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے' اور جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؐ کے چہرہ مبارک سے خون دھوتی تھیں' اور ٹاٹ کی چٹائی جلا کر رسول اللہ ﷺ کے زخم میں بھری گئی۔

٢٠٧ بَاب مَايُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوْبَةِ مَنْ عَصٰى اِمَامَهٗ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰے وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ قَالَ قَتَادَةُ الرِّيْحُ الْحَرْبُ .

باب ۲۰۷۔ میدان جنگ میں افراتفری مچانے' آپس میں فتنہ و فساد ڈالنے' اور حکم حاکم کی مخالفت کرنے کی کراہیت کا بیان اور اللہ کا فرمان' کہ تم باہم نزاع نہ کرو ورنہ سست ہو جاؤ گے' اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی' قتادہؓ نے کہا کہ ریح بمعنی جنگ ہے۔

٢٩٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ

۲۸۴۔ یحییٰ' وکیع شعبہ' سعید اپنے والد بردہ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ اور ابو موسیٰ کو جانب

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَاَبَا مُوْسٰى اِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا.

یمن روانہ کرتے وقت یہ فرمایا کہ تم دونوں آسانیاں کرنا اور کوئی سختی نہ کرنا' خوشخبری سنانا اور لوگوں کو متنفر نہ کر دینا' باہم اتحاد و انصاف رکھنا' اور کبھی اختلاف نہ ہونے دینا۔

۲۸۵ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ فَهَزَمُوْهُمْ قَالَ فَاَنَا وَاللّٰهِ رَاَيْتُ النِّسَآءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ اَيْ قَوْمُ الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَسِيْتُمْ مَاقَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَنَاْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا اَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْيَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ اُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَاَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ اَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا وَسَبْعِيْنَ قَتِيْلًا فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانُ اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجِيْبُوْهُ ثُمَّ قَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَّا

۲۸۵ ـ عمرو بن خالد' زہیر' ابو اسحق' حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن پچاس پیادوں پر عبداللہ بن جبیر کو سردار مقرر کر کے فرمایا کہ اگر تم ہم کو اس حالت میں دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت کھا رہے ہیں' تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا' جب تک کہ میں تم سے کہلا نہ بھیجوں' اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو بھگا دیا ہے' اور ان کو پامال کر دیا ہے' تب بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا' تا آنکہ میں تم کو کہلا نہ بھیجوں' بالآخر آپ نے کفار کو شکست دے دی' حضرت براء نے کہا کہ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ اللہ کی قسم! وہ بھاگ رہی تھیں' اور ان کے جھانج بج رہے تھے' اور ان کی پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں' اور وہ اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا لوگو! مال غنیمت! مال غنیمت! تمہارے ساتھی تو غالب آگئے' اب تم کیا دیکھ رہے ہو' اس پر عبداللہ بن جبیرؓ نے کہا کہ لوگو! کیا تم نے رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی طاق نسیان میں رکھ دیا تو اور لوگوں نے کہا کہ ہم تو کافروں کے پاس جا کر ان کا مال غنیمت لوٹیں گے' چنانچہ یہ لوگ وہاں پہنچے' تو ان کا رخ بدل گیا اور کفار بھاگتے ہوئے سامنے کی طرف آگئے' اور پھر سے لڑائی ہونے لگی' اور مسلمان شکست خوردہ ہو گئے' اور یہی معنی ہیں اس آیت و حکم الٰہی کے' کہ جب رسول ان کو ان کے پیچھے سے بلا رہے تھے' اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہمراہ سوائے بارہ آدمیوں کے اور کوئی نہ رہا' اور مسلمانوں کے ستر آدمیوں کو کافروں نے شہید کر دیا' ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے ایک سو چالیس مشرکوں کو یوم بدر میں مارا تھا کہ ستر قتل ہوئے اور ستر قیدی ہاتھ آئے تھے' تو ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا کہ کیا ان میں محمد (ﷺ) ہیں؟ جس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو اس کا جواب دینے سے منع کر دیا تھا' پھر ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا کیا تم میں ابن ابی قحافہ ہیں؟ (یعنی صدیق اکبر) اور پھر تین مرتبہ کہا' کیا تم میں عمر بن

هٰؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوْا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهٗ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ يَاعَدُوَّاللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَ لَاَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَايَسُوْئُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ اٰمُرْبِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ ثُمَّ اَخَذَ يَرْتَجِزُ اُعْلُ هُبَلُ اُعْلُ هُبَلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْالَهٗ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَانَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَاعُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْا لَهٗ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَانَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ.

الخطاب ہیں؟ اور پھر اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہ تو سب مارے گئے' جس پر فاروق اعظم اپنے آپ کو نہ روک سکے' اور کہا کہ اے اللہ کے دشمن' اللہ کی قسم! جن لوگوں کا تو نے نام لیا ہے' وہ سب زندہ ہیں' اور جس بات سے تم رنجیدہ ہو' وہ برقرار ہے' ابوسفیان نے کہا' آج بدر کے دن کا بدلہ نکل گیا' اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہے' تم اپنے لوگوں میں سے بعض کے ناک کان کٹے پاؤ گے' جس کا میں نے کوئی حکم نہیں دیا' اور یہ بات مجھے ناگوار بھی معلوم نہیں ہوئی' اس کے بعد ابوسفیان رجز پڑھنے لگا' کہ اے ہبل بلند ہو جا' اے ہبل اونچا ہو جا' جس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا' کہ تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے' آپ کے اصحاب نے پوچھا' یارسول اللہ ہم کیا کہیں' فرمایا کہو اللہ ہی سب سے زیادہ بلند اور بزرگ موجود ہے' جس پر ابوسفیان نے کہا ہمارے پاس عزا ہے اور تمہارے لئے عزیٰ نہیں ہے' تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اصحاب سے کہا' تم اس کا جواب کیوں نہیں دیتے' انہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ ہم کیا کہیں' آپ نے فرمایا' کہ کہو اللہ ہمارا مددگار ہے' اور تمہارا مددگار و معاون نہیں ہے۔

۲۰۸ بَاب اِذَا فُزِعُوْا بِاللَّيْلِ.

باب ۲۰۸۔ جب رات کے وقت کچھ خوف ہو جائے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْفَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَّهُوَ مُقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ.

۲۸۶۔ قتیبہ بن سعید' حماد' ثابت' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت' سب سے زیادہ سخی' اور سب سے زیادہ بہادر تھے' ایک مرتبہ شب کے وقت ایک آواز سننے سے کچھ خوف طاری ہو گیا تھا' تو ابوطلحہ کے ننگی پیٹھ والے گھوڑے پر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور اپنی گردن میں تلوار حمائل کر کے باہر تشریف لے گئے' اور وہاں سے لوٹ کر فرمایا' ڈرو نہیں' کوئی خوف نہیں کرو اور اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا' کہ اس گھوڑے کو میں نے دریا کی طرح تیز رو پایا۔

۲۰۹ بَاب مَنْ رَاَى الْعَدُوَّ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَاصَبَاحَاهُ حَتّٰى يَسْمَعَ النَّاسُ.

باب ۲۰۹۔ دشمن کے دیکھنے کے بعد خوب چلا کر تمام لوگوں کی اطلاع کے لئے "فریاد کو پہنچو" کہنے کا بیان۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَابِكَ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلٰثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا يَاصَبَاحَاهُ يَاصَبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتّٰى اَلْقَاهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْهَا فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمَ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّشْرَبُوْا فَاَقْبَلْتُ بِهَا اَسُوْقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَاِنِّيْ اَعْجَلْتُهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا سَقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِيْ اِثْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ.

۲۸۷۔ مکی بن ابراہیم' یزید بن عبید اللہ' حضرت سلمہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں مدینہ سے غابہ کی طرف جارہا تھا' اور جب غابہ کی پہاڑی پر پہنچا' تو مجھے عبدالرحمٰن بن عوف کا ایک غلام ملا' میں نے کہا' تیری خرابی ہو تو یہاں کہاں؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی پکڑی گئی' اور میرے استفسار پر اس نے جواب دیا' بنو غطفان وفزارہ نے پکڑلی' اور پھر میں نے فریاد کو پہنچو' فریاد کو پہنچو' تین مرتبہ اس زور سے کہا' کہ سب مدینہ والے سن لیں' اس کے بعد میں نے دوڑ کر ان لوگوں کو جالیا' جو اونٹنی کو پکڑے ہوئے جارہے تھے' میں نے ان کو تیر مارنے شروع کئے' اور میں کہہ رہا تھا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج ذلیلوں کی ہلاکت کا دن ہے' بالآخر میں نے ان کے اس اونٹنی کا دودھ پینے سے پہلے وہ اونٹنی چھڑالی' اور ہانک لایا' پھر رسالت مآب ﷺ سے مل کر میں نے کہا کہ یارسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے' اور میں نے اس کا دودھ پینے سے پہلے ہی وہ اونٹنی ان سے چھڑالی' اب آپ ان کے تعاقب میں کسی کو بھیجئے' جس پر ارشاد عالی ہوا' کہ اے ابن اکوع اب تم کو اونٹنی مل گئی ہے' اور جب تم قابو پاؤ' تو بخشش کرو' ان کی قوم ان کی مہمانی کرے گی۔

۲۱۰ بَاب مَنْ قَالَ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ فُلَانٍ وَقَالَ سَلَمَةُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ.

باب ۲۱۰۔ جس نے کہا' کہ اس کو پکڑلو' اور میں فلاں کا لڑکا ہوں' سلمہ نے کہا کہ اس کو پکڑلو اور میں ابن اکوع ہوں۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا عُمَارَةَ اَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَاَنَا اَسْمَعُ اَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَاكَذِبُ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُوِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشْجَعُ مِنْهُ.

۲۸۸۔ عبداللہ' اسرائیل' ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت براء سے ایک آدمی نے پوچھا' کہ اے ابو عمارہ! کیا تم حنین کے دن بھاگ کھڑے ہوئے تھے' تو براء نے کہا' اور میں سن رہا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس دن پیٹھ نہیں موڑی' ابوسفیان بن حارث آپ کے خچر کی باگ تھامے ہوئے تھے' اور جب مشرکوں نے آپ کو نرغہ میں لے لیا' تو آپ سواری سے اتر کر فرمانے لگے' میں نبی ہوں' جس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے' اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں' براء کا بیان ہے' کہ اس دن آپ سے زیادہ کسی کو بہادر نہیں دیکھا گیا۔

۲۱۱ بَاب اِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلٰى حُكْمِ رَجُلٍ.

باب ۲۱۱۔ کسی آدمی کے حکم پر دشمن کے اتر آنے کا بیان۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ هُوَابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مَعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ فَجَآءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ فَجَآءَ فَجَلَسَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّىْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

۲۸۹۔ سلیمان، شعبہ، سعد، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ کی ثالثی پر جب بنو قریظہ رضامند ہو کر نیچے اتر آئے، تو رسالت مآب ﷺ نے سعد کو بلوایا، جو آپ کے قریب ہی مقیم تھے، وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور جب وہ نزدیک آگئے تو آپ نے فرمایا، اپنے سردار کو اتارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ، حضرت سعد نے آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس نشست کی، پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعوں سے اتر آئے ہیں، سعد نے جواب دیا، ان میں سے جو لڑنے کے قابل ہیں، وہ قتل کر دیئے جائیں، اور بال بچوں کو قید کر لیا جائے، اس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، اے سعد! تم نے فرشتہ کے حکم کے مطابق یہ فیصلہ کیا ہے۔

۲۱۲ بَاب قَتْلِ الْاَسِيْرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ.

باب ۲۱۲۔ جنگی قیدی کے قتل اور ایک جگہ کھڑا کر کے قتل کرنے کا بیان۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ.

۲۹۰۔ اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے، آپ کے سر اقدس پر خود تھا، جب آپ نے اس کو سر سے اتارا، تو ایک آدمی نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے پکڑے کھڑا ہے، اس کے جواب میں آپ نے فرمایا، اس کو وہیں قتل کر دو۔

۲۱۳ بَاب هَلْ يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَاسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ.

باب ۲۱۳۔ کیا آدمی اپنے آپ کو گرفتار کرا دے، اور وہ جو اپنے آپ کو گرفتار نہ کرائے، اور قتل ہوتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا بیان۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ ابْنِ اَسِيْدِ بْنِ حَارِيَةَ الثَّقَفِىُّ وَهُوَ حَلِيْفٌ

۲۹۱۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عمرو بن ابی سفیان حلیف بنو زہرہ اور دوست ابوہریرہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمیوں کا جاسوسی کا گروپ بنایا، اور اس پر عاصم بن

لِبَنِیْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ
رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ
ثَابِتِ نِ الْاَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ
فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهُدَاةِ وَهُوَ بَيْنَ
عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ
يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْلِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ قَرِيْبًا مِّنْ
مِّائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ
حَتّٰى وَجَدُوْا مَاْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوْهُ مِنَ
الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوْا
اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا رَاٰهُمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ
لَجَاْئُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ وَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ
فَقَالُوْا لَهُمْ اَنْزِلُوْا وَاَعْطُوْنَا بِاَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ
الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ اَحَدًا قَالَ
عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَمِيْرُ السَّرِيَّةِ اَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ
لَا اَنْزِلُ الْيَوْمَ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْعَنَّا
نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ
سَبْعَةٍ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ
وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبُ نِ الْاَنْصَارِيُّ وَابْنُ
دَثِنَةَ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ
اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَاَوْثَقُوْهُمْ فَقَالَ
الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا
اَصْحَبُكُمْ اِنَّ فِيْ هٰؤُلَآءِ لَاُسْوَةً يُرِيْدُ
الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰى اَنْ
يَصْحَبَهُمْ فَاَبٰى فَقَتَلُوْهُ فَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ
وَابْنُ دَثِنَةَ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ
بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ عَامِرِ
ابْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَّكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ
قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَّوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ

ثابت انصاری' کو جو عاصم بن عمر کے دادا تھے' سردار بنا کر روانہ کیا
جب یہ لوگ مکہ اور عسفان کے درمیان مقام ہداۃ میں پہنچے' تو بنو
ہذیل کے ایک قبیلہ بنو لحیان کو ان کی خبر مل گئی' جنہوں نے ان کے
مقابلہ کے لئے تقریباً دو سو آدمیوں کو روانہ کیا' جو سب کے سب ماہر
تیر انداز تھے' اور انکے پاؤں کے نشانات پر چلے' یہاں تک کہ انہوں
نے ان کے کھائے ہوئے چھوہارے، جو زادراہ کے طور پر یہ لوگ
مدینہ سے لائے تھے' دیکھ کر کہا یہ مدینہ کے چھوہارے ہیں' اور جب
ان لوگوں نے عاصم اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا' تو یہ لوگ پہاڑ
کی چوٹی پر چڑھ گئے' اور ان کو قبیلہ بنو لحیان والوں نے گھیر لیا' اور ان
سے کہا' کہ پہاڑ سے اتر آؤ' اور اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دو' اور ہمارا
یہ عہد و پیمان ہے' کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے' جس
پر عاصم بن ثابت سردار لشکر نے کہا' اللہ کی قسم! میں تو کسی کافر کی
امان میں نہیں اتروں گا' اور اے اللہ! تو ہماری خبر اپنے رسول پاک کو
دیدے، پھر انھوں نے تیر اندازی کر کے عاصمؓ کو شہید کر دیا' جو کہ
سات آدمیوں میں سے ایک تھے' پھر تین آدمی وعدہ لیکر اتر گئے'
خبیب انصاری' ابن دثنہ' اور ایک تیسرا آدمی جب انھوں نے ان پر
قدرت پائی' تو ان لوگوں نے کمانوں کی تانت سے ان کو باندھ لیا
'ان میں سے تیسرے آدمی نے کہا' کہ یہ پہلی بے وفائی ہے' اور
وعدہ خلافی ہے' اور اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا' بیشک
میں اپنے ساتھیوں کی طرح ہونا چاہتا ہوں' پھر سب لوگوں نے اس
کو کھینچا اور اس بات پر مجبور کیا' کہ وہ بھی انکے ساتھ رہیں، مگر
انہوں نے نہ مانا اور ان کافروں نے ان کو وہیں شہید کر دیا' اور خبیب
وابن دثنہ کو لے جاکر مکہ میں بیچ ڈالا' یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد
معرض ظہور میں آیا' خبیب کو حارث بن نوفل بن عبد مناف کے
بیٹوں نے مول لے لیا اور خبیب نے حارث بن عامر کو بدر کے دن
مار ڈالا تھا' اور خبیب ان لوگوں کے پاس قید و بند میں رہے' زہری
نے کہا' کہ مجھے عبید اللہ بن عیاض نے اطلاع دی' کہ حارث کی بیٹی
نے مجھے خبر دی' جب وہ لوگ ان کے قتل کے لئے جمع ہوئے' تو
انہوں نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا' تاکہ زیر ناف کی صفائی
کرلیں' چنانچہ اس نے اس کو استرا دے دیا' اور میرے ایک بچہ کو

خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا فَاَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنِ عِيَاضٍ اَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمْ حِيْنَ اجْتَمَعُوْا اِسْتَعَارَ مِنْهَا مُوْسٰے يَسْتَحِدُّبِهَا فَاَعَارَتْهُ فَاَخَذَا ابْنًا لِّیْ وَاَنَا غَافِلَةٌ حِيْنَ اَتَاهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُّهٗ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهٖ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِىْ وَجْهِىْ فَقَالَ تَخْشِيْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَاكُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُ اَسِيْرًاقَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ يَوْمَ يَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِىْ يَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ فِى الْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اَنَّهٗ لَرِزْقٌ مِّنَ اللّٰهِ رَزَقَهٗ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِى الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُوْنِىْ اَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تَظُنُّوْا اَنَّ مَابِىْ جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا۔

مَا اُبَالِىْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى اَىِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِىْ
وَذٰلِكَ فِىْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَسَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لِعَاصِمِ ابْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ اُصِيْبَ فَاَخْبَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ خَبَرَهُمْ وَمَا اُصِيْبُوْا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا اَنَّهٗ قُتِلَ لِيُؤْتُوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ

بٹھالیا' اور میں غفلت میں تھی' کہ میرا بچہ ان کے پاس چلا گیا' وہ کہتی ہیں' کہ پھر میں نے خبیب کے زانو پر اپنے بچہ کو بیٹھا دیکھا' اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا' تو میں دیکھ کر گھبرا گئی اور میرے ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہے' خبیب نے میرے چہرے سے پہچان لیا' اور کہا کیا تم اس بات سے ڈر رہی ہو' کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا' میں تو ہرگز ایسا نہیں کروں گا' حارث کی بیٹی نے کہا' اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا' اور اللہ کی قسم! میں نے تو ایک دن یہ دیکھا' کہ انگور کا خوشہ ان کے ہاتھ میں تھا' اور وہ انگور کھا رہے تھے دراں حالیکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے' اور اس وقت مکہ میں کوئی میوہ نہیں تھا' اور وہ کہتی ہیں (۱) کہ یہ رزق من جانب اللہ نازل ہوا تھا جو اس نے خبیب کو دیا تھا پھر جب وہ لوگ حرم سے باہر چلے گئے' تاکہ ان کو حرم کے باہر قتل کر دیں، تو خبیب نے ان سے کہا' کہ مجھے اتنی مہلت دے دو' کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں' اور انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور خبیب دو رکعت نماز سے فارغ ہو کر کہنے لگا' کہ اگر تم کو یہ خیال نہ ہوتا' کہ مجھے قتل کا خوف ہے' تو ایک بہت لمبی نماز پڑھتا' اور اے اللہ! ان کافروں کو گن گن کر مار (اور پھر کہا)

"مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے' کہ میں حالت اسلام میں شہید کیا جا رہا ہوں' جس پہلو پر بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پچھاڑا جاؤں' اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے' اگر وہ چاہے تو کٹے ہوئے اعضاء کے ٹکڑوں میں برکت دیدے۔"

پھر ان کو ابن حارث نے قتل کر دیا' اور خبیب ہی وہ شخصیت ہیں' جنہوں نے ہر مرد مسلمان کے لئے جو قید کر کے قتل کیا جائے' دو رکعت نماز مسنون کر دی ہے' اور اللہ تعالیٰ نے عاصم بن ثابت کی وہ دعا جس دن وہ شہید کئے گئے سن لی' اور رسول اللہ ﷺ کو انکی خبر پہنچا دی' اس کے بعد سرور کائنات نے اپنے اصحاب سے ان کی خبر بیان کی' اور جو کچھ ان پر گزرا اس کا اظہار فرمایا' اور کفار قریش نے حضرت عاصم کی نعش مبارک کے پاس کچھ آدمی بھیجے' تاکہ انکے جسم کا کچھ حصہ کاٹ کر لے جائیں' جس سے ان کی وفات کی صداقت ہو سکے'

(۱) یہ حضرت خبیبؓ کی کرامت تھی اور اس میں کفار کیلئے یہ اشارہ تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور انکا لایا ہوا دین سچا دین ہے۔

عَلٰى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رَسُوْلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى اَنْ يَقْطَعَ مِنْ لَّحْمِهٖ شَيْئًا .

اور جناب عاصم نے بدر کے دن کفار قریش کے ایک سردار کو قتل کر دیا تھا' مگر عاصم کی نعش پر بھڑیں بادلوں کی طرح اللہ نے پیچھے سے مقرر فرمائیں' جنہوں نے عاصم کی نعش کو ان کافروں کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے بچالیا' اور وہ اس بات پر قادر نہ ہوسکے' کہ آپ کی نعش مبارک سے کوئی ٹکڑا کاٹ سکیں۔

٢١٤ بَاب فَكَاكِ الْاَسِيْرِ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۲۱۴۔ جنگی قیدی کی رہائی کا بیان' اس بارے میں حضرت ابوموسیٰؓ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے۔

٢٩٢ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِىَ يَعْنِى الْاَسِيْرَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ .

۲۹۲۔ قتیبہ بن سعید' جریر' منصور' ابووائل' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا' قیدی کو رہائی دو' بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت (یعنی بیمار پرسی) کرو۔

٢٩٣ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَىْءٌ مِّنَ الْوَحْىِ اِلَّامَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِىْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِى الْقُرْاٰنِ وَمَا فِىْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِى الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَايُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

۲۹۳۔ احمد بن یونس' زہیر' مطرف' عامر' ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا' کہ آپ کے پاس قرآن کریم کے سوا کچھ اور بھی وحی کے طور پر ہے؟ انہوں نے جواب دیا' کہ قسم ہے اللہ کی! جس نے دانہ کو چیرا اور اس میں سے درخت نکالا' میں اس بات سے واقف نہیں' البتہ اللہ تعالیٰ نے ایک سمجھ تو مجھے دی ہے' جو اللہ تعالیٰ فہم قرآن میں کسی کو مرحمت فرماتا ہے' اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے (اس کے سوا اور کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے) میں نے پوچھا' صحیفہ میں کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا' دیت اور قیدی کی رہائی' اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

٢١٥ بَاب فِدَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ .

باب ۲۱۵۔ مشرکوں کے فدیہ کی ادائی کا بیان۔

٢٩٤ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رِجَالاً مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۹۴۔ اسمٰعیل بن ابواویس' اسمٰعیل بن ابراہیم' موسیٰ بن شہاب حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ سے بعض انصار نے اجازت طلب کی' انہوں نے کہا' کہ یارسول اللہ! آپ ہم کو اجازت دیجئے' کہ ہم اپنے بھانجا عباس کیلئے ان کا فدیہ چھوڑ دیں' تو آپ نے فرمایا ان کو ایک درہم بھی نہ چھوڑو' اور ابراہیم' عبدالعزیز' حضرت انسؓ کے ذریعہ سے روایت کرتے ہیں' کہ بحرین

ائذَنْ فَلْنَترُكْ لِا بْنِ اُختِنَا عَبَّاسٍ فِدَآئَهٗ فَقَالَ لَاتَدَعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَآءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَاِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ خُذْفَاعَطَاهُ فِيْ ثَوْبِهٖ.

سے رسالت مآب ﷺ کے پاس مال آیا' تو حضرت عباسؓ نے آپ کے پاس آکر عرض کیا' یارسول اللہ! مجھے کچھ دیجئے' اس لئے کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دے دیا ہے' تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لے لو' اور ان کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کپڑے ہی میں بحرین کا مال دیا۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ جَآءَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ.

۲۹۵۔ محمود' عبدالرزاق' معمر' زہری' محمد بن جبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' کہ میں بدری قیدی تھا' اور میں نے رسالت مآب ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۲۱۶ بَاب الْحَرْبِيِّ اِذَا دَخَلَ دَارَ الْاِسْلَامِ بِغَيْرِ اَمَانٍ.

باب ۲۱۶۔ حربی کافر کا امان طلب کئے بغیر دارالاسلام میں داخل ہونے کا بیان۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَفِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهٗ فَنَفَّلَهٗ سَلَبَهٗ.

۲۹۶۔ ابو نعیم' ابو عمیس' ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حالت سفر میں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا' اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا' اور جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا' اس کو بلا لو' اور اس کو مار ڈالو' چنانچہ اس کو قتل کیا گیا' اور اس کا سامان آپ نے قاتل کو دلوایا(۱)۔

۲۱۷ بَاب يُقَاتَلُ عَنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّوْنَ.

باب ۲۱۷۔ ذمیوں کی جانب سے جنگ کرنے اور غلام نہ بنائے جانے کا بیان۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ

۲۹۷۔ موسیٰ' ابو عوانہ' حصین' عمرو بن میمون' حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا' میرے بعد جو کوئی خلیفہ ہو' اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں' کہ لوگوں سے قول و اقرار پورا کرے' اور ان کی طرف سے جنگ کرے'

(۱) اگر کوئی کافر حربی (یعنی ایسے کافر ملک کا باشندہ جنکے ساتھ مسلمانوں کی جنگ ہو) بغیر امان لیے مسلمانوں کے ملک میں آجائے تو وہ مسلمانوں کیلئے مال غنیمت ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر حربی جاسوس اگر مسلمانوں کے ملک میں پکڑا جائے تو اسے قتل کیا جاسکتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوْفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَ اَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَرَآئِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا اِلَّاطَاقَتَهُمْ

اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لے۔

۲۱۸ بَاب جَوَائِزِ الْوَفْدِ.

باب ۲۱۸۔ قاصد کو انعام دینے کا بیان۔

۲۱۹ بَاب هَلْ يُسْتَشْفَعُ اِلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ.

باب ۲۱۹۔ ذمیوں اور ان کے معاملات میں سفارش کرنے کا بیان۔

۲۹۸ ـ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَآءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ وَاَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِمَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَنَسِيْتُ الثَّالِثَةَ وَقَالَ اَبُوْ يَعْقُوْبَ بْنِ مُحَمَّدٍ سُئِلَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَالْيَمَامَةَ وَالْيَمَنَ وَقَالَ يَعْقُوْبُ وَالْعَرْجُ اَوَّلُ تِهَامَةَ.

۲۹۸۔ قبیصہ 'ابن عیینہ 'سلیمان احول 'سعید 'حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے کہا جمعرات کا دن 'اور آہ! جمعرات کا دن بھی کیسا تھا 'اور پھر اتنا روئے 'کہ انکے آنسوؤں سے سنگریزے تک بھیگ گئے 'اور پھر کہنے لگے 'کہ جمعرات کے دن رسالت مآب ﷺ کے مرض میں شدت ہوئی 'تو آپ نے فرمایا 'لکھنے کے لئے کوئی چیز لاؤ 'کہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں 'جس کے بعد تم گمراہی میں کبھی نہ پڑسکو گے 'پھر لوگوں نے اختلاف کیا 'حالانکہ رسول اللہ کے سامنے اختلاف نہ کرنا چاہئے 'لوگ بولے 'کہ آپ ہمیں چھوڑ کر جارہے ہیں 'اور فرمایا مجھے چھوڑ دو 'میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے 'جس کی طرف تم لوگ مجھے بلا رہے ہو 'اور آپ نے بوقت وفات تین وصیتیں کیں 'مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا 'قاصدوں کو اسی طرح انعام دینا 'جس طرح میں انعام دیا کرتا تھا 'اور تیسری وصیت میں خود بھول گیا۔ یعقوب بن محمد نے کہا 'کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرہ عرب کی بابت دریافت کیا 'تو انہوں نے کہا اس سے مکہ معظمہ 'مدینہ منورہ 'یمامہ اور ارض یمن مراد ہے 'اور یعقوب نے کہا 'اور عرج تہامہ کا ابتدائی حصہ۔

۲۲۰ بَاب التَّجَمُّلِ لِلْوُفُوْدِ.

باب ۲۲۰۔ قاصدوں کے لئے اپنی آرائش کا بیان۔

۲۹۹ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۹۹۔ یحییٰ 'لیث 'عقیل 'ابن شہاب 'سالم بن عبداللہ 'حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں 'کہ حضرت عمرؓ نے بازار میں ایک ریشمی چوغہ بکتے ہوئے دیکھا 'تو اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لاکر عرض کیا 'یا رسول اللہ! آپ اسکو خرید لیجئے 'عید کے روز اور جس دن وفد آتے ہیں 'اس کو زیب تن فرمایا کیجئے 'تو آپ نے فرمایا 'یہ لباس ان

عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَاهٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ تَبِيْعُهَا اَوْ تُصِيْبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ.

لوگوں کا ہے جن کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا' پھر تھوڑے دنوں بعد حسب مشیت خداوندی، آپ نے ایک ریشمی چوغہ حضرت عمرؓ کو بھیجا' جس کو لے کر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ سے عرض کیا' کہ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ لباس اس شخص کا ہے' جس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے' یا یہ فرمایا تھا کہ اس کو تو وہی شخص زیب تن کرتا ہے' جس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے' لیکن وہی لباس آپ نے میرے لئے بھیجا ہے' ارشاد گرامی ہوا کہ اس کو بیچ ڈالو' یا اپنے کسی اور کام میں لے آؤ۔

۲۲۱ بَاب كَيْفَ يُعْرَضُ الْاِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ.

باب ۲۲۱۔ بچوں کو اسلامی اصول بتانے کی ترکیب کا بیان۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اٰمَنْتُ

۳۰۰۔ عبداللہ بن محمد' ہشام' معمر' زہری' سالم' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت عمر اور دیگر اصحاب نے سرور عالم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف جانے کے لئے رخت سفر باندھا' اور بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس اس کو بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا' ابن صیاد بچہ نہیں تھا' بلکہ وہ تقریباً بالغ ہو چکا تھا' لیکن سرور عالم کی تشریف آوری کی اسکو کچھ خبر نہیں ہوئی' یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی پیٹھ ٹھونکی' اور فرمایا کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے' کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا' میں یقیناً اس بات کی شہادت دیتا ہوں' کہ آپ امیوں کے رسول ہیں' (۱) اور پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' کہ کیا آپ اس بات کی شہادت دیتے ہیں' کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو رسالت مآب ﷺ نے یہ کہہ کر کہ میں تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں' فرمایا اب تو کیا دیکھتا ہے' جس پر ابن صیاد نے کہا

(۱) اس جملے کی بناء پر بعض نے کہا کہ یہ ابن صیاد ان یہودیوں میں سے تھا جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایمان تو رکھتے تھے، لیکن ساتھ ہی یہ کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت صرف عرب کے ساتھ خاص ہے۔

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِيْنِیْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْخَبَاْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْسَاْفَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِیْ فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَلَكَ فِیْ قَتْلِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ يَاْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِیْ فِيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِیْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْزَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَیْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ.

میرے پاس کوئی خبر سچی آتی ہے اور کوئی جھوٹی، تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ پر اصل حقیقت کا پردہ پڑ گیا ہے، اور اس کے بعد فرمایا، میں اپنے دل میں ایک بات کہتا ہوں، بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس پر ابن صیاد نے جواب دیا وہ دھواں ہے، جس کے جواب میں سرور عالم ﷺ نے فرمایا، دور ہو جا تو اپنی حد سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا، تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی گردن صاف کر دوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے، تو اس کو مار ڈالنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے، اور اگر یہ دجال نہیں ہے، تو اس کے قتل سے تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا، ابن عمر کا بیان ہے کہ رسالت مآب ﷺ اور ابی بن کعب اس باغ میں جس میں ابن صیاد رہا کرتا تھا، ایک دن جا رہے تھے، اور جب باغ میں پہنچ گئے، تو درختوں کے تنوں میں چھپنے لگے، تاکہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے، اور آپ اس کی کچھ باتیں سن سکیں، آپ نے دیکھا کہ وہ اپنے بچھونے پر اپنی چادر میں لپٹا پڑا تھا، جس میں ایک گنگناہٹ تھی، آپ کھجوروں کے تنوں میں چھپے ہوئے تھے کہ ابن صیاد کی ماں نے آپ کو دیکھ لیا اور اپنے بیٹے ابن صیاد سے اس کا نام لے کر کہا، ارے او بیٹا، "صاف" چنانچہ ابن صیاد(۱) اٹھ بیٹھا، تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، اگر یہ عورت اپنے بیٹے صاف کو اس کی اصلی حالت پر رہنے دیتی، تو حقیقت حال صاف ہو جاتی، سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، اس کے بعد رسالت مآب ﷺ نے لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کی، اور پھر دجال کا تذکرہ کر کے فرمایا، میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے، اور حضرت نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے، لیکن میں ایسی بات بھی بتائے دیتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی، سنو وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ یک چشمی نہیں ہے۔

(۱) ابن صیاد کا معاملہ مشکوک تھا اور بعد میں بھی مشکوک رہا اس نے اسلام قبول کیا اور بہت سے اسلامی اعمال میں صحابہ کرام کے ساتھ شریک رہا، مگر بعد میں ایسی باتیں بھی کیں جو ایمان کے منافی تھیں، دجال کی بہت سی علامتیں اس میں پائی جاتی تھیں، کئی صحابہ کرام اس کے دجال ہونے میں متردد تھے۔

۲۲۲ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

باب ۲۲۲۔ ارشاد گرامی رسالت مآب کہ یہودیو! تم اسلام لاؤ' تاکہ تمہاری حفاظت ہو جائے' مقبری نے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۲۲۳ بَاب اِذَا اَسْلَمَ قَوْمٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَّاَرْضُوْنَ فَهِيَ لَهُمْ.

باب ۲۲۳۔ دارالحرب میں مسلمان ہونے والے اگر سرمایہ دار اور زمیندار ہوں' تو وہ پورا سرمایہ انہیں کا ہے۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهٖ قَالَ وَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ لَّا يُبَايِعُوْهُمْ وَلَا يُؤْوُوْهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِيْ.

۳۰۱۔ محمود' عبدالرزاق' معمر' زہری' علی' عمرو بن عثمان بن عفانؓ حضرت اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے حجتہ الوداع کے موقع پر عرض کیا' کہ یارسول اللہ! آپ کل کہاں قیام فرما ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا' عقیل نے ہمارے لیئے کوئی مکان چھوڑا' یا سب بیچ ڈالے' پھر فرمایا ہم لوگ کل خیف بن کنانہ میں' بمقام محصب قیام کریں گے' جہاں قریش نے کفر پر قسم کھائی تھی' اور یہ واقعہ یوں تھا' کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنو ہاشم کے بارے میں یہ قسم لی تھی' کہ ان کے ہاتھ نہ کوئی چیز فروخت کریں گے' اور نہ ان کو رہنے کی جگہ ہی دیں گے' زہری نے کہا' کہ خیف بمعنی چٹیل میدان۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَّهٗ يُدْعٰى هُنَيًّا عَلَى الْحِمٰى فَقَالَ يَاهُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَاِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا اِلٰى نَخْلٍ وَّزَرْعٍ وَّاِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَاْتِنِيْ بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَتَارِكُهُمْ اَنَا لَا اَبَا لَكَ فَالْمَآءُ وَالْكَلَاُ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ اَنِّيْ قَدْ

۳۰۲۔ اسمٰعیل' مالک' زید اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ہنی غلام کو ایک چراگاہ پر مقرر کر کے فرمایا' اے ہنی تم مسلمانوں سے بڑی عاجزی کے ساتھ ملنا' مظلوم کی دعا سے بچنا' کیونکہ مظلوم کی بددعا بہت جلد قبول ہوتی ہے' اور اس چراگاہ میں تھوڑے اونٹ والوں اور تھوڑی سی بکریوں والوں کو اندر آنے کی اجازت دینا' لیکن خبردار عبدالرحمٰن بن عوف اور عثمان بن عفان کے مویشیوں کو اس میں نہ آنے دینا' کیونکہ ان دونوں کے جانور اگر ہلاک بھی ہو جائیں' تو یہ دونوں کھیتی باڑی اور باغوں سے اپنا کام چلا سکتے ہیں اور اگر تھوڑے سے اونٹ والوں اور تھوڑی سی بکریوں والوں کے مویشی ہلاک ہو جائیں' تو وہ اپنے بچوں کو میرے پاس لا کر کہیں گے' اے امیر المومنین ہم تو۔ فقیر ہو گئے' او ھنی! تیرا باپ نہ رہے' کیا میں انہیں کچھ رقم دیئے جانے کا حکم نہیں دوں گا؟ لہٰذا سونے اور نوٹوں کے دینے کی بہ نسبت انکو پانی اور گھاس دینا میرے لئے زیادہ آسان ہے' اور اللہ کی قسم! یہ لوگ یہ خیال کرینگے کہ میں

ظَلَمْتُهُمْ اِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوْا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِيْ اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَاحَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا .

نے ان پر ظلم کیا ہے' کیونکہ یہ شہر انہیں کے ہیں زمانہ جاہلیت میں انہوں نے انہی شہروں کے لئے لڑائیوں میں اپنی عزیز جانیں قربان کیں ہیں' اور اسلام میں وہ اسی زمین پر اسلام لائے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر میری تحویل میں ایسے جانور نہ ہوتے' جن کو میں اللہ کی راہ میں سواری کے طور پر دیتا ہوں' تو میں ہرگز انکے شہروں کی ایک بالشت بھر جگہ کو بھی چراگاہ نہ بناتا۔

۲۲۴ بَاب كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ .

باب ۲۲۴۔ امام کا لوگوں کی اسم نویسی کرنے کا بیان۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِيْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهٗ اَلْفًا وَّ خَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ اَلْفٌ وَّ خَمْسُمِائَةٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا ابْتُلِيْنَا حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَهُوَ خَائِفٌ .

۳۰۳۔ محمد بن یوسف' سفیان' اعمش' ابووائل' حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ جتنے لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں' ان سب کے نام لکھ کر میرے سامنے لاؤ' چنانچہ ہم نے ایک ہزار پانچ سو مردوں کے نام لکھ کر پیش کئے' میں نے دل میں کہا' کہ ہم اب تک کافروں کا خوف کرتے ہیں حالانکہ ہم ڈیڑھ ہزار آدمی ہیں' اور اپنے آپ کو فتنہ میں مبتلا پاتے ہیں اور ڈر کے مارے بعض آدمی تو تنہا نماز پڑھ رہے ہیں۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَمِائَةٍ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ مَابَيْنَ سِتِّمِائَةٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةٍ.

۳۰۴۔ عبدان' ابوحمزہ' اعمش سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم نے انہیں پانچ سو پایا' ابو معاویہ کہتے ہیں' کہ وہ چھ سات سو کے قریب تھے۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ .

۳۰۵۔ ابو نعیم' سفیان' ابن جریج' عمرو بن دینار' ابی معبد' عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک شخص نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا' کہ میرا نام فلانے' فلانے جہاد میں لکھ دیا گیا ہے' اور میری بیوی حج کو جانے والی ہے' فرمایا' جاؤ لوٹ جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ فریضہ حج ادا کرو۔

۲۲۵ بَاب اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ .

باب ۲۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا فاجر' فاسق آدمی کے ذریعہ اسلام کی امداد کا بیان۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۳۰۶۔ ابوالیمان' شعیب' زہری (دوسری سند) محمود' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابن مسیب' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم رسالت مآب ﷺ کے ہمرکاب تھے' آپ نے اس شخص کی بابت جو اسلام کا دعویٰ کیا کرتا تھا' فرمایا یہ دوزخی ہے' اور جب میدان

شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَاَصَابَتْهُ جَرَاحَةٌ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْ قُلْتَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاِنَّهُ قَدْقَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ اَنْ يَّرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ قِيْلَ اِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهٖ جَرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى بِالنَّاسِ اِنَّهٗ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

جنگ میں آیا' تو اس آدمی نے بہت سے لوگوں کو تہ تیغ کیا' اور اس معرکہ میں اسے کاری ضرب لگی تھی' کسی نے عرض کیا' یارسول اللہ! جس کو آپ نے دوزخی فرمایا تھا' اس نے آج بڑی جوانمردی سے کشتے کے پشتے لگائے تھے' اور بالآخر خود داعی اجل کو لبیک کہا ہے' جس پر رسالتماب ﷺ نے فرمایا' وہ تو دوزخ میں گیا حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے' کہ قریب تھا' کہ بعض لوگ شک و شبہ میں گرفتار ہو جائیں' اتنے میں کسی نے کہا وہ جوانمرد ابھی تک مرا نہیں ہے' بلکہ اس کو کاری زخم آئے ہیں' جب رات ہوئی' تو وہ ان زخموں کی تکلیف برداشت نہ کر سکا' اور اس نے خودکشی کرلی' جب رسالت مآب ﷺ کو اس کی اطلاع ملی' تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر! میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں' کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اس کے بعد آپ نے بلال کو حکم دیا' کہ اعلان کر دو' کہ جنت میں مسلمانوں کے علاوہ اور کوئی دوسرا داخل نہیں ہوگا' اور اللہ تعالیٰ بعض اوقات اسلام کو بدکار آدمی کے کام سے بھی مدد دیتا ہے۔

٢٢٦ بَاب مَنْ تَاَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ .

باب ۲۲۶۔ میدان جنگ میں دشمن کے ڈر سے امیر بنائے بغیر اپنے آپ سالار بن جانے کا بیان۔

٣٠٨۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِيْ اَوْقَالَ مَايَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَاِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ .

۳۰۸۔ یعقوب' ابن علیہ' ایوب' حمید' انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب نے جنگ موتہ کے زمانہ میں خطبہ پڑھ کر فرمایا' کہ زید نے جھنڈا لیا' اور وہ شہید کر دیئے گئے(۱) پھر وہ علم جعفر نے لیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے' اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے اس پرچم کو بلند کیا' اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے' پھر خالد بن ولید نے قبل اس کے کہ ان کو امیر بنایا جائے' اس پھریرے کو اونچا کیا اور ان کے ہاتھ پر فتح نصیب ہوئی' مجھے اسکی خوشی نہیں' یا یہ فرمایا کہ ان کو ان کی مسرت نہیں کہ وہ ہمارے پاس رہتے' انسؓ کا کہنا ہے کہ اس وقت آپ کی آنکھوں سے ٹپاٹپ آنسو گر رہے تھے۔

(۱) یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے، یہ غزوہ جمادی الاولیٰ ۸ھ میں پیش آیا، جعفرؓ نے جھنڈا پہلے اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑا تو وہ ہاتھ کٹ گیا، پھر بائیں ہاتھ سے پکڑا وہ بھی کٹ گیا، پھر کلائیوں سے پکڑا وہ بھی کٹ گئیں، اس کے ساتھ ہی آپ شہید ہوگئے، اس وقت انکی عمر ۳۳ سال تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں بازوؤں کے عوض دو پر عطا فرمائے۔

۲۲۷ بَاب الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ .

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُوا لَحْيَانَ فَزَعَمُوا اَنَّهُمْ قَدْاَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوْهُ عَلٰی قَوْمِهِمْ فَاَمَدَّهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوْا بِهِمْ حَتّٰی بَلَغُوْا بِئْرَمَعُوْنَةَ غَدَرُوْا بِهِمْ وَقَتَلُوْهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوا عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِیْ لَحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّهُمْ قَرَأُوابِهِمْ قُرْاٰنًا اَلَابَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا بِاَنَّا قَدْلَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ .

باب ۲۲۷۔ فوجی امداد کا بیان۔

۳۰۹۔ محمد بن بشار، ابن عدی و سہل، سعید، قتادہ، انس سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب کے پاس رعل ذکوان، عصیہ اور بنولحیان نے یہ دعویٰ کر کے کہ وہ اسلام لا چکے ہیں، آپ سے اپنی قوم کے لئے امداد کی درخواست کی، تو آپ نے ستر انصار انکی امداد کیلئے ان کے حوالہ کئے، انس نے کہا، کہ ہم ان انصاریوں کو "قراء" کہتے تھے، یہ لوگ دن کو لکڑیاں جمع کرتے، اور رات بھر نماز پڑھتے، چنانچہ وہ عابد و زاہد ستر قراء انکے ساتھ روانہ ہوئے، اور مقام بیر معونہ میں پہنچ کر ان لوگوں نے ان انصاریوں سے بے وفائی کی اور سب کو شہید کر دیا، تو رسالت مآب ﷺ نے ایک مہینہ تک قنوت میں رعل، ذکوان اور بنولحیان کے لئے بددعا کی، قتادہ نے کہا، کہ انس نے بیان کیا ہے، کہ مسلمان ان کی شان میں ایک عرصہ تک یہ آیت پڑھتے رہے، کہ آگاہ ہو جاؤ، اور ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو، کہ ہم اپنے رب سے مل گئے ہیں، وہ ہم سے راضی ہو گیا، اور ہم اس سے راضی ہیں، پھر یہ بعد میں منسوخ ہو گئی۔

۲۲۸ بَاب مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَاَقَامَ عَلٰی عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا .

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَلَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مَعَاذٌ وَعَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۲۲۸۔ دشمن پر فتح مندی کے بعد ان کے میدان جنگ میں تین دن تک ٹھہرنے کا بیان۔

۳۱۰۔ محمد بن عبدالرحیم، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم سے حضرت انس بن مالکؓ نے بتوسط ابو طلحہؓ کے کہا، کہ جب رسول اکرم ﷺ کسی قوم پر فتح مند ہو جاتے، تو تین دن تک ان کے میدان جنگ میں اقامت فرماتے تھے، معاذ و عبدالاعلیٰ نے اس حدیث کو سعید، قتادہ، حضرت انسؓ اور ابو طلحہؓ کے ذریعہ بحوالہ آنحضرت ﷺ بیان کیا ہے۔

۲۲۹ بَاب مَنْ قَسَمَ الْغَنِيمَةَ فِیْ غَزْوِهٖ وَسَفَرِهٖ وَقَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَاِبِلًا فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ

باب ۲۲۹۔ دوران جہاد و سفر میں مال غنیمت تقسیم کر لینے کا بیان، حضرت رافع نے کہا، کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں مقیم تھے، جہاں ہم کو مال غنیمت میں سے اونٹ اور بکریاں ملیں، اور سرکار دو عالم نے دس بکریوں کو ایک

الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ .

اونٹ کے مساوی قرار دیا۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ .

۳۱۱۔ ہدبہ بن خالد' ہمام' قتادہ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے مقام جعرانہ سے عمرہ کیا' جہاں آپ ﷺ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی(۱)۔

۲۳۰ بَاب اِذَا غَنَمَ الْمُشْرِكُوْنَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۲۳۰۔ مسلمان کا مال جب مشرک لوٹ کر لے جائیں پھر یہ مال مسلمان پا جائیں' ابن نمیر' عبید اللہ' نافع نے ابن عمرؓ کے ذریعہ بیان کیا' کہ انکا ایک گھوڑا چلا گیا' جس کو دشمنوں نے پکڑ لیا' اور جب مسلمانوں نے کافروں پر غلبہ حاصل کیا' تو وہ گھوڑا رسول اللہ کے زمانہ میں ابن عمر کو واپس کر دیا گیا' اور ان کا ایک غلام بھی بھاگ گیا' اور رومیوں میں جا کر مل گیا' جب مسلمانوں نے ان رومیوں پر فتح مندی حاصل کی' تو وہ غلام بھی خالد بن ولید نے رسول اللہ ﷺ کے بعد ابن عمرؓ کو واپس کر دیا۔

۳۱۲ ۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ اَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَرَدَّهُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدَّهُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ.

۳۱۲۔ محمد بن بشار' یحیٰی' عبید اللہ' نافع سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں مل گیا' اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے جب روم فتح کیا' تو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو وہ غلام واپس کر دیا' ان کا ایک گھوڑا بھی رومیوں میں چلا گیا تھا' فتح کے بعد خالد بن ولیدؓ نے وہ گھوڑا بھی ان کو واپس کر دیا۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ عَلٰى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَمِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعَثَهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ.

۳۱۳۔ احمد' زہیر' موسیٰ' نافع سے روایت کرتے ہیں' کہ جس دن مسلمانوں نے رومیوں سے مقابلہ کیا' تو اس دن عبد اللہ بن عمر ایک گھوڑے پر سوار تھے' اور خالد بن ولید مسلمانوں کے سپہ سالار تھے جن کو حضرت ابو بکرؓ نے سردار فوج مقرر کیا تھا' اس گھوڑے کو دشمنوں نے پکڑ لیا' اس کے بعد جب دشمنوں کو شکست ہوئی' تو سپہ سالار خالد بن ولید نے ابن عمر کو وہ گھوڑا واپس کر دیا۔

(۱) حنیفہ کے ہاں مال غنیمت دارالاسلام میں لا کر ہی مجاہدین کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، دارالحرب میں تقسیم نہیں کیا جائے گا، اس باب اور اس میں ذکر کردہ حدیث سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے، کیونکہ ذوالحلیفہ اور جعرانہ جہاں مال غنیمت تقسیم کیا گیا دونوں جگہیں دارالاسلام میں شامل تھیں۔

۲۳۱ بَاب مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ .

باب ۲۳۱۔ فارسی یا کسی غیر عربی زبان میں گفتگو کرنے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان' کہ تمہارے رنگ اور زبان کا اختلاف اور ہم نے ہر قوم میں اس کا ہم زبان رسول بھیجا:

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ.

۳۱۴۔ عمرو بن علی' ابو عاصم' حنظلہ' ابو سفیان' سعید' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا' کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم نے بکری کا ایک چھوٹا بچہ ذبح کیا ہے' اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے' لہٰذا آپ چند آدمیوں کو لے کر تشریف لائیے' تو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا' کہ اے اہل خندق! جابرؓ نے کھانا پکایا ہے' پس جلدی سے چلو' کہ یہ خوشخبری کی بات ہے۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَجَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذُكِرَ.

۳۱۵۔ حبان' عبداللہ' خالد' سعید' ام خالد بنت خالد بن سعیدؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اور میں پیلے رنگ کا ایک کرتہ پہنے ہوئی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سنہ سنہ' عبداللہ کہتے ہیں' کہ سنہ کے معنی حبشی زبان میں حسنہ اور خوب کے ہیں' پھر (ام خالد) مہر نبوت سے کھیلنے لگی' تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا' جس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا اسے کھیلنے دو' پھر آپ نے مجھے درازی عمر کی دعا دے کر فرمایا' کرتا پرانا کرو(۱) اور پھاڑو' قمیص پرانی کرو اور پھاڑو' اور پھر پرانی کرو اور پھاڑو' عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں' کہ ام خالد نے اتنی عمر پائی' کہ ان کی درازی عمر کا لوگوں میں چرچا ہوا کرتا تھا۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كَخٍ كَخٍ اَمَا تَعْرِفُ اِنَّا لَانَاْ كُلُ الصَّدَقَةَ .

۳۱۶۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' محمد بن زیاد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت حسن بن علیؓ نے صدقہ کے چھوہاروں میں سے ایک چھوہارہ لے کر اپنے منہ میں رکھ لیا' تو سرور کائنات ﷺ نے فرمایا' کخ کخ' کیا تم نہیں جانتے' کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے' فارسی زبان میں کخ کخ کے معنی ہیں تھو تھو۔

(۱) یہ دعا ہے۔ اس شخص کو دی جاتی جو کوئی نیا لباس پہنے۔

۲۳۲ بَاب الْغُلُوْلِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

باب ۲۳۲۔ مال غنیمت میں خیانت کرنیکا بیان' اور اللہ تعالیٰ کا فرمان جو شخص خیانت کریگا' تو بروز حشر اس چیز کو لاویگا جس کی اس نے خیانت کی۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ حِيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْزُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَّهَا ثُغَاءٌ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَّهٗ حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَّهٗ رُغَاءٌ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ اَوْعَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ فَرَسٌ لَّهٗ حَمْحَمَةٌ.

۳۱۷۔ مسدد' یحییٰ' ابوحیان' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک دفعہ رسالت مآب ﷺ نے ہم میں کھڑے ہو کر مال غنیمت میں خیانت کرنیکا تذکرہ کر کے اس کو بڑا بھاری گناہ ظاہر کر کے' اور خیانت بڑا جرم بتا کر فرمایا' مجھے قیامت کے دن کسی کو اس حالت میں دیکھنا محبوب نہیں' کہ اس کی گردن پر میماتی ہوئی بکری سوار ہو' اور اس کی گردن پر گھوڑا بیٹھا ہوا ہنہنا رہا ہو' اور وہ کہے' یا رسول اللہ امداد فرمایئے' تو میں کہہ دونگا' کہ تیرے لئے مجھے کوئی اختیار نہیں ہے' میں نے تجھے حکم الٰہی پہنچا دیا تھا اور اس کی گردن پر لدا ہوا اونٹ بلبلا رہا ہو وہ کہے یا رسول اللہ میری امداد فرمایئے' تو میں کہہ دوں گا' میرے اختیار میں تیرے لئے کوئی چیز نہیں ہے' اور اگر اس کی گردن پر سونا چاندی بلبلا رہے ہوں' اور وہ مجھے کہے' کہ یا رسول اللہ امداد فرمایئے' تو میں کہہ دوں گا' تیرے لئے میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے' میں تو احکام الٰہی پہنچا چکا' یا اس کی گردن پر کپڑے حرکت کر رہے ہوں' اور وہ کہے یا رسول اللہ! میری فریاد رسی کیجئے' تو میں کہوں گا' تیرے لئے میں کوئی اختیار نہیں رکھتا میں تو تجھے احکام الٰہی پہنچا چکا ہوں' ایوب نے ابوحیان کے واسطہ سے فرس لہ حمحمۃ کے الفاظ روایت کئے ہیں۔

۲۳۳ بَاب الْقَلِيْلِ مِنَ الْغُلُوْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ حَرَّقَ مَتَاعَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ.

باب ۲۳۳۔ مال غنیمت میں سے تھوڑا سا لینے کا بیان' عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کیا' کہ آپ نے ایسے خیانت کرنے والے شخص کا مال و متاع سوختہ کرا دیا ہو' (۱) اور یہی بیان صحیح ہے۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِىِّ صَلَّى

۳۱۸۔ علی' سفیان' عمرو' سالم بن ابی الجعد' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ کرکرہ نامی ایک شخص رسالت مآب ﷺ کے اسباب پر متعین تھا' جب اس کا انتقال ہوا' تو نبی صلی اللہ

(۱) بہت سے صحابہ و فقہاء حنفیہ کے ہاں حکم یہی ہے کہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا مال جلایا نہیں جائے گا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَآئَةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِيْ بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوْطٌ كَذَا.

علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے' پھر لوگ اس کی تفتیش کرنے لگے' تو انہوں نے اس کے سامان میں ایک عباء دیکھی' جو اس نے خیانت کر کے مال غنیمت میں سے چھپا کر رکھ لی تھی' ابو عبداللہ کا بیان ہے کہ ابن سلام نے کہا کہ کرکرہ کاف کے زبر سے ہے اور اسی طرح محفوظ ہے۔

۲۳۴ بَاب مَايُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ.

باب ۲۳۴۔ مال غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں کے ذبح کی کراہیت کا بیان۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ وَاَصَبْنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجَّلُوْا فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّمِنْهَا بَعِيْرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَانَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّيْ اِنَّا نَرْجُوْا اَوْنَخَافُ اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَامُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

۳۱۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابو عوانہ' سعید بن مسروق' عبایہ' رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ مقام ذوالحلیفہ میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا' جہاں لوگوں کو بھوک لگی' اور ہم کو کچھ بکریاں ملی تھیں' اور رسالت مآب ﷺ لوگوں سے کچھ پیچھے تھے کہ انہوں نے جلدی جلدی ہانڈیاں چڑھادیں' آپ ﷺ نے تشریف لا کر ان ہانڈیوں کے اوندھا دینے کا حکم دیا' چنانچہ وہ سب ہانڈیاں اوندھا دی گئیں' اس کے بعد آپ ﷺ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دے کر مال غنیمت تقسیم فرمایا' ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا' لوگوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے' وہ سب اس اونٹ کے پیچھے دوڑے' لیکن اس نے سب کو تھکا دیا' اور پھر ایک آدمی نے اس اونٹ کو تیر مارا جس سے وہ رک گیا' تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی وحشیوں کی طرح بعض وحشی جانور ہوتے ہیں' پس جو کوئی اس میں سے سرکشی کرے' تو تم بھی اس کے ساتھ یہی معاملہ کرو' اس پر میرے دادا نے کہا' ہمیں دشمن سے کل کے دن مقابلہ کا خوف ہے' اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہیں' بتایئے کہ کیا ہم بانس سے ذبیحہ کرلیں' تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا جو چیز جانوروں کی گردن سے خون بہادے اور ان پر بوقت ذبح اللہ کا نام لے لیا گیا ہو' تو اس کو کھاؤ بشرطیکہ دانت اور ناخن سے نہ ذبح کیا گیا ہو' اور اس کی اصل وجہ بھی تمہیں بتائے دیتا ہوں' کہ دانت درحقیقت ہڈی ہے' اور ناخن سے حبشی ذبح کا کام لیتے ہیں۔

۲۳۵ بَاب الْبَشَارَةِ فِي الْفُتُوْحِ.

باب ۲۳۵۔ فتوحات کی بشارت دینے کا بیان۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى

۳۲۰۔ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ' اسمٰعیل' قیس' جریر بن عبداللہ سے روایت

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْهِ خَثْعَمُ يُسَمّٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةِ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَاَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَارَكَ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ مُسَدَّدٌ بَيْتٌ فِيْ خَثْعَمٍ .

کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تو ذی الخلصہ کو تباہ و برباد کر کے مجھے خوشخبری کیوں نہیں دیتا؟ ذی الخلصہ دراصل ایک مکان تھا، جو بنو خثعم کا بنایا ہوا تھا اور وہ اسے کعبہ یمانیہ کہتے تھے، میں بہادر ڈیڑھ سو گھوڑا سواروں کے ساتھ روانہ ہوا، اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح جم کر نہیں بیٹھ سکتا، تو آپ نے میرے سینہ کو تھپکا جس سے آپکی مبارک انگلیوں کے نشانات کو میں نے اپنے سینہ پر دیکھا ہے، پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ جریر کو گھوڑے کی نشست پر ثبات عطا فرما، اور اس کو ہدایت کرنے والا، اور ہدایت یافتہ بنا دے، پھر ہماری ٹولی اس بت خانہ کی طرف گئی، اور اسے توڑ پھوڑ کر جلا ڈالا، اور پھر رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں خوشخبری دینے کے لئے ایک قاصد روانہ کیا اور جریر کے اس قاصد نے دربار رسالت میں عرض کیا، یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے آپ کے پاس آنے سے پہلے اس بت خانہ کو خارشی اونٹ کی طرح چھوڑا ہے، تو آپ نے بنو احمس اور ان کے سواروں کے لئے پانچ دفعہ برکت کی دعا مانگی، مسدد نے کہا کہ ذی الخلصہ بنو خثعم کا بت خانہ تھا۔

٢٣٦ بَاب مَايُعْطَى الْبَشِيْرُ وَاَعْطٰى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِيْنَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ.

باب ۲۳۶۔ خوشخبری دینے والے کو انعام دیئے جانے کا بیان، کعب بن مالک نے توبہ قبول ہونے کی خوشی پر خوشخبری دینے والے (۱) کو دو کپڑے دیئے۔

٢٣٧ بَاب لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ .

باب ۲۳۷۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہ رہنے کا بیان۔

٣٢١ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

۳۲۱۔ آدم، شیبان، منصور، مجاہد، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہ رہی، مگر جہاد اور نیک نیتی کا ثواب باقی ہے، اور جب تم لوگ جہاد کے لئے طلب کئے جاؤ، تو فوراً حاضر ہو جاؤ۔

٣٢٢ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُّجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ مُجَاشِعٌ بِاَخِيْهِ

۳۲۲۔ ابراہیم، یزید، خالد، ابو عثمان، نہدی، مجاشع بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجاشع نے اپنے بھائی مجالد بن مسعود کو لے کر رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ مجالد

(۱) ان کو خوشخبری سنانے والے حضرت سلمہ بن اکوعؓ تھے۔

مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ اُبَايِعُهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ .

آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتے ہیں' ارشاد ہوا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے' لیکن اسلام پر ان کی بیعت لے لیتا ہوں۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَآءً يَقُوْلُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيْرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُفَتَحَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَكَّةَ.

۳۲۳۔ علی' سفیان' عمرو بن جریج' عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اپنے ساتھ عبید بن عمیر کو لے کر حضرت عائشہ کے پاس گیا وہ ثبیر پہاڑ کے پاس تشریف فرما تھیں' پس انہوں نے ہم سے فرمایا کہ جب سے پروردگار عالم نے اپنے حبیب پاک کو مکہ پر فتح دی ہے اس وقت سے ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

۲۳۸ بَاب اِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ اِلَى النَّظْرِ فِيْ شُعُوْرِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِذَا عَصِيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيْدِ هِنَّ .

باب ۲۳۸۔ ذمی عورتوں اور نافرمان مسلمان عورتوں کے بال دیکھنے' (۱) اور ان کے ننگا کرنے کی ضرورت پر مجبور ہو جانے والے شخص کا بیان۔

۳۲۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَا الَّذِيْ جَرَّاَصَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَآءِ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوْا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُوْنَ بِهَا امْرَاَةً اَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَاَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِيْ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ اَوْ لَاُجَرِّدَنَّكِ فَاَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَاَرْسَلَ اِلَى حَاطِبَ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللّٰهِ مَاكَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْاِسْلَامِ اِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِكَ اِلَّا وَلَهٗ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لِيْ اَحَدٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ

۳۲۴۔ محمد' ھشیم' حصین' سعد' ابو عبدالرحمٰن عثمانی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عطیہ علوی سے کہا میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جس چیز نے تمہارے پیر و مرشد کی خونریزی پر دلیر بنایا میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (علی) اور زبیر کو فلاں باغ میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں تم کو ایک عورت ملے گی' جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے' چنانچہ ہم اس باغ میں پہنچے' اور اس عورت سے وہ خط مانگا' تو اس عورت نے جواب دیا' حاطب نے تو مجھے کوئی خط نہیں دیا ہے' تو ہم نے اس سے کہا' تو وہ خط نکال ورنہ ہم تم کو ننگا کر دیں گے' تب اس نے وہ خط اپنے جوڑے سے نکالا (جو ہم نے دربار رسالت ﷺ میں پیش کیا) جس پر آپ ﷺ نے حاطب کو طلب کیا (اور حاطب نے حاضر ہو کر عرض کیا) جلدی نہ کیجئے' اللہ کی قسم! میں نے کوئی کفر نہیں کیا' نیز اسلام میں کسی نئی چیز کی زیادتی بھی نہیں کی' اور مجھے اسلام زیادہ محبوب ہے' واقعہ یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی عزیز مکہ

(۱) زنا اور بد نظری کے حرام ہونے میں مومن اور کافر عورتیں برابر ہیں ہاں البتہ شدید ضرورت کے موقع پر دیکھنا جائز ہے اسی کی دھمکی دی گئی مگر اسکی نوبت نہیں آئی۔

اتَّخَذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَاِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَايُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِيْ جَرَّاَهُ.

میں نہ ہو' اور جن سے اللہ ان کے اہل و عیال اور مال و اسباب کی حفاظت نہ کرتا ہو' لیکن وہاں میرا کوئی نہیں اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں ان پر ایک احسان کروں (تاکہ اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرا سکوں) جس کی رسالت مآب ﷺ نے تصدیق فرمائی حضرت عمرؓ نے عرض کیا' حضور آپ مجھے اجازت دید یجئے' میں اس کی گردن مارے دیتا ہوں' اس لئے کہ یہ منافق ہے' تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا' تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کا حال جانتا ہے اور اس نے فرمایا اے بدر والو! تم جو چاہو کرو' پس اس حکم نے انہیں جری اور دلیر بنادیا ہے۔

۲۳۹ بَاب اِسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ .

باب ۲۳۹۔ غازیوں کے استقبال کرنے کے حکم کا بیان۔

۳۲۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِا بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

۳۲۵۔ عبداللہ بن ابی الاسود' یزید بن زریع' حمید بن الاسود' حبیب بن الشہید' ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیرؓ نے حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم سے کہا کہ تمہیں یاد ہو گا' جب کہ ہم تم اور حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کے استقبال کیلئے آئے' انہوں نے کہا ہاں! آپ نے ہمیں اٹھالیا اور تمہیں چھوڑ دیا۔

۳۲۶ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ ابْنُ يَزِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ .

۳۲۶۔ مالک بن اسمٰعیل' ابن عیینہ' زہری' سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لڑکوں کو اپنے ساتھ لے کر ثنیۃ الوداع تک رسالت مآب ﷺ کے استقبال کو جایا کرتے تھے۔

۲۴۰ بَاب مَايَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ .

باب ۲۴۰۔ جہاد سے لوٹ کر کیا کہے؟

۳۲۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ ائِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ .

۳۲۷۔ موسیٰ' جویریہ' نافع' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ جب جہاد سے واپس ہوتے' تو تین دفعہ تکبیر کہتے اور فرماتے' ہم واپس آرہے ہیں' اللہ نے چاہا' تو ہم توبہ کرنے والے اور پکے عبادت گزار بن کر اپنے پروردگار کی تعریف کریں گے' اور خوب سجدے کریں گے' اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا' اور اپنے بندہ کی مدد کی' اور کافر جماعتوں کو تتر بتر کر دیا۔

۳۲۸ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ

۳۲۸۔ ابو معمر' عبدالوارث' یحییٰ بن ابی اسحاق' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عسفان سے واپسی پر ہم

مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ اَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيْعًا فَاقْتَحَمَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِى اللّٰهُ فِدَآئَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْاَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَاَتَاهَا فَاَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَاَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ .

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے' اور حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنے پیچھے بٹھالیا تھا' آپ کی اونٹنی کا پیر پھسلا اور دونوں گر پڑے' تو ابو طلحہؓ نے سواری سے کود کر عرض کیا' کہ اے سرور عالم ﷺ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے' تو آپ نے فرمایا' تم ذرا صفیہ کو دیکھو' چنانچہ ابو طلحہ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر صفیہ کے پاس پہنچ کر ان کو چادر اڑھائی اور دونوں کے لئے سواری کو ٹھیک ٹھاک کیا' جب وہ دونوں سوار ہو گئے' تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے اطراف حلقہ بنالیا' اور جب ہم لوگ مدینہ کے قریب پہنچے' تو آپ مدینہ منورہ پہنچنے تک آئبون' تائبون' عابدون' لربنا حامدون فرماتے رہے' اس دعا کا ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۷ میں گزر چکا ہے۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ وَاِنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ اَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِىَ اللّٰهُ فِدَآئَكَ هَلْ اَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْاَةِ فَاَلْقٰى اَبُوْ طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَاَلْقٰى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ اَوْقَالَ اَشْرَفُوْا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ .

۳۲۹۔ علی' بشر بن المفضل' یحییٰ بن ابی اسحٰق' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ وہ اور ابو طلحہ دونوں رسالت مآب ﷺ کے شریک سفر تھے' اور سرور عالم ﷺ نے اپنے پیچھے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی سواری پر بٹھالیا تھا' اثنائے راہ میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا' تو آپ اور بی بی گر پڑیں' تو حضرت انس کہتے ہیں' کہ مجھے یاد ہے' کہ ابو طلحہ اپنی اونٹنی پر سے کود کر رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور عرض کیا کہ اے سرور عالم ﷺ! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے' آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی' فرمایا نہیں' مگر بی بی کو دیکھو' چنانچہ ابو طلحہؓ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی جانب رخ کیا' اور ان کو چادر اڑھادی پھر وہ بی بی (حضرت صفیہ) کھڑی ہو گئیں اور دونوں کی سواریاں کس کر ٹھیک کر دی گئیں' تو پھر دونوں سوار ہو کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب مدینہ کے میدان میں تھے' یا مدینہ منورہ دور سے دکھائی دے رہا تھا تو سرور عالم ﷺ نے فرمانا شروع کیا' آئبون' تائبون' عابدون' لربنا حامدون اور یہی دعا پڑھتے ہوئے مدینہ میں داخل ہوئے (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

۲۴۱ بَاب الصَّلَاةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ .

باب ۲۴۱۔ سفر سے لوٹ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيْ ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

۳۳۰۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' محارب بن دثار' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں ایک سفر میں رسالت مآب ﷺ کے ہمرکاب تھا' تو جب ہم مدینہ منورہ پہنچے' تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد میں جاکر دو رکعت نماز ادا کرو۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ.

۳۳۱۔ ابو عاصم' ابن جریج' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب' عبید اللہ بن کعب' کعبؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ چاشت کے وقت جب رسالت مآب ﷺ سفر سے واپس آتے (تو بیٹھنے سے پہلے) مسجد میں جاکر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

٤٤٢ بَاب الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَّغْشَاهُ.

باب ۴۴۲۔ (مسافر کو) آتے وقت کھانا کھلانے کا بیان' اور ابن عمرؓ (جب سفر سے واپس آتے تو(۱)) مزاج پرسی کیلئے آنے والوں کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اِشْتَرٰى مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بِاَوْقِيَتَيْنِ وَدِرْهَمٍ اَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ.

۳۳۲۔ محمد' وکیع' شعبہ' محارب بن دثار' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کرائی' معاذ نے شعبہ کے ذریعہ محارب سے اس حدیث میں اتنے الفاظ اور زیادہ کئے ہیں' کہ جابرؓ کہتے ہیں دو اوقیہ اور ایک یا دو درہم میں ایک اونٹ آپ نے مجھ سے مول لیا' اور مقام صرار میں پہنچ کر ذبح گائے کا حکم دیا' چنانچہ وہ ذبح کی گئی اور سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا اور آپ ﷺ نے مدینہ پہنچ کر مجھے حکم دیا کہ میں مسجد میں جاکر دو رکعت نماز ادا کروں اور آپ ﷺ نے اس اونٹ کی قیمت مجھے تول کر دی تھی۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ

۳۳۳۔ ابوالولید' شعبہ' محارب بن دثار' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک سفر سے میں واپس ہوا' تو رسالت

(۱) حضرت ابن عمر کی یہ عادت تھی کہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے نہ فرض نہ نفل، البتہ جب گھر پر مقیم ہوتے تو بکثرت روزے رکھا کرتے تھے، گھر پر مقیم ہونے کی صورت میں اگرچہ آپ کی عادت بکثرت روزے رکھنے کی تھی لیکن جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو ایک دن اس خیال سے روزہ نہیں رکھتے تھے کہ لوگ ملنے آئیں گے اور انکی ضیافت ضروری ہے۔

سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ صِرَارٌ مَوْضِعٌ نَاحِيَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ.

مآب ﷺ نے فرمایا' دو رکعت نماز ادا کرو' اطراف مدینہ میں ایک مقام کا نام صرار ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٢٤٣ بَاب فَرْضِ الْخُمُسِ .

باب ٢٤٣۔ مال غنیمت کے پانچویں حصہ کی فرضیت کا بیان.

٣٣٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ اَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاتِيَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهُ الصَّوَّاغِيْنَ وَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِّنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَآئِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجَعْتُ حِيْنَ جَمَعْتُ مَاجَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَايَ قَدْ اجْتُبَّ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُ هُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَالُوْا فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِيَ الَّذِيْ لَقِيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ

٣٣٤۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' علی بن حسین' حسین بن علیؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ علی نے کہا کہ بدر کے دن مال غنیمت میں سے ایک اونٹنی میرے حصہ میں آئی تھی' اور خمس کے مال میں سے ایک اونٹنی رسالت مآب ﷺ نے مجھے مرحمت فرمائی تھی' پھر جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے شب زفاف کا ارادہ کیا' تو میں نے بنو قینقاع کے ایک سنار سے ٹھہرا لیا' کہ وہ میرے ہمراہ چل کر اذخر لے آئیں' اور میں وہ اذخر سناروں کے ہاتھ بیچ کر اس سے اس اپنے نکاح کی دعوت ولیمہ میں امداد حاصل کروں' اور اس دوران میں کہ میں اپنی اونٹنی پر متعلقہ سامان از قبیل کجاوہ گھاس رکھنے کا جال اور رسیاں رکھنے کے لئے جمع کر رہا تھا' اور میری یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے کمرہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں' جب کہ میں سامان لے کر لوٹا' تو دیکھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لئے گئے ہیں' اور ان کے کولہے توڑ دیئے گئے ہیں' اور ان کی کلیجیاں نکال لی گئیں ہیں' تو یہ منظر دیکھ کر مجھے اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رہا اور میں نے پوچھا' کہ یہ کس کی حرکت ہے؟ تو لوگوں نے بیان کیا کہ حمزہ بن عبدالمطلب نے سب کاروائی کی ہے' اور جو اسی گھر میں چند شرابی انصاریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' چنانچہ میں روانہ ہو کر سیدھا رسالت مآب ﷺ کے پاس پہنچا' اور اس وقت آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے ہوئے تھے' رسالت مآب ﷺ نے میرے چہرے سے میری کیفیات دلی کو پہچان کر فرمایا' کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آج کے جیسا دن میں نے کبھی نہیں دیکھا' حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا' ان کے کوہان کاٹ لئے' اور ان کے کولہے توڑ ڈالے' اور وہ ایک گھر میں بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا' تو رسالت مآب ﷺ نے اپنی چادر منگوا کر اوڑھی' اور چل دیئے' اور آپ کے ساتھ میں اور زید بن حارثہ تھے' جہاں حضرت حمزہؓ تھے'

فَاجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَآئِهِ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَآءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَهُمْ فَاِذَاهُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ قَدْثَمِلَ مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عُبَيْدٌ لِاَبِيْ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

آپ ﷺ نے اس گھر میں پہنچ کر اندر آنے کی اجازت طلب کی اور ان کی اجازت پر آپ اندر تشریف لائے' تو آپ نے سب کو شراب نوشی کرتے دیکھا' اور حمزہ کو ان کی حرکت پر ملامت کرنے لگے' مگر حمزہ بدمست تھے' اور ان کی سرخ سرخ آنکھیں باہر نکلی پڑ رہی تھیں' انہوں نے پہلے تو نظریں اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کو گھٹنوں تک دیکھا' پھر ناف تک دیکھا پھر آنکھیں اونچی کر کے آپ کے چہرے کو دیکھ کر کہا' تم لوگ تو میرے باپ کے غلام ہو' رسول اللہ ﷺ سمجھ گئے کہ حمزہ شراب کے نشہ میں بالکل مست ہے' پھر آپ الٹے پاؤں لوٹ آئے' اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہی واپس آگئے۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ

۳۳۵۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے استدعا کی (۱) کہ رسالت مآب ﷺ

(۱) اس روایت میں یہ ملحوظ رہے کہ حضرت فاطمہؓ کی ناراضگی حضرت ابوبکرؓ سے وراثت کے مسئلہ پر نہیں ہوئی تھی کیونکہ یہ سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی۔ تمام صحابہ کو اس بات کا علم تھا خود حضرت فاطمہؓ' حضرت علیؓ' حضرت ابن عباسؓ سے بھی کسی موقع پر اس کی نفی منقول نہیں ہے، بلکہ نزاع صرف اس مال کے انتظام و انصرام کے معاملہ پر ہوا تھا، یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے بعد میں اس کا انتظام اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اس موضوع پر بات نہیں فرمائی اور اپنی وفات تک ناراض رہی تھیں، مشہور روایات میں اسی طرح ہے، لیکن بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ ناراض ہوئیں تو حضرت ابوبکرؓ انکی خدمت میں پہنچے اور اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک وہ راضی نہیں ہو گئیں، جیسا کہ فتح الباری (ج ٦، ص ١٥١) میں ایسی روایات مذکور ہیں۔

یہ بھی واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ وغیرہ حضرات کو بطور ملکیت کے نہیں دیا تھا بلکہ اس لیے دیا تھا کہ وہ بطور متولی اپنے حصے کی بقدر نفع حاصل کریں اور اس میں اسی طرح کا تصرف کریں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ پھر جب حضرت علیؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے بھی اسی طرح تصرف جاری رکھا، ان کے بعد یہ حضرت حسنؓ، پھر حضرت حسینؓ، پھر حضرت علی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْاَلُ اَبَابَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ اِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ فَاِنِّيْ اُخْشِيْ اَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَلِيَ الْاَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ.

کے اس ترکہ میں سے جو اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم ﷺ کو بطور فئے عنایت فرمایا تھا ان کا میراثی حصہ ان کو دیدیں' تو صدیق اکبرؓ نے ان کو جواب دیا' کہ رسول اللہ ﷺ فرما گئے ہیں' کہ ہمارے مال میں عمل میراث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں' وہ سب صدقہ ہے' اس پر جناب فاطمہ ناخوش سی ہوئیں' اور اپنی وفات تک صدیق اکبرؓ سے گفتگو نہ کی' اور رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے بعد آپ چھ ماہ تک زندہ رہیں' حضرت عائشہؓ نے فرمایا' کہ جناب فاطمہ نے صدیق اکبرؓ سے اپنا حصہ رسول اللہ کے مال متروکہ خیبر و فدک میں سے اور اس مال صدقہ میں سے جو مدینہ منورہ میں موجود تھا طلب کیا' تو صدیق اکبرؓ نے اس کے دینے سے انکار کیا' اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اس میں تصرف فرمایا ہے' میں اس میں سے آپ کے کسی عمل کو نہیں چھوڑ سکتا' میں ڈرتا ہوں' کہ اگر رسالت مآب ﷺ کے طریقہ عمل سے کچھ بھی چھوڑ دوں گا' تو گم کردہ راہ ہو جاؤں گا' سرور عالم ﷺ کا مال موقوفہ حضرت عمرؓ نے حضرت علی اور حضرت عباسؓ کو دے دیا تھا' لیکن خیبر اور فدک اپنی نگرانی میں رکھا تھا' اور کہا تھا' کہ رسالت مآب ﷺ کا وقف ہے' اور آپ نے ان دونوں کو ان مصارف و ضروریات کے لئے رکھا تھا' جو در پیش ہوتے رہتے تھے' اور ان کے انتظام کا اختیار خلیفہ وقت کو دیا تھا' امام بخاری نے کہا ہے' کہ یہ دونوں آج کی تاریخ تک اپنی اسی حالت و کیفیت میں بطور وقف موجود ہیں۔

۳۳٦۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِيْ ذِكْرًا مِنْ حَدِيْثِهٖ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى

۳۳٦۔ اسحاق' مالک بن انس' ابن شہاب' مالک بن اوس سے روایت کرتے ہیں' کہ محمد بن جبیر نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے' تو میں روانہ ہو کر مالک بن اوس کے پاس پہنچا' اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو مالک نے کہا کہ میں اپنے اہل و عیال میں بیٹھا ہوا تھا' اور دن چڑھ آیا تھا' کہ حضرت عمرؓ کے قاصد نے آکر کہا' کہ تم

(بقیہ گزشتہ صفحہ) بن حسینؓ بن حسنؓ' پھر حضرت حسن بن حسنؓ' پھر زید بن حسنؓ' پھر عبداللہ بن حسینؓ کے پاس رہا لیکن ان حضرات نے بھی اسی طرح تصرف کیا جس طرح شیخین کے زمانے میں تھا اور ان میں سے کسی نے نہ اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا نہ وراثت کا۔

مِالِكِ بُنِ اَوُسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنُ ذٰلِكَ الْحَدِيُثِ
فَقَالَ مَالِكٌ وَبَيُنَا اَنَا جَالِسٌ فِيُ اَهُلِيُ
حِيُنَ مَتَعَ النَّهَا رُ اِذَا رَسُوُلُ عُمَرَ بُنِ
الْخَطَّابِ يَاتِيُنِيُ فَقَالَ اَجِبُ اَمِيُرَ
الْمُؤْمِنِيُنَ فَانُطَلَقُتُ مَعَهٗ حَتّٰى اَدُخُلَ عَلٰى
عُمَرَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيُرٍ
لَيُسَ بَيُنَهٗ وَبَيُنَ فِرَاشٍ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ
مِّنُ اَدَمٍ فَسَلَّمُتُ عَلَيُهِ ثُمَّ جَلَسُتُ فَقَالَ
يَامَالِكُ اِنَّهٗ قَدِمَ عَلَيُنَا مِنُ قَوُمِكَ اَهُلُ
اَبُيَاتٍ وَقَدُ اَمَرُتُ فِيُهِمُ بِرَضُحٍ فَاقُبِضُهٗ
فَاقُسِمُهٗ بَيُنَهُمُ فَقُلُتُ يَا اَمِيُرَ الْمُؤْمِنِيُنَ لَوُ
اَمَرُتَ بِهٖ غَيُرِيُ قَالَ اقُبِضُهٗ اَيُّهَا الْمَرُءُ فَبَيُنَا
اَنَا جَالِسٌ عِنُدَهٗ اَتَاهُ حَاجِبُهٗ يَرُفَا فَقَالَ هَلُ
لَكَ فِيُ عُثُمَانَ وَعَبُدِ الرَّحُمٰنِ بُنِ عَوُفٍ
وَالزُّبَيُرِ وَسَعُدِ بُنِ اَبِيُ وَقَّاصٍ يَسُتَاُذِنُوُنَ
قَالَ نَعَمُ فَاَذِنَ لَهُمُ فَدَخَلُوُا فَسَلَّمُوُا
وَجَلَسُوُا ثُمَّ جَلَسَ يَرُفَا يَسِيُرًا ثُمَّ قَالَ هَلُ
لَكَ فِيُ عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمُ فَاَذِنَ لَهُمَا
فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَاَامِيُرَ
الْمُؤْمِنِيُنَ اقُضِ بَيُنِيُ وَبَيُنَ هٰذَا وَهُمَا
يَخُتَصِمَانِ فِيُهَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوُلِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ مِنُ بَنِي النَّضِيُرِ
فَقَالَ الرَّهُطُ عُثُمَانُ وَاَصُحَابُهٗ يَاَامِيُرَ
الْمُؤْمِنِيُنَ اقُضِ بَيُنَهُمَا وَاَرِحُ اَحَدَهُمَا مِنَ
الْاٰخَرِ قَالَ عُمَرُ تَيُدَكُمُ اَنُشُدُكُمُ بِاللّٰهِ
الَّذِيُ بِاِذُنِهٖ تَقُوُمُ السَّمَآءُ وَالْاَرُضُ هَلُ
تَعُلَمُوُنَ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوُرَثُ مَا تَرَكُنَا صَدَقَةٌ يُرِيُدُ
رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ نَفُسَهٗ
قَالَ الرَّهُطُ قَدُ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقُبَلَ عُمَرُ عَلٰى

فاروق اعظمؓ کے پاس چلو' تو میں اس کے ساتھ چل دیا اور فاروق اعظم کے پاس پہنچا' تو وہ کھجور کی چھال سے بنی ہوئی کھری چارپائی پر چمڑے کے ایک تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے رونق افروز تھے' میں انہیں سلام کر کے بیٹھ گیا' تو آپ نے فرمایا' اے مالک! میرے پاس تمہاری قوم کے کچھ گھر والے آئے' اور میں نے ان کو کچھ دینے کا حکم دیا ہے' لہٰذا تم وہ مال لے کر ان میں تقسیم کر دو' اس پر مالک نے عرض کیا' کہ اے امیر المومنین! اگر آپ میرے علاوہ کسی اور کو حکم دیتے' تو زیادہ مناسب تھا' تو آپ نے فرمایا' اے بندہ خدا! ان کو کچھ دیدے اس اثناء میں کہ میں آپ کے پاس بیٹھا ہی ہوا تھا' کہ یرفا دربان نے عرض کیا' کہ عثمان' عبدالرحمٰن بن عوف' زبیر اور سعد بن ابی وقاص آپ سے ملنا چاہتے ہیں' جواب دیا وہ شوق سے آئیں' چنانچہ یہ لوگ آ کر سلام کر کے بیٹھ گئے' اس کے کچھ دیر بعد یرفا جو دروازے پر بیٹھا تھا' اندر آیا' اور اس نے کہا علیؓ اور عباسؓ آپ سے ملنا چاہتے ہیں' آپ نے فرمایا' بصد شوق تشریف لائیں' چنانچہ یہ دونوں بھی اندر آ کر سلام کے بعد بیٹھ گئے' پھر حضرت عباس نے کہا اے امیر المومنین! آپ میرے اور ان (علی) کے درمیان تصفیہ کر دیجئے' اور دونوں اس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے تھے' جو اللہ نے رسالت مآب کو بنو نضیر کے مال میں سے بطور فئے دیا تھا' جس پر حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں نے کہا' کہ اے امیر المومنین آپ ان دونوں کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیجئے' اور ایک کو دوسرے سے چھٹکارا دلا دیجئے (یہ سن کر) حضرت عمرؓ نے کہا' ٹھہرو' میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں' جس کے حکم سے آسمان و زمین ٹھہرے ہوئے ہیں کہ تم سب جانتے ہو کہ رسالتمآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہے' جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے اور سرور عالم ﷺ اپنے ہی مال کے لئے یہ فرمایا کرتے تھے' اس پر لوگوں نے کہا جی ہاں! سرور دو عالم ﷺ نے یہی فرمایا ہے اس کے بعد فاروق اعظمؓ نے جناب علیؓ و جناب عباسؓ کی طرف رخ کر کے کہا' میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں' کیا تم جانتے ہو کہ رسالت مآب ﷺ نے یہی فرمایا ہے' تو دونوں نے کہا جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا تھا اس کے بعد فاروق اعظم نے کہا اب میں تم

عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُ كُمَا بِاللّٰهِ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهِ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَبِهَا عَلَيْكُمْ قَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَابَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ اَنْشُدُ كُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ اَنَا وَلِيُّ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِيْ اَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ تُكَلِّمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُ كُمَا

سے اس معاملہ میں گفتگو کرتا ہوں' بیشک اللہ تعالیٰ نے رسالت مآب ﷺ کو اس مال غنیمت فئے میں سے ایک چیز کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا' جو آپ کے علاوہ کسی اور کو نہیں دی ہے اور پھر یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے) اور جو مال غنیمت بطور فئے اللہ نے رسالت مآب ﷺ کو دیا ہے اس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ سوار' اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر کام پر قادر ہے پس یہ مال خالص سرور عالم ﷺ کے لئے تھا اللہ کی قسم' تم کو چھوڑ کر یہ مال سرور عالم ﷺ نے نہیں لیا اور نہ یہ مال صرف اکیلے تمہاری ذات کو دیا' بلکہ اس مال میں سے تم سب کو دیا اور تم سب میں بانٹ دیا تھا' اور اس مال میں سے جو باقی بچ جاتا تھا' تو سرور عالم ﷺ اس مال میں سے اپنے اہل و عیال کی سال بھر کی ضروریات کے لئے خرچ فرمادیتے تھے' اور اس کے بعد جو کچھ بچ جاتا' تو آپ اس مال کو اسی مصرف میں خرچ فرمادیتے جس میں اللہ تعالیٰ کا مال یعنی صدقہ خرچ کیا جاتا ہے' نیز رسول اللہ ﷺ اپنی عمر بھر کے لئے یہی عمل کرتے رہے' اے لوگو! تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' کیا تم یہ جانتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں (آپ جو کچھ فرما رہے ہیں یہ حرف بحرف صحیح ہے) پھر جناب علیؓ اور جناب عباسؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا میں آپ دونوں کو بھی اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں' کہ آپ دونوں بھی اس سے واقف ہیں؟ انہوں نے جوابدیا جی ہاں! پھر فاروق اعظم نے کہا اللہ نے رسالت مآب ﷺ کو وفات دی' تو ان کی جگہ صدیق اکبرؓ نے یہ کہہ کر کہ میں رسالت مآب ﷺ کا جانشین ہوں اس مال موقوفہ کو اپنی نگرانی میں لیا اور اس میں انہوں نے وہی کام کیا جو رسالت مآب ﷺ کا عمل تھا' اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں سچے' نیکوکار' ہدایت یافتہ اور حق کے پابند تھے' ان کی وفات کے بعد میں انکا جانشین ہوں میں نے اپنی خلافت کے دو سال میں وہی کام کیا ہے' جو سرور عالم ﷺ اور صدیق اکبر کا عمل تھا' اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس معاملہ میں سچا' نیکوکار' ہدایت یافتہ اور حق کا پیروکار ہوں' آج تم دونوں میرے پاس آئے ہو اور گفتگو کر رہے ہو اور تم دونوں کا مقصد واحد ہے اور بات بھی ایک ہی ہے' اے عباس! تم اپنا حصہ اپنے بھتیجے کے مال میں سے

وَاحِدٌ جِئْتَنِیُ یَا عَبَّاسُ تَسْاَلُنِیُ نَصِیْبَكَ مِنُ ابُنِ اَخِیُكَ وَجَآءَ نِیُ هٰذَا یُرِیُدُ عَلِیًّا یُرِیُدُ نَصِیْبَ امْرَاَتِهٖ مِنُ اَبِیُهَا فَقُلْتُ لَكُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَالِیُ اَنُ اَدْفَعَهٗ اِلَیْكُمَا قُلْتُ اِنُ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَیْكُمَا عَلٰی اَنَّ عَلَیْكُمَا عَهْدُ اللّٰهِ وَمِیْثَاقَهٗ لِتَعْمَلَانِ فِیُهَا بِمَا عَمِلَ فِیُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِیُهَا اَبُوْبَكْرٍ وَّبِمَا عَمِلْتُ فِیُهَا مُنْذُ وَلِیْتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَیْنَا فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا اِلَیْكُمَا فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلُ دَفَعْتُهَا اِلَیْهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی عَلِیٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلُ دَفَعْتُهَا اِلَیْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّیُ قَضَآءً غَیْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِیُ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِیُ فِیُهَا قَضَآءً غَیْرَ ذٰلِكَ فَاِنُ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَیَّ فَاِنِّیُ اَكْفِیْكُمَاهَا .

طلب کر رہے ہو' اور یہ علیؓ اپنا حصہ اپنے خسر کے مال میں سے مانگ رہے ہیں' اور میں وہ تمام احکام تمہیں بتا چکا ہوں' جن کو تم سب جانتے ہو کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں اور ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے' اور پھر جب مجھے یہ مناسب معلوم ہوا کہ اس کو تمہاری تحویل میں دے دوں' تو میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر تم چاہتے ہو' تو میں اس کو اس شرط پر تمہارے حوالہ کر دوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے قول و قرار اور عہد و پیمان باندھ لو کہ تم اس میں وہی کرو گے' جو رسالت مآب ﷺ' صدیق اکبرؓ اور میں نے اپنی ابتدائی خلافت سے اب تک عمل کیا ہے اور تم دونوں نے کہا تھا کہ اس شرط پر یہ مال ہمارے حوالہ کر دو' تو میں نے وہ مال تمہیں سونپ دیا اب میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ مال اسی مندرجہ بالا شرط پر دیا تھا (یا نہیں) تو انہوں نے کہا جی بس اسی شرط پر جو سرور عالم ﷺ کا عمل تھا' اس کے بعد فاروق اعظم نے ان دونوں جناب علیؓ و جناب عباسؓ کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ میں نے اسی شرط پر مال تمہیں سپرد کیا تھا یا نہیں؟ تو انہوں نے یک زبان ہو کر کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت فاروق اعظمؓ نے کہا' تو اب تم مجھ سے اس امر فیصل شدہ کے خلاف تصفیہ کرانے کی خواہش کیوں کرتے ہو' قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں' میں اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کے احکام و عمل کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کروں گا' اور اگر تم اب اس کے انتظام سے عاجز آ گئے ہو' تو اس کا انتظام مجھے لوٹا دو میں تمہاری طرف سے اس کے انتظام کیلئے بہت کافی ہوں۔

۲۴۴ بَاب اَدَآءِ الْخُمُسِ مِنَ الدِّیْنِ.

باب ۲۴۴۔ خمس کی ادائیگی خیر و مذہب ہے۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعُمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنُ اَبِیُ حَمْزَةَ الضُّبَعِیِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ وَفَدَ عَبْدُ الْقَیْسِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَیُّ مِنُ رَبِیْعَةَ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَاْخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُوْا اِلَیْهِ مَنُ وَّرَآءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ

۳۳۷۔ ابو نعمان' حماد' حمزہ' ضبعی' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالقیس کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ ربیعہ کے قبیلہ میں رہتے ہیں' اور ہمارے آپ کے درمیان کفار مضر سکونت پذیر ہیں' اور ہم لوگ ماہ حرام کے سوائے آپ کے پاس حاضر نہیں ہو سکتے' لہذا آپ ہم کو کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جسے ہم آپ سے سیکھ کر اپنے پیچھے والوں کو اس کی طرف بلائیں' تو آپ نے فرمایا' میں تم کو

عَنْ اَرْبَعٍ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَاَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ .

چار باتوں کے کرنے اور چار باتوں سے بچنے کا حکم دیتا ہوں (کرنے کے احکام یہ ہیں) اللہ پر ایمان لانا اور اس چیز کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے دوسرا معبود نہیں ہے' اور آپ نے عقد انامل فرمایا (یعنی ایک تو یہ ہوئی اور باقی یہ ہیں) نماز پڑھنا' زکوۃ دینا' ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا (اور ممانعتی امور یہ ہیں) جن کے کرنے سے میں تم کو روکتا ہوں کدو لکڑی کاٹو کہ (کٹھلا) چینی کی ٹھلیاں اور پالش کیا ہوا روغنی برتن (یہ ظرف شراب نوشی کے لئے مستعمل ہوتے تھے)۔

۲۴۵ بَاب نَفَقَةِ نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ۔

باب ۲۴۵۔ رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے بعد ازواج مطہرات کے نفقہ کا بیان۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُوْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ .

۳۳۸۔ عبداللہ' مالک' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے ورثاء کو چاہئے کہ وہ میرے بعد روپیہ پیسہ حصہ کے طور پر نہ لیں' اور میں جو کچھ چھوڑ جاؤں' تو ازواج مطہرات کے نان و نفقہ اور کار پردازوں خدمت کے اخراجات کے لئے ہے اور اس سے فاضل جو کچھ بچ رہے وہ صدقہ ہے۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَمَا فِيْ بَيْتِيْ مِنْ شَيْءٍ يَاْكُلُهٗ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهٗ فَفَنِيَ.

۳۳۹۔ عبداللہ بن ابی شیبہ' ابواسامہ' ہشام' عروہ' عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے جس وقت رحلت فرمائی اس وقت میرے گھر میں کوئی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا' البتہ تھوڑے سے جو' میرے ایک طاق میں رکھے ہوئے تھے جن کو میں نے ایک مدت دراز تک کھایا میں نے جس دن انہیں ناپا تو وہ ختم ہو گئے۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَايَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِلَّا سَلَاحَهٗ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

۳۴۰۔ مسدد' یحییٰ' سفیان ابواسحق' عمرو بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ہتھیار' ایک سفید خچر اور ایک زمین کے سوائے اور کوئی چیز نہیں چھوڑی اور اس زمین کو حیات ہی میں صدقہ کر دیا تھا۔

۲۴۶ بَاب مَاجَآءَ فِيْ بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ

باب ۲۴۶۔ ازواج مطہرات کے مکانوں اور ان مکانوں کا انہی کی طرف منسوب کرنے کا بیان' اور فرمان الٰہی ہے اے

الْبُيُوتِ اِلَيهِنَّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ .

ازواج مطہرات رسالت مآب ﷺ تم اپنے اپنے گھروں میں قرار پکڑے بیٹھی رہو، مومنو! تم خانہ رسالت مآب ﷺ میں ان کی اجازت کے بغیر داخل مت ہو۔

۳٤۱ ـ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَخبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَ لَهٗ .

۳٤۱۔ حبان بن موسیٰ و محمد، عبداللہ، معمر، یونس، زہری، عبیداللہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسالت مآب ﷺ کا مرض شدید ہو گیا، تو سرور عالم ﷺ نے خود اپنی ازواج مطہرات سے اس امر کی اجازت چاہی کہ آپ کا علاج معالجہ عائشہؓ کے مکان میں کیا جائے، جس پر تمام ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔

۳٤۲ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ نَوْبَتِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ عَنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَمَضَغْتُهٗ ثُمَّ سَنَنْتُهٗ بِهٖ.

۳٤۲۔ ابن ابی مریم، نافع، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ میرے (عائشہ کے) گھر میں، میری باری کے دن، میرے سینہ اور میری گردن کے درمیان رسالت مآب ﷺ نے رحلت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے میرا اور ان کا لعاب دہن ملا دیا (واقعہ یہ ہے) عبدالرحمٰن ایک مسواک لائے جس کو رسول اللہ ﷺ چبا نہ سکے، تو میں نے اس کو چبا کر اس سے آپ ﷺ کی مسواک کی۔

۳٤۳ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَآئَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ تَزُوْرُهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳٤۳۔ سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن، ابن شہاب، علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ زوجہ مطہرہ نے ان سے کہا کہ وہ خود رسول اللہ ﷺ سے اس وقت ملاقات کو آئیں، جب کہ آپ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں معتکف تھے، اور جب وہ واپس جانے لگیں، تو رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ اٹھے اور مسجد کے دروازے کے پاس حضرت ام سلمہ کے مکان کے پاس پہنچے، تو اس طرف سے دو انصاری گزرے اور آپ کو سلام کہہ کے جلدی سے جانے لگے، تو آپ نے فرمایا، ٹھہرو سنو! یہ میری بیوی ہیں، تو یہ بات ان کو بہت شاق معلوم ہوئی تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! سبحان اللہ! اس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، انسان کی رگوں میں شیطان خون کی طرح دوڑتا پھرتا ہے اور مجھے یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں یہ امر تمہارے دل میں کوئی شبہ پیدا نہ کر دے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا هٰذِهٖ زَوْجِىْ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِىْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا ۔

۳۴۴ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِرْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِىْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَالْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ ۔

۳۴۴۔ ابراہیم‘ انس بن عیاض‘ عبید اللہ‘ محمد بن یحییٰ بن حبان‘ واسع بن حبان‘ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت حفصہؓ کے کوٹھے پر چڑھا‘ تو ناگاہ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قبلہ کی طرف پیٹھ اور شام کی طرف منہ کئے ہوئے رفع حاجت کر رہے تھے۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا ۔

۳۴۵۔ ابراہیم بن منذر‘ انس بن عیاض‘ ہشام‘ عروہ‘ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں‘ کہ رسالت مآب ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے جب دھوپ ان کے کمرہ کے اندر ہوتی تھی۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَشَارَ نَحْوَمَسْكَنِ عَآئِشَةَ فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلٰثًا مِّنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔

۳۴۶۔ موسیٰ‘ جویریہ‘ نافع‘ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے خطبہ پڑھتے ہوئے حضرت عائشہؓ کے مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا‘ ادھر فتنہ ہوگا‘ جدھر قرن شیطان طلوع ہوتا ہے (قرن شیطان کے معنی تو آفتاب ہے لیکن مطلب یہ ہے کہ مشرق سے بہت سارے فتنے اٹھیں گے اور ہر فتنہ ایسا ہوگا جو شیطان کی طرح جھلکیاں لے گا)۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ اِنْسَانٍ يَسْتَاْذِنُ فِىْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِىْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا

۳۴۷۔ عبداللہ بن یوسف‘ مالک‘ عبداللہ بن ابو بکر‘ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن‘ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں‘ کہ رسول اللہ ﷺ ان (عائشہ) کے پاس تھے کہ اتنے میں انہوں نے کسی آدمی کی آواز سنی‘ جو حضرت حفصہ کے مکان پر جانا چاہ رہا تھا‘ تو میں (عائشہؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی جو آپ کے گھر جانے کا اجازت خواہ ہے یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ حضرت حفصہؓ کے فلانے دودھ شریک چچا ہیں‘ اور رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

تُحَرِّمُ الْوَلَادَةُ .

۲۴۷ بَاب مَاذُكِرَ مِنُ دِرُعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهٖ وَخَاتَمِهٖ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَآءُ بَعْدَهٗ مِنُ ذٰلِكَ مِمَّا لَمُ يُذُكَرُ قِسمَتُهٗ وَمِنُ شَعْرِهٖ وَنَعُلِهٖ وَاٰنِيَتِهٖ مِمَّا يَتَبَرَّكُ اَصْحَابُهٗ وَغَيْرُ هُمُ بَعْدَ وَفَاتِهٖ.

باب ۲۴۷۔ رسالت مآبؐ ﷺ کی زرہ' عصا' تلوار پیالہ انگوٹھی اور آپ کے بعد خلفاء کے عہد میں غیر تقسیم شدہ اشیاء نیز موئے مبارک نعلین شریف اور ان برتنوں کے استعمال کا بیان' جن سے آپ کے اصحاب اور دوسرے حضرات آپ کی وفات کے بعد برکت حاصل کرتے تھے۔

۳۴۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ عَبُدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيُ اَبِيُ عَنُ ثُمَامَةَ عَنُ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهٗ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطُرٌ وَرَسُوُلٌ سَطُرٌ وَاللّٰهُ سَطُرٌ.

۳۴۸۔ محمد بن عبداللہ انصاری' عبداللہ انصاری' ثمامہ' انسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ صدیق اکبر جب خلیفہ ہوئے' تو انہوں نے مجھ (انسؓ) کو بحرین کی طرف بھیجا اور ایک تحریر لکھ دی جس پر رسول اللہ ﷺ کی مہر لگا دی' آپ کی مہر میں تین سطریں کندہ تھیں پہلی سطر میں محمد ﷺ' دوسری میں رسول اور تیسری میں لفظ اللہ کندہ تھا۔

۳۴۹ ۔ حَدَّثَنِيُ عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ عَبُدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسٰى ابُنُ طَهُمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِيُ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ بَعُدُ عَنُ اَنَسٍ اَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ .

۳۴۹۔ عبداللہ بن محمد' محمد بن عبداللہ اسدی' عیسیٰ بن طہمان سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت انسؓ نے دو جوتے ان کے سامنے بغیر بال کے چمڑے کے نکالے' جس میں دو تسمے لگے ہوئے تھے' پھر ثابت نے انسؓ سے سن کر مجھ سے کہا' کہ وہ نعلین مبارک رسالت مآب ﷺ کے تھے۔

۳۵۰ ۔ حَدَّثَنِيُ مُحَمَّدُ بُنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبُدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنُ حُمَيُدِ بُنِ هِلَالٍ عَنُ اَبِيُ بُرُدَةَ قَالَ اَخْرَجَتُ اِلَيْنَا عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَّقَالَتُ فِيُ هٰذَا نُزِعَ رُوُحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنُ حُمَيُدٍ عَنُ اَبِيُ بُرُدَةَ قَالَ اَخْرَجَتُ اِلَيْنَا عَآئِشَةُ اِزَارًا غَلِيُظًا مِّمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِّنُ هٰذِهِ الَّتِيُ يَدْعُوُنَهَا الْمُلَبَّدَةُ .

۳۵۰۔ محمد بن بشار' عبدالوہاب' ایوب' حمید بن ہلال' حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ہمارے سامنے ایک موٹی چادر جیسے اہل یمان بنایا کرتے ہیں نکال کر کہا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات اس کپڑے میں ہوئی تھی' سلیمان' حمید' ابو بردہ کے واسطہ سے اتنا زیادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ایک موٹی ازار اور ایک چادر جسے ملبدہ کہتے ہیں ہمارے سامنے نکالی۔

۳۵۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبُدَانُ عَنُ اَبِيُ حَمْزَةَ عَنُ عَاصِمٍ عَنِ ابُنِ سِيُرِيُنَ عَنُ اَنَسِ بُنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ

۳۵۱۔ عبدان' ابوحمزہ' عاصم' ابن سیرین' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ جب سرور عالم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا' تو آپ نے اس ٹوٹی ہوئی جگہ پر چاندی کا ایک ٹکڑا لگوا دیا تھا' حضرت عاصم کا بیان

انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيْهِ .

ہے کہ میں نے قدح مبارک کو دیکھا تھا اور اس میں پیا ہے۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ اِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِيْ بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا حَتّٰى تُبْلَغَ نَفْسِيْ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاَنَا اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبَدًا.

۳۵۲۔ سعید بن محمد الجرمی' یعقوب' ابراہیم' ولید' محمد' ابن شہاب' علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (زین العابدین) شہادت حسین کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے جب مدینہ آیا' تو مسور بن مخرمہ نے مجھ سے ملاقات کر کے فرمایا کہ اگر ۔کچھ کام ہو تو بتائیے' میں نے جواب دیا' مجھے کوئی ضرورت درپیش نہیں ہے' پھر انہوں نے کہا' کیا آپ مجھے رسالت مآب ﷺ کی تلوار مبارک دیں گے؟(۱) مجھے ڈر ہے کہ لوگ اس کی بابت آپ پر زبردستی کریں گے اور اللہ کی قسم! اگر وہ تلوار آپ مجھے دے دیں گے تو پھر اس تلوار کو میری زندگی میں مجھ سے کبھی بھی کوئی شخص نہیں لے سکے گا' حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں جب ابو جہل کی بیٹی سے منگنی کی' تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے سامنے اس بارے میں خطبہ پڑھتے سنا' میں اس وقت بالغ تھا آپ نے فرمایا کہ فاطمہؓ مجھ سے ہیں اور مجھے ڈر لگا ہوا ہے' کہ ان کے دین کے بارے میں ان کی آزمائش کی جائے گی' اس کے بعد آپ نے بنو عبد شمس والے اپنے (۲) داماد کی تعریف کی اور فرمایا کہ جو بات انہوں نے کہی وہ بالکل سچ کہی اور مجھ سے جو وعدہ انہوں نے کیا' وہ ہمیشہ پورا کیا اور میں خود حلال چیز کو حرام اور کسی حرام چیز کو حلال کرنا نہیں چاہتا' مگر اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی کبھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَآءَهُ نَاسٌ

۳۵۳۔ قتیبہ' سفیان' محمد' منذر' محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ کی کچھ برائی کرنا مقصود ہوتی' تو اس دن حضرت عثمان کی برائی ضرور بیان کرتے' جس دن ان کے پاس کچھ لوگوں نے آکر حضرت عثمان کے گورنروں کی شکایت کی تھی'

(۱) ظاہر یہی ہے کہ یہ "ذوالفقار" نامی تلوار تھی۔

(۲) اس سے مراد حضرت ابو العاصؓ بن الربیع ہیں جو کہ زینب بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاوند تھے۔

فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِيْ عَلِيٌّ اِذْهَبْ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْسُعَاتَكَ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ اَغْنِهَا عَنَّا فَاَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ اَخَذْتَهَا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَبِيْ خُذْهٰذَا لِكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهٖ اِلٰى عُثْمَانَ فَاِنَّ فِيْهِ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ .

اسی دوران میں مجھ (محمد بن حنفیہ فرزند علی) سے پدر بزرگوار جناب علی نے کہا' حضرت عثمان کے پاس جا کر کہو رسول اللہ ﷺ کا یہ دستور العمل ملاحظہ فرمایئے' اور اپنے ماتحت حاکموں کو حکم دیجئے کہ اس پر عمل کریں چنانچہ اس کتابچہ "دستور العمل" کو میں حضرت عثمان کے پاس لے کر پہنچا' تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا مجھے اسکے دیکھنے کی اس وقت فرصت نہیں ہے' تو میں حضرت علی کے پاس اس دستور العمل کو واپس لے آیا اور پوری سرگزشت انکو سنادی' توانہوں نے کہا اسکو جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دو' حمیدی نے کہا ہم سے 'سفیان' محمد بن سوقہ' منذر ثوری' ابن حنفیہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے حکم دیا کہ اس کتاب کو لیکر عثمان کے پاس جاؤ کیونکہ اس کتاب میں منجانب رسول اللہ صدقہ کے تفصیلی احکام لکھے ہوئے ہیں۔

۲۴۸ باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَآئِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِيْنِ وَاِيْثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْاَرَامِلَ حِيْنَ سَاَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ اِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰى اَنْ يُّخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَّلَهَا اِلَى اللّٰهِ .

باب ۲۴۸۔ رسول اللہ اور مسکینوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے ادائے خمس کی دلیلوں اور سرور عالم ﷺ کا حضرت فاطمہ کی چکی پینے کی شکایت پر آپ کو لونڈی نہ دینے اور ان کی ضروریات کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر کے اہل صفہ اور بیوہ عورتوں کیلئے ایثار کرنے کے حکم کی وضاحت کا بیان۔

٣٥٤۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَكَتْ مَاتَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَبْيٍ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَآئِشَةُ لَهٗ فَاَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَا جِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَاهُ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا

۳۵۴۔ بدل بن محبر' شعبہ' حکم' ابن ابی لیلیٰ' حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب فاطمۃ الزہراءؓ نے چکی پینے کی تکلیف کی رسول اللہ ﷺ سے اس وقت شکایت کی' جب کہ آپ کے پاس کچھ لونڈیاں گرفتار ہو کر آئیں تھیں' تاکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سرور عالم ﷺ سے کہیں کہ مجھے ایک خادمہ کی ضرورت ہے' لیکن ملاقات نہ ہوئی' رسول اللہ ﷺ کی مراجعت پر حضرت عائشہؓ نے جناب فاطمہ کا مطالبہ آپ کو سنایا' سرور عالم ﷺ اس وقت ہمارے گھر پر آئے جب کہ ہم لوگ اپنی خواب گاہ میں جا چکے تھے' اور ہم آپ کو دیکھ کر اٹھنے لگے' تو آپ نے فرمایا (اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے) اپنی اپنی جگہ لیٹے رہو' اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور میں (علیؓ) نے سرور عالم ﷺ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی اور فرمایا تم نے جو چیز مجھ سے طلب کی ہے' اس سے اچھی چیز تم کو بتاتا

سَأَلْتُمَاهُ .

ہوں' اور وہ یہ ہے کہ جب تم اپنی خواب گاہ میں جاؤ' تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر' تینتیس مرتبہ الحمد اللہ' اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا لیا کرو اور یہ دعا تمام ان چیزوں سے زیادہ اچھی ہے' جس کی تم لوگ خواہش کرتے ہو۔

۲۴۹ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ يَعْنِىْ لِلرَّسُوْلِ قَسْمُ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ.

باب ۲۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا حکم کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کو تقسیم خمس کا اختیار حاصل ہے' آپ نے فرمایا میں تو صرف خزانچی اور بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا دینے والا ہے۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ وَّقَتَادَةَ سَمِعُوْا سَالِمَ بْنَ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِىْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ اَنَّ الْاَنْصَارِىَّ قَالَ حَمَلْتُهٗ عَلٰى عُنُقِىْ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِىْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِىْ فَاِنِّىْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ اَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِىْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِىْ .

۳۵۵۔ ابوالولید' شعبہ' سلیمان و منصور و قتادہ' سالم بن ابی جعد' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم انصاریوں میں لڑکا پیدا ہوا اور یہ ارادہ کیا گیا' کہ اس کا نام محمد رکھا جائے' شعبہ نے کہا' منصور کی حدیث میں بیان کیا گیا ہے' کہ انصاری نے کہا میں اس لڑکے کو سرور عالم ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور سلیمان کی حدیث میں یہ کہا گیا کہ خود ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تھا' جس کا نام انہوں نے محمد رکھنا چاہا' تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا نام تور کھ لو(۱)' مگر میری کنیت نہ رکھنا' کیونکہ صرف میں ہی قاسم بنایا گیا ہوں' اور تم میں تقسیم کرنا میرا کام ہے' حصین کا بیان ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تو قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں' جو تم میں تقسیم کرتا ہوں' عمرو کہتے ہیں کہ شعبہ نے قتادہ سے بذریعہ سالم حضرت جابر سے سنا ہے کہ اس انصاری نے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھنا چاہا' تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا نام رکھ لو' مگر میرے نام کے ساتھ میری کنیت نہ رکھنا۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سَالِمٍ عَنْ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِىِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَانُكَنِّيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا

۳۵۶۔ محمد' سفیان' اعمش' ابو سالم' ابو جعد' جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم انصاریوں میں سے کسی کے ہاں فرزند تولد ہوا اور اس نے اس بچہ کا نام قاسم رکھا' جس پر انصار نے اس انصاری سے کہا کہ تم کو ہم ابوالقاسم نہیں کہیں گے' اور اس مبارک کنیت سے تیری آنکھوں کی ٹھنڈک کیسے دے سکتے ہیں' اس انصاری

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا نام یا کنیت کسی اور کیلئے اختیار کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ اس بارے میں خلاصہ یہ ہے کہ اگر التباس نہ ہو تو جائز ہے۔

فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَلِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نُكَنِّيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ سَمُّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكَنُّوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ .

نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں جا کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے' مگر تمام دوسرے انصار کہہ رہے ہیں' کہ ہم لوگ تجھ کو ابو القاسم نہیں کہیں گے اور تیری آنکھوں کو اس مبارک کنیت کے رکھنے سے ٹھنڈا نہیں کر سکتے یہ سن کر سرور عالم ﷺ نے فرمایا' انصار نے اچھا کیا تم میرا نام تو رکھ سکتے ہو' مگر میرے نام کے ساتھ میری کنیت نہ رکھو' کیونکہ قاسم تو صرف میں ہی ہوں۔

۳۵۷ـ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاللّٰهُ الْمُعْطِيْ وَاَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ .

۳۵۷ـ حبان' عبداللہ' یونس' زہری' حمید بن عبدالرحمٰنؒ حضرت معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے' تو اس کو دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں' اور یہ امت ہمیشہ مخالفین پر غالب رہے گی اور قیامت آنے تک غالب رہے گی۔

۳۵۸ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ .

۳۵۸ـ محمد بن سنان' فلیح' ہلال' عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہ تم کو کچھ دیتا ہوں اور نہ تم سے کچھ روکتا ہوں' بلکہ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں' جہاں تقسیم کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا ہے وہاں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔

۳۵۹ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ وَاِسْمُهٗ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۳۵۹ـ عبداللہ بن زید' سعید بن ابی ایوب' ابوالاسود' ابن عیاش یعنی نعمان' خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے رسالت مآب ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے' کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں ان کے لئے قیامت میں آتش دوزخ ہو گی۔

۲۵۰ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَهِيَ لِلْعَامَّةِ يُبَيِّنُهُ

باب ۲۵۰ـ رسالت مآب کا فرمان کہ مال غنیمت تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے' اور پروردگار عالم کا حکم' کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے' جن کو تم حاصل کرو گے اور ان غنیمتوں کے منجملہ بعض تم کو جلدی سے

الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عنایت بھی فرمادی ہیں' اور یہ غنیمتیں تمام لوگوں کیلئے عام ہیں' جن کو رسالت مآب نے بیان فرمادیا ہے۔

۳٦٠ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ وَالْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳٦٠۔ مسدد' خالد' حصین' عامر' عروہ بارقی سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک کیلئے ثواب' خیر و برکت اور مال غنیمت وابستہ کر دیا گیا ہے۔

۳٦١ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

۳٦١۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' اعرج' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب کسریٰ مر جائے گا' تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا' اور جب قیصر ہلاک ہو جائیگا' تو اسکے بعد پھر کوئی قیصر نہیں رہے گا' اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری زندگی ہے' تم لوگ قیصر و کسریٰ کے خزانے راہ الٰہی میں صرف کرو گے۔

۳٦٢ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ سَمِعَ جَرِيْرًا عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

۳٦٢۔ اسحق' جریر' عبدالملک' حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا' تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں رہے گا' اور جب قیصر ہلاک ہو جائیگا' تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں رہے گا' اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' تم لوگ ان دونوں کا خزانہ اللہ کا نام بلند کرنے کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۳٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ نِ الْفَقِيْرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَآئِمُ .

۳٦٣۔ محمد بن سنان' ہشیم' سیار' یزید الفقیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ غنیمت کا مال میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔

۳٦٤ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَايُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ بِاَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْيَرْجِعَهٗ اِلٰى

۳٦٤۔ اسمٰعیل' مالک' ابوزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے ذمہ لے لیا ہے' کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے' اور جس کو جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے وعدوں کی تصدیق کے علاوہ کسی اور چیز نے اس کے گھر سے باہر نہ نکالا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا' یا اس کو اس مکان پر جہاں سے وہ چلا تھا' ثواب و مال غنیمت کے ساتھ بعافیت

مَسۡكَنِهِ الَّذِیۡ خَرَجَ مِنۡهُ مَعَ اَجۡرٍ اَوۡغَنِيۡمَةٍ .

واپس پہنچادے گا۔

۳۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡعَلَآءِ حَدَّثَنَا بۡنُ الۡمُبَارَكِ عَنۡ مَّعۡمَرٍ عَنۡ هَمَّا مِ بۡنِ مُنَبِّهٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وسَلَّمَ غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الۡاَنۡبِیَآءِ فَقَالَ لِقَوۡمِهٖ لَایَتۡبَعۡنِیۡ رَجُلٌ مَلَكَ بُضۡعَ امۡرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّبۡنِیَ بِهَا وَلَمَّا يَبۡنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُيُوۡتًا وَلَمۡ يَرۡفَعۡ سُقُوۡفَهَا وَلَا اَحَدُ نِ اشۡتَرٰی غَنَمًا اَوۡخَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنۡتَظِرُ وَلَا دَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الۡقَرۡيَةِ صَلٰوةُ الۡعَصۡرِ اَوۡقَرِيۡبًا مِّنۡ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمۡسِ اِنَّكِ مَامُوۡرَةٌ وَاَنَا مَامُوۡرٌ اَللّٰهُمَّ احۡبِسۡهَا عَلَيۡنَا فَحُبِسَتۡ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ فَجَمَعَ الۡغَنَآئِمَ فَجَآءَ تۡ يَعۡنِی النَّارَ لِتَاۡكُلَهَا فَلَمۡ تَطۡعَمۡهَا فَقَالَ اِنَّ فِيۡكُمۡ غُلُوۡلًا فَلۡيُبَا يِعۡنِیۡ مِنۡ كُلِّ قَبِيۡلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتۡ يَدُرَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيۡكُمُ الۡغُلُوۡلُ فَلۡيُبَا يِعۡنِیۡ قَبِيۡلَتُكَ فَلَزِقَتۡ يَدُرَجُلَيۡنِ اَوۡثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيۡكُمُ الۡغُلُوۡلُ فَجَآئُوۡا بِرَاۡسٍ مِثۡلِ رَاۡسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوۡهَا فَجَآءَ تِ النَّارُ فَاَكَلَتۡهَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَهُمُ الۡغَنَآئِمَ وَرَاٰی ضُعۡفَنَا وَعَجۡزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا.

۳۶۵۔ محمد' ابن مبارک' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ ماضی میں ایک نبی نے جہاد کیا'(۱) اور اپنی قوم سے کہا کہ میرے ساتھ وہ نہ چلے جس کی بیوی موجود ہو اور وہ یہ چاہتا ہو' کہ اس کے ساتھ رات گزارے اور اس نے اب تک ہم بستری نہ کی ہو' نیز وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو' لیکن اس کی چھت نہ پاٹی ہو' اور وہ شخص بھی جس نے اونٹنیاں اور بکریاں مول لی ہوں' اور ان جانوروں کے جننے کا منتظر ہو' الحاصل اس نبی نے جہاد کا رخ کیا' اور پھر عصر کی نماز کا وقت ایک گاؤں کے قریب ہوا' تو انہوں نے آفتاب کی طرف رخ کر کے کہا' اے آفتاب! تو اللہ کا محکوم ہے' اور میں بھی اسی کا محکوم ہوں' اے پروردگار! تو اس سورج کو روک دے' تو وہ سورج ڈوبنے سے روک دیا گیا' اور پھر اللہ نے اپنے نبی کو فتح یاب کر دیا' اس جنگ میں جب مال غنیمت کو جمع کر لیا گیا' تو ایک آگ نے آکر اس مال غنیمت کو کھا جانا چاہا' لیکن نہ کھا سکی تو ان نبی نے فرمایا لوگو! تم میں خیانت کرنے والے موجود ہیں' لہٰذا ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی آکر مجھ سے بیعت کر لے' چنانچہ بیعت کرتے کرتے ایک آدمی کا ہاتھ ان نبی کے ہاتھ سے چپک گیا' تو آپ نے فرمایا' وہ خائن تم میں موجود ہے' لہٰذا تمہارے قبیلہ کا ہر ایک آدمی آکر مجھ سے بیعت کرے' چنانچہ دو تین آدمیوں کے ہاتھ ان نبی کے ہاتھ میں چپک گئے' تو ان نبی نے کہا خیانت کرنے والا تم میں موجود ہے تو وہ سونے کا ایک سر گائے کے سر کی طرح کا لائے اور اسکو رکھ دیا چنانچہ آگ نے آکر اس سر کو کھا لیا' اسکے بعد اللہ نے ان کے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا' اور اللہ نے ہماری کمزوری و عاجزی کو دیکھ کر مال غنیمت ہمارے لئے بھی حلال کر دیا۔

۲۵۱ بَاب الۡغَنِيۡمَةِ لِمَنۡ شَهِدَ الۡوَقۡعَةَ.

باب ۲۵۱۔ جنگ میں شرکت کرنے والے کے لئے مال غنیمت کا بیان۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ عَنۡ مَالِكٍ عَنۡ زَيۡدِ بۡنِ اَسۡلَمَ عَنۡ اَبِيۡهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ

۳۶۶۔ صدقہ' عبدالرحمٰن' مالک' زید' اسلم' حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا'

(۱) یہ نبی حضرت یوشع بن نونؑ تھے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَوْ لَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِیْنَ مَا فَتَحْتُ قَرْیَةً اِلَّا قَسَمْتُھَا بَیْنَ اَھْلِھَا کَمَا قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ۔

تو جو مقام میں فتح کرتا وہ انہی لوگوں میں تقسیم کر دیتا' جس طرح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کر دیا تھا۔

۲۵۲ بَاب مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ ھَلْ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ۔

باب ۲۵۲۔ مال غنیمت کی خاطر جنگ کرنے والے کیلئے ثواب میں کمی کا بیان۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ اَعْرَابِیٌّ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُذْکَرَ وَیُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُہٗ مَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَةُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

۳۶۷۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' عمرو' ابووائل' حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک دیہاتی نے سرور عالم ﷺ سے دریافت کیا' کہ ایک آدمی تو صرف مال غنیمت کیلئے لڑتا ہے' اور ایک آدمی اپنی ناموری کیلئے لڑتا ہے' اور ایک آدمی اپنی دلیری دکھانے کیلئے لڑتا ہے' تو بتایئے کہ مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے؟ تو اس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا' کہ جو کوئی صرف اللہ کا نام بلند کرنے کیلئے جنگ کرے تو وہ فی سبیل اللہ مجاہد ہے۔

۲۵۳ بَاب قِسْمَةِ الْاِمَامِ مَا یَقْدَمُ عَلَیْہِ وَیَخْبَأُ لِمَنْ لَّمْ یَحْضُرْہُ اَوْ غَابَ عَنْہُ۔

باب ۲۵۳۔ امام کے پاس جو کچھ مال غنیمت آئے' اس کو بانٹنے اور غیر حاضر لوگوں کے حصے اٹھا رکھنے کا بیان۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُھْدِیَتْ لَہٗ اَقْبِیَةٌ مِّنْ دِیْبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّھَبِ فَقَسَمَھَا فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ وَعَزَلَ مِنْھَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَاءَ وَمَعَہُ ابْنُہُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَی الْبَابِ فَقَالَ ادْعُہُ لِیْ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَہٗ فَاَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاہُ بِہٖ وَاسْتَقْبَلَہٗ بِاَزْرَارِہٖ فَقَالَ یَا اَبَا الْمِسْوَرِ خَبَاْتُ ھٰذَا لَكَ یَا اَبَا الْمِسْوَرِ خَبَاْتُ ھٰذَا لَكَ وَکَانَ فِیْ خُلُقِہٖ شِدَّةٌ وَرَوَاہُ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَةٌ تَابَعَہُ اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ۔

۳۶۸۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' حماد' ایوب' عبداللہ بن ابی ملیکہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ سرور عالم ﷺ کے پاس کچھ ریشمی قبائیں جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے' ہدیہ کے طور پر لائی گئیں' تو آپؐ نے وہ اپنے اصحاب میں بانٹ دیں' اور مخرمہ بن نوفل کیلئے ان میں سے ایک الگ کر لی' جب وہ آئے اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے مسور بن مخرمہ بھی تھے' انہوں نے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرا بلا دو' رسالت مآب ﷺ نے ان کی آواز سن کر وہ قبا اٹھائی اور ان کے پاس آئے اور قبا کو ان کے سامنے کر کے ارشاد فرمایا' کہ اے ابوالمسور! یہ میں نے تمہارے لئے رکھ چھوڑی تھی' اور تمہارے ہی لئے رکھی ہے (سرور عالم نے یہ الفاظ اس لئے ادا فرمائے) کہ مخرمہ طبیعت کے تیز واقع ہوئے تھے' ابن علیہ نے ایوب سے حاتم نے ایوب' ابوملیکہ' مسور سے نقل کیا' کہ یہ قبائیں رسول اللہ ﷺ کیلئے پیش کی گئی تھیں' اور اس حدیث کو لیث نے بھی ابن ابوملیکہ سے بیان کیا ہے۔

٢٥٤ بَاب كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَمَا اَعْطٰى مِنْ ذٰلِكَ فِيْ نَوَائِبِهِ .

باب ۲۵۴۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے مال کو رسول اللہ ﷺ کا تقسیم فرمانا' اور اپنی اسلامی ضرورتوں کیلئے اس مال میں سے کس قدر دیا۔

٣٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌا عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ النَّخَلاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ .

۳۶۹۔ عبداللہ بن ابی الاسود' معتمر' اپنے والد سے' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے کھجوروں کے کچھ درخت دیئے' اور جب بنو قریظہ اور بنو نفیر کو آپ نے فتح کرلیا' تو رسالت مآب (ﷺ) نے ان کے درخت ان کو واپس کر دیئے۔

٤٥٥ بَاب بَرَكَةِ الْغَازِيْ فِيْ مَالِهٖ حَيًّا وَ مَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْاَمْرِ .

باب ۴۵۵۔ رسالت مآب ﷺ اور خلفاء کرام کے ہمراہ رہ کر جہاد کرنے والے کے مال میں بحالت زیست و مرگ برکت ہونے کا بیان۔

٣٧٠ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِيْ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّهُ لَايُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ وَاِنِّيْ لَا اُرَانِيْ اِلَّا سَاُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُوْمًا وَاِنَّ مِنْ اَكْبَرِ هَمِّيْ لَدَيْنِيْ اَفْتَرٰى يُبْقِيْ دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيَّ بِعْ مَالَنَا فَاقْضِ دَيْنِيْ وَاَوْصٰى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهٖ لِبَنِيهِ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ثُلُثُ الثُّلُثِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ مَّالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْوَازٰى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَعَبَّادٌ لَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِيْنَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يُوْصِيْنِيْ بِدَيْنِهٖ وَيَقُوْلُ يَابُنَيَّ اِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَادَرَيْتُ حَتّٰى قُلْتُ يَا اَبَةِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَاوَقَعْتُ فِيْ

۳۷۰۔ اسحٰق' ابواسامہ' ہشام' عروہ' عبدالرحمٰن بن زبیر سے روایت کرتے ہیں' کہ والد ماجد حضرت زبیر جب میدان جمل میں کھڑے ہوئے' تو مجھے طلب فرمایا' میں آکر ان کے پہلو میں کھڑا ہوگیا' تو انہوں نے کہا' کہ اے بیٹے! آج یا تو ظالم کو قتل کیا جائے گا' یا ایک مظلوم کو تہ تیغ کیا جائے گا' اور مجھے نظر آرہا ہے' کہ میں مظلوم کی حیثیت سے مارا جاؤں گا' اور مجھے سب سے بڑی فکر اپنے قرضہ کی لگی ہوئی ہے' (میں مقروض ہوں) میرا قرض ادا کر کے کیا میری دولت باقی بچ سکتی ہے؟ اور اے میرے بیٹے! اب تم میرا مال فروخت کر کے میرا قرض ادا کردو اور انہوں نے تہائی کے مال کی میرے لئے وصیت کی تھی' اور میری اسی تہائی میں سے میری اولاد کیلئے وصیت کی' انہوں نے کہا' کہ اس تہائی مال کے تین حصہ کر دینا' عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں' کہ تہائی میں سے ایک تہائی کی تقسیم کو کہا تھا' اس لئے کہ ادائے قرض کے بعد ہمارے مال میں سے جو کچھ فاضل بچ جائے' تو اس کا تیسرا حصہ تمہاری اولاد کیلئے ہے ہشام کا بیان ہے' کہ عبداللہ کے بعض لڑکے حضرت زبیر کے بعض بیٹوں کے ہم عمر تھے' جیسے خبیب اور عبادہ اور ان کے نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں' عبداللہ کا بیان ہے' کہ پھر انہوں نے مجھے اپنے اوپر کے قرض کو جلد ادا کرنے کی وصیت کی' اور کہا اے بیٹے! اگر تم کسی امر میں عاجز ہو جاؤ' تو اس میں

كُرْبَةٍ مِّنْ دَيْنِهٖ اِلَّا قُلْتُ يَامَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيْهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ يَدَعْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِلَّا اَرَضِيْنَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَاِحْدٰى عَشَرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوْفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَاِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِيْ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيْهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهٗ اِيَّاهُ فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَاوَلٰكِنَّهٗ سَلَفٌ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وُلِّيَ اِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خِرَاجٍ وَّلَا شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ غَزْوَةٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسَبْتُ مَاعَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُّهٗ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَّمِائَتَيْ اَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ كَمْ عَلٰى اَخِيْ مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهٗ فَقَالَ مِائَةُ اَلْفٍ فَقَالَ حَكِيْمٌ وَاللّٰهِ مَااُرٰى اَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهٰذِهٖ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَكَ اِنْ كَانَتْ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَّمِائَتَيْ اَلْفٍ قَالَ مَااَرَاكُمْ تُطِيْقُوْنَ هٰذَا فَاِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِيْ قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اِشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِيْنَ وَمِائَةِ اَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِاَلْفِ اَلْفٍ وَّسِتِّمِائَةِ اَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ

میرے مولا سے امداد حاصل کرنا' عبداللہ کا بیان ہے' کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھا' کہ اس جملہ سے ان کی کیا مراد تھی' لہٰذا میں نے پوچھا ابا جان! آپ کا مولا کون ہے؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ' عبداللہ کہتے ہیں' اللہ کی قسم! مجھ پر ان کا قرض ادا کرنے میں جب کوئی مصیبت پڑی' تو میں نے کہا اے مولائے زبیر' تو ہی ان کا قرض ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ کا قرض ادا کر دیا' حضرت زبیر شہید ہو گئے' اور کوئی دینار یا درہم نہیں چھوڑا' البتہ زمینیں ورثہ میں چھوڑیں' ایک کا نام غابہ ہے' علاوہ ازیں مدینہ منورہ میں گیارہ مکانات' بصرہ میں دو' کوفہ اور مصر میں ایک ایک مکان چھوڑا' عبداللہ کا بیان ہے' کہ انکے ذمہ قرض کی حالت یہ تھی' کہ کوئی شخص انکے پاس اپنا مال امانت کے طور پر رکھنا چاہتا' تو وہ اس کو جواب دیتے' کہ میں اس مال کو بطور امانت نہیں رکھتا' البتہ بطور قرض کے لے لیتا ہوں' (۱) کیونکہ مجھے اس کے گم ہو جانے کا ڈر لگا ہوا ہے' اور انہوں نے کبھی حاکم اعلیٰ ہونا' خراج حاصل کرنا' اور کسی چیز کا تول کرنا پسند نہیں کیا' ان کا محبوب مشغلہ یہ تھا' کہ وہ سرور عالمؐ یا صدیق اکبرؓ' فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے ساتھ میدان جہاد میں جایا کرتے تھے' عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے' کہ جب میں نے انکے ذمہ قرض کا حساب کیا' تو وہ دو کروڑ اور دو لاکھ تھا' پھر حکیم بن حزام مجھ (عبداللہ بن زبیر) سے ملے' اور انہوں نے کہا' اے بھتیجے! بتاؤ میرے بھائی کے ذمہ کتنا قرض ہے' تو میں نے اصل رقم کو ظاہر نہ کر کے کہا' ایک لاکھ جس پر حکیم بن حزام نے کہا' بخدا میں جانتا ہوں' کہ تم میں اسکی ادائیگی کی قدرت نہیں' تو میں نے ان سے کہا' آپ پر اگر میں ظاہر کر دوں' کہ انکے ذمہ قرض کی رقم کی مقدار دو کروڑ اور دو لاکھ ہے' تو حکیم بن حزام نے جواب دیا کہ تم

(۱) حضرت زبیرؓ کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ یوں امانت کے طور پر اگر تم نے میرے پاس رکھ دیا تو بیکار پڑا رہے گا اور ضائع ہو جانے کا بھی خطرہ ہے اور ایسی صورت میں اگر ضائع ہو گیا تو تمہارا مال ضائع ہو گا، جبکہ قرض کی صورت میں اگر ضائع ہو گیا تو اسکی ادائیگی بہرحال میرے لیے ضروری ہو گی۔ دوسرا مفید پہلو قرض کا یہ بھی ہو گا کہ تمہارا مال میرے پاس بیکار نہیں پڑا رہے گا بلکہ میں اسے کاروبار میں لگا سکوں گا۔ بہت سے لوگ آج کل یہ کہتے ہیں کہ ہر طرح کے سودی کاروبار کو حرام کر کے اسلام نے تجارتی ترقی کی بہت سی راہیں مسدود کر دی ہیں، اور موجودہ بینکوں کی تو کوئی صورت سرے سے اسلام میں ہے ہی نہیں۔ اس واقعہ میں غور کیا جائے تو بالکل واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ حضرت زبیرؓ سودی لین دین کے بغیر جس صورت پر عمل کرتے تھے وہ بلا سود بینکنگ ہی کی شکل تھی اس طرح کی مثالیں عہد صحابہ میں متعدد ہیں، اس مسئلہ کی مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو "مسئلہ سود" مولفہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ۔

عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَّكَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ اَرْبَعُمِائَةِ اَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ اِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا قَالَ فَاِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوْهَا فِيْمَا تُؤَخِّرُوْنَ اِنْ اَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَاقْطَعُوْا لِيْ قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَكَ مِنْ هٰهُنَا اِلٰى هٰهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضٰى دَيْنَهٗ فَاَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِّائَةَ اَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَّنِصْفٍ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ سَهْمٌ وَنِصْفٌ قَالَ اَخَذْتُهٗ بِخَمْسِيْنَ وَ مِائَةِ اَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرَ نَصِيْبَهٗ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ اَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهٖ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ اَقْسِمْ بَيْنَنَا مِيْرَاثَنَا قَالَ لَا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى اُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ اَرْبَعَ سِنِيْنَ اِلَّا مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَلْنَقْضِهٖ قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُّنَادِيْ بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى اَرْبَعُ سِنِيْنَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَّرَفَعَ الثُّلُثَ فَاَصَابَ كُلَّ امْرَاَةٍ اَلْفُ اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ فَجَمِيْعُ مَالِهٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ۔

میں اس کی ادائیگی کی سکت ہی نہیں ہے' اور اگر اس کی ادائیگی سے تم عاجز ہو جاؤ' تو مجھ سے مدد لے لینا۔ حضرت زبیر نے غابہ کی زمین کو ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدا تھا' جس کو میں (عبداللہ) نے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا' اور لوگوں سے کہا کہ حضرت زبیرؓ کے ذمہ جس کسی کا کوئی حق ہو' تو وہ ہمارے پاس غابہ میں آئے' چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے آکر کہا کہ میرے چار لاکھ کے زبیر مقروض تھے' (۱) اگر تم چاہتے ہو' تو میں یہ رقم تمہارے لئے چھوڑے دیتا ہوں' تو میں نے جواب دیا جی نہیں' میں رقم معاف کرانا نہیں چاہتا' تو عبداللہ بن جعفر نے کہا' تو اچھا ایسا کرو' کہ سب سے آخر میں میرے قرضہ کو رکھو' جس پر میں نے جواب دیا' جی یہ بھی نہیں ہو سکتا' تو پھر عبداللہ بن جعفر نے کہا' اس زمین کا ایک قطعہ یہ مجھے دے دو تو میں (عبداللہ) نے کہا یہاں سے وہاں تک دیا جاتا ہے' راوی کا بیان ہے' کہ وہ قطعہ زمین انہوں نے ان کے ہاتھ بیچ ڈالا' اور ان کا قرض ادا کرنے کے بعد بھی اس زمین کے ساڑھے چار حصے باقی رہے' اس کے بعد عبداللہ بن زبیر نے معاویہ کے پاس جا کر ملاقات کی' جہاں عمرو بن عثمان نذر بن زبیر' ابن زمعہ بیٹھے ہوئے تھے' تو معاویہ نے پوچھا' غابہ کی زمین کی کتنی قیمت لگی ہے' تو عبداللہ بن زبیر نے کہا' ہر حصہ کی قیمت ایک لاکھ تک آتی ہے' اس پر امیر معاویہ نے پوچھا' اب کتنے حصے باقی ہیں' جواب دیا ساڑھے چار حصے' منذر بن زبیر نے کہا' ایک حصہ تو میں ایک لاکھ میں میں خرید لیتا ہوں' عمرو بن عثمان نے کہا' ایک لاکھ کا ایک حصہ میں لے رہا ہوں' ابن زمعہ نے کہا ایک لاکھ کا حصہ میرا ہے' پھر امیر معاویہ نے پوچھا اب کتنے حصے باقی رہے میں نے جواب دیا' ڈیڑھ حصہ تو انہوں نے کہا' اس کو میں ڈیڑھ لاکھ میں خرید لیتا ہوں' راوی کا بیان ہے' کہ پھر عبداللہ بن جعفر نے اپنا خریدا ہوا حصہ امیر معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ میں فروخت کیا' اس کے بعد جب ابن زبیر اپنے والد کا قرضہ ادا کرنے سے فارغ ہو گئے' تو ان کے دوسرے بھائیوں نے کہا' ہماری میراث ہم میں بانٹ دیجئے' جس پر عبداللہ بن زبیر نے کہا' میں تمہارے حصے تم کو اس وقت تک نہیں

(۱) حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بہت سخی تھے اسی سخاوت کی وجہ سے انہیں "بحر الکرم" (یعنی سخاوت کا سمندر) کا لقب دیا گیا ہے۔

دوں گا'(۱) جب تک مسلسل چار سال تک زمانہ حج میں یہ اعلان نہ کرلوں' کہ جس کا کوئی قرض زبیر پر ہو' وہ ہمارے پاس آئے' تاکہ وہ قرض اس کو ادا کردیں۔ راوی کا بیان ہے' کہ عبداللہ بن زبیر نے پھر چار سال تک حج کے زمانہ میں اپنے والد کے قرضہ کی ادائیگی کیلئے لوگوں میں اعلان کیا' اور چار سال کے بعد اپنے بھائیوں میں ترکہ کی تقسیم کردی' اور حضرت زبیرؓ کی چار بیویاں تھیں' عبداللہ بن زبیر نے مال کی ایک تہائی اٹھار کھی تھی' چنانچہ ہر بیوی کو دو لاکھ اور دس دس ہزار کی رقم ملی' الحاصل زبیر کا تمام مال پانچ کروڑ اور دو لاکھ کا ہوا۔

۲۵۶ بَاب اِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُوْلًا فِیْ حَاجَةٍ اَوْ اَمَرَهٗ بِالْمَقَامِ هَلْ یُسْهَمُ لَهٗ.

باب ۲۵۶۔ جب امام کسی کو کسی ضرورت پر کہیں بھیجے' یا اس کو کسی جگہ پر حکماً ٹھہرائے' تو اس کے حصہ رسدی کا بیان۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا تَغَیَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِیْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهٗ.

۳۷۱۔ موسیٰ' ابو عوانہ' عثمان بن موہب' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت عثمانؓ جنگ بدر میں اس لئے شریک نہ ہو سکے' کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی جو ان کی بیوی تھیں' سخت بیمار تھیں (۲)' تو رسالت مآب ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا تھا' کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے شخص کے برابر تم کو بھی حصہ اور ثواب ملے گا۔

۲۵۷ بَاب وَمِنَ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا سَاَلَ هَوَازِنُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهٖ فِیْهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَمَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعِدُ النَّاسَ اَنْ یُّعْطِیَهُمْ مِّنَ الْفَیْءِ وَالْاَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا اَعْطَى الْاَنْصَارَ وَمَا اَعْطٰی جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَمْرَ خَیْبَرَ.

باب ۲۵۷۔ مسلمانوں کی ضرورت کیلئے خمس ثابت ہونے کی ایک دلیل یہ ہے' کہ بنو ہوازن نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اسباب و سامان کی واپسی کی استدعا کی ہے' جس کا سبب یہ ہے کہ سرور عالم ﷺ کی رضاعت بنو ہوازن میں ہوئی تھی اور آپ نے دوسرے مسلمانوں کے برابر ان کے بھی حصے لگائے' اور آپ وعدہ فرمایا کرتے تھے کہ' نئے اور انفال کے پانچویں حصہ میں سے ان کو بھی دینگے' اور آپ نے انصار کو دیا اور حضرت جابرؓ کو خیبر کے چھوارے عنایت فرمائے۔

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ قرضہ کی ادائیگی کی ضرورت کی بناء پر وراثت کی تقسیم میں تاخیر کرنا جائز ہے۔

(۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ تھی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر امام کسی کو کسی کام سے بھیجے تو مال غنیمت میں اس جانے والے کا حصہ بھی شامل ہوگا۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَآءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يُّرَدَّاِلَيْهِمْ اَمْوَالُهُمْ وَسَبْيُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَانَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ اٰخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَآءِ قَدْ جَآؤُنَا تَآئِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰاِيُفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَايُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَانَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْطَيَّبُوْا فَاَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ .

۳۷۲۔ سعید بن عفیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' مروان بن حکم و مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بنو ہوازن مسلمان ہو کر آئے' اور انہوں نے آپ سے استدعا کی' کہ آپ ان کے قیدی اور ان کا مال و اسباب ان کو واپس کر دیں' تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا' مجھے وہی بات پسند ہے جو بالکل سچی ہے' تم ایک چیز اختیار کر لو' مال یا قیدی اور میں نے صرف تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر کی ہے' اور سرور عالم ﷺ نے اپنی طائف سے واپسی کے بعد کچھ اوپر دس راتوں تک ان کے آخری جواب کا انتظار کیا جب ان لوگوں کو یقین ہو گیا' کہ رسول اللہ ﷺ صرف ایک ہی چیز انہیں واپس دیں گے' تو انہوں نے کہا ہم اپنے قیدی مانگتے ہیں' جس پر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے مجمع میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جس کا وہ سزاوار ہے' اور اس کے بعد فرمایا' اے مسلمانو! تمہارے یہ بھائی شرک سے توبہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں' اور میں مناسب خیال کرتا ہوں' کہ ان کے قیدی ان کو واپس دے دوں' لہٰذا جو شخص پاکیزگی کو دوست رکھتا ہے' اسکو یہ کام کر ڈالنا چاہیے' اور جو شخص اپنے حصہ پر قائم رہنا چاہتا ہے' تو وہ بھی اپنے حصہ کا قیدی ان کو دے دے اور ایسے شخص کو ہم اس کے حصہ کے بدلے میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ہم کو جو مال نیا عنایت کرے گا' اس کا حصہ ادا کریں گے' یہ سن کر سب لوگوں نے کہا' کہ یا رسول اللہ! ہم ان لوگوں کو ان کے قیدی اپنا اپنا حصہ لئے بغیر ہی دینا پسند کرتے ہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اس کی اجازت دی' اور کس نے اجازت نہیں دی' لہٰذا مناسب یہ ہے' کہ تم سب واپس چلے جاؤ' اور تمہارے سردار تمہارے امور کی نیابت کریں' تو سب لوگوں نے لوٹ کر اپنے سرداروں سے بات چیت کی' اور پھر سرداروں کے مندوب نے رسول اللہ ﷺ کو مطلع کیا' کہ سب لوگ بخوشی دے رہے ہیں' اور ہوازن کے قیدیوں کی بابت یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ

۳۷۳۔ عبداللہ' حماد' ایوب' ابو قلابہ' قاسم' زہدمؒ سے روایت کرتے ہیں' کہ ابو موسیٰ اشعری کے پاس ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے

وَحَدَّثَنِیْ الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمِ الْكُلَيْبِيِّ وَاَنَا لِحَدِيْثِ الْقَاسِمِ اَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی فَاُتِیَ ذِكْرُ دَجَاجَةٍ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَيْمِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مِنَ الْمَوَالِی فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ لَا اٰكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَاكَ اِنِّیْ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُكُمْ وَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَسَاَلَ عَنَّا فَقَالَ اَيْنَ النَّفَرُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذُوْدٍ غُرِّ الذُّرٰی فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَاصَنَعْنَا لَايُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا اِنَّا سَاَلْنَاكَ اَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ اَنْ لَّاتَحْمِلَنَا اَفَنَسِيْتَ قَالَ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَااَحْلِفُ عَلٰی يَمِيْنٍ فَاَرٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا .

میں ان کے پاس مرغ مسلم کی ایک قاب آئی' اوواں کے پاس سرخ و سفید رنگ والا ایک آدمی بنو تیم کا بیٹھا ہوا تھا' اور وہ غلام معلوم ہوتا تھا اس کو بھی کھانے پر بلایا۔ تو اس نے کہا' میں نے اس جانور کو نجاست کھاتے دیکھا ہے' اس لئے میں اسے مکروہ جانتا ہوں' اور میں نے قسم کھائی ہے' کہ یہ نہیں کھاؤں گا۔ تو ابو موسیٰ اشعری نے کہا' کہ آؤ میں تم کو اس کی بابت سناؤں' کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند اشعریوں کے ساتھ میں نے حاضری دی' اور سواری طلب کی' تو آپ نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں تم کو سواری نہیں دوں گا' اور میرے پاس کوئی سواری ہے ہی نہیں' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت کے کچھ اونٹ آئے' تو آپ نے فرمایا وہ اشعری کہاں ہیں' پھر آپ نے ہم کو پانچ اونٹ سفید کوہان والے دلوائے' تو ہم نے چلتے وقت اپنے دل میں کہا' کہ ہم نے کیا حرکت کی اس میں ہم کو کوئی برکت نصیب نہیں ہوگی' تو ہم نے رسالت مآب ﷺ کے پاس لوٹ کر کہا' ہمارے مطالبہ پر آپ نے قسم کھا کر فرمایا تھا' کہ میں تم کو سواریاں نہیں دوں گا۔ سواریاں نہ دینے کی اپنی قسم کو کیا آپ بھول گئے! جس پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو ہم نے سواریاں نہیں دیں' بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو سواریاں مہیا کی ہیں' اور اللہ کی قسم! انشاء اللہ جب میں کسی بات پر قسم کھاؤں گا' اور اس کے خلاف کو بہتر پاؤں گا' تو جو بات بہتر ہوگی اس کو بر سر عمل لاؤں گا' اور قسم توڑ ڈالا کروں گا۔

٣٧٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اِثْنَیْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْاَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا.

٣٧٤۔ عبداللہ' مالک' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے نجد کی طرف ایک ٹولی روانہ کی' جس میں عبداللہ بھی تھے' اور ان لوگوں کو مال غنیمت میں سے فی کس گیارہ گیارہ' بارہ بارہ اونٹ حصہ میں آئے' اور ایک ایک اونٹ ان کو حصہ سے زیادہ اور مرحمت فرمایا گیا۔

٣٧٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا

٣٧٥۔ یحییٰ' لیث' عقیل' ابن شہاب' سالم' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ جو سریہ روانہ کرتے تھے' تو اس میں بعض خاص آدمیوں کو عام لشکر کے حصوں سے زیادہ حصہ مرحمت فرمایا کرتے ہیں۔

لِاَنْفُسِهِمْ خاصَّةً سِوٰی قِسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ .

۳۷۶ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاۤءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَابُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمْ اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُهْمٍ اِمَّا قَالَ فِیْ بِضْعٍ وَاِمَّا قَالَ فِیْ ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِيْنَ اَوِاثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِیْ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَصْحَابَهٗ عِنْدَهٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيْمُوْا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْقَالَ فَاَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا اَصْحَابُ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهٖ قَسَمَ لَهُمْ مَّعَهُمْ .

۳۷۶۔ محمد' ابواسامہ' برید ابو بردہ' حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ کی ہجرت کی ہم کو اس وقت اطلاع ملی' کہ ہم لوگ یمن میں تھے' تو ہمارے دو بھائی جن میں ابو بردہ چھوٹا تھا' اور میرے بڑے بھائی ابو رہم قوم کے کچھ آدمیوں کے ساتھ ہی باون ترپن آپ کی طرف بحیثیت مہاجر روانہ ہونے کیلئے ایک کشتی میں سوار ہو گئے' لیکن ہماری کشتی نے ہم کو حبشہ میں نجاشی کی طرف پہنچادیا' جہاں ہم جعفر بن ابو طالب اور ان کے ساتھیوں سے ملے' تو جعفر نے کہا' کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے' تم بھی ہمارے ساتھ رک جاؤ' تو ہم ان کی روانگی تک ان کے ساتھ ٹھہر گئے' پھر ہم سب نے وہاں سے کوچ کیا' اور رسالت ماب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ خیبر فتح کر چکے تھے' اور آپ ﷺ نے ہم کو بھی حصہ رسدی تقسیم فرمایا' اور آپ ﷺ نے کسی ایسے شخص کو جو فتح خیبر میں شریک نہیں تھا' سوائے ان لوگوں کے جو خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہماری کشتی والے جو حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ تھے' مقررہ حصہ کے سوا کوئی چیز نہیں دی۔

۳۷۷ـ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَوْقَدْ جَاۤءَ نِیْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِیْءُ حَتّٰی قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَلَمَّا جَاۤءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ مُّنَا دِيًا فَنَادٰی مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْعِدَةٌ فَلْيَاْ تِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لِیْ كَذَاوَكَذَا فَحَثَالِیْ ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُوْا بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً

۳۷۷۔ علی' سفیان' محمد' حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے مجھ جابر) سے فرمایا' کہ اگر بحرین کا مال آ جائے' تو میں تم کو اتنا اتنا دوں گا' مگر بحرین کا مال آنے سے پہلے ہی آپ نے رحلت فرمائی' اور بحرین کا مال غنیمت آنے کے بعد خلیفہ وقت صدیق اکبرؓ نے اعلان کرایا' کہ جس کسی کا رسول اللہ ﷺ پر کوئی قرض ہو' یا سرورِ عالم نے اس سے کوئی وعدہ فرمایا ہو' تو وہ ہمارے پاس آئے' چنانچہ میں (جابر) نے ان کے پاس جا کر کہا' کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایسا ایسا فرمایا تھا' تو حضرت صدیق اکبرؓ نے مجھے تین لپ بھر کر دیئے اور سفیان نے اس حدیث کو بیان کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر بتایا' کہ ابن منکدر نے ہم سب کو یہ معنی بتائے ہیں' اور مرہ کا بیان یہ ہے کہ میں (جابر) نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس جا کر مانگا' تو انہوں نے نہیں دیا' اور اسی طرح میں

فَاَتَيْتُ اَبَابَكْرٍ فَسَاَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَاَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَاَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِيْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّيْ قَالَ قُلْتُ تَبْخَلُ عَلَيَّ مَامَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُعْطِيَكَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَالِيْ حَثْيَةً وَّقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُّهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ .

نے تین مرتبہ مانگا اور تینوں مرتبہ انہوں نے نہیں دیا' بالآخر میں (جابر) نے حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا' کہ میں نے آپ سے تین مرتبہ مانگا' اور تینوں مرتبہ آپ نے نہیں دیا' اب آپ دے دیجئے یا انکار کر دیجئے' تو حضرت صدیق اکبر نے جواب دیا' کہ تم کہتے ہو کہ میں نے انکار کر دیا' حالانکہ میں نے ایک مرتبہ بھی منع نہیں کیا' اور میرا ارادہ تم کو دینے کا ہے' سفیان کہتے ہیں' کہ ہم سے عمرو نے محمد سے جابرؓ کی زبانی بیان کیا' کہ مجھ (جابر) کو صدیق اکبرؓ نے لپ بھر کر دیا اور کہا' کہ اس کو گنو میں نے جو شمار کیا' تو وہ پانچ سو تھے' پھر حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا' کہ اتنے ہی دو مرتبہ اور لے لو' اور ابن منکدر کا قول ہے' کہ کون سا مرض بخل سے زیادہ خطرناک ہے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيْمَةً بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اَعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيْتُ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ .

۳۷۸۔ مسلم' قرہ' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ اس وقت جب کہ رسالت مآب ﷺ مقام جعرانہ (۱) میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے' تو ایک آدمی نے کہا' ذرا انصاف کرتے رہیے' تو آپ نے فرمایا' اے بدبخت! میرے سوائے انصاف کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔

۲۵۸ بَاب مَامَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُسَارٰى مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّخَمِّسَ .

باب ۲۵۸۔ خمس لینے کے بغیر رسالت مآب ﷺ کا قیدیوں پر احسان کرنے کا بیان۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ.

۳۷۹۔ اسحق بن منصور' عبدالرزاق' معمر' زہری' محمد بن جبیر حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ بدر کے قیدیوں کی بابت رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا' اور وہ مجھ سے ان ناپاکوں کے متعلق کہتا' تو میں ان لوگوں کو صرف اس کی خاطر رہا کر دیتا۔

۲۵۹ بَاب وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخُمُسَ لِلْاِمَامِ وَاَنَّهُ يُعْطِيْ بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُوْنَ بَعْضٍ مَاقَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۵۹۔ امام کو حق حاصل ہے' کہ وہ خمس اپنے بعض عزیزوں کو دے اور بعض کو نہ دے' اس کے اس اختیار کی دلیل یہ ہے' کہ رسالت مآب ﷺ نے خیبر کے خمس میں

(۱) جعرانہ میں آپ ﷺ نے جنگ حنین میں حاصل ہونے والا مال غنیمت تقسیم فرمایا تھا، روایات کے مطابق اس موقع پر بہت زیادہ مال غنیمت مسلمانوں کے قبضہ میں آیا تھا جس میں چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی بھی تھی۔
آنحضرت ﷺ کے سامنے بولنے والا شخص "ذوالخویصرۃ" تھا جو کہ بعد میں خارجیوں کے ساتھ پیش پیش تھا اور جنگ نہر میں قتل ہوا۔

لِبَنِی الْمُطَّلِبِ وَبَنِیْ هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ لَمْ یَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ وَلَمْ یَخُصَّ قَرِیْبًا دُوْنَ مَنْ اَحْوَجَ اِلَیْهِ وَاِنْ كَانَ الَّذِیْ اَعْطٰی لِمَایَشْكُوْا اِلَیْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِیْ جَنْبِهٖ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَآئِهِمْ .

سے بنو مطلب و بنو ہاشم کو دیا' اور عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں' کہ آپ نے تمام قریشیوں کو خیبر کا خمس نہیں دیا' اور کسی محتاج کے علاوہ آپ نے یہ خمس اپنے کسی عزیز و رشتہ دار کو خاص طور سے نہیں دیا' اور رسالت مآبؐ ہر فرد کی حاجت و ضرورت کا لحاظ رکھتے تھے' اور خمس دیتے وقت قرابت اور قومی حلیف ہونے کا خیال تک بھی ملحوظ نہیں رکھا۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ مَشَیْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَیْتَ بَنِی الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَهَاشِمٍ شَیْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسَ وَزَادَ قَالَ جُبَیْرٌ وَلَمْ یَقْسِمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِیْ نَوْفَلٍ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَهَاشِمٍ وَالْمُطَّلِبِ اِخْوَةٌ لِاُمٍّ وَاُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ بَنُوْ نَوْفَلٍ اَخَاهُمْ لِاَبِیْهِمْ .

۳۸۰۔ عبداللہ' لیث' عقیل' ابن شہاب' ابن مسیب' حضرت جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں عثمان بن عفانؓ اور میں نے حاضری دے کر کہا' کہ یارسول اللہ! آپ نے بنو مطلب کو تو دیا اور ہم کو نظر انداز کر دیا ہے' حالانکہ وہ اور ہم آپ کی نظر میں ایک درجہ کے ہیں' تو رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا' بے شک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی درجہ میں ہیں' لیث کا بیان ہے کہ مجھ سے یونس اور جبیر نے اتنا لفظ اور اضافہ کر کے کہا' کہ رسالت مآب ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو کوئی چیز نہیں بانٹی' ابن اسحاق کہتے ہیں' کہ بنو عبد شمس' بنو ہاشم اور بنو مطلب ماں جائے (اخیافی) بھائی ہیں' اور ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ ہے' اور بنو نوفل ان کے باپ کی طرف کے (علاتی) بھائی ہیں۔

۲٦٠ بَاب مَنْ لَّمْ یُخَمِّسِ الْاَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّخَمِّسَ وَحُكْمُ الْاِمَامِ فِیْهِ .

باب ۲٦٠۔ جو کوئی مقتول کافروں کے ساز و سامان میں خمس دے اور جو کوئی کسی کافر کو قتل کر دے' تو مقتول کافروں کا ساز و سامان اسی کا ہے' بغیر اس بات کے' کہ وہ خمس نکالے یا امام کا حکم حاصل کرے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَیْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَشِمَالِیْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ

۳۸۱۔ مسدد' یوسف بن ماجشون' صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں' کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف بدر کے دن ایک لائن میں تھا' اور میرے دائیں بائیں دو کمسن انصاری لڑکے دکھائی دیئے' میرے جی میں اس وقت یہ آیا' کہ کاش! میں دو طاقتور آدمیوں کے بیچ میں ہوتا' اسی اثناء میں ان دونوں میں سے

حَدِيْثَةٍ اَسْنَا نُهُمَا تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِىْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَاعَمِّىْ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَّا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَاابْنَ اَخِىْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَايُفَارِقُ سَوَادِىْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا فَتَحَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِى الْاٰخَرُ فَقَالَ لِىْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِىْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِى النَّاسِ قُلْتُ اَلَا اَنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِىْ سَاَلْتُمَانِىْ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ وَسَلَبُهٗ لِمُعَاذِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْعِ وَكَانَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ.

ایک نے مجھ سے دبا کر پوچھا کہ اے چچا! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں! لیکن اے میرے بھتیجے، تمہیں اس کی کیا ضرورت ہے؟ تو اس کمسن انصاری لڑکے نے کہا' مجھے یہ اطلاع ملی ہے 'کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے 'اور قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے 'اگر میں نے اس کو دیکھ لیا' تو پھر میرا جسم اس کے جسم سے الگ نہیں ہو سکتا' یہاں تک کہ 'ہم دونوں میں سے کسی کی موت ہی جلدی کرے' میں یہ سن کر حیرت زدہ رہ گیا' پھر اس دوسرے نے بھی مجھے دبا کر پہلے والے کی طرح کہا' پھر تھوڑی ہی دیر میں ابو جہل دوڑتا ہوا دکھائی دیا' تو میں نے ان لوگوں سے کہا' یہی وہ شخص ہے' جس کی بابت تم دریافت کر رہے تھے' تو وہ دونوں اپنی تلواریں لئے ہوئے اس کی طرف جھپٹے' اور اس کو مار کے تہ تیغ کر دیا' پھر ان دونوں نے لوٹ کر ابو جہل کے قتل کی اطلاع رسالت مآب ﷺ کو دی' تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے اس کو مارا ہے؟ تو ان میں سے ہر ایک نے کہا میں نے مارا ہے! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا' کیا تم نے اپنی خون بھری تلواریں صاف کر لی ہیں؟ ان دونوں نے ایک زبان ہو کر کہا جی نہیں' تو سرور عالم ﷺ نے ان دونوں کی تلواروں کو دیکھ کر فرمایا' تم دونوں نے اس کو تہ تیغ کیا ہے' لیکن اس کا ساز و سامان اور مال و اسباب معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا' اور وہ دونوں لڑکے حقیقت میں معاذ بن عفرا اور معاذ بن جموح نکلے۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِىْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَدَرْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ حَتّٰى ضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ فَاَقْبَلَ عَلَىَّ فَضَمَّنِىْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِىْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَابَالُ النَّاسِ

۳۸۲۔ عبد اللہ' مالک' یحییٰ' ابن افلح' ابو محمد' ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ یوم حنین میں ہم لوگ رسالت مآب ﷺ کے ہم رکاب تھے 'کہ ہمارے اس مقابلہ میں ہم مسلمانوں کو کچھ شکست سی دکھائی دی' اور میں نے ایک مشرک کو دیکھا 'کہ ایک مسلمان پر چڑھا ہوا ہے' تو میں گھوم کر اس کے پیچھے سے آیا' اور اس کے شانہ پر تلوار کا وار کیا' تو وہ میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا' اور خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی' حتیٰ کہ اس نے مجھے موت کی خوشبو سونگھائی' پھر وہ مر گیا' تو اس نے میرا پیچھا چھوڑا' تو پھر میں نے حضرت فاروق اعظم سے مل کر پوچھا 'کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ کا حکم ہے 'اس کے بعد وہ سب لوگ لوٹے' اور رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر فرمایا' جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو' اور اس کے پاس ثبوت ہو' تو اس

قَالَ اَمْرُاللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُهُ عِنْدِيْ فَارْضِهِ عَنِّيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ .

مقتول کافر کا اس مسلمان مجاہد کو مال و اسباب ملے گا' تو میں (ابو قتادہ) نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری گواہی کون دے گا' اور پھر بیٹھ گیا' اس کے بعد دوسری مرتبہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس کسی کافر کو قتل کرنے کا ثبوت ہو' تو اس کو اس کا مال و اسباب ملے گا' تو میں نے کھڑے ہو کر کہا' کون ہے جو میری شہادت دے' اور (یہ کہہ کر) میں بیٹھ گیا' اس کے بعد رسالت مآب ﷺ نے پہلے کی طرح تیسری مرتبہ پھر فرمایا' تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا' یا رسول اللہ! یہ ابو قتادہ سچے ہیں' اور اس مقتول کافر کا ساز و سامان میرے پاس ہے' اور ان کو مجھ سے رضی کر دیجئے' تو صدیق اکبرؓ نے کہا نہیں' اللہ کی قسم! آپ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کے ساتھ جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کرتا ہے' یہ نہیں کریں گے کہ اس کا ساز و سامان تم کو دے دیں' اس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا' یہ سچ کہہ رہے ہیں' چنانچہ وہ ساز و سامان اس نے مجھ کو دے دیا' اور میں نے اس کی زرہ کو بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ مول لے لیا' اور زمانہ اسلام کا یہ سب سے پہلا دور تھا' جس میں مجھے یہ مال حاصل ہوا تھا۔

٢٦١ بَاب مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِّنَ الْخُمُسِ وَنَحْوَهُ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۲۶۱۔ رسالت مآب ﷺ کا مؤلفۃ القلوب وغیرہ کو خمس یا اسی طرح کے دوسرے مال میں سے دینے کا بیان' اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن زید نے رسالت مآب ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٣٨٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَاحَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ

۳۸۳۔ محمد' اوزاعی' سعید بن مسیب و عروہ بن زبیرؓ' حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ سے میں نے کچھ طلب کیا' تو آپ ﷺ نے عنایت فرمایا' اور پھر دوسری مرتبہ مانگا' تو آپ ﷺ نے پھر دے کر فرمایا کہ اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے' جو اس کو لالچ کے بغیر لے گا' تو اس کے مال میں برکت ہو گی' اور جو کوئی اس کو اپنے نفس و خواہش کی سیرابی کیلئے حاصل کرے گا' تو اس کے مال میں کسی قسم کی کوئی برکت نہ ہو گی' اور اس کی مثال ایسی ہو گی' جو کھائیگا شکم سیر نہیں ہو گا' اور (سنو) دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے زیادہ اچھا ہے' اور میں (حکیم بن

السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَّدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَآءَ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنِّیْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِیْ قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَیْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّیَ .

حزام) نے عرض کیا' یارسول اللہ! قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' میں آپ کے بعد دنیا سے روانہ ہونے تک کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کروں گا' حضرت ابو بکر صدیق اپنی خلافت کے زمانہ میں حکیم بن حزام کو بلاتے رہے' تاکہ ان کی پنشن مقرر کر دیں' مگر وہ اس کے لینے سے انکار کرتے رہے' پھر حضرت عمر فاروق نے اپنی خلافت کے زمانہ میں آپ کو رقم دینے کیلئے طلب کیا' مگر آپ نے ان کے سامنے جانے سے بھی انکار کیا' تو فاروق اعظم نے مسلمانوں کے مجمع میں کہا' کہ اے مسلمانو! حکیم بن حزام کو ان کا وہ حق جو فئے میں سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کر دیا ہے' ان کو دینا چاہ رہا ہوں' لیکن وہ اس کے لینے سے انکار کر رہے ہیں' اور حکیم بن حزام نے رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے بعد کبھی بھی اپنی زندگی کی آخری سانس تک کسی سے کوئی چیز طلب نہیں کی۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ عَلَیَّ اِعْتِكَافُ يَوْمٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَفِیَ بِهٖ قَالَ وَاَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْیِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِیْ بَعْضِ بُيُوْتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبْیِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوْا يَسْعَوْنَ فِی السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَاهٰذَا فَقَالَ مَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْیِ قَالَ اذْهَبْ فَاَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَلَوْ اِعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِی النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمٌ .

۳۸۴۔ ابو نعمان' حماد' ایوب' نافع سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے کہا' یارسول اللہ! زمانہ جاہلیت کا میرے ذمہ ایک دن کا اعتکاف باقی ہے' تو آپ ﷺ نے اس کے پورا کرنے کا حکم دیا' نافع کا بیان ہے' کہ حضرت فاروق اعظم کے حصہ میں حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں آئی تھیں' جن کو انہوں نے مکہ معظمہ میں کسی کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ نافع کہتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر جب احسان کیا' تو لوگ گلیوں میں دوڑنے لگے' جس پر حضرت فاروق اعظم نے اپنے فرزند حضرت عبداللہ سے کہا کہ دیکھو! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا' کہ رسالت مآب ﷺ نے قیدیوں پر احسان کر کے ان کو آزاد کر دیا ہے' تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ جاؤ' تم بھی ان دونوں لونڈیوں کو آزاد کر دو' نافع کا بیان ہے' کہ رسالت مآب ﷺ نے مقام جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا' اور اگر آپ عمرہ کرتے' تو یہ امر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مخفی نہ رہتا' جریر بن حازم نے ایوب' نافع اور ابن عمرؓ کے ذریعہ یہ اضافہ کیا ہے' کہ خمس میں سے اور معمر نے ایوب' نافع اور حضرت ابن عمرؓ کے وسیلہ سے یہ بیان کیا ہے' کہ سرور عالم ﷺ نے نذریں پوری کرنے کے بارے میں لفظ یوم نہیں فرمایا ہے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا

۳۸۵۔ موسیٰ' جریر' حسن عمرو بن تغلب سے روایت کرتے ہیں' کہ

جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَّمَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَكَاَنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطِيْ قَوْمًا اَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَاَكِلُ قَوْمًا اِلٰى مَاجَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْخَيْرِ وَالْغِنٰى مِنْهُمْ عَمْرُو ابْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرُ النَّعَمِ وَزَادَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْبِسَبْيٍ فَقَسَمَهٗ بِهٰذَا.

رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو دیا اور بعض کو نہیں دیا اور جن کو نہیں دیا تھا تو وہ خشمگین ہو گئے تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کج روی اور بے صبری کی وجہ سے دے دیتا ہوں اور بعض لوگوں کو ان کی اس نیکی اور استغناء نفس پر چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھ چھوڑی ہے اور انہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں اور عمرو بن تغلب کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے عوض یہ مناسب نہیں سمجھتا ہوں کہ مجھے سرخ اونٹ ملیں (اور مجھے رسالت مآب ﷺ کا قول بہت کافی ہے) ابو عاصم نے جریر حسن کے توسط سے بیان کیا ہے کہ عمرو بن تغلب کہتے تھے کہ رسالت مآب ﷺ کے پاس مال و زر اور قیدی آئے تو آپ ﷺ نے ان کو پہلے کی طرح بانٹ دیا۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ قُرَيْشًا اَتَاَلَّفُهُمْ لِاَنَّهُمْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ.

۳۸۶۔ ابو الولید شعبہ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قریش کو ان کے دل اسلام پر مائل ہونے کیلئے دیتا ہوں کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت سے زیادہ قریب ہیں۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَاكَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ قَالَ لَهٗ فُقَهَاؤُهُمْ اَمَّا ذَوُوْرَاْيِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ

۳۸۷۔ ابو الیمان شعیب زہری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ سے بعض انصاریوں نے کہا اللہ نے اپنے رسول کو بنو ہوازن کا مال و زر مفت میں اپنی مشیت کے موافق دے دیا تو آپ ﷺ قریش کے بعض لوگوں کو سو سو اونٹ دینے لگے بعض انصاری کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو معاف کرے آپ قریش کو تو دیتے ہیں اور ہم کو ٹال جاتے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ انصاریوں کی یہ باتیں جب رسول ﷺ سے کہی گئیں تو آپ نے انہیں بلوا کر چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا اور ان کے علاوہ کسی دوسرے کو طلب نہیں فرمایا جب وہ انصار اس خیمہ میں اکٹھے ہو گئے تو آپ نے ان کے پاس تشریف لا کر ارشاد فرمایا کہ یہ کیسی بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے معلوم ہوئی ہے! تو ان میں سے بعض سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں جو سمجھ دار لوگ ہیں انہوں نے تو کچھ بھی نہیں کہا ہے لیکن بعض کم عمر

يَقُولُوا شَيْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُ الْاَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَاتَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اُثْرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ.

لوگوں نے کہا، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف کرے، قریش کو دیتے ہیں اور انصار کو نہیں دیتے، حالانکہ ہماری تلواریں خون ٹپکا رہی ہیں، جس پر سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیا، جن کا زمانہ تاحال کفر سے نزدیک ہے، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ یہ لوگ تو مال و دولت لے جائیں، اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر لوٹو، اور اللہ کی قسم! جس چیز کو تم لئے جارہے ہو، وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ لوگ لے کر جاتے ہیں، تب انصار نے کہا، یارسول اللہ! ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ (کہ اللہ اور اس کا رسول ہم کو مل جائے) اس کے بعد سرور عالم ﷺ نے فرمایا، تم لوگ میرے بعد عنقریب اپنے اوپر لوگوں کو ترجیح پاتا ہوا دیکھو گے، اس وقت صبر کرنا، کیونکہ حوض کوثر پر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ملاقات کرو گے، حضرت انس کا بیان ہے کہ ہم نے صبر نہیں کیا۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآءَهٗ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَآئِيْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا.

۳۸۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عمرو بن محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسالت مآب ﷺ کے ہم رکاب حنین سے واپس آرہے تھے، کہ بدوؤں نے رسالت مآب ﷺ سے بہ اصرار مانگنا شروع کیا، اور رسول اللہ ﷺ کو ببول کے درخت کے نیچے لے گئے اور آپ کی چادر مبارک اچک لی، تو سرور عالم نے فرمایا کہ میری چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس ان درختوں کی تعداد میں بکریاں ہوتیں، تو میں وہ تم میں تقسیم کر دیتا اور تم مجھے کنجوس جھوٹا، اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهٗ جَذْبَةً شَدِيْدَةً

۳۸۹۔ یحییٰ بن بکیر، مالک، اسحق بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (انس) رسالت مآب ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، اور اس وقت آپ چوڑے حاشیہ کی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے، تو ایک اعرابی نے آپ سے مل کر آپ کو زور سے کھینچا، اور میں نے دیکھا کہ اس اعرابی کے زور سے

حَتّٰی نَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهٖ حَاشِیَةُ الرِّدَآءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مُرْلِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَلَهٗ بِعَطَآءٍ.

کھینچنے کی وجہ سے آپ کی گردن پر چادر کے کنارے کا نشان پڑ گیا تھا‘ اور اس بدو نے کہا کہ مجھے بھی آپ اللہ کے اس مال میں سے جو آپ کے پاس ہے کچھ دلوا دیجئے‘ تو رسالت مآب ﷺ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور کچھ دینے کا حکم دیا۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ اٰثَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسًا فِی الْقِسْمَةِ فَاَعْطَی الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰی عُیَیْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰی اُنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ فَاٰثَرَهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِیْهَا وَمَا اُرِیْدَ فِیْهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: فَمَنْ یَعْدِلُ اِذَا لَمْ یَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰی قَدْ اُوْذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

۳۹۰۔ عثمان‘ جریر‘ منصور‘ ابو وائل‘ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یوم حنین میں رسالت مآب ﷺ نے لوگوں میں حصے تقسیم فرمائے‘ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عینیہ کو بھی اتنے ہی دیئے اور دوسرے معززین عرب کو بھی حصے دیئے اور ان کو حصے دینے میں ترجیح دی‘ تو ایک آدمی نے کہا‘ اللہ کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو بروئے کار نہیں لایا گیا‘ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود نظر نہیں رکھی گئی‘ تو میں نے کہا اللہ کی قسم رسالت مآب کو اس کی اطلاع دیتا ہوں‘ چنانچہ میں نے جا کر سرور عالم سے پورا ماجرا عرض کیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اگر انصاف نہ کریں گے تو اور کون ہے جو انصاف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر مہربانی کرے‘ انہیں تو اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی‘ اور انہوں نے صبر سے کام لیا۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰی مِنْ اَرْضِ الزُّبَیْرِ الَّتِیْ اَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاْسِیْ وَهِیَ مِنِّیْ عَلٰی ثَلَاثَةِ فَرْسَخٍ وَقَالَ اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ اَرْضًا مِّنْ اَمْوَالِ بَنِی النَّضِیْرِ.

۳۹۱۔ محمود‘ ابو اسامہ‘ ہشام‘ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں‘ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو جو زمین دی تھی (اسما) اس میں سے کھجوروں کی گٹھلیاں اپنے سر پر لاد کر لایا کرتی تھی‘ اور وہ زمین میرے گھر سے تین فرسخ دور تھی‘ ابوضمرہ نے ہشام اور ان کے والد کی زبانی بیان کیا ہے‘ کہ رسالت مآب ﷺ نے بنو نضیر کے مال میں سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک قطعہ زمین کا عنایت فرمایا تھا۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَی الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰی اَهْلِ

۳۹۲۔ احمد بن مقدام‘ فضیل بن سلیمان‘ موسیٰ بن عقبہ‘ نافع‘ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں‘ کہ فاروق اعظمؓ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو ملک حجاز سے نکال دیا‘ اور جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا‘ تو آپ نے بھی ارادہ فرمایا کہ یہودیوں کو وہاں سے نکال باہر کریں‘ اور یہودی مملکت پر قبضہ ہونے کے بعد وہ تمام مملکت مسلمانوں اور رسول اللہ کی ملکیت ہو گئی تھی، تو یہودیوں نے

خَيۡبَرَ اَرَادَ اَنۡ يُّخۡرِجَ الۡيَهُوۡدَ مِنۡهَا وَكَانَتِ الۡاَرۡضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيۡهَا لِلۡيَهُوۡدِ وَلِلرَّسُوۡلِ وَلِلۡمُسۡلِمِيۡنَ فَسَاَلَ الۡيَهُوۡدُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَنۡ يَتۡرُكَهُمۡ عَلٰى اَنۡ يَكۡفُوا الۡعَمَلَ وَلَهُمۡ نِصۡفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمۡ عَلٰى ذٰلِكَ مَاشِئۡنَا فَاُقِرُّوۡا حَتّٰى اَجۡلَاهُمۡ عُمَرُ فِيۡ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيۡمَآءَ وَاَرِيۡحَا .

آپ سے اس بات کی استدعا کی کہ آپ ہم کو اس شرط پر یہاں رہنے دیں' کہ ہم کام کریں گے اور مسلمانوں کو پیداوار میں سے آدھی بٹائی کے پھل ملیں گے (یعنی ادھیائی پر بٹائی کا عمل کر لیا جائے) تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا' کہ ہم تم کو اس شرط پر جب تک چاہیں گے رکھیں گے' تو وہ یہودی ٹھہرا لئے گئے' اور پھر فاروق اعظمؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان یہودیوں کو مقام تیما اور اریحاء کی جانب نکال باہر کیا۔

٢٦٢ بَاب مَايُصِيۡبُ مِنَ الطَّعَامِ فِيۡ اَرۡضِ الۡحَرۡبِ .

باب ۲۶۲۔ دار الحرب میں کھانے پینے کی چیزیں پائے جانے کا بیان۔

٣٩٣ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الۡوَلِيۡدِ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ حُمَيۡدِ بۡنِ هِلَالٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِيۡنَ قَصۡرَ خَيۡبَرَ فَرَمٰى اِنۡسَانٌ بِجِرَابٍ فِيۡهِ شَحۡمٌ فَنَزَوۡتُ لِاٰخُذَهٗ فَالۡتَفَتُّ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَاسۡتَحۡيَيۡتُ مِنۡهُ .

۳۹۳۔ ابو الولید' شعبہ' حمید بن ہلال' حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ قلعہ خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے' کہ اتنے میں ایک شخص نے ایک کپی پھینکی' جس میں چربی بھری تھی میں نے اس کو لینے کیلئے ایک جست لگائی' اور مڑ کر جو دیکھا تو رسالت مآب ﷺ تشریف فرما تھے' اور میں شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

٣٩٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بۡنُ زَيۡدٍ عَنۡ اَيُّوۡبَ عَنۡ نَافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ : كُنَّا نُصِيۡبُ فِيۡ مَغَازِيۡنَا الۡعَسَلَ وَالۡعِنَبَ فَنَاۡكُلُهٗ وَلَا نَرۡفَعُهٗ.

۳۹۴۔ مسدد' حماد' ایوب' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم کو میدان جہاد میں شہد اور انگور ملتے تھے' جن کو ہم کھا لیا کرتے تھے' اور ان کا ذخیرہ نہیں کرتے تھے (۱)۔

٣٩٥ ـ حَدَّثَنَا مُوۡسَى بۡنُ اِسۡمَاعِيۡلَ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيۡبَانِيُّ قَالَ سَمِعۡتُ ابۡنَ اَبِيۡ اَوۡفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا يَقُوۡلُ اَصَابَتۡنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيۡبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوۡمَ خَيۡبَرَ وَقَعۡنَا فِي الۡحُمُرِ الۡاَهۡلِيَّةِ فَانۡتَحَرۡنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الۡقُدُوۡرُ نَادٰى مُنَادِيۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَكۡفِئُوا الۡقُدُوۡرَ فَلَا تَطۡعَمُوۡا مِنۡ

۳۹۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبد الواحد' شیبانی' ابن ابی اوفیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایام خیبر میں ہم کو بھوک کی سخت تکلیف ہوئی' اور خاص خیبر کے دن ہم لوگ پلے ہوئے گدھوں کی طرف لپکے' اور ان کو ذبح کیا (اور ان کا گوشت پکانا شروع کیا) جس وقت ہانڈیوں میں جوش آ رہا تھا تو رسالت مآب ﷺ کے منادی نے اعلان کیا۔ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھے کے گوشت کا ایک ریزہ تک نہ کھاؤ' عبد اللہ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے (آپس میں) کہا' کہ آپ نے

(۱) دار الحرب میں کافروں سے حاصل ہونے والے مال غنیمت سے تقسیم سے پہلے پہلے مجاہدین بقدر ضرورت اشیاء استعمال کر سکتے ہیں، لیکن ذخیرہ کرنا جائز نہیں اور اگر امام مال غنیمت کے عارضی استعمال سے بھی صراحۃً روک دے تو عارضی طور پر لینا بھی جائز نہ ہو گا۔

لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقُلْنَا اِنَّمَا نَہٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ وَسَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ .

گدھے کا گوشت کھانے سے اس لئے منع فرمایا کہ اب تک اس کا خمس نہیں نکالا گیا تھا' اور تقسیم نہیں ہوئی تھی' اور دوسرے لوگوں کا بیان ہے کہ آپ نے گدھے کے گوشت کھانے کو بالکل حرام قرار دیدیا' میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسالت مآب نے گدھے کے گوشت کھانے کو بالکل حرام کر دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٦٣ بَاب الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ يَعْنِىْ اَذِلَّاءُ وَالْمَسْكَنَةُ مَصْدَرُ الْمِسْكِيْنِ اَسْكَنُ مِنْ فُلَانٍ اَحْوَجُ مِنْهُ وَ لَمْ يَذْهَبْ اِلَى السُّكُوْنِ وَمَا جَآءَ فِىْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمُجُوْسِ وَالْعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ مَاشَاْنُ اَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ اَرْبَعَةُ دَنَانِيْرَ وَاَهْلُ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِيْنَارٌ قَالَ جُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ .

باب ۲۶۳۔ ذمی کافروں سے جزیہ (۱) لینے اور قول و قرار کرنے کا بیان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ ان سے جنگ کرو' جو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے' اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے' اس کو حرام نہیں گردانتے' اور دین حق کی پیروی نہیں کرتے اور یہ لوگ اہل کتاب ہیں (ان سے تم اس وقت تک جنگ کرو) جب تک کہ یہ جزیہ نہ دے دیں' اور یہ لوگ بڑے ہی ذلیل و نگوں سار ہوں' صاغرون' بمعنے نگوں سار و ذلیل' اور یہی حکم یہودیوں' عیسائیوں' مجوسیوں اور عجمیوں سے جزیہ لینے کے متعلق قرار دیا گیا ہے اور ابن عیینہ نے بتوسط ابن ابو نجیح و مجاہد کہا ہے' کہ شامیوں سے بحساب فی کس چار دینار اور یمنیوں سے فی کس ایک دینار جزیہ لینے کا دستور کیسا ہے؟ تو کہا یہ اصول آسانی سرمایہ کے مد نظر ہے۔

٣٩٦ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًوا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ اَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِيْنَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِاَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ

۳۹۶۔ علی' سفیان' عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں' کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے بجالہ نے چاہ زمزم کی سیڑھیوں کے پاس ۷۰ ھ میں جس سال مصعب بن زبیرؓ نے اہل بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا یہ کہا کہ احنف کے بھتیجے جزء بن معاویہ کے پاس میں منشی کی حیثیت سے مامور تھا کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا نامہ مبارک ان کی وفات سے

(۱) "جزیہ" سے مراد وہ مال ہے جو مسلمانوں کے ملک میں رہنے والے کافروں سے لیا جاتا ہے اسکی مشروعیت ۷ھ یا ۸ھ میں ہوئی۔

الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ.

ایک سال پہلے آیا (جس میں لکھا تھا) کہ مجوسیوں کے ہر ذی رحم محرم کے درمیان جدائی کر دو' اس وقت فاروق اعظم نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا' اور اس امر کی عبدالرحمٰن بن عوف نے شہادت دی ہے' کہ رسالت مآب ﷺ نے مقام ہجر کے مجوسیوں (پارسیوں) سے جزیہ وصول کیا ہے۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَقَتْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ وَقَالَ اَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَآءَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ.

۳۹۷۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عروہ' حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے عمرو بن عوف انصاری نے جو بنو عامر بن لوی کے حلیف اور بدری تھے' بیان کیا' کہ رسالت مآب ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح کو جزیہ لانے کیلئے بحرین روانہ کیا' اور آپ نے بحرین کے باشندوں سے صلح کر کے ان پر علاء بن حضرمی کو حاکم اعلیٰ مقرر فرمادیا تھا' انصار نے جب سن لیا کہ ابوعبیدہ بحرین سے مال لے کر لوٹ آئے ہیں' تو انہوں نے ایک دن نماز فجر رسالت مآب ﷺ کے ساتھ پڑھی' پھر جب آپ نماز فجر پڑھ کے واپس ہونے لگے' تو انصاری آپ کے آگے جمع ہوگئے' یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا' کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے سنا ہے' کہ ابوعبیدہ کچھ مال لائے ہیں' ان لوگوں نے عرض کیا' جی ہاں' یارسول اللہ! اس کے بعد آپ نے فرمایا' مسرور ہو جاؤ' اور اس امر کی امید رکھو' جو تم کو فرحان و شاداں کر دے گی' اللہ کی قسم! مجھے تمہاری ناداری کا اندیشہ نہیں' البتہ اس امر کا ڈر لگا ہوا ہے' کہ تمہارے لئے دنیا ایسی ہی وسیع کر دی جائے گی' جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ و فراخ کر دی گئی تھی اور اس وقت تم جھگڑے کرو گے' جیسے کہ پچھلی قوموں نے جھگڑے مچائے تھے اور یہ فراخی و کشادگی تم کو ہلاکت میں ڈال دے گی' جس طرح گزشتہ لوگوں کو اس نے ہلاک کر دیا ہے۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ

۳۹۸۔ فضل بن یعقوب' عبداللہ بن جعفر' معتمر بن سلیمان' سعید بن عبیداللہ ثقفی' بکر بن عبداللہ المزنی و زیاد بن جبیر' جبیر بن حیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے شہروں میں مشرکوں سے لڑنے کے لئے مسلمانوں کو روانہ کیا اور

وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ
بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِيْ اَفْنَاءِ الْاَمْصَارِ
يُقَاتِلُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ
اِنِّيْ مُسْتَشِيْرُكَ فِيْ مَغَازِيَّ هٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ
مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيْهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ
الْمُسْلِمِيْنَ مَثَلُ طَائِرٍ لَّهٗ رَاْسٌ وَّلَهٗ جَنَاحَانِ
وَلَهٗ رِجْلَانِ فَاِنْ كُسِرَ اَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ
نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَّالرَّاْسِ فَاِنْ
كُسِرَ الْجَنَاحُ الْاٰخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ
وَالرَّاْسُ وَاِنْ شُدِخَ الرَّاْسُ ذَهَبَ الرِّجْلَانِ
وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّاْسُ فَالرَّاْسُ كِسْرٰى
وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْاٰخَرُ فَارِسُ
فَمُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَنْفِرُوْا اِلٰى كِسْرٰى وَقَالَ
بَكْرٌ وَّزِيَادٌ جَمِيْعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ
فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ
مُقَرِّنٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ
عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرٰى فِيْ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَقَامَ
تَرْجُمَانٌ لَّهٗ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِيْ رَجُلٌ مِّنْكُمْ
فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا اَنْتُمْ
قَالَ نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِيْ شَقَاءٍ
شَدِيْدٍ وَّبَلَاءٍ شَدِيْدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوٰى
مِنَ الْجُوْعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعْرَ وَنَعْبُدُ
الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذَا
بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرَضِيْنَ تَعَالٰى
ذِكْرُهٗ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهٗ اِلَيْنَا نَبِيًّا مِّنْ اَنْفُسِنَا
نَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ فَاَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُوْلُ رَبِّنَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّقَاتِلَكُمْ حَتّٰى
تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ اَوْتُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ
وَاَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
رِسَالَةِ رَبِّنَا اَنَّهٗ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ

ہرمزان کے اسلام لانے کے بعد آپ نے اس سے کہا کہ ان
لڑائیوں کی بابت میں تم سے مشورہ طلب کرنا چاہتا ہوں' تو ہرمزان
نے جواب دیا' جی ہاں، اس لڑائی کی مثال اور ان لوگوں کی مثال جو اس
میدان میں مسلمانوں کے دشمن ہیں' بالکل ایک پرندہ کی طرح ہے
کہ جس کا ایک سر، دو بازو اور دو پیر ہوں اگر اس کا ایک بازو توڑ دیا
جائے تو وہ دونوں پیروں ایک بازو اور ایک سر پر کھڑا رہے گا' اور اگر
دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں اور ایک سر پر کھڑا رہے گا
اور اگر اس کا سر چکنا چور کر دیا جائے' تو اس کے دونوں پیر اور دونوں
بازو اور سر سب بے کار ہو جائیں گے' بحالت موجودہ کسرائے سر
ہے' فارس ایک بازو اور قیصر دوسرا بازو ہے۔ لہٰذا مناسب یہ ہے کہ
آپ مسلمانوں کو کسرائے کی طرف جانے کا حکم صادر فرمائیں' بکر و
زیاد دونوں نے جبیر بن حیہ کے ذریعہ بیان کیا ہے' کہ پھر فاروق
اعظم نے ہم کو طلب فرما کر نعمان بن مقرن کو ہمارا امیر فوج مقرر کیا
اور ہم کو روانہ کر دیا' جب ہم لوگ دشمن کی مملکت میں وارد ہوئے' تو
کسرائے کا فوجی گورنر چالیس ہزار کا لشکر جرار لے کر ہمارے مد مقابل
ہوا' اور اس کے ترجمان نے کہا' کہ مسلمانوں میں سے کوئی آدمی مجھ
سے گفتگو کرے' تو حضرت مغیرہؓ نے جواب دیا' پوچھ جو تیرا جی چاہتا
ہے' اس ترجمان نے کہا تم کون ہو' حضرت مغیرہؓ نے جواب دیا' ہم
عرب کے باشندے ہیں' ہم لوگ سخت بدبختی اور سخت مصیبت میں
گرفتار تھے' بھوک کی وجہ سے ہم لوگ چمڑہ اور چھوہارے کی گٹھلیاں
چوسا کرتے تھے' چمڑے اور بال کی پوشاک پہنتے تھے' درختوں اور
پتھروں کی پوجا کرتے تھے' اس وقت جب کہ ہماری یہ درگت تھی' تو
آسمانوں اور زمینوں کے مالک نے جس کا بیان بہت اونچا ہے' جس کی
عظمت کی بلندی کا کنارہ نہیں ہے' اس نے ہماری قوم میں سے ایک
نبی ہمارے لئے مبعوث فرمایا' جن کے ماں باپ کو بھی ہم جانتے ہیں'
چنانچہ ہم کو ہمارے نبی اور اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے' کہ ہم
تم سے اس وقت تک جنگ کرتے رہیں' جب تک کہ تم ایک خدا کی
پرستش شروع نہ کر دو' یا جزیہ دینا قبول کر لو' نیز سرور عالم ﷺ نے
اللہ کی جانب سے ہم کو یہ اطلاع بھی دی ہے کہ تم مسلمانوں میں سے
جو کوئی مارا جائے تو وہ سیدھا آرام دہ جنت میں داخل ہو جائے گا' جس

فِيْ نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا اَشْهَدَكَ اللّٰهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْدِمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلٰكِنِّيْ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَ تَحْضُرُ الصَّلَوَاتُ.

کی کوئی مثال آج تک بھی نہیں دیکھی گئی اور ہم میں سے جو کوئی زندہ رہے گا' تو وہ تمہاری گردنوں کا مالک ہوگا (مغیرہ کا ارادہ ہوا کہ فوراً ہی لڑائی شروع کر دی جائے) لیکن نعمان بن ثابت امیر فوج نے کہا کہ اے مغیرہ! تم بارہار سالتماب ﷺ کے ساتھ شریک جنگ رہے ہو جہاں تم نے کوئی ندامت ورسوائی نہیں اٹھائی ہے' اور میں اکثر مرتبہ رسالت مآب ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں گیا ہوں' اور قاعدہ جنگ سے واقف ہوں' جب سرور عالم ﷺ دن کے شروع حصہ میں جنگ نہیں کرتے تھے' تو نماز پڑھنے کے بعد مناسب ہواؤں کے چلنے کا انتظار فرمایا کرتے تھے۔

٢٦٤ بَاب اِذَا وَادَعَ الْاِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ .

باب ۲۶۴۔ امام اگر بادشاہ مملکت سے کوئی عہد و پیمان کر لے' تو اس معاہدہ کی پابندی اس ملک کے تمام باشندوں پر ہونے کا بیان۔

٣٩٩۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوْكَ وَاَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ .

۳۹۹۔ سہل بن بکار' وہیب' عمرو بن یحییٰ' عباس ساعدی' حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم غزوہ تبوک میں رسالت مآب ﷺ کے ساتھ شریک تھے' کہ شاہ ایلہ نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر اور ایک چادر بطور ہدیہ پیش کی' تو آپ نے اس کے ملک میں اس کیلئے کچھ معافی لکھ دی۔

٢٦٥ بَاب الْوَصَايَا بِاَهْلِ ذِمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ اَلْعَهْدُ وَالْاِلُّ الْقِرَابَةُ .

باب ۲۶۵۔ سرکار رحمۃ اللعالمین ﷺ کی امان میں آئے ہوئے لوگوں سے حسن سلوک کا بیان' ذمہ بمعنے عہد و پیمان ال بمعنے رشتہ داری۔

٤٠٠۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا اَوْصِنَا يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ .

۴۰۰۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' ابوجمرہ' جویریہ بن قدامہ تمیمی سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم نے حضرت فاروق اعظمؓ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین ہمیں نصیحت فرمایئے تو آپ نے ارشاد فرمایا' میں تم کو اللہ تعالیٰ کے عہد و پیماں کی تعمیل کی نصیحت کرتا ہوں' کیونکہ وہ تمہارے رسول اللہ کا قول و قرار ہے' اور تمہارے اہل و عیال کی روزی کا ذریعہ ہے۔

٢٦٦ بَاب مَا اَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ۲۶۶۔ رسالت مآب ﷺ کا بحرین میں جاگیریں دینا اور

وسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَّالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسِمُ الْفَيْءَ وَالْجِزْيَةَ.

بحرین کے مال و دولت اور جزیہ میں سے امت مسلمہ کو دینے کے لئے وعدے نیز فئے اور جزیہ کی تقسیم کا بیان۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَاوَاللّٰهِ حَتّٰى تَكْتُبَ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ.

۴۰۱۔ احمد' زہیر' یحییٰ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو طلب فرمایا' تاکہ بحرین میں ان کیلئے جاگیر و معافی لکھ دیں تو انصاریوں نے کہا' اللہ کی قسم! یہ ہرگز نہیں ہو سکتا' آپ پہلے ہمارے قریشی بھائیوں کیلئے بھی اتنا ہی لکھ دیجئے' تو حضور نے (مشیت ایزدی کے موافق) جواب دیا' انشاء اللہ وہ وقت بھی آئے گا اور انصار اپنی اس بات پر اڑے رہے' تو آپ نے فرمایا' تم عنقریب میرے بعد لوگوں کو غیر معقول ترجیح پاتے ہوئے دیکھو گے' اس وقت صبر کرنا تاکہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کر سکو۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لِيْ لَوْقَدْ جَآئَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَجَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنِيْ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِيْ لَوْ قَدْ جَآءَ نَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَاَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لِي احْثِهِ فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِيْ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَاَعْطَانِيْ اَلْفًا وَّخَمْسَمِائَةٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ

۴۰۲۔ علی بن عبداللہ' اسمٰعیل بن ابراہیم' روح بن قاسم' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے مجھ (جابرؓ) سے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے پاس بحرین کا مال آگیا تو میں تم کو بہت کچھ دوں گا' اور رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے بعد بحرین کا مال غنیمت آنے پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے عہد خلافت میں اعلان کیا کہ رسالت مآب ﷺ نے جس کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو' تو وہ آئے' چنانچہ میں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس جا کر کہا کہ سرور عالم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال میرے پاس آگیا' تو میں تم کو بہت کچھ دوں گا' تو صدیق اکبرؓ نے مجھے حکم دیا کہ تم دونوں ہاتھ بھر کر لے لو' چنانچہ میں نے ایک لپ بھر کر لے لیا تو آپ نے کہا' ان کو گنو' میں نے انہیں شمار کیا' تو وہ پانچ سو تھے' پھر آپ نے مجھے ڈیڑھ ہزار (اشرفیاں) اور عنایت فرمائیں' ابراہیم نے بذریعہ عبدالعزیز و حضرت انسؓ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بحرین کا مال آیا' تو آپ نے فرمایا کہ اس کو مسجد میں پھیلا دو' اور اب تک سرور عالم ﷺ کی خدمت میں جو مال آیا تھا اس سے موجودہ دولت بہت زیادہ تھی' اتنے میں حضرت عباسؓ نے آپ کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی کچھ عنایت کیجئے' کیونکہ مجھ پر اپنا اور عقیل کا فدیہ آیا ہے' تو آپ نے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِذْ جَآءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِىْ اِنِّىْ فَادَيْتُ نَفْسِىْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا قَالَ خُذْفَحَثَا فِىْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ ءَاْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَىَّ قَالَ لَاقَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَىَّ قَالَ لَا ثُمَّ احْتَمَلَهٗ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يَتْبَعُهٗ بَصَرُهٗ حَتّٰى خَفٰى عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ.

لے لو' اور انہوں نے دونوں ہاتھوں سے مال و دولت سمیٹ کر اپنے کپڑے میں رکھ لی' اور جب اس کو اٹھانے لگے تو وہ گٹھر نہ اٹھ سکا' تو انہوں نے آپ سے عرض کیا' کسی کو کہئے کہ وہ اس کو میرے اوپر رکھ دے' اس پر سرور عالم نے فرمایا' یہ تو نہیں ہو سکتا' تو حضرت عباسؓ نے کہا' ذرا آپ ہی تکلیف کر کے اس کو اٹھا کر مجھ پر رکھ دیجئے' آپ نے فرمایا یہ بھی مناسب نہیں اس کے بعد حضرت عباسؓ نے اس میں سے کچھ کم کر کے اٹھانا چاہا' تب بھی وہ نہ اٹھ سکا' اور وہ انکے حرص پر تعجب کرتے ہوئے اس میں سے کم کرتے رہے' یہاں تک کہ جب اس گٹھر کو وہ اٹھا سکے تو وہ اس کو اٹھا کر لے گئے اور رسالت مآب کی نگاہیں اس وقت تک ان کا تعاقب کرتی رہیں' جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گئے اور یہ تمام مال و زر تقسیم ہونے تک رسالت مآب ﷺ بہ نفس نفیس وہاں تشریف فرما رہے حتی کہ ایک درہم بھی وہاں باقی نہیں رہا۔

۲۶۷. بَاب اِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ.

باب ۲۶۷۔ قول و اقرار کئے ہوئے آدمی کو بغیر کسی جرم کے قتل کر دینے کے گناہ کا بیان۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا.

۴۰۳۔ قیس بن حفص' عبدالواحد' حسن بن عمرو' مجاہد' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسات مآب ﷺ نے فرمایا' جو کوئی کسی ایسے شخص کو قتل کرے جس سے پہلے عہد و پیمان ہو چکا ہو' تو اس قاتل کو جنت کی خوشبو تک نہ مل سکے گی۔ در آں حالیکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے(۱)۔

۲۶۸ بَاب اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ مَّا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ.

باب ۲۶۸۔ یہودیوں کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دینے کا بیان' اور حضرت عمرؓ کا بیان ہے' کہ رسول اللہ نے یہودیوں سے فرمایا تھا' کہ اس وقت تک میں بھی تم کو یہاں رہنے دوں گا' جب تک اللہ تعالیٰ تم کو برقرار رکھے گا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

۴۰۴۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' سعید مقبری' ان کے والد حضرت

(۱) اس حدیث سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کی نظر میں انسانی جان کو کس قدر تحفظ دیا گیا ہے، مسلمانوں کے ملک میں ذمی بن کر رہنے والے کافر کو ناحق قتل کرنے پر جب اتنی سخت وعید ہے تو کسی مسلمان کو قتل کرنے کا وبال اس سے کہیں زیادہ شدید ہو گا۔

اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدِ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا وَاَعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذَا الْاَرْضِ فَمَنْ يَجِدُ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد ہی میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے باہر تشریف لا کر فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو اور جب ہم لوگ بیت مدراس میں پہنچے تو آپ نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لاؤ تاکہ تم محفوظ ہو جاؤ اور اچھی طرح جان لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تم کو اس زمین میں سے نکال کر باہر کر دوں۔ سنو! کہ تم میں سے جس کے پاس مال ہو وہ اس کو فروخت کر دے ورنہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ زمین صرف اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

٤٠٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسُ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْعُهٗ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَاتَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَا زَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَالَهٗ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَقَالَ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاُجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَاكُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ اِمَّا اَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَاِمَّا اَنْ قَالَ لَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ.

۴۰۵۔ محمد، ابن عیینہ، سلیمان الاحول، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جمعرات کا دن! اور آہ جمعرات کا دن! پھر انہوں نے ایسی گریہ وزاری کی کہ جس سے سنگریزے بھیگ گئے تو میں (ابن جبیر) نے پوچھا کہ اے ابوالعباس جمعرات کا دن کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس روز رسالت مآب ﷺ کے مرض میں شدت ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شانہ کی کوئی ہڈی لاؤ تو میں تم کو ایک تحریر لکھ دوں، تاکہ تم لوگ میرے بعد گمراہ نہ ہو سکو، لیکن لوگوں نے اختلاف کیا، درآنحالیکہ رسول اللہ کے پاس جھگڑنا نہیں کرنا چاہئے تھا، پھر ان لوگوں نے کچھ سمجھ کر پوچھا کہ رسول اللہ دنیا کو چھوڑ رہے ہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا، تم مجھے چھوڑ دو، میں جس حال میں ہوں وہ اس کیفیت و حالت سے اچھا ہے، جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو، پھر آپ نے تین باتوں کے کرنے کا حکم دیا، فرمایا کہ تم جزیرہ عرب سے مشرکوں کو نکال باہر کرو، اور وفد کو اس طرح انعام دیتے رہنا جس طرح میں انعام و اکرام دیتا ہوں، اور تیسری بات بھلی سی تھی، جس کو کہ میں بھول گیا، سفیانؒ کا بیان ہے کہ یہ قول سلیمانؒ کا ہے؟

٢٦٩ بَاب اِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُعْفٰى عَنْهُمْ.

باب ۲۶۹۔ مسلمانوں سے بے وفائی کرنے والے مشرکین کو کیا معاف کر دیا جائے۔

٤٠٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

۴۰۶۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید، حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو ایک زہر آلودہ پکی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ يَهُودٍ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ .

ہوئی بکری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کی گئی(۱) تو رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں جتنے یہودی ہیں' ان سب کو جمع کرلو' جب وہ سب آپ کے سامنے جمع کر لئے گئے' تو آپ نے فرمایا' کہ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں' کیا تم سچ سچ بتاؤ گے؟ پھر ان لوگوں کے جی ہاں کہنے پر آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے باپ کا نام کیا ہے' انہوں نے کہا فلانا' تو آپ نے فرمایا' کہ تم جھوٹ کہہ رہے ہو' بلکہ تمہارا باپ تو فلاں آدمی ہے' اس پر انہوں نے جواب دیا' آپ سچ فرماتے ہیں' اس کے بعد آپ نے فرمایا' اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم سچ سچ بتاؤ گے' تو ان لوگوں نے جواب دیا' جی ہاں' اے ابوالقاسم اگر ہم جھوٹ کہیں گے' تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے جیسا کہ ابھی آپ نے ہمارے باپ کے نام کی بابت پہچان لیا ہے' تو آپ نے فرمایا' بتاؤ دوزخی کون لوگ ہیں' انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تو دوزخ میں تھوڑے ہی دنوں ٹھہریں گے' اور ہمارے بعد تم اس میں ہماری جانشینی کرو گے' تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا تم اس میں ذلیل و خوار رہو گے اور اللہ کی قسم! ہم دوزخ میں کبھی تمہاری جانشینی نہیں کریں گے اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا' کہ اگر میں تم سے ایک بات اور پوچھوں تو کیا تم سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اے ابوالقاسم' آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا' انہوں نے کہا جی ہاں! تو آپ نے فرمایا تم کو اس بات پر کس نے آمادہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے یہ چاہا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں' تو ہم کو آپ سے چھٹکارا مل جائے گا' اور ہم آرام سے رہیں گے' اور اگر آپ واقعی اللہ کے نبی اور رسول ہیں' تو زہر آپ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۲۷۰ بَاب دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلٰى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا .

باب ۲۷۰۔ بے وفائی اور عہد شکنی کرنے والے کے لئے امام کی بددعا کا بیان۔

(۱) آپ ﷺ کو زہر دینے کا واقعہ غزوہ خیبر کے بعد پیش آیا جب ایک یہودی عورت نے آپ کیلئے کھانا تیار کیا اور اس میں زہر ملا دیا، اس عورت کا نام زینب بنت حارث تھا، مرحب یہودی کی بہن تھی۔ اس سے پوچھا گیا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا کہ مسلمانوں نے میرے باپ چچا بھائی اور خاوند تمام کو قتل کر دیا ہے، پھر اس عورت کو قتل کیا گیا یا چھوڑ دیا گیا، اس بارے میں مختلف روایات و اقوال ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس زہر کے اثر سے جب ایک صحابی فوت ہو گئے، تو اس عورت کو اس صحابی کے ورثاء کے حوالے کر دیا گیا۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ابْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَقُلْتُ اِنَّ فُلَانًا يَزْعَمُ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْا عَلٰى اَحْيَآءٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ اَرْبَعِيْنَ اَوْسَبْعِيْنَ يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْقُرَّاءِ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَعَرَضَ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ فَقَتَلُوْهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ رَاَيْتُهٗ وَجَدَ عَلٰى اَحَدٍ مَاوَجَدَ عَلَيْهِمْ.

۴۰۷۔ ابوالنعمان ' ثابت بن یزید ' عاصم سے روایت کرتے ہیں ' کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت پڑھنے کی بابت دریافت کیا ' تو انہوں نے کہا ' کہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا چاہئے ' تو میں نے کہا ' کہ فلاں شخص تو یہ بیان کرتا ہے ' کہ آپ نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کیلئے کہا ہے ' اس پر حضرت انسؓ نے جواب دیا ' کہ وہ شخص جھوٹا ہے ' اور پھر انہوں نے رسالت مآب سے حدیث بیان کی ' کہ آپ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی ہے ' اور بنو سلیم کے قبیلوں کے لئے آپ بددعا کرتے تھے ' حضرت انسؓ کا یہ بھی بیان ہے ' کہ سرور عالم نے ان مشرکین کی طرف چالیس یا ستر قاری روانہ کئے تھے ' جنہوں نے قرآن شریف کے ان قاریوں سے مزاحمت کر کے ان کو جان سے مار ڈالا ' اور درآنحالیکہ ان کے اور رسالت مآب کے درمیان ایک معاہدہ ہو چکا تھا ' اس قتل کے بعد میں نے رسالت مآب کو دیکھا ' کہ آپ کو ان پر بے انتہا غصہ آیا کہ اتنا غصہ کسی اوپر نہیں آیا۔

۲۷۱ بَاب اَمَانِ النِّسَآءِ وَجِوَارِهِنَّ.

باب ۲۷۱۔ عورتوں کا کسی کو پناہ اور امان دینے کا بیان۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِىٍٔ ابْنَةِ اَبِىْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِىٍٔ ابْنَةَ اَبِىْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِىٍٔ بِنْتَ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِىٍٔ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّىْ عَلِىٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِىٍٔ

۴۰۸۔ عبداللہ بن یوسف ' مالک ' ابوالنضر (جو کہ عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام تھے) ابو مرہ (جو کہ ام ہانی دختر ابو طالب کے آزاد کردہ غلام تھے) سے روایت کرتے ہیں ' کہ ام ہانی دختر ابو طالب نے کہا ' کہ فتح مکہ کے سال میں رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی ' تو آپ غسل فرما رہے تھے ' اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پردہ پکڑے ہوئے تھیں، تو میں نے آپ کو السلام علیکم کہا ' تو آپ نے فرمایا ' کون ہے؟ میں نے عرض کیا ' میں ہوں ام ہانی بنت ابی طالب، تو آپ نے فرمایا ' خوش باش! آؤ ' ام ہانی آؤ ' پھر آپ نے غسل سے فراغت کر کے ایک ہی کپڑے میں لپٹے لپٹے کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی ' تو میں (ام ہانی) نے کہا ' کہ یا رسول اللہ میں نے فلاں ابن ہبیرہ کو پناہ دی ہے (۱) ' اور میرے بھائی حضرت علیؓ ان کو مارنا چاہتے ہیں ' تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ' اے ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہے ' اس کو ہم نے بھی پناہ دی ہے ' اور یہ چاشت کا وقت

(۱) اس روایت سے معلوم ہوا کہ عورت بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتی ہے اور اسلام نے عورت کی پناہ کو بھی معتبر سمجھا ہے۔

قَالَتْ أُمُّ هَانِيْءٍ وَذٰلِكَ ضُحًى .

تھا۔

۲۷۲ بَاب ذِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَا هُمْ

باب ۲۷۲۔ مسلمانوں کی ذمہ داری اور پناہ دہی پر پناہ دہندہ کے ہر فرد کی عمل آوری میں یکسانیت کا بیان۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَاعِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهٗ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَافِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَقَالَ فِيْهَا الْجِرَاحَاتُ وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ وَالْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَابَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْاٰوٰى فِيْهَا مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۴۰۹۔ محمد' وکیع' اعمش' ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ہمارے پاس صرف قرآن کریم ہے' جس کو ہم پڑھتے ہیں اس صحیفہ ربانی میں زخمیوں کے احکام اور اونٹوں کی دیت اور مقام عیر سے فلاں مقام تک مدینہ منورہ کے حرم ہونے کا بیان ہے' یہاں جو کوئی ظلم کرے' یا کسی نئی بات کرنے والے کو جگہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے' اور ایسے شخص سے' اس کی کوئی نفلی عبادت اور فرضی عبادت منظور نہیں کی جاتی' اور جو کوئی اپنے مالک و آقا کی اجازت و مرضی کے خلاف کسی دوسرے سے دلار اور دوستی کرے گا' تو ایسے شخص پر بھی لعنت ہوتی ہے' اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری واحد ذمہ داری ہے' اور جو کوئی کسی مسلمان کی بے عزتی کریگا' تو اس پر بھی اسی طرح لعنت ہوتی ہے۔

۲۷۳ بَاب اِذَا قَالُوْا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوْا اَسْلَمْنَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ اِذَا قَالَ مَتْرَسْ فَقَدْ اٰمَنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْاَلْسِنَةَ كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لَابَاسَ.

باب ۲۷۳۔ کافروں کا اسلمنا نہ کہہ کر لفظ صبانا کہنے کا بیان' ابن عمرؓ کا بیان ہے' کہ خالد نے صبأنا(۱) کہنے والوں کو مار ڈالنا شروع کیا' تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا اے اللہ! خالد کے افعال سے میں اپنی برات پیش کرتا ہوں' اور عمرؓ کا بیان ہے' کہ جب کسی نے "مترس" کہا تو گویا اس نے امان دے دی' کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں سے واقف ہے' اور اگر کوئی تکلم کہدے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں' (اس لفظ سے امان دینا

(۱) واقعہ یہ پیش آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو قبیلہ بنو جذیمہ کی طرف لشکر دے کر بھیجا انہوں نے جا کر انہیں اسلام کی دعوت دی جواب میں انہوں نے اسلمنا کی بجائے صبانا کہا، اس پر حضرت خالدؓ نے انہیں قتل کرنا شروع کر دیا جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا۔ "صابی" کے معنی بے دین کے ہیں یا اپنے آبائی دین سے نکل جانا امام بخاریؒ اس باب سے شریعت اسلامیہ کا یہ حکم بتانا چاہتے ہیں کہ غیر مسلم اگر اسلام میں داخل ہونے کا اظہار اپنی زبان اپنے ذہن کے مطابق کرتا ہے اور صحیح طریقہ سے اپنے آپکو مسلمان نہیں کہہ پاتا، تو بھی اسکا اسلام معتبر سمجھا جائے گا، جیسا کہ اس مذکورہ واقعہ میں قبیلہ جذیمہ کے لوگوں نے صبانا کہا نہ کہ اسلمنا کیونکہ ابتداء عرب میں مسلمانوں کو صابی ہی کہا جاتا تھا۔

۲۷٤ بَاب الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهٖ وَاِثْمِ مَنْ لَّمْ يَفِ بِالْعَهْدِ وَقَوْلِهٖ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الْاٰيَةَ.

٤١٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَا بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِىْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ اِبْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَاتِلِكُمْ اَوْ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِيْكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ.

۲۷۵ بَاب فَضْلِ الْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ.

٤١١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِىْ رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوْا تِجَارًا بِالشَّامِ فِى الْمُدَّةِ الَّتِىْ مَادَّ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مقصود ہوتا ہے) اور مترس فارسی لفظ ہے، بمعنی نہ ڈر۔

باب ۲۷۴۔ مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح اور قول و قرار کرنے کا بیان اور جس نے وعدہ شکنی کی تو وہ گنہگار ہوگا، اور فرمان الٰہی "اگر کافر تم سے صلح کرنے پر مائل ہوں، تو تم بھی صلح پر مائل ہو جاؤ (آخر آیت تک):

۴۱۰۔ مسدد، بشر یعنی ابن مفضل، یحییٰ، بشیر، سہل ابن ابی حثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ ابن مسعود بن زید یہ دونوں خیبر کی طرف روانہ ہوئے، اور خیبر والوں سے صلح کا زمانہ تھا، ایک مرتبہ یہ دونوں ذرا الگ ہو گئے تھے کہ عبداللہ بن سہل کے پاس محیصہ کی لاش کو خون میں لتھڑا ہوا لایا گیا، جن کو انہوں نے دفن کر دیا اور پھر اس کے بعد وہ مدینہ لوٹ آئے، ایک مرتبہ سہیل کے بیٹے عبدالرحمٰن اور مسعود کے دو بیٹے محیصہ اور حویصہ یہ تینوں مل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبداللہ بن سہل شہید کی بابت عبدالرحمٰن آپ سے گفتگو کرنے لگے، تو آپ نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو، اور وہ عمر میں سب سے چھوٹے تھے، لہٰذا وہ خاموش ہو گئے، تو آپ نے حویصہ اور محیصہ سے فرمایا کہ کیا تم قسم کھا کر قاتل سے اپنے عزیز مقتول کے خون کے استحقاق کو ثابت کرو گے، تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم قسم کیسے کھا سکتے ہیں، نہ ہم وہاں تھے، اور نہ ہی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنی بریت کرالیں، تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کافروں پر کیسے اعتبار کر سکتے ہیں، بالآخر رسالتمآب نے ان تینوں مدعیوں کو اپنے پاس سے دیت عطا فرمائی۔

باب ۲۷۵۔ ایفائے وعدہ کی برتری کا بیان۔

۴۱۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ابوسفیان بن حرب نے ان سے کہا کہ ہرقل بادشاہ روم نے ان کو جو مملکت شام میں تاجر بن کر گئے تھے، مع چند قریشیوں کے بلوا بھیجا تھا، اور یہ واقعہ اس زمانہ کا ہے، جس میں رسالت مآب ﷺ نے ابوسفیان سے کفاران قریش کے ساتھ صلح کی تھی۔

عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ فِیْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ.

۲۷٦ بَاب هَلْ يَنْفِى عَنِ الذِّمِّيِ اِذَا سَحَرَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سُئِلَ اَعَلٰى مَنْ سَحَرَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهٗ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مِنْ صُنْعِهٖ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ .

باب ۲۷٦۔ کوئی ذمی اگر جادو کرے' تو اس کو معاف کیا جاسکتا ہے۔ ابن وہب کہتے ہیں' کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب کے ذریعہ بیان کیا ہے' کہ پوچھا گیا۔ اگر کوئی ذمی کسی پر جادو کرے تو کیا ایسے ذمی کو قتل کیا جاسکتا ہے' تو میں نے جواب دیا کہ رسالت مآب کی ذات بابرکات پر اس طرح کیا گیا' مگر جادوگر اہل کتاب کو آپ نے اس جادو کی وجہ سے قتل نہیں کرایا۔

٤١٢ ۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ .

۴۱۲۔ محمد' یحییٰ' ہشام' ان کے والد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ پر جادو کیا گیا تھا' اس کا اثر یہ ہوا تھا کہ آپ خیال فرماتے تھے' کہ فلاں کام کر چکے ہیں(۱)' حالانکہ وہ کام آپ نے انجام نہ دیا ہوتا۔

۲۷۷ بَاب مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ.

باب ۲۷۷۔ بیوفائی کی ممانعت کا بیان' اور فرمان الٰہی' کہ اے نبی اللہ اگر یہ لوگ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں' تب بھی بے شک اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کے لئے کافی ہے۔

٤١٣ ۔ حَدَّثَنِی الْحُمَيْدِیُّ حَدَثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَايَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ

۴۱۳۔ حمیدی' ولید' عبداللہ' بسر' ابوادریس' عوف بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (عوف بن مالک) نے غزوہ تبوک میں رسالت مآب ﷺ کے پاس حاضری دی اور وہ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے' ارشاد فرمایا کہ یاد کرلو قیامت برپا ہونے سے پہلے چھ باتیں معرض وجود میں آئیں گی' میری رحلت' فتح بیت المقدس' یکدم سے مرنا ہے' یہ وبا تم میں اس طرح پھیلے گی' جس طرح بکریوں میں یکایک مرنے کی بیماری پھیل جاتی ہے' سرمایہ داری کی کثرت' یعنی اگر کسی کو سو اشرفیاں دی جائیں' تب بھی وہ خوش نہ ہو' فتنہ کی بیماری جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگی' اور پھر صلح نامہ جو تم مسلمانوں اور بنواصفر رومیوں کے درمیان مرتب ہوگا' پھر وہ اس صلح نامہ سے پھر جائیں گے' اور تمہارے مقابلہ کیلئے اسی

(۱) اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا اور اس کا اثر بھی ظاہر ہوا کہ وہ بعض کام جنہیں آپ ﷺ نے نہیں کیا ہوتا تھا، آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ میں نے کرلیا ہے، لیکن اس جادو سے وحی اور شریعت پر کوئی اثر نہیں پڑا بلکہ وحی ہر اعتبار سے محفوظ رہی۔

فَيَاتُونَكُم تَحتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحتَ كُلِّ غَايَةٍ ن اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا.

جھنڈے لئے ہوئے آئیں گے اور یہ ان کے ہر ایک پرچم کے نیچے بارہ ہزار آدمیوں کا غول ہوگا۔

۲۷۸ بَاب كَيفَ يُنبَذُ اِلَى اَهلِ العَهدِ وَقَولُهُ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَومٍ خِيَانَةً فَانبِذ اِلَيهِم عَلٰى سَوَآءٍ الاٰيَة.

باب ۲۷۸۔ قول و قرار فسخ کر دینے کا بیان' اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اے مسلمانو! اگر تم کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد و پیمان ان کو برابر واپس کر دو۔

٤١٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ اَخبَرَنَا شُعَيبٌ عَنِ الزُّهرِيِّ اَخبَرَنَا حُمَيدُ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيرَةَ قَالَ بَعَثَنِي اَبُوبَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فِيمَن يُؤَذِّنُ يَومَ النَّحرِ بِمِنًى لَايَحُجُّ بَعدَ العَامِ مُشرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالبَيتِ عُريَانٌ وَيَومُ الحَجِّ الاَكبَرِ يَومَ النَّحرِ وَاِنَّمَا قِيلَ الاَكبَرُ مِن اَجلِ قَولِ النَّاسِ الحَجُّ الاَصغَرُ فَنَبَذَ اَبُو بَكرٍ اِلَى النَّاسِ فِي ذٰلِكَ العَامِ فَلَم يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الوِدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مُشرِكٌ.

۴۱۴۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' حمید' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ صدیق اکبرؓ نے مجھے ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا' جو قربانی والے دن مقام منیٰ میں اس امر کا اعلان کر رہے تھے' کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے' اور کعبہ کا طواف کوئی شخص برہنہ نہ کرے' اور حج اکبر قربانی والا دن ہے' اور اس کو حج اکبر اس لئے کہا کہ عمرہ کو بعض لوگ حج اصغر کے نام سے موسوم کیا کرتے تھے' اور صدیق اکبرؓ نے اس سال لوگوں کو ان کا عہد و پیمان واپس کر دیا' چنانچہ حجتہ الوداع کے سال جس میں سرور عالم ﷺ نے حج کیا تھا' کسی مشرک نے حج نہیں کیا۔

۲۷۹ بَاب اِثمِ مَن عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَولِهِ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنهُم ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهدَهُم فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُم لَا يَتَّقُونَ.

باب ۲۷۹۔ معاہدہ کر کے غداری کرنے والے کے جرم کا بیان' اور فرمان الٰہی کہ جن لوگوں نے تم سے عہد و پیمان کیا' اور پھر ہر مرتبہ اپنا پیمان توڑ ڈالتے ہیں' اور ڈرتے نہیں ہیں۔

٤١٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعمَشِ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مُرَّةَ عَن مَسرُوقٍ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ عَمرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَربَعُ خِلَالٍ مَن كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَن كَانَت فِيهِ خَصلَةٌ مِّنهُنَّ كَانَت فِيهِ خَصلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا.

۴۱۵۔ قتیبہ' جریر' اعمش' عبداللہ' مسروق' عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا' کہ جس میں مندرجہ ذیل چار عادتیں ہوں گی' وہ پکا منافق ہوگا' جب گفتگو کرے' تو جھوٹ کہے' جب وعدہ کرے' تو پیمان شکنی کرے' جب کوئی معاہدہ کرے' تو معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غداری کرے' اور جب جھگڑا کرے' تو گالیاں بکنے لگے' اور جب کسی میں مندرجہ بالا خصلتوں میں سے کوئی بھی خصلت ہوگی' تو اس میں ایک نشانی منافقت کی ہے' تاوقتیکہ وہ اس عادت کو ترک نہ کر دے۔

٤١٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ كَثِيرٍ اَخبَرَنَا سُفيَانُ عَنِ الاَعمَشِ عَن اِبرَاهِيمَ التَّيمِيِّ عَن اَبِيهِ عَن عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ مَا كَتَبنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِلَّا القُراٰنَ وَمَا فِي هٰذِهِ

۴۱۶۔ محمد' سفیان' اعمش' ابراہیم' تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت علی کا بیان ہے' کہ ہم نے قرآن کریم اور جو کچھ اس صحیفہ ربانی میں ہے' اس کے علاوہ سرور عالم سے اور کچھ نہیں لکھا' سرور عالم نے فرمایا' عیر سے فلانے مقام تک مدینہ منورہ حرم ہے' جو

الصَّحِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَّابَيْنَ عِيْرِ إِلَى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَالَمْ تَجْتَبُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَقِيْلَ لَهٗ وَكَيْفَ تَرٰى ذٰلِكَ كَائِنًا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ قَالُوْا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُوْنَ مَافِيْ اَيْدِيْهِمْ .

کوئی یہاں ظلم کرے' یا کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو جگہ دے' تو اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں' اور تمام آدمیوں کی لعنت ہوتی ہے' اس کی کوئی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں کی جاتی' اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری واحد ہے' جس میں' تمام چھوٹے بڑے داخل ہیں' جو کوئی کسی مسلمان کی آبروریزی کریگا' تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے' اس کی نفل اور فرض عبادت منظور نہیں ہوگی' اور جو کوئی اپنے آقا اور والی کی اجازت کے بغیر کسی سے دوستی اور موالات کریگا' تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی' اور ایسے شخص سے بھی اس کی نفل بندگی اور فرض عبادت منظور بارگاہ الٰہی نہیں ہوگی' ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ ہم سے ہاشم بن قاسم' اسحاق بن سعید' حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا لوگو! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی' جب تم کو اشرفی مل سکے گی' اور نہ روپیہ پیسہ' تو ان سے پوچھا گیا کہ تمہیں آئندہ ہونے والی یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ جس پر انہوں نے کہا' قسم ہے اس ذات کی' جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے' میں نے حضور صادق و مصدوق کی زبان سے یہ بات معلوم کرلی ہے' لوگوں نے پوچھا' معاشی بدحالی کی یہ کیفیت اور اس کی وجہ کیا ہوگی' تو ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور سرور عالم کے عہد و پیمان اور ضمانت کی بے عزتی اور بے حرمتی کی جائے گی' اور اس وقت اللہ بزرگ و برتر' ذمیوں کے دل سخت کردے گا' اور جو کچھ ان کافروں اور مشرکوں کے ہاتھوں میں ہوگا' اس سے مسلمانوں کو باز رکھیں گے' اور مسلمانوں کی کوئی امداد نہیں کریں گے۔

۲۸۰ بَاب حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَآئِلٍ شَهِدْتَّ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جُنْدَلٍ وَلَوْا سْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُّهٗ وَمَا وَضَعْنَا اَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا

باب ۲۸۰۔ عبدان نے ابو حمزہ سے روایت کیا' کہ اعمش نے ابو وائل سے پوچھا' کیا تم جنگ صفین میں شریک تھے' تو انہوں نے جواب دیا' جی ہاں' اور میں نے سہل بن حنیف کو کہتے ہوئے سنا' تم لوگ اپنی رائے کو تہمت لگاؤ' میں نے تو اپنے آپ کو ''ابو جندل'' والے دن یہ دیکھا کہ رسالت مآب ﷺ کے حکم کو اگر میں ٹالنا چاہتا' تو آسانی سے گریز کر سکتا تھا اور جب ہم نے اپنی تلواریں ایک ہولناک کام کے لئے

لِاَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ غَيْرَ اَمْرِنَا هٰذَا.

اپنے کاندھوں پر رکھ لیں، تو جو کام چاہتے تھے وہ آسان ہو گیا، البتہ یہ کام مشکل ہی رہا۔

۴۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا فَجَاۤءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلٰى فَقَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَ قَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلٰى مَانُعْطِيْ الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا اَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا بْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُمَرَ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ.

۴۱۷۔ عبداللہ، یحییٰ، یزید، حبیب بن ابو ثابت، ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ صفین میں شریک و موجود تھے کہ سہل بن حنیف نے کھڑے ہو کر کہا، لوگو! تم اپنی رائے کا قصور سمجھو، ہم لوگ تو جنگ حدیبیہ میں رسالت مآب ﷺ کے ساتھ حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت دیکھتے، تو ضرور لڑتے، جہاں فاروق اعظم نے سرور عالم سے کہا تھا یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور یہ لوگ باطل پر نہیں ہیں، ارشاد ہوا ہاں! اسکے بعد انہوں نے کہا، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مرے ہوئے لوگ دوزخ میں نہیں ہیں، ارشاد ہوا کہ ہاں! تو اس کے بعد انہوں نے پھر پوچھا، بتایئے تو پھر ہم اپنے مذہب کے بارے میں ان لوگوں سے کمزوریوں کو قبول کیوں کریں، اور دین میں ان سے کیوں دبیں، اور قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا فیصلہ کرے، کیا ہم واپس ہو جائیں، تو سرور عالم نے فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی رسوا و ذلیل نہیں کرے گا، اس کے بعد فاروق اعظم نے صدیق اکبرؓ کے پاس جا کر وہی سب کچھ کہا، جو رسالت مآب سے کہا تھا، تو صدیق اکبرؓ نے کہا، سرور عالم بیشک اللہ کے رسول ہیں، جن کو اللہ کبھی بھی رسوا اور برباد نہیں کریگا، اور جب سورت فتح نازل ہوئی تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رسالت ماب نے پوری کی پوری پڑھی، جس کو سن کر فاروق اعظم نے کہا، یا رسول اللہ (یہ صلح حدیبیہ) کیا فتح ہے؟ ارشاد عالی ہوا ہاں (صلح حدیبیہ بیشک فتح مندی ہے)۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاۤءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْعَاهَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ اَبِيْهَا فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ

۴۱۸۔ قتیبہ بن سعید، حاتم، ہشام بن عروہ، حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ میری والدہ میرے نانا کو لے کر میرے پاس آئیں، اور وہ مشرک تھیں اور رسول اللہ ﷺ سے قریش معاہدہ کر چکے تھے، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں، اور وہ اسلام کی طرف راغب ہیں، تو کیا میں ان سے کچھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں، آپ نے فرمایا ان سے نیک سلوک کرو۔

عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صَلِيهَا.

٢٨١ بَاب الْمُصَالَحَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ وَقْتٍ مَّعْلُومٍ.

٤١٩ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يُوْسُفَ ابْنَ اَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَآءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَمِرَ اَرْسَلَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَاْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يُقِيْمَ بِهَا اِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَّلَايَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَايَدْعُوْمِنْهُمْ اَحَدًا قَالَ فَاَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَكَتَبَ هٰذَامَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَا يَعْنٰكَ وَلٰكِنْ اُكْتُبْ هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَا وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ لَايَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ اَمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَا اَمْحَاهُ اَبَدًا قَالَ فَاَرِنِيْهِ قَالَ فَاَرَاهُ اِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْاَيَّامُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا مُرْصَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ.

باب ۲۸۱۔ تین دن یا وقت مقررہ تک کے لئے صلح کرنے کا بیان۔

۴۱۹۔ احمد' شریح' ابراہیم' یوسف' ابن ابی اسحاق' حضرت برار بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کا ارادہ کر کے' اہل مکہ کے پاس آدمی بھیجا' اور مکہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی' توانہوں نے یہ شرط لگائی' کہ مکہ میں تین رات سے زیادہ نہ ٹھہریں' اور غلاف پوش ہتھیاروں کے بغیر وہاں داخل نہ ہوں' اور کسی کو دین اسلام کی دعوت نہ دیں' اس معاہدہ کو علی بن ابی طالب لکھنے لگے کہ یہ وہ معاہدہ ہے' جس کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے' توان مشرکوں نے کہا کہ اگر ہم یہ جان لیتے کہ تم اللہ کے رسول ہو' تو تم کو ہرگز منع نہ کرتے بلکہ تمہاری بیعت بھی کر لیتے لہٰذا یہ عبارت لکھوایئے' کہ یہ وہ تحریر ہے' جس کے ذریعہ محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے' سرورعالم نے فرمایا اللہ کی قسم! میں محمد بن عبداللہ ہوں' لیکن اللہ کا رسول بھی ہوں' براء رضی اللہ عنہ بن عازب کا بیان ہے' کہ سرورعالم خود نہیں لکھنا جانتے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا' کہ لفظ رسول کاٹ دو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' بخدا میں تو اسکو کبھی نہ کاٹوں گا فرمایا' اچھا مجھے دکھاؤ' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کو مٹا دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے' اور جب وہاں تین دن گزر گئے' توان مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ اب تم اپنے آقا سے کہو' کہ وہ تشریف لے جائیں' تو میں نے سرورعالم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ ہاں' ٹھیک ہے' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے آئے۔

٢٨٢ بَاب الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَّقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ.

باب ۲۸۲۔ غیر معین وقت کے لئے معاہدہ کرنے سے متعلق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (اے یہودیو) جب تک اس سرزمین میں اللہ کو تمہارا ٹھہرانا مقصود ہے' اس وقت تک میں بھی تم کو رہنے دوں گا۔

۲۸۳ بَاب طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْبِئْرِ وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ.

۴۲۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذْجَآءَ عُقْبَةُ ابْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ حَتّٰى جَآءَ تْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَاَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ اَبَاجَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اُمَيَّةَ اَوْاُبَيٍّ فَاِنَّهٗ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوْهُ تَقَطَّعَتْ اَوْ صَالَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّلْقٰى فِي الْبِئْرِ.

باب ۲۸۳۔ مشرکوں کی لاشوں کو کنویں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینے کا بیان۔

۴۲۰۔ عبدان بن عثمان' عثمان شعبہ' ابواسحٰق' عمرو بن میمون' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ سجدے میں تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد قریش کے مشرکوں نے گھیرا ڈال دیا تھا' کہ عقبہ بن ابومعیط نے ایک آلائش لاکر رسالت مآب ﷺ کی پشت مبارک پر پھینک دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سر نیچا کئے ہوئے سجدہ میں رہے' کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آکر آپ کی پشت مبارک پر سے وہ اٹھائی' اور جس نے یہ حرکت کی تھی اس کو بددعا دی' تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اس جماعت قریش کی گرفت کو سخت کر لے۔ ابوجہل' عتبہ' شیبہ' عقبہ' امیہ بن خلف کو دیکھ لے چنانچہ میں (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے دیکھا' کہ یہ سب لوگ جنگ بدر میں مارے گئے اور لے جاکر ایک کنویں میں ڈال دیئے گئے' بجز امیہ یا ابی بن خلف کے' یہ بڑا لحیم شحیم تھا' جب اس کی لاش کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھینچا' تو کنویں میں پھینکنے سے پہلے ہی اس کے جسم کے جوڑ جوڑ الگ ہوگئے تھے۔

۲۸۴ بَاب اِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

باب ۲۸۴۔ نیک اور بدکار سے غداری کرنے والے پر گناہ کا بیان۔

۴۲۱ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ الْاٰخَرُيُرٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ.

۴۲۱۔ ابوالولید' شعبہ' سلیمان الاعمش' ابووائل' عبداللہ' ثابت' انس سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے' قیامت کے دن ہر غدار کے لئے ایک جھنڈا ہوگا' عبداللہ بن مسعودؓ اور انس رضی اللہ عنہما میں سے ایک کہتے ہیں' کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا' اور دوسرے فرماتے ہیں' کہ وہ جھنڈا اس غدار کی پہچان کیلئے بلند کیا جائے گا۔

۴۲۲ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۲۲۔ سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ میں (ابن عمرؓ) نے رسالت مآب ﷺ کو فرماتے سنا ہے' کہ ہر غدار کے لئے ایک جھنڈا نصب ہوگا' جو

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ لِغَدْرَتِهٖ.

٤٢٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاَنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّاسَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَايُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَايُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخَرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ اِلَّا الْاِذْخَرَ.

اس کی بے وفائی کا نشان ہو گا۔

۴۲۳۔ علی بن عبداللہ ' جریر ' منصور ' مجاہد ' طاؤس ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ' کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا ' اب ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیک نیتی کا ثواب ملے گا ' اور جس وقت تم کو جہاد کے لئے طلب کیا جائے ' تو فوراً ہی چھوٹی چھوٹی فوجی ٹکڑیاں بنا کر جہاد کے لئے روانہ ہو جاؤ ' اور فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا ' کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی پیدائش ہی کے دن اس شہر مکہ معظمہ کو حرمت والا بنا دیا ہے ' اور انشاء اللہ تا قیامت با حرمت رہے گا ' اور یہاں جنگ و جدال کرنا مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں ہوا ' البتہ ایک دن تھوڑی دیر تک میرے لئے قتال جائز ہوا ' اور یہ کہ مکہ اللہ تعالیٰ کے باحرمت کرنے سے قیامت تک کے لئے باحرمت ہو گیا ہے ' یہاں کا کانٹا نہ توڑا جائے اور کسی جانور کو ہنکایا اور بھگایا نہ جائے ' اور گری پڑی چیز کو کوئی نہ اٹھائے ' البتہ شناخت کی خاطر اٹھالے ' اور کسی خالی مقام پر رہ جانے والے سے وہ جگہ بھی خالی نہ کرائی جائے نیز کوئی سوکھی گھاس نہ کاٹی جائے ' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر کے سوائے ' کیونکہ وہ گھروں اور سناروں کے کام میں آتی ہے ' تو ارشاد ہوا ' ہاں اذخر کے سوا (کوئی گھاس نہ کاٹی جائے)

تیرھواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ بَدۡءِ الۡخَلۡقِ

۲۸۵ باب ماجَآءَ فِیُ قَوۡلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الَّذِیۡ یَبۡدَؤُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ وَھُوَاَھۡوَنُ عَلَیۡہِ قَالَ الرَّبِیۡعُ ابۡنُ خُثَیۡمٍ وَالۡحَسَنُ کُلٌّ عَلَیۡہِ ھَیِّنٌ وَھَیۡنٌ وَّھَیِّنٌ مِثۡلُ لَیِّنٍ وَلَیۡنٍ وَمَیِّتٍ وَمَیۡتٍ وَضَیِّقٍ وَضَیۡقٍ اَفَعَیِیۡنَا اَفَاَعۡیَا عَلَیۡنَا حِیۡنَ اَنۡشَاءَ کُمۡ وَاَنۡشَآءَ خَلۡقَکُمۡ لُغُوۡبٌ النَّصَبُ اَطۡوَارًا طَوۡرًا کَذَا وَطَوۡرًا کَذَا عَدَا طَوۡرَہٗ اَیۡ قَدۡرَہٗ۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ کَثِیۡرٍ اَخۡبَرَنَا سُفۡیَانُ عَنۡ جَامِعِ بۡنِ شَدَّادٍ عَنۡ صَفۡوَانَ ابۡنِ مُحۡرِزٍ عَنۡ عِمۡرَانَ بۡنِ حُصَیۡنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ جَآءَ نَفَرٌ مِّنۡ بَنِیۡ تَمِیۡمٍ اَبۡشِرُوۡا قَالُوۡا بَشَّرۡ تَنَا فَاَعۡطِنَا فَتَغَیَّرَ وَجۡھُہٗ فَجَآءَہٗ اَھۡلُ الۡیَمَنِ فَقَالَ یَا اَھۡلَ الۡیَمَنِ اَقۡبَلُوا الۡبُشۡرٰی اِذۡلَمۡ یَقۡبَلۡھَا بَنُوۡا تَمِیۡمٍ قَالُوۡا قَبِلۡنَا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ بَدۡءَ الۡخَلۡقِ وَالۡعَرۡشِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَاعِمۡرَانُ رَاحِلَتُکَ تَفَلَّتَتۡ لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَقُمۡ۔

۴۲۵۔حَدَّثَنَا عُمَرُ بۡنُ حَفۡصِ بۡنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا

تیرہواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخلوقات کی ابتداء کا بیان

باب ۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کے قول "اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے' پھر دوبارہ زندہ کریگا" کا بیان ربیع بن خثیم اور حسن نے فرمایا' ہر چیز اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے ھَیْنٌ اور ھَیِّنٌ' لَیْنٌ اور لَیِّنٌ اور مَیْتٌ اور مَیِّتٌ' ضَیْقٌ اور ضَیِّقٌ کی طرح ہیں (یعنی مشدد اور مخفف میں کوئی فرق نہیں) اَفَعَیِیْنَا کے معنی ہیں کیا ہمارے لئے دشوار ہے' جب تمہیں اور تمہاری خلقت کو پیدا کیا لُغُوب" کے معنی تکان ہیں' اطوارا کبھی ایک حالت میں کبھی دوسری میں رکھا' عدا طورہ' وہ اپنے مرتبہ اور قدر سے گزر گیا۔

۴۲۴۔ محمد بن کثیر 'سفیان' جامع بن شداد 'صفوان بن محرز 'عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں' آپ نے کہا کہ بنو تمیم کی ایک جماعت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری ہوئی' آپ نے فرمایا' اے بنو تمیم خوشخبری حاصل کرو' انہوں نے جواب دیا' کہ (اے رسول اللہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خوشخبری تو دیدی لہذا اب کچھ عطا فرمائیے' تو حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا' پھر اہل یمن آپ کی خدمت میں آئے' آپ نے فرمایا' اے اہل یمن بشارت کو قبول کرو' کیونکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا' انہوں نے کہا کہ ہمیں قبول ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے آفرنیش و عرش کے بارے میں بیان فرمانے لگے' پھر ایک آدمی آیا' اور اس نے کہا کہ اے عمران تمہاری سواری بھاگ گئی (عمران کہتے ہیں کہ) کاش میں اس کی یہ باتیں چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس وعظ سے کھڑا نہ ہوتا۔

۴۲۵۔ عمر بن حفص بن غیاث 'ان کے والد' اعمش' جامع بن شداد

اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِیْ بِالْبَابِ فَاَتَاهُ نَاسٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَابَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا مَرَّتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَیْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اَقْبِلُوا الْبُشْرٰی یَااَهْلَ الْیَمَنِ اِذْلَمْ یَقْبَلْهَا بَنُوْا تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالُوْا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَكُنْ شَیْءٌ غَیْرُهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ وَكَتَبَ فِی الذِّكْرِ كُلَّ شَیْءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَنَادٰی مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ یَا ابْنَ الْحُصَیْنِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا هِیَ یَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اِنِّیْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوٰی عِیْسٰی عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ لَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ

صفوان بن محرز 'عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں 'کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی اونٹنی کو دروازہ پر باندھ کر حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنو تمیم کے کچھ لوگ آئے' آپ نے فرمایا بشارت قبول کر لو اے بنو تمیم! انہوں نے دو مرتبہ کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دی ہے 'اب کچھ عطا بھی تو فرمایئے' پھر یمن کے کچھ لوگ حاضر خدمت ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اہل یمن بشارت قبول کرو' کیونکہ بنی تمیم نے تو اسے رد کر دیا ہے' انہوں نے کہا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے قبول کیا' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر (دین) کے بارے میں کچھ دریافت کرنے کیلئے حاضر ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ابتداء میں) اللہ تعالیٰ کا وجود تھا' اور کوئی چیز موجود نہیں تھی' اس کا عرش پانی پر تھا' اور اس نے ہر ہونے والی چیز کو لوح محفوظ میں لکھ لیا تھا' اور اس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا (حضور ﷺ سے میں نے اتنی ہی بات سنی) کہ ایک منادی نے آواز دی کہ اے ابن حصین! تیری اونٹنی بھاگ گئی' میں (اٹھ کر) چلا تو وہ اتنی دور چلی گئی تھی کہ سراب بیچ میں حائل ہو گیا' بس خدا کی قسم! میں نے تمنا کی' کہ میں اسے چھوڑ دیتا' عیسیٰ' رقبہ' قیس بن مسلم' طارق ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا' کہ حضور ﷺ ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہوئے' اور آپ نے ابتدائے آفرینش کی بابت ہمیں بتلایا' حتیٰ کہ (یہ بھی بتلایا کہ) جنتی اپنی منزلوں اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے' اس بات کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا' اور بھول گیا جو بھول گیا۔

۴۲۶ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنْ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاهُ یَقُوْلُ اللّٰهُ شَتَمَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ اِنَّ لِیْ وَلَدًا وَاَمَّا تَكْذِیْبُهٗ فَقَوْلُهٗ لَیْسَ یُعِیْدُنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ.

۴۲۶ - عبداللہ بن ابی شیبہ' ابو احمد' سفیان' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں سمجھتا ہوں' کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' کہ ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے حالانکہ اس کے لئے مناسب نہیں کہ مجھ کو گالی دے' اور مجھے جھوٹا سمجھتا ہے' حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں، گالی دینا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے' کہ میرے اولاد ہے (یعنی شرک کرتا ہے) اور جھوٹا سمجھنا یہ ہے' کہ وہ کہتا ہے' کہ اللہ مجھے دوبارہ زندہ نہ کرے گا'

جیسے پہلے اس نے پیدا کیا۔

٤٢٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي.

۴۲۷۔ قتیبہ بن سعید' مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی' ابوالزناد' اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا' تو اس نے لوح محفوظ میں لکھ لیا' سو وہ اس کے پاس عرش کے اوپر موجود ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی۔

٢٨٦ بَاب مَاجَآءَ فِي سَبْعِ اَرَضِيْنَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ السَّمَآءُ سَمْكُهَا بِنَآئُهَا كَانَ فِيْهَا حَيَوَانُ الْحُبُكِ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا وَاَذِنَتْ سَمِعَتْ وَاَطَاعَتْ وَاَلْقَتْ اَخْرَجَتْ مَا فِيْهَا مِنَ الْمَوْتٰى وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ طَحَاهَا دَحَاهَا السَّاهِرَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ كَانَ فِيْهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ.

باب ۲۸۶۔ سات زمینوں کے بارے میں جو روایات آئی ہیں' اور آیت کریمہ اللہ ایسا ہے' جس نے سات آسمان پیدا کئے' اور ان کی ہی طرح زمین بھی ان سب میں (اللہ کے) احکام نازل ہوتے رہتے ہیں' (یہ اس لئے بتلایا گیا) کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تو ہر شے پر قادر ہے' اور اللہ ہر شے کو (اپنے) احاطہ علمی میں لئے ہوئے ہے' "کا بیان"؟ "السقف المرفوع" یعنی آسمان "سمکھا" یعنی اس کی بنا جس میں حیوانات تھے۔ "الحبک یعنی اس کا ہموار اور خوبصورت ہونا و "اذنت" یعنی سنا' اور اطاعت کی' والقت یعنی جتنے بھی مردے وغیرہ زمین میں ہیں' انہیں نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی۔ "طحاہا" یعنی بچھایا اس کو "الساہرہ" یعنی سطح زمین جس میں جانداروں کا سونا جاگنا ہوتا ہے۔

٤٢٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فِي اَرْضٍ فَدَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ.

۴۲۸۔ علی بن عبداللہ' ابن علیہ' علی بن مبارک' یحییٰ بن ابی کثیر' محمد بن ابراہیم بن حارث' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور چند لوگوں کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا' تو ابوسلمہؓ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے' اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا' تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا' اے ابوسلمہ زمین سے بچو' کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے بالشت برابر زمین پر بھی ناحق قبضہ کیا' تو (قیامت کے دن) اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

٤٢٩ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ .

۴۲۹۔ بشیر بن محمد 'عبداللہ بن موسیٰ بن عقبہ 'سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ذرا سی زمین ناحق لے لی' تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔

٤٣٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَ ذُوالْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ .

۴۳۰۔ محمد بن مثنیٰ 'عبدالوہاب 'ایوب 'محمد بن سیرین 'ابن ابی بکرہ' ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا' اسی رفتار کی طرف لوٹ گیا' جو آسمان و زمین کی تخلیق کے وقت تھی (یعنی اس کے دنوں اور مہینوں میں کمی زیادتی نہیں ہوئی لہٰذا) سال بارہ مہینہ کا ہے' جس میں سے چار اشہر حرم ہیں' تین تو پے بہ پے' یعنی ذوالقعدہ 'ذوالحجہ 'محرم اور قبیلہ مضر کا وہ رجب جو جمادی (الاخری) اور شعبان کے درمیان ہے(۱)۔

٤٣١ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهٗ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى فِىْ حَقٍّ زَعَمَتْ اَنَّهُ انْتَقَصَهٗ لَهَا اِلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا؟ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ قَالَ ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِىْ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ .

۴۳۱۔ عبید بن اسمٰعیل 'ابواسامہ 'ہشام 'ان کے والد 'سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کرتے ہیں کہ اروی (عورت کا نام) نے مروان کے پاس حضرت سعید کے اوپر ایک حق (جائیداد) میں مقدمہ دائر کیا' تو حضرت سعید نے فرمایا' میں اس عورت کے حق (جائیداد) میں کچھ کمی کر سکتا ہوں؟ (حالانکہ) میں شہادت دیتا ہوں' کہ میں نے یقیناً رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے' کہ جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً دبائی' تو اس کی گردن میں قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا' ابن ابی الزناد' ہشام اور انکے والد سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ کہتے ہیں' کہ سعید نے یوں فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔

٢٨٧ بَاب فِى النُّجُوْمِ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ

باب ۲۸۷۔ ستارہ کا بیان' قتادہ نے آیت کریمہ 'اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے مزین کیا'' کے ماتحت فرمایا' کہ ان ستاروں کی تخلیق کے تین مقصود ہیں' نمبرا آسمان کی زینت

(۱) جاہلیت میں اہل عرب مہینوں میں تقدیم و تاخیر اور کمی بیشی کرتے رہتے، نیز حرام مہینہ کو حلال اور حلال کو حرام بھی قرار دیتے، انکا یہ عمل نسئی کہلاتا تھا، قرآن حکیم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے، جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا اس سال ذوالحجہ وغیرہ تمام مہینے اپنی اصل جگہ پر ہی تھے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کیلئے نسئی سے منع فرمادیا۔

وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَ عَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاءَ وَاَضَاعَ نَصِيبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَالَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا وَالْاَبُّ مَايَاْ كُلُ الْاَنْعَامُ وَالْاَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْفَافًا مُلْتَفَّةً وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهٖ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيلًا.

بنانا نمبر ۲ شیاطین کو مارنا' نمبر ۳ رہنمائی کا ذریعہ' جس نے ان تینوں کے علاوہ ستاروں کے بارے میں اور کچھ تاویل کی' تو اس نے غلطی کی اور اپنے حصہ کو ضائع کر دیا' اور ایسی چیز میں سر مارا جس کا اسے کچھ بھی علم نہیں' ابن عباسؓ نے فرمایا ہشیما یعنی متغیر "الاب" یعنی وہ چارہ جو مویشی کھاتے ہیں "الانام" یعنی مخلوق "برزخ" یعنی آڑا اور حاجب' اور مجاہد نے فرمایا' الفافا یعنی لپٹے ہوئے "الغلب" یعنی لپٹے ہوئے "فراشا" یعنی بچھونا' جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اور تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنے کی وجہ ہے' نکدا یعنی تھوڑا اور کم۔

۲۸۸ بَاب صِفَتُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحٰي وَقَالَ غَيْرُهٗ بِحِسَابٍ وَمَنَازِلٍ لَايَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ ضُحَاهَا ضَوْئُهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءَ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَانِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَيَجْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاهِيَةٌ وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا اَرْجَائِهَا وَلَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلٰى حَافَّتَيْهِ كَقَوْلِكَ عَلٰى اَرْجَاءِ الْبِئْرِ اَغْطَشَ وَجَنَّ اَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتّٰى تَذْهَبَ ضَوْءُ هَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ، جَمَعَ مِنْ دَآبَّةٍ اِتَّسَقَ اسْتَوٰى بُرُوْجًا، مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْحَرُوْرُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ

باب ۲۸۸۔ آیت کریمہ سورج اور چاند ایک خاص حساب کے ساتھ (گردش میں) ہیں، کی کیفیت کا بیان' مجاہد نے فرمایا (حسبان کا مطلب یہ ہے) چکی کی گردش کے مطابق' دوسرے لوگوں نے کہا' کہ ایسے حساب اور منزلوں کے ساتھ' کہ وہ اس سے باہر نہیں ہو سکتے' حسبان جمع ہے حساب کی' جیسے شہبان جمع ہے شہاب کی' ضحاہا یعنی اس کی روشنی ان تدرک القمر یعنی ایک کی روشنی کو دوسرے کی روشنی چھپا نہیں سکتی' حالانکہ ہر ایک ان دونوں میں سے گردش کر رہا ہے' واہیۃ' وہیہا یعنی اس کا پھٹ جانا' ارجائہا' یعنی اس کا وہ حصہ جو پھٹا نہیں' تو یہ اس کے دونوں کناروں پر ہوگا' جیسے تم کہتے ہو علی ارجاء البر (کنویں کے کناروں پر) اغطش وجن یعنی تاریک ہو گیا' اور حسن نے فرمایا کورت یعنی لپیٹ دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ اس کی روشنی ختم ہو جائے گی۔ واللیل و ماوسق یعنی جو جانور بھی جمع کر لے' اتسق یعنی برابر ہوا' بروجا یعنی شمس و قمر کی منزلیں' الحرور دن میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے' ابن عباسؓ نے فرمایا' حرور رات میں' اور سموم دن

عَبَّاسٍ الْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ يُوْلِجُ يُكَوِّرُ وَلِيجَةٌ كُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ.

میں ہوتی ہے' کہا جاتا ہے یولج یعنی لپیٹ دیتا ہے' ولیجہ یعنی ہر ایسی چیز جسے تم نے دوسری چیز میں داخل کر دیا۔

٤٣٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لِاَبِيْ ذَرٍّ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَتُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ.

۴۳۲۔ محمد بن یوسف' سفیان' اعمش' ابراہیم التیمی ان کے والد حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ جب سورج غروب ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا' کہ تمہیں معلوم ہے' کہ سورج کہاں جاتا ہے' میں نے عرض کیا' کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج جاتا ہے حتی کہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے (۱) پھر (طلوع ہونے کی) اجازت مانگتا ہے' تو اسے اجازت مل جاتی ہے' اور عنقریب وہ وقت آئے گا' کہ یہ (جاکر) سجدہ کریگا' تو وہ مقبول نہ ہو گا' اور (طلوع ہونے کی) اجازت چاہے گا' تو اجازت نہ ملے گی' بلکہ اسے حکم ہو گا' کہ جہاں سے آیا ہے وہیں واپس چلا جا' اس وقت یہ مغرب سے طلوع ہو گا' اور یہی اس آیت کریمہ کا مطلب ہے' اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ باندھا ہوا ہے' اس کا جو زبردست ہے علم والا ہے۔

٤٣٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۴۳۳۔ مسدد' عبدالعزیز بن مختار' عبداللہ داناج' ابو سلمہ بن عبدالرحمن' حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ چاند اور سورج قیامت کے دن لپیٹ دیئے جائیں گے۔

٤٣٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ قَاسِمٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا.

۴۳۴۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمرو' عبدالرحمن بن قاسم' انکے والد' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا' کہ چاند اور سورج کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' لہٰذا جب تم ان دونوں کو گرہن دیکھو' تو نماز پڑھو۔

(۱) سورج واقعۃً سجدہ کرتا ہے یا سجدے سے مراد صرف اللہ کے حکم کے تابع بن کر رہنا ہے اور سجدہ کرتا ہے، تو اسکی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ پوری حقیقت حق تعالیٰ ہی جانتے ہیں بندوں کی طرف سے تو صرف قیاس آرائی اور اندازہ ہی ہو سکتا ہے۔

٤٣٥ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ.

۴۳۵۔ اسمٰعیل بن ابی اویس ' مالک ' زید بن اسلم ' عطاء بن یسار ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں 'کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'کہ چاند اور سورج اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں 'کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے (۱) 'لہٰذا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو (نماز پڑھو)۔

٤٣٦ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَءَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِیَ اَدْنٰی مِنَ الْقِرَاءَةِ الاولی ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهِیَ اَدْنٰی مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ.

۴۳۶۔ یحییٰ بن بکیر 'لیث عقیل 'ابن شہاب ' عروہ ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں 'کہ جس دن سورج گرہن ہوا تو رسالت مآب ﷺ (نماز کیلئے) کھڑے ہوئے 'تو آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور بہت طویل قرات کی 'پھر بہت طویل رکوع کیا 'پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رکوع سے) سر اٹھایا 'کہا سمع اللہ لمن حمدہ اور اسی طرح کھڑے رہے 'پھر آپ نے طویل قرات کی 'جو پہلی قرات سے کچھ کم تھی 'پھر آپ نے طویل رکوع کیا 'جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا 'پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت طویل سجدہ کیا 'پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا ' اس کے بعد سلام پھیر دیا 'اس وقت آفتاب صاف ہو گیا تھا 'پھر آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے چاند اور سورج کے گرہن کے متعلق فرمایا 'کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے 'لہٰذا جب تم ان دونوں کو گرہن دیکھو 'تو نماز کی طرف جھک پڑو۔

٤٣٧ ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَيْسٌ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَايَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ

۴۳۷۔ محمد بن مثنیٰ 'یحییٰ 'اسمٰعیل ' قیس 'حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں 'کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'کہ چاند اور سورج کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے 'بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں 'لہٰذا جب تم ان کو گرہن ہوتے دیکھو 'تو نماز پڑھو۔

---

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا جس دن انتقال ہوا اسی دن سورج گرہن ہوا، تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ابراہیم کی وفات کی بناء پر سورج گرہن ہوا ہے، اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔

اٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَصَلُّوْا.

۲۸۹ بَاب مَاجَآءَ فِیْ قَوْلِہٖ وَھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ قَاصِفًا تَقْصِفُ کُلَّ شَیْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْحِقَۃً اِعْصَارٌ رِیْحٌ عَاصِفٌ تَھُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَآءِ کَعَمُوْدٍ فِیْہِ نَارٌ صِرٌّ بَرْدٌ نُشُرًا مُتَفَرِّقَۃً.

باب ۲۸۹۔ آیت کریمہ اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے متفرق ہوائیں بھیجتا ہے کا بیان' قاصفا ہر چیز کو توڑنے والی' لواقح بمعنے ملاقح جو ملحقۃ کی جمع ہے (جس کے معنی ہیں بھری ہوئی کے) اعصار' وہ تیز ہوا' جو ستون کی طرح زمین سے آسمان تک اٹھتی ہے' جس میں آگ ہوتی ہے (بگولا) صِر' ٹھنڈک نشرا متفرق اور جدا جدا۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ.

۴۳۸۔ آدم' شعبہ' حکم' مجاہد' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میری مدد پروا ہوا سے ہوئی اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک کئے گئے۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی مَخِیْلَۃً فِی السَّمَآءِ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَیَّرَ وَجْھُہٗ فَاِذَا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ سُرِیَ عَنْہُ فَعَرَّفَتْہُ عَآئِشَۃُ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِیْ لَعَلَّہٗ کَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِھِمْ الْاٰیَۃَ.

۴۳۹۔ مکی بن ابراہیم' ابن جریج' عطاء' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ آسمان پر ابر کا کوئی ٹکڑا دیکھتے' تو کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے کو جاتے' کبھی پیچھے کو کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا' پھر جب بارش شروع ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ختم ہو جاتی' حضرت عائشہؓ نے اس حالت کو بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ مجھے معلوم نہیں' شاید یہ ایسا ہی ابر ہو' جیسا ایک قوم (عاد) نے کہا تھا' کہ جب انہوں نے بادل کو دیکھا' کہ انکی وادیوں کی طرف رخ کئے ہوئے ہے' آخر تک۔

۲۹۰ بَاب ذِکْرِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْیَھُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃُ.

باب ۲۹۰۔ فرشتوں کا بیان حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' کہ عبداللہ بن سلام نے رسول اللہ ﷺ سے کہا' کہ تمام فرشتوں میں جبرئیل یہودیوں کے دشمن ہیں' بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لنحن الصافون یعنی فرشتے۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا ھُدْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَۃُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ

۴۴۰۔ ہدبہ بن خالد' ہمام' قتادہ خلیفہ' یزید بن زریع' سعید وہشام' قتادہ' حضرت انسؓ بن مالک' مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا وَأُتِيتُ بِدَآبَّةٍ أَبْيَضَ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتّٰى أَتَيْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيُّ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى اٰدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى عِيسٰى وَيَحْيٰى فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں کعبہ کے پاس خواب و بیداری کی حالت میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے کو) دو مردوں کے درمیان ذکر کیا (۱) میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا (میرے) سینہ سے پیٹ کے نیچے تک چاک کیا گیا پھر پیٹ کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا اور ایک سفید چوپایہ جو خچر سے نیچا اور گدھے سے بڑا تھا میرے پاس لایا گیا یعنی براق، پھر میں جبرئیل امین کے ساتھ چلا حتیٰ کہ ہم آسمان دنیا پر پہنچے، پوچھا گیا کون ہے جواب ملا میں جبرائیل ہوں، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے، انہوں نے جواب دیا کہ محمد (ﷺ) ہیں، پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے، جواب دیا کہ ہاں، کہا گیا مرحبا! کتنی بہترین آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تشریف آوری ہے، تو میں اسی آسمان پر حضرت آدم (علیہ السلام) کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا اے بیٹے اور نبی مرحبا پھر ہم دوسرے آسمان پر پہنچے، پوچھا گیا کون ہے، جواب ملا جبرائیل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے، انہوں نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا کہ انہیں بلایا گیا ہے، انہوں نے کہا ہاں! کہا گیا مرحبا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کتنی بہترین ہے، تو میں (دوسرے آسمان پر) عیسیٰ اور یحییٰ (علیہما السلام) کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا، اے بھائی اور نبی مرحبا، پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے، پوچھا کون ہے جبرائیل نے جواب دیا کہ جبرائیل، پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے، انہوں نے جواب دیا کہ محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے، انہوں نے کہا، ہاں! کہاں مرحبا، کتنی بہترین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے، تو میں (تیسرے آسمان پر) حضرت یوسف (علیہ السلام) سے ملا، اور انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا، اے بھائی اور نبی مرحبا، پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے، پوچھا گیا کون ہے، جبرئیل نے کہا کہ جبرئیل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے، انہوں نے کہا محمد (ﷺ) ہیں، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے، انہوں نے کہا ہاں! کہا گیا مرحبا! کتنا بہترین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا ہے، تو میں (اس آسمان پر) حضرت

---

(۱) ان دو شخصوں سے مراد حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفرؓ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے مابین آرام فرما رہے تھے۔

وَمَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَاَتَيْنَا
عَلٰى هٰرُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ
اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا عَلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قِيْلَ مَنْ
هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ
مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى
مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ
وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيْلَ مَا اَبْكَاكَ قَالَ
يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِیْ بُعِثَ بَعْدِیْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیْ
فَاَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ
مَرْحَبًا بِهٖ وَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ
وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِیَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَاَلْتُ جِبْرِيْلَ
فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّیْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ اِذَا خَرَجُوْا لَمْ يَعُوْدُوْا اِلَيْهِ
اٰخِرَ مَاعَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِیْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا
نَبِقُهَا كَاَنَّهٗ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَاَنَّهٗ اٰذَانُ
الْفُيُوْلِ فِیْ اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ
وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَاَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ اَمَّا
الْبَاطِنَانِ فَفِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ
وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً
فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوْسٰى فَاَتَيْتُ مُوْسٰى
فَقَالَ مَاصَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمْسُوْنَ
صَلٰوةً قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ بَنِیْ
اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ
فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَاَلْتُهٗ
فَجَعَلَهَا اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهٗ ثُمَّ ثَلٰثِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهٗ

ادریس کے پاس آیا' اور انہیں سلام کیا' انہوں نے کہا' اے بھائی اور
نبی مرحبا! پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے (وہاں بھی) پوچھا گیا۔ کون
ہے؟ جبرائیل نے کہا' کہ جبرائیل' پوچھا گیا' تمہارے ساتھ کون
ہے؟ انہوں نے کہا' کہ محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا' کیا انہیں بلایا گیا
ہے انہوں نے کہا کہ ہاں' کہا گیا مرحبا! کتنا بہتر آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کا درود ہے' تو (اس آسمان پر) ہم حضرت ہارون (علیہ السلام)
کے پاس آئے' اور میں نے سلام کیا' تو انہوں نے فرمایا' اے بھائی اور
نبی مرحبا! پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے' تو پوچھا گیا' کون ہے؟ جواب ملا
کہ جبرائیل' پوچھا گیا' تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا کہ محمد
(ﷺ) ہیں۔ پوچھا گیا' کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں' کہا مرحبا! آپ کا
قدم کتنا اچھا ہے' تو اس آسمان میں حضرت موسیٰ سے ملا' میں نے
انہیں سلام کیا' اے بھائی اور نبی مرحبا' جب میں آگے بڑھا تو
حضرت موسیٰ رونے لگے' پوچھا گیا' تم کیوں روتے ہو؟ انہوں نے
کہا اے خدا یہ لڑکا جو میرے بعد نبی بنایا گیا ہے' اسکی امت کے لوگ
میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے' پھر ہم
ساتویں آسمان پر پہنچے' تو دریافت کیا گیا' کہ کون ہے' جواب دیا کہ
جبرائیل' پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد (ﷺ) ہیں
کہا گیا' انہیں بلایا گیا ہے' مرحبا کتنا اچھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
آنا (تو اس آسمان پر) میں حضرت ابراہیمؑ سے ملا اور انہیں سلام کیا'
انہوں نے کہا مرحبا' اے بیٹے اور نبی' پھر میرے سامنے بیت معمور
ظاہر کیا گیا' میں نے حضرت جبرائیل سے پوچھا' تو انہوں نے جواب
دیا' کہ بیت معمور ہے' جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے
ہیں جب وہ (نماز پڑھ کر) نکل جاتے ہیں' تو فرشتوں کی کثرت کی
وجہ سے وہ قیامت تک واپس نہیں آتے (کہ انکا نمبر ہی نہ آئیگا) اور
مجھے سدرۃ المنتہیٰ بھی دکھائی گئی' تو اسکے پھل (بیر) اتنے موٹے اور
بڑے تھے' جیسے ہجر (مقام) کے مٹکے اور اس کے پتے ایسے تھے' جیسے
ہاتھی کے کان اسکی جڑ میں چار نہریں تھیں' دو اندر اور دو باہر' میں
نے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا' تو انہوں نے کہا کہ اندر والی نہریں تو
جنت میں ہیں اور باہر والی نہریں فرات اور نیل میں ہیں' پھر میرے
(اور میری امت کے) اوپر پچاس (وقت کی) نمازیں فرض ہوئیں'

فَجَعَلَ عَشْرِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَاَتَيْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا مُوْسٰى فَقَالَ مَاصَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُوْدِيَ اِنِّيْ قَدْ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَاَجْزِيْ الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ.

میں لوٹا' تو حضرت موسیٰ کے پاس آیا' انہوں نے پوچھا' تم نے کیا کیا' میں نے کہا' کہ مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں' انہوں نے کہا کہ میں آپ کی بہ نسبت لوگوں کا حال زیادہ جانتا ہوں' میں نے بنی اسرائیل کو بہت اچھی طرح آزمایا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کی طاقت نہ رکھے گی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے پاس واپس جائیے' اور عرض و معروض کیجئے میں واپس گیا' اور میں نے عرض کیا' تو اللہ نے چالیس نمازیں کر دیں پھر ایسا ہی ہوا' تو تیس پھر یہی ہوا' تو بیس پھر یہی ہوا' تو دس نمازیں کر دیں' پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس پہنچا تو انہوں نے وہی کہا (جو پہلے کہا تھا) تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کر دیں' پھر میں حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا کیا کیا میں نے کہا' اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کر دیں' حضرت موسیٰ نے پھر وہی کہا (جو پہلے کہا تھا) میں نے کہا میں نے تو بھلائی کے ساتھ قبول کر لیا ہے' ندائے الٰہی آئی' کہ میں نے اپنا فریضہ جاری و نافذ کر دیا' اور میں نے اپنے بندوں سے تخفیف کر دی' اور میں ایک کا دس گنا ثواب دونگا' (تو پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہوگا) ہمام' قتادہ' حسن' ابوہریرہ' حضور ﷺ سے فی البیت المعمور کے الفاظ روایت کرتے ہیں۔

٤٤١ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اربعين يومًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

۴۴۱۔ حسن بن ربیع' ابوالاحوص' اعمش' زید بن وہب' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اور وہ صادق و مصدوق تھے' کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش ماں کے پیٹ میں پوری کی جاتی ہے' چالیس دن تک (نطفہ رہتا ہے) پھر اتنے ہی دنوں تک مضغہ گوشت رہتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے' اور اس سے کہا جاتا ہے' کہ اس کا عمل' اسکا رزق' اور اس کی عمر لکھ دے' اور یہ (بھی لکھدے) کہ وہ بدبخت (جہنمی) ہے' یا نیک بخت (جنتی) پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے' بیشک تم میں سے ایک آدمی ایسے عمل کرتا ہے' کہ اسکے اور جنت کے درمیان (صرف) ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ (تقدیر) غالب آجاتا ہے' اور وہ دوزخیوں کے عمل کرنے لگتا ہے' اور (ایک آدمی) ایسے عمل کرتا ہے' کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان (صرف) ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے' کہ اتنے میں تقدیر (الٰہی) اس پر

غالب آجاتی ہے، اور وہ اہل جنت کے کام کرنے لگتا ہے۔

٤٤٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ.

۴۴۲۔ محمد بن سلام، مخلد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور اس کے متابع حدیث ابوعاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا، کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے، تو جبرائیل کو ندا دیتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تو بھی اس سے محبت رکھ، تو جبرائیلؑ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر حضرت جبرائیل تمام اہل آسمان کو ندا دیتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو دوست رکھتا ہے، تم بھی اسے دوست رکھو، تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر دنیا میں (بھی) اس کی مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے۔

٤٤٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ.

۴۴۳۔ محمد، ابن ابی مریم، لیث ابن ابو جعفر، محمد بن عبدالرحمٰن، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ فرشتے بادل میں آتے ہیں، اور اس کام کا ذکر کرتے ہیں، جس کا فیصلہ آسمان میں کیا گیا ہے، پس اسے شیاطین چھپ کر سن لیتے ہیں، اور کاہنوں کے پاس آکر بیان کر دیتے ہیں، تو کاہن اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔

٤٤٤ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَالْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَآئِكَةُ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ.

۴۴۴۔ احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابوسلمہؓ اور اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب جمعہ کا دن ہوتا ہے، تو فرشتے ہر دروازہ پر (متعین ہو کر) سب سے پہلے پھر اس کے بعد (پھر اس کے بعد اسی طرح) آنے والے کو لکھتے رہتے ہیں، جب امام (خطبہ کے لئے) ممبر پر بیٹھ جاتا ہے، تو وہ اپنے صحیفوں کو لپیٹ لیتے ہیں، اور خطبہ سننے کے لئے آجاتے ہیں۔

٤٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّعُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يَنْشُدُ فَقَالَ كُنْتُ اُنْشُدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ.

۴۴۵۔ علی بن عبداللہ 'سفیان 'زہری 'سعید بن میسبؓ سے روایت کرتے ہیں 'کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر مسجد میں ہوا ' تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ شعر پڑھ رہے تھے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روکا) تو انہوں نے کہا 'کہ میں مسجد میں ایسے شخص کے سامنے جو تم سے بہتر تھا (یعنی رسول اللہ ﷺ) شعر پڑھا کرتا تھا ' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا) پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے 'اور فرمایا 'کہ میں تم کو قسم دیتا ہوں 'کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا 'کہ میری طرف سے جواب دو اور اے اللہ ان کی تائید روح القدس سے فرما تو انہوں نے کہا 'ہاں!

٤٤٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ اَوْهَا جِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

۴۴۶۔ حفص بن عمر 'شعبہ 'عدی بن ثابت 'حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے حضرت حسان سے فرمایا کہ تم مشرکوں کی ہجو کرو جبرائیل تمہارے ساتھ ہیں۔[1]

٤٤٧ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِيْ سِكَّةِ بَنِيْ غَنْمٍ زَادَ مُوْسٰى مَرْكَبِ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۴۴۷۔ اسحٰق 'وہب بن جریر 'ان کے والد 'حمید بن ہلال 'حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں 'کہ گویا وہ غبار میری نظر کے سامنے ہے 'جو بنی غنم کی گلی میں بلند ہو رہا تھا 'موسیٰ نے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہے کہ حضرت جبرائیل کی سواری کی وجہ سے۔

٤٤٨ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَاكَ يَاْتِي الْمَلَكُ اَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَاقَالَ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ اَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَايَقُوْلُ.

۴۴۸۔ فروہ 'علی بن مسہر 'ہشام بن عروہ 'انکے والد 'حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں 'کہ انہوں نے کہا کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کیسے آتی ہے 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کسی وحی میں فرشتہ آتا ہے 'کبھی گھنٹہ جیسی آواز میں 'جب وہ وحی ختم ہوتی ہے 'تو میں اسے جو فرشتہ نے کہا 'یاد کر چکا ہوتا ہوں 'اور یہ وحی میرے اوپر بہت سخت ہے 'اور کبھی فرشتہ انسان کی شکل میں آتا ہے 'اور مجھ سے کلام کرتا ہے 'تو میں اس بات کو یاد کر لیتا ہوں۔

٤٤٩ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۴۴۹۔ آدم 'شیبان 'یحییٰ بن ابی کثیر 'ابو سلمہ 'حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا 'کہ جو کوئی ایک طرح کی چیزوں کا جوڑا جوڑا اللہ کی

عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْ فَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ اَیْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ذٰلِكَ الَّذِیْ لَاتَوٰی عَلَيْهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَرْجُوْاَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

راہ میں خرچ کریگا' تو اسے جنت کے خازن (ہر طرف سے) بلائیں گے' کہ اے فلاں یہاں آؤ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' کہ اس شخص پر تو پھر کوئی خوف و ہلاکت کا اندیشہ نہیں ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہو گے۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَاعَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰی مَالَا اَرٰی تُرِيْدُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ.

۴۵۰۔ عبداللہ بن محمد' ہشام' معمر' زہری' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا' کہ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں' تمہیں سلام کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' اور رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دیکھتے ہیں' جو میں نہیں دیکھ سکتی۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ اَلَاتَزُوْرُنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَابَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا الْاٰيَةَ.

۴۵۱۔ ابونعیم' عمر بن ذرح (دوسری سند) یحییٰ بن جعفر' وکیع' عمر بن ذر' ان کے والد' سعید بن جبیر' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل سے فرمایا' جتنا تم اب ہمارے پاس آتے ہو' اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے' تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی' اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اترتے' اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے' اور پیچھے ہے۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِیْ جِبْرِيْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ.

۴۵۲۔ اسمٰعیل' سلیمان' یونس' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ جب مجھے جبریل نے ایک قرات میں قرآن پڑھایا تھا' پس میں ان سے برابر زیادہ طلب کرتا رہا' حتی کہ سات قرأت (۱) تک پہنچ گیا۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ

۴۵۳۔ محمد بن مقاتل' عبداللہ' یونس' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے' اور ہمیشہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) اس روایت کے آخر میں قرآن کریم کی سات مشہور قراءتوں کی طرف اشارہ ہے، جن کا تفصیلی ثبوت صحیح روایات واحادیث سے ہے، ان کے بارے میں سیر حاصل گفتگو کیلئے ملاحظہ ہو علوم القرآن ص ۹۷ مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم۔

عَنۡهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَجۡوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجۡوَدَ مَايَكُوۡنُ فِيۡ رَمَضَانَ حِيۡنَ يَلۡقَاهُ جِبۡرِيۡلُ وَكَانَ جِبۡرِيۡلُ يَلۡقَاهُ فِيۡ كُلِّ لَيۡلَةٍ مِّنۡ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الۡقُرۡاٰنَ فَلَرَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حِيۡنَ يَلۡقَاهُ جِبۡرِيۡلُ اَجۡوَدَ بِالۡخَيۡرِ مِنَ الرِّيۡحِ الۡمُرۡسَلَةِ وَعَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعۡمَرٌ بِهٰذَا الۡاِسۡنَادِ نَحۡوَهٗ وَرَوٰى اَبُوۡهُرَيۡرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبۡرِيۡلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الۡقُرۡاٰنَ.

رمضان میں جب جبریل آپصلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے' سخی ہو جاتے تھے' اور آپ ان سے قرآن کریم کا دور کرتے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبریل ملتے تو رسول اللہ ﷺ فائدہ پہنچانے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے' عبداللہ اور معمر نے بھی اسی سند کے ساتھ اس جیسی روایت کی ہے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجائے "یدارسہ القرآن" کے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ "ان جبریل کان یعارضہ القرآن"۔

٤٥٤ حَدَّثَنَا قُتَيۡبَةُ حَدَّثَنَا لَيۡثٌ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بۡنَ عَبۡدِ الۡعَزِيۡزِ اَخَّرَ الۡعَصۡرَ شَيۡئًا فَقَالَ لَهٗ عُرۡوَةُ اَمَا اَنَّ جِبۡرِيۡلَ قَدۡ نَزَلَ فَصَلّٰى اِمَامَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اِعۡلَمۡ مَّا تَقُوۡلُ يَا عُرۡوَةُ قَالَ سَمِعۡتُ بَشِيۡرَ بۡنَ اَبِيۡ مَسۡعُوۡدٍ يَقُوۡلُ سَمِعۡتُ اَبَا مَسۡعُوۡدٍ يَّقُوۡلُ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ نَزَلَ جِبۡرِيۡلُ فَاَمَّنِيۡ فَصَلَّيۡتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيۡتُ مَعَهٗ يَحۡسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمۡسَ صَلَوَاتٍ.

۴۵۴۔ قتیبہ 'لیث' ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں (کچھ) تاخیر کر دی تو ان سے عروہ نے کہا کہ جبریل آئے' اور حضور ﷺ کو امام بن کر نماز پڑھائی' عمر بن عبدالعزیز نے کہا' عروہ سوچو کیا کہہ رہے ہو (کیا یہ ممکن ہے کہ جبریل حضور کے امام بنیں' حالانکہ حضور سے افضل نہیں) عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے' انہوں نے ابو مسعود سے' اور انہوں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپصلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے' کہ جبریلؑ آئے اور میرے امام بنے' میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر انکے ساتھ نماز پڑھی' پھر انکے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' آپ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا شمار کرتے تھے۔

٤٥٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابۡنُ اَبِيۡ عَدِيٍّ عَنۡ شُعۡبَةَ عَنۡ حَبِيۡبِ ابۡنِ اَبِيۡ ثَابِتٍ عَنۡ زَيۡدِ بۡنِ وَهَبٍ عَنۡ اَبِيۡ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيۡ جِبۡرِيۡلُ مَنۡ مَّاتَ مِنۡ اُمَّتِكَ لَايُشۡرِكُ بِاللّٰهِ شَيۡئًا دَخَلَ الۡجَنَّةَ اَوۡلَمۡ يَدۡخُلِ النَّارَ قَالَ وَاِنۡ زَنٰى وَاِنۡ سَرَقَ قَالَ وَاِنۡ.

۴۵۵۔ محمد بن بشار 'ابن ابی عدی' شعبہ ' حبیب بن ابی ثابت 'زید بن وہب ' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ مجھ سے جبریلؑ نے یہ کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو کوئی اس حالت میں مرے گا' کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہو گا' یا فرمایا دوزخ میں نہ جائے گا' ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' چاہے اس نے زنا اور چوری کی ہو' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے (اس نے زنا اور چوری کی ہو)۔

٤٥٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الۡيَمَانِ اَخۡبَرَنَا شُعَيۡبٌ حَدَّثَنَا

۴۵۶۔ ابوالیمان' شعیب ' ابوالزناد' اعرج ' حضرت ابوہریرہؓ سے

اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلٰٓئِکَةُ یَتَعَاقَبُوْنَ مَلٰٓئِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ فَیَقُوْلُ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ یُصَلُّوْنَ .

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں، کچھ فرشتے رات کو، کچھ دن کو، اور یہ سب جمع ہوتے ہیں فجر اور عصر کی نماز میں، پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس تھے، آسمان پر چلے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے، اور جب انکے پاس پہنچے تھے، اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۲۹۱ بَاب اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

باب ۲۹۱۔ جب کوئی تم میں سے آمین کہتا ہے، اور آسمان میں فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، سو ان دونوں کی آمین جب مل جائے، تو اس کہنے والے آدمی کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۴۵۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَنَا اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِیْهَا تَمَاثِیْلُ کَاَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَآءَ فَقَامَ بَیْنَ الْبَابَیْنِ وَجَعَلَ یَتَغَیَّرُ وَجْهُهٗ فَقُلْتُ مَالَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَیْهَا قَالَ اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ لَاتَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ وَاَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّوَرَ یُعَذَّبُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ .

۴۵۷۔ محمد، مخلد، ابن جریج، اسمٰعیل بن امیہ، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے واسطے ایک چھوٹا سا تکیہ بھر دیا، جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدلنے لگا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم سے کیا خطا ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ تکیہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بنایا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سر رکھ کر لیٹیں، فرمایا کہ تم نہیں جانتیں کہ (رحمت کے) فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، اور جو تصویریں بنائیں، تو قیامت کے دن اسے (سخت) عذاب ہوگا، اللہ تعالیٰ حکم دیگا کہ جو (تصویر) تم نے بنائی ہے، اسے زندہ کرو۔

۴۵۸ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاتَدْخُلُ

۴۵۸۔ ابن مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا اور جانداروں کی تصویر ہو۔

الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ .

۴۵۹ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حِجْرِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ ابْنُ خَالِدٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ نَحْنُ فِيْ بَيْتِهٖ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَالَ اِلَّا رَقْمٌ فِيْ ثَوْبٍ اَلَا سَمِعْتَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَهٗ.

۴۵۹۔ احمد' ابن وہب' عمرو' بکیر بن اشج' بسر بن سعید' زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ بسر کے ساتھ (اس وقت) وہ بھی تھے' جو زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ کی تربیت میں تھے' زید بن خالد نے ان دونوں سے بیان کیا' کہ ابو طلحہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے' (۱) جس میں تصویر ہو' بسر فرماتے ہیں' کہ پھر زید بن خالد بیمار ہوئے' تو ہم انکی عیادت کو آئے' تو ہم نے ان کے گھر تصویروں والا ایک پردہ دیکھا' تو میں نے عبداللہ خولانی سے کہا' کہ کیا انہوں نے تصویروں کے بارے میں ہم سے حدیث بیان نہیں کی تھی' تو عبیداللہ نے جواب دیا' کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا' کہ کپڑے کے نقوش جو بے زبان چیزوں کے ہوں' اس سے مستثنیٰ ہیں' کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا' میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا' ہاں یہ بھی کہا تھا۔

۴۶۰ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ .

۴۶۰۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمرو' سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت جبریلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (آنے کا) وعدہ کیا مگر وعدہ پر نہیں آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ پوچھی تو' انہوں نے کہا' کہ ہم ایسے گھر میں نہیں جاتے' جس میں تصویر یا کتا ہو۔

۴۶۱ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .

۴۶۱۔ اسمٰعیل' مالک' سمی' ابو صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے' تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو' کیونکہ جس کا (یہ) قول فرشتوں کے قول کے ساتھ مل گیا' تو اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۴۶۲ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۴۶۲۔ ابراہیم بن منذر' محمد بن فلیح' ان کے والد' ہلال بن علی' عبدالرحمٰن' بن ابی عمرہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ تم میں سے ہر شخص

(۱) یہاں فرشتوں سے، رحمت کے، برکت کے اور استغفار کرنے والے فرشتے مراد ہیں نہ کہ حفاظت کرنے والے، اس لیے کہ وہ تو موجود ہی ہوتے ہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلوٰةٍ مَّادَامَتِ الصَّلوٰةُ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلَآئِكَةُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ مَالَمْ يَقُمْ مِّنْ صَلوٰتِهٖ اَوْيُحْدِثْ.

(گویا) نماز میں ہوتا ہے' جب تک اسے نماز روکے رکھے' فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما' اس پر رحم فرما' جب تک وہ اپنی نماز (کی جگہ) سے نہ اٹھے' یا اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

٤٦٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ.

۴۶۳۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو' عطاء' صفوان بن یعلی' اپنے والد یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ممبر پر پڑھتے ہوئے سنا ہے' اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک (داروغہ جہنم) سفیان کہتے ہیں' کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں ہے' وناد وایامال (ترخیم کے ساتھ)۔

٤٦٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدُّ مِنْ يَّوْمِ اُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ مَالَقِيْتُ وَكَانَ اَشَدُّمَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْعَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَا لِيْلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَاشِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَامُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ

۴۶۴۔ عبداللہ بن یوسف' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ' زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' کہ کیا یوم احد سے بھی سخت دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیا ہے' آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری قوم کی جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں' وہ اٹھائی ہیں' اور سب سے زیادہ تکلیف جو میں نے اٹھائی' وہ عقبہ کے دن تھی' جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا' (۱) تو اس نے میری خواہش کو پورا نہیں کیا' پھر میں رنجیدہ ہو کر سیدھا چلا' ابھی میں ہوش میں نہ آیا تھا' کہ قرن الثعالب میں پہنچا' میں نے اپنا سر اٹھایا' تو بادل کے ایک ٹکڑے کو اپنے اوپر سایہ فگن پایا' میں نے جو دیکھا' تو اس میں جبریلؑ تھے' انہوں نے مجھے آواز دی' اور کہا' کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے آپ کی قوم کی گفتگو اور انکا جواب سن لیا، اب پہاڑوں کے فرشتہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہے' تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کافروں کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں' پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتہ نے آواز دی' اور سلام کیا' پھر کہا' کہ اے محمد (ﷺ) یہ سب کچھ آپ کی مرضی ہے' اگر آپ چاہیں' تو میں اخشبین نامی دو پہاڑوں کو ان کافروں پر لا کر رکھ دوں' تو

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے جب وہاں کے سرداروں کے اشارے پر آپ پر پتھر برسائے گئے، جب جناب ابو طالب کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس امید پر طائف گئے تھے کہ ممکن ہے کہ وہاں کے لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں اور آپ کے ساتھ ہمدردی کریں، آپؐ نے وہاں پہنچ کر وہاں کے تین سرداروں کو اسلام کی دعوت دی، لیکن ان سب نے نہایت بد تمیزی سے آپ کی دعوت کو رد کر دیا اور ان کے کہنے پر آپؐ پر پتھر برسائے گئے۔

أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (نہیں) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا، جو صرف اسی کی عبادت کریں گے، اور اس کے ساتھ بالکل شرک نہ کریں گے۔

٤٦٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

۴۶۵۔ قتیبہ، ابو عوانہ، ابو اسحاق شیبانی نے کہا، کہ میں نے زر بن حبیش سے آیت کریمہ "پس دو کمانوں کی مقدار یا اس سے بھی کم فاصلہ تھا، پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی بھیجی جو کچھ بھیجی" کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا، کہ ہم سے ابن مسعودؓ نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

٤٦٦ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ.

۴۶۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، کہ آیت کریمہ بیشک انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں، (کا مطلب یہ ہے) کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز بادل دیکھا، جس نے آسمان کے کنارے ڈھانپ لئے تھے۔

٤٦٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْرَاٰى جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَخَلْقُهٗ سَادٌّمَا بَيْنَ الْاُفُقِ.

۴۶۷۔ محمد بن عبداللہ بن اسمٰعیل، محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عون، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا جو شخص یہ خیال رکھے، کہ محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا، تو اس نے سخت غلطی کی، بلکہ آپ نے جبریلؑ کو ان کی (اصلی) صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کنارے بھر رکھے تھے۔

٤٦٨ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الْاَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ.

۴۶۸۔ محمد بن یوسف، ابو اسامہ، زکریا بن ابی زائدہ، ابن الاشوع، شعبی، مسروق سے روایت کرتے ہیں، مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا، کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "پھر قریب ہوا، پھر اور نیچے آیا، پس ان کے درمیان دو کمانوں یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ جبریلؑ تھے، وہ (ویسے تو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انسان کی صورت میں آتے تھے، لیکن اس دفعہ اپنی اصلی صورت میں آئے تھے اور انہوں نے آسمان کے کنارے بھر رکھے تھے۔

٤٦٩ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ قَالَا

۴۶۹۔ موسیٰ، جریر، ابو رجاء، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، کہ آج رات میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے کہا، کہ جو شخص آگ روشن کر رہا ہے،

الَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِیْلُ وَهٰذَا مِیْكَآئِیْلُ .

وہ مالک دوزخ کا داروغہ ہے' اور میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔

٤٧٠ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانُ عَلَیْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ تَابَعَهٗ شُعْبَةُ اَبُوْحَمْزَةَ وَابْنُ دَاوٗدَ وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ .

۴۷۰۔ مسدد' ابو عوانہ' اعمش' ابو حازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر' (ہم بستری کیلئے) بلائے اور وہ انکار کر دے' پھر مرد ناخوش ہو کر سو رہے' تو بیوی پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں' ابو حمزہ' ابن داؤد اور ابو معاویہ نے اعمش سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٤٧١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْیُ عَنِّیْ فَتْرَةً فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ قِبَلَ السَّمَآءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءَ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجَئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَیْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِیْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى فَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَالرِّجْزُ الْاَوْثَانُ .

۴۷۱۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' عقیل' ابن شہاب' ابو سلمہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' کہ اس کے بعد وحی منقطع ہو گئی' پس (ایک دن) میں جا رہا تھا' کہ میں نے ایک آسمانی آواز سنی' تو میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا' تو کیا دیکھتا ہوں' کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا' آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے' میں اس سے ڈر گیا' حتی کہ زمین پر گرنے لگا' پھر میں گھر والوں کے پاس آیا' اور میں نے کہا' کہ مجھے کمبل اڑھاؤ' مجھے کمبل اڑھاؤ' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں' اے چادر اوڑھنے والے اٹھیے' اور (کافروں کو عذاب سے) ڈرائیے' اور اپنے رب کی بڑائی کیجئے' اور اپنے کپڑوں کو پاک کیجئے' اور بتوں کو چھوڑ دیجئے' ابو سلمہ نے کہا' کہ رجز کے معنی ہیں بت۔

٤٧٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِیِّكُمْ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعًا مَّرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَلَكًا

۴۷۲۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' قتادہ (دوسری سند) خلیفہ یزید بن زریع' سعید' قتادہ' ابو العالیہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ جس رات معراج ہوئی' تو میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا' کہ وہ گندمی رنگت دراز قد' اور گھنگھریالے بال ہیں' گویا کہ وہ قبیلہ شنوہ کے ایک آدمی ہیں' اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا' کہ میانہ قد' درمیانہ اعضاء' سرخ و سفید رنگ' سیدھے بال والے ہیں' اور میں نے مالک یعنی داروغہ جہنم کو اور دجال کو دیکھا' یہ نشانیاں منجملہ ان نشانیوں کے تھیں' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھائی

خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِیَّاهُ فَلَاتَکُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ قَالَ اَنَسٌ وَاَبُوْبَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلٰٓئِکَةُ الْمَدِیْنَةَ مِنَ الدَّجَّالِ۔

تھیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے میں تجھے قطعاً شک نہ ہونا چاہئے' ابن عباس اور ابو بکرہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے' کہ دجال سے مدینہ کی حفاظت فرشتے کریں گے۔

۲۹۲ بَاب مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ قَالَ اَبُو الْعَالِیَةِ مُطَهَّرَةٌ مِّنَ الْحَیْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ کُلَّمَا رُزِقُوْا اُتُوْا بِشَیْءٍ ثُمَّ اُتُوْا بِاٰخَرَ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ اَتَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَ اُتُوْابِهٖ مُتَشَابِهًا، یُشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَّ یَخْتَلِفُ فِی الطُّعُوْمِ قُطُوْفُهَا یَقْطِفُوْنَ کَیْفَ شَآئُوْا دَانِیَةٌ قَرِیْبَةٌ اَلْاَرَآئِكُ السُّرُرُ وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِی الْوُجُوْهِ وَالسُّرُوْرِ فِی الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِیْلًا حَدِیْدَةَ الْجِرْیَةِ غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ یُنْزَفُوْنَ لَاتَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُّمْتَلِئًا کَوَاعِبَ نَوَاهِدَ الرَّحِیْقُ الْخَمْرُ التَّسْنِیْمُ یَعْلُوْ شَرَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ خِتَامُهٗ طِیْنُهٗ مِسْكٌ نَضَّا خَتَانِ فَیَّاضَتَانِ یُقَالُ مَوْضُوْنَةٌ مَنْسُوْجَةٌ مِنْهُ وَضِیْنُ النَّاقَةِ وَالْکُوْبُ مَالَا اُذُنَ لَهٗ وَلَا عُرْوَةَ وَالْاَبَارِیْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرَا عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدَتُهَا عَرُوْبٌ مِثْلُ صَبُوْرٍ وَّصُبُرٍ یُسَمِّیْهَا اَهْلُ مَکَّةَ الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِیْنَةِ الْغَنِجَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّکِلَةَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَآءٌ وَالرَّیْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُوْدُ الْمَوْزُ

باب ۲۹۲۔ جنت کا بیان' اور یہ (ثابت ہے) کہ وہ پیدا ہو چکی ہے' ابوالعالیہ نے کہا کہ وہ حیض' پیشاب اور تھوک سے پاک ہیں' کلمارزقوا یعنی انہیں ایک چیز دی جائے گی پھر دوسری دی جائے گی' تو وہ کہیں گے' کہ یہ تو وہی ہے' جو ہمیں پہلے دی گئی تھی' واتوابہ متشابہا یعنی ایک دوسرے کے مشابہ ہوگی' لیکن مزے میں اختلاف ہوگا' قطوفہا' یعنی اس کے پھل جس طرح چاہیں گے' توڑیں گے' دانیہ قریب کے معنی میں ہے' الارائک یعنی تخت اور مسہری' حسن نے کہا' نضرۃ چہرہ کی تروتازگی اور سرور دل کی خوشی کو کہتے ہیں' مجاہد نے کہا سلسبیلا' یعنی تیز اور (نہر) غول' یعنی درد شکم' ینزفون کے معنی ہیں' ان کی عقلیں زائل نہ ہوں گی' ابن عباسؓ نے فرمایا' دھاقا کے معنی بھرا ہوا' کواعب' یعنی وہ عورتیں جن کی چھاتیاں ابھری ہوئی ہوں' رحیق کے معنی شراب' تسنیم اہل جنت کی شراب کے اوپر ہوگی' ختامہ یعنی اس کی مہر مشک سے ہوگی' نضاختان کے معنی بہنے والیاں کہا جاتا ہے' کہ موضونۃ کے معنی ہیں بنی ہوئی' اسی سے ماخوذ ہے' وضین الناقۃ' کوب وہ برتن جس کی ٹونٹی اور دستہ نہ ہو' اباریق' وہ برتن جس کی ٹونٹی اور دستہ ہو' عرباً بھاری' اس کا مفرد عروب ہے' جیسے صبور کی جمع صبر ہے' اہل مکہ اسے عربہ' اہل مدینہ غنجہ اور اہل عراق شکلہ کہتے ہیں' مجاہد کہتے ہیں' کہ روح جنت اور خوش عیشی کے معنی ہیں' ریحان' یعنی رزق' منضود کے معنی کیلا' اور مخضود کے معنی بھرا ہوا بوجھ سے' اور

وَالْمَخْضُوْدُ الْمُوْقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ اَيْضًا لَا شَوْكَ لَهٗ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوْبٌ جَارٍ وَ بَاطِلًا تَاْثِيْمًا كَذِبًا اَفْنَانٍ اَغْصَانٍ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا يُجْتَنٰى قَرِيْبٌ مُدْهَآمَّتَانِ سَوْدَا وَانِ مِنَ الرِّيِّ.

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے کہتے ہیں، جس میں کانٹا نہ ہو، العرب، وہ عورتیں جو اپنے شوہروں کو پسند ہوں کہا جاتا ہے کہ مسکوب کے معنی ہیں، جاری اور فرش مرفوعہ، یعنی اوپر تلے بچھے ہوئے فرش، لغواً کے معنی ہیں، بے کار اور باطل، تاثیما یعنی جھوٹ، افنان یعنی شاخیں وجنا الجنتین دان یعنی اس کے پھل بہت قریب (سے توڑے جاسکتے) ہیں مدہامتان یعنی سرسبزی کی وجہ سے کالے معلوم ہوتے ہیں۔

۴۷۳ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهٗ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ.

۴۷۳۔ احمد بن یونس، لیث بن سعد، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے، تو اس کو صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اگر جنتی ہے، تو جنت اور اگر دوزخی ہے، تو اسے دوزخ دکھائی جاتی ہے۔

۴۷۴ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ.

۴۷۴۔ ابوالولید، سلم بن زریر، ابورجاء، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، کہ میں نے جنت کو دیکھا، تو جنتیوں میں اکثر تعداد فقراء کی تھی، اور میں نے دوزخ کو دیکھا، تو دوزخیوں میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی۔

۴۷۵ ـ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

۴۷۵۔ سعد بن ابی مریم، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، تو وہاں ایک عورت ایک محل کی جانب میں وضو کرتی ہوئی ملی، میں نے پوچھا، یہ محل کس کا ہے، تو فرشتوں نے کہا، کہ عمر بن خطابؓ کا، فوراً مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا، تو میں الٹے پاؤں واپس آگیا (یہ سن کر) حضرت عمرؓ رونے لگے، اور عرض کیا، یارسول اللہ! بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کرسکتا ہوں۔

۴۷۶ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَآءِ ثَلٰثُوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا لِلْمُؤْمِنِ اَهْلٌ لَّا يَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ سِتُّوْنَ مِيْلًا .

۴۷۶- حجاج بن منہال' ہمام' ابو عمران جونی' ابو بکر بن عبداللہ بن قیس اشعری' اپنے والد عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ (جنت میں مومنوں کے لئے) تراشیدہ موتی کا ایک خیمہ ہے' جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل ہے' اس کے ہر گوشہ میں مومن کے لئے ایسی عورتیں ہیں' جنہیں کسی دوسرے نے نہیں دیکھا' ابو عبدالصمد اور حارث بن عبید نے ابو عمران سے ساٹھ میل روایت کی ہے۔

۴۷۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ .

۴۷۷- حمیدی' سفیان' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی (کے) کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر (ان کا) خطرہ گزرا' اگر تم چاہو' تو یہ آیت کریمہ (اس کے استدلال میں) پڑھ لو' کہ پس کوئی نہیں جانتا جو آنکھ کی ٹھنڈک کے سامان ان کے لئے پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔

۴۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ اَمْشَاطُهُمْ مِّنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا .

۴۷۸- محمد بن مقاتل' عبداللہ' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ جنت میں داخل ہونے والے اول گروہ کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند' نہ تو جنت میں انہیں تھوک آئے گا' نہ ناک کی ریزش' نہ پاخانہ' ان کے برتن سونے کے ہونگے' ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی' اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا رہے گا ان کا پسینہ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا' اور ہر ایک کی دو' دو بیویاں ہوں گی' لطافت حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا' نہ اہل جنت میں آپس میں اختلاف ہوگا نہ بغض و کدورت' سب کے دل ایک ہوں گے' صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔

۴۷۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۴۷۹- ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے ایسے

اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى اِثْرِهِمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ اِضَآئَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَايَسْقَمُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْصُقُوْنَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ قَالَ اَبُو الْيَمَانِ يَعْنِیْ الْعُوْدَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْاِبْكَارُ اَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ اَنْ تَرَاهُ تَغْرُبُ .

(چمک رہے) ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند اور جوان کے بعد داخل ہوں گے' ان کے چہرے ایسے ہونگے جیسے بہت زیادہ چمکدار ستارہ' سب کے سب ایک دل ہوں گے' نہ ان میں کوئی اختلاف ہوگا' نہ بغض وحسد' ہر آدمی کی دو بیویاں ہونگی' نزاکت حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا ہر صبح و شام (۱) اللہ کی تسبیح کریں گے' نہ وہ بیمار ہوں گے' نہ انہیں ناک کی ریزش آئے گی' نہ تھوک آئے گا انکے برتن سونے اور چاندی کے اور کنگھیاں سونے کی ہونگی' ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا رہے گا' اور ان کا پسینہ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا' مجاہد نے کہا کہ ابکار کے معنی اول صبح اور عشی کے معنی سورج کا غروب ہونے کے لئے ڈھل جانا ہے۔

٤٨٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَيَدْ خُلَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْسَبْعُمِائَةِ اَلْفٍ لَايَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ .

۴۸۰۔ محمد بن ابو بکر مقدمی' فضیل بن سلیمان' ابو حازم' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار (یا فرمایا) سات لاکھ آدمی جنت میں ایک ساتھ داخل ہوں گے' (یعنی آگے پیچھے نہیں) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

٤٨١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِیَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا .

۴۸۱۔ عبداللہ بن محمد جعفی' یونس بن محمد' شیبان' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی جبہ ہدیہ میں دیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ریشمی کپڑے کے استعمال سے منع فرمایا کرتے تھے' وہ لوگوں کو پسند آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے' سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔

٤٨٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ

۴۸۲۔ مسدد' یحییٰ بن سعید' سفیان' ابو اسحٰق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ کے

(۱) جنت میں صبح اور شام دنیا کی طرح تو نہیں ہوگی، صبح و شام سے انکا وہ وقت مراد ہے، جو دنیا کے حساب سے بنتا ہوگا کہ انکو صبح و شام کے وقت کا اندازہ ہو جایا کرے گا، اس کے بارے میں ایک روایت عمدۃ القاری ج ۱۵: ص ۱۵۵ میں درج کی گئی ہے وہاں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهٖ وَلِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا .

پاس ریشم کا ایک کپڑا لایا گیا' لوگوں نے اس کی خوبصورتی اور نرمی کو بے حد پسند کیا' تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذؓ کے رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں۔

۴۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا .

۴۸۳ - علی بن عبداللہ' سفیان' ابوحازم' حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک کوڑا بھر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۴۸۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا .

۴۸۴ - روح بن عبدالمومن' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ' ایک سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے' تو بھی طے نہ کر سکے۔

۴۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَلَقَابَ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ .

۴۸۵ - محمد بن سنان' فلیح' سلیمان' ہلال بن علی' عبدالرحمٰن ابن ابی عمرہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے' کہ جس کے سایہ میں ایک سوار سو سال تک چلے' اگر تم چاہو' تو پڑھ لو "اور دراز سایہ" اور بے شک تمہاری کمان بھر جگہ جنت میں اس چیز سے بہتر ہے' جس پر سورج نکلتا اور ڈوبتا ہے۔

۴۸۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى اٰثَارِهِمْ كَاَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ لِكُلِّ

۴۸۶ - ابراہیم بن منذر' محمد بن فلیح' ان کے والد' ہلال' عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ جنت میں داخل ہونے والے' سب سے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے' اور جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے' ان کے چہرے آسمان میں موتی جیسے روشن ستارے سے بھی زیادہ چمکدار ہونگے' سب ایک دل ہونگے' نہ ان میں بغض ہوگا' نہ حسد ہر آدمی کی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والی دو بیویاں ہونگی' انکی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے اوپر سے نظر آئے گا۔

امْرِیءٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِالْعِیْنِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَرَآءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ .

۴۸۷ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ قَالَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّةِ.

۴۸۷۔ حجاج بن منہال ' شعبہ ' عدی بن ثابت ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ جب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند) ابراہیم کا انتقال ہوا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ ان کو دودھ پلانے والی جنت میں موجود ہے۔

۴۸۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَتَرَآءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَآءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَابَیْنَهُمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَآءِ لَایَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ.

۴۸۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ ' مالک بن انس ' صفوان بن سلیم ' عطاء بن یسار ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ اہل جنت اپنے اوپر کے بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے ' جیسے مغربی یا مشرقی گوشہ کے قریب ایک روشن ستارہ کو دیکھتے ہوں اس تفاوت کی وجہ سے جو ان کے درمیان ہے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا' یا رسول اللہ وہ تو انبیاء علیہم السلام کے مقامات ہیں' وہاں دوسرا نہیں پہنچ سکتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے ' وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی وہ وہاں پہنچ سکتے ہیں۔

۲۹۳ بَاب صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فِیْه عُبَادَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۲۹۳۔ جنت کے دروازوں کا بیان' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ جو ہر چیز کا جوڑا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے وہ جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائیگا ' اس مضمون کو عبادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۴۸۹ ۔حَدَّثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ فِیْهَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانُ لَایَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ .

۴۸۹۔ سعید بن ابی مریم ' محمد بن مطرف ' ابوحازم ' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جنت کے آٹھ دروازے ہیں ' جن میں ایک کا نام ریان ہے ' اس سے صرف روزہ دار (جنت میں) داخل ہوں گے۔

۲۹۴ بَاب صِفَةِ النَّارِ وَاَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ غَسَّاقًا یُقَالُ غَسَقَتْ عَیْنُهٗ وَیَغْسِقُ

باب ۲۹۴۔ دوزخ کا بیان اور یہ ثابت ہے کہ وہ پیدا ہو چکی ہے غساق کے معنی میں دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والا بدبو

الْجُرْحُ وَكَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسَقَ وَاحِدٌ غِسْلِيْنُ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهٗ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِيْنَ فِعْلِيْنٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ خَطَبٌ م بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهٗ حَاصِبًا الرِّيْحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ مَاتَرْمِيْ بِهِ الرِّيْحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ مَا يُرْمٰى بِهٖ فِيْ جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبٌ فِي الْاَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِّنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ صَدِيْدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ خَبَتْ طَفِئَتْ تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ اَوْرَيْتُ اَوْقَدْتُ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطُ الْجَحِيْمِ سَوَآءُ الْجَحِيْمِ وَوَسْطُ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ يَخْلُطُ طَعَامُهُمْ وَيَسَاطُ بِالْحَمِيْمِ زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ صَوْتٌ شَدِيْدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيْفٌ وِرْدًا عِطَاشًا غَيًّا خُسْرَانًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُبِهِمُ النَّارُ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُؤُسِهِمْ يُقَالُ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ اِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مَرِيْجٍ مُلْتَبِسٍ مَرِجَ اَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا .

دار مادہ کہا جاتا ہے 'غسقت عینہ و یغسق الجرح اور شاید غساق اور غسق ایک ہی چیز ہے غِسلین کسی چیز کو دھونے سے جو (دھوون) نکلتا ہے اسے غسلین کہتے ہیں' یہ بروزن فعلین ہے ' ماخوذ ہے ' غُسل سے ' جو مادہ زخم اور جانوروں کے زخموں سے نکلے ' عکرمہ نے کہا' کہ حَصَبَ جہنم ' حصب کے معنی حبشی زبان میں لکڑیوں کے ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ حاصباً کے معنی تیز ہوا اور حاصِب وہ چیز ہے جسے ہوا پھینکے 'اور اسی سے ماخوذ ہے 'حصب جہنم 'یعنی جو چیز جہنم میں ڈالی جائے ' کافر جہنم میں ڈالے جائیں گے ' محاورہ ہے کہ حصب فے الارض یعنی گیا اور حصب حصباء الحجارۃ بمعنی سنگریزوں سے ماخوذ ہے 'صدید کے معنی ہیں پیپ اور خون خبت کے معنی ہیں ' بجھ گئی ' تورون بمعنی تم نکالتے ہو' اَوْرَیتُ کے معنی ہیں 'میں نے آگ روشن کی 'للمقوین یعنی مسافروں کیلئے 'قی کے معنی میدان کے ہیں 'ابن عباس نے کہا کہ صراط الجحیم کے معنی دوزخ کا بیچ 'اور درمیان لشوبا من حمیم یعنی ان کے کھانے میں گرم پانی ملایا جائے گا زفیر و شہیق یعنی تیز آواز اور ہلکی آواز وردًا یعنی پیاسے ' غَیًّا کے معنی نقصان ' مجاہد نے کہا' کہ یسجرون یعنی ان پر آگ جلائی جائے گی ' نحاس کے معنی تانبا جو (گرم گرم) ان کے سروں پر ڈالا جائے گا' کہا جاتا ہے ذوقوا یعنی برتو 'اور آزماؤ' اور یہ لفظ ذوق الفم سے ماخوذ نہیں 'مارج کے معنی خالص آگ (کہا جاتا ہے) مرج الامیر رعیتہ جب وہ انہیں ایک دوسرے پر ظلم کرنے کیلئے چھوڑ دے ' مریج کے معنی مخلوط ' مرج امر الناس یعنی لوگوں کا کام غلط ملط ہو گیا ' مرج البحرین ' مَرَجْتَ دَابَّتَكَ یعنی تو نے اپنا چوپایہ (چراگاہ میں) چھوڑ دیا۔

٤٩٠ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ

۴۹۰۔ ابو الولید ' شعبہ ' مہاجر ابو الحسن ' زید بن وہب ' حضرت ابوذر

اَبِی الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ وَھْبٍ یَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدْ حَتّٰی فَاءَ الْفَیْءُ یَعْنِیْ لِلتُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ.

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا (ابھی نماز ظہر نہ پڑھو) ذرا ٹھنڈ ہونے دو ذرا ٹھنڈ ہونے دو، حتی کہ ٹیلوں سے سایہ اتر جائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز (ظہر) کو ذرا ٹھنڈے وقت پڑھو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہے۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَکْوَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ.

۴۹۱۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ذکوان، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہے۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا فَقَالَتْ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَھَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَاَشَدُّ مَاتَجِدُوْنَ فِی الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَاتَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْھَرِیْرِ.

۴۹۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ اے خدا میرے ایک حصہ نے دوسرے حصہ کو کھالیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس جاڑوں میں، دوسرا گرمیوں میں، لہٰذا تم جو گرمی اور سردی کی شدت دیکھتے ہو (وہ انہیں سانسوں کا اثر ہے)۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ الضُّبَعِیِّ قَالَ کُنْتُ اُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَکَّۃَ فَاَخَذَتْنِی الْحُمّٰی فَقَالَ اَبْرِدْھَا عَنْکَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْھَا بِالْمَآءِ اَوْقَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَکَّ ھَمَّامٌ.

۴۹۳۔ عبداللہ بن محمد، ابو عامر، ہمام، ابوجمرۃ ضبعیؒ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا، پھر مجھے بخار آگیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آب زمزم سے اسے ٹھنڈا کر، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے، تو اسے پانی سے یا فرمایا، آب زمزم سے ٹھنڈا کرو! ہمام کو شک ہو گیا ہے۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبَایَۃَ بْنِ رَفَاعَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحُمّٰی مِنْ فَوْرِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْھَا عَنْکُمْ بِالْمَآءِ.

۴۹۴۔ عمرو بن عباس، عبدالرحمٰن، سفیان، ان کے والد، عبایہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے، لہٰذا اسے تم پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۵ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ.

۴۹۵ـ مالک بن اسمٰعیل' زہیر' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' بخار جہنم کی تیزی سے ہے' لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۶ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ.

۴۹۶ـ مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے' لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۷ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا.

۴۹۷ـ اسمٰعیل بن ابی اویس' مالک' ابو الزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تمہاری آگ (کی حرارت) جہنم کی آگ (کی حرارت) کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے' عرض کیا گیا' یارسول اللہ (ہماری آگ کی حرارت) کافی ہے' فرمایا کہ وہ اس پر انہتر حصہ زیادہ کر دی گئی ہے' ہر حصہ میں اتنی ہی گرمی ہے۔

۴۹۸ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَامَالِكُ.

۴۹۸ـ قتیبہ بن سعید' سفیان' عمرو' عطاء' صفوان بن یعلی' حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک" (داروغہ جہنم)

۴۹۹ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيْلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُوْنَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُوْلُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيْرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ أَيْ

۴۹۹ـ علی' سفیان' اعمش' ابووائل سے روایت کرتے ہیں' ابووائل کہتے ہیں' کہ اسامہ سے کہا گیا' کہ اے کاش آپ فلاں شخص (یعنی حضرت عثمان) کے پاس جاتے اور ان سے (فتنہ کی آگ بجھانے کے سلسلے میں) گفتگو کرتے تو اسامہ نے کہا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے صرف تمہارے سنانے کے لئے بات چیت کرتا ہوں' میں تو بغیر اس کے کہ (فتنہ) کے نئے باب کا آغاز کروں ان سے خلوت میں گفتگو کرتا ہوں' میں فتنہ پیدا کرنے والا سب سے پہلا شخص نہیں بن سکتا' اور نہ میں اس شخص کو جو میرا حاکم ہے' یہ کہوں گا' کہ وہ تمام لوگوں سے بہتر ہے' جب سے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سن چکا ہوں' کہ لوگوں نے کہا کہ آپ نے کیا بات سنی ہے' انہوں نے فرمایا' کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

فُلَانُ مَاشَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَا كُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ.

سنا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائیگا' پھر اسے جہنم میں ڈالا جائیگا' تو اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی' پس وہ اس طرح گردش کریگا' جس طرح گدھا ایک چکی کو لیکر (اسکے گرد) گھومتا ہے' پھر دوزخی اسکے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں تیرا یہ حال کیوں ہے' کیا تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا نہ تھا' وہ کہے گا (ہاں) میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا' مگر خود اچھی باتوں پر عمل نہ کرتا تھا اور تم کو بری باتوں سے روکتا تھا' مگر خود برائیوں میں مبتلا ہو جاتا تھا۔

۲۹۵ بَاب صِفَةِ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَ يُقْذَفُوْنَ يُرْمَوْنَ دُحُوْرًا مَطْرُوْدِيْنَ وَاصِبٌ دَآئِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحُوْرًا مَطْرُوْدًا يُقَالُ مَرِيْدًا مُتَمَرِّدًا بَتَّكَهٗ قَطَّعَهٗ وَاسْتَفْزِزْ اِسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانُ وَالرَّجْلُ الرَّجَالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَّتَجْرٍ لَاَحْتَنِكَنَّ لَاَسْتَاْصِلَنَّ قَرِيْنٌ شَيْطَانٌ.

باب ۲۹۵۔ ابلیس اور اس کے لشکروں کا بیان مجاہد کہتے ہیں' یقذفون' یعنی ان کو پھینک کر مارا جاتا ہے (دحورا) یعنی دھتکارے ہوئے واصب کے معنی دائمی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' کہ مدحوراً یعنی راندہ ہوا' مریداً یعنی سرکش' بتکہ یعنی اسے کاٹ ڈالا استفزاز کے معنی خفیف اور ہلکا سمجھ (کر بہکا) بخیلک یعنی اپنے سواروں کو' رجل کے معنی پیادہ' اس کا مفرد راجل ہے جیسے صاحب کی جمع صحب اور تاجر کی جمع تجر ہے لَاَحْتَنِكَنَّ یعنی جڑ سے نکال پھینکوں گا' قرین کے معنی شیطان۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ اِلَيَّ هِشَامٌ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ وَوَعَاهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهٗ حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَاوَدَعَا ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْهِمَا فِيْهِ شِفَائِيْ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِمَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ

۵۰۰۔ ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا' لیث نے کہا کہ مجھے ہشام نے ایک خط لکھا' جس میں لکھا تھا کہ' میں نے اپنے والد' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور میں نے اسے خوب یاد رکھا ہے' کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا' جس کا یہ اثر ہوا' کہ آپ کو نہ کئے کام کے متعلق یہ خیال ہو تا کہ کر لیا ہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (اللہ سے اپنی شفا کی) خوب دعا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا' کیا تمہیں معلوم ہے' کہ اللہ تعالیٰ نے وہ چیز مجھے بتا دی' جس سے میری شفا ہو' میرے پاس دو آدمی آئے' ایک میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پائنتی کی طرف' تو ایک نے دوسرے سے کہا' کہ اس شخص کو کیا

طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ اِلَيْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَآئِشَةَ حِيْنَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَاَنَّهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهٗ فَقَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِیَ اللّٰهُ وَخَشِيْتُ اَنْ يُّثِيْرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ .

بیماری ہے‘ دوسرے نے کہا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے کہا یہ جادو کس نے کیا ہے‘ دوسرے نے جواب دیا‘ لبید بن اعصم نے پہلے نے کہا کہ کس چیز میں‘ دوسرے نے جواب دیا‘ کنگھی اور روئی کے گالے میں اور کھجور کی کلی کے اوپر والے چھلکے میں‘ پہلے نے کہا یہ چیزیں کہاں ہیں‘ دوسرے نے جواب دیا کہ ذروان کے کنویں میں‘ تو آپ وہاں تشریف لے گئے‘ پھر واپس آئے‘ تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس کنویں کے قریب کھجور کے درخت ایسے معلوم ہوتے تھے‘ جیسے (بھوتوں کے سر) یا شیطان کی کھوپڑیاں‘ میں نے عرض کیا‘ وہ جادو کی ہوئی چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلوالیں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں‘ لیکن اللہ نے مجھے شفا عطا فرمائی‘ اور یہ اندیشہ ہوا کہ (ان کے نکلوانے سے) لوگوں میں فساد نہ پھیل جائے‘ پھر وہ کنواں بند کر دیا گیا۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ .

۵۰۱۔ اسمٰعیل بن ابی اویس‘ ان کے بھائی سلیمان بن بلال‘ یحییٰ بن سعید‘ سعید بن مسیب‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی گدی پر سونے میں شیطان تین گرہیں باندھ دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ”ابھی بہت رات پڑھی ہے‘ ابھی سوجا“ جب وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے‘ پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری بھی کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز پڑھے‘ تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں‘ اور اسکی صبح فرحت وانبساط اور شگفتہ خاطری سے نمودار ہوتی ہے (اور دن بھر یہی کیفیت رہتی ہے) ورنہ کبیدہ خاطری اور کسل مندی سے دوچار رہتا ہے۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِیْ اُذُنَيْهِ اَوْقَالَ فِیْ اُذُنِهٖ .

۵۰۲۔ عثمان بن ابی شیبہ‘ جریر‘ منصور‘ ابووائل‘ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کے سامنے ایک ایسے آدمی کا ذکر ہوا جو صبح تک تمام رات سوتا رہا‘ آپ نے فرمایا کہ آدمی کے کانوں میں (یا فرمایا کان میں) شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ

۵۰۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل‘ ہمام‘ منصور‘ سالم بن ابوالجعد‘ کریب‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت

كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ ۔

مآب ﷺ نے فرمایا' دیکھو! جب کوئی تم میں سے اپنی گھر والی کے پاس (جماع کے لئے) جائے اور یہ پڑھ لے "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم کو شیطان (کے اثر) سے بچا اور جو (اولاد) ہمیں عطا فرمائے' اسے بھی شیطان سے بچا' پھر ان کے جو بچہ پیدا ہوگا تو شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

٥٠٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوْا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ اَوِ الشَّيْطَانِ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ ۔

۵۰۴۔ محمد' عبدہ' ہشام بن عروہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ دیکھو! جب آفتاب کا کنارہ طلوع ہو تو نماز ترک کردو' یہاں تک کہ وہ پورا طلوع ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارہ غروب ہو تو نماز ترک کردو یہاں تک کہ پورا غروب ہو جائے' اور تم اپنی نماز آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نہ پڑھا کرو' کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

٥٠٥ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّبَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ ۔

۵۰۵۔ ابو معمر' عبدالوارث' یونس حمید بن ہلال' ابو صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے سامنے سے نماز پڑھتے میں کوئی گزرے تو وہ اسے روک دے' اگر نہ مانے تو پھر روکے' اور اگر پھر بھی نہ مانے تو اس سے لڑے' کیونکہ وہ (گزرنے والا) شیطان ہے' اور عثمان بن ہیثم عوف' محمد بن سیرین' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا' ایک آنے والا میرے پاس آیا اور دونوں ہاتھ بھر کے غلہ لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلوں گا' پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی (اس میں یہ بھی تھا) پھر اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر سونے کے لئے جاؤ اور آیۃ الکرسی پڑھ لو تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا اور شیطان صبح تک تمہارے پاس بھی نہ پھٹکے گا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہے تو جھوٹا مگر اس نے یہ بات سچ کہی اور وہ شیطان تھا۔

٥٠٦ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۵۰۶۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت ابو ہریرہ

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِی الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰی يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ.

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے' اور کہتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ اور فلاں کو کس نے؟ حتیٰ کہ یہ کہتا ہے (بتاؤ) تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہاں تک معاملہ پہنچ جائے تو اللہ سے پناہ مانگنا اور خاموش ہو جانا چاہئے۔

۵۰۷ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ اَنَسٍ مَّوْلَی التَّيْمِيِّيْنَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ.

۵۰۷۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل ابن شہاب، تیمیین کے آزاد کردہ غلام ابن ابی انس، ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

۵۰۸ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰی قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْاَوَيْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَی النَّصَبَ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِیْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ.

۵۰۸۔ حمیدی، سفیان، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس، حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے فرمایا، ہمارا کھانا لاؤ تو خادم نے عرض کیا، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب ہم چٹان کے پاس پہنچے تھے، تو میں مچھلی بھول گیا اور مجھے اس کی یاد شیطان ہی نے بھلائی ہے، اور حضرت موسیٰ کو اس سفر میں تکان محسوس نہ ہوئی، یہاں تک کہ آپ اللہ کی مقرر کی ہوئی جگہ سے آگے بڑھ گئے۔

۵۰۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ اِلَی الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۵۰۹۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب ﷺ کو مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ یہاں ہے، فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

۵۱۰ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَجْنَحَ

۵۱۰۔ یحییٰ بن جعفر، محمد بن عبداللہ انصاری، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کو تاریکی چھانے لگے تو اپنے بچوں کو (گھروں سے) باہر نہ جانے دو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے

اَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْ صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَحَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَطْفِيءْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَائَكَ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَ كَ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَلَوْتَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا .

ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو' اور اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ گل کردو اور اللہ کا نام لے کر اپنے پانی کا برتن بند کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن ڈھانک دو اور اگر ڈھانکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو عرضاً کوئی چیز اس پر رکھ دو۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِیْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِیْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِكُمَا سُوْءً اَوْقَالَ شَيْئًا .

۵۱۱۔ محمود بن غیلان' عبدالرزاق' معمر' زہری' علی بن حسین' حضرت صفیہ بنت حیی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دفعہ) حالت اعتکاف میں (مسجد میں) تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے رات کو آئی میں نے آپ سے کچھ گفتگو کی پھر میں واپسی کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرے ساتھ مجھے پہنچانے کیلئے کھڑے ہوئے' اور صفیہ کا قیام اسامہ بن زید کے مکان پر تھا' اتنے میں دو انصاری ادھر سے گزرے' جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو (اس حال میں) دیکھا تو تیزی سے چلے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ذرا ٹھہرو' (عورت) صفیہ بنت حیی (میری زوجہ) ہیں (دل میں کچھ اور خیال نہ کرنا) انہوں نے کہا' یارسول اللہ! سبحان اللہ (کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دوسرے قسم کے خیالات کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے' (۱) مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں (میری طرف سے) کوئی برائی (یا بدگمانی) نہ ڈال دے۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَاَحَدُهُمَا اِحْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْقَالَهَا

۵۱۲۔ عبدان' ابوحمزہ' اعمش' عدی بن ثابت' حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی باہم گالم گلوچ کر رہے تھے' ان میں سے ایک کا منہ (مارے غصہ کے) لال ہو گیا اور رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس بات کو کہدے تو اس کا غصہ جاتا رہے' اگر یہ اعوذ

(۱) یا تو حقیقتاً حق تعالیٰ نے شیطان کو یہ قدرت دی ہے کہ وہ خون کی طرح انسان کے باطن اور رگوں میں دوڑتا ہے، یا یہ کنایہ ہے اسکی طرف سے کثرت کے ساتھ ڈالے جانے والے وساوس سے، کہ وہ وساوس اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ گویا کہ وہ خون کے اندر شامل ہو کر انسان کے رگ و پے میں دوڑتے ہیں۔

ذَهَبَ عَنْهُ مَايَجِدُلَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَايَجِدُ قَالُوْا لَهٗ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ.

باللہ من الشیطان کہدے تو اس کا غصہ جاتا رہے' اگر یہ اعوذ باللہ من الشیطان کہدے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے' لوگوں نے اس سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمارہے ہیں کہ اعوذ باللہ من الشیطان پڑھ لے تو اس نے جواب دیا کیا مجھے جنون ہو گیا ہے (کہ شیطان سے پناہ مانگوں)۔

۵۱۳ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنِيْ فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ.

۵۱۳۔ آدم' شعبہ' منصور' سالم بن ابوالجعد' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گھروالی کے پاس (جماع کے لئے) آئے اور یہ دعا پڑھ لے' اللهم جنبنی الشیطان وجنب الشیطان مارزقتنی' تو ان کے اگر بچہ پیدا ہو' تو شیطان نہ اسے ضرر پہنچا سکے گا اور نہ اس پر قابو پا سکے گا' اعمش' سالم' کریب بھی حضرت ابن عباس سے یہی روایت کرتے ہیں۔

۵۱۴ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةً فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِيْ فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَهٗ.

۵۱۴۔ محمود' شبابہ' شعبہ' محمد بن زیاد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آیا اور نماز توڑ ڈالنے کی پوری کوشش کی (مگر) اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا' پھر پوری حدیث بیان کی۔

۵۱۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِيَ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْاِنْسَانِ وَقَلْبِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى لَايَدْرِيْ اَثَلٰثًا صَلّٰى اَوْاَرْبَعًا فَاِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلٰثًا صَلّٰى اَوْاَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

۵۱۵۔ محمد بن یوسف' اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز (۱) مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے' جب اذان ختم ہو جائے تو سامنے آجاتا ہے' پھر جب اقامت ہوتی تو بھاگتا ہے' اور جب پوری ہو جائے تو سامنے آجاتا ہے' اور انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے' اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر' اور فلاں کام یاد کر' حتیٰ کہ اس شخص کو یہ یاد نہیں رہتا کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار' تو جب کسی کو یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں ہیں' یا چار تو (فقہ کی تفصیل کے مطابق) سہو کے دو سجدے کرے۔

(۱) یہ "ولہ ضراط" کا ترجمہ ہے اسکا حقیقی معنی بھی مراد ہو سکتا ہے اور دوسری روایات (اکل شرب وغیرہ) سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے اور اسکا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ انتہائی پریشانی اور [illegible] حالی میں بھاگتا ہے کہ پیچھے دیکھنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي اٰدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعِهٖ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ

۵۱۶۔ ابوالیمان ' شعیب ' ابوالزناد ' اعرج ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بنی آدم کے پیدا ہوتے وقت شیطان اس کے پہلو میں ٹھوکے مارتا ہے ' سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ تو ٹھوکا مارنے گیا تھا (مگر اس کا ہاتھ انکے جسم تک نہ پہنچ سکا) تو اس نے اوپر کی جھلی ہی میں ٹھوکا مار دیا۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَقُلْتُ مَنْ هٰهُنَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ اَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۱۷۔ مالک بن اسمٰعیل ' اسرائیل ' مغیرہ ' ابراہیم ' علقمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں گیا تو میں نے لوگوں سے پوچھا ' یہاں کوئی (صحابی) ہیں؟ انہوں نے کہا ' ابو الدرداء ہیں اس نے کہا کیا تم میں وہ شخص بھی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی شیطان سے محفوظ رکھا ہے۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَمَّارًا قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَخْبَرَهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ وَالْعَنَانُ الْغَمَامُ بِالْاَمْرِ يَكُوْنُ فِي الْاَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِيْنُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَةُ فَيَزِيْدُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ .

۵۱۸۔ سلیمان بن حرب ' شعبہ ' مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی شیطان سے محفوظ رکھا ہے ' عمار بن یاسر ہیں ' لیث ' خالد بن یزید ' سعید بن ابی ہلال ' ابوالاسود ' عروہ ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے بادل میں آکر ان کاموں کا تذکرہ کرتے ہیں جو دنیا میں ہوں گے ' تو شیاطین ان میں سے کوئی ایک آدھ بات سن بھاگتے ہیں اور اسے کاہنوں کے کان میں اس طرح ڈال دیتے ہیں جیسے شیشی میں (پانی وغیرہ) ڈالا جاتا ہے ' تو وہ کاہن اس میں سو جھوٹ کا اضافہ (کر کے بیان) کرتے ہیں۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ اَحَدُكُمْ اِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ .

۵۱۹۔ عاصم بن علی ' ابن ابی وھب ' سعید مقبری ' ان کے والد حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اس کو روکے ' کیونکہ جب جمائی لیتے وقت کوئی ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ

۵۲۰۔ زکریا بن یحییٰ ' ابواسامہ ' ہشام ' ان کے والد ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ احد کے دن جب کفار بھاگنے لگے تو ابلیس نے چلا کر کہا ' اے مسلمانو! اپنے پیچھے والوں

الْمُشْرِكُوْنَ فَصَاحَ اِبْلِيْسُ، اَىْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِىَ وَاُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ اَىْ عِبَادَاللّٰهِ اَبِىْ اَبِىْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَازَالَتْ فِىْ حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ.

مارو (کہ کافر ہیں حالانکہ پیچھے بھی مسلمان تھے) لہٰذا آگے والے پیچھے کی طرف ٹوٹ پڑے، اور باہم لڑنے لگے، حذیفہ نے اپنے والد یمان کو دیکھا (کہ مسلمان ان پر حملہ کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ مسلمان تھے) تو کہنے لگے کہ اے مسلمانو! میرے والد میرے والد (مسلمان ہیں) مگر خدا کی قسم وہ نہ رکے حتی کہ انکے باپ کو قتل کر دیا، حذیفہ نے کہا اللہ تمہیں معاف فرمائے، عروہ کہتے ہیں کہ حذیفہ کو برابر اس بات کا رنج رہا، حتی کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا سَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِى الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ.

۵۲۱۔ حسن بن ربیع، ابوالاحوص، اشعث، ان کے والد، مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دست برد ہے، جو شیطان تم میں سے کسی کو نماز میں کرتا ہے۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۲۔ ابوالمغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، حضرت عبداللہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا (سند اول)

۵۲۳۔ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى ابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهٗ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَاتَضُرُّهٗ.

۵۲۳۔ سلیمان بن عبدالرحمٰن، ابوالولید، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ، اپنے والد ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، پس جو تم میں سے کوئی ایسا برا خواب دیکھے جو ڈراؤنا ہو تو وہ اپنی بائیں جانب تھتکارے اور اللہ کے ذریعے اس کے شر سے پناہ مانگے، تو وہ خواب اسے کچھ بھی ضرر نہ پہنچائے گا۔ (سند دوم)

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ مَّوْلٰى اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ فِىْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ

۵۲۴۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوبکر کے آزاد کردہ غلام سمی، ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزانہ سو مرتبہ یہ دعا پڑھی (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی حکومت ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، سو نیکیاں اس

عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

کے لئے لکھ لی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹادی جائیں گی' اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے بہتر ثواب کا عمل پیش نہیں کر سکے گا' ہاں وہ شخص کر سکے گا جس نے اس دعا کو اس سے زیادہ پڑھا ہو۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسَآءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ اَيْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ وَلَاتَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَالَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

۵۲۵۔ علی بن عبداللہ' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' صالح' ابن شہاب' عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید' محمد بن سعد بن ابی وقاص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہی تھیں اور اونچی آوازوں سے خوب زور سے گفتگو کر رہی تھیں' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ اُٹھ کے جلدی سے پردہ میں چلی گئیں' رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہنستے ہوئے آنے کی اجازت دی' حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا کرے آپ ہمیشہ تبسم ریز رہیں (اس وقت باعث تبسم کیا ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہو رہا ہے' جو میرے پاس تھیں' جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں گھس گئیں' حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (بہ نسبت میرے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرنے کا زیادہ حق تھا' پھر عمرؓ نے (عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے) کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتیں' انہوں نے کہا ہاں! تم رسول اللہ کی بہ نسبت زیادہ درشت اور سخت ہو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' قسم ہے' اس ذات کی' جس کے قبضہ میں میری جان ہے' جب تمہیں شیطان کسی راستہ میں چلتے ہوئے دیکھتا ہے' تو تمہارے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر ہو لیتا ہے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ

۵۲۶۔ ابراہیم بن حمزہ' ابن ابی حازم' یزید' محمد بن ابراہیم' عیسیٰ بن طلحہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا جب کوئی نیند سے بیدار ہو اور وضو کرے تو تین مرتبہ ناک (میں پانی ڈال کر) جھاڑنا چاہئے کیونکہ شیطان رات اس کی ناک کے بانسہ میں گزارتا ہے۔

ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ.

۲۹٦ بَاب ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ اِلٰى قَوْلِهٖ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ بَخْسًا نَقْصًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُفَّارُ قُرَيْشٍ نِ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَاوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ.

باب ۲۹٦۔ جنات اور انکے ثواب و عقاب کا بیان' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اے جن و انس کے گروہ! کیا میرے پیغمبر تمہارے پاس میری آیتیں بیان کرتے ہوئے اور اس (قیامت کے) دن کی پیشی سے ڈراتے ہوئے نہیں آئے' عما یعملون تک بخسا کے معنی نقصان' مجاہد نے فرمایا کہ آیت کریمہ 'اور ان کافروں نے خدا اور جنوں کے درمیان رشتہ قائم کیا ہے' کی تشریح یہ ہے کہ کفار قریش یوں کہا کرتے تھے' کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ان فرشتوں کی ماں ہیں' اللہ تعالیٰ نے (اس کی تردید میں) فرمایا' بے شک جنات جانتے ہیں کہ وہ حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے' جند محضرون' یعنی عندالحساب۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِذْصَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ مَصْرِفًا مَعْدِلًا صَرَفْنَا اَيْ وَجَّهْنَا.

۵۲۷۔ قتیبہ' مالک' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ ان سے ایک دن ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو' جب تم اپنی بکریوں کے ساتھ جنگل میں ہوا کرو' پھر نماز کی اذان دو' تو اپنی آواز کو اذان میں بلند کر لیا کرو' کیونکہ موذن کی آواز جو جن وانس یا اور کوئی چیز سنے' وہ قیامت کے روز اس کے واسطے گواہی دے گی' ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ سے سنی ہے اور فرمان الٰہی اور وہ وقت یاد کیجئے جب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جنات کی ایک جماعت کا رخ پھیر دیا' جو قرآن پاک سنتے تھے جب وہ قرآن کی تلاوت میں پہنچے تو کہنے لگے کہ خاموش رہو' جب تلاوت ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کے پاس ڈرانے کے واسطے واپس لوٹے فی ضلال مبین تک (اس سے جنات کا مکلف ہونا معلوم ہوا) مصرفا لوٹنے کی جگہ 'صرفنا' یعنی ہم نے متوجہ کیا' رخ پھیر دیا۔

۲۹۷ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ

باب ۲۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول اور اللہ نے زمین میں ہر قسم کے

كُلِّ دَآبَّةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَآنُّ وَالْاَفَاعِيُ وَالْاَسَاوِدَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا فِيْ مُلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ يُقَالُ صَافَّاتٌ بُسُطٌ اَجْنِحَتُهُنَّ يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ .

جانور پھیلا دیئے کا بیان ' ابن عباسؓ نے فرمایا ' ثعبان ' نر سانپ کو کہتے ہیں ' کہا جاتا ہے ' کہ سانپ کی مختلف قسمیں ہیں ' جیسے جانّ باریک سانپ افاعیٰ اژدہے ' اساود کالے ناگ (وغیرہ) اٰخِذٌبِنَا صِیَتِھَا یعنی (سب کے سب) اس کی حکومت اور سلطنت میں ہیں۔ کہا جاتا ہے صافات کے معنی ہیں وہ اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے ہیں یَقْبِضْنَ یعنی اپنے پروں کو (سمیٹنے اور پھٹ پھٹا کر) مارتے ہیں۔

۵۲۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً لِاَقْتُلَهَا فَنَادَانِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ لَاتَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ اِنَّهٗ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَاٰنِيْ اَبُوْلُبَابَةَ اَوْزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَاِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَاٰنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ .

۵۲۸ ـ عبداللہ بن محمد ' ہشام بن یوسف ' معمر ' زہری ' سالم ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب ﷺ کو ممبر پر خطبہ کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سانپوں کو مار ڈالو (بالخصوص ان سانپوں کو) جن کے سر پر دو نقطے ایک سیاہ ایک سفید ' (۱) (یا جسم پر دو لکیریں) ہوں اور دم بریدہ (یا چھوٹی دم کے) سانپوں کو بھی مار ڈالو ' کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی روشنی مٹاتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں ' حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک روز میں ایک سانپ کو مارنے کیلئے بل سے نکال رہا تھا کہ مجھے ابولبابہ نے آواز دے کر کہا کہ اسے نہ مارو ' میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے ' انہوں نے کہا کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے جنہیں عوامر کہتے ہیں ' منع فرما دیا تھا ' عبدالرزاق نے معمر سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ مجھے ابولبابہ یا زید بن الخطاب نے کہا اور اس کے متابع حدیث یونس و ابن عیینہ و اسحق کلبی اور زبیدی نے روایت کی ہے اور صالح و ابن ابی حفصہ و ابن مجمع نے زہری ' سالم ' ابن عمرؓ سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔

۲۹۸ بَاب خَيْرِ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ

باب ۲۹۸ ـ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں وہ لیکر

(۱) پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وجوباً سانپوں کے مارنے کا حکم فرمایا تھا پھر یہ وجوب تو ختم ہو گیا اب اس کے بعد سانپوں کے مارنے کے بارے میں اختیار ہے ' لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اگر گھر سے کوئی غیر مضر سانپ نکلے تو مارنے سے پہلے اسے تنبیہ کر دو کیونکہ بعض اوقات جنات بھی سانپ کی شکل میں آجاتے ہیں۔

بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ.

پہاڑوں کے دروں میں چلا جائے گا۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ.

۵۲۹۔ اسمٰعیل بن ابی اویس، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ، ان کے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں جنہیں وہ پہاڑوں کے دروں اور جنگلوں میں لے کر چلا جائے اور اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِىْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِىْ اَهْلِ الْغَنَمِ.

۵۳۰۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کفر کا سر مشرق کی طرف ہے، فخر اور تکبر اونٹ اور گھوڑے والوں میں ہے، اور کاشتکار گاؤں والوں میں ہے، اور سکون بکری والوں میں ہے۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِىْ قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو وَّاَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا اَلَا اِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِى الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِىْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

۵۳۱۔ مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے، سختی اور سنگدلی ان کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس (کھڑے ہو کر چلاتے) ہیں، جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں، یعنی قبائل ربیعہ و مضر میں (یعنی عراق اور اس کی سرحد پر)

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا.

۵۳۲۔ قتیبہ، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کے رحمت و فضل کی دعا مانگو، کیونکہ اس مرغ نے فرشتہ دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو، کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۵۳۳۔ اسحٰق، روح، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کی تاریکی آنے لگے، یا فرمایا جب شام ہو جائے تو تم اپنے بچوں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَحَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوْا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَمَا اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ .

کو باہر نکلنے سے باز رکھو' کیونکہ اس وقت میں شیاطین پھیل جاتے ہیں' اور جب تھوڑی رات گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہیں اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دو' کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا' اور عمرو بن دینار' جابر بن عبداللہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں' لیکن وہ "اللہ کا نام لے کر" کے الفاظ روایت نہیں کرتے۔

٥٣٤ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ لَايَدْرِیْ مَافَعَلَتْ وَاِنِّیْ لَا اَرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاةِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِیْ مِرَارًا فَقُلْتُ اَفَاَقْرَءُ التَّوْرَاةَ .

۵۳۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب' خالد' محمد' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا' معلوم نہیں کیا ہوا' میرا خیال ہے کہ یہ چوہے (مسخ شدہ صورت میں) وہی گمشدہ گروہ ہے' یہی وجہ ہے کہ جب چوہوں کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے' تو نہیں پیتے اور جب بکری وغیرہ کا دودھ رکھا جائے' تو پی لیتے ہیں پھر میں نے کعب سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا تم نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کئی مرتبہ مجھ سے یہی کہا تو میں نے کہا کہ اور کیا میں تورات پڑھا ہوا ہوں؟ (مسخ شدہ اقوام کے تین دن سے زیادہ زندہ نہ رہنے کی وحی آنے سے پہلے کی یہ حدیث ہے)

٥٣٥ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ .

۵۳۵۔ سعید بن عفیر' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو فویسق فرمایا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مارنے کا حکم دیتے نہیں سنا اور سعد بن ابی وقاص کا یہ دعویٰ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مارنے کا حکم دیا ہے۔

٥٣٦ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ .

۵۳۶۔ صدقہ' ابن عیینہ' عبدالحمید بن جبیر' ابن شیبہ' سعید بن مسیب' حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے گرگٹ کے مارنے کا حکم دیا ہے۔

٥٣٧ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ

۵۳۷۔ عبید بن اسمٰعیل' ابواسامہ' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰہُ عَنھَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ اقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ یَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَیُصِیْبُ الْحَمْلَ .

فرمایا' دو دھاری والے سانپ کو مار ڈالو' کیونکہ وہ اندھا کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

۵۳۸ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَقَالَ اِنَّہٗ یُصِیْبُ الْبَصَرَ وَیُذْھِبُ الْحَمْلَ.

۵۳۸ـ مسدد' یحیٰی' ہشام' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دم بریدہ سانپ کو مارنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہ اندھا کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

۵۳۹ـ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ الْقُشَیْرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ عُمَرَ کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ ثُمَّ نَھٰی قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ ھَدَمَ حَائِطًا لَّہٗ فَوَجَدَ فِیْہِ سِلْخَ حَیَّۃٍ فَقَالَ انْظُرُوْا اَیْنَ ھُوَ فَنَظَرُوْا فَقَالَ اقْتُلُوْہُ فَکُنْتُ اَقْتُلُھَا لِذٰلِکَ فَلَقِیْتُ اَبَا لُبَابَۃَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ قَالَ لَاتَقْتُلُوا الْجِنَّانَ اِلَّا کُلَّ اَبْتَرَذِیْ طُفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ یُسْقِطُ الْوَلَدَوَ یُذْھِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْہُ.

۵۳۹ـ عمرو بن علی' ابن ابی عدی' ابو یونس قشیری' ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ (پہلے) سانپوں کو مارا کرتے تھے پھر منع کرنے لگے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دیوار گرا دی تو اس میں ایک سانپ کی کینچلی دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ دیکھو! سانپ کہاں ہے؟ لوگوں نے دیکھا (اور آپ کو بتایا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو' تو میں اسی وجہ سے سانپ مارا کرتا تھا' پھر میری ملاقات ابولبابہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سوائے دم بریدہ اور دھاری والے سانپ کے کسی کو نہ مارو کیونکہ یہ حمل کو گرا دیتا ہے اور بینائی کو ختم کر دیتا ہے' لہٰذا اسے مار ڈالو۔

۵۴۰ـ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ فَحَدَّثَہٗ اَبُوْلُبَابَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ نَھٰی عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُیُوْتِ فَاَمْسَکَ عَنْھَا .

۵۴۰ـ مالک بن اسمٰعیل' جریر بن حازم' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (پہلے) سانپوں کو مارا کرتے تھے' پھر ان سے ابولبابہ نے حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے' تو وہ سانپ مارنے سے باز آ گئے۔

۲۹۹ بَاب خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ .

باب ۲۹۹ـ پانچ فاسق (موذی) جانوروں کو حرم میں مارنے کی اجازت کا بیان۔

۵۴۱ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْفَارَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَیَّاوَالْغُرَابُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ .

۵۴۱ـ مسدد' یزید بن زریع' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور فاسق ہیں' انہیں حرم میں بھی مارا جا سکتا ہے' چوہا' بچھو' چیل' کوا اور کاٹنے والا کتا۔

٥٤٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ .

۵۴۲۔ عبداللہ بن مسلمہ ' مالک ' عبداللہ بن دینار ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ' پانچ جانور فاسق ہیں ' جو انہیں حالت احرام میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے ' بچھو ' چوہا کاٹنے والا کتا ' کوا اور چیل۔

٥٤٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ خَمِّرُوْا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَآءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّ خَطْفَةً وَاَطْفِئُوْا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيْبٌ عَنْ عَطَآءٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ .

۵۴۳۔ مسدد ' حماد بن زید ' کثیر ' عطاء ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعاروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شام کے وقت برتنوں کو ڈھانک دو اور پانی کے برتنوں کا منہ بند کر دو ' اور دروازوں کو بند کر دو اور اپنے بچوں کو عشا کے وقت باہر جانے سے باز رکھو۔ کیونکہ اس وقت جنات پھیل جاتے ہیں اور ان کی دست برد ہوتی ہے ' اور سوتے وقت چراغ (۱) کو بجھا دو ' کیونکہ چوہا کبھی (جلتی) بتی کھینچ لے جاتا ہے ' جس سے گھر والے سوختہ سامان ہو جاتے ہیں اور ابن جریج و حبیب نے عطاء سے فان الشیطان کے الفاظ روایت کئے ہیں۔

٥٤٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ اِذْخَرَجَتْ حَيَّةٌ مِّنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَا هَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ فِيْ جُحْرِ هَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّا هَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً وَتَا بَعَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ

۵۴۴۔ عبدہ بن عبداللہ، یحیٰی بن آدم، اسرائیل ' منصور ' ابراہیم، علقمہ ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ سورہ مرسلات نازل ہوئی ہم اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سیکھ رہے تھے ' کہ ایک سانپ اپنے بل سے نکلا ہم اسے مارنے کیلئے دوڑے، لیکن وہ ہم سے پہلے چل دیا اور اپنے بل میں گھس گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ' وہ تمہارے ضرر سے اسی طرح محفوظ رہا ' جس طرح تم اس کے ضرر سے ' ابراہیم ' اسرائیل ' اعمش ' علقمہ ' عبداللہ سے ایسی ہی روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے تروتازگی سے سیکھ رہے تھے ' اور اسی کے متابع روایت کی ہے ' ابو عوانہ نے مغیرہ سے اور حفص و ابو معاویہ و سلیمان بن قرم نے اعمش ابراہیم ' اسود ' عبداللہ سے

(۱) اس حدیث میں بیان کردہ ہدایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بے انتہاء شفقت ہونے پر دلالت کر رہی ہیں کہ ایسے کام اور ایسی چیزیں جن سے لاعلمی اور غفلت کی بناء پر لوگوں کو نقصان ہو سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر متنبہ فرمایا کہ کہیں لوگ لاعلمی میں نقصان میں نہ پڑ جائیں۔

وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ .

روایت کیا ہے۔

٥٤٥ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاكُلُ مِنْ حِشَاشِ الْاَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۴۵۔ نصر بن علی ' عبدالاعلیٰ عبید اللہ بن عمر ' نافع ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل کی گئی اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا ' نہ اسے کھانے کو دیتی تھی ' نہ اسے چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے کھاتی ' عبداللہ ' سعید المقبری ' حضرت ابوہریرہؓ ' رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں (۱)۔

٥٤٦ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَ غَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِبَيْتِهَا فَاُحْرِقَ بِالنَّارِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً .

۵۴۶۔ اسمٰعیل بن ابی اویس ' مالک ' ابوالزناد ' اعرج ' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ' زمانہ ماضی میں ایک نبی (۲) ایک درخت کے نیچے گزرے ' انکو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اسکے چھتے کے متعلق حکم دیا تو وہ درخت کے نیچے سے نکالا گیا پھر اسکے گھر کی بابت حکم دیا تو اسے آگ میں جلادیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ تم نے ایک ہی چیونٹی کو سزا کیوں نہیں دی۔

٣٠٠ بَاب اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَاِنَّ اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءٌ فِي الْاُخْرٰى شِفَآءٌ .

باب ۳۰۰۔ جب کسی کے (کھانے) پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دینا چاہئے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے پر میں شفا ہے کا بیان۔

٥٤٧ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِيْ اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءٌ

۵۴۷۔ خالد بن مخلد ' سلیمان بن بلال ' عتبہ بن مسلم ' عبید بن حنین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اور ڈبو دینا چاہئے پھر نکال کر پھینک دیا جائے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

---

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کوئی جانور اپنی تحویل میں رکھے تو شرعاً اسکی ذمہ داری ہے کہ وہ اسکی غذا وغیرہ کا بھی انتظام کرے، اگر نہیں کر سکتا تو اس جانور کو کھلا چھوڑ دے۔

(۲) یہ نبی حضرت عزیرؑ یا حضرت موسیٰؑ تھے۔

وَفِی الْاُخْرٰی شِفَآءً۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُوْمِنَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِ هَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ۔

۵۴۸۔ حسن بن صباح ' اسحٰق ازرق، عوف ' حسن ' ابن سیرین ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک فاحشہ عورت صرف اس لئے بخش دی گئی کہ اس کا گزر ایک کتے پر ہوا' جو ایک کنویں کے کنارے بیٹھا ہانپ رہا تھا' عنقریب پیاس سے مر جاتا' اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اسے دوپٹہ میں باندھ کر اس کے لئے پانی کھینچا (اور اسے پلادیا) تو اسی بات پر اس کی بخشش ہو گئی۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِیِّ كَمَا اَنَّكَ هٰهُنَا اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔

۵۴۹۔ علی بن عبداللہ 'سفیان 'زہری 'عبیداللہ 'ابن عباس 'حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

۵۵۰۔ عبداللہ بن یوسف 'مالک 'نافع 'حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْكَلْبَ مَاشِيَةٍ۔

۵۵۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل 'ہمام 'یحییٰ ابوسلمہ 'حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کتا پالا تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے' البتہ کھیتی اور مویشیوں کی حفاظت کرنے والے کتے کا یہ حکم نہیں۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی السَّآئِبُ بْنُ يَزِيْدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِیْ زُهَيْرٍ الشَّنُوْئِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا لَّا يُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ

۵۵۲۔ عبداللہ بن مسلمہ 'سلیمان 'یزید بن خصیفہ 'سائب بن یزید' حضرت سفیان بن زہیر شنوی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کتا پالے نہ اس سے زراعت کو فائدہ ہو 'نہ مویشیوں کو (کہ ان کی حفاظت کرے) تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے 'سائب نے کہا' کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟

قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِىْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ.

انہوں نے کہا قسم اس کعبہ کے پروردگار کی ہاں۔

كِتَابُ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

انبیاء علیہم السلام کا بیان

٣٠١ بَاب خَلْقِ اٰدَمَ وَذُرِّيَّتِهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً صَلْصَالٌ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّالْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْاِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ فَمَرَّتْ بِهٖ اسْتَمَرَّبِهَا الْحَمْلُ فَاَتَمَّتْهُ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اَنْ تَسْجُدَ .

باب ۳۰۱۔ حضرت آدم اور انکی ذریت کی پیدائش کا بیان ' صلصال یعنی وہ مٹی جس میں ریت کی آمیزش ہو اور پھر وہ ایسے بجے جیسے ٹھیکری بجتی ہے' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسکے معنی ہیں خمیر کی ہوئی ' بدبودار ' ان لوگوں کے نزدیک یہ ماخوذ ہوگا اصل سے (بمعنی بدبودار ہونا ' خمیر اٹھنا اور صل اور صلصل کے ایک ہی معنی ہونگے) جیسے کہا جاتا ہے کہ صر اور صرصر ایک ہی ہیں یعنی وہ آواز جو دروازہ بند کرتے وقت نکلتی ہے اور جیسے کبکبتہ معنی میں کببتہ کے ہے (میں نے اسے اوندھا کر دیا) فمرت بہ یعنی حوا کو حمل برابر رہا ' پھر اسکی مدت پوری ہو گئی ' ان لا تسجد معنی میں ان تسجد کے (یعنی لا زائد ہے)

٣٠٢ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضى اللّٰه عنه لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ اِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ فِىْ كَبَدٍ فِىْ شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَاظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ مَاتُمْنُوْنَ النُّطْفَةُ فِىْ اَرْحَامِ النِّسَآءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ النُّطْفَةُ فِى الْاِحْلِيْلِ كُلُّ شَىْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَآءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِىْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ فِىْ اَحْسَنِ خَلْقٍ اَسْفَلَ

باب ۳۰۲۔ فرمان الٰہی "اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں دنیا میں (اپنا) ایک خلفیہ بنانیوالا ہوں" کا بیان ' ابن عباسؓ نے فرمایا لما علیہا حافظ یعنی مگر اس کا حفاظت کرنے والا ہے فی کبد کے معنی سخت پیدائش ہیں ' ریاشا کے معنی مال ' دوسرے لوگوں نے کہا ہے ' ریاش اور ریش ایک ہی ہیں ' یعنی ظاہری لباس ماتمنون کے معنی ہیں کہ تم منی عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو اور مجاہد نے کہا کہ آیت کریمہ بے شک وہ اس کے واپس کر دینے پر قادر ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ نطفہ کو پھر احلیل ذکر میں واپس کر دے ' جو چیز بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے وہ جفت ہے ' آسمان بھی جفت ہے اور یکتا تو اللہ تعالیٰ

سَافِلِیْنَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ خُسْرٍ ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنٰی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ لَازِبٍ لَازِمٌ نُنْشِئَکُمْ فِیْ اَیِّ خَلْقٍ نَشَآءُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ نُعَظِّمُكَ وَقَالَ اَبُو الْعَالِیَةِ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهٗ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاَزَلَّهُمَا فَاسْتَزَلَّهُمَا وَیَتَسَنَّهْ یَتَغَیَّرْ اٰسِنٌ مُتَغَیِّرٌ وَالْمَسْنُوْنُ الْمُتَغَیِّرُ حَمَاءٍ جَمْعُ حَمَاةٍ وَهُوَ الطِّیْنُ الْمُتَغَیِّرُ یَخْصِفَانِ اَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ یُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَیَخْصِفَانِ بَعْضَهٗ اِلٰی بَعْضٍ سَوْاٰتِهِمَا کِنَایَةٌ عَنْ فَرْجَیْهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ هٰهُنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ الْحِیْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰی مَالَا یُحْصٰی عَدَدُهٗ قَبِیْلُهٗ جِیْلُهُ الَّذِیْ هُوَمِنْهُمْ.

ہے فی احسن تقویم کے معنی ہیں 'عمدہ پیدائش میں 'اسفل سافلین سے مومن مستثنیٰ ہے' خسرو کے معنی گمراہی 'پھر اس سے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مستثنیٰ کیا' لازب کے معنی چپکنے والی 'ننشئکم یعنی جس صورت میں ہم چاہیں پیدا کر دیں' نسبح بحمدك 'یعنی ہم تیری عظمت بیان کرتے ہیں اور ابوالعالیہ نے کہا کہ فتلقی آدم من ربه کلمات میں کلمات سے مراد ربنا ظلمنا انفسنا ہے' فازلهما کے معنی ہیں کہ انہیں بہکا دیا یتسنه کے معنی خراب ہو جاتا ہے' اسن کے معنی متغیر 'مسنون کے معنی بھی متغیر' حماء' حماة کی جمع ہے' سڑی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں' یخصفان یعنی جنت کے پتوں کو جوڑنے لگے یعنی ایک پتہ کو دوسرے پتہ پر جوڑنے لگے' سواتهما یعنی ان کی شرمگاہیں' متاع الی حین 'یہاں حین سے مراد قیامت کے دن تک ہے' اہل عرب کے نزدیک حین کے معنی ایک ساعت سے لے کر لاتعداد وقت کے آتے ہیں' قبیلہ کے معنی اس کی وہ جماعت جس سے وہ خود ہے۔

٥٥٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَلَآئِکَةِ فَاسْتَمِعْ مَایُحَیُّوْنَكَ تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَکُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ حَتّٰی الْاٰنَ.

۵۵۳۔ عبداللہ بن محمد 'عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان (کے قد) کی لمبائی ساٹھ گز تھی' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا' جاؤ اور فرشتوں کو سلام کرو اور جو کچھ وہ جواب دیں اسے غور سے سنو! وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا' حضرت آدم نے فرشتوں کے پاس جا کر کہا السلام علیکم' انہوں نے کہا' السلام علیک ورحمۃ اللہ' انہوں نے لفظ ورحمۃ اللہ زیادہ کیا' پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا (آدم علیہ السلام ساٹھ گز کے تھے' لیکن اب تک مسلسل آدمیوں کا قد کم ہوتا رہا۔)

٥٥٤۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

۵۵۴۔ قتیبہ بن سعید' جریر' عمارہ' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ الْاَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ.

٥٥٥ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ الْغُسْلُ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ.

٥٥٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ اِلٰى اَخْوَالِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِيْ بِهِنَّ اٰنِفًا جِبْرِيْلُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ اَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَاِنَّ

پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے' پھر جو ان کے بعد جنت میں جائیں گے' تو ان کے چہرے اس چمکدار ستارہ کی طرح ہوں گے' جو آسمان میں بہت روشن ہے' نہ پیشاب کریں گے' نہ پاخانہ' نہ تھوک آئے گا' نہ ناک کی ریزش' ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی' اس کا پسینہ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا' ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا رہے گا' ان کی بیویاں بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والی عورتیں ہوں گی (باہمی الفت کی وجہ سے) سب ایک جان ہوں گے اور سب لوگ اپنے باپ آدم کی شکل پر ساٹھ گز لمبے ہوں گے، آسمان میں۔

۵۵۵۔ مسدد' یحیٰ' ہشام بن عروہ' ان کے والد' زینب بنت ابی سلمہ' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ' اللہ حق بات سے شرم نہیں فرماتا' اگر عورت کو احتلام ہو جائے' تو کیا اس پر بھی غسل فرض ہے' آنحضرت نے فرمایا' ہاں! ام سلمہ (یہ سن کر) ہنسنے لگیں اور کہا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اگر ایسا نہیں ہے) تو اولاد میں اس کی مشابہت کیسے آتی ہے۔

۵۵۶۔ محمد بن سلام فزاری' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ جب عبداللہ بن سلام کو رسول اللہ ﷺ کی مدینہ میں تشریف آوری کا علم ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپ سے تین ایسی باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں' جن کا علم نبی کے علاوہ کسی اور کو نہیں' قیامت کی سب سے پہلی علامت کیا ہے؟ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ اور کس وجہ سے بچہ اپنے باپ یا ننہال کے مشابہ ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرئیل نے مجھے ابھی یہ باتیں بتائی ہیں' عبداللہ نے کہا کہ یہ تو تمام فرشتوں میں یہودیوں کے دشمن ہیں' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی سب سے پہلی علامت وہ آگ ہے' جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی اور اہل جنت کے کھانے کے لئے سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کی نوک ہوگی' رہی بچہ کی مشابہت' تو مرد جب اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور اسے پہلے انزال ہو جاتا ہے تو بچہ اس کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کو پہلے انزال

الرَّجُلَ اِذَا غَشِيَ الْمَرْاَةَ فَسَبَقَهَا مَآؤُهٗ كَانَ الشَّبَهُ لَهٗ وَاِذَا سَبَقَ مَآؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ اِنْ عَلِمُوْا بِاِسْلَامِيْ قَبْلَ اَنْ تَسْاَلَهُمْ بَهَتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَآءَ الْيَهُوْدُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعْلَمُنَا وَابْنُ اَعْلَمِنَا وَاَخْيَرُنَا وَابْنُ اَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ .

ہو جائے تو بچہ اس کی صورت پر ہوتا ہے' عبداللہ بن سلام نے کہا' میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں' پھر انہوں نے کہا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی بہت ہی بہتان توڑنے والی قوم ہے (اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میری بابت ان سے پوچھنے سے پہلے میرے اسلام لانے سے واقف ہو گئے) تو مجھ پر بہتان لگائیں گے' پھر یہودی آئے اور عبداللہ گھر میں چھپ گئے' تو رسول اللہ نے ان سے پوچھا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور بڑے عالم کے بیٹے ہیں اور ہم میں سب سے بہتر اور بہتر آدمی کے بیٹے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچھا بتاؤ تو سہی' اگر عبداللہ اسلام لے آئیں (تو کیا تم بھی اسلام لے آؤ گے) انہوں نے کہا' اللہ انہیں اس سے بچائے' فوراً وہ ان کے سامنے آ گئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں' تو وہ کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر اور بدتر آدمی کے بیٹے ہیں۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ يَعْنِيْ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا .

۵۵۷۔ بشیر بن محمد' عبداللہ' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہودی نہ ہوتے تو گوشت کبھی نہ سڑتا (۱) اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُوْسٰى بْنِ حِرَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَّيْسَرَةَ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ

۵۵۸۔ ابو کریب و موسیٰ بن حرام' حسین بن علی' زائد' میسرہ اشجعی ابو حازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور پسلی میں سب سے زیادہ کجی اس کے اوپر والے حصہ میں ہوتی ہے' اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے' تو وہ ٹوٹ جائیگی اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہے گی' لہٰذا تم عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

(۱) بنی اسرائیل کو من و سلویٰ انعام الٰہی کے طور پر ملا تھا اور انہیں اس کے جمع کر کے رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی، لیکن انہوں نے جمع کرنا اور ذخیرہ کرنا شروع کر دیا، سزاء کے طور پر وہ کھانا خراب کر دیا گیا۔ حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح حضرت حواء نے شیطان کی سازش کے نتیجے میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے درخت کے کھانے کی ترغیب دی تھی، خیانت سے اسی طرف اشارہ ہے۔

تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ.

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِیٌّ اَوْسَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ.

۵۵۹۔ عمرو بن حفص، ان کے والد اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش چالیس دن اسکی ماں کے پیٹ میں پوری کی جاتی ہے، پھر چالیس دن میں نطفہ خون بستہ بن جاتا ہے، پھر اتنی ہی مدت میں وہ مضغہ گوشت ہوتا ہے، پھر اللہ ایک فرشتے کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے، پس وہ اس کا عمل، اس کی موت، اس کا رزق اور شقاوت یا سعادت لکھ دیتا ہے، پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے اور ایک آدمی دوزخیوں جیسا عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے، تو فوراً اس کا نوشتہ تقدیر آگے بڑھتا ہے، اور وہ اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے، اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے، اور ایک آدمی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے، حتی کہ اسکے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے، کہ اس کا نوشتہ الٰہی آگے بڑھتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں چلا جاتا ہے۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ فِی الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ نُطْفَةٌ يَارَبِّ عَلَقَةٌ يَارَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَاَنْ يَّخْلُقَهَا قَالَ يَارَبِّ اَذَكَرٌ يَارَبِّ اَمْ اُنْثٰى يَارَبِّ شَقِیٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ.

۵۶۰۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، عبیداللہ بن ابو بکر بن انس، حضرت انسؓ بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم مادر میں ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے، وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اے پروردگار ابھی تو نطفہ ہے، اے پروردگار اب خون بستہ ہو گیا، اے پروردگار اب مضغہ گوشت بن گیا، اگر اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے اے پروردگار لڑکا ہو یا لڑکی، اے پروردگار نیک بخت ہو یا بد بخت، اس کا رزق کیسا ہو، اس کی عمر کتنی ہو، پس اسی طرح سب کچھ ماں کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ اَنَّ لَكَ مَافِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَاَلْتُكَ مَاهُوَ اَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّاتُشْرِكَ بِیْ فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ.

۵۶۱۔ قیس بن حفص، خالد بن حارث، شعبہ، ابو عمران جونی، حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے جسے سب سے کم عذاب ہوگا، فرمائے گا، اگر تجھے تمام دنیا کی چیزیں مل جائیں، تو تو اس عذاب کے فدیہ میں دے دیگا وہ کہے گا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں نے تجھ سے جب تو پشت آدم میں تھا اس سے بھی کم طلب کیا تھا کہ تو میرے ساتھ شرک نہ کرنا، مگر تو بغیر شرک کئے مانا نہیں۔

۵٦۲ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

۵٦۲۔ عمر بن حفص بن غیاث 'ان کے والد 'اعمش 'عبداللہ بن مرہ 'مسروق 'حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا (جب بھی دنیا میں) کوئی ناحق قتل ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ آدم کے بیٹے (یعنی قابیل) پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ اسی نے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

۳۰۳ بَاب الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ قَالَ فَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا.

باب ۳۰۳۔ تمام روحوں کے (روز ازل میں) ایسے لشکر تھے جو ایک جگہ جمع تھے' کا بیان 'لیث 'یحییٰ بن سعید 'عمرہ 'حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ تمام ارواح کے لشکر ایک جگہ جمع تھے' بس جس جس روح میں وہاں پہچان ہو گئی یہاں بھی ان میں باہم دوستی ہو گی اور جس جس میں وہاں پہچان نہ ہوئی تو یہاں بھی بیگانگی رہے گی 'یحییٰ بن ایوب نے یحییٰ بن سعید سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

۳۰٤ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ مَاظَهَرَ لَنَا أَقْلِعِي أَمْسِكِي وَفَارَا لتَّنُّورُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ دَأْبٌ مِثْلُ حَالٍ.

باب ۳۰۴۔ فرمان الٰہی اور ہم نے نوح کو انکی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کا بیان ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بادی الرای کے معنی وہ بات جو ہمیں ظاہر ہوئی اقلعی یعنی روک لے' فار التنور یعنی پانی پھوٹ پڑا اور عکرمہؓ نے فرمایا کہ (تنور سے مراد) روئے زمین ہے 'اور مجاہدؒ کہتے ہیں کہ جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔داب کے معنی حالت۔

۳۰۵ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلٰى اٰخِرِ السُّورَةِ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِي وَتَذْكِيرِي بِاٰيَاتِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

باب ۳۰۵۔ فرمان الٰہی بیشک ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف (یہ پیغام دیکر) بھیجا' کہ اپنی قوم کو ان پر دردناک عذاب آنے سے پہلے ڈرائیے۔ آخر سورت تک' اور آیت کریمہ اور انکو نوحؑ کا قصہ پڑھا کر سنائیے 'جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر تمہیں میرا مقام اور احکام الٰہی کی تمہیں نصیحت کرنا شاق گزرتا ہے، مسلمین تک کا بیان۔

۵٦۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخبرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّي لَاُنْذِرُ كُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ .

۵٦۳ ـ عبدان 'عبداللہ 'یونس 'زہری 'سالم 'حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر پہلے اللہ کی ایسی تعریف کی جس کا وہ مستحق تھا پھر دجال کا ذکر کر کے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے 'اور نوح نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا ہے' لیکن میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی (اور وہ یہ ہے) کہ بیشک دجال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

٥٦٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِتِمْثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَبِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ .

۵٦۴ ـ ابو نعیم 'شیبان 'یحییٰ 'ابو سلمہ 'حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی بیشک وہ کانا ہے 'اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی ایک شبیہ لائے گا 'پس جسے وہ جنت کہے گا 'در حقیقت وہ دوزخ ہو گی اور میں تمہیں دجال سے ایسا ہی ڈراتا ہوں 'جیسے نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

٥٦٥ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَجِيْءُ نُوْحٌ وَاُمَّتُهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ ثُمَّ يَقُوْلُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَامَاجَآءَ نَا مِنْ نَّبِيٍّ فَيَقُوْلُ لِنُوْحٍ مَّنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ بَلَغَ وَهُوَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ.

۵٦۵ ـ موسیٰ بن اسمٰعیل 'عبدالواحد بن زیاد 'اعمش 'ابو صالح 'حضرت ابو سعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح مع اپنی قوم کے تشریف لائیں گے 'تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم نے (ہمارا پیغام) پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں 'اے پروردگار 'پھر اللہ تعالیٰ ان کی امت سے پوچھے گا کہ کیا انہوں نے تمہیں ہمارا پیغام دیا تھا؟ تو وہ کہیں گے نہیں 'ہمارے پاس کوئی نبی نہیں آیا اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ سے فرمائے گا 'تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے 'محمد ﷺ اور انکی امت 'تو وہ گواہی دیں گے 'کہ ہاں انہوں نے حکم پہنچا دیا ہے 'یہی مطلب ہے 'اس آیت کا کہ اور اسی طرح ہم نے تمہیں متوسط امت بنایا کہ تم لوگوں پر گواہ رہو 'وسط کے معنی درمیان کے ہیں۔

٥٦٦ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ

۵٦٦ ـ اسحٰق بن نصر 'محمد بن عبید 'ابو حیان 'ابو زرعہ 'حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں تھے 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دست پیش کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت مرغوب تھا 'تو

الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ اَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَنْ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيُ وَتَدْنُوْا مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَلَاتَرَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اِلٰى مَا بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَبُوْ كُمْ اٰدَمُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَآئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَنَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَانُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اَمَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَابَلَغَنَا اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِئْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ لَا اَحْفَظُ سَائِرَهٗ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے نوچ نوچ کر کھانے لگے اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو کس لئے؟ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اگلے پچھلے لوگوں کو ہموار میدان میں جمع کریگا اس طرح کہ دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکے، اور پکارنے والا انہیں اپنی آواز سنا سکے اور آفتاب ان کے (بہت) قریب آجائیگا پس بعض آدمی کہیں گے کہ تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے اور تمہیں کتنی مشقت پہنچ رہی ہے کیا تم ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے جو اللہ سے تمہاری سفارش کرے دوسرے لوگ کہیں گے اپنے باپ آدم کے پاس چلو تو وہ ان کے پاس آکر کہیں گے کہ آدم آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کر کے اپنی روح آپ کے اندر پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا کیا اپنے رب سے آپ ہماری سفارش نہیں کرینگے کیا آپ ہماری حالت اور ہماری مشقت کا مشاہدہ نہیں فرما رہے وہ فرمائیں گے کہ آج اللہ اتنا غضب ناک ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا نہ آئندہ ہوگا اور اس نے مجھے درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا مگر میں نے نافرمانی کی مجھے تو خود اپنی جان کی پڑی ہے لہٰذا کسی دوسرے کے پاس جاؤ (ہاں) نوح کے پاس چلے جاؤ تو وہ نوح کے پاس آکر کہیں گے کہ اے نوح آپ دنیا میں سب سے پہلے (تشریعی) رسول ہیں، اور اللہ نے آپ کو شکر گزار بندہ کا خطاب عطا فرمایا ہے کیا آپ ہماری حالت کا معائنہ نہیں فرما رہے کیا آپ اپنے رب سے ہماری سفارش نہیں کرینگے وہ فرمائیں گے کہ آج اللہ اتنا غضبناک ہے کہ اس سے قبل ایسا غضبناک نہ ہوا نہ آئندہ ہوگا مجھے تو خود اپنی فکر ہے (یہاں تک کہ ان سے کہا جائیگا کہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ تو وہ میرے پاس آئیں گے میں عرش کے نیچے سجدہ میں گر پڑوں گا تو مجھ سے کہا جائیگا اے ہمارے محبوب اپنا سر اٹھائیے اور سفارش کیجئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سفارش مقبول ہوگی اور مانگئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیا جائے گا۔ محمد بن عبید نے کہا کہ مجھے پوری حدیث محفوظ نہیں۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ

۵۶۷۔ نصر بن علی بن نصر ابو احمد سفیان ابو اسحاق اسود بن یزید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت

الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَةِ.

آپ ﷺ نے فھل من مد کر (یعنی کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا) مشہور قرات کے موافق پڑھا۔

۳۰۶ بَاب وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِذَا قَالَ لِقَوْمِهٖ اَلَا تَتَّقُوْنَ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلٰى اِلْ يَاسِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ اِلْيَاسَ هُوَ اِدْرِيْسُ .

باب ۳۰۶۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان اور بیشک الیاس پیغمبروں میں سے ہیں (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم خدا کا خوف کیوں نہیں کرتے، کیا تم (عبادت کرکے) پکارتے ہو بعل (۱) (جو بت ہے) کو اور چھوڑ دیتے ہو اس اللہ کو جو سب سے اچھا پیدا کرنیوالا ہے، جو تمہارا اور تمہارے تمام پچھلے باپ دادوں کا پروردگار ہے، تو انہوں نے الیاس کو جھٹلایا، بیشک وہ جہنم میں لائے جائیں گے، مگر اللہ کے نیک اور خالص بندے و ترکنا علیہ فی الآخرین کا مطلب ابن عباس نے یہ فرمایا کہ ان کا تذکرہ اچھائی اور بھلائی سے ہوگا، سلام ہو ال یاسین پر ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں، بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے، ابن مسعود اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ الیاس حضرت ادلیس ہی کا نام ہے۔

۳۰۷ بَاب ذِكْرِ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

باب ۳۰۷۔ حضرت ادلیس علیہ السلام کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہم نے ادریس (علیہ السلام) کو بلند مرتبہ عنایت کیا، عبدان، عبداللہ، یونس، زہری (دوسری سند)۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ

۵۶۸۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، انس، حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (شب معراج میں) میرے مکان کی چھت کھلی اور میں (اس وقت) مکہ میں تھا پس جبریل آئے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زمزم سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا، لائے اور اسے میرے سینہ میں انڈیل دیا میرا سینہ سی کر برابر کر دیا

(۱) بعل یہ اس بت کا نام ہے جس کی وہ لوگ پوجا کیا کرتے تھے، ایک روایت کے مطابق یہ سونے کا بنا ہوا بت تھا جس کی لمبائی بیس ہاتھ تھی اور اس کے چار منہ تھے، حضرت الیاس علیہ السلام نے قوم کو اس کے چھوڑنے اور ایک خدا کی عبادت کی طرف بلایا تھا۔

مُمْتَلِئٌ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَافْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعُرِجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جَآءَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ فَقَالَ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ مَعِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَآءَ اِذَا رَجُلٌ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِيْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ

پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف چڑھا لے گئے' جب آسمان دنیا پر پہنچے تو جبریل نے اس آسمان کے داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھولئے' اس نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل ہے' انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ انہوں نے کہا میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں، اس نے پوچھا' کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا' ہاں! دروازہ کھولئے جب ہم آسمان پر چلے گئے تو ایک آدمی دیکھا جس کی داہنی طرف بھی کچھ آدمی تھے' اور بائیں طرف بھی جب وہ اپنی داہنی طرف (والوں) کو دیکھتا ہے تو ہنسنے لگتا ہے' اور جب بائیں طرف والوں کو دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے' اس نے (مجھے دیکھ کر) کہا! اے نبی صالح اور اے پسر صالح مرحبا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جبریل نے جواب دیا' یہ آدم ہیں' اور جو لوگ انکی داہنی اور بائیں طرف ہیں' یہ انکی اولاد کی روحیں ہیں' داہنی طرف والے تو اہل جنت ہیں' اور بائیں طرف والے اہل دوزخ تو جب داہنی طرف دیکھتے ہیں' تو ہنستے ہیں' اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں' تو روتے ہیں' پھر جبریل مجھے اور اوپر چڑھا لے گئے' حتی کہ دوسرے آسمان پر پہنچے' پس جبریلؑ نے اسکے داروغہ سے وہی کہا جو پہلے کہا تھا' اس نے دروازہ کھول دیا' انسؓ کہتے ہیں کہ ابوذر نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں میں ادریس موسیٰ عیسیٰ اور ابراہیم (علیہم السلام) کو دیکھا' ابوذر نے انکے مقامات و مراتب مجھ سے بیان نہیں کئے' سوائے اس کے کہ ابوذر نے یہ بیان ضرور کیا' کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدم کو آسمان دنیا اور ابراہیم کو چھٹے آسمان پر دیکھا۔ انسؓ کہتے ہیں' کہ جب جبریل کا گزر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں) ادریسؑ کے پاس ہوا' تو انہوں نے کہا' اے نبی صالح اور اے برادر صالح مرحبا! میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جبریل نے کہا' یہ ادریس ہیں' پھر میں موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا' نبی صالح اور برادر صالح مرحبا' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جبریل نے کہا' یہ موسیٰ ہیں' پھر میرا گزر عیسیٰ کے پاس ہوا تو انہوں نے کہا' نبی صالح اور برادر صالح مرحبا! میں نے پوچھا یہ کون ہے تو جبریل نے کہا' یہ عیسیٰ ہیں' پھر ابراہیم کے پاس سے میرا گزر ہوا تو انہوں نے کہا' نبی صالح اور پسر صالح مرحبا! میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جبریل نے کہا

عَبَّاسٍ وَّاَبَا حَيَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَاالَّذِيْ فَرَضَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَايُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِاسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى بِيْ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِيْ مَاهِيَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.

یہ ابراہیم ہیں' ابن شہاب کہتے ہیں کہ ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ ابن عباس وابو حیہ انصاری کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر مجھے اوپر چڑھایا گیا' حتیٰ کہ میں ایک ہموار مقام میں پہنچا جہاں سے قلموں کی کشش کی آواز سن رہا تھا' ابن حزم وانس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے میرے اوپر پچاس (وقت کی) نمازیں فرض کیں تو میں اس حکم کو لے کر واپس آیا حتیٰ کہ میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا' تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں' موسیٰ علیہ السلام نے کہا' آپ اپنے پروردگار سے دوبارہ کہئے کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے' تو میں واپس گیا اور اپنے پروردگار سے دوبارہ عرض کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک حصہ معاف فرمایا' پھر میں موسیٰ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے پھر کہئے اور انہوں نے ویسا ہی کیا' تو انہوں نے پھر ایک حصہ معاف کر دیا' میں پھر موسیٰ کے پاس واپس آیا اور میں نے انہیں بتایا تو انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے پھر عرض کیجئے' کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت میں اسکی طاقت نہیں' میں نے واپس آکر پھر پروردگار سے کہا تو اس نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازیں (باقی رکھی جاتی ہیں) اور یہ ثواب میں پچاس نمازوں کے برابر ہیں' میرے پاس بات نہیں بدلی جاتی' پھر میں موسیٰ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے پھر عرض کیجئے تو میں نے کہا کہ اب تو مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے' پھر مجھے جبریل لیکر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اس پر کچھ عجیب قسم کے ایسے رنگ نظر آ رہے تھے' جنہیں میں بیان نہیں کر سکتا' پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو اسکے سنگریزے موتی تھے اور اس کی مٹی مشک تھی۔

۳۰۸ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَقَوْلِهٖ اِذْ اَنْذَرَقَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ اِلٰى قَوْلِهٖ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْهِ عَنْ عَطَآءٍ وَّسُلَيْمَانَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب ۳۰۸۔ آیت کریمہ اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو رسول بنا کر بھیجا تو انہوں نے کہا' اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔" اور آیت کریمہ جب انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرایا' مجرمین تک اس میں عطا' وسلیمان' عائشہ رسالت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

٣٠٩ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ شَدِيْدَةٍ عَاتِيَةٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٌ اُصُوْلُهَا فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ بَقِيَّةٌ.

باب ۳۰۹۔ فرمان خداوندی اور رہے عاد تو انہیں بہت تیز اور سخت ہوا سے برباد کر دیا گیا صرصر کے معنی تیز ہوا ابن عیینہ کہتے ہیں کہ عاتیہ اس ہوا کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے پاسبانوں سے سرکشی کرتی ہے وہ ہوا سات راتیں اور آٹھ دن تک مسلسل مسلط رہی حسوماً یعنی مسلسل لگاتار، پس تم لوگوں کو وہاں گرا ہوا دیکھتے ہو گویا کہ وہ کھجور کے درختوں کی جڑیں (اور تنے) ہیں اعجاز یعنی اس کی جڑیں، تو کیا تم ان کا نشان باقی دیکھتے ہو، باقیہ کے معنی ہیں بقیہ، بچا کھچا۔

٥٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ قَالَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمَجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ نِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِيْ نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِيْ كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ قَالُوْا يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُ اَيَاْمَنُنِيْ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ اَحْسِبُهُ خَالِدُ بْنُ

۵۶۹۔ محمد بن عرعرہ شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پچھوا ہوا سے میری مدد ہوئی اور پروا ہوا سے عاد ہلاک ہوئے ابن کثیر، سفیان، ان کے والد، ابن ابو نعیم، حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ سونا بھیجا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، اقرع بن حابس حنظلی ثم المجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی، جو بعد میں بنو نبہان میں شامل ہو گئے اور علقمہ بن علاثہ عامری جو بعد میں بنو کلاب سے متعلق ہو گئے، تو قریش و انصار اس پر ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ اہل نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں، ہمیں نہیں دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان کی تالیف کرتا ہوں پھر ایک شخص (۱) سامنے آیا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی اور رخسار ابھرے ہوئے تھے، پیشانی اونچی داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا، اے محمد! خدا سے ڈرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں ہی خدا کی نافرمانی کرنے لگوں، تو پھر اسکی اطاعت کون کرے گا، اللہ نے تو مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے شاید وہ خالد بن ولید تھے، اس کے قتل کرنے کی اجازت مانگی، مگر آپ صلی

(۱) اس سے مراد ذوالخویصرہ نامی شخص ہے جو کہ خارجیوں کا سردار بنا اور یہ لوگ حروراء میں حضرت علیؓ کے ساتھ مقابلے میں مارے گئے۔

الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا اَوْفِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُحَنَا جِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا جب وہ شخص واپس چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل میں یا فرمایا کہ اس کے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے، جو قرآن پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اتریگا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، اہل اسلام کو تو قتل کریں گے، لیکن بت پرستوں کو ہاتھ بھی نہ لگائیں گے، اگر میں انہیں پاتا تو عاد کی طرح انہیں قتل کر دیتا۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ.

۵۷۰۔ خالد بن یزید، اسرائیل، ابواسحق، اسود، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فهل من مد کر (مشہور قرات کے مطابق) پڑھتے سنا ہے۔

۳۱۰ بَاب قِصَّةِ يَاجُوْجَ وَمَا جُوْجَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا يَاذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاجُوْجَ وَمَا جُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ.

باب ۳۱۰۔ یاجوج ماجوج کے واقعہ کا بیان اور فرمان خداوندی انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین (۱) بیشک یاجوج و ماجوج زمین میں فساد کرنے والے ہیں۔

۳۱۱ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا اِنَّا مَكَّنَّالَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا اِلٰى قَوْلِهٖ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ حَتّٰى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَيْنِ وَالسَّدَّيْنِ الْجَبَلَيْنِ خَرْجًا اَجْرًا قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِيْ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا اُصَبُّ عَلَيْهِ رَصَاصًا وَيُقَالُ الْحَدِيْدُ وَيُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ فَمَا

باب ۳۱۱۔ فرمان الٰہی اور یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے، میں انکا تھوڑا سا قصہ تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں، ہم نے انہیں حکومت دی تھی اور ہم نے ہر قسم کا سامان انہیں دیا، سو وہ ایک راستہ پر (بارادہ فتوحات) چلے، میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ تک، زبر کا مفرد زبرہ یعنی ٹکڑے، یہاں تک کہ جب انہوں نے دو پہاڑوں کے درمیان میں برابر کر دیا ابن عباسؓ سے منقول ہے، صدفین کے معنی دو پہاڑ اور سدین کے معنی بھی دو پہاڑ خرجا کے معنی اجرت، تو ذوالقرنین نے کہا، اسے پھونکو، حتی کہ جب اسے آگ (کی طرح) سرخ کر دیا، تو ذوالقرنین نے کہا کہ میرے پاس آؤ

(۱) یہ ذوالقرنین نامی مسلمان بادشاہ تھا اس کا نام عبداللہ بن ضحاک بن معد تھا، راجح قول کے مطابق یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں گذرا ہے۔

اسۡطَاعُوۡا اَنۡ يَّظۡهَرُوۡهُ يَعۡلُوۡهُ اسۡتَطَاعَ اسۡتَفۡعَلَ مِنۡ اَطَعۡتَ لَهٗ فَلِذٰلِكَ فُتِحَ اِسۡطَاعَ يَسۡطِيۡعُ وَقَالَ بَعۡضُهُمۡ اِسۡتَطَاعَ يَسۡتَطِيۡعُ وَمَا اسۡتَطَاعُوۡالَهٗ نَقۡبًا قَالَ هٰذَا رَحۡمَةٌ مِّنۡ رَّبِّیۡ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ جَعَلَهٗ دَكَّاءَ اَلۡزَقَهٗ بِالۡاَرۡضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لَاسَنَامَ لَهَا وَلَدَّكۡدَاكُ مِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَهٗ حَتّٰی صَلُبَ مِنَ الۡاَرۡضِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعۡدُ رَبِّیۡ حَقًّاوَتَرَكۡنَا بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ حَتّٰی اِذَا فُتِحَتۡ يَاۡجُوۡجُ وَمَاجُوۡجُ وَهُمۡ مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ يَّنۡسِلُوۡنَ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ اَكَمَةٌ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ رَاَيۡتُ السَّدَّمِثۡلَ الۡبُرۡدِ الۡمُحَبَّرِ قَالَ رَاَيۡتَهٗ.

میں اس پر قطرہ ڈالدوں' قطر کے معنی رانگ' بعض کہتے ہیں کہ لوہا اور بعض کہتے ہیں کہ پیتل اور ابن عباسؓ نے کہا کہ تانبا 'نہ وہ اس پر چڑھنے کی طاقت رکھتے ہیں' یظہر وہ کے معنی وہ اسکے اوپر چڑھیں 'استطاع اطعت لہ کا باب استفعال ہے' اسی وجہ سے مفتوح پڑھا گیا ہے کہ اسطاع یسطیع اور بعض کہتے ہیں 'استطاع یستطیع اور نہ وہ اس میں سوراخ کر سکتے ہیں' ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے اور جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر ڈالے گا' دکاء کے معنی اسے زمین سے ملادے گا' ناقہ دکاء اس اونٹنی کو کہتے ہیں' جس کی کوہان نہ ہو اور دکداک وہ زمین ہے جو ہموار ہونے کی وجہ سے اتنی سخت ہو گئی ہو کہ اسپر پڑیاں جمی ہوں' اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور ہم اس دن انکی یہ حالت کر دینگے کہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو جائیں گے' حتی کہ یاجوج ماجوج کھول دیئے جائینگے' اور وہ ہر بلندی سے نکل پڑیں گے' قتادہ کہتے ہیں کہ حدب کے معنی ہیں ٹیلہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے ایک دیوار منقش چادر کی طرح دیکھی ہے (کیا یہی سد سکندری ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں تو نے اسے دیکھ لیا ہے۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحۡيَی بۡنُ بُكَيۡرٍ حَدَّثَنَا اللَّيۡثُ عَنۡ عُقَيۡلٍ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ عَنۡ عُرۡوَةَ بۡنُ الزُّبَيۡرِ اَنَّ زَيۡنَبَ بۡنَةَ اَبِیۡ سَلَمَةَ حَدَّثَتۡهُ عَنۡ اُمِّ حَبِيۡبَةَ بِنۡتِ اَبِیۡ سُفۡيَانَ عَنۡ زَيۡنَبَ بِنۡتِ جَحۡشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُنَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيۡهَا فَزِعًا يَقُوۡلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيۡلٌ لِّلۡعَرَبِ مِنۡ شَرٍّ قَدِ اقۡتَرَبَ فُتِحَ الۡيَوۡمَ مِنۡ رَدۡمِ يَاجُوۡجَ وَمَاجُوۡجَ مِثۡلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصۡبَعَيۡهِ الۡاِبۡهَامِ وَالَّتِیۡ تَلِيۡهَا قَالَتۡ زَيۡنَبُ ابۡنَةُ جَحۡشٍ فَقُلۡتُ يَا رَسُوۡلَ

۵۷۱۔ یحییٰ بن بکیر 'لیث' عقیل ابن شہاب' عروہ بن زبیر' زینب بنت ابو سلمہ' حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان' حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن سے روایت کرتی ہے کہ رسالت مآب ﷺ ایک دن ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمارہے تھے کہ لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ہو' اس شر سے جو قریب آگیا' آپ نے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کا حلقہ بنا کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اس کے برابر یاجوج ماجوج نے دیوار میں سوراخ کر لیا ہے' حضرت زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے' حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی

اللّٰهِ اَنَهلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَم اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ .

ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں! اس وقت جبکہ فسق وفجور کی زیادتی ہو جائے گی۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهٖ تِسْعِينَ .

۵۷۲۔ مسلم بن ابراہیم 'وہیب 'ابن طاؤس 'ان کے والد 'حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یاجوج ماجوج کی اتنی دیوار کھول دی ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے نوے کے ہندسے کا حلقہ بنایا۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنِى اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِى سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَاادَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِى يَدَيْكَ فَيَقُولُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ فَعِنْدَهٗ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَاهُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَاْ جُوجَ وَمَاْ جُوجَ اَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ اِنِّى اَرْجُوَانْ تَكُونُوا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُو اَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوَانْ تَكُونُوا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ فِى النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِى جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِى جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ .

۵۷۳۔ اسحٰق بن نصر 'ابو اسامہ 'اعمش 'ابو صالح 'حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) فرمائے گا 'اے آدم! عرض کریں گے میں حاضر ہوں اور شرف یاب ہوں 'اور ہر طرح کی بھلائی سب تیرے ہاتھ میں ہے اللہ فرمائے گا دوزخ میں جانے والا لشکر نکالو 'وہ عرض کرینگے 'دوزخ کا کتنا لشکر ہے 'اللہ فرمائے گا فی ہزار نو سو ننانوے (دوزخ میں اور ایک جنت میں جائیگا 'پس وہ ایسا وقت ہو گا کہ (خوف کے مارے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے 'اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور تم کو لوگ نشہ کی سی حالت میں (لغزیدہ گام و سراسیمہ) نظر آئیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہونگے 'بلکہ خدا کا عذاب سخت ہو گا صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (جنت میں فی ہزار ایک جانیوالا) ہم میں سے کون ہو گا 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'خوش ہو جاؤ کیونکہ تم میں ایک آدمی ہو گا اور یاجوج ماجوج میں سے ایک ہزار 'پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے 'مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو گے 'تو ہم لوگوں نے تکبیر کہی 'پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو گے 'ہم نے پھر تکبیر کہی 'تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے '(یعنی نصف تم اور نصف دوسرے لوگ) ہم نے پھر تکبیر کہی 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تم تو اور لوگوں کے مقابلہ میں ایسے ہو 'جیسے سیاہ بال سفید بیل کے جسم پر یا سفید بال سیاہ بیل کے جسم پر۔

۳۱۲ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللّٰهُ

باب ۳۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان " اور اللہ نے ابراہیم (علیہ

اِبْرَاهِيمَ خَلِيْلًا وَقَوْلُهُ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا وَقَوْلُهُ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيمٌ وَقَالَ اَبُو مَيْسَرَةَ الرَّحِيمُ بِلِسَانِ الْحَبْشَةِ .

السلام) کو اپنا دوست بنایا۔" اور "بے شک ابراہیم (علیہ السلام) خدا کی عبادت کرنے والے تھے۔" اور "بے شک ابراہیم (علیہ السلام) نرم دل اور بردبار تھے) کا بیان! ابو میسرہ کہتے ہیں کہ اواہ کے معنی حبشی زبان میں رحیم کے ہیں۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَاَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ اَصْحَابِي اَصْحَابِي فَيَقُولُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّادُمْتُ فِيهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ .

۵۷۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، مغیرہ بن نعمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہارا حشر برہنہ پا، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہوگا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی "ہم نے ابتداء جس طرح پیدا کیا تھا، اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہمارا وعدہ ہمارے ذمہ ہے، اور ہم اسے ضرور پورا کریں گے، اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے، اور (اس روز) میرے چند اصحاب کو بائیں جانب لے جایا جارہا ہوگا، تو میں کہوں گا، یہ تو میرے اصحاب ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے بعد یہ لوگ اپنے پچھلے دین کی طرف لوٹ گئے، (۱) سو میں اس وقت ایسا کہوں گا، جیسے اللہ کے نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا تھا۔ اور میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں رہا، جب تو نے مجھے اٹھالیا، تو تو ان کا نگران رہا العزیز الحکیم تک۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي اَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ اِبْرَاهِيمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَاتَعْصِنِي فَيَقُولُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيكَ فَيَقُولُ اِبْرَاهِيمُ يَارَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِي اَنْ لَّا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى

۵۷۵۔ اسمٰعیل بن عبداللہ، ان کے بھائی عبدالحمید، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر سے (قیامت کے دن) ملیں گے، آذر کے چہرے پر (اس وقت) سیاہی اور غبار چھایا ہوگا تو اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرنا ان کا باپ کہے گا، اب میں تمہاری نافرمانی نہ کرونگا تو ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھ سے حشر کے دن مجھے رسوا نہ کرنے کا وعدہ کیا تھا، پس کونسی رسوائی اپنے کم بخت باپ کی رسوائی سے بڑھ کر ہوگی تو اللہ فرمائے گا، کہ میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے، پھر

(۱) اس سے مراد منافقین اور وہ دیہاتی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں تو کسی طمع یا ڈر سے ایمان لے آئے تھے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے۔

الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَاتَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ .

ابراہیم سے کہا جائے گا' اے ابراہیم علیہ السلام (دیکھو) تمہارے پاؤں کے نیچے کیا ہے' وہ دیکھیں گے تو ایک مذبوح جانور خون میں لتھڑا ہوا پائیں گے' اس جانور کے پیروں کو پکڑ کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

٥٧٦ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ مَالَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرٌ فَمَالَهٗ يَسْتَقْسِمُ

۵۷۶۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمر' بکیر' کریب' ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے' تو وہاں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں' تو آپ نے فرمایا کہ قریش کو کیا ہو گیا' حالانکہ وہ سن چکے تھے' کہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جہاں کوئی تصویر ہو' یہ ابراہیم کی تصویر بنائی گئی' پھر وہ بھی پانسہ پھینکتے ہوئے۔

٥٧٧ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّارَاَى الصُّوَرَ فِى الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ وَرَاَى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِاَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلَامِ قَطُّ .

۵۷۷۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' معمر' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہ ہوئے' حتی کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہٹا دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم و اسمٰعیل کی تصویروں کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں فال کے تیر تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ قریش پر لعنت کرے' بخدا دونوں بزرگوں نے کبھی کوئی تیر (۱) نہیں پھینکا تھا۔

٥٧٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ فَقَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِىُّ اللّٰهِ بْنِ نَبِىِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِىِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنَ خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

۵۷۸۔ علی بن عبداللہ' یحییٰ بن سعید' عبیداللہ' سعید بن ابی سعید' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ معزز اور بزرگ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب سے زیادہ خدا کا خوف رکھتا ہو' لوگوں نے کہا ہم یہ بات نہیں پوچھتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ معزز یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں' لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو' ان میں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے' وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں' بشرطیکہ علم دین حاصل کریں' ابواسامہ' معتمر'

(۱) جاہلیت میں تیروں سے جوا کھیلا جاتا تھا، مخصوص تیر ہوتے تھے ان سے گوشت کی تقسیم ہوتی تھی اسلام کے ظہور کے بعد جوا ہونے کی وجہ سے یہ حرام قرار دیا گیا۔ ظاہر ہے انبیاء علیہم السلام ایسے کاموں سے معصوم ہیں اس بناء پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرت اور افسوس کا اظہار فرمایا کہ ایک تو اپنے پاس سے تصویر بنائی، دوسرے تصویر میں انہیں حرام کام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ .

عبید اللہ 'سعید' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

٥٧٩ ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ طَوِيْلٍ لَا اَكَادُ اَرٰى رَأْسَهٗ طُوْلًا وَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ.

۵۷۹۔ مومل 'اسمٰعیل 'عوف 'ابو رجاء 'حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج رات (خواب میں میرے) پاس دو آدمی آئے' اور ہم سب ایک طویل القامت آدمی کے پاس پہنچے 'جس کی لمبائی کے سبب میں اس کا سر نہ دیکھ سکتا تھا' وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

٥٨٠ ـ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو وَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوْالَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ اَوْكَ فَ رَ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٌ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِنْحَدَرَ فِي الْوَادِيِّ .

۵۸۰۔ بیان بن عمرو 'نضر 'ابن عون 'مجاہد 'ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے' کہ اس کے ماتھے پر کافر' یا ک 'ف 'ر ' لکھا ہوا ہے' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا' بلکہ میں نے یہ سنا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا' کہ اگر تم ابراہیم کو دیکھنا چاہتے ہو' تو مجھے دیکھو' رہ گئے موسیٰ تو وہ گنگریالے بال اور گندم گوں رنگ کے ایک سرخ اونٹ پر جس کے کھجور کے چھال کی نکیل پڑی ہوئی ہے' گویا میں انکی طرف دیکھ رہا ہوں' کہ وہ نشیب میں اتر رہے ہیں۔

٥٨١ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ .

۵۸۱۔ قتیبہ بن سعید 'مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی 'ابوالزناد 'اعرج 'حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا' حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے ختنے ایک بسولے سے اسی سال کی عمر میں کئے۔

٥٨٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهٗ عَجْلَانُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ .

۵۸۲۔ ابوالیمان 'شعیب 'ابوالزناد نے لفظ قدوم تخفیف دال سے روایت کیا ہے ' اس کے متابع حدیث عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ابوالزناد سے اور اس کے متابع عجلان نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے' اور اس کو محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے روایت کیا ہے۔

٥٨٣ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدِ الرُّعَيْنِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثًا .

۵۸۳۔ سعید بن تلید رعینی 'ابن وہب 'جریر بن حازم 'ایوب 'محمد ' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نے (حقیقتاً کبھی جھوٹ نہیں بولا البتہ) تین مرتبہ کے سوا کبھی (ظاہری طور پر بھی) جھوٹ نہیں بولا (اور اس ظاہری جھوٹ کو توریہ کہتے ہیں جس کے جواز میں قطعاً شبہ نہیں' بالخصوص مواضع حاجت میں)۔

٥٨٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا

۵۸۴۔ محمد بن محبوب 'حماد بن زید 'ایوب 'محمد 'حضرت ابو ہریرہ

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ قَالَ يَاسَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّ هٰذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَاتُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَا وَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِالْفَاجِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَابَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ (ظاہری) جھوٹ بولا ہے' دو تو خدا کے واسطے 'ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں'' اور یہ تو ان کے بڑے بت نے کیا ہے'' (یہ تو خدا کے لئے اور ایک اپنے لئے' یہ کہ) فرمایا ایک دن ابراہیم اور (انکی زوجہ) سارہ جارہے تھے' کہ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں سے گزرے' کسی نے بادشاہ سے کہہ دیا کہ یہاں ایک ایسا شخص آیا ہے' جس کے ساتھ بے انتہا خوبصورت عورت ہے' اس ظالم نے ان کے پاس آدمی بھیج کر سارہ کے متعلق پوچھا یہ کون ہے؟ تو ابراہیم نے کہہ دیا' میری (دینی) بہن ہے' پھر ابراہیم سارہ کے پاس آئے اور کہا کہ اے سارہ روئے زمین پر میرے اور تیرے علاوہ کوئی مومن نہیں، اس ظالم نے مجھ سے پوچھا، تو میں نے کہہ دیا یہ میری بہن ہے' لہٰذا مجھے جھوٹا نہ کرنا، اس ظالم نے سارہ کو بلوا بھیجا جب سارہ اس کے پاس پہنچیں، تو وہ انکی طرف ہاتھ بڑھانے لگا' فوراً منجانب اللہ اس کی گرفت ہو گئی' (اس نے سارہ سے) کہا میرے لئے اللہ سے دعا کرو' میں تمہیں پھر کچھ ضرر نہ پہنچاؤں گا' انہوں نے دعا کی' وہ اچھا ہو گیا' پھر دوسری مرتبہ اس نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا' پھر اسی طرح پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی سخت پھر اس نے کہا میرے لئے اللہ سے دعا کرو' میں تمہیں بالکل ضرر نہ پہنچاؤں گا انہوں نے دعا کی تو وہ اچھا ہو گیا' پھر اس نے اپنے کسی دربان کو بلا کر کہا کہ تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے بلکہ شیطان کو لائے ہو' پھر اس نے سارہ کی خدمت کیلئے ہاجرہ کو دیا سارہ ابراہیمؑ کے پاس آئیں تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے' انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ سارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا فریب اسی کے سینہ میں لوٹا دیا اور ہاجرہ کو خدمت کے لئے دیا' ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ اے ماء سماء کے بیٹو! یہی تمہاری ماں ہے۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى أَوِابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلَى

۵۸۵۔ عبید اللہ بن موسیٰ' یا عبید اللہ بن سلام' ابن جریج' عبدالحمید بن جبیر' سعید بن مسیب' ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' کہ رسالت مآب ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ پھونک رہا تھا۔

اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

٥٨٦ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرٰهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَايَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَمْ يَلْبِسُوْ اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ اَوَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يَابُنَيَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ .

۵۸۶۔ عمر بن حفص بن غیاث' ان کے والد' اعمش ابراہیم' علقمہ' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا" نازل ہوئی' تو ہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایسا کون ہے' جس نے اپنے اوپر (گناہ کر کے) ظلم نہیں کیا' فرمایا' یہ بات تمہارے خیال کے مطابق نہیں ہے' بلکہ لم یلبسو ایمانهم بظلم میں ظلم سے مراد شرک ہے' کیا تم نے لقمان کی بات جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہی تھی نہیں سنی کہ اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

٣١٣ بَاب يَزِفُّوْنَ النَّسَلَانِ فِي الْمَشْيِ .

باب ۳۱۳۔ یَزِفُّوْنَ' یعنی تیز چلنے کا بیان۔

٥٨٧ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ اُتِیَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَيَنْفُذُ هُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنَ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ فَذَكَرَ كَذَبَاتِهٖ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذَا هَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى تَابَعَهٗ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۸۷۔ اسحق بن ابراہیم بن نصر' ابو اسامہ' ابو حیان' ابو زرعہ' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کے سامنے گوشت پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمام اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان میں جمع کریگا کہ ان کو پکارنے والا اپنی آواز سنا سکے گا اور ان پر نظر بھی پڑ سکے گی' سورج ان کے قریب آجائیگا' پھر انہوں نے حدیث شفاعت کو بیان کیا کہ لوگ ابراہیم کے پاس جائیں گے' اور کہیں گے کہ دنیا میں آپ اللہ کے نبی اور دوست تھے' اپنے پروردگار سے ہماری شفارش کیجئے' وہ اپنے جھوٹ کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ مجھے تو خود اپنی پڑی ہے' موسیٰ کے پاس جاؤ' اس کے متابع حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٥٨٨ ۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْلَا اَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا قَالَ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَمَّا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ فَحَدَّثَنِیْ قَالَ

۵۸۸۔ احمد بن سعید' ابو عبید اللہ' وہب بن جریر' ان کے والد' ایوب' عبداللہ بن سعید بن جبیر' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسمٰعیل کی والدہ پر رحم فرمائے' اگر وہ جلدی نہ کرتیں' تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا' انصاری کہتے ہیں کہ ہم سے ابن جریج نے بیان کیا' رہے کثیر بن کثیر' تو انہوں نے یہ بیان کیا کہ میں اور عثمان بن ابی سلیمان سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے' تو انہوں نے

اِنِّیْ وَعُثْمَانَ بْنَ اَبِیْ سُلَیْمَانَ جُلُوْسٌ مَعَ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ فَقَالَ مَاھٰکَذَا حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ اَقْبَلَ اِبْرَاھِیْمُ بِاِسْمَاعِیْلَ وَاُمِّہٖ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَھِیَ تُرْضِعُہٗ مَعَھَا شَنَّۃٌ لَمْ یَرْفَعْہُ ثُمَّ جَاءَ بِھَا اِبْرَاھِیْمُ وَبِابْنِھَا اِسْمَاعِیْلَ .

۵۸۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ وَکَثِیْرِ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ اَبِیْ وَدَاعَۃَ یَزِیْدُ اَحَدُھُمَا عَلَی الْاٰخَرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَآءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قَبْلِ اُمِّ اِسْمَاعِیْلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّیَ اَثَرَھَا عَلٰی سَارَۃَ ثُمَّ جَآءَ بِھَا اِبْرَاھِیْمُ وَبِابْنِھَا اِسْمَاعِیْلَ وَھِیَ تُرْضِعُہٗ حَتّٰی وَضَعَھُمَا عِنْدَ الْبَیْتِ عِنْدَ دَوْحَۃٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِیْ اَعْلَی الْمَسْجِدِ وَلَیْسَ بِمَکَّۃَ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَلَیْسَ بِھَا مَاءٌ فَوَضَعَھُمَا ھُنَالِکَ وَوَضَعَ عِنْدَ ھُمَا جِرَابًا فِیْہِ تَمْرٌ وَّسِقَاءٌ فِیْہِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰی اِبْرَاھِیْمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْہُ اُمُّ اِسْمَاعِیْلَ فَقَالَتْ یَا اِبْرَاھِیْمُ اَیْنَ تَذْھَبُ وَتَتْرُکُنَا بِھٰذَا الْوَادِیِّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ فَقَالَتْ لَہٗ ذٰلِکَ مِرَارًا وَجَعَلَ لَا یَلْتَفِتُ اِلَیْھَا فَقَالَتْ لَہٗ اَللّٰہُ الَّذِیْ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذَنْ لَایُضَیِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ اِبْرَاھِیْمُ حَتّٰی اِذَا کَانَ عِنْدَ الثَّنِیَّۃِ حَیْثُ لَا یَرَوْنَہٗ اِسْتَقْبَلَ بِوَجْھِہِ الْبَیْتَ ثُمَّ دَعَا بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ حَتّٰی بَلَغَ یَشْکُرُوْنَ وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِیْلَ تُرْضِعُ اِسْمَاعِیْلَ وَتُشْرِبُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَا فِی السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُھَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَیْہِ یَتَلَوّٰی اَوْقَالَ یَتَلَبَّطُ

کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایسے بیان نہیں کیا، بلکہ یہ فرمایا کہ ابراہیم، اسمٰعیل اور ان کی والدہ کو لے کر آئے اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور ان کے ساتھ ایک چھوٹی سی مشک بھی تھی، اس حدیث کو انہوں نے مرفوعاً بیان نہیں کیا، پھر ہاجرہ اور اسمٰعیل کو حضرت ابراہیم علیہ السلام لے کر آئے۔

۵۸۹۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب سختیانی، کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابووداعہ ایک دوسرے پر کچھ زیادتی بیان کرتا ہے، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے سب سے پہلے ازار بند بنانا اسمٰعیل کی ماں سے سیکھا، انہوں نے ازار بند بنایا تاکہ اپنے نشانات کو سارہ سے چھپائیں، پھر انہیں اور انکے لڑکے اسمٰعیل کو ابراہیم لے کر آئے، اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں، تو ان دونوں کو مسجد کے اوپری حصہ میں زمزم کے پاس کعبہ کے قریب ایک درخت کے پاس بٹھادیا اور اس وقت مکہ میں نہ تو آدمی تھا، نہ پانی ابراہیم نے انہیں وہاں بٹھادیا اور ان کے پاس ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجوریں اور مشکیزہ میں پانی رکھ دیا، اس کے بعد ابراہیم لوٹ کر چلے، تو اسمٰعیل کی والدہ نے انکے پیچھے دوڑ کر کہا، اے ابراہیم کہاں جارہے ہو، اور ہمیں ایسے جنگل میں جہاں نہ کوئی آدمی ہے نہ اور کچھ (کس کے سہارے چھوڑے جارہے ہو) اسمٰعیل کی والدہ نے یہ چند مرتبہ کہا، مگر ابراہیم نے ان کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا اسمٰعیل کی والدہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں! ہاجرہ نے کہا، تو اب اللہ بھی ہم کو برباد نہیں کرے گا، پھر وہ واپس چلی آئیں، اور ابراہیم چلے گئے، حتی کہ وہ ثنیہ کے پاس پہنچے، جہاں سے وہ لوگ انہیں دیکھ نہ سکتے تھے، تو انہوں نے اپنا منہ کعبہ کی طرف کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی، کہ اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک (لق ودق) میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں یشکرون تک اور اسمٰعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں، اور اس مشکیزہ کا پانی پیتی تھیں، حتی کہ جب وہ پانی ختم ہوگیا، تو انہیں اور ان کے بچہ کو (سخت) پیاس لگی، وہ اس بچہ کو دیکھنے لگیں کہ وہ مارے پیاس کے تڑپ رہا ہے، یا فرمایا، کہ ایڑیاں رگڑ رہا ہے وہ اس منظر کو دیکھنے کی

فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْاَرْضِ يَلِيْهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَّ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَّ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْوَادِيَّ ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰى اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ اَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَاِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ اَوْقَالَ بِجَنَاحِهٖ حَتّٰى ظَهَرَ الْمَآءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهٗ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِيْ سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللّٰہ عنه قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْقَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَآءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِيْ هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَهْلَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِّنَ الْاَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَاْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَاْخُذُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جُرْهُمٍ اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمٍ مُّقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوْا فِيْ اَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَاَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا

تاب نہ لا کر چلیں اور انہوں نے اپنے قریب جو اس جگہ کے متصل تھا‘ کوہ صفا کو دیکھا پس وہ اس پر چڑھ کر کھڑی ہوئیں‘ اور جنگل کی طرف منہ کر کے دیکھنے لگیں کہ کوئی نظر آتا ہے‘ یا نہیں؟ تو ان کو کوئی نظر نہ آیا (جس سے پانی مانگیں) پھر وہ صفا سے اتریں جب وہ نشیب میں پہنچیں‘ تو اپنا دامن اٹھا کے ایسے دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے حتیٰ کہ اس نشیب سے گزر گئیں‘ پھر وہ کوہ مروہ پر آکر کھڑی ہوئیں‘ اور ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی نظر آتا ہے یا نہیں‘ تو انہیں کوئی نظر نہ آیا‘ اسی طرح انہوں نے سات مرتبہ کیا‘ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا‘ اسی لئے لوگ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں‘ جب وہ آخری دفعہ کوہ مروہ پر چڑھیں‘ تو انہوں نے ایک آواز سنی خود ہی کہنے لگیں‘ ذرا ٹھہر کر سننا چاہئے‘ تو انہوں نے کان لگایا‘ تو پھر بھی آواز سنی‘ خود ہی کہنے لگیں (اے شخص) تو نے آواز‘ تو سنا دی‘ کاش کہ تیرے پاس فریاد رس بھی ہو‘ یکایک ایک فرشتہ کو مقام زمزم میں دیکھا‘ اس فرشتہ نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ اپنا پر مارا‘ حتیٰ کہ پانی نکل آیا‘ ہاجرہ اسے حوض کی شکل میں بنا کر روکنے لگیں اور ادھر ادھر کرنے لگیں اور چلو بھر بھر کے اپنی مشک میں ڈالنے لگیں‘ ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی زمین سے ابلنے لگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں‘ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا‘ کہ اللہ اسمٰعیل کی والدہ پر رحم فرمائے‘ اگر وہ زمزم کو (روکتی نہیں بلکہ) چھوڑ دیتیں‘ یا فرمایا‘ چلو بھر بھر کے نہ ڈالتیں‘ تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا‘ پھر فرمایا کہ انہوں نے پانی پیا اور بچہ کو پلایا پھر ان سے فرشتہ نے کہا کہ تم اپنی ہلاکت کا اندیشہ نہ کرو‘ کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے جسے یہ لڑکا اور اس کے والد تعمیر کریں گے‘ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہلاک و برباد نہیں کرتا (اس وقت) بیت اللہ زمین سے ٹیلہ کی طرح اونچا تھا‘ سیلاب آتے تھے‘ تو اس کے دائیں بائیں کٹ جاتے تھے‘ ہاجرہ اسی طرح رہتی رہیں یہاں تک کہ چند لوگ قبیلہ بنو جرہم کے انکی طرف سے گزرے یا یہ فرمایا کہ بنو جرہم کے کچھ لوگ کدا کے راستہ سے لوٹے ہوئے آرہے تھے‘ تو وہ مکہ کے نشیب میں اترے انہوں نے کچھ پرندوں کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا‘ تو انہوں نے کہا بیشک یہ پرندے

الطَّائِرُ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَآءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَا فِيْهِ مَآءٌ فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا اَوْجَرِيَّيْنِ فَاِذَا هُمْ بِالْمَآءِ فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ بِالْمَآءِ فَاَقْبَلُوْا قَالَ وَاُمُّ اِسْمَاعِيْلَ عِنْدَ الْمَآءِ فَقَالُوْا اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَاحَقَّ لَكُمْ فِي الْمَآءِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْفٰى ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْاِنْسَ فَنَزَلُوْا وَاَرْسَلُوْا اِلٰى اَهْلِيْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِهَا اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَاَةً مِّنْهُمْ وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ فَجَآءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَاتَزَوَّجَ اِسْمَاعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمَاعِيْلَ فَسَاَلَ اِمْرَاَتَهٗ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا ثُمَّ سَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِيْ ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُوْلِيْ لَهٗ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَآءَ اِسْمَائِيْلُ كَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَآئَكُمْ مِّنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَآءَ نَا شَيْخٌ كَذَاوَكَذَا فَسَاَلَنَا عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ وَسَاَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَا فِيْ جُهْدٍ وَّشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ اَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكَ اَبِيْ وَقَدْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُفَارِقَكِ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰى فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَسَاَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ وَسَاَلَهَا عَنْ

پانی پر چکر لگا رہے ہیں (حالانکہ) ہمارا زمانہ اس وادی میں گزرا تو اس میں پانی نہ تھا' انہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو بھیجا' تو انہوں نے پانی کو دیکھ لیا' واپس آکر انہوں نے سب کو پانی ملنے کی اطلاع دی وہ سب لوگ ادھر آنے لگے' کہا کہ اسمٰعیل کی والدہ پانی کے پاس بیٹھی تھیں' تو ان لوگوں نے کہا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ ہم تمہارے پاس قیام کریں' انہوں نے کہا اجازت ہے' مگر پانی پر کوئی حق نہ ہوگا' انہوں نے یہ شرط منظور کرلی' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اسمٰعیل کی والدہ نے اسے غنیمت سمجھا وہ انسانوں سے انس رکھتی تھیں' تو وہ لوگ مقیم ہوگئے اور اپنے اہل و عیال کو بھی پیغام بھیج کر وہاں بلا لیا' انہوں نے بھی وہیں قیام کیا حتی کہ انکے پاس چند خاندان آباد ہوگئے' اور اب اسمٰعیل بچہ سے بڑے ہوگئے اور انہوں نے بنو جرہم سے عربی سیکھ لی اور خود ان کی حالت بھی معلوم کرلی' اسمٰعیل جب جوان ہوئے' تو انہیں بڑے بھلے معلوم ہوئے جب اسمٰعیل بالغ ہوئے' تو انہوں نے اپنے قبیلہ کی ایک عورت سے ان کا نکاح کر دیا اور اسمٰعیل کی والدہ وفات پا گئیں' حضرت ابراہیم اپنے چھوڑے ہوؤں کو دیکھنے کے لئے اسماعیل کے نکاح کے بعد تشریف لائے' تو اسمٰعیل کو نہ پایا انکی بیوی سے معلوم کیا' تو اس نے کہا کہ وہ ہمارے لئے رزق تلاش کرنے گئے ہیں پھر ابراہیمؑ نے اس سے بسر اوقات اور حالت معلوم کی' تو اس عورت نے کہا ہماری بری حالت ہے اور ہم بڑی تنگی اور پریشانی میں مبتلا ہیں (گویا) انہوں نے ابراہیم سے شکوہ کیا' ابراہیم نے کہا کہ جب تمہارے شوہر آجائیں' تو ان سے میرا اسلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ تبدیل کر دیں' جب اسمٰعیل واپس آئے' تو گویا انہوں نے اپنے والد کی تشریف آوری کے آثار پائے تو کہا' کیا تمہارے پاس کوئی آدمی آیا تھا؟ بیوی نے کہا' ہاں! ایسا ایسا ایک بوڑھا شخص آیا تھا' اس نے آپ کے بارے میں پوچھا' تو میں نے بتا دیا اور اسنے ہماری بسر اوقات کے متعلق دریافت کیا' تو میں نے بتا دیا کہ ہم تکلیف اور سختی میں ہیں اسمٰعیل نے کہا' کیا انہوں نے کچھ پیغام دیا ہے؟ کہا ہاں! مجھ کو حکم دیا تھا کہ تمہیں ان کا سلام پہنچا دوں' اور وہ کہتے تھے تم اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل دو' اسمٰعیل نے کہا وہ میرے والد تھے اور انہوں نے مجھے تم کو جدا کرنے کا

عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ
وَاَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَاطَعَامُكُمْ قَالَتِ
اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَآءُ قَالَ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ يَوْمَئِذٍ
حَبٌّ وَّلَوْكَانَ لَهُمْ دَعَالَهُمْ فِيْهِ قَالَ فَهُمَا
لَايَخْلُوْا عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ
يُوَافِقَاهُ قَالَ فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ
السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثْبِتُ عُتْبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَآءَ
اِسْمَاعِيْلُ قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ مِّنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ
اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِيْ
عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَسَاَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ
اَنَا بِخَيْرٍ قَالَ فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ
هُوَيَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ
بَابِكَ قَالَ ذٰلِكِ اَبِيْ وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ اَمَرَنِيْ اَنْ
اُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَآءَ
بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمَاعِيْلُ يَبْرِيْ نَبْلًالَهٗ تَحْتَ
دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِّنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصَنَعَا
كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ
قَالَ يَا اِسْمَاعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِاَمْرٍ قَالَ
فَاصْنَعْ مَا اَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِيْنُنِيْ قَالَ
وَاُعِيْنُكَ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَبْنِيَ هٰهُنَا
بَيْتًا وَاَشَارَ اِلٰى اَكَمَةٍ مُّرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا
قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَاالْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
فَجَعَلَ اِسْمَاعِيْلُ يَاْتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَاِبْرَاهِيْمُ
يَبْنِيْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَآءُ جَآءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ
فَوَضَعَهٗ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِيْ وَاِسْمَاعِيْلُ
يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ
حَتّٰى يَدُوْرَ اَحَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا

حکم دیا ہے' لہٰذا تم اپنے گھر چلی جاؤ اور اسکو طلاق دیدی اور بنو جرہم کی کسی دوسری عورت سے نکاح کر لیا کچھ مدت کے بعد ابراہیم پھر آئے' تو اسمٰعیل کو نہ پایا' انکی بیوی کے پاس آئے اور اس سے دریافت کیا' تو اس نے کہا وہ ہمارے لیے رزق تلاش کرنے گئے ہیں' ابراہیمؑ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اور انکی بسر اوقات معلوم کی' اسنے کہا ہم اچھی حالت اور فراخی میں ہیں اور اللہ کی تعریف کی' ابراہیمؑ نے پوچھا تمہاری غذا کیا ہے؟ انہوں نے کہا گوشت ابراہیم نے پوچھا' تمہارے پینے کی کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا پانی ابراہیم نے دعا کی اے اللہ! انکے لئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس وقت وہاں غلہ نہ ہوتا تھا' اگر غلہ ہوتا تو اس میں بھی ان کے لئے دعا کرتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مکہ کے سوا کسی اور جگہ گوشت اور پانی پر گزارہ نہیں کر سکتا صرف گوشت اور پانی مزاج کے موافق نہیں آسکتا' ابراہیم نے کہا جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور انہیں میری طرف سے یہ حکم دینا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ باقی رکھیں جب اسمٰعیل آئے' تو پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آدمی آیا تھا؟ بیوی نے کہا ہاں! ایک بزرگ خوبصورت پاکیزہ سیرت آئے تھے' اور انکی تعریف کی تو انہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں پوچھا' تو میں نے بتادیا' پھر مجھ سے ہماری بسر اوقات کے متعلق پوچھا تو میں نے بتایا کہ ہم بڑی اچھی حالت میں ہیں' اسمٰعیل نے کہا کہ تمہیں وہ کوئی حکم دے گئے ہیں' انہوں نے کہا کہ وہ آپ کو سلام کہہ گئے ہیں اور حکم دے گئے ہیں کہ آپ اپنے دروازہ کی چوکھٹ باقی رکھیں۔ اسمٰعیل نے کہا وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ سے تم مراد ہو' گویا انہوں نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنی زوجیت میں باقی رکھوں' پھر ابراہیم کچھ مدت کے بعد پھر آئے اور اسمٰعیل کو زمزم کے قریب ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے اپنے تیر بناتے پایا' جب اسمٰعیل نے انہیں دیکھا تو انکی طرف بڑھے اور دونوں نے ایسا معاملہ کیا' جیسے والد لڑکے سے اور لڑکا والد سے کرتا ہے' ابراہیم نے کہا اے اسمٰعیل! اللہ نے مجھے ایک کام کا حکم دیا ہے' انہوں نے عرض کیا کہ اس حکم کے مطابق عمل کیجئے' ابراہیم بولے کیا تم میرا ہاتھ بٹاؤ گے؟ اسمٰعیل نے کہا ہاں!

تَقَبَّلُ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

۵۹۰ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو و قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَبَيْنَ اَهْلِهٖ مَاكَانَ خَرَجَ بِاِسْمَاعِيْلَ وَاُمِّ اِسْمَاعِيْلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيْهَا مَآءٌ فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاتَّبَعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاءَ نَادَتْهُ مِنْ وَّرَآئِهٖ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ اِلَى اللّٰهِ قَالَتْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا فَنِيَ الْمَآءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَّ سَعَتْ وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ اَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَافَعَلَ تَعْنِى الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هُوَ عَلٰى حَالِهٖ كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ

میں آپ کا ہاتھ بٹاؤنگا' ابراہیم نے کہا کہ اللہ نے مجھے یہاں بیت اللہ بنانے کا حکم دیا ہے اور آپ نے اس اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا' یعنی اس کے گردا گرد' ان دونوں نے کعبہ کی دیواریں بلند کیں' اسمٰعیل پتھر لاتے تھے اور ابراہیم تعمیر کرتے تھے حتی کہ جب دیوار بلند ہوئی تو اسمٰعیل ایک پتھر کو اٹھالائے اور اسے ابراہیم کے لئے رکھ دیا' ابراہیم اس پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اور اسمٰعیل انہیں پتھر دیتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے رہے کہ اے پروردگار! ہم سے (یہ کام) قبول فرما' بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے' پھر دونوں تعمیر کرنے لگے اور کعبہ کے گرد گھوم کر یہ کہتے جاتے تھے' اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ کام) قبول فرما' بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

۵۹۰ـ عبداللہ بن محمد' ابوعامر عبدالملک بن عمرو' ابراہیم' نافع' کثیر بن کثیر' سعید بن جبیر' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم اور انکی بیوی کے درمیان شکر رنجی ہو گئی تو اسمٰعیل اور ان کی والدہ کو لے کر نکلے' اور ان کے پاس ایک مشکیزہ میں پانی تھا' پس اسمٰعیل کی والدہ اس کا پانی پیتی رہیں اور انکا دودھ اپنے بچہ کے لئے جوش مار رہا تھا' حتی کہ وہ مکہ پہنچ گئیں ابراہیم نے انہیں ایک درخت کے نیچے بٹھادیا' پھر ابراہیم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ چلے' تو اسمٰعیل کی والدہ ان کے پیچھے دوڑیں حتی کہ جب وہ مقام کدا میں پہنچے تو اسمٰعیل کی والدہ نے انہیں پیچھے سے آواز دی کہ اے ابراہیم! ہمیں کس کے سہارے چھوڑا ہے؟ ابراہیم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے' اسمٰعیل کی والدہ نے کہا' میں اللہ (کی نگرانی) پر رضامند ہوں' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا' پھر وہ واپس چلی گئیں اور اپنے مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور ان کا دودھ اپنے بچہ کیلئے ٹپک رہا تھا حتی کہ پانی ختم ہو گیا تو اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ نے کہا کہ کاش میں جا کر (ادھر ادھر) دیکھتی شاید مجھے کوئی دکھائی دے جاتا' ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ وہ گئیں اور کوہ صفا پر چڑھ گئیں اور انہوں نے ادھر ادھر دیکھا' خوب دیکھا' کہ کوئی شخص نظر آ جائے' لیکن کوئی شخص نظر نہیں آیا' پھر جب وہ نشیب میں پہنچیں' تو دوڑنے لگیں اور کوہ مروہ پر آ گئیں۔ اسی طرح انہوں نے چند چکر لگائے' پھر کہنے لگیں' کاش میں جا کر اپنے بچہ کو دیکھوں کہ کیا حال ہے' جا کر دیکھا، تو اسماعیل کو اپنی سابقہ

تُقِرُّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ أُحِسُّ اَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا حَتّٰى اَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَاِذَا هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ اَغِثْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَاِذَا جِبْرِيْلُ فَقَالَ لِعَقِبِهٖ هٰكَذَا وَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَى الْاَرْضِ قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَآءُ فَدَهَشَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ قَالَ فَقَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَرَكَتْهُ كَانَ الْمَآءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَآءِ وَيَدُرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا قَالَ فَمَرَّنَاسٌ مِّنْ جُرْهُمٍ بِبَطْنِ الْوَادِيْ فَاِذَاهُمْ بِطَيْرٍ كَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْا ذَاكَ وَقَالُوْا مَايَكُوْنُ الطَّيْرُ اِلَّا عَلٰى مَآءٍ فَبَعَثُوْا رَسُوْلَهُمْ فَنَظَرَ فَاِذَاهُمْ بِالْمَآءِ فَاَتَاهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ فَاَتَوْا اِلَيْهَا فَقَالُوْا يَا اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَّكُوْنَ مَعَكِ اَوْنُسْكِنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيْهِمُ امْرَاَةً قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ بَدَ الِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ اِنِّيْ مُطَّلِعٌ تَرِكَتِيْ قَالَ فَجَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ اِسْمَاعِيْلُ فَقَالَتْ اِمْرَاَتُهٗ ذَهَبَ يَصِيْدُ قَالَ قُوْلِيْ لَهٗ اِذَا جَآءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ فَلَمَّا جَآءَ اَخْبَرَتْهُ قَالَ اَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِيْ اِلٰى اَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ بَدَ الِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ اِنِّيْ مُطَّلِعٌ تَرِكَتِيْ قَالَ فَجَآءَ فَقَالَ اَيْنَ اِسْمَاعِيْلُ فَقَالَتْ اِمْرَاَتُهٗ ذَهَبَ يَصِيْدُ فَقَالَتْ اَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَآءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ بَدَا لِاِبْرٰهِيْمَ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ اِنِّيْ مُطَّلِعٌ تَرِكَتِيْ فَجَآءَ فَوَافَقَ اِسْمَاعِيْلُ مِنْ وَّرَآءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ

حالت میں پایا' گویا ان کی جان نکل رہی ہے' پھر ان کے دل کو قرار نہ آیا' تو کہنے لگیں کہ کاش میں جا کر (ادھر ادھر) دیکھوں' شاید کوئی مل جائے' چنانچہ وہ چلی گئیں اور کوہ صفا پر چڑھ گئیں (ادھر ادھر) دیکھا اور خوب دیکھا' مگر کوئی نظر نہ آیا' حتیٰ کہ ایسے ہی انہوں نے پورے سات چکر لگائے' پھر کہنے لگیں کاش میں جا کر اپنے بچہ کو دیکھوں کہ کس حال میں ہے' تو یکایک ایک آواز آئی تو کہنے لگیں' فریاد رسی کر اگر تیرے پاس بھلائی ہے' تو اچانک جبریلؑ کو دیکھا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری یا زمین کو اپنی ایڑی سے دبایا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (فوراً) پانی پھوٹ پڑا' اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ متحیر ہو گئیں' اور گڑھا کھودنے لگیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا' اگر وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتیں تو پانی زیادہ ہو جاتا' ابن عباس نے کہا کہ وہ یہ پانی پیتیں اور ان کے دودھ کی دھاریں انکے بچہ کے لئے بہتی رہتیں۔ ابن عباس نے کہا کچھ لوگ قبیلہ جرہم کے وسط وادی سے گزرے' تو انہوں نے پرندے دیکھے' تو انہیں تعجب ہونے لگا اور کہنے لگے کہ یہ پرندے تو صرف پانی پر ہوتے ہیں' سو انہوں نے اپنا ایک آدمی بھیجا' اس نے جا کر دیکھا' تو وہاں پانی پایا' اس نے آکر سب لوگوں کو بتایا' لہٰذا وہ لوگ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ کیا تم ہمیں اجازت دیتی ہو' کہ ہم تمہارے ساتھ قیام کریں؟ ان کا بچہ (اسمٰعیل) جب بالغ ہوا' تو اسی قبیلہ کی ایک عورت سے نکاح ہو گیا' ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابراہیم علیہ السلام کے دل میں آیا اور انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے چھوڑے ہوؤں کے حال سے واقف ہونا چاہتا ہوں' ابن عباس کہتے ہیں' ابراہیم آئے' اور آکر سلام کیا' پھر پوچھا اسمٰعیل علیہ اسلام کہاں ہیں؟ اسمٰعیل علیہ السلام کی بیوی نے کہا وہ شکار کیلئے گئے ہیں' ابراہیم نے کہا' جب وہ آجائیں تو ان سے کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ تبدیل کر دو' جب وہ آئے اور انکی بیوی نے انہیں (سب واقعہ بتایا) اسمٰعیل نے کہا کہ چوکھٹ سے مراد تم ہو' لہٰذا تم اپنے گھر بیٹھو' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پھر ابراہیم کے دل میں آیا' تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے چھوڑے ہوؤں کے حال سے واقف ہونا

نَبْلًا لَّهُ فَقَالَ يَا اِسْمَاعِيْلُ اِنَّ رَبَّكَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ اَطِعْ رَبَّكَ قَالَ اِنَّهُ قَدْ اَمَرَنِىْ اَنْ تُعِيْنَنِيْ عَلَيْهِ قَالَ اِذَنْ اَفْعَلُ اَوْكَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ اِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ وَاِسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قَالَ حَتّٰى ارْتَفَعَ الْبِنَآءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلٰى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلٰى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ .

چاہتا ہوں‘ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابراہیم آئے اور پوچھا کہ اسمٰعیل کہاں ہیں؟ انکی بیوی نے کہا‘ شکار کو گئے ہیں اور آپ ٹھہرتے کیوں نہیں؟ کہ کچھ کھائیں پئیں‘ ابراہیم نے کہا تم کیا کھاتے اور پیتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا کھانا گوشت اور پینا پانی ہے‘ ابراہیم نے دعا کی کہ اے اللہ انکے کھانے پینے میں برکت عطا فرما‘ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مکہ میں کھانے پینے میں) حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے برکت ہے‘ ابن عباس نے کہا پھر (چند روز بعد) ابراہیم کے دل میں آیا اور انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے چھوڑے ہوؤں کو دیکھنا چاہتا ہوں‘ وہ آئے‘ تو اسمٰعیل کو زمزم کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا پس ابراہیم نے کہا، کہ اے اسمٰعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کا ایک گھر بناؤں‘ اسمٰعیل نے کہا پھر اللہ کے حکم کی تکمیل کیجئے‘ ابراہیم نے کہا کہ اس نے یہ بھی حکم دیا ہے‘ کہ تم اس کام میں میری مدد کرو‘ اسمٰعیل نے کہا‘ میں حاضر ہوں‘ یا جو بھی فرمایا‘ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر دونوں کھڑے ہوگئے‘ ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے اور اسمٰعیل انہیں پتھر دیتے تھے‘ اور دونوں کہہ رہے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ کام) قبول فرما، بیشک تو سننے جاننے والا ہے‘ حتیٰ کہ دیواریں اتنی بلند ہوگئیں کہ ابراہیم اپنے بڑھاپے کی وجہ سے پتھر اٹھانے سے عاجز ہوگئے‘ سو وہ مقام (ابراہیم) کے پتھر پر کھڑے ہوگئے‘ اسمٰعیل انہیں پتھر دینے لگے اور کہتے تھے‘ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ثُمَّ اَيْنَمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَاِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ .

۵۹۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل‘ عبدالواحد‘ اعمش‘ ابراہیم تیمی‘ ان کے والد‘ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں‘ کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! دنیا میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مکہ کی) مسجد حرام‘ میں نے عرض کیا پھر کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بیت المقدس کی) مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا ان کے درمیان میں کتنا فاصلہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ چالیس سال، پھر جہاں بھی تمہیں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو کیونکہ فضیلت و برتری اسی میں ہے۔

۵۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ

۵۹۲۔ عبداللہ بن مسلمہ‘ مالک (مطلب کے آزاد کردہ غلام) عمرو بن ابو عمرو‘ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ .

کو احد (پہاڑ) دکھائی دیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اسے 'اے خدا ابراہیم نے تو مکہ کو حرم بنایا' اور میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان (مدینہ) کو حرم بناتا ہوں' اسے عبداللہ بن یزید نے آنحضرت سے روایت کیا۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدُاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَاَنَّ قَوْمَكِ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَا اَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ تَرَكَ اِسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ .

۵۹۳۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' ابن ابو بکر' عبداللہ بن عمر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے عائشہ) کیا تم نہیں دیکھتی ہو' کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی' تو انہوں نے ابراہیم کی بنیاد سے کم تعمیر کیا' میں نے عرض کیا' یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بنیاد ابراہیمی پر کیوں نہیں کر دیتے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا (تو میں ایسا کر دیتا) عبداللہ بن عمر نے کہا کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث (درحقیقت) رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے' تو میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے حطیم کے قریب دونوں رکنوں کو اس وجہ سے نہیں چھوا' کہ کعبہ بنیاد ابراہیمی پر پورا نہیں بنایا گیا اور اسمٰعیلؒ نے عبداللہ بن محمد بن ابو بکر کہا ہے۔

۵۹٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

۵۹٤۔ عبداللہ بن یوسف' مالک بن انسؓ عبداللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم' ان کے والد' عمرو بن سلیم زرقی حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس طرح پڑھا کرو' اللهم صل على محمد و ازواجه و ذريته كماصليت على ابراهيم و بارك على محمد و ازواجه و ذريته كمابارکت على ابراهيم انك حميد مجيد۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّمُوْسَى ابْنُ

۵۹۵۔ قیس بن حفص' موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالواحد بن زیاد' ابو قرہ

اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْقُرَّةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عِيسٰى سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

مسلم بن سالم ہمدانی، عبداللہ بن عیسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں، عبدالرحمٰن کہتے ہیں، کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے، تو فرمایا کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں؟ جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، میں نے عرض کیا ضرور دیجئے، انہوں نے کہا ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اہل بیت پر ہم کس طرح درود پڑھیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تو بتادیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے درود پڑھیں (اب اہل بیت پر درود کا طریقہ آپ بتادیجئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس طرح پڑھو، اللهم صل على محمد و على آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم. انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد و على آل محمد كمابارکت على ابراهيم و على آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

٥٩٦ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَا كُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ.

۵۹۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، منہال، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ حسن وحسین پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے باپ (ابراہیم) بھی اسمٰعیل واسحٰق پر یہ کلمات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے (ترجمہ) میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعہ ہر شیطان وجاندار اور ہر ضرر رساں نظر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

٣١٤ بَاب قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَوْلُهٗ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ.

باب ۳۱۴۔ آیت کریمہ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ بتاؤ۔ اور اسکا قول اور لیکن میرا دل مطمئن ہو جائے۔ کا بیان۔

٥٩٧ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ

۵۹۷۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن وسعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے زیادہ مستحق ہیں جب انہوں نے کہا اے پروردگار! مجھے دکھایئے کہ آپ مردوں کو کیسے زندہ کرتے

اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَالَبِثَ يُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ.

ہیں؟ تو اللہ نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے کہا' ایمان تو بیشک لایا لیکن (میں یہ چاہتا ہوں کہ) میرا دل مطمئن ہو جائے اور اللہ تعالیٰ لوطؑ پر رحم کرے' کہ وہ کسی مضبوط رکن سے پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانہ میں اتنے دنوں رہتا جتنے دنوں یوسف قید رہے' (۱) تو میں اس بلانے والے کی بات مان لیتا۔

۳۱۵ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمَاعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ.

باب ۳۱۵۔ آیت کریمہ "اور کتاب میں اسمٰعیل کا ذکر کرو' بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے۔" کا بیان۔

۵۹۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكُمْ لَاتَرْمُوْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

۵۹۸۔ قتیبہ بن سعید' حاتم' یزید بن ابو عبید' حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر بنو اسلم کے کچھ افراد کے پاس سے ہوا' وہ اس وقت تیر اندازی کر رہے تھے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بنو اسمٰعیل! تیر اندازی کئے جاؤ' کیونکہ تمہارے والد (اسمٰعیل) بڑے تیر انداز تھے اور میں (اس تیر اندازی میں) فلاں لوگوں کی طرف ہوں' سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (یہ سن کر) دوسرے فریق نے فوراً ہاتھ روک لیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ تم کیوں تیر اندازی نہیں کرتے' انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیسے تیر اندازی کر سکتے ہیں' حالانکہ آپ ان لوگوں کے ساتھ ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم تیر اندازی کرو' میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۳۱۶ بَاب قِصَّةِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۱۶۔ حضرت اسحٰق بن حضرت ابراہیم کے قصہ کا بیان اس واقعہ کو حضرت ابن عمرؓ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے۔

۳۱۷ بَاب قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ.

باب ۳۱۷۔ آیت کریمہ "کیا تم یعقوب کی وفات کے وقت موجود تھے۔" آخر آیت کا بیان۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ

۵۹۹۔ اسحٰق بن ابراہیم' معتمر' عبید اللہ' سعید بن ابو سعید مقبری'

(۱) اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے صابر ہونے کی طرف اشارہ فرمایا کہ قاصد کے آنے پر بھی وہ نہیں نکلے بلکہ یہ فرمایا کہ جاکر تحقیق کرو کہ قصور میرا تھا یا ان عورتوں کا؟

الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسَ قَالَ اَكْرَمُهُمْ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا يَانَبِیَّ اللّٰهِ لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا' سب سے زیادہ معزز لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو' لوگوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھ رہے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ معزز یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں' لوگوں نے کہا یہ بھی نہیں پوچھ رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ انہوں نے کہاہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایازمانہ جاہلیت میں جو لوگ اچھے تھے' وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں' بشرطیکہ علم دین حاصل کریں۔

۳۱۸ بَاب وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا اَخْرِجُوْآ اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ .

باب ۳۱۸۔ آیت کریمہ کا بیان (اور ہم نے) لوط کو (رسول بنا کر بھیجا) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کیوں بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو' حالانکہ تم دیکھ رہے ہو، تم کیوں عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس للچاتے ہوئے آتے ہو؟ کچھ بھی نہیں تم تو جاہل لوگ ہو' تو انکی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو بڑا تقدس جھاڑتے ہیں' تو ہم نے انہیں اور انکے گھر والوں کو انکی بیوی کے علاوہ نجات دی' ہم نے انکی بیوی کو مقرر کر دیا تھا رہ جانے والوں میں سے' اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) برساؤ برسایا' پس کتنا برا تھا ڈرائے ہوؤں کا یہ برساؤ۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِيْدٍ .

۶۰۰۔ ابو الیمان' شعیب' ابو الزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوطؑ کی مغفرت کرے وہ ایک مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

۳۱۹ بَاب فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ بِرُكْنِهٖ بِمَنْ مَعَهٗ لِاَنَّهُمْ قُوَّتَهٗ تَرْكَنُوْا تَمِيْلُوْا فَاَنْكَرَهُمْ وَنَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ

باب ۳۱۹۔ آیت کریمہ " پس جب لوطؑ کے پاس فرشتے آئے' تو انہوں نے کہا کہ تم اجنبی لوگ ہو" کا بیان برکنہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان کے ساتھ تھے کیونکہ وہ ان کی قوت (بازو) تھے' ترکنوا کے معنی تم مائل ہوتے ہو' انکرھم

يُهْرَعُونَ يُسْرِعُونَ دَابِرٌ اٰخِرٌ صَيْحَةٌ هَلَكَةٌ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاظِرِينَ لَبِسَبِيلٍ لَبِطَرِيقٍ.

نکرھم اور استنکرھم کے ایک ہی معنی ہیں' یھرعون کے معنی وہ دوڑتے تھے' دابر کے معنی آخر' صیحہ کے معنی ہلاک کرنے والی آواز' للمتوسمین کے معنی دیکھنے والوں کے لبسبیل یعنی راستہ میں۔

۶۰۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ.

۶۰۱ - محمود' ابواحمد' سفیان' ابواسحق' اسود' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فھل من مدکر (دال سے) پڑھا ہے۔

۳۲۰ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى ثَمُودَ اَخَاهُمْ صَالِحًا كَذَّبَ اَصْحَابُ الْحِجْرِ: مَوْضِعَ ثَمُودَ وَاَمَّا حَرْثٌ حِجْرٌ: حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَاَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلَ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَيُقَالُ لِلْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ الْحِجْرِ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَاَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ .

باب ۳۲۰ - آیت کریمہ (اور ہم نے) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (رسول بنا کر بھیجا) کا بیان۔ "حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا' حجر ثمود کی جگہ کا نام ہے' رہا حرث حجر یہاں اسکے معنی حرام اور ممنوع چیز کے ہیں' تو وہ کھیتی حجر' محجور ہوئی اور حجر ہر وہ عمارت جسے تم بناؤ' اور جو زمین تم (عمارت کے ذریعہ) گھیر لو' تو وہ بھی حجر ہے' اسی وجہ سے حطیم کعبہ کو حجر کہتے ہیں' گویا حطیم محطوم کے معنی میں ہے' جیسے قتیل' مقتول کے معنی میں ہے' اور گھوڑی کو حجر کہا جاتا ہے اور عقل کو حجر اور حجی کہتے ہیں' رہا حجر الیمامہ' تو وہ ایک منزل کا نام ہے۔

۶۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ: اِنْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُوعِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قُوَّةٍ كَاَبِي زَمْعَةَ.

۶۰۲ - حمیدی' سفیان' ہشام بن عروہ' ان کے والد' عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صالح کی اونٹنی کے پیر کاٹنے والے کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس اونٹنی کو مارنے کیلئے وہ شخص تیار ہوا' جو عزت والا اور قوت کے لحاظ سے بڑے جتھے کا آدمی تھا' جو ابوزمعہ کی طرح تھا۔

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ اَبُوالْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانِ بْنِ حَيَّانَ اَبُو زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ

۶۰۳ - محمد بن مسکین' ابوالحسن' یحییٰ بن حسان بن حیان' ابوزکریا' سلیمان' عبداللہ بن دینار' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک میں (جاتے ہوئے)

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَمَرَهُمْ اَنْ لَّا يَشْرَبُوْا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوْا مِنْهَا فَقَالُوْا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّطْرَحُوْا ذٰلِكَ الْعَجِيْنَ وَيُهَرِيْقُوْا ذٰلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوٰى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَّاَبِي الشَّمُوْسِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِلْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَآئِهٖ.

مقام حجر میں اترے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ یہاں کے کنویں کا پانی نہ تو پئیں اور نہ (مشکوں وغیرہ میں) بھر کر رکھیں۔ صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا کہ ہم نے تو اس پانی سے آٹا گوندھ لیا اور اس سے بھر کر بھی رکھ لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آٹا پھینک دینے اور پانی بہا دینے کا حکم دیا، سبرہ بن معبد اور ابوالشموس نے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا پھینک دینے کا حکم دیا۔ ابوذرؓ نے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہے (وہ پھینک دے)

٦٠٤ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَ ثَمُوْدَ الْحِجْرِ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهَرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاَنْ يَّعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهٗ اُسَامَةُ عَنْ نَّافِعٍ.

٦٠٤۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ لوگ رسالت مآب ﷺ کے ہمراہ ثمود کی جگہ مقام حجر میں اترے، تو وہاں کے کنویں سے انہوں نے پانی بھر کر رکھ لیا، اور اس پانی سے آٹا بھی گوندھ لیا، تو رسالت مآب ﷺ نے انہیں حکم دیا، کہ اس کنویں کا جو پانی بھر کر رکھا ہے اسے بہا دیں، اور گوندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں، اور انہیں حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی بھریں جس سے (صالح علیہ السلام) کی اونٹنی پیتی تھی۔

٦٠٥ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَآئِهٖ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ.

٦٠٥۔ محمد، عبداللہ، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ جب رسول اللہ ﷺ کا گزر (مقام) حجر میں ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کے ٹھکانوں میں جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا روتے ہوئے داخل ہونا، مبادا تم پر بھی وہ مصیبت آجائے، جو ان پر آئی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر بیٹھے بیٹھے اپنی چادر اپنے منہ پر ڈال لی (اور گزر گئے)۔

٦٠٦ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

٦٠٦۔ عبداللہ، وہب، ان کے والد، یونس، زہری، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ان لوگوں کے ٹھکانوں میں جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا، روتے ہوئے داخل ہونا، کہیں ایسا نہ ہو، کہ ان جیسی

اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ.

مصیبت تم پر بھی آجائے(۱)۔

۳۲۱ بَاب اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ.

باب ۳۲۱۔ آیت کریمہ "کیا تم یعقوب کی وفات کے وقت موجود تھے" کا بیان۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْكَرِيْمُ بْنُ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۶۰۷۔ اسحٰق بن منصور 'عبدالصمد 'عبدالرحمٰن بن عبداللہ 'ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں 'کہ انہوں نے رسالت مآب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (علیہم السلام) کریم بن کریم بن کریم بن کریم ہیں۔

۳۲۲ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ.

باب ۳۲۲۔ آیت کریمہ "بیشک یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصہ) میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں" کا بیان۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا.

۶۰۸۔ عبید بن اسمٰعیل، ابواسامہ، عبیداللہ، سعید بن ابوسعید، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں 'کہ رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا گیا کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ معزز و بزرگ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ سے خوف کرے 'صحابہ نے عرض کیا ہم یہ بات نہیں پوچھ رہے 'تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ معزز و بزرگ یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں، صحابہ نے عرض کیا ہم یہ بھی نہیں پوچھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو کیا تمہارا سوال عرب کے خاندانوں کے بارے میں ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں 'بشرطیکہ علم دین حاصل کریں۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

۶۰۹۔ محمد' عبدۃ ' عبیداللہ 'سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' رسالت مآب ﷺ سے ایسے ہی روایت کرتے ہیں۔

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

۶۱۰۔ بدل بن محبر ' شعبہ ' سعد بن ابراہیم ' عروہ بن زبیر ' حضرت

(۱) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ایسی تباہ شدہ بستیاں اور ان کے کھنڈرات سے اگر مجبوراً گزرنا بھی پڑ جائے تو بہت تیزی کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے گزرنا چاہئے، ایسی جگہ بطور سیر و تفریح کے جانا اور وہاں جا کر ٹھہرنا پسندیدہ نہیں ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ اِنَّهُ رَجُلٌ اَسِيْفٌ مَتٰى يَقِيْمُ مَقَامَكَ رَقَّ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا' ابو بکر کو کہیں کہ لوگوں کو نماز پڑھادیں' انہوں نے عرض کیاوہ رقیق القلب انسان ہیں' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کھڑے ہونگے' تو رقت طاری ہو جائے گی (اور نماز نہ پڑھاسکیں گے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا' تو عائشہ رضی اللہ عنہانے بھی وہی جواب دیا' شعبہ کہتے ہیں کہ تیسری یاچوتھی دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم یوسف کی ہم نشین عورتوں کی طرح ہو'ابو بکر سے نماز پڑھانے کو کہو۔

٦١١ ـ حَدَّثَنَا الرُّبَيْعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَتْ مِثْلَهُ فَقَالَ مُرُوْهُ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ قَامَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيْقٌ.

۶۱۱۔ ربیع بن یحیٰی بصری' زائدہ' عبدالملک بن عمیر' ابو بردہ بن موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابو بکر کو لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے کہو' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے عرض کیا' کہ ابو بکر توایسے (یعنی رقیق القلب) آدمی ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا' تو عائشہ نے بھی وہی کہا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں سے کہو اور تم تو یوسف کی ہم نشین عورتوں کی طرح ہو' سو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں امامت کی' حسین نے زائدہ سے رجل رقیق کے الفاظ روایت کئے ہیں۔

٦١٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

۶۱۲۔ الیمان' شعیب ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (دعا کے طور پر) فرمایا اے اللہ عیاش بن ابو ربیعہ کو (کفار کے ظلم سے) نجات عطا فرما' اے اللہ سلمہ بن ہشام کو بھی نجات عطا فرما' اے اللہ ولید بن ولید کو چھٹکارا دے' اے اللہ کمزور مسلمانوں کو بھی نجات عطا فرما' اے اللہ (قبیلہ) مضر پر اپنی گرفت سخت فرما' اے اللہ ان ظالموں پر یوسفؑ کے زمانہ کی سی قحط سالیاں نازل فرما۔

٦١٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ اَسْمَاءَ هُوَ ابْنُ اَخِيْ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۶۱۳۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء بن اخی جویریہ' جویریہ بن اسماء' مالک زہری' سعید بن میتب اور ابو عبید' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوطؑ (علیہ السلام) پر رحم کرے' وہ کسی مضبوط رکن سے پناہ لینا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْلَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ اَتَانِي الدَّاعِيْ لَاَجَبْتُهٗ.

چاہتے تھے اور اگر میں قید خانہ میں اتنے زمانہ رہتا جتنے کہ یوسف رہے' تو اس بلانے والے کی بات فوراً مان لیتا۔

٦١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ رُوْمَانَ وَهِيَ اُمُّ عَآئِشَةَ رضى الله عنها لَمَّا قِيْلَ فِيْهَا مَا قِيْلَ قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ عَآئِشَةَ رضى الله عنها جَالِسَتَانِ اِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ تَقُوْلُ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَفُعِلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ اِنَّهٗ لَمَا ذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ اَيُّ حَدِيْثٍ فَاَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا اَفَاقَتْ اِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَا فِضٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِهٰذِهٖ قُلْتُ حُمّٰى اَخَذَتْهَا مِنْ اَجْلِ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهٖ فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَاتَعْذِرُوْنِيْ فَمَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ فَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا اَنْزَلَ فَاَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَابِحَمْدِ اَحَدٍ.

۶۱۴۔ محمد بن سلام' ابن فضیل' حصین' سفیان' مسروق سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان سے واقعہ افک کے بارے میں معلوم کیا' تو انہوں نے بتایا کہ میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس یہ کہتی ہوئی آئی' کہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہو اور لعنت کا عذاب تو اس پر مسلط بھی ہو چکا' ام رومان کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا یہ کیوں؟ اس انصاریہ نے کہا کیونکہ اس نے اس بات کے ذکر کو پھیلایا اور بڑھایا ہے' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کونسی بات؟ تب اس نے وہ افک کا واقعہ بتایا' عائشہ نے پوچھا' کیا رسول اللہ اور ابو بکر نے بھی یہ بات سنی ہے؟ انصاریہ نے کہا ہاں! پس عائشہ رضی اللہ عنہا (اس صدمہ سے) بیہوش ہو کر گر پڑیں' جب انہیں ہوش آیا' تو انہیں جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو پوچھا کہ انہیں کیا ہو گیا' میں نے کہا جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئی ہے' اسکے صدمہ سے بخار آگیا ہے' پھر عائشہ اٹھ بیٹھیں اور کہنے لگیں کہ بخدا اگر میں قسم کھاؤنگی تو تم یقین نہ کرو گے اور اگر عذر بیان کرونگی تو نہ مانو گے' بس میری اور تمہاری مثال یعقوب اور انکے بیٹوں کی طرح ہے' بس اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے' اس پر جو تم بیان کرتے ہو' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے اور اللہ نے اس باب میں جو کچھ نازل فرمایا تھا نازل فرمایا آپ نے عائشہ کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے کہا میں اللہ کا شکر ادا کروں گی کسی اور کا نہیں۔

٦١٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتِ قَوْلَهٗ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا

۶۱۵۔ یحیٰی بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے زوجہ رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ بتائیے فرمان خداوندی "جب رسول مایوس ہو گئے اور انہیں یہ گمان ہوا کہ انکی قوم انہیں جھٹلا دیگی" میں کذبوا کے ذال پر تشدید ہے یا نہیں؟ یعنی کُذِّبُوا ہے یا کُذِبُوا تو انہوں نے فرمایا (کذبوا

اَوْ كُذِبُوْا قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا اَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَاعُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا اَوْ كُذِبُوْا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا وَاَمَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاۗءُ وَاسْتَاْخَرَعَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوْا اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ جَآءَ هُمْ نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اسْتَيْاَسُوْا افْتَعَلُوْا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ مِنْ يُوْسُفَ لَاتَيْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَرِيْمُ بْنُ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

ہے) کیونکہ انکی قوم تکذیب کرتی تھی، میں نے عرض کیا، بخدا رسولوں کو تو اپنی قوم کی تکذیب کا یقین تھا (پھر ظنوا کیونکر صادق آئیگا) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عریہ (تصغیر عروہ) بیشک انہیں اس بات کا یقین تھا میں نے عرض کیا تو شاید یہ کذبوا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا معاذ اللہ انبیاء اللہ کے ساتھ ایسا گمان نہیں کر سکتے (کیونکہ اسطرح معنی یہ ہونگے کہ انہیں یہ گمان ہوا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا یعنی معاذ اللہ خدا نے فتح کا وعدہ پورا نہیں کیا لیکن مندرجہ بالا آیت میں ان رسولوں کے وہ متبعین مراد ہیں، جو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تھے اور پیغمبروں کی تصدیق کی تھی، پھر انکی آزمائش ذرا طویل ہوگئی، اور مدد آنے میں تاخیر ہوئی، حتی کہ جب پیغمبر اپنی قوم سے جھٹلانے والوں کے ایمان سے مایوس ہوگئے اور انہیں یہ گمان ہونے لگا کہ انکے متبعین بھی ان کی تکذیب کردیں گے، تو اللہ کی مدد آگئی، امام بخاری فرماتے ہیں کہ استیاسوا ایئست باب افتعال سے ہے، یعنی یوسف سے مایوس ہوگئے لاتیئسوا من روح اللہ کے معنی ہیں کہ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہو، عبدہ، عبدالصمد، عبدالرحمن، ان کے والد، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم کریم بن کریم بن کریم بن کریم ہیں۔

۳۲۳ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَيُّوْبَ اِذْنَادٰى رَبَّهٗ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اُرْكُضْ: اِضْرِبْ يَرْكُضُوْنَ يَعْدُوْنَ.

باب ۳۲۳۔ فرمان الٰہی "اور ہم نے نجات دی، ایوب (۱) کو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا، اے پروردگار مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے اور تو بڑا ارحم الراحمین ہے۔" کا بیان، ارکض کے معنی ہیں تو مار یرکضون کے معنی ہیں دوڑتے ہیں۔

٦١٦ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ

۶۱۶۔ عبداللہ بن محمد جعفی، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک روز اس کیفیت سے کہ ایوب برہنہ غسل کر رہے تھے کہ ان کے اوپر بہت سی سونے کی ٹڈیاں گریں، پس وہ بٹور بٹور کر اپنے

(۱) حضرت ایوب کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت اور اولاد، تمام نعمتوں سے خوب نوازا ہوا تھا بعد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوئی، سارا مال و اولاد ختم ہوگیا، سوائے بیوی کے تمام رشتہ داروں نے چھوڑ دیا، اور ایک خطرناک مرض میں مبتلا کر دیئے گئے۔ سات یا تیرہ یا اٹھارہ سال اسی مرض میں مبتلا رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور صحت اور دیگر نعمتیں پہلے سے زیادہ عطا فرمادیں۔

عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادٰى رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَارَبِّ وَلٰكِنْ لَّاغِنًى لِّيْ عَنْ بَرَكَتِكَ.

کپڑے میں رکھنے لگے تو ان کے پروردگار نے آواز دے کر کہا' اے ایوب تم دیکھ رہے ہو' کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا' انہوں نے عرض کیا' بیشک اے پروردگار! مگر مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں ہو سکتی۔

٣٢٤ بَاب وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوْسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا كَلَّمَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَا اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ نَجِيٌّ وَيُقَالُ خَلَصُوْا نَجِيًّا: اِعْتَزَلُوْا نَجِيًّا وَالْجَمِيْعُ اَنْجِيَةٌ يَتَنَاجُوْنَ.

باب ۳۲۴۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کیجئے بیشک وہ خالص (دوست) اور پیغمبر و نبی تھے اور ہم نے انہیں طور کی جانب سے آواز دی اور انہیں باتیں کرنے کے لئے اپنا مقرب بنایا اور ہم نے انہیں محض اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر عطا کیا' قربنا و نجیا کے معنی ان سے گفتگو کی، مفرد و تثنیہ اور جمع سب کے لئے نجی بولتے ہیں' محاورہ ہے خلصوا نجیا یعنی وہ مشورہ کرنے کے لئے الگ چلے گئے اور اس کی جمع انجیہ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔

٣٢٥ بَاب وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ.

باب ۳۲۵۔ آیت کریمہ "اور فرعون کے خاندان میں اس مومن نے کہا جو (ابتک اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا' کیا تم ایسے شخص کو قتل کرو گے جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے' آخر آیت تک کا بیان۔

٦١٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْاِنْجِيْلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى وَاِنْ اَدْرَكَنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. النَّامُوْسُ: صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ يُطْلِعُهٗ بِمَا يَسْتُرُهٗ عَنْ غَيْرِهٖ.

۶۱۷۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دھڑکتے دل سے حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آئے وہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں' اور ورقہ نصرانی ہو گئے تھے' انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے' تو ورقہ نے پوچھا' آپ نے کیا دیکھا؟ آنحضرت نے انہیں سب بتادیا' تو ورقہ نے کہا' یہ وہی ناموس (یعنی فرشتہ) ہے' جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر نازل فرمایا تھا اور اگر مجھے تمہارا زمانہ ملے گا' تو میں تمہاری زبردست مدد کروں گا' الناموس یعنی وہ رازدار جسے آدمی اپنے ایسے راز بتادے جنہیں وہ ہر ایک پر ظاہر نہیں کرتا۔

۳۲۶ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اِذْرَاٰى نَارًا اِلٰى قَوْلِهٖ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى اٰنَسْتُ۔ اَبْصَرْتُ۔ نَارًا لَعَلِّيْ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ الْاٰيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ الْمُقَدَّسُ۔ الْمُبَارَكُ۔ طُوًى: اِسْمُ الْوَادِيْ۔ سِيْرَتَهَا۔ حَالَتَهَا۔ وَالنُّهٰى: التُّقٰى بِمَلْكِنَا: بِاَمْرِنَا۔ هَوٰى: شَقِيَ فَارِغًا اِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوْسٰى رِدْءً ا كَيْ يُصَدِّقُنِيْ۔ وَيُقَالُ مُغِيْثًا اَوْمُعِيْنًا يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ يَاْتَمِرُوْنَ: يَتَشَاوَرُوْنَ وَالْجَذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهٗ عَضُدًا وَقَالَ غَيْرُهٗ كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْفِيْهِ تَمْتَمَةٌ اَوْفَافَاةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ۔ اَزْرِيْ: ظَهْرِيْ فَيُسْحِتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى تَاْنِيْثُ الْاَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ يُقَالُ خُذِالْمُثْلٰى خُذِالْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْاصَفًّا، يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِيْ الْمُصَلّٰى الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ فَاَوْجَسَ: اَضْمَرَ خَوْفًا، فَذَهَبَتِ الْوَاوُمِنْ خِيْفَةٍ لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ: عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ: بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهٗ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهٗ لَنُذْرِيَنَّهٗ الضَّحَاءُ اَلْحَرُّ قُصِّيْهِ: اِتَّبِعِيْ اَثَرَهٗ وَقَدْيَكُوْنُ اَنْ تَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ

باب ۳۲۶۔ آیت کریمہ ”اور کیا آپ تک موسیٰ کا قصہ پہنچا ہے، جب انہوں نے آگ دیکھی، طوی تک کا بیان ' آنست یعنی میں نے آگ دیکھی ہے، تاکہ میں اس میں سے کچھ آگ لیکر آؤں ' ابن عباس فرماتے ہیں کہ مقدس کے معنی ہیں ' بابرکت ' طوی ایک وادی کا نام ہے ' سیر تہا یعنی اس کی حالت ' النہی یعنی پرہیزگاری ' بملکنا بمعنی باختیار خود ' ہوی یعنی بدبخت ' فارغاً یعنی سوائے موسیٰ کی یاد کے ہر چیز سے خالی ہے ' ردءً یعنی (مددگار) تاکہ وہ میری تصدیق کرے ' اور کہا جاتا ہے کہ ردءً کے معنی فریاد رس یا مددگار کے ہیں ' یبطش اور یبطش دونوں طرح ہے ' یاتمرون یعنی وہ مشورہ کر رہے ہیں ' جذوۃ یعنی (سوختہ) لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑہ جس میں لپٹ (تو) نہیں (ہاں آگ ہے) سنشد یعنی ہم عنقریب تمہاری مدد کریں گے جب تم کسی کے مددگار ہو جاؤ تو گویا تم اس کے بازو ہو گئے ' دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حرف ادا نہ کر سکتا ہو ' یا اس کی زبان میں لکنت ہو ' یا وہ ' ف زیادہ بولتا ہو ' تو وہ عُقدہ ہے ازری یعنی میری پشت، فیسحتکم یعنی تمہیں ہلاک و برباد کرے گا ' المثلی امثل کا مؤنث ہے (بمعنی افضل و بہتر گویا) وہ کہتا ہے کہ (بطریقتکم المثلی) یعنی تمہارا دین ختم کر دیں گے) کہا جاتا ہے ' خذ المثلی ' خذ الامثل (یعنی بہتر چیز کو لے لو) ثم اُئتوا صفًا محاورہ ہے ' ہل اتیت الصف الیوم یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی ہے کیا تم اس جگہ آئے ہو ' فاوجس یعنی دل میں خوف کیا ' خیفہ (اصل میں خوفہ تھا) واؤ کے ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واؤ ختم ہو گیا (اور یاء آگئی) فی جذوع النخل میں فی ' علی کے معنی میں ہے ' خطبك یعنی تمہاری حالت ' مساس

جُنُبٍ: عَنْ بُعْدٍ. وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ اِجْتِنَابٍ وَاحِدٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰی قَدَرٍ: مَوْعِدٌ لَاتَنِيَا. يَبَسًا يَابِسًا. مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِيْ اسْتَعَارُوْا مِنْ الِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا: اَلْقَيْتُهَا اَلْقٰى: صَنَعَ. فَنَسِيَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَهُ اَخْطَا الرَّبُّ اَنْ لَّا يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ.

مصدر ہے' ماسّه كالننسفنه یعنی ہم اسے ضرور پھیلادیں گے ' اڑادیں گے ' الضحا یعنی گرمی (دھوپ) قصیه ' یعنی اس کے پیچھے چلی جا اور کبھی باتیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نحن نقص عليك ' عن جنب کے معنی دور سے ' عن جنابة و عن اجتناب ' سب کے معنی ایک ہی ہیں ' مجاہد فرماتے ہیں کہ علی قدر معنی وعدہ کی جگہ پر ' لاتَنِيَا (سست نہ ہونا) يبسًا یعنی خشک من زينته القوم سے مراد فرعونیوں کے وہ زیورات جو انہوں نے مستعار لئے تھے ' فقذ فتها یعنی میں نے اسے ڈال دیا ' القی کے معنی بنایا ' فنسی موسٰی کا مطلب یہ ہے کہ وہ یوں کہتے تھے کہ موسٰی (علیہ السلام) اپنے پروردگار کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے ہیں ' ان لا يرجع اليهم قولاً۔ گوسالہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ اَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۱۵۔ ہدبہ بن خالد ' ہمام ' قتادہ ' حضرت انس بن مالک ' حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے شب معراج کا یہ حال بھی بیان کیا، کہ جب پانچویں آسمان پر گئے تو وہاں حضرت ہارون سے ملے تو جبریلؑ نے کہا کہ یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے ' میں نے انہیں سلام کیا ' انہوں نے جواب دے کر کہا کہ اے برادر صالح اور نبی صالح مرحبا ' اس کے متابع حدیث ثابت و عباد بن ابو علی ' حضرت انس رضی اللہ عنہ رسالت مآب ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۲۷ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى. وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا.

باب ۳۲۷۔ فرمان الٰہی اور کیا آپ تک موسیٰؑ کا واقعہ پہنچا اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام سے نوازا کا بیان۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۹۔ ابراہیم بن موسیٰ ' ہشام بن یوسف ' معمر ' زہری ' سعید بن مسیب ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کے بیان میں فرمایا کہ میں نے موسیٰ کو دیکھا، تو وہ ایک دبلے قسم کے آدمی تھے ' ان کے بال زیادہ

لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ رَأَيْتُ مُوْسٰى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءَيْنِ فِيْ أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

پیچدار نہیں تھے' ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ گویا وہ (قبیلہ) شنوۃ کے ایک فرد ہیں اور میں نے عیسیٰ کو دیکھا، تو وہ میانہ قد سرخ رنگ کے تھے' ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ابھی حمام سے نکلے ہیں' اور میں ابراہیم کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ ہوں' پھر مجھے دو پیالے دیئے گئے' ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی' جبریل نے کہا' دونوں میں جو چاہیں پی لیجئے' میں نے دودھ لے کر پی لیا، تو مجھ سے کہا گیا' کہ تم نے فطرت کو اختیار کیا ہے' اگر آپ شراب کو پی لیتے، تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

٦٢٠ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيْهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوْسٰى آدَمُ طِوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَقَالَ عِيْسٰى جَعْدٌ مَرْبُوْعٌ وَذَكَرَ مَالِكَ خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

۶۲۰۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' قتادۃ' ابوالعالیہ' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کو یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اور آپ نے انہیں ان کے باپ کی طرف منسوب کیا اور رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ ایک دراز قد گندمی رنگ کے آدمی تھے' گویا وہ (قبیلہ) شنوہ کے ایک مرد ہیں اور فرمایا کہ عیسیٰ پیچیدہ بال والے میانہ قد کے انسان تھے اور آپ نے داروغہ جہنم مالک اور دجال کا بھی ذکر فرمایا۔

٦٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَهُمْ يَصُوْمُوْنَ يَوْمًا يَعْنِيْ عَاشُوْرَاءَ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوْسٰى شُكْرًا لِلّٰهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

۶۲۱۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ایوب سختیانی' ابن سعید بن جبیر' ان کے والد' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے' تو یہودیوں کو یوم عاشورا کا روزہ رکھتے ہوئے پایا' یہودیوں نے بتایا کہ یہ بہت بڑا دن ہے' اسی دن اللہ نے موسیٰ کو نجات دے کر فرعونیوں کو غرق کیا تھا، تو شکرانہ کے طور پر موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان سب میں موسیٰ کے زیادہ قریب ہوں' لہٰذا آپ نے اس کا روزہ رکھا اور دوسروں کو رکھنے کا حکم دیا۔

٣٢٨ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّأَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوْسٰى لِأَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَأَصْلِحْ

باب ۳۲۸۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان، اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور ہم نے انہیں دس رات زیادہ کر کے پورا کیا' پس ان کے پروردگار کا وقت چالیس راتیں پوری ہو گئیں اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِیْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُقَالُ دَكَّهٗ: زَلْزَلَهٗ فَدُكَّتَا فَدُكِكْنَ، جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ يَقُلْ كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ اُشْرِبُوْا ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ مَصْبُوْغٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ: رَفَعْنَاهُ.

تم میری قوم میں میرے نائب ہو' اور اصلاح کرتے رہنا، اور فساد کرنیوالوں کے طریقہ کی پیروی نہ کرنا اور جب موسیٰ ہمارے وقت کے مطابق آئے اور انہیں انکے رب نے کلام سے نوازا' تو انہوں نے درخواست کی کہ اے پروردگار' تو مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں' اللہ نے کہا تو مجھے کبھی بھی نہیں دیکھ سکتا' اول المومنین تک' دَکّہٗ یعنی اسے زلزلہ میں ڈالا' فدکتا یہاں فدککن ہوتا' لیکن تمام پہاڑوں کو ایک ہی سمجھ لیا گیا ہے جیسے دوسری آیت میں ہے' کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے' یہاں کن رتقا نہیں کہا یعنی ملے ہوئے' اشربوا انکے دلوں میں رچ گئی' ثوب مشرب یعنی رنگ کیا ہوا کپڑا' ابن عباس نے فرمایا' انبجست کے معنی پھوٹ پڑی' واذ نتقنا الجبل یعنی جب ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يُصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَآئِمَةٍ مِنْ قَوَآئِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُوْزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ.

۶۲۲۔ محمد بن یوسف' سفیان' عمرو بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں، تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا انہیں طور کی بیہوشی کا معاوضہ دیا جائے گا (کہ وہ یہاں بے ہوش نہیں ہوں گے۔)

۶۲۳۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْ لَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ.

۶۲۳۔ عبداللہ بن محمد جعفی' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

۳۲۹ بَاب طُوْفَانٌ مِّنَ السَّيْلِ يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ طُوْفَانٌ الْقُمَّلُ: الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِيْقٌ: حَقٌّ سُقِطَ كُلُّ

باب ۳۲۹۔ طوفان کا بیان' طوفان کبھی سیلاب کا ہوتا ہے اور لوگوں کے زیادہ مرنے کو بھی طوفان کہتے ہیں' القمل کے معنی چیچڑی جو چھوٹی جوں کی طرح ہوتی ہے' حقیق کے معنی

مَنْ نَدَمَ فَقَدْ سَقَطَ فِیْ یَدِهٖ .

ہیں لائق اور حق 'سُقِطَ یعنی نادم ہوا جو شخص نادم ہوتا ہے تو وہ اپنے ہاتھ پر گر پڑتا ہے۔

حَدِیْثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَام

واقعہ خضر و موسیٰ علیہما السلام

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّهٗ تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ هُوَ خِضْرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ هٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسَی الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُشَاْنَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: بَیْنَمَا مُوْسٰی فِیْ مَلَاءٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی مُوْسٰی بَلٰی عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَی السَّبِیْلَ اِلَیْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْحُوْتُ اٰیَةً وَقِیْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَکَانَ یَتْبَعُ الْحُوْتَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوْسٰی فَتَاهُ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْهِ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ اَذْکُرَهٗ فَقَالَ مُوْسٰی ذٰلِكَ مَاکُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَکَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا الَّذِیْ قَصَّ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ .

۶۲۴۔ عمرو بن محمد 'یعقوب بن ابراہیم 'ان کے والد 'صالح 'ابن شہاب ' عبید اللہ بن عبداللہ ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور حر بن قیس کے درمیان موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہوا 'ابن عباس نے فرمایا وہ خضر ہیں ' پھر ابی بن کعب ادھر سے گزرے، تو انہیں ابن عباسؓ نے بلا کر کہا کہ میرا اور میرے اس دوست کا موسیٰ کے اس ساتھی کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملنے کی موسیٰ نے سبیل دریافت کی تھی 'کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے ان کا کچھ حال بیان کرتے سنا ہے؟ ابی نے کہا ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے، کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا 'کیا آپ ایسے شخص کو جانتے ہیں 'جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ تو موسیٰ نے کہا نہیں 'تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہاں (تم سے بڑا عالم) ہمارا ایک بندہ خضر موجود ہے 'تو موسیٰ نے ان سے ملاقات کا راستہ دریافت کیا تو انکی نشانی مچھلی بنادی گئی 'اور ان سے کہا گیا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو پیچھے کو لوٹنا 'تم خضر سے مل جاؤ گے 'تو موسیٰ دریا میں مچھلی کا نشان دیکھتے رہے 'پھر موسیٰ سے ان کے خادم نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم اس پتھر کے پاس بیٹھے تھے 'تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے اس کی یاد سے صرف شیطان نے غافل کر دیا ہے 'تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہمیں تو اسی کی تلاش تھی 'پس وہ دونوں پچھلے پاؤں لوٹ پڑے اور خضر سے ملاقات ہوئی 'پھر انکی کیفیت اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِا بْنِ عَبَّاسٍؓ اِنَّ نَوْفًا الْبِکَالِیَّ یَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰی صَاحِبَ

۶۲۵۔ علی بن عبداللہ 'سفیان 'عمرو بن دینار 'سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ خضر (کی ملاقات) والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے، بلکہ وہ دوسرے ہیں۔ ابن عباس نے کہا وہ دشمن خدا جھوٹ

الْخِضْرِ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اِنَّمَا
مُوْسٰى اٰخَرَ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰى قَامَ خَطِيْبًا فِىْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ
فَسُئِلَ اَىُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ بَلٰى لِىْ عَبْدٌ
بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ اَىْ
رَبِّ وَمَنْ لِىْ بِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ اَىْ رَبِّ
وَكَيْفَ لِىْ بِهٖ قَالَ اَتَاخُذُ حُوْتًا فَتَجْعَلُهٗ فِىْ
مِكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا
قَالَ وَهُوَ ثَمَّهٗ وَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِىْ مِكْتَلٍ
ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ حَتّٰى اَتَيَا
الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَرَقَدَ مُوْسٰى
وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِى الْبَحْرِ
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا فَاَمْسَكَ اللّٰهُ
عَنِ الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ
فَقَالَ هٰكَذَا مِثْلَ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ
بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ
الْغَدِ قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ
سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَى النَّصَبَ
حَتّٰى جَاوَزَ حَيْثُ اَمَرَهُ اللّٰهُ قَالَ لَهٗ فَتَاهُ
اَرَاَيْتَ اِذْاَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ
الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ
وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ عَجَبًا فَكَانَ
لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا قَالَ لَهٗ مُوْسٰى
ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا
رَجَعَا يَقُصَّانِ اٰثَارَ هِمَا حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى
الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ
مُوْسٰى فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ
قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ

کہتا ہے' مجھے ابی بن کعب کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث
پہنچی ہے' کہ ایک دن موسیٰ بنی اسرائیل کے سامنے وعظ کہنے کھڑے
ہوئے' تو ان سے پوچھا گیا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ موسیٰؑ نے کہا کہ
میں' پس اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ موسیٰ نے اسے خدا کی
طرف منسوب نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ مجمع البحرین
میں ہمارا ایک بندہ ہے' جو تم سے بڑا عالم ہے' موسیٰ نے عرض کیا کہ
اے پروردگار! مجھے ان تک کون پہنچائے گا اور کبھی سفیان یہ الفاظ
روایت کرتے کہ اے پروردگار میں کس طرح ان تک پہنچوں' اللہ
نے فرمایا تم ایک مچھلی لو اور اسے زنبیل میں رکھ لو' جہاں وہ مچھلی
غائب ہوئے تو میرا بندہ وہیں ہوگا' کبھی سفیان ثم کی جگہ ثمہ روایت
کرتے' پھر وہ اور انکے خادم یوشع بن نون چلے' حتیٰ کہ ایک بڑے پتھر
کے پاس پہنچے' دونوں نے اس پر اپنا سر رکھا' تو موسیٰ کو نیند آگئی' مچھلی
تڑپ کر نکلی اور دریا میں گر گئی، اور اس نے دریا میں اپنا راستہ سرنگ کی
طرح بنالیا یعنی اللہ نے مچھلی جانے کے راستہ سے پانی کے بہاؤ کو
روک لیا' پس وہ طاق کی طرح ہو گیا اور آپ نے اشارہ سے بتایا کہ
طاق کی طرح ہو گیا پھر دونوں باقی رات اور پورا دن آگے چلے' جب
دوسرا دن ہوا' تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ذرا ہمارا کھانا تو لاؤ' ہم نے
اس سفر میں بڑی تکلیف اٹھائی، اور موسیٰ کو سفر میں کلفت اس وقت
تک محسوس نہ ہوئی جب تک وہ اللہ کے حکم کردہ راستہ سے آگے نہ
بڑھ گئے' تو ان کے خادم نے کہا' آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم پتھر
کے پاس بیٹھے تھے' تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے تو صرف شیطان ہی
نے اسکی یاد سے غافل کیا ہے' اور اس نے دریا میں اپنا عجیب طریقہ
سے راستہ بنالیا سو مچھلی کا وہ سرنگ نما راستہ ان کے لئے تعجب کا باعث
تھا' موسیٰ نے کہا ہم تو یہی چاہتے تھے' پھر وہ دونوں اپنے قدم کے
نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے' یہاں تک کہ دونوں اسی پتھر کے پاس
پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ کپڑا اوڑھے ہوئے لیٹا ہے' موسیٰ نے
اسے سلام کیا، تو انہوں نے جواب دیا اور کہا اس سرزمین میں تو سلام
کا رواج نہیں ہے' تو انہوں نے کہا' میں موسیٰ ہوں اس شخص نے کہا'
کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ موسیٰ نے کہا ہاں! میں آپ کے پاس وہ
ہدایت کی باتیں سیکھنے کو آیا ہوں' جو آپ کو بتائی گئی ہیں۔ انہوں نے

نَعَم اَتَیْتُكَ لِتُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ یَامُوْسٰی اِنِّیْ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهُ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهٗ وَاَنْتَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ قَالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَّكَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا اِلٰی قَوْلِهٖ اَمْرًا فَانْطَلَقَا یَمْشِیَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِیْنَةٌ كَلَّمُوْهُمْ اَنْ یَّحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُ بِغَیْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ جَآءَ عَصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَةِ فَنَقَرَ فِی الْبَحْرِ نَقْرَةً اَوْنَقْرَتَیْنِ قَالَ لَهُ الْخَضِرُیَا مُوْسٰی مَا نَقَصَ عِلْمِیْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعَصْفُوْرِ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ الْبَحْرِ اِذْ اَخَذَ الْفَاسَ فَنَزَعَ لَوْحًا قَالَ فَلَمْ یَفْجَاْ مُوْسٰی اِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّوْمِ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَیْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰی سَفِیْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا فَكَانَتِ الْاُوْلٰی مِنْ مُوْسٰی نِسْیَانًا فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوْابِغُلَامٍ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ فَقَلَعَهٗ بِیَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ سُفْیَانُ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ كَاَنَّهٗ یَقْطِفُ شَیْئًا فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَهْلَ قَرْیَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا

کہا' اے موسیٰ مجھے کچھ خداداد علم ہے جو اللہ نے مجھے عطا کیا ہے تم اسے نہیں جانتے اور تمہیں کچھ خداداد علم ہے جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے میں اسے نہیں جانتا' موسیٰ نے کہا کیا میں آپ کے پاس رہ سکتا ہوں؟ خضر نے کہا تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتے اور تم کیونکر ایسی بات پر صبر کر سکتے ہو جس کی حقیقت کا تمہیں علم نہیں ہے' موسیٰ نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کی کسی معاملہ میں نافرمانی نہیں کرونگا، پھر یہ دونوں دریا کے کنارے کنارے چلے' ایک کشتی ان کی طرف سے گزری انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں بٹھالو' کشتی والوں نے خضر کو پہچان لیا، تو بغیر کسی اجرت کے انہیں بٹھا لیا (اتنے میں) ایک چڑیا آکر کشتی کے ایک طرف بیٹھ گئی اور اس نے دریا میں ایک یا دو چونچیں ماریں' خضر نے کہا' اے موسیٰ میرے اور تمہارے علم سے خدا کے علم میں اتنی کمی بھی نہیں ہوئی جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ سے دریا کا پانی کم کیا ہے (پھر) یکایک خضر نے ایک کلہاڑی اٹھائی اور کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا' پس یکایک موسیٰ نے دیکھا' کہ انہوں نے کلہاڑی سے کشتی کا تختہ نکال ڈالا ہے' تو ان سے کہا' آپ نے یہ کیا کیا' ان لوگوں نے تو بغیر اجرت کے ہمیں کشتی میں بٹھایا اور آپ نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا۔ تاکہ اس کی سواریوں کو غرق کر دیں۔ بے شک آپ نے یہ برا کام کیا ہے خضر نے کہا' کیا میں نے نہیں کہا تھا' کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے' موسیٰ نے کہا' میں بھول گیا تھا اس پر مواخذہ نہ کیجئے اور میرے کام میں مجھ پر تنگی پیدا نہ کیجئے' پس پہلی مرتبہ تو موسیٰ سے بھول ہوئی' پھر یہ دونوں دریا سے نکلے' تو ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا' خضر نے اس بچہ کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے اسے گردن سے جدا کر دیا' سفیان نے اپنی انگلیوں سے ایسا اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز توڑتے ہیں موسیٰ نے ان سے کہا' آپ نے ایک پاکیزہ اور بے گناہ انسان کو بغیر جرم کے قتل کر دیا' بیشک آپ نے بہت خراب کام کیا' خضر نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے' موسیٰ نے کہا کہ اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو مجھے جدا کر دیجئے' بے شک آپ میری طرف سے معذوری کی حد کو پہنچ گئے' پھر وہ دونوں چلے

فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ مَائِلًا اَوْمَاَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ سُفْيَانُ كَاَنَّهٗ يَمْسَحُ شَيْئًا اِلٰى فَوْقُ فَلَمْ اَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُمَا ئِلًا اِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا عَمَدْتَّ اِلٰى حَائِطِهِمْ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِىْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَالَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوْكَانَ صَبَرَ لَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا وَقَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَّكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِىْ سُفْيَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهٗ مِنْهُ قِيْلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهٗ قَبْلَ اَنْ تَسْمَعَهٗ مِنْ عَمْرٍو اَوْتَحَفَّظْتَهٗ مِنْ اِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ اَتَحَفَّظُهٗ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِىْ سَمِعْتُهٗ مِنْ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا وَحَفِظْتُهٗ مِنْهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

حتی کہ جب وہ ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان سے کھانا مانگا' انہوں نے کھانا دینے سے انکار کر دیا، تو انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی، جو گرا چاہتی تھی اور جھک گئی تھی' اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور سفیان نے اس طرح اشارہ کیا' جیسے وہ کسی چیز پر اوپر کی طرف ہاتھ پھیر رہے ہیں' اور میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ جھک گئی تھی' صرف ایک مرتبہ سنا ہے' موسیٰ نے کہا' یہ لوگ ایسے ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے۔ تو انہوں نے نہ ہمیں کھانا دیا' نہ ضیافت کی اور آپ نے انکی دیوار کو درست کر دیا، اگر آپ چاہتے تو ان سے اجرت لے لیتے' خضر نے کہا' یہی ہمارے تمہارے درمیان جدائی ہے میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہیں کر سکے تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کاش موسیٰ صبر کرتے اور اللہ ہم سے ان کا (اور زیادہ) قصہ بیان کرتا' سفیان کہتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ موسیٰ پر رحم کرے' اگر وہ صبر کرتے' تو ہم سے ان کا اور قصہ بیان کیا جاتا اور ابن عباس نے (بجائے وكان ورائهم ملك يأخذ كل سفينة غصبًا کے) کان اما مهم ملك ياخذ كل سيفنة صالحة غصبا پڑھا (یعنی ان کے آگے ایک بادشاہ تھا' جو ہر بے عیب کشتی کو زبردستی چھین لیتا ہے اور ابن عباس نے یہ پڑھا) والغلام انعام فكان كا فرا كان ابواه مومنين (یعنی وہ لڑکا تو کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے) پھر سفیان نے مجھ سے کہا' میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی' اور انہیں سے یاد کی' سفیان سے پوچھا گیا' کیا آپ نے عمرو سے سننے سے پہلے یہ حدیث یاد کر لی تھی' یا آپ نے کسی اور سے یہ حدیث یاد کی؟ سفیان نے کہا میں کس سے یاد کرتا' کیا میرے علاوہ یہ حدیث عمرو سے کسی اور نے روایت کی ہے میں نے یہ حدیث عمرو سے دو یا تین مرتبہ سنی اور انہیں سے یاد کی۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ نِ الْاَصْبَهَانِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّىَ الْخَضِرُ اَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِىَ تَهْتَزُّ مِنْ

۶۲۶۔ محمد بن سعید اصبہانی' ابن مبارک' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خضر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ جس کسی صاف اور خشک زمین پر بیٹھتے' تو ان کے اٹھتے ہی وہ جگہ سبزے سے لہلہانے لگتی۔

خَلْفِهٖ خَضْرَآءَ .

۳۳۰ بَاب .

۶۲۷ ۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوْا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ .

۶۲۸ ۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَّا يُرٰی مِنْ جِلْدِهٖ شَیْءٌ اسْتِحْيَآءً مِنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالُوْا مَايَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرُ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٍ وَاِمَّا اُدْرَةٍ وَاِمَّا اٰفَةٍ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰی فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلَی الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰی ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰی عَصَاهُ طَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرَ ثَوْبِیْ حَجَرَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَلَاءٍ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ وَاَبْرَاَهٗ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْخَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَاللّٰهِ وَجِيْهًا .

باب ۳۳۰۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

۶۲۷۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا، بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ، اور زبان سے حطۃ (بخشدے) کہتے جاؤ، انہوں نے یہ حکم تبدیل کر دیا، یعنی وہ اپنے سرینوں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور زبان سے حبۃ فی شعرۃ (بال میں دانہ) کہہ رہے تھے۔

۶۲۸۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، عوف، حسن و محمد، خلاس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ بڑے شرمیلے اور ستر پوش آدمی تھے، ان کی شرم کی وجہ سے ان کے جسم کا ذرا سا حصہ بھی ظاہر نہ ہوتا تھا بنی اسرائیل نے انہیں اذیت پہنچائی اور انہوں نے کہا کہ یہ جو اتنی پردہ پوشی کرتے ہیں تو صرف اس لئے کہ ان کا جسم عیب دار ہے یا تو انہیں برص ہے یا انتفاخ خصیتین ہے یا اور کوئی بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو ان تمام بہتانوں سے پاک صاف کرنا چاہا، سو ایک دن موسیٰ نے تنہائی میں جا کر کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیئے، پھر غسل کیا، جب غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے کپڑے لینے چلے مگر وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا، موسیٰ اپنا عصا لے کر پتھر کے پیچھے چلے اور کہنے لگے اے پتھر! میرے کپڑے دے، اے پتھر! میرے کپڑے دے، حتی کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچ گیا، انہوں نے برہنہ حالت میں موسیٰ کو دیکھا، تو اللہ کی مخلوقات میں سب سے اچھا اور ان تمام عیوب سے جو وہ منسوب کرتے تھے انہوں نے بری پایا، وہ پتھر ٹھہر گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لے کر پہن لئے، پھر موسیٰ نے اپنے عصا سے اس پتھر کو مارنا شروع کیا، پس بخدا موسیٰ کے مارنے کی وجہ سے اس پتھر میں تین یا چار یا پانچ نشانات ہو گئے، یہی اس آیت کریمہ کا مطلب ہے کہ اے ایمان والو، ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف پہنچائی، تو اللہ نے انہیں اس بات سے (جو وہ موسیٰ کے بارے میں کہتے تھے) بری کر دیا

اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھے۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوا لْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَآئِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذَا لَقِسْمَةٌ مَّا اُرِيْدَبِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَغَضِبَ حَتّٰى رَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

۶۲۹۔ ابوالولید' شعبہ' اعمش' ابووائل' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن کچھ تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی رضا جوئی مقصود نہیں' میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتادی تو آپ اتنے غصہ ہوئے کہ میں نے اس غصہ کا اثر آپ کے چہرہ انور میں دیکھا' پھر آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم فرمائے' انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی' لیکن انہوں نے صبر کیا۔

۳۳۱ بَاب يَعْكُفُوْنَ عَلٰى اَصْنَامٍ لَّهُمْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ وَلِيُتَبِّرُوْا يُدَمِّرُوْا مَاعَلَوْا مَاغَلَبُوْا۔

باب ۳۳۱۔ فرمان خداوندی وہ اپنے بتوں کے پاس جمع بیٹھے تھے کا بیان' متبر یعنی نقصان (رسیدہ) والیتبروا یعنی وہ ہلاک کردینگے' ماعلوا' یعنی وہ چیز جس پر ان کا قبضہ ہو جائیگا:

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُهٗ قَالُوْا اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْرَعَاهَا۔

۶۳۰۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پیلو کے پھل چن رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ ان میں سے سیاہ پھل لو' کیونکہ وہ عمدہ ہوتے ہیں تو صحابہؓ نے عرض کیا، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا' ہر نبی نے ہی بکریاں چرائی ہیں۔

۳۳۲ بَاب وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً الْاٰيَةَ قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ الْعَوَانُ النِّصْفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ فَاقِعٌ صَافٍ لَّا ذَلُوْلٌ لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ تُثِيْرُ الْاَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُوْلٍ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِّنَ الْعُيُوْبِ لَا شِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَآءُ اِنْ شِئْتَ سَوْدَآءَ وَيُقَالُ صَفْرَآءَ كَقَوْلِهٖ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ

باب ۳۳۲۔ آیت کریمہ "اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے" کا بیان' ابوالعالیہ نے کہا "العوان" یعنی نوجوان اور بڑھیا کے درمیان "فاقع" بمعنی صاف "لاذلول" یعنی کام نے اسے دبلا اور کمزور نہ کیا ہو "تثیر الارض" یعنی وہ اتنی کمزور نہ ہو کہ زمین جوتتی ہو اور نہ زراعت کے کام میں آسکے مسلمہ یعنی عیوب سے پاک ہو "لاشیہ" یعنی سپیدی نہ ہو "صفراء" یعنی اگر تم چاہو تو سیاہ کے معنی کرلو اور صفراء سیاہ کو بھی کہا جاتا

فَادّٰرَءٔ تُمْ اِخْتَلَفْتُمْ.

ہے، جیسے قول خداوندی جمالات صفر (یعنی سیاہ رنگ کے اونٹ) "فادارأ تم" یعنی تم نے اختلاف کیا۔

۳۳۳ بَاب وَفَاةِ مُوْسٰی وَذِکْرِ مَا بَعْدَهٗ.

باب ۳۳۳۔ موسیٰ کی وفات اور اس کے بعد کے حالات کا بیان۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰیؑ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَايُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِمَا غَطَّتْ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ قَالَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ قَالَ وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۶۳۱۔ یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ملک الموت کو موسیٰ کے پاس بھیجا گیا، جب وہ ان کے پاس آئے، تو موسیٰؑ نے ان کے ایک گھونسہ مارا، تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گئے اور کہنے لگے کہ تو نے ایسے بندہ کے پاس مجھے بھیجا ہے، جو موت نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم واپس جا کر اس سے کہو کہ تم کسی بیل کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھو، پس جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آجائیں گے، تو ہر بال کے بدلے میں ایک سال کی عمر ملے گی، موسیٰ نے کہا کہ اے پروردگار پھر کیا ہوگا؟ اللہ نے کہا، پھر موت آئے گی، موسیٰ نے کہا، تو ابھی آجائے، حضرت ابوہریرہ نے کہا، موسیٰؑ نے درخواست کی(۱) انہیں ارض مقدس سے ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ تک قریب کر دے، ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میں وہاں ہوتا، تو تمہیں ان کی قبر راستہ کے کنارے سرخ ٹیلے کے نیچے دکھا دیتا۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْعَالَمِيْنَ فِیْ قَسَمٍ يُّقْسَمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِیُّ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِيْنَ فِیْ قَسَمٍ يُّقْسَمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِیُّ

۶۳۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمن وسعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان اور یہودی نے باہم گالی گلوچ کی، مسلمان نے اپنی یہ قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم! جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا، یہودی نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا، پس اس موقعہ پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھا کر یہودی کے ایک طمانچہ رسید کیا، یہودی نے فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اپنا اور اس مسلمان کا معاملہ بیان کر دیا تو آپ نے فرمایا تم

(۱) مقدس وبابرکت جگہ میں اور صالحین کے قرب میں دفن ہونا مستحب ہے، جیسا کہ حضرت موسیٰ کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے اور حضرت ہارونؑ کی وفات کے گیارہ سال بعد انکی وفات ہوئی۔

وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَدَهٗ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ ۔

مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو، کیونکہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ کیا وہ ان میں سے تھے، جو بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا ان میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیہوش ہونے سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

٦٣٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ.

۶۳۳۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، موسیٰ نے آدم سے (خدا کے یہاں) مباحثہ کیا، موسیٰ نے کہا تم وہی آدمی ہو جس کی لغزش نے اسے جنت سے نکلوایا، آدم نے کہا، تم وہ موسیٰ ہو، جسے اللہ نے اپنی رسالت اور کلام سے برگزیدہ کیا پھر بھی تم مجھے ایسی بات پر جو میری پیدائش سے پہلے مقدر ہو چکی تھی، ملامت کرتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا کہ آدم موسیٰ پر اس مباحثہ میں غالب آگئے۔

٦٣٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ وَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ .

۶۳۴۔ مسدد، حصین بن نمیر، حصین بن عبدالرحمٰن، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے تمام (انبیاء کی) امتیں لائی گئیں، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے کنارہ آسمان کو ڈھانپ رکھا تھا تو بتایا گیا کہ یہ موسیٰ ہیں اپنی قوم میں۔

٣٣٤ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَةَ فِرْعَوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ.

باب ۳۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان "اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے سامنے زوجہ فرعون کی مثال بیان کرتا ہے" آخر آیت تک کا بیان:

٦٣٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ

۶۳۵۔ یحییٰ بن جعفر، وکیع، شعبہ، عمرو بن مرہ، مرہ ہمدانی، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا اٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاِنَّ فَضْلَ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ.

فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سوائے آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی کی تمام کھانوں پر (اس زمانہ میں یہ کھانا تمام کھانوں سے بہتر سمجھا جاتا تھا)

۳۳۵ بَاب اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى الْاٰيَةَ لَتَنُوْءُ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُوْلِي الْقُوَّةِ لَايَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يُقَالُ الْفَرِحِيْنَ الْمَرِحِيْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ مَثَلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَيُوْسِعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ لِاَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهٗ وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْئَلِ الْعِيْرَ يَعْنِيْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَاَهْلَ الْعِيْرِ وَرَآئَكُمْ ظِهْرِيًّا لَمْ يَلْتَفِتُوْا اِلَيْهِ يُقَالُ اِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهٗ ظَهَرْتُ حَاجَتِيْ وَجَعَلْتَنِيْ ظِهْرِيًّا قَالَ الظِّهْرِيُّ اَنْ تَاْخُذَ مَعَكَ دَآبَّةً اَوْ وِعَآءً تَسْتَظْهِرُ بِهٖ مَكَانَتِهِمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ يَّغْنَوْا يَعِيْشُوْا يَاْيْئَسُ يَحْزُنُ اٰسٰى اَحْزَنُ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ يَسْتَهْزِئُوْنَ بِهٖ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَيْكَةُ الْاَيْكَةَ يَوْمُ الظُّلَّةِ اَظْلَالُ الْغَمَامُ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ.

باب ۳۳۵۔ آیت کریمہ "بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا" الایتہ کا بیان "لتنوء" یعنی وہ بھاری ہوتی تھیں، ابن عباس نے فرمایا، "اولی القوۃ" یعنی جنہیں مردوں کی طاقتور جماعت بھی نہ اٹھا سکے کہا جاتا ہے " فرحین" یعنی اترانے والے، ویکان اللہ، مثل الم تران اللہ کے ہے یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس پر چاہتا ہے روزی وسیع کر دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے،"والی مدین اخاھم شعیباً" یعنی اہل مدین کی جانب ہم نے شعیب کو بھیجا، مدین سے مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو شہر کا نام ہے اور اسی طرح واسئل القریۃ اور واسئل العیر ہے، یعنی بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ لیجئے وراء کم ظھر یا یعنی انکی طرف انہوں نے توجہ نہ کی، جب تم کسی کی حاجت روائی نہ کرو، تو اس موقعہ پر ظھرت حاجتی وجعلتنی ظھر یا کہا جاتا ہے، اور ظھری یہ ہے کہ تم اپنے ساتھ سواری یا برتن لو، جس سے مدد چاہو، مکانتھم و مکانھم کے ایک معنی ہیں، یغنوا یعنی زندہ رہے، یایئس بمعنی رنجیدہ ہوا، انسی یعنی میں رنجیدہ ہوں، حسن نے فرمایا کہ بیشک تم بردبار اور ہدایت یافتہ ہو" مذاق اور استھزاء کے طور پر کہتے تھے، مجاہد نے کہا لیکہ اصل میں الایکہ تھا، یوم الظلہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن عذاب کے بادلوں نے ان پر سایہ کر لیا تھا۔

۳۳۶ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَهُوَ مُلِيْمٌ قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ الْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ الْاٰيَةَ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَآءِ بِوَجْهِ الْاَرْضِ وَهُوَ سَقِيْمٌ وَاَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ اَصْلِ الدُّبَّآءِ وَنَحْوَهٗ وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْيَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنَا هُمْ اِلٰى حِيْنٍ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْنَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ كَظِيْمٌ وَهُوَ مَغْمُوْمٌ.

باب ۳۳۶۔ فرمان خداوندی اور بیشک یونس پیغمبروں میں سے ہیں ملیم تک' مجاہد نے کہا ملیم یعنی گناہ گار' المشحون یعنی بھری ہوئی اور لدی ہوئی' سو اگر وہ تسبیح پڑھنے والے نہ ہوتے "الایة فنبذناه با لعراء یعنی ہم نے انہیں زمین میں ڈالا اور وہ بیمار تھے اور ہم نے ان کے قریب ایک بغیر تنا والا درخت' جیسے کدو وغیرہ پیدا کر دیا' یقطین بغیر تنا کے درخت جیسے کدو وغیرہ اور ہم نے یونس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کے پاس بھیجا پھر وہ ایمان لے آئے' تو ہم نے انہیں کچھ دنوں تک نفع اندوز کیا" اور (اے محمد) تم مچھلی والے کی طرح نہ ہو جانا' جب انہوں نے خدا کو پکارا اور وہ سخت غمزدہ تھے' مکظوم' کظیم یعنی غمزدہ۔

۶۳۶ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّىْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

۶۳۶۔ مسدد' یحییٰ' سفیان' اعمش (دوسری سند) ابو نعیم' سفیان' اعمش' ابو وائل' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں یونس سے بہتر ہوں' مسدد نے یہ الفاظ اور زیادہ روایت کئے ہیں کہ یونس بن متی۔

۶۳۷ ـ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهِ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِىْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّىْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهٗ اِلٰى اَبِيْهِ.

۶۳۷۔ حفص' شعبہ' قتادہ' ابو العالیہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندہ (مومن) کو یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اور آپ نے انہیں ان کے باپ کی طرف منسوب کیا۔

۶۳۸ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُوْدِىٌّ يَّعْرِضُ سِلْعَتَهٗ اُعْطِىَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهٗ فَقَالَ لَا وَالَّذِى اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ فَسَمِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَامَ

۶۳۸۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عبدالعزیز بن ابو سلمہ' عبداللہ بن الفضل اعرج' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی اپنا کچھ سامان فروخت کر رہا تھا اسے اس کے عوض اتنی قیمت دی جا رہی تھی جس پر وہ راضی نہیں تھا' تو اس نے کہا نہیں اس ذات کی قسم ہے جس نے موسیٰ کو نوع بشر پر برگزیدہ کیا' یہ بات ایک انصاری نے سن لی' اس نے کھڑے ہو کر یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا

فَلَطَمَ وَجْهَهٗ وَقَالَ تَقُوْلُ وَ الَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَذَهَبَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ لِيْ ذِمَّةً وَعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِيْ فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ فَذَكَرَهٗ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رُؤِيَ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِهٖ يَوْمَ الطُّوْرِ اَمْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُّوْنُسَ ابْنِ مَتّٰى ۔

اور اس سے کہا، تو کہتا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو نوع بشر پر برگزیدہ کیا' حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں' وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے ابو القاسم! مجھے امان اور عہد مل چکا ہے (یعنی میں ذمی ہوں) پھر کیا وجہ ہے کہ فلاں شخص نے میرے منہ پر طمانچہ مارا' پھر پورا واقعہ اس نے بتایا' پس رسول اللہ ﷺ کو اتنا غصہ آیا کہ چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا تھا' پھر آپ نے فرمایا کہ خدا کے پیغمبروں میں سے کسی کو کسی پر فضیلت نہ دو (۱) کیونکہ جس وقت صور پھونکا جائے گا، تو آسمان اور زمین کے رہنے والے سب بیہوش ہو جائیں گے' سوائے اس کے جسے اللہ چاہے پس میں سب سے پہلے اٹھایا جاؤں گا، تو میں موسیٰ کو عرش پکڑے ہوئے دیکھوں گا' پس میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا انہیں طور کے دن کی بیہوشی کا یہ معاوضہ ملا ہے (کہ وہ آج بیہوش نہ ہوئے) یا انہیں مجھ سے پہلے اٹھا دیا گیا اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس بن متی سے افضل ہے۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ ابْنِ مَتّٰى ۔

۶۳۹۔ ابو الولید' شعبہ' سعد بن ابراہیم' حمید بن عبدالرحمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی بندہ (مومن) کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

۳۳۷ بَاب وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدُّوْنَ يُجَاوِزُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شَوَارِعَ اِلٰى قَوْلِهٖ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ۔

باب ۳۳۷۔ "آیت کریمہ" اور ان سے اس بستی کی حالت پوچھئے' جو دریا کے کنارے تھی کا بیان اذیعدون فی السبت یعنی جب انہوں نے شنبہ (کی حرمت و عظمت کے بارے) میں حد سے تجاوز کیا جب ہفتہ کے روز ان کی مچھلیاں ان کے پاس اوپر آ جاتی تھیں شُرَّعاً یعنی ظاہر ہو کر اور اوپر آخر آیت خاسئین تک۔

---

(۱) اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کے مابین ایسے انداز سے کسی کو کسی پر فضیلت نہ دو، جس سے دوسرے نبی کی تنقیص یا اسکی شان میں گستاخی ہوتی ہو، اگر ایسا انداز نہ ہو تو پھر کسی نبی علیہ السلام کی فضیلت بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ نص قرآنی میں بھی فرمایا گیا "تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض" ہم نے رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

٣٣٨ باب قَوْلِ اللّٰهِ تَعالٰى وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُوْرٌ زَبَرْتُ كَتَبْتُ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يَاجِبَالُ اَوِّبِىْ مَعَهٗ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِىْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ وَاَلَنَّالَهُ الْحَدِيْدَ اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ الدُّرُوْعَ وَقَدِّرْ فِى السَّرْدِ الْمَسَامِيْرِ وَالْحَلَقِ وَلَا يُدَقُّ الْمِسْمَارُ فَيَتَسَلْسَلُ وَلَا يُعَظَّمُ فَيَفْصِمَ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ.

باب ۳۳۸۔ آیت کریمہ "اور ہم نے داؤد کو زبور مرحمت فرمائی" کا بیان زبر، یعنی کتابیں، ان کا مفرد زبور ہے، 'زبرت' یعنی میں نے لکھا اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی عنایت فرمائی اور ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ) اے پہاڑو! ان کے ساتھ تسبیح پڑھو، مجاہد کہتے ہیں کہ اوّبی معہ یعنی ان کے ساتھ تسبیح پڑھو اور پرندوں کو بھی (حکم دیا) اور ہم نے ان کے لئے لوہا نرم کر دیا کہ زرہیں بناؤ" سابغات یعنی زرہیں اور خاص انداز رکھو بنانے میں" سرد کے معنی زرہ کی کیلیں اور حلقے (یعنی) نہ تو کیلوں کو باریک کرو، کہ وہ ڈھیلی ہو جائیں اور نہ موٹا کرو کہ ٹوٹ جائیں" اور اچھے عمل کرو، بے شک میں تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہوں۔

٦٤٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ رَوَاهُ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴۰۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داؤد کے لئے (زبور) کی تلاوت بہت آسان کر دی گئی تھی، حتی کہ وہ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم دیتے، تو اس پر زین کسی جاتی، تو وہ زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے، اسے موسیٰ بن عقبہ، صفوان عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ نے رسالت مآب ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٦٤١ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهٗ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَاعِشْتُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِىْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ

۶۴۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کو میرے بارے میں یہ بتایا گیا کہ میں نے قسم کھائی ہے، زندگی بھر دن کو روزہ رکھنے کی اور رات کو عبادت کرنے کی رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا" کیا تم ہی کہتے ہو کہ بخدا میں زندگی بھر دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت کروں گا تو میں نے عرض کیا، ہاں میں نے ایسا کہا ہے" آپ نے فرمایا، تم میں اس کی طاقت نہیں، لہٰذا (کبھی) روزہ رکھو اور (کبھی) چھوڑ دو اور

اللَّيْلَ مَاعِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُهُ قَالَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ عَدْلُ الصِّيَامِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

(کبھی) رات کو عبادت کرو اور (کبھی آرام سے) سو جاؤ اور ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو' کیونکہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے (تو مہینہ میں تین روزے تیس کے برابر ہوئے) اور یہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دو' میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا کہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھو اور یہ صوم داؤدی ہے یہ سب سے زیادہ معتدل قسم کا روزہ ہے' میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا بس اس سے زیادہ میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔

٦٤٢ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ اَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى.

۶۴۲۔ خلاد بن یحییٰ' مسعر' حبیب بن ابی ثابت' ابوالعباس' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا مجھے یہ اطلاع (صحیح) نہیں ملی کہ تم رات بھر نماز پڑھتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو' میں نے عرض کیا ہاں (صحیح ہے) آپ نے فرمایا' ایسا کرو گے' تو آنکھیں کمزور ہو جائیں اور جی تھک جائے گا' ہر مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو' یہ تمام عمر کے روزے ہو جائیں گے' یا یہ فرمایا کہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے' میں نے عرض کیا کہ میں اپنے میں محسوس کرتا ہوں مسعر نے کہا' یعنی قوت' تو آپ نے فرمایا' پھر داؤد علیہ السلام کا سا روزہ رکھو' وہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھتے تھے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت کبھی بھاگتے نہ تھے۔

۳۳۹ بَاب اَحَبِّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَقَوْلُ عَائِشَةَ مَا اَلْقَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا.

باب ۳۳۹۔ داؤد علیہ السلام کا نماز' روزہ اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہونے کا بیان' داؤد علیہ السلام آدھی رات تک سوتے' تہائی حصہ رات میں عبادت گزارتے اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے' اور آپ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھا کرتے' علی کہتے ہیں اور یہی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سحر کے وقت آنحضرت میرے پاس ہمیشہ سوئے ہوئے ملے۔

٦٤٣ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ

۶۴۳۔ قتیبہ بن سعید' سفیان' عمرو بن دینار' عمرو بن اوس ثقفی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے

سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰهِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَیَنَامُ سُدُسَهٗ.

ہیں کہ مجھ سے رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کا روزہ تھا، وہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھا کرتے تھے، اور سب سے پسندیدہ نماز اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز تھی۔ وہ آدھی رات تک سوتے، تہائی رات عبادت کرتے اور رات کے چھٹے حصہ میں آرام فرماتے۔

۳۴۰ بَاب وَاذْکُرْ عَبْدَ نَا دَاوٗدَ ذَاالْاَیْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ اِلٰی قَوْلِهٖ وَفَصْلَ الْخِطَابِ قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْفَهْمُ فِی الْقَضَآءِ وَلَا تُشْطِطْ لَا تُسْرِفْ وَاهْدِنَا اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ اِنَّ هٰذَا اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً یُقَالُ لِلْمَرْاَۃِ نَعْجَةٌ وَیُقَالُ لَهَا اَیْضًا شَاۃٌ وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَاحِدَۃٌ فَقَالَ اَکْفِلْنِیْهَا مِثْلُ وَکَفَّلَهَا زَکَرِیَّا ضَمَّهَا وَعَزَّنِیْ غَلَبَنِیْ صَارَاَعَزَّمِنِّیْ اَعْزَزْتُهٗ جَعَلْتُهٗ عَزِیْزًا فِی الْخِطَابِ یُقَالُ الْمُحَاوَرَۃَ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ الشُّرَکَآءِ لَیَبْغِیْ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّمَا فَتَنّٰهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنّٰهُ بِتَشْدِیْدِ التَّآءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ.

باب ۳۴۰۔ آیت کریمہ "اور ہمارے بندہ داؤد کو جو قوت والے تھے یاد کیجئے، بیشک وہ اللہ کی طرف بہت رجوع ہونے والے تھے، وفصل الخطاب تک مجاہد کہتے ہیں کہ فصل الخطاب سے مراد فیصلہ میں سمجھ بوجھ ہے 'لاتشطط' یعنی زیادتی نہ کر اور ہمیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت فرمایا، یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے نعجہ ہیں نعجہ عورت کو کہا جاتا ہے اور وہ شاۃ (بکری) کے معنی میں بھی آتا ہے، اور میرے پاس ایک نعجہ (عورت یا بکری) ہے، سو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دیدے 'اکفلنیھا کفلھازکریا کی طرح ایک ہی معنی ہیں، یعنی اسے اپنے ساتھ ملالیا، وعزنی یعنی وہ مجھ پر غالب آگیا 'اعززتہ کے معنی ہیں میں نے اسے غالب کردیا' فی الخطاب یعنی گفتگو میں، بیشک اس نے تیری نعجہ کو اپنی نعجہ کے ساتھ ملالینے کی درخواست میں تجھ پر ظلم کیا اور اکثر شرکاء باہم ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں 'انما فتناہ تک' ابن عباس نے فرمایا، فتناہ کے معنی ہیں ہم نے انہیں آزمایا اور حضرت عمر نے فتناہ بتشدید تا پڑھا ہے "پس انہوں نے اپنے پروردگار سے استغفار کیا اور سجدہ میں گر پڑے اور اس کی طرف متوجہ ہوگئے۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ اَسْجُدُ فِیْ صٓ فَقَرَاَوَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَوَ سُلَیْمَانَ حَتّٰی اَتٰی فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ

۶۴۴۔ محمد، سہل بن یوسف، عوام، مجاہد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا، کیا میں سورہ صٓ میں سجدہ کروں؟ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی ومن ذریته داود و سلیمان الی فبهد اهم اقتده پھر فرمایا تمہارے پیغمبر ان لوگوں میں سے ہیں

نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يُّقْتَدٰى بِهِمْ.

جنہیں اگلے انبیاء کی پیروی کا حکم ہوا (اور سورہ صٓ میں داؤدؑ کا سجدہ کرنا مذکور ہے لہٰذا انکی اقتداء میں سجدہ کرنا چاہئے)

٦٤٥ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا.

۶۴۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب 'ایوب 'عکرمہ 'حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سورت صٓ کا سجدہ ضروری نہیں ہے' اور میں نے رسالت مآب ﷺ کو اس سورت میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٣٤١ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ اَلرَّاجِعُ الْمُنِيْبُ وَقَوْلُهٗ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ وَقَوْلُهٗ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَّاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ اَذَبْنَا لَهٗ عَيْنَ الْحَدِيْدِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنْ مَّحَارِيْبَ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَّادُوْنَ الْقُصُوْرِ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ كَالْحِيَاضِ لِلْاِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْاَرْضِ وَقُدُوْرٍ رَّاسِيٰتٍ اِلٰى قَوْلِهِ الشَّكُوْرِ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَادَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ اِلٰى قَوْلِهِ الْمُهِيْنِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ فَطَفِقَ مَسْحًا م بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ يَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَوَاقِيْبَهَا الْاَصْفَادُ الْوَثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّافِنَاتُ صَفَنَ الْفَرَسَ رَفَعَ اِحْدٰى

باب ۳۴۱۔ آیت کریمہ اور ہم نے داؤد کو سلیمان (جیسا بیٹا) عنایت فرمایا وہ کتنا بہترین بندہ تھا' بے شک وہ اللہ کی طرف بہت رجوع ہونے والا تھا" کا بیان اواب کے معنی رجوع کرنے والا 'منیب کے معنی میں ہے اور فرمان خداوندی اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے 'اور آیت کریمہ" اور ان لوگوں نے اس چیز کی پیروی کی جو سلیمان کے زمانہ میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور ہوا کو ہم نے سلیمان کا مطیع بنادیا' صبح کو ایک ماہ کی مسافت اور شام کو ایک ماہ کی مسافت طے کر لیتی تھی' اور ہم نے انکے واسطے لوہے کا چشمہ بہادیا اسلنالہ عین القطر کے معنی ہیں ہم نے ان کے لئے لوہے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جنات انکے تابع کر دیئے تھے 'جو اللہ کے حکم سے ان کے سامنے کام کیا کرتے تھے' مجاہد نے کہا محاریب یعنی وہ عمارت جو محل سے کم ہو' اور مورتیاں اور ایسے لگن جیسے حوض "یعنی جیسے اونٹوں کا حوض ابن عباس نے کہا (وہ لگن ایسے تھے) جیسے زمین کے (بڑے بڑے) گڑھے اور ایک جگہ جمی ہوئی بڑی بڑی دیگیں شکور تک' پس جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا' تو کسی چیز نے انکی موت کو نہیں بتایا' مگر گھن کے کیڑے نے جوان کا عصا کھاتا تھا' منساتہ 'یعنی ان کا عصا' سوجب وہ گرے' المھین تک "

رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ عَلٰى طَرَفِ الْحَافِرِ الْجِيَادُ السِّرَاعُ جَسَدًا شَيْطَانًا رُخَآءً طَيِّبَةً حَيْثُ اَصَابَ حَيْثُ شَآءَ فَامْنُنْ اَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ.

اللہ کے ذکر کے مقابلہ میں مال کی محبت کو میں نے پسند کیا' سو وہ ان کی گردنیں اور کونچیں کاٹنے لگے' الاصفاد یعنی بندھن 'مجاہد کہتے ہیں کہ صافنات مشتق ہے، صفن الفرس سے ' جب گھوڑا ایک پاؤں اٹھا کر سم کی نوک پر کھڑا ہو جائے الجیاد، یعنی تیز رفتار جسدًا یعنی شیطان ' رخا (یعنی اچھی اور عمدہ) حیث اصاب 'یعنی جہاں چاہے فامنن یعنی تم دو' بغیر حساب یعنی بغیر کسی تکلیف و مضائقہ کے۔

٦٤٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِىْ فَاَمْكَنَنِى اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبُطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِىْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِىْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِىْ فَرَدَدْتُّهُ خَاسِئًا عِفْرِيْتٌ مُتَمَرِّدٌ مِّنْ اِنْسٍ اَوْ جَانٍّ مِّثْلَ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ .

۶۴۶۔ محمد بن بشار ' محمد بن جعفر ' شعبہ ' محمد بن زیاد ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ ایک سرکش جن یکایک رات میرے پاس آیا تاکہ میری نماز توڑ ڈالے ' پس اللہ نے مجھے اس پر قدرت دی میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے سوچا کہ اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ (صبح کو) تم سب لوگ اسے دیکھو ' پس مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آئی کہ "اے میرے پروردگار مجھے ایسی حکومت عطا فرما' جو میرے بعد کسی کو نہ ملے تو میں نے اسے نامراد و ناکام واپس کر دیا' عفریت کے معنی سرکش چاہے انسان ہو یا جن (بعض قراء توں میں عفریۃ ہے) اس کے بارے میں امام بخاری کہتے ہیں کہ اگر یہ عفریۃ ہو تو زبنیۃ کی طرح ہوگا جس کی جمع زبانیہ آتی ہے۔

٦٤٧ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَاَةٍ فَارِسًا يُّجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا اِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا اَحَدُ شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَالَهَا لَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ اَبِى الزِّنَادِ تِسْعِيْنَ وَهُوَ اَصَحُّ.

۶۴۷۔ خالد بن مخلد' مغیرہ بن عبدالرحمن ' ابوالزناد' اعرج حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا' ہر عورت کو ایک شہسوار اور مجاہد فی سبیل اللہ کا حمل رہ جائے گا ان کے ایک مصاحب نے کہا کہ انشاء اللہ کہئے مگر سلیمانؑ نے نہ کہا' سو کوئی عورت حاملہ نہیں ہوئی' سوائے ایک کے مگر اس کے بھی بچہ ایسا پیدا ہوا جس کی ایک جانب گری ہوئی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو سب بچے پیدا ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے' شعیب اور ابن ابوالزناد نے نوے عورتوں کی روایت کی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

٦٤٨ ۔ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ کَانَ بَیْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ ثُمَّ قَالَ حَیْثُمَا اَدْرَکَتْكَ الصَّلٰوۃَ فَصَلِّ وَالْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ ۔

۶۴۸۔ عمر بن حفص ' ان کے والد ' اعمش ' ابراہیم تیمی ' ان کے والد ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد حرام میں نے کہا پھر کون سی مسجد بنائی گئی آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے کہا ان دونوں میں کتنی مدت ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس سال ' پھر فرمایا ' جہاں بھی کہیں نماز کا وقت آجائے ' نماز پڑھ لو کیونکہ تمام زمین تمہارے لئے سجدہ گاہ (بنادی گئی) ہے۔

٦٤٩ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّاسِ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِی النَّارِ وَقَالَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَا هُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَا کَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی قَالَ اَبُوْهُرَیْرَۃَ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّکِّیْنِ اِلَّا یَوْمَئِذٍ وَّمَا کُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْیَۃَ ۔

۶۴۹۔ ابوالیمان ' شعیب ' ابو الزناد ' عبدالرحمٰن ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص آگ روشن کرے پس پروانے اور یہ کیڑے اس آگ میں گرنے لگیں ' آپ نے (تذکرۂ پھر یہ) فرمایا کہ دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ دونوں کے بچے تھے کہ ایک بھیڑیا آیا اور ایک کے بچہ کو لے گیا۔ ایک عورت نے کہا بھیڑیا تیرے بیٹے کو لے گیا ہے ' دوسری نے کہا ' نہیں تیرے کو لے گیا ہے ' ان دونوں نے داؤد کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا۔ انہوں نے بڑی عورت کے حق میں اس بچہ کا فیصلہ کر دیا ' پھر دونوں وہاں سے نکل کر سلیمان بن داؤد کے پاس آئیں اور یہ واقعہ انہیں بتایا تو سلیمان نے کہا کہ ایک چھری لاؤ ' میں اس بچہ کے دو ٹکڑے کر کے دونوں میں تقسیم کر دوں گا ' چھوٹی عورت نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے ' خدا آپ کا بھلا کرے ' یہ اسی کا بیٹا سہی ' پس سلیمان نے بچہ چھوٹی کو دلوادیا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے سکین کا لفظ اسی دن سنا ورنہ ہم تو (چھری) کو مدیہ کہتے تھے۔

٣٤٢ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمَانَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَلَا تُصَعِّرْ الْاِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ.

باب ۳۴۲۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان ' اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کرو فخور تک ولا تصعر یعنی رخ نہ پھیرو۔

٦٥٠ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ

۶۵۰۔ ابوالولید ' شعبہ ' اعمش ' ابراہیم ' علقمہ ' حضرت عبداللہؓ سے

الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَلْبِس اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ.

روایت کرتے ہیں کہ آیت جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہ کی نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے عرض کیا کہ ہم میں سے کون ایسا ہے؟ کہ جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو' بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

۶۵۱ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَالَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَاقَالَ لُقْمَانُ لِاِبْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ.

۶۵۱ـ اسحاق' عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم' علقمہ' حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی تو مسلمانوں کو بڑا شاق گزرا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایسا کون ہے جس نے اپنے اوپر ظلم نہیں کیا تو آپ نے فرمایا کہ (ظلم سے) یہ گناہ مقصود نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے کیا تم نے لقمان کا قول اپنے بیٹے سے نہیں سنا جب وہ اسے نصیحت کر رہے تھے کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کر کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

۳۴۳ بَاب وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحَابَ الْقَرْيَةِ الْاٰيَةَ فَعَزَّزْنَا قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ طَآئِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ.

باب ۳۴۳ـ فرمان خداوندی کا بیان اور ان کے سامنے بستی والوں کی مثال بیان کیجئے جب ان کے پاس پیغمبر پہنچے' مجاہد فرماتے ہیں کہ فعززنا کے معنی ہیں' ہم نے مضبوط کیا' ابن عباس نے فرمایا طائرکم یعنی تمہاری مصیبتیں۔

۳۴۴ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْنَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اِلٰى قَوْلِهٖ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَثَلًا يُقَالُ رَضِيًّا مَّرْضِيًّا عِتِيًّا عَصِيًّا عَتَايَعْتُوْا قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ اِلٰى قَوْلِهٖ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا وَيُقَالُ صَحِيْحًا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا

باب ۳۴۴ـ آیت کریمہ "آپ کے رب کی مہربانی کا ذکر اس کے بندے زکریا پر جب انہوں نے اپنے رب کو چپکے سے پکارا' انہوں نے کہا اے رب میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میرے سر میں بڑھاپا چمکنے لگا سمیا تک کا بیان' ابن عباس نے فرمایا سمیا کے معنی ہیں مثل' رضیا پسندیدہ عتیا' یعنی نافرمان' عتایعتو اس کا باب ہے' زکریا نے کہا اے میرے رب میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے' لیال سویا تک' سویا کے معنی صحیح' پھر زکریا اپنی قوم کے پاس اپنے عبادت خانے سے نکل کر آئے اور ان سے اشارہ سے کہا کہ اپنے پروردگار

بُكْرَةً وَّعَشِيًّا فَاَوْحٰى فَاَشَارَ يَا يَحْيٰى خُذِالْكِتَابَ بِقُوَّةٍ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّا لَطِيْفًا عَاقِرًا الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَآءٌ.

کی پاکی صبح و شام بیان کرو اوحی یعنی اشارہ کیا' اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو یبعث حیا تک' حفیا یعنی لطیف و مہربان' عاقر میں مذکر و مونث برابر ہیں۔

۶۵۲ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

۶۵۲ـ ہدبہ بن خالد' ہمام بن یحییٰ' قتادہ' حضرت انس بن مالک' حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کی کیفیت صحابہ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جبریل اوپر لے چلے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے' اسے کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد (ﷺ) ہیں' پوچھا گیا' کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں! پس جب وہاں پہنچا تو یحییٰ اور عیسیٰ کو دیکھا اور یہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے' جبریل نے کہا کہ یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں' انہیں سلام کیجئے تو میں نے سلام کیا' انہوں نے جواب دے کر کہا' اے برادر صالح اور نبی صالح مرحبا۔

٣٤٥ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا اِذْقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاٰلَ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ يٰسِيْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَيُقَالُ اٰلُ يَعْقُوْبَ اَهْلُ يَعْقُوْبَ فَاِذَا صَغَّرُوْا اٰلَ ثُمَّ رَدُّوْهُ اِلَى الْاَصْلِ قَالُوْا اُهَيْلٌ.

باب ۳۴۵ـ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان اور کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے' جب وہ اپنے گھر والوں سے مشرقی مکان میں جدا ہو گئیں' جب فرشتوں نے کہا' اے مریم اللہ تعالیٰ تمہیں ایک بات کی خوشخبری دیتا ہے' بیشک اللہ تعالیٰ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم و آل عمران کو تمام جہانوں پر برگزیدہ کیا بغیر حساب تک ابن عباس نے فرمایا' کہ آل عمران سے آل ابراہیم' آل عمران' آل یاسین اور آل محمد ﷺ کے مومنین مراد ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' تمام لوگوں میں ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب ان کے متبعین ہیں' اور وہ مسلمان ہیں کہا جاتا ہے کہ آل یعقوب سے اہل یعقوب مراد ہیں' جب آل کی تصغیر کر کے اصل کی طرف لے جائیں تو اہیل کہیں گے۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ قَالَ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یَمَسُّہُ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ غَیْرَ مَرْیَمَ وَابْنِھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

۶۵۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی آدم میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھوتا ہے، پس وہ چیخ کر آواز بلند کرتا ہے، شیطان کے چھونے کی وجہ سے، مگر مریم اور ان کے لڑکے (پر شیطان کا یہ اثر نہیں ہوسکا) پھر ابوہریرہؓ فرماتے ہیں (کہ اس کی وجہ مریم کی والدہ کی یہ دعا ہے) کہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

۳۴۶ بَاب وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَا مَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفَاکِ وَطَھَّرَکِ وَاصْطَفَاکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرَّاکِعِیْنَ ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْیُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ اَیُّھُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ یُقَالُ یَکْفُلُ یَضُمُّ کَفَلَھَا ضَمَّھَا مُخَفَّفَۃٌ لَیْسَ مِنْ کَفَالَۃِ الدُّیُوْنِ وَشِبْھِھَا۔

باب ۳۴۶۔ آیت کریمہ کا بیان اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ نے تمہیں برگزیدہ کیا، اور تمہیں پاک کیا اور دنیا جہاں کی عورتوں پر تمہیں برگزیدہ کیا اے مریم اپنے رب کی عبادت کرو اور سجدہ کرو اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو یہ غیب کی خبریں ہیں، جن کی ہم تم پر وحی بھیجتے ہیں، اور آپ اس وقت انکے پاس نہیں تھے، جب وہ اپنے قلموں کو (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے، کہ کون مریم کا کفیل ہو، اور آپ اس وقت انکے پاس نہیں تھے، جب وہ (اسی کفالت کے سلسلہ میں) جھگڑا کر رہے تھے، کہا جاتا ہے یکفل یعنی ملاتا ہے کفلھا یعنی اسے ملایا۔ یہ بغیر تشدید کے ہے، اور کفالت دیون سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ ھِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَآئِھَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرٰنَ وَخَیْرُ نِسَآئِھَا خَدِیْجَۃُ۔

۶۵۴۔ احمد بن ابورجاء، نضر، ہشام، ان کے والد، عبداللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں، کہ میں نے رسالت مآب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ (اگلی) امت میں سب سے بہتر مریم بنت عمران ہیں، اور (اس) امت میں سب سے بہتر خدیجہ ہیں۔

۳۴۷ بَاب قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یُبَشِّرُکِ وَیَبْشُرُکِ وَاحِدٌ وَجِیْھًا

باب ۳۴۷۔ فرمان خداوندی کا بیان، کہ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم کن فیکون تک یبشرك اور یبشرك ایک ہی معنی میں ہیں، وجیھا یعنی شریف و معزز، ابراہیم نے

شَرِيفًا وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ الْمَسِيحُ الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَهْلُ الْحَلِيمُ وَالْاَكْمَهُ مَنْ يُّبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَايُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَنْ يُّوْلَدُ اَعْمٰى.

٦٥٥ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِ ابْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمَدَ انِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِسَآءُ قُرَيْشٍ خَيْرُنِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ تَابَعَهٗ ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَاِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَوْلُهٗ يٰٓاَهْلَ الْكِتَابِ لَاتَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ كَلِمَتُهٗ كُنْ فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهٗ وَرُوْحٌ مِّنْهُ اَحْيَاهُ فَجَعَلَهٗ رُوْحًا وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلَاثَةٌ.

٦٥٦ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ

فرمایا' المسیح یعنی صدیق ' مجاہد نے فرمایا الکھل یعنی بردبار الاکمہ ' جسے دن کو نظر آئے رات کو نہ آئے ' دوسرے لوگوں نے کہا' کہ اکمہ کے معنی مادر زاد نابینا۔

۶۵۵۔ آدم ' شعبہ ' عمرو بن مرہ ' مرہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں' کہ نبی ﷺ نے فرمایا ' عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے' جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ' مردوں میں تو بہت کامل ہوئے' مگر عورتوں میں سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے کوئی کامل نہیں ہوئی ابن وہب ' یونس ' ابن شہاب ' سعید بن میسّب ' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قریش کی عورتیں اونٹ پر سوار ہونے والی تمام عورتوں (یعنی عرب عورتوں) سے بہتر ہیں ' سب سے زیادہ بچہ سے محبت رکھنے والی اور شوہر کے مال کی حفاظت کرنیوالی ہیں ' اسکے بعد ابو ہریرہ فرماتے کہ مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔ اسکے متابع حدیث ' زہری کے بھتیجے اور اسحق کلبی نے زہری سے روایت کی ہے' اور قول خداوندی "اے اہل کتاب اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور خدا کی شان میں غلط بات نہ کہو' مسیح عیسیٰ بن مریم تو کچھ بھی نہیں البتہ اللہ کے رسول اور اس کے ایک کلمہ ہیں ' جسے اللہ نے مریم تک پہنچایا تھا اور اس کی طرف سے ایک جان ہیں ' سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یوں مت کہو کہ تین خدا ہیں ' باز آجاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا ' معبود حقیقی تو ایک ہی معبود ہے' وہ صاحب اولاد ہونے سے منزہ ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے' سب اس کی ملک ہے اور اللہ تعالیٰ کارساز ہونے میں کافی ہے' ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ کلمتہ سے مراد (اللہ کا یہ فرمانا ہے کہ) کن بس وہ کام ہو جاتا ہے دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ روح منہ کے یہ معنی ہیں' کہ اللہ نے انہیں زندہ کیا اور روح دی اور یہ نہ کہو کہ (خدا) تین ہیں۔

۶۵۶۔ صدقہ' بن فضل ' ولید ' اوزاعی ' عمیر بن ہانی ' جنادہ بن ابو امیہ '

عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرُ بْنُ هَانِیٍٔ قَالَ حَدَّثَنِیْ جُنَادَةُ ابْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَاكَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِیْدُ حَدَّثَنِیْ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَیْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ اَیُّهَاشَآءَ.

عبادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں، اور عیسیٰ (علیہ السلام) اس کے بندے اور رسول اور اسکا وہ کلمہ ہیں جو اس نے مریم کو پہنچایا تھا اور اس کی طرف سے ایک جان ہیں اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا جیسے بھی عمل کرتا ہو ولید نے ابن جابر، عمیر، جنادہ کے واسطہ سے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے وہ چاہے (اللہ داخل جنت کرے گا)۔

٣٤٨ بَاب وَاذْكُرْ فِی الْكِتَابِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا نَبَذْنَاهُ اَلْقَیْنَاهُ اِعْتَزَلَتْ شَرْقِیًّا مِمَّا یَلِیَ الشَّرْقَ فَاَجَآئَهَا اَفْعَلُ مِنْ جِئْتُ وَیُقَالُ اَلْجَاهَا اضْطَرَّهَا تُسَاقِطْ تَسْقُطْ قَصِیًّاقَاصِیًا فَرِیًّا عَظِیْمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ نَسْیًا لَمْ اَكُنْ شَیْئًا وَقَالَ غَیْرُهٗ النَّسْیَ الْحَقِیْرَ وَقَالَ اَبُوْ وَآئِلٍ عَلِمَتْ مَرْیَمُ اِنَّ التَّقِیَّ ذُوْنُهْیَةٍ حِیْنَ قَالَتْ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا قَالَ وَكِیْعٌ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ سَرِیًّا نَهَرٌ صَغِیْرٌ بِالسُّرْیَانِیَّةِ .

باب ۳۴۸۔ اس فرمان الٰہی کا بیان، کہ اور کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے، جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو گئیں نبذناہ، یعنی ہم نے اسے ڈال دیا، وہ جدا ہو گئیں، شرقیا یعنی وہ گوشہ جو مشرق کی طرف تھا فاجائھا یہ جئت کا باب افعال ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی الجاھا یعنی مجبور و مضطر کر دیا تساقط یعنی گرائے گی، قصیا یعنی بعید فریا یعنی بڑی بات۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ نسیاً کے معنی ہیں میں کچھ نہ ہوتی، دوسرے لوگوں نے کہا کہ نسی حقیر کو کہتے ہیں، ابو وائل فرماتے ہیں، کہ مریم اس بات کو جانتی تھیں کہ متقی ہی عقل مند ہوتا ہے، یعنی بری باتوں سے بچتا ہے، جبھی تو انہوں نے کہا، کہ اگر تو پرہیزگار ہے، وکیع، اسرائیل، ابواسحق نے براء سے نقل کیا ہے کہ سریا سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

٦٥٧ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَتَكَلَّمْ

۶۵۷۔ مسلم بن ابراہیم، جریر بن حازم، محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا گہوارے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا ہے، (۱) عیسیٰ اور بنو اسرائیل میں

(۱) گہوارے میں کلام کرنے والے احادیث ہی کی روشنی میں تین سے زیادہ بچے ہیں، ممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک وحی کے ذریعے تین کا علم دیا گیا ہو اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعداد بیان فرمائی بعد میں مزید علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا۔ اس روایت میں جریج کا واقعہ مذکور ہے جمہور کے ہاں جریج کو اپنی والدہ کی بات کا جواب دینا چاہیے تھا، جیسا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسٰى وَكَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّيْ جَآءَتْهُ اُمُّهٗ فَدَعَتْهُ فَقَالَ اُجِيْبُهَا اَوْ اُصَلِّيْ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَاتُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهٗ وُجُوْهَ الْمُوْمِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَاَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَاَبٰى فَاَتَتْ رَاعِيًا فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَّفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهٗ وَاَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ اَبُوْكَ يَاغُلَامُ قَالَ الرَّاعِيْ قَالُوْا نَبْنِيْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ طِيْنٍ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُوْشَارَةٍ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهٗ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَاَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهَا يَمَصُّهٗ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ اِصْبَعَهٗ ثُمَّ مَرَّ بِاَمَةٍ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذِهٖ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الْاَمَةُ يَقُوْلُوْنَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ.

ایک آدمی تھا جس کا نام جریج تھا' وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ تو اس کی ماں نے آکر آواز دی اس نے (اپنے دل میں) کہا آیا میں جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں' اسکی ماں نے بدعا کی اے اللہ جب تک یہ زانیہ عورتوں کی صورت نہ دیکھ لے اسے موت نہ آئے' جریج اپنے عبادت خانہ میں رہتے تھے (ایک دن) ایک عورت ان کے پاس آئی اور کچھ گفتگو کی' مگر انہوں نے (اسکی خواہش پوری کرنے سے) انکار کر دیا پھر وہ ایک چرواہے کے پاس پہنچی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا' پھر اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا تو اس نے کہا یہ لڑکا جریج کا ہے' لوگ جریج کے پاس آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا' اور انہیں نیچے اتار کر گالیاں دیں' جریج نے وضو کر کے نماز پڑھی اور اس بچہ کے پاس آکر کہا اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا' چرواہا (اب) لوگوں نے کہا ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنائے دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں مٹی کا ہی بنا دو اور بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی' کہ اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار گزرا' عورت نے کہا اے خدا میرے بچہ کو اس طرح کرنا' بچہ اپنی ماں کا پستان چھوڑ کر سوار کی طرف متوجہ ہو کر بولا اے خدا مجھے اس جیسا نہ کرنا' پھر وہ پستان کیطرف متوجہ ہو کر چوسنے لگا' ابوہریرہ فرماتے ہیں گویا میں اب (نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی انگلی چوس کر) اس بچہ کے دودھ پینے کی حالت بتا رہے تھے' پھر اس عورت کے پاس سے ایک باندی گزری تو اس نے کہا' اے خدا میرے بچہ کو اس باندی جیسا نہ کرنا' بچہ نے پستان چھوڑ کر کہا اے خدا مجھے اس جیسا کرنا۔ ماں نے پوچھا یہ کیوں' بچہ نے کہا' وہ سوار تو ظالموں میں سے ایک ظالم تھا اور اس باندی کے متعلق لوگ کہتے ہیں' کہ تو نے چوری کی۔ تو نے زنا کیا' حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔

٦٥٨۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

٦٥٨۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' معمر (دوسری سند) محمود' عبدالرزاق' معمر' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کے سلسلہ میں فرمایا کہ موسیٰ سے ملا' ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کہ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں اس مضمون کی ایک حدیث بھی نقل فرمائی ہے "لو کان جریج فقیھا لعلم ان اجابة امه اولیٰ من عبادة ربه" ترجمہ: اگر جریج فقیہہ ہوتا تو یہ جان لیتا کہ ماں کی بات کا جواب دینا اللہ تعالیٰ کی عبادت سے بہتر ہے۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ لَقِیْتُ مُوْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی فَنَعَتَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ اَوْاَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْاَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ.

علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ (عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں) دراز قامت سیدھے بالوں والے تھے گویا وہ (قبیلہ) شنوءہ کے ایک آدمی ہیں آپ نے فرمایا اور میں عیسیٰ سے ملا، تو ان کا حلیہ نبی ﷺ نے یہ بیان کیا کہ متوسط قد، سرخ رنگ کے ہیں گویا حمام سے ابھی نکل کر آرہے ہیں اور میں نے ابراہیم کو دیکھا اور میں انکی اولاد میں سب سے زیادہ انکے مشابہ ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی مجھے کہا گیا کہ ان میں سے جسے چاہو لے لو میں نے دودھ لے کر پی لیا تو مجھ سے کہا گیا کہ تم نے فطرت کا راستہ پالیا، یا یہ فرمایا کہ تم فطرت تک پہنچ گئے اگر تم شراب لے لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔

٦٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِیْلُ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ سَبْطٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ.

۶۵۹۔ محمد بن کثیر، اسرائیل، عثمان بن مغیرہ، مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے عیسیٰ موسیٰ اور ابراہیم کو (شب معراج میں) دیکھا، عیسیٰ تو سرخ رنگ، پیچیدہ بال اور چوڑے چکلے سینہ کے آدمی تھے، رہے موسیٰ تو گندم گوں اور موٹے تازے، سیدھے بالوں والے آدمی تھے گویا وہ (قبیلہ زط) کے آدمی ہیں۔

٦٦٠۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَیْنَ ظَهْرَیِ النَّاسِ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی كَاَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ وَاَرَانِی اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِی الْمَنَامِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ كَاَحْسَنِ مَا یُرٰی مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهٗ بَیْنَ مَنْكِبَیْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ یَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَآءً وَاضِعًا یَدَیْهِ عَلٰی مَنْكِبَیْ رَجُلَیْنِ وَهُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ رَاَیْتُ رَجُلًا وَرَآئَهٗ جَعْدًا قَطَطًا اَعْوَرَ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَیْتَ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا

۶۶۰۔ ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ، نافع، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، دیکھو مسیح دجال کی داہنی آنکھ کانی ہے اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح (اوپر کو نکلی ہوئی) ہے اور رات میں نے خواب میں اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا، تو ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے تم نے بہترین رنگ کے گندمی آدمی دیکھے ہونگے ان سے بھی اچھا تھا اسکے بال دونوں شانوں تک سیدھے لٹکتے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھے، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جواب دیا کہ مسیح بن مریم ہیں پھر میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی کو دیکھا جو سخت پیچیدہ بالوں تھا، جو داہنی آنکھ سے کانا تھا جو ابن قطن (کافر) سے بہت زیادہ مشابہ تھا، ایک آدمی کے دونوں شانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کے گرد

يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَىْ رَجُلٍ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.

گھوم رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ مسیح دجال ہے' اس کے متابع حدیث عبید اللہ نے نافع سے ذکر کی ہے۔

٦٦١ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيْسٰى اَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَاْسُهٗ مَاءً اَوْ يُهَرَاقُ رَاْسُهٗ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا الدَّجَّالُ وَاَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۶۶۱۔ احمد بن مکی' ابراہیم بن سعد' زہری' سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ بخدا نبی ﷺ نے عیسٰی کو سرخ رنگ کا نہیں کہا' لیکن آپ نے یہ فرمایا کہ ایک دن میں خواب میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو دیکھا کہ ایک گندمی رنگ کا سیدھے بالوں والا آدمی دو آدمیوں کے درمیان چل رہا ہے' اپنے سر سے پانی نچوڑ رہا تھا یا اپنے سر سے پانی بہا رہا تھا' میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ابن مریم ہیں' میں ادھر ادھر دیکھنے لگا تو دیکھتا ہوں کہ سرخ رنگ کا ایک فربہ آدمی پیچیدہ بالوں والا داہنی آنکھ سے کانا' اسکی آنکھ پھولے انگور کی طرح تھی' موجود ہے' میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ دجال ہے' اور اس سے سب سے زیادہ مشابہ ابن قطن ہے' زہری نے کہا ابن قطن قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی تھا' جو زمانہ جاہلیت میں مر گیا تھا۔

٦٦٢ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ.

۶۶۲۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' ابوسلمہ' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں ابن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں اور تمام انبیاء آپس میں (گویا) علاتی بھائی ہیں (کہ باپ ایک ماں جدا) پس اسی طرح انبیاء دین کے اصول میں متحد (۱) اور فروع میں زمانہ کے لحاظ سے مختلف میرے اور عیسٰی کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

٦٦٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ

۶۶۳۔ محمد بن سنان' فلیح بن سلیمان' ہلال بن علی' عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ' ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ابن مریم کے دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ قریب ہوں اور تمام انبیاء آپس میں علاتی بھائی ہیں کہ ان کی مائیں مختلف ہیں اور دین (جو مثل والد کے ہے) ایک ہے' ابراہیم بن طہمان' موسٰی بن عقبہ' صفوان بن سلیم' عطاء بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہی

---

(۱) دین ایک ہونے سے مراد یہ ہے کہ اصول دین (توحید' رسالت اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) یہ ایک ہیں، فروعات یعنی مسائل اور عبادات کی مقدار اور کیفیت میں انبیاء کے مذاہب اور ادیان مختلف رہے ہیں۔

عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فرمایا۔(دوسری سند)

٦٦٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ.

۶۶۴۔ عبداللہ بن محمد 'عبدالرزاق معمر 'ہمام 'ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا 'حضرت عیسٰی نے ایک آدمی کو چوری کرتے دیکھا تواس سے کہا توچوری کر رہا ہے؟ اس نے کہا نہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں 'عیسٰی نے فرمایا میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو دھوکہ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

٦٦٥۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاتُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.

۶۶۵۔ حمیدی 'سفیان 'زہری 'عبید اللہ بن عبد اللہ' بن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اتنا نہ بڑھاؤ جتنا نصاریٰ نے عیسٰی بن مریم کو بڑھایا ہے 'میں تو محض اللہ کا بندہ ہوں تو تم بھی یہی کہو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

٦٦٦۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ خَرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّبَ الرَّجُلُ اَمَتَهٗ فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اٰمَنَ بِعِيْسٰى ثُمَّ اٰمَنَ بِيْ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَالْعَبْدُ اِذَا اتَّقٰى رَبَّهٗ وَاَطَاعَ مَوَالِيَهٗ فَلَهٗ اَجْرَانِ.

۶۶۶۔ محمد بن مقاتل 'عبداللہ' صالح بن حیٔ کہتے ہیں کہ ایک خراسانی نے شعبی سے کچھ کہا تو شعبی نے کہا ہمیں بواسطہ ابوبردہ' ابوموسٰی اشعری کے نبی ﷺ کی یہ حدیث پہنچی' آپ نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنی باندی کو ادب سکھائے اور اس کی تادیب و تعلیم بہتر طریق پر کرے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دہرا ثواب ملے گا اور جو شخص عیسٰی پر ایمان لایا پھر میرے اوپر ایمان لایا تو اسے دہرا ثواب ملے گا اور غلام جب اپنے رب سے ڈرے اور اپنے آقاؤں کی اطاعت کرے، تو اسے بھی دہرا ثواب ملے گا۔

٦٦٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ

۶۶۷۔ محمد بن یوسف 'سفیان 'مغیرہ بن نعمان سعید بن جبیر 'ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ برہنہ پا برہنہ بدن بغیر ختنہ کئے ہوئے قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جس طرح ہم نے ابتداء پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اسی طرح دوسری دفعہ بھی کریں گے' یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے ہم

نُعِيدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَآ اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ فَاَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِىْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِىْ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدًا اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ذَكَرَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَبِيْصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰى عَهْدِ اَبِىْ بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ.

اسے ضرور پورا کریں گے' تو سب سے پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیم ہیں' پھر چند اصحاب کو داہنی طرف (جنت میں) اور بائیں طرف (دوزخ میں) لے جایا جائے گا میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا کہ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ تو مرتد رہے' پس میں کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے عیسٰی بن مریم کہتے ہیں اور میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو توان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے الحکیم تک محمد بن یوسف کہتے ہیں' کہ ابوعبید اللہ' قبیصہ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ وہ مرتد ہیں' جو عہد ابوبکر میں مرتد ہوئے اور ابوبکر نے ان سے جہاد کیا۔

٣٤٩ بَاب نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

باب۳۴۹۔ عیسٰی بن مریم علیہ السلام کے اترنے کا بیان۔

٦٦٨۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا.

۶۶۸۔ اسحٰق یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' صالح ابن اشہاب' سعید بن مسیّب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے' کہ عنقریب ابن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے' انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہوں گے' صلیب توڑ ڈالیں گے' خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے' جزیہ ختم کر دیں گے (کیونکہ اس وقت سب مسلمان ہوں گے) اور مال بہتا پھرے گا حتی کہ کوئی اس کا لینے والا نہ ملے گا' اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر سمجھا جائے گا' پھر ابوہریرہؓ کہتے ہیں' اگر اس کی تائید میں تم چاہو تو یہ آیت پڑھو کہ اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسٰی کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے' اور قیامت کے دن عیسٰی ان پر گواہ ہوں گے۔

٦٦٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَّوْلٰى اَبِىْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِىِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۶۶۹۔ ابن بکیر' لیث' یونس' ابن شہاب' نافع جو ابوقتادی انصاری کے آزاد کردہ غلام ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَا مُکُمْ مِنْکُمْ تَابَعَہٗ عُقَیْلٌ وَالْاَوْزَاعِیُّ۔

جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا' اس کے متابع حدیث عقیل' اوزاعی نے روایت کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

۳۵۰ بَاب مَاذُکِرَ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔

باب ۳۵۰۔ بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَیْفَۃَ اَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَآءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ اَنَّھَا النَّارُ مَآءٌ بَارِدٌ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ اَنَّہٗ مَآءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تَحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرٰی اَنَّھَا نَارٌ فَاِنَّہٗ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَیْفَۃُ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہٗ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْھِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ فَقَالَ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَنَّ رَجُلًا حَضَرَہُ الْمَوْتُ فَلَمَّا یَئِسَ مِنَ الْحَیٰوۃِ اَوْصٰی اَھْلَہٗ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا کَثِیْرًا وَ اَوْقِدُوْا فِیْہِ نَارًا حَتّٰی اِذَا اَکَلَتْ لَحْمِیْ وَخَلَصَتْ اِلٰی عَظْمِیْ فَامْتَحَشَتْ فَخُذُوْھَا فَاطْحَنُوْھَا ثُمَّ انْظُرُوْا یَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوْہُ فِی الْیَمِّ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَہٗ فَقَالَ لَہٗ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ فَغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ قَالَ لَہٗ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو اَنَا سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ذَاکَ وَکَانَ نَبَّاشًا۔

۶۷۰۔ موسیٰ بن اسماعیل' ابو عوانہ' عبدالملک' ربعی بن فراش سے روایت کرتے ہیں' کہ عقبہ بن عمرو (یعنی حضرت ابو مسعود انصاری) نے حذیفہ سے کہا تم ہمیں وہ باتیں کیوں نہیں سناتے جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں' انہوں نے کہا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا 'جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوں گے' پس جسے لوگ آگ سمجھ رہے ہونگے وہ تو (حقیقت میں) ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ پانی سمجھ رہے ہوں گے' وہ جلانے والی آگ ہوگی' جو شخص تم میں سے دجال کو پائے تو اسے اس میں گرنا چاہئے جسے وہ آگ سمجھ رہا ہو' اس لئے کہ وہ حقیقت میں ٹھنڈا اور شیریں پانی ہوگا۔ حذیفہؓ نے کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا' اگلے لوگوں میں سے ایک شخص کے پاس اس کی روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت آیا (چنانچہ جب وہ مر گیا) تو اس سے سوال ہوا کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا' مجھے معلوم نہیں' اس سے کہا گیا (اچھی طرح) سوچ' اس نے کہا اس کے سوا مجھے کوئی معلوم نہیں کہ میں دنیا میں لوگوں کے ہاتھ (قرض) بیچا کرتا' اور ان سے تقاضا کیا کرتا تھا تو میں مالدار کو مہلت دے دیتا تھا اور تنگدست کو معاف کر دیتا تھا تو اللہ نے اسے جنت میں داخل کر لیا' حذیفہ نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کا موت کا وقت قریب آیا اور اسے اپنی زندگی سے مایوسی ہوئی تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی' کہ جب میں مر جاؤں تو بہت لکڑیاں جمع کر کے ان میں آگ لگا دینا (اور مجھے اس میں ڈال دینا) حتی کہ جب آگ میرے گوشت کو ختم کر کے ہڈیوں تک پہنچے اور انہیں جلا کر کوئلہ کر دے تو وہ کوئلے لے کر پیس لینا' پھر جس دن تیز ہوا ہو اس (راکھ) کو دریا میں ڈال دینا اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا' اللہ تعالیٰ نے اس کے (ذرات) کو جمع کر کے (اور حالت جسم پر لا کر) اس سے پوچھا' تو نے ایسا کیوں کیا' اس نے کہا

تیرے خوف سے سو اللہ نے اسے بخش دیا عقبہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حذیفہؓ کو یہ کہتے ہوئے سن رہا تھا کہ وہ شخص کفن چور تھا۔

٦٧١ - حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ وَ یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَآئِشَةَ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَةً عَلٰی وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَاصَنَعُوْا.

۶۷۱۔ بشر بن محمد 'عبداللہ، معمر و یونس 'زہری 'عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسالت مآب ﷺ کو حالت نزع شروع ہوئی تو آپ نے ایک چادر منہ پر ڈال لی' پھر جب بری معلوم ہوتی تو اسے چہرہ مبارک سے ہٹادیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل سے (مسلمانوں کو) بچانا چاہتے تھے۔

٦٧٢ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ خَمْسَ سِنِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَیَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُوْنَا قَالَ اَوْفُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَا الْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

۶۷۲۔ محمد بن بشار 'محمد بن جعفر' شعبہ 'فرات قزاز 'ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے پاس پانچ سال بیٹھا' میں نے ان سے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں انبیاء حکومت کیا کرتے تھے، جب ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا اس کا جانشین ہو جاتا اور میرے بعد تو کوئی نبی نہیں ہوگا' البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہونگے' صحابہ نے عرض کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یکے بعد دیگرے ہر ایک کی بیعت پوری کرنا اور انہیں ان کا (وہ حق جو تم پر ہے) دیتے رہنا، اور اللہ نے انہیں جن پر حکمران بنایا ہے' اس کے بارے میں وہی ان سے باز پرس کرے گا۔

٦٧٣ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْسَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ.

۶۷۳۔ سعید بن ابو مریم 'ابو غسان 'زید بن اسلم 'عطار بن یسار 'ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی (ایسی زبردست) پیروی کرو گے (حتی کہ) ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز پر (یعنی ذرا سا بھی فرق نہ ہوگا) حتی کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گے' ہم نے عرض کیا' یارسول اللہ یہود و نصاریٰ مراد ہیں' آپ نے فرمایا' پھر اور کون مراد ہو سکتا ہے۔

٦٧٤ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قَلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ

۶۷۴۔ عمران بن میسرہ 'عبدالوارث' خالد 'ابو قلابہ 'حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (جماعت کیلئے جمع ہونے کے

رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَکَرُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَ اَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

بارے میں) صحابہ نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کو کہا تو اور لوگوں نے یہود و نصاریٰ کا ذکر کیا' پس حضرت بلال کو حکم ہوا کہ اذان دو دو دفعہ اور اقامت ایک ایک دفعہ کہیں۔

٦٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَانَتْ تَکْرَہُ اَنْ یَّجْعَلَ یَدَہٗ فِیْ خَاصِرَةٍ وَتَقُوْلُ اِنَّ الْیَھُوْدَ تَفْعَلُہٗ تَابَعَہٗ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

٦٧٥۔ محمد بن یوسف' سفیان' اعمش' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کوکھ پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند فرماتی تھیں اور کہتی تھیں کہ یہودی ایسا کرتے ہیں' اس کے متابع حدیث شعبہ نے اعمش سے روایت کی ہے۔

٦٧٦۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَابَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِّصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِّصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ اللّٰہُ ھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِّنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ۔

٦٧٦۔ قتیبہ بن سعید' لیث' نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا گزشتہ امتوں کے زمانہ کے مقابلہ میں زمانہ ایسا ہے' جیسے وہ وقت جو عصر اور مغرب کے درمیان ہے' اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے چند لوگوں کو کام پر لگایا اور اس نے کہا' کون ہے جو ایک قیراط کے بدلہ میں میرا کام دوپہر تک کرے' تو یہود نے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض میں کام کیا' پھر اس نے کہا' کون ہے' جو میرا کام ایک قیراط کے بدلہ میں دوپہر سے نماز عصر تک کرے' تو نصاریٰ نے ایک قیراط کے بدلہ میں دوپہر سے نماز عصر تک کام کیا' پھر اس نے کہا' کون ہے جو میرا کام دو قیراط کے معاوضہ میں نماز عصر سے غروب آفتاب تک کرے' دیکھو تم ہی وہ لوگ ہو' جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط کے بدلہ میں کام کیا' دیکھو تمہیں دگنا اجر ملا' تو یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور عطیہ کم ملا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' کیا میں نے تمہیں تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے' انہوں نے کہا' نہیں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو میرا انعام ہے جسے میں چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

٦٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰہُ

٦٧٧۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو' طاؤس' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی کہ اللہ فلاں (سمرہ بن جندب) کو غارت کرے' کیا اسے

فُلَانًا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا تَابَعَهُ جَابِرٌ وَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچا' اس کے متابع حدیث جابر اور ابوہریرہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ .

۶۷۸۔ ابوعاصم' ضحاک بن مخلد' اوزاعی' حسان بن عطیہ' ابوکبشہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' کہ نبی ﷺ نے فرمایا' میری بات دوسرے لوگوں کو پہنچادو اگرچہ وہ ایک ہی آیت ہو، اور بنی اسرائیل کے واقعات (اگر تم چاہو تو) بیان کرو' اس میں کوئی حرج نہیں اور جس شخص نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَايَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ .

۶۷۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح ابن شہاب' ابوسلمۃ بن عبدالرحمن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ (اپنے بالوں میں مہندی وغیرہ کا) رنگ نہیں دیتے تم (رنگ دے کر) ان کی مخالفت کرو۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَمَانَسِيْنَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّبِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاءَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ .

۶۸۰۔ محمد' حجاج' جریر' حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جندب بن عبداللہ نے اس مسجد میں ہم سے بیان کیا' اور اس وقت سے نہ تو ہم کو بھول ہوئی اور نہ ہمیں یہ خیال آیا کہ جندب نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں پر ایک شخص کے کچھ زخم آگئے' جن کی تکلیف سے بے قرار ہو کر اس نے چھری ہاتھ میں لی، اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا' پھر اس کا خون بند نہ ہوا حتی کہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میرے بندے نے جان دینے میں مجھ سے سبقت کی لہٰذا میں نے جنت اس پر حرام کردی۔

۳۵۱ بَاب حَدِيْث اَبْرَصَ وَاَعْمٰى وَاَقْرَعَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ .

باب ۳۵۱۔ بنی اسرائیل میں ابرص' نابینا اور ایک گنجے کا بیان!

۶۸۱۔حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو

۶۸۱۔ احمد بن اسحٰق' عمرو بن عاصم' ہمام' اسحٰق بن عبداللہ' عبدالرحمن

بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ اَنَّ
اَبَاهُرَیْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
رَجَآءٍ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ اَنَّ
اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً فِیْ
بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی بَدَاَ اللّٰهُ اَنْ
یَّبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَكًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ
اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ
حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ
عَنْهُ فَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ اَیُّ
الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ
شَكَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنَّ الْاَبْرَصَ وَالْاَقْرَعَ قَالَ
اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُفَاُعْطِیَ نَاقَةً
عُشَرَاءَ فَقَالَ یُبَارَكُ لَكَ فِیْهَا وَاَتَی الْاَقْرَعَ
فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ
وَیَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ
فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ
الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَاَعْطَاهُ بَقَرَةً
حَامِلَةً قَالَ یُبَارَكُ لَكَ فِیْهَا وَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ
اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ یَرُدُّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ
فَاُبْصِرَبِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَهٗ
قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاَعْطَاهُ
شَاةً وَالِدَاةً فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَهٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا
وَادٍ مِّنْ اِبِلٍ وَّلِهٰذَا وَادٍ مِّنْ بَقَرٍ وَّلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ
الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ
فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِیْنٌ تَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ
سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ

بن ابو عمرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں '
انہوں نے نبی ﷺ سے سنا (دوسری سند) محمد 'عبداللہ بن رجاء 'ہمام '
اسحق بن عبداللہ 'عبدالرحمن بن ابو عمرہ 'ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی
اسرائیل کے تین آدمی ایک ابرص 'دوسرا نابینا 'تیسرے گنجے کو اللہ
تعالیٰ نے آزمانا چاہا، تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا 'وہ فرشتہ ابرص
کے پاس آکر کہنے لگا کون سی چیز تجھ کو زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا مجھ
کو اچھی رنگت اور خوبصورت چمڑہ مل جائے 'جس سے لوگ مجھ کو
اپنے پاس بیٹھنے دیں اور گھن نہ کریں۔ فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن
پر پھیر دیا تو وہ فوراً اچھا ہو گیا اور خوبصورت رنگت اور اچھی کھال نکل
آئی 'پھر اس سے دریافت کیا 'تجھ کو کونسا مال محبوب ہے؟ اس نے کہا
اونٹ یا گائے (راوی کو اس میں شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے میں سے
ایک نے اونٹ مانگا اور دوسرے نے گائے) لہٰذا ایک گابھن اونٹنی اس کو
عطا کی 'فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ برکت دے 'پھر گنجے کے پاس آیا آکر کہا
کہ تجھ کو کونسی چیز مرغوب ہے؟ اس نے کہا میرے اچھے بال نکل
آئیں اور یہ بلا مجھ سے دور ہو جائے کہ لوگ مجھے سے نفرت کرتے
ہیں 'پھر پوچھا تجھ کو کونسا مال پسند ہے؟ اس نے کہا کہ گائے 'ایک گابھن
گائے اس کو دے دی اور کہا کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت عنایت کرے '
پھر اندھے کے پاس آکر پوچھا 'تجھ کو کیا چیز مطلوب ہے؟ کہا میری
آنکھوں کو درست کر دو کہ تمام لوگوں کو دیکھ سکوں 'فرشتہ نے اس کی
آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔ خدا تعالیٰ نے اسکی نگاہ درست کر دی 'پھر
دریافت کیا 'تجھ کو کیا مال پیارا ہے؟ کہا بکری 'لہٰذا اس کو ایک گابھن
بکری عطا کر دی 'تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے 'تھوڑے دنوں
میں ان کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا 'اس کی گایوں سے اور اس کی
بکریوں سے پھر بحکم خداوندی فرشتہ ابی پہلی صورت میں کوڑھی کے
پاس آیا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں 'میرے سفر کا تمام سامان ختم
ہو گیا ہے آج میرے پہنچنے کا اللہ کے سوا کوئی ذریعہ نہیں 'پھر میں خدا
کے نام پر جس نے تجھے اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت کی 'تجھ سے
ایک اونٹ کا خواستگار ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں 'وہ
بولا یہاں سے آگے بڑھ دور ہو 'مجھے اور بھی بہت سے حقوق ادا

بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْهِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ الْحُقُوْقَ كَثِیْرَةٌ فَقَالَ لَهٗ كَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی مَا كُنْتَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَیْهِ هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی مَا كُنْتَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِیْنٌ وَّابْنُ سَبِیْلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِیْ وَفَقِیْرًا فَقَدْ اَغْنَانِیْ فَخُذْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْكَ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ اَلْاٰیَةَ اَلْكُتُبُ الْمَرْقُوْمُ مَكْتُوْبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَلْهَمْنَا هُمْ صَبْرًا لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا شَطَطًا اِفْرَاطًا اَلْوَصِیْدُ الْفِنَاءُ وَجَمْعُهٗ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَّیُقَالُ الْوَصِیْدُ الْبَابُ الْمُؤْصَدَةُ اَلْمُطْبَقَةُ اٰصَدَالْبَابَ وَاَوْصَدَ بَعَثْنَا هُمْ اَزْكٰی اَكْثَرَ رِیْعًا فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰی اٰذَانِهِمْ فَنَامُوْا رَجْمًا بِالْغَیْبِ لَمْ یَسْتَبِنْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ.

کرنے ہیں' میرے پاس تیرے دینے کی گنجائش نہیں ہے' فرشتہ نے کہا' شاید میں تجھ کو پہچانتا ہوں' کیا تو کوڑھی نہ تھا' کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے؟ کیا تو مفلس نہیں تھا؟ پھر تجھ کو خدا تعالیٰ نے اس قدر مال عنایت فرمایا' اس نے کہا واہ! کیا خوب! یہ مال تو کئی پشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے' فرشتہ نے کہا' اگر تو جھوٹا ہے' تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسے پہلے تھا' پھر فرشتہ گنجے کے پاس اسی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا' فرشتہ نے جواب دیا' اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کرے' جس طرح پہلے تھا پھر اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا میں مسافر ہوں' بے سامان ہو گیا ہوں' آج خدا کے سوا اور تیرے سوا کوئی ذریعہ میرے مکان تک پہنچنے کا نہیں ہے' میں اس کے نام پر جس نے دوبارہ تمہیں بینائی بخشی ہے' تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کاروائی کر کے سفر پورا کروں' اس نے کہا بیشک میں اندھا تھا' اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ کو بینائی عنایت فرمائی' جتنا تیرا دل چاہے لے جا اور جتنا چاہے چھوڑ جا' بخدا میں تجھ کو کسی چیز سے منع نہیں کرتا' فرشتہ نے کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ' مجھ کو کچھ نہ چاہئے' مجھے تو فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی' سو ہو چکی' خدا تعالیٰ تجھ سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض۔

باب: اللہ عزوجل کا قول' کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ اصحاب کہف اور (اصحاب رقیم' رقیم کے معنی لکھا ہوا' ان کے دلوں کو باندھ دیا یعنی ان پر صبر نازل کیا۔ موصدہ کے معنی بند کیا ہوا بولا جاتا ہے اصد الباب واوصدا انکو معبوث کیا یعنی انہیں زندہ کیا شططاً' زیادتی' الوصید صحن' اسکی جمع وصائد اور وصد آتی ہے' کہا جاتا ہے وصیدا لباب' ازکی' عمدہ کھانا' اللہ تعالیٰ نے انکے کانوں پر مہر لگا دی یعنی وہ سو گئے رجماً بالغیب اٹکل پچو' مجاہد کہتے ہیں تقرضھم کے معنی ہیں انہیں چھوڑ دیتا ہے۔

چودھواں پارہ!

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۳۵۲ بَاب حَدِيۡثِ الۡغَارِ۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا اِسۡمَاعِيۡلُ بۡنُ خَلِيۡلٍ اَخۡبَرَنَا عَلِيُّ بۡنُ مُسۡهِرٍ عَنۡ عُبَيۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ عَنۡ نَافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيۡنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنۡ كَانَ قَبۡلَكُمۡ يَمۡشُوۡنَ اِذَا اَصَابَهُمۡ مَطَرٌ فَاَوَوۡا اِلٰى غَارٍ فَانۡطَبَقَ عَلَيۡهِمۡ فَقَالَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ يَاهٰؤُلَآءِ لَايُنۡجِيۡكُمۡ اِلَّا الصِّدۡقُ فَلۡيَدۡعُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ بِمَا يَعۡلَمُ اَنَّهٗ قَدۡ صَدَقَ فِيۡهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِّنۡهُمۡ اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّهٗ كَانَ لِيۡ اَجِيۡرٌ عَمِلَ عَلٰى فَرَقٍ مِّنۡ اَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهٗ وَاَنِّيۡ عَمِدۡتُ اِلٰى ذٰلِكَ الۡفَرَقِ فَزَرَعۡتُهٗ فَصَارَ مِنۡ اَمۡرِهٖ اَنِّيۡ اشۡتَرَيۡتُ مِنۡهُ بَقَرًا وَّاَنَّهٗ اَتَانِيۡ يَطۡلُبُ اَجۡرَهٗ فَقُلۡتُ اعۡمِدۡ اِلٰى تِلۡكَ الۡبَقَرِ فَسُقۡهَا فَقَالَ لِيۡ اِنَّمَالِيۡ عِنۡدَكَ فَرَقٌ مِّنۡ اَرُزٍّ فَقُلۡتُ لَهٗ اعۡمِدۡ اِلٰى تِلۡكَ الۡبَقَرِ فَاِنَّهَا مِنۡ ذٰلِكَ الۡفَرَقِ فَسَاقَهَا فَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنِّيۡ فَعَلۡتُ ذٰلِكَ مِنۡ خَشۡيَتِكَ فَفَرِّجۡ عَنَّا فَانۡسَاخَتۡ عَنۡهُمُ الصَّخۡرَةُ فَقَالَ الۡاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّهٗ كَانَ لِيۡ اَبَوَانِ شَيۡخَانِ كَبِيۡرَانِ فَكُنۡتُ اٰتِيۡهِمَا كُلَّ لَيۡلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِّيۡ فَاَبۡطَاۡتُ عَلَيۡهِمَا لَيۡلَةً فَجِئۡتُ وَقَدۡ رَقَدَا وَاَهۡلِيۡ وَعِيَالِيۡ يَتَضَاغَوۡنَ مِنَ الۡجُوۡعِ فَكُنۡتُ لَا اَسۡقِيۡهِمۡ حَتّٰى يَشۡرَبَ اَبَوَايَ فَكَرِهۡتُ اَنۡ اُوۡقِظَهُمَا وَكَرِهۡتُ اَنۡ اَدَعَهُمَا فَيَسۡتَكِنَّا لِشَرۡبَتِهِمَا فَلَمۡ اَزَلۡ اَنۡتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الۡفَجۡرُ فَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنِّيۡ فَعَلۡتُ

چودہواں پارہ!

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

باب ۳۵۲۔ غار والوں کا قصہ۔

۶۸۲۔ اسمٰعیل، علی بن سہر، عبید اللہ، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے جا رہے تھے، یکایک ان پر بارش ہونے لگی، تو وہ سب ایک غار میں پناہ گیر ہوئے اور اس غار کا منہ ان پر بند ہو گیا، پس ایک نے دوسرے سے کہا، صاحبو! بخدا بجز سچائی کے کوئی چیز تم کو نجات نہ دے گی، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اس چیز کے وسیلہ سے دعا مانگے، جس کی نسبت وہ جانتا ہو کہ اس نے اس عمل میں سچائی کی ہے، اتنے میں ایک نے کہا اے خدا! تو خوب جانتا ہے کہ میرا ایک مزدور تھا، جس نے فرق چاول کے بدلے میرا کام کر دیا تھا وہ چلا گیا اور مزدوری چھوڑ گیا تھا، میں نے اس فرق کو لے کر زراعت کی پھر اس کی پیداوار سے ایک گائے خرید لی (چند دن کے بعد) وہ مزدور میرے پاس اپنی مزدوری لینے آیا، میں نے اس سے کہا، کہ اس گائے کو ہانک لے جا، اس نے کہا (مذاق نہ کرو) میرا تو تمہارے ذمہ صرف ایک فرق چاول تھا (یہ گائے کیسی) میں نے کہا، اس گائے کو ہانک لے جا، کیونکہ یہ گائے اس فرق چاول کی پیداوار ہے، میں نے خریدی ہے، بس وہ اس کو ہانک لے گیا، اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیرے خوف سے کیا ہے، تو اب ہم سے (اس پتھر کو) ہٹا دے، چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا، پھر دوسرے نے (خلوص کے ساتھ) دعا کی کہ اے خدا! تو خوب جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بہت سن رسیدہ تھے، میں روزانہ رات کو ان کے لئے اپنی بکریوں کا دودھ لے جاتا تھا، ایک رات اتفاق سے ان کے پاس اتنی دیر سے پہنچا کہ وہ سو چکے تھے۔ اور میرے بال بچے بھوک کی وجہ سے بلبلا رہے تھے۔ (مگر) میں اپنے تڑپتے ہوئے بال بچوں کو ماں باپ سے پہلے اس لئے دودھ نہ پلاتا تھا کہ وہ سو رہے تھے، اور ان کو جگانا مناسب نہیں سمجھا اور نہ ان کو چھوڑنا گوارا ہوا کہ وہ اس (دودھ) کے نہ پینے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں،

ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاخَتْ، عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوْا اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَ لِیَ ابْنَةُ عَمٍّ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاَنِّیْ رَاوَدْتُّهَا عَنْ نَّفْسِهَا فَاَبَتْ اِلَّا اَنْ اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ فَاَتَيْتُهَابِهَا فَدَ فَعْتُهَا اِلَيْهَا فَاَمْكَنَتْنِیْ مِنْ نَّفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتْ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوْا.

لہذا میں رات بھر برابر انتظار کرتا رہا' یہاں تک کہ سویرا ہو گیا' اے خدا! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیرے خوف سے کیا ہے۔ تو اب ہم سے اس پتھر کو ہٹادے' چنانچہ وہ پتھر ان پر سے (تھوڑا سا) اور ہٹ گیا اور اتنا ہٹ گیا کہ انہوں نے آسمان کو دیکھا' اس کے بعد تیسرے نے دعا کی' اے خدا! تو خوب جانتا ہے کہ میرے چچا کی بیٹی تھی' جو مجھ کو سب آدمیوں سے زیادہ محبوب تھی' میں نے اس سے ہم بستر ہونے کی خواہش کی' مگر وہ بغیر سو اشرفیاں لینے کے رضامند نہ ہوئی اس لئے میں نے مطلوبہ اشرفیاں حاصل کرنے کیلئے دوڑ دھوپ کی' جب وہ مجھے مل گئیں تو میں نے وہ اشرفیاں اس کو دے دیں اور اس نے مجھے اپنے اوپر قابو دے دیا' جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے بیچ میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا' اللہ سے خوف کر اور (مروجہ قانونی اختیارات حاصل کئے بغیر) مہر بکارت کو ناحق نہ توڑ پس میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہ سو اشرفیاں بھی چھوڑ دیں' اے خدا! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے تجھ سے ڈر کر یہ کام چھوڑ دیا تو اب (اس پتھر کو) ہم سے ہٹادے چنانچہ خدا تعالیٰ نے وہ پتھر پوری طرح ان پر سے ہٹادیا اور وہ (تینوں) باہر نکل آئے۔

٣٥٣ بَاب۔

٦٨٣ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهِ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا امْرَاَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا اِذْمَرَّبِهَا رَاكِبٌ وَّهِیَ تُرْضِعُهٗ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَاتُمِتْ ابْنِیْ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِیْ مِثْلَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فِی الثَّدْیِ وَمُرَّ بِامْرَاَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ ابْنِیْ مِثْلَهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَهَا فَقَالَ اَمَّا الرَّاكِبُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَاَمَّا الْمَرْاَةُ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ لَهَا تَزْنِیْ وَتَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ تَسْرِقُ وَتَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ .

باب ۳۵۳۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

۶۸۳۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' عبدالرحمن' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلارہی تھی۔ اتفاقاً اس طرف سے ایک سوار گزرا اور وہ اپنے بچہ کو دودھ پلارہی تھی' تو اس نے کہا اے خدا! میرے بیٹے کو مرنے سے پہلے اس سوار کی طرح کردے۔ اس بچہ نے کہا اے خدا! مجھے اس طرح نہ کرنا' اس کے بعد وہ پھر پستان کی طرف جھک پڑا' پھر کچھ دیر بعد ادھر سے ایک عورت کو کچھ لوگ کھینچتے ہوئے لے جارہے تھے اور کچھ لوگ اس پر ہنس رہے تھے۔ بچہ کی ماں نے کہا اے خدا میرے بیٹے کو اس عورت کی مثل نہ کرنا۔ بچہ نے کہا اے خدا! مجھے اس جیسا کردے۔ اور اس نے (اپنے اس کہنے کی وجہ یہ) بیان کی کہ یہ سوار تو کافر ہے' لیکن یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اسکی نسبت کہتے ہیں کہ زنا کرتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ میری حمایت کیلئے کافی ہے اور لوگ اس کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ چوری کرتی

ہے اور وہ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری حمایت کیلئے کافی ہے۔

٦٨٤ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْرَاَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَلَهَا بِهٖ.

٦٨٤۔ سعید بن تلید' ابن وہب' جریر' ایوب' ابن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ایک کتا ایک کنویں کے گرد گھوم رہا تھا' معلوم ہوتا تھا کہ پیاس سے مر جائے گا اتفاق سے کسی بدکار اسرائیلی عورت نے اس کتے کو دیکھ لیا اور اس زانیہ نے اپنا جوتا اتار کر کنویں سے پانی نکال کر اس کُتے کو پانی پلا دیا جس سے خدا تعالیٰ نے اس کو اسی بات پر بخش دیا۔

٦٨٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ وَّكَانَتْ فِىْ يَدَىْ حَرَسِىٍّ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذَا وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَآؤُهُمْ .

٦٨٥۔ عبداللہ' مالک' ابن شہاب' حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو جس سال انہوں نے حج کیا ممبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا اور آپ نے بالوں کا ایک لچھا ایک پاسبان کے ہاتھ میں سے لے کر فرمایا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس (مصنوعی) بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ جھوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوگئے۔ جب ان کی عورتوں نے اس کو بنایا۔

٦٨٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ فِىْ اُمَّتِىْ هٰذِهٖ مِنْهُمْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

٦٨٦۔ عبدالعزیز' ابراہیم' سعد' ابی سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسالت مآب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے کی امتوں میں کچھ لوگ محدث(۱) ہوتے تھے (یعنی حق تعالیٰ کی ہم کلامی ان کو حاصل ہوتی تھی) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہے تو یقیناً وہ عمر بن خطاب ہے۔

٦٨٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ النَّاجِىِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِىْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ هَلْ

٦٨٧۔ محمد بن بشار' محمد بن ابی عدی' شعبہ' قتادہ' ابوصدیق' ابوسعید نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کر دیا تھا۔ پھر اس کی بابت مسئلہ دریافت کرنے کو نکلا' پہلے ایک درویش کے پاس آیا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا (میری) توبہ قبول ہے؟ درویش نے کہا نہیں' اس نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا' اس کے

(۱) محدث ان حضرات کو کہتے ہیں جن کی زبان پر بغیر وحی اور نبوت کے سچی اور حق بات جاری ہو جاتی ہے، یہ مرتبہ اولیاء وصدیقین کا ہے، حضرت عمرؓ کی زندگی میں اس طرح کے متعدد واقعات ملتے ہیں۔

مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَادْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ اَنْ تَقَرَّبِىْ وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ اَنْ تَبَاعَدِىْ وَقَالَ قِيْسُوْا مَابَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَلَهُ.

بعد پھر وہ یہ مسئلہ پوچھنے کی جستجو میں لگا رہا۔ کسی نے کہا فلاں بستی میں ایک عالم ہے ان کے پاس جا کر پوچھ لو' (چنانچہ وہ چل پڑا' لیکن راستہ ہی میں) اس کو موت آگئی (مرتے وقت اس نے اپنا سینہ) اس بستی کی طرف بڑھا دیا (جہاں جا کر وہ مسئلہ دریافت کرنا چاہتا تھا) رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں اس کے بارہ میں باہم تکرار ہوئی (رحمت کے فرشتے کہتے کہ اس کی روح کو ہم لے جائیں گے' کیونکہ یہ توبہ کا پختہ ارادہ رکھتا تھا' عذاب کے فرشتے کہتے کہ اس کی روح کو ہم لے جائیں گے' کیونکہ یہ سخت گناہ گار تھا اسی اثناء) میں خدا نے اس بستی کو (جہاں جا کر وہ توبہ کرنا چاہتا تھا) یہ حکم دیا کہ اے بستی (اس سے) نزدیک ہو جا اور اس بستی کو (جہاں اس نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا) یہ حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور (فرشتوں کو حکم دیا کہ) دونوں بستیوں کی مسافت ناپو (دیکھو یہ مردہ کس بستی کے قریب ہے، چنانچہ) وہ مردہ اس بستی سے (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) بالشت بھر نزدیک تھی' خدا نے اسے بخش دیا۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تُكَلِّمُ فَقَالَ فَاِنِّىْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِىْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَاَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّىْ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَارَاعِىَ لَهَا غَيْرِىْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَاِنِّىْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ

۶۸۸۔ علی' سفیان' ابو زناد' اعرج' ابو سلمہ' حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز فجر پڑھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا کہ ایک شخص بیل ہانک رہا تھا' ہانکتے ہانکتے اس پر سوار ہو کر اس کو مارنے لگا' بیل نے کہا کہ ہم سواری کیلئے پیدا نہیں کئے گئے' ہم کو تو کھیتی کیلئے پیدا کیا گیا ہے' لوگوں نے کہا' سبحان اللہ! بیل بول رہا ہے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں اور ابو بکرؓ و عمرؓ اس واقعہ پر ایمان لاتے ہیں' حالانکہ ابو بکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے (لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر پورا اعتماد رکھنے کی وجہ سے ان کی طرف سے شہادت دی) ایک مرتبہ ایک شخص کی بکریوں پر ایک بھیڑیے نے جست لگائی' اور ایک بکری اٹھا لے گیا' رکھوالے نے (بھیڑیے کا) پیچھا کر کے بکری چھڑا لی' تو اس بھیڑیے نے کہا' اس بکری کو تو نے مجھ سے چھڑا لیا' لیکن درندہ والے دن (۱) بکری کا محافظ کون ہو گا؟ جس روز میرے سوا اس کا چرواہا نہ ہو گا' لوگوں نے (تعجب سے) کہا سبحان اللہ! بھیڑیا بھی باتیں کرتا

(۱) اس سے مراد قرب قیامت کا زمانہ، کہ ہر طرف سے درندوں کی یورش ہو گی ذالوحوش حشرت یعنی وحشی جانور (مارے گھبراہٹ کے) سب کے سب جمع ہو جائیں گے

وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

ہے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا' مگر میں اور ابو بکر و عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں' حالانکہ یہ دونوں حضرات اس وقت وہاں موجود نہ تھے نیز ایک دوسری سند کے ذریعہ حضرت ابوہریرہ نے رسالت مآب ﷺ سے اسی طرح کی ایک اور حدیث روایت کی ہے۔

٦٨٩ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَّهُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ اَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُلِي جَارِيَةٌ قَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا.

٦٨٩ـ اسحق' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگلے زمانہ میں ایک شخص نے کسی آدمی سے کچھ زمین خریدی اور اس خریدی ہوئی زمین میں خریدار نے سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا' پھر بائع زمین سے کہا کہ تم اپنا سونا مجھ سے لے لو' کیونکہ میں نے تجھ سے صرف زمین خریدی تھی سونا مول نہیں لیا تھا' بائع نے کہا کہ میں نے تو زمین اور جو کچھ اس زمین میں تھا' سب فروخت کر دیا تھا پھر ان دونوں نے کسی شخص کو پنچ بنایا' اس پنچ نے مقدمہ کی روئیداد سن کر دریافت کیا کہ کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرے ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے' پنچ نے کہا اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ کر دو اور اس روپیہ کو ان کے کار خیر میں صرف کرو۔

٦٩٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْسٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي اِسْرَآئِيلَ اَوْعَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِّنْهُ.

٦٩٠ـ عبدالعزیز' مالک' محمد بن منکدر' ابو نضر' عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام' عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت اسامہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے' طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر آیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے' نازل کیا گیا تھا جب تم سنو کہ کسی مقام پر طاعون ہے' تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھیل جائے' جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ نہ جاؤ' ابوالنضر فرماتے ہیں' اس کا مطلب یہ ہے کہ خاص بھاگنے کی نیت سے (دوسری جگہ) نہ جاؤ' اگر کوئی دوسری ضرورت پیش آ جائے' تو وہاں سے دوسری جگہ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

٦٩١ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

٦٩١ـ موسیٰ' داؤد' عبداللہ' یحییٰ بن یعمر' حضرت عائشہ نبی کریم ﷺ

دَاوٗدُ ابْنُ اَبِی الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ عَذَابٌ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَیْسَ مِنْ اَحَدٍ یَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَیَمْكُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَایُصِیْبُهٗ اِلَّا مَاكَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِشَهِیْدٍ .

سے بیان کرتی ہیں، کہ انھوں نے کہا میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے طاعون کی حقیقت دریافت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا' طاعون ایک عذاب ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل فرماتا ہے' اور خدا تعالیٰ اس کو مومنوں کے لئے رحمت قرار دیتا ہے' اور جس جگہ طاعون ہو اور وہاں کوئی خدا کا مومن بندہ ٹھہرا رہے (یعنی آبادی اور شہر کو چھوڑ کر نہ بھاگ جائے) اور صابر اور خدا تعالیٰ سے ثواب کا طالب رہے' اور یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی' مگر صرف وہی جو خدا تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کر دی ہے' تو اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔

٦٩٢ ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَیْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِیَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا وَمَنْ یُّكَلِّمُ فِیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَنْ یَّجْتَرِیُ عَلَیْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِیْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا.

٦٩٢۔ قتیبہ' لیث' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ (امرائے) قریش ایک مخزومی عورت کے معاملہ میں بہت ہی فکر مند تھے' جس نے چوری کی تھی۔ (اور آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا تھا) وہ لوگ کہنے لگے کہ اس سارقہ کے واقعہ کے متعلق کون شخص رسول اللہ ﷺ سے بات چیت کرے' بعض لوگوں نے کہا' اسامہ بن زید جو رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں اگر کچھ کہہ سکتے ہیں تو وہی کہہ سکتے ہیں' ان لوگوں نے مشورہ کر کے اسامہ بن زید کو اس بات پر مجبور کیا چنانچہ اسامہ نے جرات کر کے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا' جس پر آپ ﷺ نے اپنے چہیتے اسامہ سے کہا کہ تم خدا کی قائم کردہ سزاؤں میں سے ایک حد کے قیام کے سفارشی ہو' یہ کہہ کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ فرمایا کہ تم سے پہلی امتیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ ان میں جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور سزا نہ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کو سزا دیتے' قسم ہے خدا کی! اگر فاطمہؓ' محمد ﷺ کی بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں۔

٦٩٣ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ الْهَلَالِیَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَاَ اٰیَةً وَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِیَّ

٦٩٣۔ آدم' شعبہ' عبدالملک' نزال بن سبرۃ الہلالی' حضرت ابن مسعودؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو نبی کریم ﷺ کی قرات کے خلاف ایک آیت پڑھتے سنی تو میں اس شخص کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا اور میں نے آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو میں نے آپؐ کے چہرہ انور پر ناگواری کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ وَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَّلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا.

اثر محسوس کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں صحیح پڑھتے ہو۔ اختلاف نہ کرو' جو لوگ تم سے پہلے تھے۔ انہوں نے اختلاف کیا تھا' اسی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے۔

٦٩٤۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِيْقٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَحْكِیْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ .

۶۹۴۔ عمر بن حفص' اعمش' شقیق نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے' اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں جو انبیاء سابقین کے ایک نبی کی کیفیت بیان فرما رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو مارا اور خون آلود کر دیا' وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے جاتے اے خدا' میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ میری قدر و منزلت سے واقف نہیں ہیں۔

٦٩٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيْهِ لَمَّا حُضِرَ اَیَّ اَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوْا خَيْرَ اَبٍ قَالَ فَاِنِّیْ لَمْ اَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاِذَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِیْ يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَاحَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهٖ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ.

۶۹۵۔ ابو ولید' ابو عوانہ' عقبہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی' ایک شخص تم سے پہلے تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال عطا کیا تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے دریافت کیا' میں تمہارا کس قسم کا باپ تھا' انہوں نے کہا تو (ہمارا) اچھا باپ تھا' پھر اس نے کہا (تو اچھا میری وصیت پر عمل کرنا) میں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہے تو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور جلا کر پیس ڈالنا اس کے بعد مجھے تیز ہوا چلنے والے دن دریا میں ڈال دینا' چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے موافق اسی طرح کیا۔ خدائے بزرگ و برتر نے اس کے ذرات کو جمع کر کے دریافت کیا کہ تجھے اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا اس نے عرض کیا' تیرے خوف نے' پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت میں لے لیا۔

٦٩٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِّبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ اَلَا تُحَدِّثُنَا مَاسَمِعْتَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا اَيِسَ مِنَ الْحَيٰوةِ اَوْصٰى اَهْلَهٗ اِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا كَثِيْرًا ثُمَّ اَوْقِدُوْا نَارًا حَتّٰى اِذَا اَكَلَتْ لَحْمِیْ وَخَلَصَتْ اِلٰى عَظْمِیْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا فَذَرُّوْنِیْ فِی الْيَمِّ فِیْ يَوْمٍ حَارٍ اَوْرَاحٍ فَجَمَعَهٗ

۶۹۶۔ مسدد' ابو عوانہ' عبدالملک' ربعی بن حراش سے بیان کرتے ہیں کہ عقبہ نے حضرت حذیفہ سے کہا آپ ہم سے وہ باتیں کیوں نہیں کرتے جو رسول اللہ ﷺ سے آپ نے سنی ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو موت آئی جب اس کو زندگی کی کچھ امید نہ رہی تو اس نے اپنے گھر والوں سے وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے واسطے بہت سی لکڑیاں جمع کر کے آگ روشن کرنا اور اس کے اندر مجھے ڈال دینا یہاں تک کہ جب آگ میرے گوشت کو کھا لے اور میری ہڈیوں تک پہنچ جائے تو تم ان ہڈیوں کو لے کر پیس ڈالنا پھر مجھے (یعنی میری پسی ہوئی ہڈیوں

اللّٰهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَلَهٗ قَالَ عَقَبَةُ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ .

کو) کسی گرم یا (یہ کہا) کسی تیز ہوا چلنے والے دن دریا میں ڈال دینا (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو جمع کر کے فرمایا کہ تو نے (ایسا) کیوں کیا؟) اس نے عرض کیا' تیرے خوف سے 'پس خدا تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

٦٩٧ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِىْ يَوْمٍ رَاحٍ .

۶۹۷۔ موسیٰ ابو عوانہ 'عبدالملک 'ابن شہاب سے روایت ہے کہ اس شخص (مذکورہ بالا) نے کہا' تیز ہوا چلنے والے دن میں (میری پسی ہوئی ہڈیوں کو دریا میں ڈال دینا)۔

٦٩٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْعَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتَجَاوَزَعَنَّا قَالَ فَلَقِىَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَعَنْهُ .

۶۹۸۔ عبدالعزیز 'ابراہیم 'ابن شہاب 'عبیداللہ 'حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دے دیا کرتا تھا اور اپنے غلام سے کہہ دیا کرتا تھا کہ جب تو (تقاضا کیلئے) کسی تنگ دست کے پاس جائے' تو اس سے درگزر کرنا شائد اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ (مرنے کے بعد) خدا تعالیٰ سے ملا' تو خدا نے اس سے درگزر فرمایا۔

٦٩٩ ـ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِىْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِىْ فِى الرِّيْحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَىَّ رَبِّىْ لَيُعَذِّبَنِّىْ عَذَابًا مَّا عَذَّبَهٗ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِىْ مَافِيْكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَاِذَا هُوَ قَآئِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَارَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهٗ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَخَافَتُكَ يَارَبِّ .

۶۹۹۔ عبداللہ 'ہشام 'معمر 'زہری حمید 'ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا کر پیس ڈالنا اس کے بعد مجھے (یعنی میری راکھ) ہوا میں اڑا دینا کیوں کہ خدا کی قسم! اگر خدا تعالیٰ مجھ پر قابو پالے گا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے کسی کو نہ دیا ہو گا' چنانچہ وہ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ (اس کی وصیت کے موافق) ایسا ہی کیا گیا' پس خدا تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس شخص کے جس قدر ذرات تجھ میں ہیں جمع کر' زمین نے جمع کر دیئے' یکدم وہ شخص صحیح سالم کھڑا ہو گیا' خدا تعالیٰ نے فرمایا تجھے اس (حرکت) پر جو تو نے کی کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اس نے عرض کیا' پروردگار تیرے خوف نے' پس خدا تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

٧٠٠ ـ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ

۷۰۰۔ عبداللہ' جویریہ 'نافع 'حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت پر ایک بلی کی وجہ سے عذاب کیا گیا' اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا (اور کھانا پانی نہ دیتی تھی) یہاں تک کہ وہ مر گئی' پس اسی وجہ سے وہ

هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِی النَّارِ لَاهِیَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ.

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ زُهَیْرٍ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَافْعَلْ مَاشِئْتَ .

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِیَّ بْنَ حِرَاشٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ.

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّاِزَارَهٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ.

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْدَكُلِّ اُمَّةٍ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَا مِنْ م بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ فَغَدًا لِلْیَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰی عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمٌ یَّغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ.

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو

عورت دوزخ میں گئی' نہ اس نے بلی کو کھلایا اور نہ ہی اس کو پانی دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ حشرات الارض (یعنی چوہے' چڑیاں وغیرہ) کھا لے۔

۷۰۱۔ احمد' زہیر' منصور' ربعی بن حراش' حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے جن کو عقبہ کے نام سے یاد کرتے ہیں' بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کلمات نبوت (۱) میں سے جو لوگوں نے پایا ہے' یہ جملہ بھی ہے اذا لم تستحی فاصنع ماشئت۔ یعنی جب تم کو حیا نہ رہے' تو جو چاہے کر ڈال۔

۷۰۲۔ آدم' شعبہ' منصور سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے ربعی بن حراش کو ابو مسعود سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اگلی) نبوت کے کلمات میں سے جو لوگوں نے پایا ہے' یہ جملہ بھی ہے' کہ جب تجھ میں حیا نہ رہے' تو جو چاہے کر ڈال۔

۷۰۳۔ بشر' عبیداللہ' یونس' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی ازار تکبر سے لٹکائے ہوئے جا رہا تھا کہ زمین میں دھنس گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا' عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۷۰۴۔ موسیٰ' وہیب' ابن طاؤس' طاؤس' حضرت ابوہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم (ظہور کے اعتبار سے سب سے) پچھلے ہیں' لیکن قیامت کے روز (مرتبہ میں) سب سے سبقت لے جانے والے ہیں' بجز اس کے کوئی بات نہیں کہ اور امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ہمیں اس کے بعد دی گئی پھر یہ دن جمعہ کا) وہ دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا' اس سے کل والا دن (یعنی سنیچر) یہود کیلئے مقرر ہوا اور پرسوں والا دن (یعنی اتوار) نصاریٰ! کیلئے ہر مسلمان پر سات دنوں میں ایک دن مقرر کیا گیا ہے' جس میں وہ اپنا سر اور بدن دھو لے۔

۷۰۵۔ آدم' شعبہ' عمرو بیان کرتے ہیں کہ سعید بن مسیب کہتے ہیں

(۱) یعنی وہ بات جس پر تمام انبیاء متفق رہے ہیں۔

بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ الْمَدِيْنَةَ اٰخِرَقَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ فَقَالَ: مَاكُنْتُ اَرٰى اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَيَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعْرِ، تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ آئے تو ہمارے سامنے خطبہ پڑھااور ایک مصنوعی بالوں کا گچھا نکالا اور یہ کہا میں نہ سمجھتا تھا کہ بجز یہود کے کوئی ایسا کرتا ہوگا اور یقیناً رسالت مآب ﷺ نے اس کا نام زور رکھا ہے' یعنی بالوں میں جوڑ ملانے کو زور (جھوٹ) فرمایا ہے' غندر نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٣٥٤ بَاب الْمَنَاقِبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْآ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ وَقَوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآئَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ' اَلشُّعُوْبُ: اَلنَّسَبُ الْبَعِيْدُ وَالْقَبَائِلُ دُوْنَ ذٰلِكَ.

باب ۳۵۴۔ بزرگی اور فخر کی باتوں کے بیان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ[1] یاایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور اس کا ارشاد ہے واتقو اللہ الذی تساء لون بہ والا رحام ان اللہ کان علیکم رقیبا اور جاہلیت کے دعووں سے کیا چیز منع ہے' شعوب کے معنی دور کا نسب ہیں اور قبائل کے معنی اس سے نزدیک کا نسب ہیں۔

٧٠٦۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدِ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ قَالَ الشُّعُوْبُ الْقَبَآئِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَآئِلُ الْبُطُوْنُ.

۷۰۶۔ خالد' ابو بکر' ابوحصین' سعید سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا کی تفسیر میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا' شعوب کے معنی بڑے قبیلوں کے اور قبائل کے معنی (چھوٹے چھوٹے) بطن کے ہیں۔

٧٠٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ.

۷۰۷۔ محمد' یحیٰ' عبیداللہ' سعید' ابوسعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ! سب سے زیادہ بزرگ کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو' صحابہ نے عرض کیا ہم یہ دریافت نہیں کرتے' فرمایا تو یوسف اللہ کے نبی (سب سے زیادہ بزرگ ہیں)

٧٠٨۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۷۰۸۔ قیس' عبدالواحد' کلیب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے زینب

---

[1] اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قبائل اور مختلف خاندان بنایا، تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو، اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرٍ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرٍ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

بنت ابی سلمہ ربیبہ رسالت مآب ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے ان سے دریافت کیا تھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ مضر کے قبیلہ میں سے تھے' یا کسی اور قبیلہ میں سے ؟ انہوں نے کہا ہاں ! قبیلہ مضر میں سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَظُنُّهَا زَيْنَبُ قَالَتْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرٍ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرٍ كَانَ مِنْ وُلْدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

۷۰۹۔ موسیٰ ' عبدالواحد ' کلیب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی ربیبہ نے کہا اور میرا خیال ہے کہ انکا نام زینب تھا وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دباء حنتم نقیر اور مزفت (۱) کے استعمال سے منع فرمایا ہے اور میں نے ان سے پوچھا کہ مجھے یہ بتلائیے کہ نبی کریم ﷺ مضر (قبیلہ) میں سے تھے (یا کسی اور قبیلہ سے) انہوں نے جواب دیا کہ آپ مضر ہی (کے قبیلہ) میں سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

۷۱۰۔ اسحٰق ' جریر ' عمارہ ' ابوزرعہ ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم آدمیوں کو کان کی مانند (مختلف الطبائع) پاؤ گے ' ان میں سے جو جاہلیت کے زمانہ میں اچھے تھے۔ وہ اسلام (کے زمانہ) میں بھی اچھے ہیں ' بشرطیکہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور تم سب سے زیادہ اچھا اسلام میں اس کو پاؤ گے ' جو سب سے زیادہ اس کا دشمن تھا اور تم سب سے برا اسی دوزخی (منافق) کو پاؤ گے ' جو ان لوگوں کے پاس ایک منہ سے آتا ہو اور ان کے پاس دوسرے منہ سے جاتا ہو۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ

۷۱۱۔ قتیبہ ' مغیرہ ' ابوزناد ' اعرج ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ' اس کام میں لوگ قریش کے تابع ہیں ' ان کا مسلمان ان کے مسلمان کے تابع ہے اور ان کا کافر ان کے کافر کے تابع ہے ' اور لوگ کانوں کی مانند مختلف طبائع کے ہیں ان میں سے جو جاہلیت کے زمانہ میں بہتر تھے وہ اسلام کے زمانہ میں بھی بہتر ہیں ' بشرطیکہ وہ دین کا علم حاصل کرلیں ' تم سب سے اچھا اس شخص کو پاؤ گے ' جو اسلام کا سب سے بڑا دشمن

(۱) یہ چاروں شراب کے برتن تھے جن میں اہل عرب شراب بنایا اور پیا کرتے تھے، انکی وضع کچھ ایسی تھی کہ شراب ان میں جلد تیار ہو جایا کرتی تھی، جب شراب کی ممانعت نازل ہوئی تو احتیاطاً ان برتنوں کے استعمال سے بھی کچھ عرصہ کیلئے روک دیا گیا۔

اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّانِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ .

تھا(۱)اور پھر اسلام میں داخل ہو گیا۔

۳۵۵ بَاب۔

باب ۳۵۵۔ اس باب میں کوئی سرخی نہیں ہے۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا وَلَهٗ فِيهِ قَرَابَةٌ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا قَرَابَةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ.

۷۱۲۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، عبدالملک، طاؤس بیان کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الاالمودة فی القربی کی تفسیر میں منقول ہے، وہ فرماتے تھے کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے، کہ قربیٰ سے محمد ﷺ کی قرابت مراد ہے، انہوں نے بیان کیا کہ قریش میں کوئی بطن ایسا نہ تھا جس سے رسول اللہ ﷺ کی قرابت نہ ہو، اسی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ میرے اور اپنے درمیان میں قرابت کا لحاظ رکھو۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

۷۱۳۔ علی، سفیان، اسمٰعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اسی طرف یعنی مشرق کی طرف سے فتنے اٹھیں گے، ظلم اور سنگدلی شتر بانوں میں ہے، یعنی اونی خیموں والوں کے ہاں اونٹ اور گائے کی دموں کے پاس، یعنی ربیعہ اور مضر کے قبیلہ میں ہے۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَقُوْلُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ سُمِّيَتِ الْيَمَنُ لِاَنَّهَا عَنْ يَمِيْنِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامَ لِاَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ الْمَشْاَمَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرٰى الشُّؤْمِيُّ وَالْجَانِبُ الْاَيْسَرُ: الْاَشَامُ.

۷۱۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ فخر و تکبر شتر بانوں یعنی اونی خیموں میں رہنے والوں میں ہے اور سکون بکری والوں میں ہے ایمان یمانی ہے اور حکمت بھی یمانی، یمن کا نام اس وجہ سے یمن رکھا گیا کہ وہ کعبہ مکرمہ سے داہنی جانب ہے اور شام کا نام اس وجہ سے شام رکھا گیا کہ وہ کعبہ مکرمہ سے بائیں جانب ہے، مشامہ (جس سے شام ماخوذ ہے) بائیں جانب کو کہتے ہیں اور بائیں ہاتھ کو الید الشومی کہتے ہیں اور بائیں جانب کو الأشام کہا جاتا ہے۔

۳۵۶ بَاب مَنَاقِبُ قُرَيْشٍ.

باب ۳۵۶۔ قریش کی خوبیوں کا بیان۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

۷۱۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی اور اس

(۱) یعنی جو شخص کفر کی حالت میں اسلام کا سخت مخالف ہوتا ہے، وہی اسلام لانے کے بعد اسلام کا دوست بن جاتا ہے۔

يُحَدِّثُ اَنَّهٗ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهٗ فِيْ وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وابْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَاَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ اَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُولٰٓئِكَ جُهَّالُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَالْاَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ اَهْلَهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَايُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ.

وقت محمد بن جبیر قریش کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت معاویہ کے پاس تھے) کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ قحطان (کے قبیلہ) میں سے کوئی بادشاہ ہوگا کہ حضرت معاویہ غضبناک ہو کر کھڑے ہوگئے' پھر خداتعالیٰ کی تعریف کی جیسی کہ اس کے لائق ہے' اس کے بعد فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے' کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں' جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں' یہی لوگ تمہارے جہاں ہیں خبردار! تم گمراہ کن خیال پیدا نہ کرو' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' آپ ﷺ فرماتے تھے کہ خلافت قریش میں رہے گی' جب تک وہ دین کو درست رکھیں گے' جو شخص بھی ان سے دشمنی کرے گا' خداتعالیٰ اس کو اوندھے منہ گرادے گا۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَّابَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ .

۷۱۶۔ ابوولید' عاصم محمد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' جب تک قریش میں دو آدمی بھی دیندار باقی رہیں گے' اس وقت تک یہ امر یعنی خلافت بھی قریش میں رہے گی۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ بَنِيْ الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِّنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ وَبَنُوالْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ اُنَاسٍ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ اِلٰى عَآئِشَةَ وَكَانَتْ اَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۷۱۷۔ یحییٰ' لیث' عقیل' ابن شہاب' ابن مسیب' حضرت جبیر بن معظمؓ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اور عثمان بن عفان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' پھر حضرت عثمان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ﷺ نے بنی مطلب کو مال عطا کیا اور ہمیں نہ دیا۔ حالانکہ آپ ﷺ کے نزدیک ہم اور وہ ایک درجہ میں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صرف بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں اور لیث بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوالاسود یعنی محمد نے عروہ بن زبیر سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن زبیر (قبیلہ) زہرہ کے چند آدمیوں کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت عائشہ ان لوگوں کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش آتی تھیں' اس لئے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے قرابت دار تھے۔

۷۱۸۔حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ

۷۱۸۔ ابونعیم' سفیان' سعد (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم' اپنے والد سے' عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَّوْلًی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

قریش 'انصار اور قبائل جہینہ 'مزینہ 'اسلم 'اشجع 'وغفار کا بجز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کوئی دوست نہیں ہے۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ اَحَبَّ الْبَشَرِ اِلٰی عَآئِشَةَ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَکَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَکَانَتْ لَاتُمْسِكُ شَیْئًا مِّمَّا جَآءَ هَا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ اِلَّا تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ یَنْبَغِیْ اَنْ یُؤْخَذَ عَلٰی یَدَیْهَا فَقَالَتْ اَیُؤْخَذُ عَلٰی یَدَیَّ؟ عَلَیَّ نَذْرٌ اِنْ کَلَّمْتُهٗ فَاسْتَشْفَعَ اِلَیْهَا بِرِجَالٍ مِّنْ قُرَیْشٍ وَبِاَخْوَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِیُّوْنَ: اَخْوَالُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ یَغُوْثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِذَا اسْتَاْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَاَعْتَقَهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تَعْتِقُهُمْ حَتّٰی بَلَغَتْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّیْ جَعَلْتُ حِیْنَ حَلَفْتُ عَمَلًا اَعْمَلُهٗ فَاَفْرُغَ.

۷۱۹۔ عبداللہ 'لیث 'ابوالاسود 'عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر 'حضرت عائشہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے بعد تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھے اور وہ حضرت عائشہ کی بہت خدمت کیا کرتے تھے' اور حضرت عائشہ کی عادت تھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے جس قدر ان کے پاس آتا تھا وہ اس کو اندوختہ نہ کرتی تھیں' عبداللہ بن زبیر نے کہا ان کے ہاتھوں کو روک دینا چاہئے' حضرت عائشہ نے فرمایا کیا میرے ہاتھوں کو روکتا ہے اور نذر مان لی کہ میں اس سے کبھی کلام نہ کروں گی' تو انہوں نے قریش کے چند لوگوں سے خاص کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہالیوں سے سفارش کرائی' لیکن انہوں نے نہیں مانا تو ابن زبیر سے زہریوں نے جو آنحضرت ﷺ کے ننہالی قرابت دار تھے ان ہی میں عبدالرحمٰن بن الاسود بن عبد یغوث اور مسعود بن مخرمہ بھی تھے' کہا کہ جب ہم عائشہ کے یہاں جانے کی اجازت طلب کریں' تو تم پردہ کے اندر چلے جانا' پھر ہم ان سے تمہاری صفائی کرا دیں گے' چنانچہ ابن زبیر نے ایسا ہی کیا اور حضرت عائشہ کے پاس دس غلام بھیجے تو عائشہؓ نے ان کو آزاد کر دیا اور مسلسل غلام آزاد کرتی رہیں حتی کہ چالیس تک ان کی تعداد پہنچ گئی' اور فرمایا کہ میں چاہتی تھی کہ اپنی قسم کے بعد کوئی ایسی بات کروں کہ اس قسم سے باہر ہو جاؤں۔

۳۵۷ بَاب نُزِلَ الْقُرْاٰنُ بِلِسَانِ قُرَیْشٍ.

باب ۳۵۷۔ قریش کی زبان میں قرآن مجید کے نزول کا بیان۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِی الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِیِّیْنَ الثَّلٰثَةَ: اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

۷۲۰۔ عبدالعزیز 'ابراہیم 'ابن شہاب 'حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیرؓ اور سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو بلایا' پھر ان لوگوں نے قرآن مصحفوں میں لکھا اور حضرت عثمان نے قریش کے تین آدمیوں سے کہہ دیا تھا کہ جب تم لوگوں سے اور زید بن ثابت سے قرآن کے کسی مقام پر اختلاف واقع ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھنا' اس لئے کہ قرآن قریش کی

فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ.

زبان میں نازل ہوا ہے' چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

۳۵۸ بَاب نِسْبَةُ الْيَمَنِ اِلَى اِسْمَاعِيْلَ مِنْهُمْ اَسْلَمُ بْنُ اَفْصٰى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِّنْ خُزَاعَةَ.

باب ۳۵۸۔ اہل یمن سے حضرت اسمٰعیل کی رشتہ داری کا بیان' قبائل یمن میں سے اسام بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہیں' جو قبیلہ خزاعہ کے نام سے مشہور ہیں۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَالَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

۷۲۱۔ مسدد' یحییٰ' یزید' حضرت سلمہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے وہ بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے' تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اولاد اسمٰعیل تیر اندازی کرو' اس لئے کہ تمہارے باپ (اسمٰعیل) تیر انداز تھے اور میں فلاں شخصوں کے ساتھ ہوں' کسی ایک فریق کے بارہ میں (آپ نے ایسا فرمایا) پس دوسرے فریق کے لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے' حضور نے فرمایا کہ ان کو کیا ہو گیا' لوگوں نے کہا ہم کیسے تیر اندازی کریں' آپ تو فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا تیر اندازی کرو میں سب کے ساتھ ہوں۔

۳۵۹ بَاب۔

باب ۳۵۹۔ یہ باب بھی سرخی سے خالی ہے۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَاالْاَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى قَوْمًا لَيْسَ لَهٗ فِيْهِمْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.

۷۲۲۔ ابو معمر' عبدالوارث' حسین' عبداللہ' یحییٰ' ابوالاسود' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب کرے اور وہ اس بات کو جانتا بھی ہو تو وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی ایسی قوم میں سے ہونے کا دعوے کرے' جس میں اس کا کوئی قرابت دار نہ ہو' تو اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْيُرِيَ عَيْنَهٗ مَالَمْ تَرَاَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَقُلْ.

۷۲۳۔ علی' جریر' عبدالواحد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے واثلہ بن الاسقع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حقیقتاً سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے علاوہ اپنے آپ کو کسی اور شخص کی طرف منسوب کرے یا اپنی آنکھ کی طرف کسی ایسی بات کے دیکھنے کو منسوب کرے' جس کو اس نے دیکھا نہیں یا رسول اللہ ﷺ کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کہی۔

٧٢٤ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا مِنْ هٰذَا الْحَیِّ مِنْ رَبِیْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ كُفَّارُ مُضَرٍ فَلَسْنَا نَخْلَصُ اِلَیْكَ اِلَّا فِیْ كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ اَمَرْتَنَا بِاَمْرٍ نَاخُذُهٗ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهٗ مَنْ وَّرَآءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَ اَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: اَلْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَی اللّٰهِ خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ وَاَنْهَا كُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ .

۷۲۴ـ مسدد' حماد' ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا' یارسول اللہ ہم ربیعہ کے قبیلہ میں سے ہیں' چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں' اسلئے ہم اشہر حرم کے علاوہ کسی دوسرے زمانہ میں آپ کی خدمت میں نہیں آسکتے لہٰذا آپ ہمیں ایسی بات کا حکم دیں۔ جس کو ہم لوگ یاد کر کے پیچھے والوں کو آگاہ کر دیں' آپ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کے کرنیکا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں' خدا پر ایمان لانے اور اس امر کی شہادت دینے کا' کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز ادا کرنیکا اور زکوۃ دینے اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اور تم کو چار چیزوں سے باز رہنے کو کہتا ہوں۔ دباء (کدو کے تونبوں) اور حنتم (لاکھ کئے ہوئے مرتبان یا ٹھلیوں) نقیر (درختوں کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے بنائے ہوئے برتنوں) اور مزفت (رال کئے ہوئے برتنوں) کے استعمال سے۔

٧٢٥ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا یُشِیْرُ اِلَی الْمَشْرِقِ مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ.

۷۲۵ـ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے رسالت مآب ﷺ سے برسر منبر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگاہ رہو' فتنہ یہاں سے اٹھے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور یہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوتا ہے۔

٣٦٠ بَاب ذِكْرِ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَّمُزَیْنَةَ وَجُهَیْنَةَ .

باب ۳۶۰ـ اسلم' غفار' مزینہ' جہینہ اور اشجع کے تذکروں کا بیان۔

٧٢٦ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِیُّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ .

۷۲۶ـ ابونعیم' سفیان' سعید عبدالرحمٰن بن ہرمز' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ قریش' انصار' جہینہ' مزینہ' اسلم' غفار اور اشجع کے قبائل میرے دوست ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دوستی حاصل ہے۔

٧٢٧ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ غُرَیْرٍ الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَی الْمِنْبَرِ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

٧٢٧ـ محمد ' یعقوب ' ابراہیم ' ان کے والد صالح نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا! رسول اللہ ﷺ نے برسر منبر فرمایا۔ غفار قبیلہ کو اللہ بخشے اور اسلم قبیلہ کو خدا سلامت رکھے ' عصیہ قبیلہ نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کر کے نافرمانی کا چھدا اپنے سر رکھ لیا ہے۔

٧٢٧ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا.

٧٢٧ـ محمد ' عبدالوہاب ' ایوب ' محمد ' حضرت ' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ اسلم کو خدا سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرمائے۔

٧٢٨ـ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّبَنِیْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُمْ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَمِنْ بَنِیْ اَسَدٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

٧٢٨ـ قبیصہ ' سفیان ' محمد ' عبدالملک ' عبدالرحمٰن ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو؟ جہینہ ' مزینہ ' اسلم اور غفار کے قبیلے بنی تمیم ' بنی اسد ' بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہت اچھے ہیں ' تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ بنی تمیم وغیرہ نامراد اور ناکام ہو گئے؟ ارشاد فرمایا ہاں جہنیہ وغیرہ کے قبائل بنی تمیم ' بنی اسد ' بنی عبداللہ بن غطفان ' بنی عامر بن صعصعہ سے بہت اچھے ہیں۔

٧٢٩ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَایَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِیْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَ مُزَیْنَةَ وَاَحْسِبُهٗ وَجُهَیْنَةَ ابْنُ اَبِیْ یَعْقُوْبَ شَكَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ وَاَحْسِبُهٗ وَجُهَیْنَةُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّبَنِیْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ خَابُوْا و خَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ

٧٢٩ـ محمد بن بشار ' غندر ' شعبہ ' محمد بن ابویعقوب ' عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ سراق الحجیج جو اسلم کے قبیلہ سے ہے اور غفار مزینہ ' جہینہ نے آپ ﷺ سے بیعت کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ' کیا تم جانتے ہو؟ اسلم ' مزینہ اور جہینہ یہ سب بنی تمیم ' بنی عامر اور غطفان ناکام اور نامراد سے بہتر ہیں۔ اقرع بن حابس نے عرض کیا ' جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اسلم وغفار وغیرہ بنی تمیم وغیرہ سے بہت اچھے ہیں۔

وَالَّذِينَ نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ.

٣٦١ بَاب ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

٧٣٠ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

باب ٣٦١ ۔ قوم کے بھانجہ اور غلام کو اسی قوم میں شمار کرنے کا بیان۔

٧٣٠ ۔ سلیمان ' شعبہ ' قتادہ ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی مجلس میں کہا آج اس مجلس میں تمہارے علاوہ اور دوسری قوم کا شخص بھی موجود ہے؟ سب نے ایک آواز ہو کر عرض کیا! سوائے ہمارے بھانجے کے اور کوئی دوسرا شریک نہیں ہے' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھانجے بھی اپنے ماموؤں کی قوم میں سے ہیں۔

٣٦٢ بَاب قِصَّةِ زَمْزَمَ.

٧٣١ ـ حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَا بْنُ اَخْزَمَ قَالَ اَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدِ الْقَصِيرُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِاَخِي انْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَائْتِنِي بِخَبَرِهٖ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَاعِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهٗ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَاَخَذْتُ جِرَابًا وَّعَصًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا اَعْرِفُهٗ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهُ وَاَشْرَبُ مِنْ مَآءِ زَمْزَمَ وَاَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّبِي عَلِيٌّ فَقَالَ كَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ لَايَسْاَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا اُخْبِرُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ لِاَسْاَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّبِي عَلِيٌّ فَقَالَ:اَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهٗ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ

باب ٣٦٢ ۔ آب زمزم کا بیان۔

٧٣١ ۔ زید ' ابو قتیبہ ' اسلم ' مثنی ' ابو جمرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ نے ہم سے کہا میں تم سے ابوذرؓ کے اسلام کا واقعہ بیان کرتا ہوں ' ہم نے کہا ضرور بیان فرمائیے ' چنانچہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ' ابوذرؓ کہتے تھے ' میں قبیلہ غفار کا آدمی ہوں ، ہم کو خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے' جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم اس شخص کے پاس جا کر بات چیت کرو۔ اور مجھے اس کی خبر دو۔ پس وہ گئے اور آپ ﷺ سے ملاقات کرنے کے بعد لوٹ کر آئے۔ میں نے اپنے بھائی سے دریافت کیا۔ کیا خبر لائے؟ جوابدیا! بخدا میں نے ایک ایسے جوانمرد کو دیکھا جو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ میں نے کہا' مجھے اتنی سی خبر سے تسکین نہیں ہوئی۔ میں نے خود ناشتہ اور لاٹھی لی اور مکہ کی طرف چل دیا اور مکہ میں داخل ہو کر سخت پریشان ہوا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا نہیں تھا اور نہ ہی یہ مناسب سمجھا کہ (کسی سے) آپ ﷺ کے بارے میں پوچھوں' میں نے اپنا معمول کر لیا تھا' زمزم کا پانی پی لیتا اور کعبہ میں رہتا ' ایک دفعہ میری طرف سے حضرت علیؓ گزرے اور انہوں نے کہا (یہ شخص) مسافر ہے؟ میں نے کہا ہاں ' تو انہوں نے مجھ سے کہا (ہمارے) مکان چلو! میں انکے ساتھ چل دیا' راستہ بھر نہ انہوں نے مجھ سے کوئی بات پوچھی اور نہ میں نے ان سے کچھ بیان کیا' جب صبح

اِنطَلِقْ مَعِیَ قَالَ فَقَالَ: مَا اَمْرُكَ وَمَا اَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنْ كَتَمْتَ عَلَیَّ اَخْبَرْتُكَ قَالَ فَاِنِّیْ اَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بَلَغَنَا اَنَّهٗ قَدْ خَرَجَ هٰهُنَا رَجُلٌ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ فَاَرْسَلْتُ اَخِیْ لِیُكَلِّمَهٗ فَرَجَعَ وَلَمْ یَشْفِنِیْ مِنَ الْخَبَرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَلْقَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَمَا اِنَّكَ قَدْرَشَدْتَ هٰذَا وَجْهِیْ اِلَیْهِ فَاتَّبِعْنِیْ اَدْخُلْ حَیْثُ اَدْخُلُ فَاِنِّیْ اِنْ رَاَیْتُ اَحَدًا اَخَافُهٗ عَلَیْكَ قُمْتُ اِلَی الْحَائِطِ كَاَنِّیْ اُصْلِحُ نَعْلِیْ وَامْضِ اَنْتَ فَمَضٰی وَمَضَیْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلَ وَ دَخَلْتُ مَعَهٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اعْرِضْ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ فَعَرَضَهٗ فَاَسْلَمْتُ مَكَانِیْ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰی بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَصْرَخَنَّ بِهَا بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ فَجَآءَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَقُرَیْشٌ فِیْهِ فَقَالَ یَامَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰی هٰذَا الصَّابِیْٔ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِاَمُوْتَ فَاَدْرَكَنِی الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَیَّ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ: وَیْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰی غِفَارٍ فَاَقْلَعُوْا عَنِّیْ فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَاقُلْتُ بِالْاَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰی هٰذَا الصَّابِیْٔ فَصُنِعَ بِیْ مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْاَمْسِ وَاَدْرَكَنِی الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَیَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ بِالْاَمْسِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا اَوَّلُ اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

ہوئی تو میں کعبہ میں گیا تاکہ آنحضرت ﷺ کو (کسی سے) دریافت کروں اور کوئی مجھ سے آپ کے حالات بیان کرے دوبارہ پھر میری طرف علیؓ کا گذر ہوا انہوں نے کہا ابھی تک تمہارے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تم اپنی جائے قیام کو پہچانو؟ میں نے کہا نہیں حضرت علیؓ نے کہا میرے ساتھ چلو، پھر علیؓ نے (مجھ سے کہا) یہاں مکہ میں تم کیوں آئے؟ میں نے کہا اگر تم میرے راز کو ظاہر نہ کرو تو تم سے کہتا ہوں علیؓ نے کہا میں راز دار ہی رہوں میں نے ان سے کہا ہمیں خبر ملی ہے کہ یہاں ایک ایسے شخص ظاہر ہوئے، جو نبوت کے مدعی ہیں، اگرچہ میں نے اپنے بھائی کو بھیجا تھا، تاکہ وہ ان سے بات چیت کر کے امر واقعی کی مجھے اطلاع دیں۔ مگر انہوں نے لوٹ کر کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ اس لئے میں خود ہی ان سے ملنا چاہتا ہوں، علیؓ نے کہا! بس اتنی سی بات تو خوش ہو جاؤ کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے میں خود ان کے پاس جارہا ہوں تم میرے ساتھ چلو جہاں میں جاؤں، وہاں تم بھی جانا، اگر میں کسی ایسے آدمی کو دیکھوں گا جس سے تم کو کچھ اندیشہ ہو تو میں کسی دیوار کے پاس کھڑا ہو جاؤں گا اور یہ معلوم ہوگا کہ اپنا جوتہ درست کر رہا ہوں، خبر دار تم میرے ساتھ کھڑے نہ ہونا بلکہ آگے نکل جانا چنانچہ میں علیؓ کے ساتھ چل دیا اور ان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے دولت اسلام سے سرفراز فرمایئے، چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسلمان کیا اور فرمایا ابوذر اس بات کو پوشیدہ رکھو اور اپنے شہر کی طرف واپس جاؤ، پھر جب ہمارے غلبہ کی تم کو خبر پہنچے تو آجانا میں نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے، میں اس بات کو لوگوں میں پکار کر کہوں گا، چنانچہ ابوذرؓ نے کعبہ میں قریش سے کہا! اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں قریش نے کہا اس بے دین کی کھڑے ہو کر خبر لو، اور وہ مارنے کیلئے تیار ہوگئے اور مار مار کر ادھ موا کر دیا، حضرت عباسؓ نے مجھے دیکھا خود کو میری ڈھال بنالیا اور کافروں سے کہا تمہاری خرابی ہو (قبیلہ) غفار کے آدمی کو قتل کئے دیتے ہو، حالانکہ تمہاری تجارتی منڈی اور راستہ غفار ہی کی طرف

سے ہے۔ یہ سن کر وہ باز آگئے' پھر جب صبح ہوئی تو میں نے کعبہ میں جا کر ویسا ہی کہا جیسا کل کہا تھا' پھر انہوں نے کہا اس بے دین کی کھڑے ہو کر خبر لو! چنانچہ میرے ساتھ وہی ہوا جو کل ہوا تھا پھر عباسؓ نے دیکھا اور مجھے ان سے بچا کر کل کی طرح بات چیت کی ابن عباسؓ فرماتے ہیں ابوذر کے اسلام کی یہ پہلی منزل ہے۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ' قَالَ: اَسْلَمُ وَ غِفَارُ شَیْءٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْقَالَ شَیْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَاللّٰهِ اَوْقَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّتَمِيْمٍ وَّهُوَازِنٍ وَغِطْفَانَ.

۷۳۲۔ سلیمان' حماد' ایوب' محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا' اسلم اور غفار کے لوگ اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا (یہ فرمایا) جہینہ، مزینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا (فرمایا) قیامت کے دن اسد' تمیم' ہوازن اور غطفان سے بہت اچھے ہونگے۔

٣٦٣ بَاب ذِكْرِ قَحْطَانَ.

باب ۳۶۳۔ قحطانیوں کا بیان۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِی الْغَيْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

۷۳۳۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' سلیمان بن بلال' ثور بن زید' ابو الغیث' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' قیامت ہونے سے پہلے قحطان (کے قبیلہ) سے ایک شخص ظاہر ہوگا' جو اپنی لاٹھی سے لوگوں کو ہانکے گا (یعنی جبر و استبداد کے ساتھ لوگوں پر حکومت کرے گا۔)

٣٦٤ بَاب مَايُنْهٰی مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ .

باب ۳۶۴۔ جاہلیت کی طرح گفتگو کرنے کی ممانعت۔

۷۳٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهٗ نَاسٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حَتّٰی كَثُرُوْا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ اَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ غَضَبًا شَدِيْدًا حَتّٰی تَدَاعَوْ وَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ يَالَلْاَنْصَارُ وَقَالَ الْمُهَاجِرِیُّ يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوٰی اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ

۷۳۴۔ محمد' مخلد' ابن جریج' عمر بن دینار' حضرت جابرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں تھے' اتفاق سے مہاجرین میں سے کچھ لوگ برافروختہ ہوگئے (جس کی یہ وجہ ہوئی کہ) مہاجرین میں سے ایک شخص ظریف الطبع تھے' ایک انصاری کی پیٹھ پر انہوں نے (مذاق سے) ایک تھپڑ کھینچ مارا جس سے انصاری کو غصہ آگیا' یہاں تک کہ ان لوگوں نے باہم (اپنے اپنے لوگوں کو) بلایا' انصاری نے کہا! اے انصار! مدد کو پہنچو! اور مہاجر نے کہا! اے مہاجرین مدد کو پہنچو (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا جاہلیت کی طرح کیوں پکار ہوئی' پھر فرمایا! ان لوگوں کی یہ حالت کیوں ہوئی،

قَالَ مَاشَاْنُهُمْ فَاُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا خَبِيْثَةٌ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ اَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا: لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ اَلَا نَقْتُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْخَبِيْثَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَايَتَحَدَّثُ النَّاسُ اِنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ۔

پس حضور علیہ السلام سے مہاجر کے انصاری کو تھپڑ مارنے کی کیفیت بیان کی گئی، جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس طرح کی پکار چھوڑ دو، یہ بری بات ہے اور عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے کہا، ان مہاجرین نے ہم سے فریاد رسی چاہی تھی؛ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو ہم میں زیادہ عزت والا ہوگا وہ کمزور کو نکال باہر کرے گا اس پر حضرت عمرؓ نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم اس خبیث کو قتل کیوں نہ کر دیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا! ایسا نہ کرو، ورنہ یہ لوگ چرچا کریں گے کہ محمد (علیہ السلام) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنِيْ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

۷۳۵۔ ثابت بن محمد، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص (غمی و ماتم میں) اپنے رخساروں کو پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کے لوگوں کی طرح گفتگو کرے، تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۶۵ بَاب قِصَّةِ خُزَاعَةَ۔

باب ۳۶۵۔ قبیلہ خزاعہ کا بیان۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ ابْنِ خِنْدِفَ اَبُوْخُزَاعَةَ۔

۷۳۶۔ اسحاق بن ابراہیم، یحیٰی بن آدم، اسرائیل، ابو حصین، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب علیہ السلام نے فرمایا کہ عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف، خزاعہ قبیلہ کا باپ تھا۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيْرَةُ الَّتِيْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ وَلَا يَحْلِبُهَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّآئِبَةُ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيِّ الْخُزَاعِيِّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

۷۳۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا کہ بحیرہ وہ جانور ہے، جس کا دودھ بتوں کیلئے (نذر میں مخصوص کر کے آدمیوں کو استعمال کرنے سے) روک دیا جائے اور آدمیوں میں سے کوئی شخص نہ دوھے۔ اور سائبہ وہ جانور ہے، جس کو کفار اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، پھر اس پر کوئی چیز نہ لادی جاتی۔ (نیز) سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں، حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا! میں نے عمرو بن عامر بن لحی کو دیکھا کہ وہ آگ میں آنتیں کھینچ رہا ہے، اور یہی سب سے پہلا شخص ہے جس نے سائبہ کی ایجاد کی؟

٣٦٦ بَاب قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

٧٣٨۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُو عُوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا سَرَّكَ اَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَاْ مَافَوْقَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ فِيْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا م بِغَيْرِ عِلْمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ.

باب ۳۶۶۔ زمزم اور عرب کی جہالت کا بیان۔

۷۳۸۔ ابوالیمان ‘ ابوعوانہ ‘ ابو بشر ‘ سعید بن جبیر ‘ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تم کو خواہش ہے‘ تو سورہ انعام میں ایک سو تیس سے اوپر والی آیتیں پڑھو (ترجمہ) واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو محض بے وقوفی سے بلا سند قتل کر ڈالا اور جو حلال چیزیں اللہ تعالیٰ نے ان کو دی تھیں‘ ان کو حرام کر لیا‘ محض اللہ تعالیٰ پر اقرار باندھ کر بے شک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور کبھی راہ پر چلنے والے نہیں ہوتے۔

٣٦٧ بَاب مَنِ انْتَسَبَ اِلٰى اٰبَآئِهٖ فِي الْاِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ .

٧٣٩۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنَ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ .

باب ۳۶۷۔ خود کو اپنے باپ دادا کی طرف اسلام یا زمانہ جاہلیت میں منسوب کرنے کا بیان۔

۷۳۹۔ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم ‘یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت براءؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں (اس طرح کا انتساب اگر فخر کے طور پر نہ ہو تو جائز ہے)

٧٤٠۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ يَابَنِيْ فِهْرٍ يَابَنِيْ عَدِيٍّ بِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ وَقَالَ لَنَا قَبِيْصَةُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ قَبَآئِلَ قَبَآئِلَ .

۷۴۰۔ عمر بن حفص ‘ اعمش ‘ عمر بن مرہ سعید بن جبیر ‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ”وانذر عشیرتك الاقربین“ (یعنی اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈرایئے) تو رسالت مآب ﷺ نے آواز دی کہ اے بنی فہر! اے بنی عدی! (نیز) قبیصہ ‘ سفیان حبیب بن ابی ثابت ‘ سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آیت و انذر عشیرتك الاقربین نازل ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے اہل عرب کے تمام قبائل کو آواز دی۔

٧٤١۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَابَنِيْ

۷۴۱۔ ابوالیمان ‘ شعیب ‘ ابوزناد ‘ اعرج ‘ حضرت ابوہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ‘ اے بنی عبد مناف تم اپنی جانوں کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ اور اے بنی عبد المطلب تم اپنی جانوں

عَبْدِمَنَافٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَابَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا اُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَافَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا اَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لَا اَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًاسَلَانِىْ مِنْ مَّالِىْ مَاشِئْتُمَا.

کو خدا کے عذاب سے بچاؤ اور اے زبیر ابن العوام کی والدہ رسول اللہ کی پھوپھی اور اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں اپنے نفوس کو خدا (کے عذاب) سے بچاؤ' میں تمہارے لئے اللہ کے عذاب سے بچانے کا اگرچہ کوئی اختیار نہیں رکھتا' لیکن میں جو کہہ رہا ہوں اس کو سنو اور اس پر عمل کرو اور یہ دوسری بات ہے کہ تم مجھ سے میرا مال جس قدر چاہو لے سکتی ہو۔

٣٦٨ بَاب قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَابَنِىْ اَرْفِدَةَ.

باب ۳۶۸۔ حبشیوں کا قصہ اور نبی ﷺ کے فرمان کہ "اے بنی ارفدہ" کا بیان۔

٧٤٢ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَ هَا جَارِيَتَانِ فِىْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ اَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رض رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَسْتُرُنِىْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِى الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ دَعْهُمْ اَمْنًا بَنِىْ اَرْفِدَةَ يَعْنِىْ مِنَ الْاَمْنِ.

۷۴۲۔ یحییٰ' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ منیٰ یعنی زمانہ حج میں میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ابو بکرؓ نے آکر دونوں کو ڈانٹا نبی ﷺ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور فرمایا ابو بکر ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ عید کا زمانہ ہے اور منیٰ کے دن ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ مجھے چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی تھی کہ وہ لوگ مسجد میں (پھینک پٹے کے) کرتب دکھا رہے تھے' جہاں حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا' تو نبی ﷺ نے فرمایا' انہیں رہنے دو اور اے بنی ارفدہ تم نہایت اطمینان سے فن سپہ گری میں مشغول رہو۔

٣٦٩ بَاب مَنْ اَحَبَّ اَنْ لَّا يُسَبَّ نَسَبَهٗ.

باب ۳۶۹۔ اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانے کو پسند کرنے کا بیان۔

٧٤٣ـ حَدَّثَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِىْ هَجَاۤءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِىْ فَقَالَ حَسَّانُ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ

۷۴۳۔ عثمان' عبدہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حسانؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا! میرے نسب کو کیا کرو گے (میں بھی تو ان کے نسب میں شریک ہوں) حضرت حسانؓ نے عرض کیا میں آپ ﷺ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح خمیر سے بال نکالا جاتا ہے۔ اور عروہؓ اپنے والد سے بیان کرتے

اَسُبُّ حَسَّانَ عِنۡدَ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتۡ لَاتَسُبَّهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ .

ہیں کہ میں حسانؓ کو حضرت عائشہؓ کے سامنے برا بھلا کہنے لگا' انہوں نے فرمایا' حسان کو برامت کہو' اس لئے کہ وہ آپ ﷺ کی طرف سے دشمنوں کا دفاع کیا کرتے تھے۔

۳۷۰ بَاب مَاجَآءَ فِيۡ اَسۡمَآءِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ وَقَوۡلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ وَقَوۡلِهٖ مِنۡ م بَعۡدِيۡ اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ.

باب ۳۷۰۔ رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی اور فرمان الٰہی کہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہے اور جو لوگ آپ ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں اور اللہ کا فرمان' میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا" کا بیان:

۷۴۴۔ حَدَّثَنِيۡ اِبۡرَاهِيۡمُ بۡنُ الۡمُنۡذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيۡ مَعۡنٌ عَنۡ مَّالِكٍ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ عَنۡ مُّحَمَّدِ بۡنِ جُبَيۡرِ بۡنِ مُطۡعِمٍ عَنۡ اَبِيۡهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ لِيۡ خَمۡسَةُ اَسۡمَآءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحۡمَدُ وَاَنَا الۡمَاحِيۡ الَّذِيۡ يَمۡحُو اللّٰهُ بِيَ الۡكُفۡرَ وَاَنَا الۡحَاشِرُ الَّذِيۡ يُحۡشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيۡ وَاَنَا الۡعَاقِبُ .

۷۴۴۔ ابراہیم بن منذر' معن' مالک' ابن شہاب' محمد بن جبیر بن مطعم' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں (۱) میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں' میں محو کرنے والا ماحی ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹاتا ہے اور حاشر ہوں کہ (قیامت کے دن) سب لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں (کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا)

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ عَنۡ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الۡاَعۡرَجِ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ اَلَا تَعۡجَبُوۡنَ كَيۡفَ يَصۡرِفُ اللّٰهُ عَنِّيۡ شَتۡمَ قُرَيۡشٍ وَلَعۡنَهُمۡ يَشۡتِمُوۡنَ مُذَمَّمًا وَّيَلۡعَنُوۡنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ .

۷۴۵۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابوزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس پر تعجب کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قریش کی گالیوں اور لعنتوں سے کیونکر بچایا وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں (مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کا نام محمد کے بجائے مذمم رکھ لیا تھا اور وہ مذمم کہہ کر گالیاں دیتے تھے اس لئے وہ گالیاں محمد پر نہیں بلکہ ان پر پڑیں)

۳۷۱ بَاب خَاتِمِ النَّبِيِّيۡنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وسَلَّمَ .

باب ۳۷۱۔ نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا بیان۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيۡمٌ حَدَّثَنَا سَعِيۡدُ بۡنُ مِيۡنَآءَ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ

۷۴۶۔ محمد بن سنان' سلیم' سعید بن مینا' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی تعداد بہت زیادہ ہے، بعض علماء نے تین سو اور بعض نے ایک ہزار کی تعداد بتلائی ہے، اس حدیث میں جو پانچ کا ذکر آیا ہے اس سے زیادہ کی نفی مقصود نہیں ہے، خود قرآن کریم میں بھی ان پانچ کے علاوہ آپؐ کے کئی اور نام بھی مذکور ہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَرَجُلٍ م بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ.

میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور عمدہ بنایا لیکن صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی' لوگ اس مکان میں جاتے اور اس کی عمدگی پر تعجب کرتے اور کہتے کاش اس ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ رکھی ہوتی۔

٧٤٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيّٖنَ.

٧٤٧۔ قتیبہ' اسمٰعیل' عبداللہ' ابو صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری مثال اور ان پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے گزر گئے ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور خوشنما بنایا' اس کے ایک گوشہ میں صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی' لوگ جب اس مکان میں جاتے تو تعجب کرتے ہیں اور کہتے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

٧٤٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ.

٧٤٨۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کی جب وفات ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی' ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٣٧٣ بَاب كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ.

باب ٣٧٣۔ نبی ﷺ کی کنیت کا بیان۔

٧٤٩۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ وَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.

٧٤٩۔ حفص' شعبہ' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بازار میں تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا! اے ابوالقاسم! پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف چہرہ انور پھیرا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کو پکارتا ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا میرا نام تو رکھ لو' لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

٧٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ تَسَمُّوْا

٧٥٠۔ محمد بن کثیر' شعبہ' منصور' سالم' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! تم میرا نام تو رکھ سکتے ہو' لیکن میرے نام کے ساتھ تم میری کنیت نہ رکھنا۔

بِاسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِیْ.

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِیْ.

۷۵۱۔ علی 'سفیان' ایوب 'ابن سیرین 'حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا! ابو القاسم ﷺ فرماتے ہیں میرا نام تو رکھ لو' میری کنیت نہ رکھو۔

۳۷۴ بَاب۔

باب ۳۷۴۔ اس باب میں کوئی سرخی نہیں ہے۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا فَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَاَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ ابْنَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْعَلِمْتُ مَامُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ اِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالَتِیْ ذَهَبَتْ بِیْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَالِیْ.

۷۵۲۔ اسحٰق 'فضل 'جعید سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سائب بن یزید کو چورانوے سال کی عمر میں بہت توانا و تندرست دیکھا' سائب نے کہا تم جانتے ہو کہ میں اپنے کان اور آنکھ سے صرف رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے فائدہ اندوز ہوں' میری خالہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئی تھیں اور انہوں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا بھانجا مریض ہے آپ ﷺ خدا تعالیٰ سے اس کیلئے دعا کر دیجئے' آپ ﷺ نے میرے لئے دعا کی تھی۔

۳۷۵ بَاب خَاتَمِ النُّبُوَّةِ.

باب ۳۷۵۔ مہر نبوت کہاں تھی۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَقَعٌ فَمَسَحَ رَاْسِیْ وَدَعَالِیْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِیْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلُ زِرِّالْحَجَلَةِ.

۷۵۳۔ محمد بن عبداللہ ' حاتم 'جعید بن عبد الرحمٰن 'حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا بھانجہ بیمار ہے تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی اور حضرت نے وضو کیا' پھر میں نے آپ کے بچے ہوئے وضو کا پانی پیا اس کے بعد میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان ایک مہر مثل پردے کی گھنڈی کے دیکھی۔

۳۷۶ بَاب صِفَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۷۶۔ رسول اللہ ﷺ کے اوصاف کا بیان۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

۷۵۴۔ ابو عاصم ' عمر ' ابن ابی ملیکہ ' حضرت عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک دن عصر کی نماز پڑھی

الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى اَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ فَرَاٰى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَاشَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَّعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

اس کے بعد مسجد سے نکلے تو حسنؓ کو دیکھا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو (اٹھا کر) کندھوں پر بٹھالیا اور کہا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ تم رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو علیؓ کے مشابہ نہیں' حضرت علی کھڑے ہوئے ہنس رہے تھے۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ.

۷۵۵۔ احمد' زہیر' اسمٰعیل' حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے' حضرت حسنؓ آنحضرت ﷺ کے مشابہ تھے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِاَبِيْ جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِيْ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَاَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوْصًا قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَّقْبِضَهَا.

۷۵۶۔ عمرو بن علی' ابن فضیل' اسمٰعیل بن ابی خالد' حضرت ابو حجیفہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا ہے' حضرت حسنؓ بن علی آپ ﷺ کے مشابہ تھے (اسمٰعیل) کہتے ہیں میں نے ابو حجیفہؓ سے کہا آنحضرت ﷺ کی مجھ سے صفت بیان کیجئے تو انہوں نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ کے تھے' آپ کے بال ادھ پکے ہوگئے تھے' اور رسول اللہ ﷺ نے ہم کو تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم دیا مگر ہم آپ ﷺ کی وفات ہونے سے پہلے ان پر قبضہ نہ کر سکے۔ (۱)

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ بَيَاضًا تَحْتَ شَفَتِهِ السُّفْلٰى الْعَنْفَقَةِ.

۷۵۷۔ عبداللہ، اسرائیل' ابو الحق' حضرت ابو حجیفہ سوائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا تھا اور کچھ سفیدی میں نے حضرت ﷺ کے نیچے والے ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی کے بالوں میں دیکھی تھی۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَاَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِيْ عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ.

۷۵۸۔ عصام' حریز بن عثمان سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول ﷺ کو حضرت عبداللہ بن بسر سے دریافت کیا' بتلایئے، کیا رسول اللہ ﷺ بوڑھے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں' صرف آپ ﷺ کی ٹھوڑی کے کچھ بال سفید ہوگئے تھے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنِيْ ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

۷۵۹۔ ابن بکیر' لیث' خالد' سعید' حضرت ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن

(۱) ایک دوسری روایت میں تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے ان حضرات کو وعدے کے مطابق تیرہ اونٹنیاں دے دی تھیں۔

عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ كَانَ رُبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ بِاَبْيَضَ اَمْهَقَ وَلَا اٰدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَّلَا سَبْطٍ رَجِلٌ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَا بْنُ اَرْبَعِيْنَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَآءَ قَالَ رَبِيْعَةُ فَرَاَيْتُ شَعْرًا مِّنْ شَعْرِهٖ فَاِذَا هُوَ اَحْمَرُ فَسَاَلْتُ فَقِيْلَ اَحْمَرُ مِنَ الطِّيْبِ .

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے حضرت انسؓ بن مالک کو سرور دو عالم ﷺ کی صفت بیان کرتے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ (نہ تو حد اعتدال سے) زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد' رنگ نہ تو بالکل سفید تھا نہ گندم گوں' بال سر کے نہ تو زیادہ بل کھائے ہوئے تھے (یعنی گھونگر والے) اور نہ بالکل سیدھے (بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے) چالیس برس کی عمر میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اس کے بعد دس سال آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں رہے' اور دس سال مدینہ منورہ میں اور (وفات کے وقت) آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے' ربیعہؒ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے دریافت کیا، یہ بال سرخ کیوں ہے؟ تو کہا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَابِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِي رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَآءَ.

۷۶۰۔ عبداللہ' مالک' ربیعہ بن ابو عبدالرحمن سے مروی ہے' وہ کہتے ہیں میں نے انسؓ بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ (نہ تو بہت لمبے قد کے تھے آئنہ قد (بلکہ میانہ قد تھے) اور نہ تو بالکل سفید رنگ کے تھے نہ گندمی رنگ کے' نہ تو بہت پیچ دار بال تھے' نہ بالکل سیدھے (بکہ ان دونوں کے درمیان تھے) چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ کو خدا نے نبوت سے سرفراز کیا' نبوت ملنے کے بعد دس سال (۱) مکہ میں مقیم رہے اور دس سال مدینہ میں' خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی' تو آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۶۱۔ احمد' اسحق' ابراہیم بن یوسف' یوسف نے اسحق سے بیان کیا ہے' انہوں نے کہا میں نے حضرت براءؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسالت مآب ﷺ سب آدمیوں سے زیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ خلیق تھے نہ تو آپ ﷺ بہت لمبے قد کے تھے' نہ پست قد۔

(۱) مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد قیام کی مدت تیرہ سال رہی، جبکہ اس روایت میں دس سال کا ذکر ہے، علماء نے اسکی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، بعض نے یہ توجیہہ کی ہے کہ راوی کا مقصد نزول وحی کا زمانہ بیان کرنا ہے، تو فترت وحی کا زمانہ نکال کر بقیہ مدت دس سال ہی بنتی ہے اور ایک توجیہہ یہ کی گئی ہے کہ دس یا اس سے زیادہ کے عدد میں کسر کے اعداد حذف کرنے کا عرب میں رواج عام تھا، راوی نے اس بناء پر تیرہ کے بجائے دس سال کہہ دیا۔

وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهٗ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ.

٧٦٢ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ.

۷۶۲۔ ابونعیم ٗ ہمام نے قتادہؓ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا؟ فرمایا نہیں! صرف کچھ سفیدی آپ ﷺ کی دو کنپٹیوں میں تھی۔

٧٦٣ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَآ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنِهٖ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ لَمْ اَرَشَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ اِلٰى مَنْكِبَيْهِ.

۷۶۳۔ حفص شعبہ ٗ ابو اسحق ٗ حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ میانہ قد تھے آپؐ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت کشادگی تھی ٗ آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال کانوں کی لو تک تھے ٗ میں نے آپ ﷺ کو (ایک مرتبہ سرخ دھاریدار) لباس میں دیکھا میں نے کبھی کسی کو آپ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا ہے ٗ یوسف بن ابی اسحق اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سر مبارک کے بال آپ ﷺ کے کندھوں تک پہنچے تھے۔

٧٦٤ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَآءُ اَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

۷۶۴۔ ابونعیم ٗ زہیر ٗ ابو اسحق ٗ سبیعی سے روایت کرتے ہیں ٗ انہوں نے کہا حضرت براءؓ سے دریافت کیا گیا کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ تو فرمایا نہیں! بلکہ چاند کی طرح۔

٧٦٥ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ بِالْمِصِّيْصَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْبَطْحَافَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَآئِهَا الْمَرْاَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَاْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهِمَا وُجُوْهَهُمْ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ.

۷۶۵۔ حسین بن منصور ابو علی ٗ حجاج بن محمد الاعور ٗ شعبہ ٗ حکم سے روایت کرتے ہیں ٗ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو حجیفہؓ سے سنا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت بطحا کی جانب تشریف لے گئے ٗ پھر آپ ﷺ نے وضو کر کے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا کیں اور آپ ﷺ کے سامنے چھوٹا نیزہ گاڑ دیا گیا ٗ اس نیزہ کے آگے سے عورتیں گزر رہی تھیں (نماز کے بعد) لوگ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ کو لے کر اپنے چہروں پر ملنے لگے ٗ میں نے بھی آپ ﷺ کا ہاتھ لیا اور اس کو اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

٧٦٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ

۷۶۶۔ عبدان ٗ عبداللہ ٗ یونس ٗ زہری ٗ عبیداللہ بن عبداللہ ٗ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

عَبْدِاللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ مَایَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرِیْلُ وَکَانَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْ رَّمَضَانَ فَیُدَارِسُہُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ۔

تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور تمام دنوں سے زیادہ رمضان المبارک میں سخی ہو جاتے تھے جبکہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے برابر ملتے اور رمضان المبارک میں ہر رات کو آپ ﷺ سے جبریل علیہ السلام ملا کرتے تھے اور آپ ﷺ سے قرآن شریف کا دور کرتے تھے ' پس رسول اللہ ﷺ فائدہ رسانی میں باد نسیم سے زیادہ بڑھے ہوئے ہوتے تھے۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْھِہٖ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعِیْ مَا قَالَ الْمُدْلِجِیُّ لِزَیْدٍ وَاُسَامَۃَ وَرَاٰی اَقْدَامَھُمَا اِنَّ بَعْضَ ھٰذِہِ الْاَقْدَامِ مِنْ م بَعْضٍ۔

۷۶۷۔ یحییٰ ' عبدالرزاق ' ابن جریج ' ابن شہاب ' عروہ ' حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت خوش و خرم میرے پاس تشریف لائے ' چہرہ انور کی شکنیں چمک رہی تھیں ' فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے بارہ میں کیا کہا (اسامہ زید کے بیٹے تھے 'لوگ ان کے نسب کا انکار کرتے تھے) اس نے دونوں کے پیر دیکھے اور کہا ان میں سے ایک قدم باپ کا ہے اور دوسرا قدم اس کے بیٹے کا (۱)۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ یُّحَدِّثُ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْکَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَیَبْرُقُ وَجْھُہٗ مِنَ السُّرُوْرِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَّاسْتَنَارَ وَجْھُہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ قِطْعَۃُ قَمَرٍ وَّکُنَّانَعْرِفُ ذٰلِکَ مِنْہُ۔

۷۶۸۔ یحییٰ بن بکیر ' لیث ' عقیل ' ابن شہاب ' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعبؓ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے کعب بن مالک کو بیان کرتے ہوئے سنا ' غزوہ تبوک کے موقعہ پر جب کہ میں پیچھے رہ گیا تھا (ایک وقت) میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا (اس وقت) آپ ﷺ کے چہرہ انور خوشی کے مارے چمک رہا تھا اور آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تھے ' تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چمکنے لگتا تھا ' گویا وہ ایک چاند کا ٹکڑا سا معلوم ہوتا اور یہ بات ہم آپ ﷺ کے روشن چہرہ سے معلوم کر لیتے تھے۔

(۱) حضرت اسامہؓ بیٹے تھے اور حضرت زیدؓ ان کے باپ تھے اور حضرت ام ایمن ان کی والدہ تھیں جو حبشہ سے تعلق رکھتی تھیں، حضرت اسامہؓ سیاہ رنگ کے تھے جبکہ حضرت زیدؓ سرخ و سفید تھے۔ اس لیے بعض لوگ ان کے نسب پر ہی شبہ کرنے لگے تھے کہ ایک سرخ و سفید باپ کا بیٹا اتنا سیاہ کیسے ہو سکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت ناگوار تھی، اتفاق سے ایک قیافہ شناس آیا اس وقت یہ دونوں باپ بیٹا ایک چادر میں سوئے ہوئے تھے اور صرف قدم باہر دکھائی دے رہے تھے۔ قیافہ شناس نے صرف قدم دیکھ کر کہا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک باپ، دوسرا بیٹا ہے۔ اسلام کی نظر میں تو قیافہ کی کوئی اہمیت نہیں، لیکن چونکہ عرب والے اس پر اعتماد کرتے تھے اور جو لوگ ان حضرات کے نسب پر شبہ کرتے تھے انہیں اسی طرح کی چیزیں مطمئن کر سکتی تھیں، اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تائید غیبی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ.

۷۶۹۔ قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبدالرحمٰن' عمرو' سعید' المقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن (یعنی ہر قرن میں) پیدا کیا گیا ہے' یہاں تک کہ میں اس قرن میں پیدا ہوا جس میں کہ میں ہوں۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ کَانَ یَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرِقُوْنَ رُؤُسَهُمْ فَکَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَسْدِلُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْفِیْهِ بِشَیْءٍ ثُمَّ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ رَاْسَهٗ.

۷۷۰۔ یحیٰی' لیث' یونس ابن شہاب' عبیداللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام اپنے بال یوں ہی چھوڑے رکھتے تھے اور مشرکین اپنے سروں کے بالوں کے دو حصہ کر دیتے تھے اور اہل کتاب اپنے بال یونہی چھوڑے رکھتے تھے اور نبی علیہ السلام ان باتوں میں جن میں آپ علیہ السلام کو کوئی حکم نہیں دیا جاتا تھا' اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے' اس کے بعد رسول اللہ علیہ السلام نے اپنے سر کے بالوں کے دو حصے کر دیئے تھے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا.

۷۷۱۔ عبدان' ابوحمزہ' اعمش' ابووائل' مسروق' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نہ تو فحش گو تھے' نہ بتکلف فحش گو بننے والے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو تم سب میں زیادہ خلیق ہو۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَاخُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَهُمَا مَالَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَالنَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَیَنْتَقِمُ لَهٗ بِهَا.

۷۷۲۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام کو دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ علیہ السلام ان میں سے آسان کام کو اختیار فرما لیتے' اگر وہ گناہ نہ ہوتا' اگر وہ کام گناہ (کا سبب) ہوتا تو آپ علیہ السلام سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے تھے' اور رسول اللہ علیہ السلام نے اپنی ذات کیلئے (کبھی کسی بات میں کسی سے) انتقام نہیں لیا' مگر اللہ تعالیٰ کی حرمت کے خلاف (کوئی) کام کیا جاتا' تو آپ علیہ السلام ضرور خدا کے لئے اس کا انتقام لیتے تھے۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۷۷۳۔ سلیمان بن حرب' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَامَسِسْتُ حَرِيْرًا وَّلَا دِيْبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ اَوْعَرْفًا قَطُّ اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ اَوْعَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ.

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے دیباج اور کسی ریشم کے کپڑے کو آپ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں پایا' اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو یا کوئی عطر رسول اللہ ﷺ کے پسینہ کی خوشبو سے عمدہ پائی۔

٧٧٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَآءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِي خِدْرِهَا.

۷۷۴۔ مسدد' یحییٰ' شعبہ' قتادہ' عبداللہ بن ابی عتبہ' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمگین تھے۔

٧٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهٗ وَاِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ.

۷۷۵۔ محمد بن بشار' یحییٰ' ابن مہدی کی روایت میں یہ الفاظ زائد تھے کہ جب آپ ﷺ کو کوئی بات ناگوار پیش آتی تو اس کا اثر آپ کے چہرہ انور سے معلوم ہوتا تھا۔

٧٧٦۔ حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاعَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِلَّا تَرَكَهٗ.

۷۷۶۔ علی' شعبہ' اعمش' ابو حازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا' اگر اس کی طرف آپ ﷺ کی رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے' ورنہ اس کو چھوڑ دیتے۔

٧٧٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى نَرٰى اِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ.

۷۷۷۔ قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' جعفر بن ربیعہ' اعرج' حضرت عبداللہ بن مالک اسدی رضی اللہ عنہ سے (جن کی والدہ بحینہ تھیں) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے تھے کہ ہم آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کو دیکھ لیتے تھے۔

٧٧٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهٖ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَآءِ فَاِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ.

۷۷۸۔ عبدالاعلیٰ' یزید بن زریع' سعید' قتادہ حضرت انس سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو کسی دعا میں بجز نماز استسقاء کے نہیں اٹھاتے تھے' نماز استسقاء میں آپ ﷺ دست مبارک اتنے بلند کرتے کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی' ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

٧٧٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا

۷۷۹۔ حسن' محمد' مالک بن مغول' عون' حضرت ابو جحیفہؓ سے

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ اَبِیْ جُحَیْفَةَ ذَکَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دُفِعْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِیْ قُبَّةٍ کَانَ بِالْهَاجِرَةِ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰی بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَیْهِ یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ سَاقَیْهِ فَرَکَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّی الظُّهْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ.

روایت کرتے ہیں کہ میں اتفاق سے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا' دوپہر کا وقت تھا' اس وقت آپ ابطح میں خیمہ کے اندر تھے، بلال باہر نکلے' اذان کہی۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا' لوگ اس پر ٹوٹ پڑے' اس کے بعد بلالؓ اندر جا کر نیزہ نکال لائے اور رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے گویا میں اب بھی آپ ﷺ کی پنڈلی کی چمک دیکھ رہا ہوں پھر بلالؓ نے نیزہ گاڑ دیا' اس کے بعد آپ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں آپ ﷺ کے سامنے سے گدھے اور عورتیں گزر رہی تھیں (اس کی آپ ﷺ نے کچھ پرواہ نہیں کی)۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَلَا یُعْجِبُكَ اَبُوْ فُلَانٍ جَآءَ فَجَلَسَ اِلٰی جَانِبِ حُجْرَتِیْ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْمِعُنِیْ ذٰلِكَ وَکُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِیَ سُبْحَتِیْ وَلَوْ اَدْرَکْتُهٗ لَرَدَدْتُ عَلَیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ.

۷۷۹۔ حسن بن صباح' البزاز' سفیان' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اس طرح ٹھہر ٹھہر کر) بات کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا (حروف) کو گننا چاہتا' تو گن لیتا' لیث' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے کہا' فلاں شخص کے حال پر تمہیں تعجب نہیں ہوتا؟ وہ آیا اور میرے حجرہ کی طرف بیٹھ گیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے حالات مجھ کو سنا رہا تھا اور میں نماز میں مشغول تھی قبل اس کے کہ میں نماز تمام کروں وہ چلا گیا' اگر میں اس کو پاتی' تو ضرور اس پر رد کرتی' رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح اس قدر جلد جلد باتیں نہ کرتے تھے۔

۳۷۷ بَاب کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَیْنُهٗ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ رَوَاهُ سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۷۷۔ نیند کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سو جاتی اور دل بیدار رہتا تھا' سعید بن میناء نے رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ

۷۸۰۔ عبداللہ' مالک' سعید' حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے

عَنْ سَعِيْدِ نِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَاكَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَاتَسْاَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ لَا. تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

روایت کرتے ہیں ' انہوں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا ' کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کتنی رکعت نماز پڑھتے تھے ؟۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ' آپ ﷺ گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے ' نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں ' آپ چار رکعت پڑھتے تھے ' اس کی خوبی اور درازی کی کیفیت نہ پوچھو ' پھر چار رکعت نماز پڑھتے تھے ' تم ان کی خوبی اور درازی کی کیفیت نہ پوچھو ' اس کے بعد تین رکعت پڑھتے تھے میں نے عرض کیا ' یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں۔ فرمایا میری آنکھ سو جاتی ہے، لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِيْ مَسْجِدِالْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ اٰخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَآئُوْا لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يُرٰى قَلْبُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَآءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ.

۷۸۱۔ اسمٰعیل ' برادر اسمٰعیل ' سلیمان ' شریک ' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ہم سے اس رات کی کیفیت بیان کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے معراج ہوئی ' وحی نازل ہونے سے پیشتر تین شخص آپ ﷺ کے پاس آئے (اس وقت) آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے، تو ان تین شخصوں میں سے ایک نے کہا کہ وہ کون شخص ہیں، دوسرے نے کہا جو درمیان میں ہیں وہی سب سے بہتر ہیں اور تیسرے نے کہا جو ان سب میں بہتر ہو۔ اسی کو لو ' بس اتنی ہی باتیں ہوئی تھیں کہ وہ غائب ہو گئے آپ ﷺ نے ان کو نہیں دیکھا پھر دوسری رات کو وہ آئے اس حالت میں آپ ﷺ کا قلب جاگ رہا تھا آپ ﷺ کی ظاہری آنکھیں سو جاتی تھیں، اور آپ ﷺ کا قلب نہیں سوتا تھا تمام انبیاء کا یہی حال ہے کہ ان کی آنکھیں سو جاتی ہیں، اور ان کے قلب نہیں سوتے، پھر جبریل نے پورا انتظام و اہتمام اپنے ذمہ لیا، اس کے بعد وہ آپ ﷺ کو آسمان کی طرف چڑھا لے گیا۔

۳۷۸ بَاب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ.

باب ۳۷۸۔ اسلام میں نبوت کی علامتوں کا بیان۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ سَمِعْتُ اَبَارَجَآءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَاَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ اَعْيُنُهُمْ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ اِسْتَيْقَظَ مِنْ م

۷۸۲۔ ابوالولید ' سلم ' ابو رجاء ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ کسی سفر میں ہم (صحابہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ' رات بھر چلتے رہے، جب صبح نزدیک ہوئی، تو سب نے قیام کیا، پھر نیند ان پر اتنی غالب ہوئی کہ سورج بلند ہو گیا، سب سے پہلے جو شخص بیدار ہوا وہ ابو بکر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند سے بیدار نہ کیا جاتا تھا ' یہاں تک

مَنَامِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتّٰى يَسْتَيْقَظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَاْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتّٰى اِسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَافُلَانُ مَايَمْنَعُكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ اِنَّهٗ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ اَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ فَقُلْنَا اِنْطَلِقِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ اَمْرِهَا حَتّٰى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَتْنَا غَيْرَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَاَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَا وَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَّعَنَا وَاِدَاوَةٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَّهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوْا مَاعِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰى اَتَتْ اَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيْتُ اَسْحَرَ النَّاسِ اَوْهُوَ نَبِيٌّ كَمَازَ عَمُوْا فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوْا.

کہ آپ ﷺ خود بیدار ہوں، پھر عمر بیدار ہوئے اس کے بعد ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے پھر آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ قوم میں سے ایک آدمی علیحدہ رہا' اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے فلاں! تجھ کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے باز رکھا؟ اس نے عرض کیا مجھے جنابت پیش آگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مٹی سے تیمم کر لو! اس کے بعد اس نے نماز ادا کی اور مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کے ہمراہ آگے بھیج دیا' ہم لوگ سخت پیاسے تھے' لیکن چلے جا رہے تھے۔ اچانک ہم کو ایک عورت ملی جو اپنے دو پیر بڑی مشکوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھی۔ ہم نے اس عورت سے پوچھا پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا پانی نہیں ہے۔ ہم نے دریافت کیا تیرے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اس نے کہا ایک دن رات کا! پھر ہم نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل۔ اس نے کہا کون رسول اللہ؟ ہم اس کو مجبور کر کے آپ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ سے بھی اس نے ویسا کہا جیسا ہم سے کہا تھا اور آپ ﷺ سے اس نے یہ بھی بیان کیا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے' آپ ﷺ نے اس کی دونوں مشکوں کے کھولنے کا حکم دیا۔ اور ان کے دہانہ پر ہاتھ پھیرا، چنانچہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے خوب پانی پیا اور ہم سب سیر اب ہو گئے اور ہم نے جس قدر مشکیں اور برتن ہمارے پاس تھے' سب بھر لئے صرف ہم نے اونٹوں کو پانی نہ پلایا پھر بھی اس کی مشک زیادہ بھری ہونے کی وجہ سے پھٹنے والی تھی، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا جو کچھ پاس ہے۔ لے آؤ چنانچہ اس کے لئے روٹی کے ٹکڑے اور چھوہارے جمع کر دیئے گئے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس گئی اور اس نے کہا! میں نے ایک بڑے جادوگر کو دیکھا، لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ نبی ہے۔ اللہ نے اس کے ذریعے اس گاؤں کے لوگوں کو ہدایت کی وہ بھی مسلمان ہو گئی اور وہ سب بھی مسلمان ہو گئے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۷۸۳۔ محمد' ابو عدی' سعید' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَآءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَآءِ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِی الْاِنَآءِ فَجَعَلَ الْمَآءُ یَنْبُعُ مِنْ م بَیْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْزُهَآءَ ثَلٰثَمِائَةٍ ۔

روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ کے بازار کے نزدیک) مقام زوراء میں تشریف فرما تھے' اس برتن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے ابلنے لگا، جس سے تمام لوگوں نے وضو کر لیا' قتادہؓ کہتے ہیں' میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ تم لوگ کس قدر تھے، انہوں نے کہا تین سو یا تین سو کے قریب۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوْءُ فَلَمْ یَجِدُوْهُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ یَّتَوَضَّاُوْا مِنْهُ فَرَاَیْتُ الْمَآءَ یَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰی تَوَضَّاُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

۷۸۴۔ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' اسحاق' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا' لوگوں نے وضو کے واسطے پانی تلاش کیا مگر جب پانی نہ ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ تھوڑا سا پانی لایا گیا' تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں' تو میں نے پانی کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے ابلتا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَخَارِجِهٖ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَانْطَلَقُوْا یَسِیْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ یَجِدُوْا مَآءً یَّتَوَضَّاُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ یَسِیْرٍ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ عَلَی الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّاُوْا فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ حَتّٰی بَلَغُوْا فِیْمَا یُرِیْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَکَانُوْا سَبْعِیْنَ اَوْنَحْوَهٗ ۔

۷۸۵۔ عبدالرحمٰن بن مبارک' حزم' حسن' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر میں باہر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے۔ چلتے چلتے نماز کا وقت آگیا تو ان کو وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ملا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور ایک پیالہ جس میں تھوڑا سا پانی تھا لے آیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا اور وضو فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چار انگلیاں پیالہ کے اوپر رکھ دیں اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو' چنانچہ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا اور وہ سب ستر یا ستر کے قریب آدمی تھے۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ یَزِیْدَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۷۸۶۔ عبداللہ' یزید' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا (ایک دفعہ) نماز کا وقت آگیا۔ تو پانی نہ تھا تو

حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاءَ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَضَمَّ اَصَابِعَهٗ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

جس شخص کا گھر مسجد کے قریب تھا۔ وہ وضو کرنے چلا گیا۔ اور کچھ آدمی باقی رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن پتھر کا لایا گیا۔ جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اسکے اندر پھیلانا چاہا لیکن وہ برتن چھوٹا تھا۔ آپ ﷺ اسمیں اپنا ہاتھ نہ پھیلا سکے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملالیں۔ اور ان کو اس برتن کے اندر رکھ لیا۔ پس تمام آدمیوں نے وضو کر لیا میں نے پوچھا وہ لوگ کتنے تھے حضرت انس نے فرمایا اسی آدمی تھے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهٗ فَقَالَ مَالَكُمْ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّاُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَابَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْكُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۷۸۷۔ موسیٰ، عبدالعزیز، حصین، سالم بن ابی جعد، حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقعہ میں لوگ پیاسے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھاگل تھی، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ جب آپ ﷺ وضو کر چکے، تو لوگ اس کی طرف جھکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ عرض کیا ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے، صرف یہی پانی ہے۔ جو آپ ﷺ کی چھاگل میں ہے۔ جو کافی نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل پر رکھ دیا اور پانی اس کے اندر سے ابلنے لگا۔ آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے گویا پانی کے چشمے جاری ہو گئے، چنانچہ ہم سب نے پیا اور وضو کیا میں نے دریافت کیا۔ تم سب کتنے آدمی تھے؟ حضرت جابر نے کہا کہ اگر ہم ایک لاکھ ہوتے، تب بھی وہ پانی کافی ہوتا۔ اس وقت ہم پندرہ سو تھے۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَّةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا وَرَوِيَتْ اَوْصَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

۷۸۸۔ مالک، اسرائیل، ابواسحٰق، حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حدیبیہ کے واقعہ میں ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اس کے اندر سے پانی کھینچا یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ پانی نہ رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ کنویں پر تشریف لائے اور کنویں کے کنارے بیٹھ کر پانی (کا برتن) منگایا اور کلی کر کے کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر میں ہم نے کنویں کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا۔ ہم نے خوب پانی پیا اور سیراب ہو گئے اور ہمارے مویشی بھی سیراب ہو گئے۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ

۷۸۹۔ عبداللہ، مالک، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ ابو طلحہؓ (انسؓ کی والدہ کے دوسرے شوہر) نے ام سلیم (انس کی والدہ)

لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَااُمَّ سُلَيْمٍ قَدْجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَانُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَااُمَّ سُلَيْمٍ مَاعِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزَ فَاَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

سے کہا کہ میں نے (آج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو کمزور اور سست پایا ہے۔ میرے خیال میں آپ ﷺ بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز ہے؟ ام سلیمؓ نے کہا ہاں ہے' یہ کہہ کر ام سلیم نے جو کی چند روٹیاں نکالیں۔ پھر اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور چھپا کر میرے ہاتھ میں دے دیں۔ اور کچھ اوڑھنی مجھے اڑھا دی اس کے بعد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا۔ آپ ﷺ کے ہمراہ اور لوگ بھی تھے۔ بس میں (خاموش) کھڑا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں! پھر دریافت کیا کھانا دے کر بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے لوگوں سے جو آپ ﷺ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ اٹھو چلو! آپ ﷺ (بمعہ لوگوں کے) چلے میں بھی آپ ﷺ کے آگے آگے چلا اور ابو طلحہ کے پاس پہنچ کر آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دی ابو طلحہؓ نے ام سلیم سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ ہمارے پاس تشریف لا رہے ہیں۔ اور اتنا سامان نہیں کہ ہم ان (سب کو) کھلا سکیں ام سلیم نے کہا! اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ابو طلحہؓ (استقبال کے لئے) گھر سے باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تشریف لائے' پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آو۔ ام سلیم وہی روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ کو حکم دیا کہ وہ ان کے ٹکڑے کریں۔ (چنانچہ ان کو ریزہ ریزہ کیا گیا) اور ام سلیم نے کپی میں سے گھی نچوڑا جو سالن ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھ کر دم کر دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حکم دیا کہ دس دس آدمیوں کو بلاؤ' چنانچہ دس آدمیوں کو بلا کر کھانے کی اجازت دی گئی اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھالیا' پھر جب یہ اٹھ گئے تو دس کو اور بلایا گیا۔ یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے پیٹ بھر کر کھالیا یہ سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا

۷۹۰۔ محمد' احمد' اسرائیل' منصور' ابراہیم' علقمہ حضرت عبداللہؓ (بن

اَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّالْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُوْا بِاِنَآءٍ فِيْهِ مَآءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبَعُ مِنْ م بَيْنِ اَصَابِعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ .

مسعود) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ (یعنی صحابہ) آیات قران یا معجزات نبوی کو باعث برکت قرار دیتے تھے، اور تم لوگ باعث خوف (یعنی کافروں کے ڈرانے کا سبب) سمجھتے ہو۔ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ کہ پانی کم ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کہیں سے تھوڑا سا بچا ہوا پانی لاؤ، چنانچہ صحابہ ایک برتن جس میں تھوڑا سا بچا ہوا پانی تھا لائے۔ آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا اور فرمایا! پاک کرنے والے بابرکت پانی کی طرف آؤ۔ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی ابل رہا ہے اور ہم کھانے کی تسبیح بھی (بطور معجزہ کبھی کبھی) سنا کرتے تھے، جو کھایا جاتا تھا۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَّلَيْسَ عِنْدِيْ اِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهٗ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِيَ لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَآءُ فَمَشٰى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِّنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ اٰخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوْهُ فَاَوْفَاهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُمْ .

۷۹۱۔ ابو نعیم، زکریا، عامر، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور ان پر کچھ قرض تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے والد نے اپنے اوپر کچھ قرض چھوڑا ہے۔ اور میرے پاس بجز اس کے جو ان کے کھجور کے درختوں سے پیدا ہو کچھ نہیں ہے۔ اور اس کی پیداوار کئی سال سال تک ان کے قرضہ کی ادائیگی کے لئے کافی نہ ہو گی لہٰذا آپ ﷺ میرے ساتھ چلئے تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ چنانچہ حضور تشریف لے گئے اور ان کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک کے گرد گھومے اور دعا کی، پھر دوسرے ڈھیر پر (ایسا ہی کیا) اس کے بعد ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ چھوہارے نکالو، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا قرض پورا کر دیا اور جتنا ان کو دیا اتنے چھوہارے بچ بھی رہے۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْسَادِسٍ

۷۹۲۔ موسیٰ، معتمر، ابو عثمان، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اصحابؓ صفہ مفلس اور فقیر لوگ تھے، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ ایک تیسرا آدمی (ان میں سے) لے جائے۔ اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچویں اور اس سے زیادہ ہو تو چھٹے کو لے جائے۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو

اَوْ كَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِيْ وَاُمِّيْ وَلَا اَدْرِيْ هَلْ قَالَ اِمْرَاَتِيْ وَخَادِمِيْ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّاَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَامَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْضَيْفِكَ قَالَ اَوْ عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ قَدْ عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ يَاغُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا وَقَالَ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَاكُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِذَا شَيْءٌ اَوْاَكْثَرُ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ يَااُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ اِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ اَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْكَمَا قَالَ.

لے گئے حضرت ابو بکرؓ کے گھر میں تین آدمی تھے میرے والد اور میری والدہ اور ایک خادم جو ہمارا اور ابو بکرؓ کا مشترک تھا (اس رات کو) ابو بکرؓ نے شب کا کھانا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھایا، پھر وہیں توقف کیا اور عشاء کی نماز بھی وہیں پڑھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس ٹھہرے رہے، اس کے بعد بہت رات گئے گھر لوٹے تو ان سے ان کی بیوی نے کہا۔ آپ کو اپنے مہمانوں کا خیال نہ آیا۔ ابو بکرؓ نے کہا کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا ہے؟ ان کی بیوی نے کہا انہوں نے اس وقت تک کھانا کھانے سے انکار کیا، جب تک تم نہ آجاؤ۔ لوگوں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا، مگر انہوں نے نہ مانا (عبدالرحمٰن کہتے ہیں) میں تو مارے خوف کے چھپ رہا، ابو بکر نے کہا ارے غنثر (یہ ایک سخت کلمہ ہے جو ڈانٹ ڈپٹ کے وقت بولا جاتا ہے) پھر انہوں نے مجھے بہت سخت کہا اور کہا تم لوگ کھاؤ میں اس کھانے کو ہرگز نہ کھاؤں گا عبدالرحمٰن کہتے ہیں خدا کی قسم ہم جو لقمہ اس کے نیچے سے اٹھاتے اس سے زیادہ بڑھ جاتا ہے (یعنی جس جگہ سے کھانا اٹھاتے تھے وہ خالی ہونے کی بجائے کھانے سے بھر جاتی اور کھانے میں زیادتی ہو جاتی تھی یہاں تک کہ سب لوگ شکم سیر ہو گئے اور وہ کھانا اس سے بھی تین گنا زیادہ ہو گیا۔ ابو بکرؓ نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن! یہ کھانا تو پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا اپنی ٹھنڈی آنکھ کی قسم ہے۔ بے شک وہ کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ پھر ابو بکرؓ نے اس میں سے کھایا اور کہا وہ قسم شیطان کی وجہ سے تھی اس کے بعد اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے صبح تک وہ کھانا حضرت کے ہاں رہا ہمارے اور کچھ لوگوں کے درمیان معاہدہ تھا جب مدت معاہدہ گزر گئی تو ہم نے بارہ آدمی حکم اور جج بنائے ان میں ہر شخص کے ساتھ کچھ لوگ تھے، خدا معلوم ہر شخص کے ہمراہ کتنے آدمی تھے۔ بہر حال پانچوں کے ساتھ ان لوگوں کو بھیجا گیا عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اسی کھانے میں سے سب لوگوں نے کھایا۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ وَّعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

۷۹۳۔ مسدد، عبدالعزیز، انس، یونس، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (ایک) مرتبہ قحط پڑا۔ ان ہی ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم جمعہ

قَحطٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ اِذْقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّيَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ اَنَسٌ وَّاَنَّ السَّمَآءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ اَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَآءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَآءَ حَتّٰی اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطِرُ اِلَی الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْغَيْرُهٗ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسُهٗ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ اِلَی السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَاَنَّهٗ اِكْلِيْلٌ .

کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے، کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ گھوڑے مر گئے بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ خدا تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمایئے کہ وہ آب رحمت برسائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے اور دعا کی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں اس وقت آسمان شیشے کی طرح بالکل صاف تھا اس پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔ ایک ہوا چلی بادل آئے اور آسمان نے اپنا منہ کھول دیا اتنی بارش ہوئی کہ ہم پانی میں اپنے گھر پہنچے اور دوسرے جمعہ تک برابر بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ اسی شخص نے کھڑے ہو کر کہا یارسول اللہ مکانات گر پڑے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ پانی کو روک دے۔ تو آپ ﷺ مسکرائے' اس کے بعد فرمایا ہمارے آس پاس برس ہمارے اوپر نہ برس۔ بس میں نے ابر کی طرف دیکھا کہ وہ مدینہ کے آس پاس ہٹ گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ بادلوں کے درمیان تاج کی طرح نظر آرہا ہے۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ وَاِسْمُهٗ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ اَخُوْاَبِیْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَا فِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَخْطُبُ اِلٰی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ اِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ عَبْدُالْحَمِيْدِ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا وَرَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ .

۷۹۴۔ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ بن کثیر' ابو غسان' ابو حفص' عمر بن العلاء' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی لکڑی سے ٹیک لگا کے خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے تو یہ ستون زار قطار رونے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اپنا دست مبارک اس پر پھیرا۔ عبدالحمید' عثمان بن عمر' معاذ بن العلاء نافع سے اسی طرح روایت کرتے ہیں (نیز) ابو عاصم ابن ابی رواد' نافع' ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ ابْنِ اَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰی شَجَرَةٍ اَوْنَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَوْ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ

۷۹۵۔ ابو نعیم' عبدالواحد بن ایمن' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے وقت ایک کھجور کے درخت کے تنا سے کمر لگا لیتے تھے، تو ایک انصاری عورت یا کسی مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ کے لئے منبر کیوں نہ بنا دیں فرمایا اگر چاہو (تو بنا دو) چنانچہ ان لوگوں نے آپ کے لئے منبر بنا دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ

اِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا اِلَيْهِ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِيْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا.

ﷺ منبر پر تشریف لے گئے کھجور کی لکڑی کا وہ ٹکڑا بچوں کی طرح رونے اور چلانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اتر کر اس لکڑی کو (سینہ سے) لگالیا وہ ایسی آواز سے رونے لگا جس طرح وہ بچہ روئے جو چپ کرایا جاتا ہے حضرت جابرؓ کہتے ہیں وہ اس ذکر کی یاد میں رونے لگا جو اس کے پاس ہوا کرتا تھا۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوْفًا عَلٰى جُذُوْعٍ مِّنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ اِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ لِجِذْعٍ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

۷۹۶۔ اسمٰعیل، سلیمان، یحییٰ، حفص، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابرؓ بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ (ابتداء میں) مسجد (نبوی) کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کے ایک ستون سے سہارا لگا لیتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کی وجہ سے ہم نے اس کھجور کے ستون سے ایک آواز سنی مثل اونٹنی کی آواز کے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے، اور آپ ﷺ نے دست مبارک اس پر رکھا تو وہ چپ ہوا۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا وَآئِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ لَجَرِيٌّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ وَلٰكِنَّ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا اَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا

۷۹۷۔ محمد، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو وائل کو حذیفہؓ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمرؓ نے ایک دن کہا کہ فتنہ کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول تم سب میں کس کو زیادہ یاد ہے۔ حذیفہؓ نے کہا مجھے اسی طرح یاد ہے جس طرح رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیان کرو۔ بے شک تم بڑے جری ہو۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا فتنہ اس کے اہل خانہ اور مال، اور اس کے پڑوسی میں ہے، جو نماز صدقہ خیرات اور اچھے کام کرنے اور بری بات کے منع کرنے سے رفع ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی طرح موجیں مارے گا حذیفہؓ نے کہا کہ امیر المومنین! آپ کو اس فتنہ کا کچھ خوف نہیں، بے شک آپ کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا حذیفہؓ نے کہا جی ہاں! توڑا جائے

قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ اَوْيُكسَرُ؟ قَالَ لَا بَلْ يُكسَرُ قَالَ ذَاكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدِ اللَّيْلَةَ اَنِّىْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَّيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَّسْئَالَهٗ وَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَئَا لَهٗ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ.

گا۔(۱) حضرت عمرؓ نے کہا پھر وہ اس قابل ہو گا کہ کبھی بند نہ کیا جائے۔ ہم لوگوں نے (حذیفہؓ سے) پوچھا کیا حضرت عمرؓ اس دروازہ کو جانتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! وہ اسی طرح جانتے تھے جس طرح تم کل کے بعد رات کا یقین رکھتے ہو۔ میں نے ان سے ایک ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں شک نہ تھا پھر ہمیں ان سے زیادہ پوچھتے ہوئے خوف معلوم ہوا! اور ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے دریافت کیا وہ دروازہ کون تھا' حذیفہؓ نے کہا وہ حضرت عمرؓ کی ذات تھی۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِّعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِّهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُ هُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِ كُمْ زَمَانٌ لَاَنْ يَّرَانِىْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ وَمَا لِهٖ.

۷۹۸۔ ابوالیمان' شعیب' ابوزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی، جب تک تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرو جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی اور جب تک تم ترکوں سے قتال نہ کرو گے۔ جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے ناکیں چپٹی ہوں گی گویا ان کے چہرے پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں' اور تم ان میں سے اچھے اشخاص کو بھی پاؤ گے کہ وہ سب سے زیادہ اس خلافت سے نفرت کرنے والا ہو گا یہاں تک کہ اس کو مجبور کیا جائے گا لوگوں کی مثال معدن اور کان کی طرح ہے ان میں جو لوگ زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے' وہی اسلام میں بھی اچھے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس کو میرا دیکھنا اس کے گھر والوں اور مال سے زیادہ پسند و مرغوب ہو گا۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكَرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَالْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ تَابَعَهٗ غَيْرُهٗ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ.

۷۹۹۔ یحیٰی' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' قیامت نہ آئے گی' جب تک خوز اور کرمان سے تم جنگ نہ کر لو گے، یہ عجمی ہیں ان کے چہرے سرخ' ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی گویا ان کے چہرے پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے' یحیٰی کے علاوہ دوسروں نے عبدالرزاق سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۸۰۰۔ علی بن عبداللہ' سفیان' اسمٰعیل' قیس سے روایت ہے انہوں

(۱) دروازے سے مراد خود حضرت عمرؓ کی ذات ہے کہ جب تک وہ موجود ہیں، امت فتنوں (یعنی باہمی اختلافات) سے محفوظ ہے۔ دروازہ کھولا جائے تو دوبارہ بند کیا جا سکتا ہے، توڑ دیا جائے تو دوبارہ بند نہیں کیا جا سکتا، اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ فتنوں کا جو سلسلہ شروع ہو گا پھر وہ منقطع نہیں ہو گا۔

قَالَ قَالَ اِسمَاعِيلُ اَخبَرَنِىْ قَيسٌ قَالَ اَتَيْنَا اَبَاهُرَيرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ثَلاثَ سِنِيْنَ لَمْ اَكُنْ فِىْ سِنِىَّ اَحرَصَ عَلٰى اَنْ اَعِىَ الْحَدِيْثَ مِنْهُ فِيْهِنَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَازِرُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ اَهْلُ الْبَازِرِ .

نے کہا ہم (ایک مرتبہ) حضرت ابوہریرہؓ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تین سال صرف کئے، اپنی تمام عمر میں حدیث یاد کرنے کا مجھے اس قدر شوق نہ تھا، جس قدر ان تین سال میں اشتیاق بڑھ گیا۔ میں نے آپ ﷺ کو اپنے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے یہ سنا کہ قیامت سے پہلے تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے، جس کی جوتیاں بالدار ہوں گی اور وہی اہل عجم ہیں۔

٨٠١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وَتُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ .

۸۰۱۔ سلیمان بن حرب، جریر بن حازم، حسن، حضرت عمرؓ بن تغلب سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی جوتیاں بال دار ہوں گی اور ایسی قوم سے بھی لڑو گے جن کے چہرے گویا تہ بہ تہ (چمڑے کی) ڈھالیں ہیں۔

٨٠٢۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَقُوْلُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِىٌّ وَّرَآئِىْ فَاقْتُلْهُ .

۸۰۲۔ حکم، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت عبداللہؓ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ یہودی تم سے جنگ کریں گے۔ پھر تم ان پر غالب آجاؤ گے، یہاں تک کہ (یہودی پتھر کے پیچھے چھپتا پھرے گا) پتھر تم سے کہیں گے کہ اے مسلمان! ادھر آ میرے پیچھے یہ یہودی (چھپا بیٹھا) ہے اس کو موت کے گھاٹ اتار دے۔

٨٠٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ .

۸۰۳۔ قتیبہ، سفیان، عمرو، جابر، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ وہ کہیں گے ہاں تو ان کو فتح دی جائے گی پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت سے فیض یاب ہوا ہے؟ وہ کہیں گے ہاں موجود ہیں۔ تو ان کو بھی فتح دے دی جائے گی۔

٨٠٤۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِىُّ اَخْبَرَنَا مُحِلُّ ابْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ

۸۰۴۔ محمد بن حکم، نضر، سعد، محل، حضرت عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاقہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْاَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ اٰخَرُ فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَاعَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَاتَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ قُلْتُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِيْ فَاَيْنَ دُعَّارُ طَيِّءٍ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْفِضَّةٍ يَّطْلُبُ مَنْ يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدً يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ مِنْهُ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلُ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْبِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَاتَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اِفْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ .

کی شکایت کی، دوسرے نے آپ کے پاس آکر ڈاکہ زنی کی شکایت کی، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا عدی کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا میں نے وہ جگہ نہیں دیکھی لیکن اس کا محل وقوع مجھے معلوم ہے۔ فرمایا اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی، تو یقیناً تم دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا عورت حیرہ سے چل کر کعبہ کا طواف کرے گی۔ خدا کے علاوہ اس کو کسی کا خوف نہ ہو گا میں نے اپنے جی میں کہا (قبیلہ) طے کے ڈاکو کدھر جائیں گے۔ جنہوں نے تمام شہروں میں آگ لگا رکھی ہے، آپ نے فرمایا تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو یقیناً تم کسریٰ کے خزانوں کو فتح کروگے۔ میں نے دریافت کیا کسریٰ بن ہرمز آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں (کسریٰ بن ہرمز) اور اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو یقیناً تم دیکھ لوگے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور ایسے آدمی کو تلاش کرے گا، جو اسے لے لے، لیکن اس کو کوئی نہ ملے گا جو یہ رقم لے لے۔ یقیناً تم میں سے ہر شخص قیامت میں اللہ سے ملے گا (اس وقت) اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ جو اس کی گفتگو کا ترجمہ کرے۔ خدا تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا میں نے تیرے پاس رسول نہ بھیجا تھا جو تجھے تبلیغ کرتا؟ وہ عرض کرے گا ہاں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال وزر اور فرزند سے نہیں نوازا تھا؟ وہ عرض کرے گا ہاں! پھر وہ اپنی داہنی جانب دیکھے گا دوزخ کے سوا کچھ نہ دیکھے گا۔ حضرت عدیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آگ سے بچو اگرچہ چھوارے کا ایک ٹکڑا ہی سہی یہ بھی نہ ہو سکے تو کوئی عمدہ بات کہہ کر ہی سہی۔ عدیؓ کہتے ہیں میں نے بڑھیا کو دیکھ لیا کہ حیرہ سے سفر شروع کرتی ہے اور کعبہ کا طواف کرتی ہے اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں تھا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے، اگر تم لوگوں کی زندگی زیادہ ہوئی تو جو کچھ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا لے کر نکلے تو تم یہ بھی دیکھ لوگے۔

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْمُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عبداللہ، ابو عاصم، سعدان بن بشیر، ابو مجاہد، محل بن خلیفہ، حضرت عدیؓ سے کنت عندالنبی کے الفاظ بیان کرتے ہیں۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ شُرَحْبِیْلَ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْكُمْ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَااَخَافُ بَعْدِیْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا۔

۸۰۵۔ سعید‘ لیث‘ یزید‘ ابوالخیر‘ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے‘ اس کے بعد منبر پر تشریف لا کر فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور گواہ ہوں اور خدا کی قسم میں اس وقت حوض کوثر کی طرف دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھ کو تمام روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔ خدا کی قسم میں اپنے بعد تمہارے مشرک ہو جانے کا خوف نہیں کرتا بلکہ اس بات سے ڈر رہا ہوں کہ تم صرف دنیا میں لگ جاؤ۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی اِنِّیْ اَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

۸۰۶۔ ابو نعیم‘ ابن عیینہ‘ زہری‘ عروہ‘ حضرت اسامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) مدینہ کے بلند ٹیلہ پر چڑھ کر (صحابہ کو مخاطب کر کے) فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں‘ جس طرح مینہ برستا ہے۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ زَیْنَبَ ابْنَةَ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ بِنْتَ اَبِیْ سُفْیَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَزِعًا یَّقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلَ هٰذَا وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهٖ وَبِالَّتِیْ تَلِیْهَا فَقَالَتْ زَیْنَبُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ وَعَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَتْنِیْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَآئِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ۔

۸۰۷۔ ابو الیمان‘ شعیب‘ زہری‘ عروہ بن زبیر‘ زینب‘ ام حبیبہ حضرت زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) خوف کی حالت میں یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ لا الہ الا اللہ‘ عرب کی خرابی ہو گئی۔ اس شر سے جو نزدیک آ گیا ہے‘ یاجوج ماجوج نے دیوار میں اس قدر سوراخ کر لیا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کا حلقہ بنا کر بتایا‘ حضرت زینبؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! جس وقت برائی زیادہ پھیل جائے گی ایک دوسری روایت میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہو کر فرمایا کہ سبحان اللہ کس قدر خزانے نازل کئے گئے ہیں اور کس قدر فتنے لائے گئے ہیں۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

۸۰۸۔ ابو نعیم‘ عبدالعزیز بن ابی سلمہ‘ عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ ان کے والد‘ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

اَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَاَصْلِحْهَا وَاَصْلِحْ رُعَامَهَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ الْغَنَمُ فِیْهِ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ اَوْسَعَفَ الْجِبَالِ فِیْ مَوَاقِعِ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ .

ہیں انہوں نے فرمایا میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں کو پسند کرتے ہو اور ان کو پالتے ہو تم ان کی ہر طرح نگہداشت کرو، ان کی بیماری کا خیال رکھو۔ اس لئے کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا، جس میں مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی کہ ان کو لے کر پہاڑ کے دروں میں پانی برسنے کی جگہوں میں چلا جائے گا اور فتنوں سے بھاگ کر اپنے دین کو بچالے گا۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ وَمَنْ یُّشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاءً اَوْمَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِیْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِیَةَ مِثْلَ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ یَزِیْدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَّنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ .

۸۰۹۔ عبدالعزیز الاویسی' ابراہیم' صالح بن کیسان' ابن شہاب' ابن المسیب' ابی سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا، ان فتنوں کے زمانہ میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے، اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے، جو شخص ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا (اس زمانہ میں) اگر کوئی پناہ کی جگہ پائے تو وہاں جاکر پناہ حاصل کرلے، ابن شہاب' ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث' عبدالرحمٰن بن مطیع بن الاسود' نوفل بن معاویہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے (۱) کہ جس شخص سے وہ فوت ہو جائے تو گویا اس کا گھربار اور مال و متاع اس سے چھین لیا گیا۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اُثْرَةٌ وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْكُمْ تَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَكُمْ .

۸۱۰۔ محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' زید بن وہب' حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور چند باتیں ایسی ہوں گی جن کو تم برا سمجھو گے، صحابہؓ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا تم پر جو حق ان کا ہو وہ ادا کرو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا

۸۱۱۔ محمد بن عبدالرحیم' ابومعمر' اسمٰعیل بن ابراہیم' ابواسامہ' شعبہ

(۱) اس سے مراد نماز عصر ہے جیسا کہ ایک دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔

اَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ اَبَازُرْعَةِ.

ابو تیاح' ابو زرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قبیلہ قریش عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا صحابہؓ کرام نے عرض کیا پھر آپ ﷺ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کاش لوگ ان سے علیحدہ رہتے۔ محمود نے کہا کہ بذریعہ ابو داؤد' شعبہ' ابو تیاح ابو زرعہ سے میں نے سنا۔

حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمَكِّيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدِ الْاَمَوِيُّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ.

احمد بن محمد المکی' عمرو بن یحییٰ بن سعید الاموی' ان کے دادا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے صادق و مصدوق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھ ہے مروان نے کہا چند نوجوانوں کے ہاتھ میں، حضرت ابوہریرہؓ نے کہا اگر تو چاہے تو میں ان کے نام بھی تجھ کو بتلا دوں۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَآءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَّهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ اِلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ

۸۱۲۔ یحییٰ' ولید' ابن جابر' بسر' ابو ادریس سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہؓ بن یمان کو یہ کہتے ہوئے سنا لوگ (اکثر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی بابت دریافت کرتے رہتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر اور فتنوں کی بابت پوچھا کرتا تھا اس خیال سے کہ کہیں میں کسی شر و فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ ایک روز میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں گرفتار اور شر میں مبتلا تھے پھر خداوند تعالیٰ نے ہم کو اس بھلائی (یعنی اسلام) سے سرفراز کیا' کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی پیش آنے والی ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا اس بدی و برائی کے بعد بھی بھلائی ہو گی؟ فرمایا ہاں! لیکن اس میں کدورتیں ہوں گی۔ میں نے عرض کیا وہ کدورت کیا ہو گی؟ فرمایا کدورت سے مراد وہ لوگ ہیں جو میرے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کر کے اور لوگوں کو میری راہ کے خلاف راہ بتائیں گے' تو ان میں دین بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف امور بھی ہیں۔ عرض کیا' کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہو گی؟ فرمایا ہاں! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلائیں گے جو ان کی بات مان لیں گے وہ ان کو دوزخ

اَدْرَكَنِىْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ .

میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کا حال مجھ سے بیان فرمائیے؟ فرمایا وہ ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے۔ میں نے عرض کیا اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ ﷺ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو اور ان کے امام کی اطاعت کرو، میں نے عرض کیا کہ اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور امام بھی نہ ہو۔ (تو کیا کروں) فرمایا تو ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھے کسی درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تجھ کو موت آجائے۔

٨١٣۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ .

۸۱۳۔ حکم بن نافع' شعیب' زہری' ابو سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دو گروہوں میں جنگ ہو گی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا۔

٨١٤۔ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَّلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

۸۱۴۔ عبداللہ بن محمد' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دو گروہ آپس میں لڑیں گے' ان کے درمیان جنگ عظیم ہو گی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا۔ اور اس وقت تک قیامت نہ ہو گی جب تک تقریباً تیس جھوٹ بولنے والے دجال پیدا نہ ہوں گے' اور وہ سب یہی دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول اور پیغمبر ہیں۔

٨١٥۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّىْ فِيْهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ

۸۱۵۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' ابو سلمہ' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ کچھ مال تقسیم کر رہے تھے' کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ جو قبیلہ بنی تمیم کا ایک شخص تھا حاضر ہوا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! انصاف کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون ہے جو انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو بہت ناکام و نامراد ہوں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں فرمایا اسکو رہنے دو اس کے چند ساتھی ایسے ہیں جن کی نمازوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں کو حقیر

اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرَ اِلٰى رِصَافِهٖ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ .

سمجھو گے۔ اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزہ کو کمتر وہ قرآن کی تلاوت کریں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے اس کے پکڑنے کی جگہ دیکھی جائے، تو اس میں کوئی چیز معلوم نہ ہو گی۔ اس کے پر دیکھے جائیں تو ان میں کوئی چیز معلوم نہ ہو گی۔ اس کے پر اور پکڑنے کی جگہ کے درمیانی مقام کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز دکھائی نہ دے گی حالانکہ وہ گندگی اور خون سے ہو کر گزرا ہے، ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ آدمی ہو گا اس کا ایک مونڈھا عورت کے پستان یا پھڑکتے ہوئے گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہو گا جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گا تو یہ ظاہر ہوں گے۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور یہ کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے۔ میں ان کے ساتھ تھا، انہوں نے حکم دیا وہ شخص تلاش کر کے لایا گیا، میں نے اس میں وہی خصوصیات پائیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں بیان فرمایا تھا۔

٨١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَآءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

٨١٦۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، خیثمہ، حضرت سوید بن غفلہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں تو بے شک یہ بات، کہ میں آسمان سے گر پڑوں مجھ کو زیادہ پسند ہے، بہ نسبت اس کے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا بہتان باندھوں اور جب تم سے میں وہ باتیں بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہیں تو بے شک لڑائی ایک فریب ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ نو عمر بے وقوف ہوں گے جو تمام مخلوق سے بہترین باتیں کریں گے، وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے ایمان ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا جب تم ان سے ملو تو ان کو قتل کر دینا قیامت کے روز اس شخص کے لئے بڑا اجر ہے جو ان کو قتل کر دے گا۔

٨١٧۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا

٨١٧۔ محمد، یحییٰ، اسمعیل، قیس، حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ

يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهٗ اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَآءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَادُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰى حَضْرَ مَوْتَ لَايَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ .

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت بطور شکایت کے عرض کیا جب کہ آپ اپنی چادر اوڑھے ہوئے کعبہ کے سایہ میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے آپ ﷺ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے' ہمارے لئے آپ ﷺ خدا تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا تم سے پہلے بعض لوگ ایسے ہوتے تھے کہ ان کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا وہ اس میں کھڑے کر دیئے جاتے' پھر آرہ چلایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور یہ عمل ان کو ان کے دین سے نہ روکتا تھا نیز لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت کے نیچے اور پٹھوں پر کی جاتی تھیں' اور یہ بات ان کو ان کے دین سے نہ روکتی تھی' خدا کی قسم! یہ دین (اسلام) کامل نہ ہوگا حتیٰ کہ اگر ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک چلا جائے گا تو اس کو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور نہ کوئی شخص اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف کرے گا لیکن اس معاملہ میں تم عجلت چاہتے ہو۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ ابْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهٗ فَقَالَ مَاشَاْنُكَ فَقَالَ شَرٌّكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَتَى الرَّجُلُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْاٰخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنْ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

۸۱۸۔ علی بن عبداللہ' ازہر' ابن عون' موسیٰ بن انس' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو (ایک روز) نہ دیکھ کر فرمایا کہ کوئی شخص ہے جو ثابت کی خبر لائے؟ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس کی خبر لاتا ہوں' چنانچہ وہ جوانمرد ثابت بن قیس کے پاس گیا اور ان کو ان کے گھر میں سرنگوں بیٹھا ہوا پایا۔ اس نے دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے؟ ثابت نے کہا برا حال ہے یہ نالائق اپنی آواز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند کرتا تھا۔ اس لئے اس کا نیک عمل برباد ہو گیا اور دوزخی ہو گیا چنانچہ اس شخص نے واپس آکر حضرت کو خبر دی کہ ثابت نے ایسا ایسا کہا ہے۔ موسیٰ بن انس کہتے ہیں پھر وہ شخص دوبارہ ایک بڑی بشارت لے کر ثابت کے پاس آیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ثابت کے پاس جا اور ان سے کہو تم دوزخیوں میں سے نہیں بلکہ جنتی ہو۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَرَاَ رَجُلُ الْكَهْفَ

۸۱۹۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب کو یہ کہتے ہوئے سنا ایک شخص نے (نماز میں) سورہ کہف پڑھی جس کے گھر میں ایک گھوڑا بندھا تھا وہ بدکنے لگا جب

وَفِی الدَّارِ الدَّآبَّةُ فَجَعَلَتْ تَنفِرُفَسَلَّمَ فَاِذَا ضَبَابَةٌ اَوْسَحَابَةٌ غَشِیَتْهُ فَذَکَرَہٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّکِیْنَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْاٰنِ اَوْتَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ .

اس نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا اس پر سایہ فگن ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں! پڑھے جا اس لئے کہ یہ سکینہ قرآن پاک کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ اَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ یَقُوْلُ جَآءَ اَبُوْبَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اِلٰی اَبِیْ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰی مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ اِبْعَثِ ابْنَكَ یَحْمِلُهٗ مَعِیَ قَالَ فَحَمَلْتُهٗ مَعَهٗ وَخَرَجَ اَبِیْ یَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ یَا اَبَا بَکْرٍ حَدِّثْنِیْ کَیْفَ صَنَعْتُمَا حِیْنَ سَرَیْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَسْرَیْنَا لَیْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰی قَامَ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ وَخَلَا الطَّرِیْقُ لَایَمُرُّ فِیْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِیْلَةٌ لَّهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَیْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهٗ وَسَوَّیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ مَکَانًا بِیَدِیْ یَنَامُ عَلَیْهِ وَبَسَطْتُ فِیْهِ فَرْوَةً وَّقُلْتُ نَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَاحَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَاحَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَی الصَّخْرَةِ یُرِیْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِیْ اَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَوْمَکَّةَ قُلْتُ اَفِیْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَشَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَذٰیءِ قَالَ فَرَاَیْتُ الْبَرَآءَ یَضْرِبُ اِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی یَنْفُضُ فَحَلَبَ فِیْ

۸۲۰۔ محمد بن یوسف 'احمد' زہیر 'ابو اسحٰق' حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں (ایک دن) حضرت ابو بکر میرے والد کے پاس گھر تشریف لائے اور ان سے ایک کجاوا خریدا' پھر فرمایا اپنے بیٹے سے کہہ دو کہ وہ اس کو میرے ساتھ لے چلے' پھر ان سے میرے والد نے کہا۔ مجھ کو بتلایئے جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کو چلے تھے تو اس وقت آپ دونوں پر کیا گزری' حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ (غار سے نکل کر) ہم ساری رات چلے اور دوسرے دن بھی آدھے دن تک سفر کرتے رہے جب دوپہر ہو گئی اور راستہ بالکل سونا ہو گیا اس پر کوئی شخص چلنے والا نہ رہا تو ہم کو ایک بڑا پتھر نظر آیا جس کے نیچے سایہ تھا دھوپ نہ تھی ہم اس کے پاس اتر پڑے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے صاف و ہموار کر دی تاکہ آپ ﷺ اس پر سو رہیں۔ پھر اس پر ایک پوستین بچھا کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ تھوڑی دیر کے لئے آرام فرمایئے اور میں ڈھونڈ کر ادھر ادھر سے دودھ لاتا ہوں۔ آپ ﷺ سو رہے اور میں دودھ لینے کے لئے ادھر ادھر چلا' ناگہاں میں نے ایک چرواہے کو دیکھا جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آرہا تھا وہ بھی اس پتھر سے وہی بات چاہتا تھا جو ہم نے چاہی تھی میں نے اس سے دریافت کیا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے مدینہ یا مکہ والوں میں سے کسی شخص کا بتلایا' میں نے پوچھا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟(۱) اس نے کہا ہاں میں نے کہا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے کہا ہاں! یہ کہہ کر اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا میں نے کہا اس کے تھن سے مٹی و نجاست اور بال صاف کر لو' اسحٰق کہتے ہیں میں نے براء کو دیکھا وہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر

(۱) یہاں بہت حضرات نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ وہ چرواہا مالک تو نہیں تھا' اور اصل مالک سے اجازت بھی حاصل نہیں تھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس چرواہے سے دودھ کیسے مانگ لیا؟ اس کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں (۱) عرفاً اجازت ہی تھی کیونکہ عرف میں اس کا عام رواج تھا (۲) اس چرواہے کو مالک کی طرف سے مہمانوں اور مسافروں کے لئے اجازت تھی۔

قِعَبِ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِيْنَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَازَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهُ اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوْا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كَفَيْتُكُمْ مَاهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفٰى لَنَا.

جھاڑتے کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑ کر صاف کیا اور ایک پیالہ میں دودھ دوھ دیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے ہمراہ رکھتا تھا، تاکہ آپ ﷺ اس سے پانی پی سکیں اور وضو کر سکیں۔ میں آپ ﷺ کے پاس واپس آیا اور مجھے آپ کو بیدار کرنا اچھا نہ معلوم ہوا لیکن میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ بیدار ہو چکے تھے پھر میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ پی لیجئے آپ نے پی لیا میں بہت خوش ہوا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے عرض کیا ہاں! وقت آ گیا چنانچہ آفتاب ڈھل جانے کے بعد ہم نے کوچ کیا اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے پیچھے چلا جس کو مکہ کے کافروں نے آپ ﷺ کی تلاش میں بھیجا تھا اور سو اونٹ مقرر کیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا کوئی تعاقب کر رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم فکر نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے پھر آپ ﷺ نے سراقہ پر بددعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک مع اس کے زمین میں دھنس گیا زمین کے سخت اور پتھریلے ہونے کا زہیر نے شک کیا ہے۔ سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ تم دونوں نے میرے لئے بددعا کی ہے تم میرے لئے دعا کرو تاکہ میں زمین سے نکل آؤں بخدا میں تمہاری تلاش کرنے والوں کو واپس کر دوں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی اور اس نے نجات پائی پھر سراقہ جب کسی سے ملتا تو کہتا میں تلاش کر چکا ہوں غرض جس سے ملتا اسکو واپس کر دیتا ابو بکر کہتے ہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَّعُوْدُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَّعُوْدُهُ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ طَهُوْرٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ اَوْتَثُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۸۲۱۔ معلّٰی بن اسد' عبدالعزیز بن مختار' خالد' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے کے لئے ایک اعرابی کے پاس تشریف لے گئے اور جب آپ ﷺ کسی کی عیادت کو جاتے تو فرماتے خدا نے چاہا تو یہ اچھا ہو جائے گا اور اس کے گناہ دھل گئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس سے بھی کہا لا باس طهوراً ان شاءاللہ تعالیٰ اگر خدا نے چاہا تو کچھ حرج نہیں۔ گناہ کی معافی کا سبب ہے، اس اعرابی نے کہا آپ ﷺ طہور کہتے ہیں ہرگز طہور نہیں بلکہ یہ تو ایک مارنے والا بخار ہے جو مجھ بوڑھے کو قبر تک پہنچا دے گا تو رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا .

علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اب یہی ہو گا۔

٨٢٢ـ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَاَ الْبَقَرَةَ وَالَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُوْلُ مَايَدْرِيْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَاكَتَبْتُ لَهٗ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا فَاَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْالَهٗ فَاَعْمَقُوْ اِلَى الْاَرْضِ مَاسْتَطَاعُوْا فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِهٖ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ فَاَلْقَوْهُ فَحَفَرُ وْالَهٗ وَاَعْمَقُوْا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَاَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضَ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْهُمُ النَّاسَ فَاَلْقَوْهُ .

۸۲۲۔ ابو معمر' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نصرانی اسلام لایا اور اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی مقرر ہو گیا اس کے بعد پھر وہ نصرانی ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا وہ کہا کرتا کہ محمد صرف اتنا ہی جانتے ہیں۔ جتنا میں نے ان کو لکھ دیا ہے پھر اس کو خدا تعالیٰ نے موت دی تو لوگوں نے اس کو دفن کر دیا جب صبح کو دیکھا گیا تو زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا تھا' لوگوں نے کہا یہ محمد اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے' چونکہ ان کے ہاں سے بھاگ آیا تھا اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھود ڈالی' چنانچہ ان لوگوں نے اس کو دوبارہ حتی الامکان بہت گہراؤ میں دفن کیا۔ دوسری صبح بھی اس کی لاش کو جب زمین نے باہر پھینک دیا تو لوگوں نے کہا یہ محمد اور ان کے اصحاب کا فعل ہے' کیونکہ وہ بھاگ آیا تھا پھر انہوں نے جتنا گہرا کھود سکتے تھے کھود کر اس کی لاش کو دفن کر دیا لیکن تیسری صبح بھی جب زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا تب لوگوں نے سمجھا کہ یہ بات آدمیوں کی طرف سے نہیں۔ تب انہوں نے یوں ہی پڑا رہنے دیا۔

٨٢٣ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ م بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَافِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

۸۲۳۔ یحییٰ' لیث' یونس' ابن شہاب' ابن المسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عنقریب ان لوگوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرو گے۔

٨٢٤ـ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقَنَّ كُنُوْزَ هُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

۸۲۴۔ قبیصہ' سفیان' عبدالملک' حضرت جابر بن سمرہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں فرمایا جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہو گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ (عنقریب) تم ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرو گے۔

٨٢٥ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ

۸۲۵۔ ابوالیمان' شعیب' عبداللہ بن ابی حسین' نافع بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ م بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْسَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَا اَمْرَاللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَارَاَيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَّاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَ فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ .

صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسیلمہ کذاب نے آکر عرض کیا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد مجھے خلافت عطا کر دیں تو میں ان کا تابع ہو جاتا ہوں اور وہ اپنی قوم کے بہت لوگوں کو اپنے ساتھ لایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف چلے، آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا آپ ﷺ مسیلمہ کذاب کے پاس معہ اصحاب جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا اگر تو مجھ سے بقدر اس لکڑی کے ٹکڑے کے طلب کرے تو میں تجھ کو نہ دوں گا اور خدا تعالیٰ کا جو حکم تیرے بارہ میں ہو چکا ہے تو اس سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور اگر تو کچھ روز زندہ رہا تو خدا تجھ کو ہلاک کر دے اور یقیناً میں تجھ کو وہی شخص سمجھتا ہوں جس کی نسبت میں نے خواب میں دیکھا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبری دی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں سو رہا تھا تو میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے، تو مجھے فکر ہوئی اور خواب میں وحی آئی کہ آپ ان کو پھونک دیجئے، میں نے ان کو پھونک دیا تو وہ اڑ گئے میں نے اس کی تعبیر ان دو کذابوں سے لی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے پس ان میں سے ایک عنسی اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسلیمہ کذاب تھا۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَانَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْهَجَرَ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَمَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ بِاُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَاكَانَ فَاِذَا هُوَ مَاجَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّاِذَا الْخَيْرُ مَاجَآءَ اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ .

۸۲۶۔ محمد بن العلاء، حماد بن اسامہ، برید بن عبداللہ، ابی بردۃ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ کی طرف جا رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا خیال ہوا وہ مقام یمامہ ہے یا ہجر لیکن در حقیقت وہ مدینہ تھا اور یثرب، نیز میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو اسکی دھار ٹوٹ گئی پس یہ وہی مصیبت تھی جو احد کے دن مسلمانوں کو پہنچی پھر اس تلوار کو دوبارہ ہلایا تو پہلے سے زیادہ عمدہ ہو گئی اور وہ یہی تھا جو خدا تعالیٰ نے فتح دی اور مسلمان کو جمعیت عنایت فرمائی۔ نیز میں نے خواب میں ایک گائے دیکھی ہے۔ تو یہ گائے احد کے دن مسلمان تھے اور خیر وہ تھا جو خدا تعالیٰ نے بھلائی اور سچائی کا ثواب ہم کو بدر کے بعد سے عنایت و مرحمت فرمایا ہے۔

۸۲۷۔حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِیْ کَاَنَّ مَشْیَتَھَا مَشْیُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِیْ ثُمَّ اَجْلَسَھَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ اَوْعَنْ شِمَالِہٖ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَیْھَا حَدِیْثًا فَبَکَتْ فَقُلْتُ لَھَا لِمَ تَبْکِیْنَ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَیْھَا حَدِیْثًا فَضَحِکَتْ فَقُلْتُ مَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ فَسَاَلْتُھَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَاکُنْتُ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُھَا فَقَالَتْ اَسَرَّ اِلَیَّ اَنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِی الْقُرْاٰنَ کُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَّاَنَّہٗ عَارَضَنِی الْعَامَ مَرَّتَیْنِ وَلَا اُرَاہُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِیْ وَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھْلِ بَیْتِیْ لِحَاقًا بِیْ فَبَکَیْتُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّةِ اَوْنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَضَحِکْتُ لِذٰلِكَ.

۸۲۷۔ ابو نعیم' زکریا' فراس' عامر' مسروق' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک روز) فاطمہؓ آئیں اور ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کی طرح تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی خوش آمدید اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کو اپنی داہنی طرف یا اپنی بائیں جانب بٹھلالیا پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں میں نے ان سے پوچھا تم روتی کیوں ہو؟ پھر ایک بات ان سے آپ ﷺ نے آہستہ سے کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا آج کی طرح میں نے خوشی کو رنج سے اس قدر قریب نہیں دیکھا۔ میں نے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ فاطمہؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشاء کرنا پسند نہیں کرتی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں نے فاطمہؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن کا دور کیا کرتے تھے' اس سال انہوں نے مجھ سے دوبار دور کیا ہے' اس سے میرا خیال ہے کہ میری موت کا وقت قریب آگیا اور تم میرے تمام گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی' تو یہ (سن کر) میں رونے لگی پھر (دوسری مرتبہ) فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمام جنتی عورتوں کی یا سارے مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی اس وجہ سے مجھے ہنسی آگئی۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَہٗ فِیْ شِکْوَاہُ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْھَا فَسَارَّھَا بِشَیْءٍ فَبَکَتْ ثُمَّ دَعَاھَا فَسَارَّھَا فَضَحِکَتْ قَالَتْ فَسَاَلْتُھَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُقْبَضُ فِیْ وَجَعِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَتْبَعُہٗ فَضَحِکْتُ.

۸۲۸۔ یحیٰی بن قزعہ' ابراہیم بن سعد' سعد' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو بلوایا اور ان سے کچھ آہستہ سے فرمایا تو وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور آہستہ سے ایک بات کہی تو ہنسنے لگیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آہستہ سے یہ خبر بیان کی تھی کہ وہ اس مرض میں جس میں رحلت فرمائی وفات پائیں گے' تو میں رونے لگی اس کے بعد مجھ سے آہستہ سے بیان کیا کہ اہل بیت میں سب سے پہلے میں ان سے ملوں گی تو میں ہنسنے لگی۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۸۲۹۔ محمد بن عرعرہ' شعبہ' ابی بشر' سعید بن جبیر' حضرت ابن

عَنْ اَبِی بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ یُدْنِی ابْنَ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ لَنَا اَبْنَاءً مِثْلَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنْ حَیْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَ عُمَرُ بْنَ عَبَّاسٍؓ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ اِیَّاهُ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَاتَعْلَمُ۔

عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب مجھے اپنے پاس بٹھلایا کرتے تھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا ہمارے لڑکے ان کے برابر ہیں اور آپ ان کو ہم پر ترجیح دیتے ہیں؛ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ صاحب علم و فضل ہیں پھر ابن عباسؓ سے حضرت عمرؓ نے ایک آیت کا مطلب پوچھا اذا جاء نصر اللہ والفتح تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وفات سے اس میں مطلع کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جو تم جانتے ہو میں بھی اس کا مطلب یہی سمجھتا ہوں۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِیْلِ حَدَّثَنَا عِکْرَمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْعَصَبَ رَأْسَهٗ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰی یَکُوْنُوْا فِی النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِیَ مِنْکُمْ شَیْئًا یَّضُرُّ فِیْهِ قَوْمًا وَّیَنْفَعُ فِیْهِ اٰخَرِیْنَ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِهِمْ فَکَانَ اٰخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۳۰۔ ابو نعیم، عبدالرحمٰن بن سلیمان، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی ایک چادر اوڑھے ہوئے باہر نکلے اور آپ ﷺ نے اپنا سر ایک چکنی پٹی سے باندھ لیا تھا۔ آپ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ اور لوگوں میں وہ کھانے میں نمک کی طرح ہو جائیں گے لہذا جو شخص تم میں ایسا صاحب اختیار ہو جو لوگوں کو کچھ نفع پہنچا سکے اور کچھ لوگوں کو ضرر تو اس کو چاہیے کہ انصار میں سے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرے اور خطاکاروں کی خطا سے درگزر کرے یہی آخری مجلس تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْجُعْفِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهٖ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۸۳۱۔ عبداللہ بن محمد، یحییٰ بن آدم، حسین جعفی، ابو موسیٰ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ایک روز باہر لے کر نکلے اور ان کو منبر پر چڑھا کر ارشاد فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گرہوں میں صلح کرا دے گا۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی جَعْفَرًا وَّزَیْدًا قَبْلَ اَنْ

۸۳۲۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، حمید بن ہلال، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور زید کے مارے جانے کی خبر بیان کی اس سے پہلے کہ ان (کے مارے جانے) کی خبر آئے اور آپ کی دو آنکھوں سے

يَجِيءَ خَبَرُ هُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

آنسو جاری تھے۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ اَنْمَاطٍ قُلْتُ وَاَنّٰى يَكُوْنُ لَنَا الْاَنْمَاطُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ سَيَكُوْنُ لَكُمُ الْاَنْمَاطُ فَاَنَا اَقُوْلُ لَهَا يَعْنِي امْرَاَتَهُ اَخِّرِيْ عَنِّيْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمُ الْاَنْمَاطُ فَاَدَعُهَا

۸۳۳۔ عمرو' ابن مہدی' سفیان' محمد' حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کیا تم لوگوں کے پاس فرش ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس فرش کہاں! آپ ﷺ نے فرمایا یاد رکھو عنقریب تمہارے پاس فرش ہوں گے حضرت جابر کہتے ہیں اب میں جو اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ اپنا فرش میرے پاس سے ہٹالو تو وہ کہتی ہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ عنقریب تمہارے پاس فرش ہوں گے اس لئے میں نے ان کو رہنے دیا ہے۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلٰى اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ اَبِيْ صَفْوَانَ وَكَانَ اُمَيَّةُ اِذَا انْطَلَقَ اِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ فَقَالَ اُمَيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَّطُوْفُ اِذَا اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ اَنَا سَعْدٌ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ تَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ اٰمِنًا وَقَدْ اٰوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَّاَصْحَابَهٗ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ اُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَّا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلٰى اَبِي الْحَكَمِ فَاِنَّهٗ سَيِّدُ اَهْلِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ لَاَقْطَعَنَّ مُتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ اُمَيَّةُ يَقُوْلُ لِسَعْدٍ لَاتَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ يُمْسِكُهٗ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعَمُ اَنَّهٗ قَاتِلُكَ قَالَ اِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ مَايَكْذِبُ مُحَمَّدٌ اِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَمَا تَعْلَمِيْنَ

۸۳۴۔ احمد' عبید اللہ' اسرائیل' ابو اسحٰق' عمرو بن میمون' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا سعد بن معاذ عمرہ کرنے کی نیت سے چلے اور امیہ بن خلف ابی صفوان کے پاس ٹھہرے' اور جب امیہ شام جاتا اور اس کا مدینہ سے گزر ہوتا تو وہ سعد کے پاس ٹھہرتا' امیہ نے سعد سے کہا ذرا توقف کرو تاکہ دوپہر ہو جائے اور لوگ اپنے کام کاج میں مشغول ہو کر غافل ہو جائیں تو چلیں گے اور طواف کریں گے جس وقت سعد طواف کر رہے تھے تو اچانک ابوجہل آ گیا اور کہا کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعد نے کہا میں سعد ہوں۔ ابوجہل نے کہا تم کعبہ کا طواف اس اطمینان سے کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو (اپنے شہر میں) رہائش کے لئے جگہ دی ہے سعد نے کہا ہاں! پس ان دونوں نے باہم چیخنا شروع کر دیا۔ امیہ نے سعد سے کہا ابوالحکم (ابوجہل) پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو اسلئے کہ وادی (یعنی مکہ) کے تمام لوگوں کا سردار ہے۔ سعد نے کہا اگر تو مجھ کو طواف کرنے سے روکے گا! تو خدا کی قسم میں تیری شام کی تجارت بند کر دوں گا۔ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں سعد سے امیہ یہی کہتا رہا اور ان کو روکتا رہا۔ سعد کو غصہ آ گیا اور کہا تو میرے سامنے سے ہٹ جا اس لئے کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ امیہ نے کہا مجھ کو؟ سعد نے کہا ہاں تجھے! امیہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کوئی بات کہتے ہیں تو جھوٹ نہیں کہتے ہیں۔ امیہ اپنی بیوی کے پاس لوٹ گیا اور اس سے کہا تم کو معلوم ہے

مَاقَالَ لِيْ اَخِي الْيَثْرَبِيُّ؟ قَالَتْ وَمَا قَالَ؟ قَالَ زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا اَنَّهُ قَاتِلِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَايَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوْا اِلٰى بَدْرٍ وَجَآءَ الصَّرِيْخُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ اَمَا ذَكَرْتَ مَاقَالَ لَكَ اَخُوْكَ الْيَثْرِ بِيُّ قَالَ فَاَرَادَ اَنْ لَّا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ مِنْ اَشْرَافِ الْوَادِيْ فَسِرْيَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ .

کہ میرے یثربی بھائی نے مجھ سے کیا کہا؟ اس نے پوچھا کیا کہا امیہ نے، کہا وہ کہتے ہیں میں نے محمد ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ اس کی بیوی نے کہا بخدا وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ جب کفار میدان بدر کی طرف جانے لگے اور اس کا اعلان ہو گیا تو امیہ سے اس کی بیوی نے کہا کیا تمہیں یاد نہیں رہا تمہارے یثربی بھائی نے تم سے کیا کہا تھا۔ ابن مسعود فرماتے ہیں امیہ نے نہ جانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا لیکن ابو جہل نے اس سے کہا تو مکہ کے سردار اور شرفاء میں سے ہے ایک دو دن ہمارے ہمراہ چل چنانچہ وہ ان کے ساتھ ہو لیا خدا تعالیٰ نے اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْذَنُوْبَيْنِ وَ فِيْ بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ذَنُوْبَيْنِ .

۸۳۵۔ عبدالرحمٰن بن شیبہ، عبدالرحمٰن بن المغیرہ، مغیرہ، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سوتے میں لوگوں کو ایک ٹیلہ پر دیکھا ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا ان کے ڈول کھینچنے میں سستی اور کمزوری پائی جاتی تھی۔ (۱) خدا تعالیٰ (ان کی سستی اور کمزوری) معاف فرمائے، پھر وہ ڈول حضرت عمر نے لے لیا تو ان کے ہاتھ میں وہ ڈول چرس بن گیا میں نے لوگوں میں کسی ایسے مضبوط اور طاقت ور شخص کو نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح زور کے ساتھ پانی کھینچتا ہو انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ قَالَ اُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا اَوْ كَمَا قَالَ،

۸۳۶۔ عباس بن ولید، معتمر، ابو معتمر، حضرت ابو عثمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے خبر ملی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ کے پاس ام سلمہ بیٹھی ہوئی تھیں، پس جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے باتیں کرنے لگے۔ اس کے بعد اٹھ کر چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے پوچھا یہ کون تھے؟

(۱) اس میں حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت کے متعلق خبر دینا مقصود ہے۔ اس طرح سے کہ ایک تو ان کا زمانہ خلافت عہد فاروقیؓ سے بہت کم رہا، دوسرے اس قلیل عرصے میں بھی وہ مرتدین وغیرہ سے قتال اور ان کی سرکوبی میں مصروف رہے۔ فتوحات کی طرف توجہ نہ دے سکے، البتہ انہوں نے اسلامی حکومت کی بنیادیں مضبوط کر دیں جن پر فتوحات کی عمارت تعمیر ہوئی۔

قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ اَيْمُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيْلَ اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ.

انہوں نے کہا دحیہ تھے' حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں' اللہ تعالیٰ کی قسم میں ان کو بس دحیہ سمجھی جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے وقت جبریل کی اطلاع پائی تب سمجھی کہ وحیہ یہی جبریل ہیں (راوی نے کہا) میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے میں نے خود سنا ہے۔

٣٧٩ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ.

باب ۳۷۹۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے' یہ اہل کتاب (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسا پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں لیکن جان بوجھ کر حق کو چھپاتے ہیں۔

٨٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَامُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنَاعَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ.

۸۳۷۔ عبداللہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک دن) حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان کی قوم میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تورات میں رجم کی بابت تم کیا (حکم) پاتے ہو انہوں نے کہا ہم زنا کرنے والے کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور ان کے درے لگائے جاتے ہیں عبداللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹے ہو۔ تورات میں رحم کا حکم ہے۔ تورات لاؤ۔ چنانچہ انہوں نے توارت کو کھولا ان میں سے ایک شخص نے توارت کی آیت رحم پر ہاتھ رکھ کر اس کو چھپالیا اور آگے پیچھے کا مضمون پڑھتا رہا۔ عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ ہٹا۔ چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو وہاں رحم کی آیت موجود تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں زانیوں کو رحم کا حکم دیا وہ دونوں سنگسار کر دیئے گئے۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں میں نے مرد کو دیکھا وہ عورت پر جھکا پڑتا تھا اور اس کو پتھروں سے بچانا چاہتا تھا۔

٣٨٠ بَاب سُؤَالِ الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

باب ۳۸۰۔ مشرکین کی خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کوئی معجزہ دکھلائیں اس پر آپ ﷺ نے ان کو شق القمر کا معجزہ دکھلایا۔

٨٣٨۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۸۳۸۔ صدقہ' ابن عیینہ' ابن ابی نجیح' مجاہد' ابو معمر' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہوا یعنی درمیان

قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا.

سے اس کے دو ٹکڑے ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کافروں سے) فرمایا کہ گواہ رہو۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَقَالَ لِیْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمْ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ .

۸۳۹۔ عبداللہ بن محمد' یونس' شیبان' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکہ کے کافروں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (اگر تم نبی ہو تو) کوئی معجزہ دکھاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھلائے۔

۸۴۰۔حَدَّثَنِیْ خَلَفُ بْنُ خَالِدِ الْقُرَشِیُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِیْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۸۴۰۔ خلف بن خالد القرشی' بکر بن مضر' جعفر بن ربیعہ' عراک بن مالک' عبید اللہ بن مسعود' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

۳۸۱ بَاب۔

باب ۳۸۱۔ یہ باب بھی سرخی سے خالی ہے۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مَعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَّمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ.

۸۴۱۔ محمد بن مثنی' معاذ' ابو معاذ' قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص اندھیری رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے۔ ان کے ساتھ دو چیزیں تھیں جو چراغوں کے مانند تھیں جو ان کے سامنے روشن تھیں پھر جب وہ علیحدہ ہوئے تو وہ چراغ ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ہو گیا یہاں تک کہ ہر ایک شخص اپنے گھر پہنچ گیا۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ .

۸۴۲۔ عبداللہ بن ابی الاسود' یحیٰی' اسمٰعیل قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ لوگ غالب ہی رہیں گے۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَيْرُ ابْنُ هَانِیءٍ

۸۴۳۔ حمیدی' ولید' ابن جابر' عمیر بن ہانی' حضرت معاویہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِاللّٰهِ لَايَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ اَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَّهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا مَالِكٌ يَّزْعَمُ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا بِقَوْلٍ وَّهُمْ بِالشَّامِ.

وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا جو کوئی ان کو ذلیل کرے گا یا ان کی مخالفت کرے گا۔ تو وہ ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا اور قیامت تک وہ اسی حالت (یعنی احکام الٰہی) پر ثابت قدم رہیں گے عمر بن ہانی' مالک بن یخامر کی وساطت سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ نے فرمایا یہ لوگ ملک شام میں ہوں گے تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ یہ مالک اس کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ انہوں نے معاذ سے سنا کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے۔

٨٤٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِيْ لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجَآءَهُ بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِيْ بَيْعِهِ وَكَانَ لَواشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَآئَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ شَبِيْبٌ عَنْ عُرْوَةَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ شَبِيْبٌ اِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُوْنَهُ عَنْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِقَالَ وَقَدْ رَاَيْتُ فِيْ دَارِهٖ سَبْعِيْنَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِيْ لَهُ شَاةً كَاَنَّهَا اُضْحِيَةٌ.

۸۴۴۔ علی بن عبداللہ' سفیان' شعیب بن غرقدہ' حی' حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک اشرفی دی کہ ایک بکری آپ ﷺ کے لئے خرید کر لائیں چنانچہ انہوں نے ایک اشرفی میں آپ ﷺ کے لئے دو بکریاں خریدیں۔ ایک بکری کو تو ایک اشرفی میں فروخت کر دیا اور ایک اشرفی اور ایک بکری آپ کو لا کر دے دی آپ ﷺ نے ان کے لئے ان کی بیع میں برکت کی۔ دعا کی جس کا یہ اثر ہوا کہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی ان کو فائدہ ہوتا ایک دوسری روایت میں حضرت عروہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گھوڑے کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت رکھ دی گئی ہے راوی کا بیان ہے کہ میں نے عروہ کے گھر میں ستر گھوڑے دیکھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جو بکری خریدنے کا ذکر ہے شائد وہ بکری قربانی کے لئے ہو گی۔

٨٤٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۸۴۵۔ مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھوڑے کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔

٨٤٦۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۴۶۔ قیس بن حفص' خالد بن حارث' شعبہ ابو تیاح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے۔

قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ .

٨٤٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ، لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْرَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ كَانَتْ اَرْ وَاثُهَاحَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّسِتْرًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهٗ كَذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَنِوَآءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَّسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّايَّرَهٗ .

۷۴۷ـ عبداللہ 'مالک 'زید 'ابو صالح 'حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں بعض لوگوں کے لئے موجب ثواب ہیں بعض کے لئے باعث ستر اور بعض کے لئے موجب گناہ لیکن وہ شخص جس کے لئے یہ باعث ثواب ہیں وہ ہے جس نے گھوڑے کو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے باندھا اور کسی چراگاہ یا کسی باغ میں چرنے کے لئے ایک بڑی رسی میں باندھ دیا تو جس قدر زمین اس چراگاہ یا باغ کی اس رسی میں آجائے گی اتنی ہی نیکیاں اس شخص کو ملیں گی اور اگر وہ اپنی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پھاند جائے تو اس کی لید (پیشاب وغیرہ سب کچھ) مالک کے لئے موجب ثواب ہوگی اور اگر کسی نہر پر جا کر پانی پی لے۔ اگرچہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ بھی نہ کیا ہو تب بھی اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اور جو کوئی مالداری ظاہر کرنے و پردہ پوشی کے لئے اور خیرات وغیرہ سے بچنے کے لئے اور اللہ کا حق ادا کرنے کے لئے جو اس کی گردن پر ہے گھوڑا پالے تو ایسا گھوڑا مالک کے لئے باعث ستر ہوگا اور اس کو بطور فخر دکھانے کی نیت سے مسلمانوں کی دشمنی کے لئے باندھے، تو یہ گھوڑا اس کے لئے موجب گناہ ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ان کے بارہ میں مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن جامع اور بے مثل یہ آیت جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔

٨٤٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَااَيُّوْبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَّقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِيْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسَ وَاَحَالُوْا اِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ .

۸۴۸ـ علی بن عبداللہ 'سفیان 'ایوب 'محمد حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے وہاں کے لوگ پھاوڑے لے کر (اپنے کھیتوں میں جانے کے لئے) نکلے جب انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہا محمد مع لشکر کے آ گئے یہ کہہ کر وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور قلعہ میں جا کر بند ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ بزرگ و برتر ہے اللہ بزرگ و برتر ہے خیبر خراب ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو اس خوف زدہ قوم کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

٨٤٩۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الْفُدَیْكِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِیْثًا كَثِیْرًا فَاَنْسَاهُ قَالَ اَبْطُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُّ فَغَرَفَ بِیَدِهٖ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهٗ فَضَمَمْتُهٗ فَمَانَسِیْتُ حَدِیْثًا بَعْدَهٗ .

۸۴۹۔ ابراہیم‘ ابن ابی فدیک‘ ابن ابی ذئب‘ مقبری حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں۔ لیکن میں ان کو بھول گیا۔ فرمایا تم اپنی چادر پھیلاؤ میں نے چادر پھیلائی تو آپ نے دونوں ہاتھ اس میں ڈال دیئے اور فرمایا کہ اس کو اپنے سینہ سے مل لو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پھر اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

٣٨٢ بَاب فَضَآئِلِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْرَاٰهُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَهُوَ مِنْ اَصْحَابِهٖ.

باب ۳۸۲۔ صحابہ کے فضائل کا بیان جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی آپ ﷺ کو دیکھا وہ آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ہے۔

٨٥٠۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ فِیْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْكُمْ مَّنْ صَحِبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ .

۸۵۰۔ علی‘ سفیان‘ عمرو‘ جابر بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد کی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا۔ کیا تم میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں ہے! تو ان کو فتح دے دی جائے گی پھر لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ اس وقت بھی کثیر تعداد میں جہاد کریں گے۔ تو دریافت کیا جائے گا کیا تم میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں ہے تو ان کو بھی فتح دے دی جائے گی؟ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی کثیر تعداد جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں وہ بھی ہے جو صحابہ رسول ﷺ کے صحبت یافتہ حضرات کے ساتھ رہا ہو؟ کہیں گے ہاں! تو انہیں فتح دے دی جائے گی۔

٨٥١۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۸۵۱۔ اسحٰق‘ نضر‘ شعبہ‘ ابو جمرہ‘ زہدم بن مضرب حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا، جو ان کے بعد متصل ہوں گے۔ پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد متصل

وسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِى قَرْنِى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِى أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَ كُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَايَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.

ہوں گے، عمران بیان کرتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے قرن کے بعد دو مرتبہ قرن فرمایا تھا یا تین مرتبہ۔ پھر ارشاد فرمایا تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بغیر طلب و خواہش کے گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے اور امین نہ بنائے جائیں گے۔ وہ نذر مانیں گے اور اپنی نذر کو پورا نہ کریں گے اور یہ لوگ بہت فربہ ہوں گے۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِ بُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

۸۵۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد متصل ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر مارا کرتے تھے (اس زمانہ میں) ہم بچے تھے۔

۳۸۳ بَاب مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ، مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِى قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ وَقَالَ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِلٰى قَوْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِى الْغَارِ.

باب ۳۸۳۔ مہاجروں کے مناقب اور فضیلتوں کا بیان ان میں سے حضرت ابو بکر عبداللہ بن ابی قحافہ تیمی بھی ایک مہاجر ہیں باری تعالیٰ کا ارشاد ان حاجت مند مہاجرین کا بالخصوص حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے (جبراً و ظلماً) جدا کر دیئے گئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل (یعنی جنت) اور رضامندی کے طالب ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں اور یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں اور باری تعالیٰ کا یہ ارشاد (یعنی اگر تم ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو گے، پس اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا، حضرت عائشہ صدیقہ! ابو سعید اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ ابو بکر غار ثور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ: اشْتَرٰى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ

۸۵۳۔ عبداللہ، اسرائیل، ابو اسحٰق، حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے (ان کے والد) عازب سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خرید کر کہا کہ براء کو حکم دو تو وہ اس

رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعَازِبٍ مُرِالْبَرَآءَ فَلْيَحْمِلْ اِلَيَّ رَحْلِيْ فَقَالَ عَازِبٌ لَا حَتّٰى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَّكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ، قَالَ ارْتَحَلْنَا مِنْ مَّكَّةَ فَاَحْيَيْنَا اَوْسَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰى اَظْهَرْنَا وَقَامَ قَآئِمُ الظَّهِيْرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِيْ هَلْ اَرٰى مِنْ ظِلَّةٍ فَاٰوِيَ اِلَيْهِ فَاِذَا صَخْرَةٌ اَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَّهَا فَسَوَّيْتُهٗ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اضْطَجِعْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اَنْظُرُ مَاحَوْلِيْ هَلْ اَرٰى مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا فَاِذَا اَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ يَسُوْقُ غَنَمَهٗ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِيْ اَرَدْنَا فَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ لَهٗ لِمَنْ اَنْتَ يَاغُلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهٗ فَقُلْتُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لَّبَنًا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرْتُهٗ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ اِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْاُخْرٰى فَحَلَبَ لِيْ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهٗ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَقُلْتُ اِشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قُلْتُ قَدْاٰنَ الرَّحِيْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَلٰى فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ ابْنُ جُعْشُمَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهٗ فَقُلْتُ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

کجاوے کو میرے ہاں اٹھا لے چلیں۔ عازب نے جواب دیا یہ نہیں ہو سکتا۔ مگر مجھ سے وہ واقعہ بیان کیجئے۔ تمہارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا تھا جب تم دونوں مکہ سے نکلے اور مشرک تمہاری تلاش کر رہے تھے۔ فرمایا جب ہم نے مکہ سے کوچ کیا تو ایک رات دن سفر کرتے رہے اور جب ٹھیک دوپہر ہو گئی تو میں نے اپنی نظر دوڑائی کہ کہیں سایہ دیکھوں ٹھہر جانے کو میں نے ایک پتھر کے پاس پہنچ کر جہاں اس کا کچھ سایہ دیکھا میں نے اس کو صاف و ہموار کر دیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہیں فرش بچھا کر آپ ﷺ سے کہا یارسول اللہ! آپ ﷺ آرام فرمایئے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے پھر میں ادھر ادھر دیکھتا ہوا چلا کہ کوئی مجھے دکھائی دے، اتفاق سے بکریوں کا ایک چرواہا نظر پڑا جو اپنی بکریوں کو اسی پتھر کے پاس ہانکے آرہا تھا وہ بھی اس پتھر سے وہی چاہتا تھا۔ جو ہم نے چاہا تھا میں نے اس سے دریافت کیا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے کہا فلاں قریشی کا اس نے اس کا نام بتلایا میں نے اس کو پہچان لیا پھر میں نے اس سے دریافت کیا کیا تیری بکریوں میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے۔ میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے کہا ہاں پھر میں نے اس سے کہا تو اس نے اپنی ایک بکری کے پیر باندھے پھر میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن سے غبار صاف کر اور اپنے ہاتھ صاف کر۔ براء فرماتے ہیں اس نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا جس طرح گرد صاف کیا کرتے ہیں پھر اس نے میرے لئے ایک برتن میں دودھ دوھ دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک چمڑے کا برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا میں نے (اس سے پانی لے کر) دودھ میں ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر اس کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلا تو میں نے آپ ﷺ کو بیدار پایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ دودھ نوش فرمایئے آپ ﷺ نے پی لیا جس سے میں خوش ہو گیا پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! چلنے کا وقت آگیا ہے فرمایا ہاں پس ہم چل دیئے کفار ہم کو تلاش کر رہے تھے۔ مگر ان میں سے کسی نے بھی ہم کو نہ پایا سراقہ بن مالک کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! تلاش کرنے والوں نے ہم کو پالیا آپ ﷺ نے فرمایا غمگین

فَقَالَ لَاتَحزَنُ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا.

نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

٨٥٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِی الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَیْهِ لَاَبْصَرَنَا فَقَالَ مَاظَنُّكَ یَا اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.

۸۵۴۔ محمد' ہمام' ثابت' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے غار کے قیام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر کوئی شخص ان (تلاش کرنے والوں) میں سے اپنے قدموں کے نیچے نظر کرے۔ تو بے شک ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا خدا تعالیٰ ہے۔

٣٨٤ بَاب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُدُّ و الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ابو بکر کے دروازہ کے علاوہ مسجد میں سب کے دروازے بند کر دو جس کو حضرت ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٨٥٥۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَاعِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَاللّٰهِ قَالَ فَبَكٰی اَبُوْ بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهٖ اَنْ یُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَیَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَا لِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَّلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَكْرٍ.

۸۵۵۔ عبداللہ' ابو عمر' فلیح' سالم' بسر بن سعید' حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا بے شک خدا تعالیٰ نے ایک بندہ کو دنیا اور اس چیز کے درمیان جو خدا کے پاس ہے اختیار دیا تو بندہ نے اس چیز کو پسند کیا جو خدا کے پاس ہے ابو سعید' حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر حضرت ابو بکر رونے لگے ہم نے ان کے رونے پر تعجب کر کے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندہ کا حال بیان فرما رہے ہیں۔ کہ اس کو اختیار دیا گیا اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ مگر بعد میں معلوم ہوا وہ اختیار دیا ہوا بندہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ حضرت ابو بکر ہم سب میں زیادہ علم رکھنے والے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ اپنی صحبت اور اپنے مال سے مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں۔ اگر میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا خلیل بناتا تو بے شک ابو بکر کو بناتا۔ لیکن اخوت اسلامی اور مودت (مساوی درجہ کی برقرار) ہے آئندہ مسجد میں ابو بکر کے دروازہ کے علاوہ کوئی دروازہ ایسا نہ رہے جو بند نہ کیا جائے۔

٣٨٥ بَاب فَضْلِ اَبِیْ بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۸۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب پر ابو بکر صدیق کی افضیلت کا بیان۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

۸۵۶۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' سلیمان' یحیٰی بن سعید' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں (صحابہ) کے درمیان ترجیح دیا کرتے تھے' تو ہم ابو بکر کو ترجیح دیتے۔ پھر عمر بن خطاب کو پھر عثمان بن عفان کو۔

۳۸۶ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا قَالَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ۔

باب ۳۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اگر میں کسی کو خلیل بناتا جس کو ابو سعید نے نقل کیا ہے کا بیان۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ وَلٰكِنْ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى وَمُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُهُ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ۔

۸۵۷۔ مسلم' وہیب' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو (اپنا) خلیل (خالص دوست) بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں۔
ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو بے شک ان ہی (ابو بکرؓ) کو بناتا لیکن اخوت اسلام افضل ہے۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مِثْلَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ اَمَّا الَّذِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُهُ اَنْزَلَهُ اَبًا يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ۔

۸۵۸۔ قتیبہ' عبدالوہاب' ایوب' حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ کوفہ والوں نے ابن زبیر کو دادا کی میراث کے بارہ میں پوچھا تو کہا' اس شخص نے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں اس امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ان ہی کو بناتا' یعنی حضرت ابو بکرؓ نے دادا کو باپ کے درجہ میں رکھا ہے۔

۳۸۷ بَابٌ۔

باب ۳۸۷۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ

۸۵۹۔ حمیدی و محمد بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' سعد' محمد بن جبیرؓ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی' آپ ﷺ نے اس سے فرمایا پھر کسی وقت آنا اس عورت نے عرض کیا اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی انتقال فرما جائیں) تو کیا

كَاَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ.

کروں) آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابو بکر کے پاس چلی جانا۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبْرَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَامْرَاَتَانِ وَاَبُوْبَكْرٍ.

۸۶۰۔ احمد' اسمٰعیل' بیان' وبرہ' ہمام سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمارؓ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانچ غلاموں (۱) اور دو عورتوں اور ابو بکر کے سوا کوئی نہ تھا۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنِیْ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ اَبِیْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ اٰخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ حَتّٰى اَبْدٰى عَنْ رُكْبَتِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّیْ كَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَیْءٌ فَاَسْرَعْتُ اِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَاَلْتُهٗ اَنْ يَّغْفِرَ لِیْ فَاَبٰى عَلَیَّ فَاَقْبَلْتُ اِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَاَتٰى مَنْزِلَ اَبِیْ بَكْرٍ فَسَاَلَ اَثَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالُوْا لَا فَاَتٰى اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ حَتّٰى اَشْفَقَ اَبُوْ بَكْرٍ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنِیْ صَاحِبِیْ مَرَّتَيْنِ فَمَا اُوْذِیَ بَعْدَهَا.

۸۶۱۔ ہشام بن عمار' صدقہ بن خالد' زید بن واقد' بسر بن عبید اللہ' عائذ اللہ ابی ادریس' حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکرؓ اپنی چادر کا کنارہ اٹھائے ہوئے آئے' ان کا گھٹنا کھل گیا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے یہ دوست لڑ کر آرہے ہیں' ابو بکر نے آکر سلام کیا اور کہا کہ میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا میں نے بے ساختہ انہیں کچھ کہہ دیا' اس کے بعد میں شرمندہ ہوا اور میں نے ان سے معاف کر دینے کی درخواست کی لیکن انہوں نے معافی دینے سے انکار کر دیا' لہٰذا میں آپ کے پاس التجا لایا ہوں آپ نے تین مرتبہ فرمایا اے ابو بکر خدا تمہیں معاف کر دے' پھر عمر شرمندہ ہوئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مکان پر گئے اور دریافت کیا ابو بکر یہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا نہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کو سلام کیا آنحضرت کا چہرہ متغیر ہونے لگا حتی کہ ابو بکر ڈر گئے اور دونوں گھٹنوں کے بل ہو کر عرض کیا کہ میں نے ہی ظلم کیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا تو تم لوگوں نے کہا جھوٹا ہے' اور ابو بکر نے کہا سچ کہتے ہیں اور انہوں نے اپنے مال و جان سے میری خدمت کی پس کیا تم میرے لئے میرے دوست کو چھوڑ دو گے یا نہیں دو مرتبہ (یہی فرمایا) اس کے بعد ابو بکرؓ کو کسی نے نہیں ستایا۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ

۸۶۲۔ معلی بن اسد' عبدالعزیز بن المختار' خالد الحذاء' ابی عثمان

(۱) پانچ غلاموں سے مراد حضرت بلالؓ' زید بن حارثہؓ' عامر بن فہیرہؓ' ابو فکیہہ اور عبید بن زید حبشی مراد ہیں۔

بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدُ الْحَذَّآءُ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِی عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا .

حضرت عمرو' بن العاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل میں ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے بھیجا (وہ فرماتے ہیں) جب میں اس غزوہ سے لوٹ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے دریافت کیا' آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ فرمایا عائشہ سے' میں نے عرض کیا کہ مردوں میں کس سے زیادہ محبت' ہے؟ فرمایا عائشہ کے باپ سے' میں نے عرض کیا' پھر کس سے فرمایا عمر سے' پھر آپ نے چند آدمیوں کا نام لیا۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا رَاعٍ فِیْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَیْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَمِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَّهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَیْسَ لَهَا رَاعٍ غَیْرِیْ وَبَیْنَارَجُلٌ یَّسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَیْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَیْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّیْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِذٰلِكَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۸۶۳۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا' کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کیا' اور ایک بکری کو اٹھا کر لے گیا' چرواہے نے اس بکری کو بھیڑیئے سے چھڑالیا' تو بھیڑے نے اس کی طرف متوجہ ہو کہا سبع کے دن (پھاڑنے والے) بکری کا کون محافظ ہوگا؟ جس دن کہ میرے سوا بکری چرانے والا کوئی نظر نہ آئے گا' اور ایک شخص بیل کو ہانکے جارہا تھا کہ اس پر سوار ہو گیا تو بیل نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا' مجھے اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ تم مجھ پر سواری کرو' بلکہ میں کاشت کاری کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہوں' لوگوں نے یہ واقعہ سن کر سبحان اللہ کہا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور ابو بکرؓ اور عمر بن خطاب اس پر ایمان لائے ہیں۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ الْمُسَیَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَّاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُلَهٗ ضُعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَعَبْقَرِیًّا مِّنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ

۸۶۴۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' ابن المسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ میں سو رہا تھا' تو میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا جس پر ایک ڈول پڑا ہوا تھا میں نے اس ڈول سے جس قدر اللہ نے چاہا پانی کے ڈول نکالے' پھر ابن ابی قحافہ (ابو بکرؓ) نے ڈول لے لیا انہوں نے ایک دو ڈول پانی کے نکالے خدا تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف کرے اس کے بعد وہ ڈول چرس بن گیا اور عمر ابن خطاب نے اس کو لے لیا تو میں نے لوگوں میں کسی قوی و مضبوط شخص کو ایسا نہ پایا جو عمرؓ کی طرح چرس کھینچتا' اس نے بڑی قوت سے اس قدر

عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ .

ڈول نکالے کہ سب لوگوں کو سیراب کر دیا۔

٨٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ اَحَدَشِقَّيْ ثَوْبِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوْسٰى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَذَكَرَ عَبْدُاللّٰهِ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ ذَكَرَ اِلَّا ثَوْبَه.

٨٦٥۔ محمد بن مقاتل' عبداللہ' موسیٰ بن عقبہ' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا' ابو بکرؓ نے کہا' میرے کپڑے کا ایک کونہ لٹک جاتا ہے' ہاں میں اس کی نگہداشت رکھوں تو خیر' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم تکبر نہیں کرتے' موسیٰ کہتے ہیں' کہ میں نے سالم سے دریافت کیا کیا حضرت عبداللہ نے "من جرازارہ کے لفظ کہے ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے تو "ثوبہ" کے لفظ سنے ہیں۔

٨٦٦۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَآءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ يَعْنِيْ الْجَنَّةَ يَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَاعَلٰى هٰذَا الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَااَبَابَكْرٍ.

٨٦٦۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' حمید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک قسم کی دو چیزیں دے' اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا خدا کے بندے خیر یہاں ہے' پس جو شخص نمازیوں میں سے ہو گا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا' اور جو جہاد کرنے والوں سے ہو گا' وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص صدقہ کرنے والوں میں سے ہو گا اس کو صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ داروں میں سے ہو گا اس کو روزے کے دروازہ باب الریان سے پکارا جائے گا ابو بکرؓ نے عرض کیا' اور جو شخص ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا اس کو پھر کوئی اندیشہ نہ ہو گا اور دریافت کیا' یارسول اللہ! کیا کوئی شخص ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اے ابو بکر تم ان ہی میں سے ہو۔

٨٦٧۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

٨٦٧۔ اسمٰعیل' سلیمان' ہشام' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ زوجہ محترمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ابو بکر مقام سخ میں تھے (اسمٰعیل کہتے ہیں کہ سخ مدینہ کے بالائی حصہ میں ایک مقام ہے) عمر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِىْ بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ مَاكَانَ يَقَعُ فِىْ نَفْسِىْ اِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيُقَطِّعَنَّ اَيْدِىَ رِجَالٍ وَّاَرْجُلَهُمْ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهٗ قَالَ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ طِبْتَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَايُذِيْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اَيُّهَا الْحَالِفُ عَلٰى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُاللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَىٌّ لَّا يَمُوْتُ وَقَالَ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِىْ سَقِيْفَةِ بَنِىْ سَاعِدَةَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنِّىْ قَدْهَيَّاْتُ كَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِىْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْلُغَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِىْ كَلَامِهٖ نَحْنُ الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَآءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ: لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا وَلٰكِنَّا الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَآءُ

یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے، بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر فرماتے تھے بخدا میرے دل میں بھی یہی تھا، کہ یقیناً خدا تعالیٰ آپ ﷺ کو اٹھائے گا۔ اور آپ ﷺ چند لوگوں کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالیں گے، اتنے میں ابو بکر آگئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور کھولا، آپ ﷺ کا بوسہ لیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ ﷺ حیات و ممات میں پاکیزہ ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ آپ کو دو موتوں کا مزہ کبھی نہیں چکھائے گا، (یہ کہہ کر) پھر اس کے بعد باہر آگئے اور عمرؓ سے کہا، اے قسم کھانے والے صبر کرو، جب حضرت ابو بکرؓ باتیں کرنے لگے، تو عمرؓ بیٹھ گئے۔ پھر ابو بکر نے خدا کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا خبردار ہو جاؤ جو لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتے تھے تو ان کو معلوم ہو کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ مطمئن رہیں کہ ان کا خدا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی، اور خدا کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ یقیناً مر جائیں گے اور یہ لوگ بھی مر جائیں گے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ایک رسول ہیں۔ آپ ﷺ سے پیشتر بھی بہت سے رسول گزر چکے، اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم مرتد ہو جاؤ گے؟ اور جو شخص مرتد ہو جائے گا وہ خدا تعالیٰ کو ہرگز کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا، اور اللہ تعالیٰ شکر گزار لوگوں کو اچھا بدلہ دے گا۔ سب لوگ (یہ سن کر) بے اختیار رونے لگے۔ (راوی کا بیان ہے) کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو، اور ایک تم میں سے ہو، پھر حضرت ابو بکرؓ و عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ بن جراح، حضرات، سعد کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ نے گفتگو کرنی چاہی، لیکن حضرت ابو بکرؓ نے ان کو روک دیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے یہ ارادہ اس لئے کیا تھا کہ میں نے ایک ایسا کلام سوچا تھا جو میرے نزدیک بہت اچھا تھا مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ وہاں تک ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں پہنچیں گے۔ لیکن ابو بکر نے ایسا کلام کیا جیسے بہت بڑا فصیح و بلیغ آدمی گفتگو کرتا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا، کہ

هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَّ اَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا فَبَايِعُوْا عُمَرَ اَوْ اَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُ نَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِى الْقَاسِمُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَاِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ اَبُوْبَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِىْ عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهٖ يَتْلُوْنَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشَّاكِرِيْنَ.

ہم لوگ امیر بنیں گے تم وزیر رہو۔ اس پر حباب بن منذر نے کہا کہ نہیں بخدا! ہم یہ نہ کریں گے بلکہ ایک امیر ہم میں سے بناؤ ایک امیر تم میں سے مقرر کیا جائے گا' حضرت ابو بکر نے فرمایا نہیں بلکہ ہم امیر و صدر بنیں گے اور تم وزیر' اس لئے کہ قریش باعتبار مکان کے تمام عرب میں عمدہ برتر اور فضائل کے لحاظ سے بڑے اور بزرگ تر ہیں' لہٰذا تم عمرؓ یا ابو عبیدہ بن جراح سے بیعت کر لو' تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے' جی نہیں ہم تو آپ سے بیعت کریں گے' آپ ہمارے سردار اور ہم سب میں بہتر اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں' پس حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کا ہاتھ پکڑ لیا' اور ان سے بیعت کر لی' اور لوگوں نے آپ سے بیعت کی' جس پر ایک کہنے والے نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا' حضرت عمرؓ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے ہی اسے قتل کر دیا ہے' عبداللہ بن سالم زبیدی' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری روایت میں مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے وقت آنکھیں اوپر اٹھ گئیں اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا فی الرفیق الاعلی یعنی رفیق اعلیٰ خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہوں اور پوری حدیث بیان کی' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جو تقریر ہوئی اس سے اللہ تعالیٰ نے بہت نفع پہنچایا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے ڈرایا۔ ان میں جو نفاق تھا خدا تعالیٰ نے عمر کی وجہ سے دور کیا' پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ہدایت دکھائی۔ اور جو حق ان پر تھا وہ ان کو بتلایا' پھر لوگ اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے و ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الشا کرین تک۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِىْ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ اَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ

۸۶۸۔ محمد' سفیان' جامع' ابو یعلی' حضرت محمد بن حنفیہؒ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت علی) سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا' ابو بکرؓ' محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے کہا ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا عمر' تو میں ڈر گیا کہ اب کی مرتبہ وہ عثمان کا نام لیں گے' تو میں نے اس لئے کہا' تو پھر آپ؟ آپ

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

نے فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں۔

٨٦٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اَوْبِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌلِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَاَتَى النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ فَقَالُوْ اَلَا تَرٰى مَاصَنَعَتْ عَآئِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِيْ وَقَالَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ ابْنُ الْحُضَيْرِ مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَتَحْتَهٗ.

٨٦٩۔ قتیبہ بن سعید' مالک' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں' کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے جب ہم بیداء یاذات الجیش میں پہنچے' تو میرا ایک ہار گر گیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تلاش کرنے کے لئے وہاں مقام فرمایا' لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے' ہم جس مقام پر ٹھہرے تھے اس جگہ پانی نہ تھا نیز ہم لوگوں میں سے کسی کے پاس پانی نہ تھا' تو لوگوں نے ابو بکر کے پاس آ کر کہا کیا آپ نہیں دیکھتے؟ عائشہ نے کیا کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کے ساتھ ٹھہرا لیا حالانکہ وہ لوگ نہ پانی پر ٹھہرے نہ ان کے پاس پانی ہے' چنانچہ ابو بکر ہمارے پاس آئے' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھے ہوئے خواب استراحت فرما رہے تھے' تو انہوں نے فرمایا' تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کو روک لیا ہے' وہ نہ پانی پر (ٹھہرے) ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں' پھر انہوں نے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہلوانا چاہا وہ کہا اور اپنے ہاتھ سے وہ میرے کوکھ میں کچو کے دینے لگے' مجھ کو حرکت کرنے سے صرف اس بات نے روک لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر (سو رہے) تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور پانی نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی' اور لوگوں نے تیمم کیا تو اسید بن حضیر نے کہا کہ اے آل ابی بکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (پہلے بھی برکتیں ظاہر ہو چکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس اونٹ کو جس پر میں سوار تھی اٹھایا تو وہ ہار اس کے نیچے پڑا مل گیا۔

٨٧٠۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَابَلَغَ مُدَّاَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ تَابَعَهٗ جَرِيْرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ

٨٧٠۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' اعمش' ذکوان' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو' اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے' تو میرے اصحاب کے ایک 'مد' (سیر بھر وزن) یا آدھے (کے ثواب) کے برابر بھی (ثواب کو) نہیں پہنچ

بْنُ دَاوُدَ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ.

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ اَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىُّ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِىْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِىْ هٰذَا، قَالَ فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَوَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰى اَثَرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيْدٍ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهٗ فَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِى الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِاَبِىْ بَكْرٍ اُدْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ فِى الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِى الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِىْ يَتَوَضَّاُ وَيُلْحِقُنِىْ فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا

سکتا(۱)۔

۱۷۸۔ محمد، یحییٰ، سلیمان شریک، سعید بن مسیب، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر میں وضو کر کے باہر نکلے، اور جی میں کہا کہ میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لگا رہوں گا، اور آپ ہی کے ہمراہ رہوں گا، وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے مسجد میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا لوگوں نے بتلایا کہ آپ اس جگہ تشریف لے گئے میں بھی آپکے نشان قدم مبارک پر چلا یہاں تک کہ چاہ اریس پر جا پہنچا، اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں کا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے فارغ ہوئے، اور آپ نے وضو کیا، پھر میں آپ کے پاس گیا، تو آپ بیر اریس پر تشریف فرما تھے آپ اس کے چبوترے کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو کھول کر کنویں میں لٹکا دیا تھا میں نے سلام کیا اس کے بعد میں لوٹ آیا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا پھر حضرت ابو بکرؓ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون؟ انہوں نے کہا ابو بکر! میں نے کہا ٹھہریئے پھر میں آپ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر اجازت مانگتے ہیں فرمایا ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو میں نے آگے بڑھ کر ابو بکرؓ سے کہا اندر آجایئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں چنانچہ ابو بکرؓ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف چبوترے پر بیٹھ گئے اور انہوں نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے اور اپنی پنڈلیاں کھول لیں پھر میں لوٹ گیا اور اپنی جگہ بیٹھ گیا میں نے اپنے بھائی کو گھر میں وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا، وہ میرے ساتھ آنے والا تھا، میں نے اپنے جی میں کہا کاش اللہ فلاں شخص (یعنی میرے بھائی) کے ساتھ بھلائی کرے اور اسے بھی یہاں لے آئے، یکایک ایک شخص نے دروازہ ہلایا میں نے کہا کون؟ اس نے کہا عمر، میں نے کہا ٹھہریئے میں رسول اللہ صلی اللہ

(۱) دوسرا کوئی شخص خرچ کرنے میں صحابہ کو نہیں پہنچ سکتا اس لیے کہ صحابہ کا خرچ کرنا شدید ضرورت اور تنگ دستی کے ہوتے ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت میں کامل اخلاص کے ساتھ تھا، بعد والے لوگوں میں یہ چیز اس درجہ کی نہیں۔

يُرِيْدُ اَخَاهُ يَاْتِ بِهٖ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُهٗ فَقُلْتُ اُدْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَّسَارِهٖ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِاللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَاْتِ بِهٖ فَجَآءَ اِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَقُلْتُ له ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالجنّةِ عَلٰى بلوٰى تُصِيْبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَ شَرِيْكٌ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ.

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلام کر کے عرض کیا، عمر بن خطاب آئے ہیں اجازت مانگتے ہیں فرمایا ان کو اجازت دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دے دو میں نے حضرت عمرؓ کے پاس جا کر کہا اندر آ جایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے، وہ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چبوترہ پر آپ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور انہوں نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا دیے اس کے بعد میں لوٹا اور اپنی جگہ جا بیٹھا پھر میں نے کہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں شخص (یعنی میرے بھائی) کے ساتھ بھلائی کرتا اور اسے بھی یہاں لے آتا چنانچہ ایک شخص آیا دروازہ پر دستک دینے لگا میں نے پوچھا کون؟ اس نے کہا عثمان بن عفان! میں نے کہا ٹھہریئے اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر آ کر اطلاع دی فرمایا ان کو اندر آنے کی اجازت دو نیز انہیں جنت کی بشارت دو' ایک مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی' میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا اندر آ جایئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی پھر وہ اندر آئے اور انہوں نے چبوترہ کو بھرا ہوا دیکھا تو اس کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے (شریک راوی حدیث) فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیب کہتے تھے میں نے اس کی تاویل ان کی قبروں سے لی ہے۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ.

۸۷۲۔ محمد بن بشار' یحییٰ' سعید' قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ حضرات ابو بکرؓ' عمرؓ' عثمانؓ کوہ احد پر چڑھے' اچانک پہاڑ (احد) ان کے ساتھ (جوش مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ نے فرمایا احد! ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی ہے ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا اَنَا عَلٰى بِئْرٍ اَنْزِعُ مِنْهَا جَآءَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَاَخَذَ اَبُوْ

۸۷۳۔ احمد' وہب' صخر' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں نے خواب میں دیکھا) کہ میں ایک کنویں کے اوپر ہوں اور اس سے پانی کھینچ رہا ہوں ابو بکر اور عمر میرے پاس آئے ابو بکر نے ڈول لیا تو انہوں نے ایک دو ڈول پانی کے نکالے اور ان کے ڈول

بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا اَوْذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهُ فَنَزَعَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ قَالَ وَهْبٌ: اَلْعَطَنُ مَبْرَكُ الْاِبِلِ يَقُوْلُ حَتّٰى رَوِيَتِ الْاِبِلُ فَاَنَاخَتْ .

کھینچنے میں کمزوری (پائی جاتی) تھی، خدا تعالیٰ معاف کریں، پھر عمر بن خطابؓ نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے وہ ڈول لے لیا، جوان کے ہاتھ میں چرس بن گیا پس میں نے کسی جوان قوی، مضبوط شخص کو نہیں دیکھا جو ایسی قوت کے ساتھ کام کرتا ہو انہوں نے اس قدر پانی کھینچا کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے، پانی کافی ہونے کیوجہ سے اس جگہ کو لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنالیا۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهِ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوَانْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ .

۸۷۴۔ ولید بن صالح، عیسی بن یونس، عمر بن سعید بن ابو حسین مکی، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں کچھ لوگوں میں کھڑا تھا کہ انہوں نے حضرت عمر کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور ان کا جنازہ تابوت پر رکھا جاچکا تھا۔ اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا، اس نے میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا (اے عمر) اللہ تعالیٰ تم پر رحم کریں، میں امید کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ تم کو تمہارے ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا، اس لئے کہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا کہ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ (فلاں جگہ) گئے، بے شک مجھ کو امید واثق تھی کہ خدا تعالیٰ تم کو ان دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا میں نے جب پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے جنہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ اَشَدِّ مَاصَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَيُصَلِّيْ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِيْ عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيْدًا فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ.

۸۷۵۔ محمد بن یزید الکوفی، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، عروہ کہتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمرو سے دریافت کیا وہ سخت ترین بات کون سی تھی جو مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی؟ انہوں نے فرمایا میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، اس نے اپنی چادر آپ کی گردن مبارک میں ڈال کر آپ کا گلا بہت زور سے گھونٹنا شروع کیا اتنے میں حضرت ابو بکر آگئے اور آکر اس کو آپ سے ہٹایا اور کہا، کیا تم ایسے شخص کو مارے ڈالتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزے بھی لاچکا ہے۔

۳۸۸ بَاب مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَبِی حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَاَةِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِاُمِّيْ وَاَبِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ .

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ قَالَ اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ .

۸۷۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَى الرِّيِّ يَجْرِيْ فِيْ ظُفُرِيْ اَوْفِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ الْعِلْمُ .

باب ۳۸۸۔ قرشی عدوی ابو حفص حضرت عمر بن خطاب کے فضائل کا بیان۔

۸۷۶۔ حجاج' عبدالعزیز' محمد بن المنکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (خواب میں) میں نے اپنے آپ کو جنت میں جاتے ہوئے دیکھا تو اچانک ابو طلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے قدموں کی چاپ سنی، میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا یہ حضرت بلال ہیں، وہاں میں نے ایک محل بھی دیکھا' جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت بیٹھی ہوئی تھی، میں نے دریافت کیا یہ کس کا محل ہے؟ ایک شخص نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے چاہا اندر جا کر محل دیکھوں لیکن پھر تمہاری غیرت مجھے یاد آ گئی حضرت عمر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کروں گا۔

۸۷۷۔ سعید بن ابی مریم' لیث' عقیل' ابن شہاب' سعید بن میتب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے تھے کہ آپ نے فرمایا میں نے سوتے میں اپنے آپ کو جنت میں موجود پایا' وہاں ایک عورت ایک محل کے گوشہ میں وضو کر رہی تھی، میں نے دریافت کیا کہ یہ کس شخص کا محل ہے؟ تو جنت کے لوگوں نے کہا' یہ عمرؓ کا ہے تو ان کی غیرت مجھے یاد آ گئی اور میں پیچھے لوٹ آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہا کہ رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۸۷۸۔ محمد' ابن المبارک' یونس' زہری' حمزہ سے بیان کرتے ہیں کہ حمزہ اپنے والد حضرت عمر بن خطاب کے ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دودھ پیا' پھر میں نے دودھ کی سیرابی کی حالت کو دیکھا کہ اس کا اثر میرے ناخنوں سے ظاہر ہو رہا ہے، پھر میں نے (پیالہ کا بچا ہوا دودھ) عمر کو دے دیا، لوگوں نے دریافت کیا اس خواب کی تعبیر آپ نے کیا دی؟ فرمایا علم۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيْبٍ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْذَنُوْبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا يَفْرِیْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: الْعَبْقَرِيُّ عَتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ يَحْيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيْقٌ مَبْثُوْثَةٌ كَثِيْرَةٌ .

۸۷۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر' محمد بن بشر' عبید اللہ' ابو بکر بن سالم' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے آپ کو خواب میں دکھلایا گیا کہ میں ایک کنویں پر کھڑا ہوا اتنا بڑا ڈول جو ایک اونٹنی نکال سکتی ہے' نکال رہا ہوں پھر ابو بکرؓ آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے' مگر کمزور طریقہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے' ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو ڈول چرس بن گیا میں نے کسی طاقت ور مضبوط قوی شخص کو نہ دیکھا کہ وہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی طرح کام کرتا ہو یہاں تک کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے اور بیٹھ گئے۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهٖ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاۗءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ

۸۸۰۔ علی' یعقوب' ابراہیم' صالح' ابن شہاب' عبدالحمید' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی (ایک دن) اجازت طلب کی ' اس وقت کچھ عورتیں قریش کی (یعنی ازواج مطہرات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں اور باتیں کرنے میں ان کی آوازیں آپ سے بلند ہو رہی تھیں۔ جب حضرت عمرؓ نے (آپ سے) اجازت طلب کی' اور ان عورتوں نے ان کی آواز سنی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردہ میں ہو گئیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو اجازت دی چنانچہ وہ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا' یارسول اللہ! خدا تعالیٰ آپ کے دانتوں کو ہمیشہ ہنسائے' آپ اس وقت کیوں مسکرا رہے ہیں؟ حضور نے فرمایا' ان عورتوں کی حالت پر مجھ کو تعجب ہے (میرے پاس بیٹھی ہوئی شور مچا رہی تھیں) تمہاری آواز سنتے ہی پردہ میں چلی گئیں' حضرت عمرؓ نے کہا یارسول اللہ آپ اس بات کے زیادہ مستحق تھے کہ وہ آپ سے ڈریں' پھر حضرت عمرؓ نے ان عورتوں کو مخاطب کر کے کہا' اے اپنی جان کی دشمن عورتو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ انہوں

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَاعَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِىْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْهًايَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَالَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّاقَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

نے کہاہاں تم سے اس لئے ڈرتی ہیں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت عادت کے سخت اور سخت گو ہو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا! اے خطاب کے بیٹے کوئی اور بات کرو' ان کو چھوڑو' مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب تم سے شیطان کسی راستہ میں چلتے ہوئے ملتا ہے' تو وہ تمہارے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلنے لگتا ہے۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ.

۸۸۱۔ محمد' یحییٰ' اسمٰعیل' قیس' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہیں' اس وقت سے ہم برابر کامیاب اور غالب رہے ہیں۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَاعَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍؓ يَقُوْلُ وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ قَبْلَ اَنْ يُرْفَعَ وَاَنَا فِيْهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِىْ اِلَّا رَجُلٌ اٰخِذٌ مَنْكِبِىْ فَاِذَا عَلِىٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ: مَاخَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَىَّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ اَنِّىْ كُنْتُ كَثِيْرًا اَسْمَعُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُنْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَهَبْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ.

۸۸۲۔ عبدان' عبداللہ' عمر بن سعید' ابن ابی ملیکہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ اپنے تابوت پر رکھے گئے تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا وہ لوگ دعا مانگتے جاتے تھے اور نماز پڑھتے تھے' اس سے بیشتر کہ جنازہ اٹھایا جائے میں بھی ان ہی لوگوں میں تھا کہ یکایک ایک شخص نے میرا شانہ پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے' پھر انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے رحمت کی اور کہا اے عمر! تم نے اپنے بعد کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑا جو عمل کے اعتبار سے مجھے تم جیسا محبوب ہوتا' اور بخدا میں خیال کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے اکثر و بیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تھا اور ابو بکرؓ و عمرؓ اور میں گیا اور ابو بکرؓ و عمرؓ اور میں داخل ہوا اور ابو بکرؓ و عمرؓ اور میں نکلا اور ابو بکرؓ و عمرؓ (یعنی آپ اپنے ہر کام و فعل میں ان کو شریک رکھتے تھے)

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَقَالَ لِىْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ وَّمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا

۸۸۳۔ مسدد' یزید بن زریع' سعید' خلیفہ' محمد بن سوار' کہمس بن منہال' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمان بھی تھے پس احد حرکت کرنے لگا مسرت میں جھومنے لگا' جس پر آپ نے اس پر ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا اے احد ٹھہر جا اس لئے کہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

نَبِیٌّ اَوْصِدِّیْقٌ اَوْشَهِیْدَانِ .

۸۸٤۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلَنِیْ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَانِهٖ یَعْنِیْ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَارَاَیْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِیْنَ قُبِضَ کَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰی انْتَهٰی مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .

۸۸۴۔ یحییٰ‘ ابن وہب‘ عمر‘ زید‘ حضرت اسلم سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ نے مجھ سے حضرت عمرؓ کے بعض حالات دریافت کئے تو میں نے ان سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب سے آپ کی وفات ہوئی ہے‘ میں نے کبھی کسی کو حضرت عمرؓ سے زیادہ صالح اور سخی تر نہیں دیکھا‘ اور یہ تمام خوبیاں حضرت عمر بن خطاب پر ختم ہو گئیں۔

۸۸٥۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ وَمَا ذَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ لَاشَیْءَ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَیْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّیْ اِیَّاهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِمِثْلِ اَعْمَالِهِمْ .

۸۸۵۔ سلیمان‘ حماد‘ ثابت‘ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کی بابت دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تم نے اس کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے بجز اس کے کوئی تیاری نہیں کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہوں اس پر حضور پر نور نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہو گے جس کو تم دوست رکھتے ہو حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم کسی بات پر اتنے خوش نہیں ہوئے جس قدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے‘ جس کو تم دوست رکھو گے، مسرور ہوئے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کو دوست رکھتا ہوں اور مجھے امید واثق ہے کہ چونکہ مجھے ان حضرات سے محبت ہے لہٰذا میں ان کے ہمراہ ہوں گا اگرچہ میں نے ان حضرات جیسے اعمال نہیں کئے۔

۸۸٦۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ زَادَ زَکَرِیَّاءُ ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ

۸۸۶۔ یحییٰ بن قزعہ‘ ابراہیم بن سعد‘ سعد‘ ابو سلمہ‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث (ملہم) ہوا تو وہ عمرؓ ہو گا زکریا ابن ابی زائدہ‘ سعد‘ ابی سلمہ حضرت ابوہریرہ کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے بیشتر بنی اسرائیل میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے‘ کہ ان سے (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) باتیں کی جاتی تھیں‘ بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں، پس اگر میری امت میں ایسا کوئی ہو گا تو عمر ہو گا۔

يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ .

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ .

۸۸۷۔ عبداللہ' لیث' عقیل' ابن شہاب' سعید بن مسیب وابو سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک چرواہا اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ ایک بھیڑیئے نے اس ریوڑ پر حملہ کیا' اور اس میں سے ایک بکری اٹھالے گیا اس چرواہے نے اس کا پیچھا کیا' اور اس بکری کو اس سے چھین لیا تو بھیڑیئے نے چرواہے سے کہا' کہ درندے والے (یعنی قیامت کے) دن اس کا کون نگہبان ہوگا؟ جس روز بجز میرے اس کا کوئی چرانے والا نہ ہوگا لوگوں نے (یہ واقعہ سن کر) کہا سبحان اللہ (بھیڑیا اور باتیں کرتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ میں اور ابو بکرؓ وعمرؓ بھی اس پر ایمان لائے ہیں حالانکہ حضرت ابو بکرؓ وعمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ .

۸۸۸۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' ابو امامہ' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا دیکھتا کیا ہوں لوگوں کو میرے سامنے لایا جا رہا ہے (اور مجھے دکھایا جا رہا ہے) یہ سب لوگ کرتے پہنے ہوئے تھے' جن میں بعض کے کرتے تو سینے تک پہنچتے تھے اور بعض کے اس سے نیچے پھر میرے سامنے عمر بن خطاب کو لایا گیا جو اتنا لمبا کرتے پہنے ہوئے تھے کہ زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتے تھے' (۱) لوگوں (یعنی صحابہ) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ فرمایا دین (اسلام)

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ

۸۸۹۔ صلت' اسمٰعیل' ایوب' ابن ابی ملیکہ' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے تکلیف کا اظہار کیا حضرت ابن عباس نے ان کو جزع فزع کرنے پر گویا یا ملامت کرتے ہوئے کہا' امیر المومنین! اگر یہ بات ہوئی یعنی اگر آپ کو موت آ گئی تو کچھ غم نہیں

(۱) اس سے بظاہر یہ ذہن میں آتا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کیا حضرت ابو بکرؓ سے بھی افضل ہوئے، حالانکہ پوری امت کا اتفاق ہے کہ حضرت ابو بکرؓ تمام صحابہ سے افضل ہیں، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ خواب میں جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے، ممکن ہے ان میں حضرت ابو بکرؓ شامل نہ ہوں باقی جتنے پیش کیے گئے ان میں حضرت عمرؓ سب سے افضل تھے۔

صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَابَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقْتَهٗ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صُحْبَتَهُمْ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِىْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَاتَرٰى مِنْ جَزَعِىْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَاَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْاَنَّ لِىْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بِهٰذَا .

اس لئے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں اور آپ کی صحبت بہت اچھی رہی ہے کہ ان کا حق صحبت اچھا ادا کیا' پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ ﷺ سے رخصت ہوئے تو حضور اکرم آپ سے بہت خوش اور راضی تھے' پھر آپ حضرت ابو بکرؓ کی صحبت میں رہے اور ان کے ساتھ بھی آپ کی صحبت بہت اچھی رہی کہ ان کا حق صحبت بھی بہت اچھا ادا کیا' پھر جب وہ آپ سے جدا ہوئے تو آپ سے وہ بھی خوش اور راضی تھے پھر آپ اپنے ایام خلافت میں مسلمانوں یعنی ان کے صحابہ کی صحبت میں رہے اور ان کے ساتھ بھی آپ کی صحبت خوب رہی' اب اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو وہ آپ سے راضی ہوں گے' حضرت عمر نے فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا جو ذکر کیا اور آپ کے راضی اور خوش ہو کر رخصت ہونے کا تو یہ محض اللہ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے' پھر حضرت ابو بکر کی صحبت اور خوشنودی کا تم نے جو ذکر کیا ہے وہ بھی محض خدا تعالیٰ کا ایک احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور اب جو تم مجھ کو جزع فزع کرتے دیکھ رہے ہو وہ تمہارے اور تمہارے دوستوں کے سبب سے ہے (یعنی اس خوف سے کہ میرے بعد کہیں تم فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ) خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو عذاب الٰہی کے بدلے میں اس کو قربان کر دیتا اس سے پہلے کہ میں اس کو دیکھوں۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَاللّٰهَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ

۸۹۰۔ یوسف' ابو اسامہ' عثمان بن غیاث' ابو عثمان نہدی حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کے کسی باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اور اس باغ کا دروازہ کھلوایا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور اس (آنے والے) کو جنت کی بشارت دو' میں نے دروازہ کھولا' دیکھا تو وہ ابو بکرؓ تھے میں نے ان کو جنت کی بشارت دی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر ابو بکرؓ نے اللہ کی ثنا اور شکر ادا کیا' پھر ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلوایا' رسول اللہ نے فرمایا دروازہ کھول دو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دو' چنانچہ میں نے دروازہ کھولا' دیکھا تو حضرت عمر تھے' میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے باخبر کیا' اس پر انہوں نے بھی خدا تعالیٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُهٗ فَإِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

کی حمد و ثناء کی اور شکر ادا کیا ان کے بعد پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دو ان مصائب پر جو اس آنے والے کو پہنچیں گے، میں نے دروازہ کھولدیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے میں نے ان کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے آگاہ کیا اس پر انہوں نے بھی خدا کی حمد و ثناء کی شکر ادا کیا اس کے بعد کہا اللہ تعالیٰ ہی میرا مددگار و ناصر ہے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَدَّهٗ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ.

۸۹۱۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیوہ، ابو عقیل، زہرہ بن معبد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔

۳۸۹ بَاب مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَبِيْ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرُ بِئْرَرُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهٗ عُثْمَانُ.

باب ۳۸۹۔ ابو عمرو قرشی حضرت عثمان بن عفان کے مناقب کا بیان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی تھا کہ جس نے چاہ رومہ کھدوایا اس کے لئے جنت ہے اور اس کو حضرت عثمان نے کھدوایا تھا اور جس نے جیش عسرت کا سامان درست کر دیا وہ بھی جنت کا مستحق ہے، اور اس کا حضرت عثمان نے تمام سامان تیار کیا تھا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِيْ بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَآءَ رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ يَسْتَاْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى سَتُصِيبُهٗ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى بِنَحْوِهٖ وَزَادَفِيْهِ عَاصِمٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۸۹۲۔ سلیمان، حماد، ایوب، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ کو دروازہ کی حفاظت کا حکم دیا پھر ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اجازت دے دو اور اس کو جنت کی بشارت بھی دے دو، دروازہ کھول کر میں نے دیکھا تو وہ ابو بکرؓ تھے، پھر ایک اور شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی، تو آپ نے فرمایا اس کو بھی آنے کی اجازت دو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دے دو دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ تھے، پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے، اور اس کے بعد فرمایا کہ اس کو آنے کی اجازت دو اور اس کو جنت کی بشارت دو اس مصیبت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِيْ مَكَانٍ فِيْهِ مَآءٌ قَدِانْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ اَوْ رُكْبَتِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا.

پر جو اس کو پہنچے گی' دیکھا تو حضرت عثمان بن عفان تھے اور عاصم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا آپ نے اپنے دونوں گھٹنے یا ایک کھول دیئے تھے پھر جب حضرت عثمان آئے تو آپ نے ان کو چھپا لیا۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالَا مَايَمْنَعُكَ اَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِاَخِيْهِ الْوَلِيْدِ فَقَدْ اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْهِ فَقَصَدْتُّ لِعُثْمَانَ حَتّٰى خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيْحَةٌ لَكَ يَااَيُّهَا الْمَرْءُ مِنْكَ قَالَ مَعْمَرٌ اُرَاهُ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ اِذَا جَآءَ رَسُوْلُ عُثْمَانَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ مَا نَصِيْحَتُكَ فَقُلْتُ: اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتَ هَدْيَهٗ وَقَدْ اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ اَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ خَلَصَ اِلَيَّ مِنْ عِلْمِهٖ مَا يَخْلُصُ اِلَى الْعَذْرَاءِ فِيْ سِتْرِهَا قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ

۸۹۳۔ احمد' شبیب' سعد' یونس' ابن شہاب' عروہ' عبید اللہ بن عدی بن خیار سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہؓ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے ان سے کہا "کہ تم کو حضرت عثمان سے ان کے بھائی ولید (۱) کے بارہ میں گفتگو کرنے سے کیا امر مانع ہے؟ حالانکہ لوگوں نے ان کے بارہ میں بہت گفتگو کی ہے' لہٰذا میں نے حضرت عثمان سے کہنے کا ارادہ کیا وہ نماز ادا کرنے کے لئے آئے تو میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے کچھ کام ہے' جس میں آپ ہی کی بھلائی ہے' انہوں نے کہا تم سے خدا کی پناہ' چنانچہ میں لوٹ آیا اور ان لوگوں کے پاس لوٹا ہی تھا کہ حضرت عثمان کا قاصد آیا میں حضرت عثمان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کیا بات کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ نے محمدؐ کو حق کے ساتھ بھیجا' ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی' آپ ان لوگوں میں تھے' جنہوں نے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی' پھر آپ نے دو مرتبہ ہجرت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے' اور ان کی روش کو دیکھا' لوگ عام طور پر ولید کے بارے میں بہت کچھ کہہ رہے ہیں' حضرت عثمان نے فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں' لیکن مجھے آپ کا علم پہنچا ہے جس طرح کنواری لڑکی کو اس کے پردہ میں پہنچتا ہے' اس پر حضرت عثمان نے فرمایا' خدا تعالیٰ نے یقیناً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مانی' اور میں اس

(۱) ولید پر شراب پینے کا الزام تھا' اس پر مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہوئی مگر اس وقت تک یہ الزام شرعی دلائل سے ثابت نہیں ہو سکا تھا چونکہ حضرت عثمانؓ کے انتظامات کیخلاف بعض لوگ صرف فتنہ پھیلانے کی غرض سے بھی نکتہ چینی کیا کرتے تھے' اس وقت جب عبید اللہ بن عدی بن خیار نے ان سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا اور عوام و خواص کی اس واقعہ پر عام بے چینی کا ذکر کیا تو حضرت عثمانؓ نے ایک حد تک اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا' لیکن بعد میں جب واقعہ کی تحقیق ہو گئی اور ولید کا شراب پینا ثابت ہو گیا' تو اسے اسی کوڑے لگوائے جو شراب پینے کی شرعی سزا ہے۔

مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاٰمَنْتُ بِمَا بَعَثَ بِهٖ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهٗ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ مِثْلُهٗ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهٗ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لِيْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِيْ لَهُمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تَبْلُغُنِيْ عَنْكُمْ اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ شَانِ الْوَلِيْدِ فَسَنَاخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْلِدَهٗ فَجَلَدَهٗ ثَمَانِيْنَ .

چیز پر بھی ایمان لایا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تھی اور میں نے دو دفعہ ہجرت کی ' جیسا کہ تم نے بیان کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی اٹھائی اور آپ سے بیعت کی ' لیکن خدا کی قسم! میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپ سے فریب کیا ' خدا تعالیٰ نے آپ کو وفات دی پھر اسی طرح حضرت ابو بکرؓ کی صحبت سے فیض یاب ہوا پھر اسی طرح حضرت عمرؓ کی صحبت سے اس کے بعد میں خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا وہ حق نہیں ہے جیسا ان لوگوں کا تھا ' میں نے عرض کیا ہاں ضرور ہے ' تو حضرت عثمان نے کہا پھر یہ کیسی باتیں ہیں جو مجھ سے تم کہہ رہے ہو ' ولید کا معاملہ جس کو تم نے بیان کیا ہے ، تو انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ہم حق پر عمل کریں گے ' اس کے بعد انہوں نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ ولید کے اسی درے لگائیں ' چنانچہ انہوں نے اس کے اسی درے مارے۔

۸۹۴ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهٗ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ .

۸۹۴ـ محمد بن حاتم بن بزیع ' شاذان ' عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماجشون ' عبیداللہ ' نافع ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے کہا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے ' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ' اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کے بعد ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیتے تھے ' یعنی ان میں باہم کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دیتے تھے۔

۸۹۵ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَوَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمُ قَالَ هٰؤُلَآءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّيَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ

۸۹۵ـ موسیٰ ' ابو عوانہ ' عثمان بن موہب سے بیان کرتے ہیں ' کہ ایک شخص مصر والوں میں سے آیا ' اور اس نے حج کیا بیت اللہ کا تو ایک جگہ چند لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا ' یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا یہ قریش ہیں ' اس نے پوچھا ان کا شیخ کون ہے؟ لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر ' اس شخص نے ابن عمر کی طرف متوجہ ہو کر کہا ابن عمر! میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تم اس کا جواب دو ' کیا تم کو معلوم ہے کہ عثمان جنگ احد میں بھاگ گئے تھے ' ابن عمر نے کہا ہاں! ایسا ہی ہوا تھا پھر اس نے پوچھا تم کو معلوم ہے کہ عثمان بدر کے معرکہ سے غائب تھے اور جنگ میں شریک نہ تھے ' ابن عمر نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا تم کو معلوم ہے کہ عثمانؓ بیعت رضوان میں بھی شریک نہ تھے اور

يَشْهَدُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنُ لَكَ اَمَّافِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَاعَنْهُ وَغَفَرَلَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْكَانَ اَحَدٌ اَعَزَّبِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ مَكَانَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُعُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَاالْاٰنَ مَعَكَ .

غائب رہے' ابن عمرؓ نے کہاہاں! اس پر اس شخص نے اللہ اکبر کہا' تو ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ ادھر آئیں تجھ سے حقیقت حال بیان کروں احد کے دن عثمان کا بھاگ جانا تو اس کے متعلق یہ ہے کہ خدا نے ان کے اس قصور کو معاف فرمادیا اور ان کو بخش دیا اور بدر کے دن عثمان کا غائب ہونا اس کا واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادی (حضرت رقیہ) ان کی بیوی تھیں' اور وہ (اس زمانہ میں) بیمار تھیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو ان کی خبر گیری کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا) اور فرمایا عثمان کو بدر میں حاضر ہونے والے شخص کا ثواب ملے گا' اور مال غنیمت میں سے بھی پورا حصہ ملے گا' رہا بیعت رضوان سے عثمان کا غائب رہنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں عثمان سے زیادہ ہر دل عزیز اور باعزت کوئی شخص ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو مکہ روانہ فرماتے لیکن ایسا نہ تھا اس لئے آپ ﷺ نے انہیں کو مکہ روانہ کیا اور ان کے جانے کے بعد بیعت رضوان کا واقعہ پیش آیا اور بیعت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر کہا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے پھر اس ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے' اس کے بعد ابن عمرؓ نے کہا تو میرے اس بیان کو لے جا جو میں نے تیرے سامنے دیا ہے' یہی بیان تیرے سوالات کا مکمل جواب ہے۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اُحُدًا وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ فَقَالَ اسْكُنْ اُحُدُ اَظُنُّهٗ ضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ .

۸۹۶۔ مسدد' یحییٰ' سعید' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) احد پہاڑ پر چڑھے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ' و عمر و عثمانؓ بھی تھے جب وہ (جوش مسرت سے) ہلنے لگا' تو آپ نے فرمایا اے احد ٹھہر جا' خیال ہے کہ آپ نے اس کے ایک ٹھوکر لگائی' اور فرمایا تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۳۹۰ بَاب قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقِ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب ۳۹۰۔ حضرت عثمان بن عفانؓ سے بیعت کرنے پر سب کے متفق ہونے کا بیان۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

۸۹۷۔ موسیٰ' ابو عوانہ' حصین' عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا' کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو شہید ہونے سے چند دن پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا' وہ حذیفہ بن یمان اور عثمان

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَبْلَ اَنْ یُّصَابَ بِاَیَّامٍ بِالْمَدِیْنَةِ وَقَفَ عَلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کَیْفَ فَعَلْتُمَا اَتَخَافَانِ اَنْ تَکُوْنَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَالَا تُطِیْقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا اَمْرًا هِیَ لَهٗ مُطِیْقَةٌ مَافِیْهَا کَبِیْرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا اَنْ تَکُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَالَا تُطِیْقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِیَ اللّٰہُ لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ لَایَحْتَجْنَ اِلٰی رَجُلٍ بَعْدِیْ اَبَدًا قَالَ فَمَا اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا رَابِعَةٌ حَتّٰی اُصِیْبَ قَالَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ مَابَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اِلَّا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ اُصِیْبَ وَکَانَ اِذَا مَرَّبَیْنَ الصَّفَّیْنِ قَالَ اسْتَوُوْا حَتّٰی اِذَا لَمْ یَرَفِیْهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَکَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُوْرَةَ یُوْسُفَ اَوِالنَّحْلِ اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی حَتّٰی یَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ کَبَّرَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ: قَتَلَنِیْ اَوْاَکَلَنِی الْکَلْبُ حِیْنَ طَعَنَهٗ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِکِّیْنٍ ذَاتِ طَرَفَیْنِ لَایَمُرُّ عَلٰی اَحَدٍ یَمِیْنًا وَلَا شِمَالًا اِلَّا طَعَنَهٗ حَتّٰی طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ طَرَحَ عَلَیْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ اَنَّهٗ مَاخُوْذٌ نَحَرَ نَفْسَهٗ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ یَدَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهٗ فَمَنْ یَلِیْ عُمَرَ فَقَدْ رَاَی الَّذِیْ اَرٰی وَاَمَّا نَوَاحِی الْمَسْجِدِ فَاِنَّهُمْ لَایَدْرُوْنَ غَیْرَ اَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَصَلّٰی

بن حنیف کے پاس کھڑے ہوئے فرما رہے تھے کہ تم دونوں نے جو کیا اچھا نہیں کیا کیا تم کو اس بات کا خیال نہیں آیا؟ کہ تم نے ارض سواد پر اس کی طاقت سے زیادہ خراج مقرر کر دیا' ان دونوں نے عرض کیا نہیں' ہم نے اس پر اس قدر خراج مقرر کر دیا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے' اس میں زیادتی کی کوئی بات نہیں ہے' حضرت عمرؓ نے فرمایا' غور کرو شاید تم نے اس زمین پر اس قدر خراج مقرر کیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی' اس پر انہوں نے عرض کیا کہ نہیں' پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر خدا تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا خوش حال کر دوں گا کہ میرے بعد وہ کسی کی محتاج نہ رہیں گی' عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ چوتھے دن وہ شہید کر دیئے گئے' نیز عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ جس دن آپ شہید ہوئے' میں کھڑا ہوا تھا میرے اور ان کے درمیان بجز عبداللہ بن عباس کے اور کوئی دوسرا نہیں تھا اور آپ دو صفوں کے بیچ میں سے گزرتے تھے' تو صف سیدھی کرنے کی تلقین کرتے جاتے تھے' یہاں تک کہ جب صفوں میں کچھ خلل نہ دیکھتے تو آگے بڑھتے تھے' اور اکثر سورۂ یوسف یا سورۂ نحل یا ایسی ہی کوئی صورت پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تھے' تاکہ سب لوگ جمع ہو جائیں' جیسے ہی آپ نے تکبیر کہی (ایک شخص نے آپ کو زخمی کر دیا) میں نے آپ کو کہتے سنا مجھے کتے نے قتل کر ڈالا یا کاٹ کھایا' (۱) جب وہ غلام دو دھاری چھری لئے ہوئے بھاگا تو دائیں بائیں جدھر بھی جاتا لوگوں کو اس سے مارتا' اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا' ان میں سات تو مر گئے' اس کو ایک مسلمان نے دیکھا اس نے اپنا لمبا کوٹ اس پر ڈال دیا' پھر اس غلام کو خیال ہوا کہ وہ گرفتار کر لیا جائے' تو اس نے اسی خنجر سے خود کشی کر لی' حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر ان کو آگے کیا جو شخص اس وقت حضرت عمر کے قریب تھا وہ ان باتوں کو دیکھ رہا تھا جو میں نے دیکھیں' اور جو لوگ مسجد کے کنارے پر کھڑے تھے ان کو کچھ معلوم نہ ہوا انہوں نے صرف حضرت عمرؓ کی آواز نہ سنی اور وہ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کہتے تھے' پھر ان لوگوں کو عبدالرحمٰن بن

(۱) اس سے مراد وہی غلام ہے جس نے آپ کو شہید کیا یہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا غلام تھا اس کا نام فیروز اور کنیت ابولولو تھی، حضرت عمرؓ کی شہادت کا واقعہ تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں مفصل موجود ہے۔

بِهِمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ صَلوٰةً خَفِيْفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِيْ فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَمَرْتُ بِهٖ مَعْرُوْفًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِيْ بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْكَ تُحِبَّانِ اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ اَكْثَرُهُمْ رَقِيْقًا فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ اَيْ اِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا فَقَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَاتَكَلَّمُوْا بِلِسَانِكُمْ وَصَلُّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوْا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ وَكَانَ النَّاسُ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُوْلُ اَخَافُ عَلَيْهِ فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَهٗ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ ثُمَّ اُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهٗ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهٖ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَآءَ النَّاسُ يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ وَجَآءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِدَمٍ فِي الْاِسْلَامِ مَاقَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وُلِّيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُّ اَنَّ ذٰلِكَ كِفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَالِيْ فَلَمَّا اَدْبَرَ اِذَا اِزَارُهٗ يَمَسُّ الْاَرْضَ قَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ ابْنَ اَخِيْ اِرْفَعْ ثَوْبَكَ فَاِنَّهٗ اَبْقٰى لِثَوْبِكَ وَاَتْقٰى لِرَبِّكَ يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَاعَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ سِتَّةً وَّثَمَانِيْنَ اَلْفًا اَوْنَحْوَهٗ قَالَ اِنْ وَفٰى لَهٗ مَالُ اٰلِ عُمَرَ فَاَدِّهٖ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاِلَّا فَسَلْ فِيْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاِنْ لَّمْ تَفِ اَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِيْ قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ اِلٰى

عوف نے جلد جلد نماز پڑھائی' جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا' ابن عباس! دیکھو تو مجھ پر کون حملہ آور ہوا ہے؟ وہ تھوڑی دیر تک ادھر ادھر دیکھتے رہے' پھر انہوں نے کہا مغیرہ کے غلام نے آپ پر حملہ کیا ہے' حضرت عمرؓ نے دریافت کیا' کیا اس کاریگر نے؟ حضرت ابن عباس نے جواب دیا جی ہاں! تو حضرت عمر نے فرمایا' خدا تعالیٰ اس کو غارت کرے میں نے تو اس کو ایک مناسب بات بتائی تھی' خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر نہیں کی جو اسلام کے پیرو ہونے کا دعوی کرتا ہو' بلاشبہ تم اور تمہارے والد ماجد اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مدینہ منورہ میں غلام بہت ہو جائیں' حضرت عباس کے پاس سب سے زیادہ غلام تھے' ابن عباسؓ نے کہا اگر تم چاہو تو میں ایسا کروں' اگر چاہو تو میں ان کو قتل کر دوں' حضرت عمرؓ بولے تو جھوٹ بولتا ہے کیونکہ جب وہ تمہاری زبان میں گفتگو کرنے لگے اور تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھنے لگے اور تمہاری طرح حج کرنے لگے' تو پھر تم ان کو قتل نہیں کر سکتے' پھر حضرت عمرؓ کو ان کے گھر لے جایا گیا' لوگوں کے رنج والم کا یہ حال تھا کہ گویا ان کو اس دن سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہ پہنچی تھی' کوئی کہتا فکر کی کچھ بات نہیں اچھے ہو جائیں گے' اور کوئی کہتا مجھے ان کی زندگی کی کوئی آس نہیں ہے' پھر چھوہاروں کا بھیگا ہوا پانی لایا گیا' حضرت عمرؓ نے اس کو نوش فرمایا' تو وہ ان کے پیٹ سے نکل گیا' اس کے بعد دودھ لایا گیا انہوں نے نوش فرمایا تو وہ بھی شکم مبارک سے نکل گیا' لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ اب زندہ نہ رہیں گے' پھر ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہاں اور لوگ بھی آ رہے تھے' اکثر لوگ آپ کی تعریف کرنے لگے پھر ایک جوان شخص آیا اس نے کہا اے امیر المومنین! آپ کو خدا تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری ہو اس لئے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اسلام قبول کرنے میں تقدم حاصل ہوا' جس کو آپ خود بھی جانتے ہیں' جب آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے انصاف کیا اور آخر کار شہادت پائی حضرت عمر نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ یہ سب باتیں مجھ پر برابر ہو جائیں نہ عذاب ہو نہ ثواب جب وہ شخص لوٹا تو اس کا تہ بند زمین پر لٹک رہا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لڑکے کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ لایا

غَيْرِ هِمْ فَادِّ عَنِّيْ هٰذَا الْمَالَ انْطَلِقْ اِلٰى عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنِّيْ لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَمِيْرًا وَقُلْ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُّدْ فَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَاْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِيْ فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَاْذِنُ اَنْ يُّدْ فَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ اُرِيْدُهٗ لِنَفْسِيْ وَلَاُوْثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ فَلَمَّا اَقْبَلَ قِيْلَ هٰذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَآءَ قَالَ ارْفَعُوْنِيْ فَاَسْنَدَهٗ رَجُلٌ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِيْ تُحِبُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَاكَانَ مِنْ شَيْءٍ اَهَمُّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَاِذَا اَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُوْنِيْ ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاِنْ اَذِنَتْ لِيْ فَاَدْخِلُوْنِيْ وَاِنْ رَدَّتْنِيْ رُدُّوْنِيْ اِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَآءَ تْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَآءُ تَسِيْرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَاَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهٗ سَاعَةً وَاسْتَاْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَّهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَآءَ هَا قُمْنَا مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوْا اَوْصِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا اَجِدُ اَحَقُّ بِهٰذَاالْاَمْرِمِنْ هٰؤُلَآءِ النَّفَرِ اَوِالرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ يُشْهِدُكُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الْاَمْرِشَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهٗ فَاِنْ اَصَابَتِ

گیا تو آپ نے فرمایا اے بھتیجے اپنا کپڑا اونچا کر کہ یہ بات کپڑے کو صاف رکھے گی اور خدا کو بھی پسند ہے، پھر آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا دیکھو مجھ پر لوگوں کا کتنا قرض ہے؟ لوگوں نے حساب لگایا، تو تقریباً چھیاسی ہزار قرضہ تھے، فرمایا اگر اس قرض کی ادائیگی کے لئے عمر کی اولاد کا مال کافی ہو تو انہی کے مال سے اسے ادا کرنا، وگرنہ پھر بنی عدی بن کعب سے مانگنا، اگر ان کا مال بھی ناکافی ہو تو قریش سے طلب کر لینا، اس کے سوا اور کسی سے لے کر میرا قرض ادا نہ کرنا ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور کہو کہ عمر آپ کو سلام کہتا ہے، امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب میں امیر المومنین نہیں ہوں، اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ سے اس بات کی اجازت مانگتا ہے کہ وہ اپنے دونوں دوستوں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کے پہلو میں دفن کیا جائے، چنانچہ عبداللہ بن عمر نے پہنچ کر سلام کے بعد اندر جانے کی اجازت چاہی (اجازت ملنے پر) اندر گئے، تو ام المومنین کو روتے ہوئے دیکھا حضرت عبداللہ بن عمر نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں، اور اس بات کی اجازت چاہتے ہیں کہ اپنے دوستوں کے پاس دفن کئے جائیں، حضرت عائشہ نے فرمایا اس جگہ کو میں نے اپنے لئے اٹھا رکھا تھا مگر اب میں ان کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں، جب عبداللہ بن عمر واپس آئے تو حضرت عمرؓ سے اطلاعاً کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر آ گئے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اٹھاؤ تو ایک شخص نے ان کو اپنے سہارے لگا کر بٹھا دیا۔ حضرت عمر نے عبداللہ بن عمر سے دریافت کیا، کیا جواب لائے ہو؟ انہوں نے جواب دیا امیر المومنین وہی جو آپ چاہتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی ہے، حضرت عمر نے فرمایا، خدا تعالیٰ کا شکر ہے میں کسی چیز کو اس سے زیادہ اہم خیال نہ کرتا تھا پس جب میں مر جاؤں تو مجھے اٹھانا اور پھر حضرت عائشہ کو سلام کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے سونپ دینا اور اگر وہ واپس کر دیں تو مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا اس کے بعد ام المومنین حضرت حفصہ تشریف لائیں اور ان کے ساتھ اور عورتیں بھی آئیں، جب ہم نے ان کو دیکھا تو ہم لوگ اٹھ گئے وہ تمام حضرت عمر کے پاس آئیں اور ان کے پاس تھوڑی دیر بیٹھ کر روئیں،

الْاِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ وَاِلَّا فَيَسْتَعِنْ بِهٖ اَيُّكُمْ مَا اُمِّرَفَاِنِّيْ لَمْ اَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَّلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ: اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهٰجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَاُوْصِيْهِ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا اَلَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَنْ يَّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَاَنْ يُّعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاُوْصِيْهِ بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَاَنْ لَّا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ اِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ وَاُوْصِيْهِ بِالْاَعْرَابِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْاِسْلَامِ اَنْ يُّؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوَفّٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا اِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهٖ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ فَسَلَّمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَتِ اَدْخِلُوْهُ فَاُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهٖ اجْتَمَعَ هٰؤُلَآءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اجْعَلُوْا اَمْرَكُمْ اِلٰى ثَلٰثَةٍ مِّنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَيُّكُمَا تَبَرَّاَ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ فَنَجْعَلُهُ اِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْاِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ اَفْضَلَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَاُسْكِتَ الشَّيْخَانُ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَفَتَجْعَلُوْنَهُ اِلَيَّ وَاللّٰهِ عَلَيَّ اَنْ لَّا اٰلُوَا عَنْ

جب مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو وہ عورتیں مکان میں چلی گئیں پھر ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی لوگوں نے عرض کیا امیر المومنین کچھ وصیت فرمایئے اور کسی کو خلیفہ بنا دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ میرے نزدیک ان لوگوں سے زیادہ کوئی خلافت کا مستحق نہیں ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے وقت راضی تھے پھر آپ نے حضرت علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد، عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر تمہارے پاس حاضر رہا کریں گے مگر خلافت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے، آپ نے یہ جملہ ابن عمرؓ کی تسلی کے لئے کہا اور فرمایا اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ حقیقتاً اس کے اہل ہیں ورنہ جو شخص بھی خلیفہ بنا دیا جائے وہ ان سے امور خلافت میں مدد لے، میں نے ان کو نا قابلیت یا خیانت کی بناء پر معزول نہیں کیا تھا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد جو خلیفہ مقرر ہو اس کو وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین کا اولین حق سمجھے، ان کی عزت کی نگہداشت کرے اس کو انصار کے ساتھ بھلائی کی بھی وصیت کرتا ہوں جو دار الھجرت دار الایمان میں مہاجرین سے پہلے سے مقیم ہیں، خلیفہ کو چاہیئے کہ ان میں سے نیک لوگوں کی نیکوکاری کو بنظر استحسان دیکھے اور ان کے خطار کار لوگوں کی خطا سے درگزر کرے، نیز میں اس کو تمام شہروں کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اس لئے کہ وہ لوگ اسلام کی پشت و پناہ ہیں، وہی مال غنیمت حاصل کرنے والے اور دشمن کو تباہ کرنے والے ہیں، اور وصیت کرتا ہوں، کہ ان سے ان کی رضا مندی سے اس قدر مال لیا جائے جو ان کی ضروریات زندگی سے زائد ہو، میں اس کو اعراب کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اس لئے کہ وہی اصل عرب اور مادہ اسلام ہیں اور ان کی (ضروریات سے) زائد مال لئے جائیں اور ان کے فقراء پر تقسیم کر دیئے جائیں، میں اس کو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ ان کا عہد پورا کیا جائے اور ان کی حمایت میں پر زور جنگ کی جائے، اور ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ جب ان کی وفات ہو گئی تو ہم لوگ ان کو لئے جا رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جا کر حضرت عائشہؓ کو سلام کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتے

اَفْضَلِكُمْ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ بِيَدِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِدَمُ فِي الْاِسْلَامِ مَاقَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ اَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ اَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيْعَنَّ ثُمَّ خَلَابِا لْاٰخِرِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ فَلَمَّااَخَذَ الْمِيْثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَه لَهٗ عَلِيٌّ وَوَلَجَ اَهْلُ الدَّارِفَبَايَعُوْهُ.

ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا ان کو داخل کر دو چنانچہ وہ اندر لائے گئے اور وہاں اپنے دونوں دوستوں کے پہلو میں دفن کئے گئے ان کے دفن کئے جانے بعد وہ لوگ جو حضرت عمرؓ کی نظر میں خلافت کے مستحق تھے جمع ہوئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ اس معاملہ کو صرف تین شخصوں پر چھوڑ دو جس پر زبیر بن عوام نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور حضرت طلحہ نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت عثمان کو دیا اور حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو دے دیا پھر عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عثمان اور حضرت علی سے کہا کہ تم دونوں میں سے جو شخص اس کام (خلافت) سے برات ظاہر کرے گا ہم خلافت کو اسی کے سپرد کریں گے اور اس پر اللہ اور اسلام کے حقوق کی نگہداشت لازم ہو گی ہر ایک کو غور کرنا چاہئے کہ اس کے خیال میں کون شخص افضل ہے اسی کو خلیفہ کر دے اس پر شیخین یعنی عثمان و علی نے سکوت کیا جب یہ حضرات چپ رہے تو عبدالرحمٰن نے کہا کیا تم دونوں خلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ میرے حوالہ کرتے ہو؟ بخدا مجھ پر لازم ہے کہ میں تم سے افضل کے ساتھ کوتاہی نہ کروں گا دونوں نے کہا یہ مسئلہ آپ کے حوالہ کیا جاتا ہے عبدالرحمٰن نے دونوں میں سے ایک یعنی حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور اسلام میں قدامت حاصل ہے جو تم کو معلوم ہے خدا کے واسطے تم پر لازم ہے اگر میں تمہیں خلیفہ بناؤں تو تم عدل وانصاف کرنا اور اگر میں عثمان کو خلیفہ بناؤں تو تم اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا اس کے بعد حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی ایسا ہی کہا چنانچہ عبدالرحمٰن نے عہد لے لیا پھر کہا، عثمان اپنا ہاتھ اٹھاؤ عبدالرحمٰن نے اور ان کے بعد علیؓ نے ان سے بیعت کی پھر تمام مدینہ والوں نے حاضر ہو کر حضرت عثمان سے بیعت کی۔

٣٩١ بَاب مَنَاقِب عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشَمِيِ اَبِيْ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِّي اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ

باب ۳۹۱۔ حضرت ابوالحسن علی بن ابی طالب قرشی ہاشمی کے فضائل کا بیان! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا تھا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوقت

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

وفات ان سے راضی تھے۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَ بَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَالَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

۸۹۸۔ قتیبہ، عبدالعزیز، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے دن) فرمایا کل میں یہ جھنڈا ایک شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں سے خداوند تعالیٰ (قلعہ خیبر کو) فتح کرائے گا رات کو تمام لوگ سوچتے رہے، دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ امید لے کر حاضر ہوئے کہ جھنڈا انہیں کو ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، آپ نے فرمایا کوئی جا کر ان کو بلا لائے، چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا جب وہ آئے تو آپ نے ان کی دونوں آنکھوں پر لعاب دہن لگا دیا، اور ان کے لئے دعا کی۔ وہ اچھی ہو گئیں گویا دکھتی ہی نہ تھیں، پھر آپ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا حضرت علی نے عرض کیا یارسول اللہ میں ان لوگوں (یعنی دشمنوں) سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک وہ ہماری مانند مسلمان نہ ہو جائیں، آپ نے فرمایا ٹھہرو، جب تم میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو پہلے ان کو اسلام کی دعوت دینا (یعنی اسلام کی طرف بلانا) پھر خدا کا حق جو ان پر واجب ہے اس سے ان کو مطلع کرنا اس لئے کہ بخدا! اگر تمہاری تحریک و تبلیغ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی۔ تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ: اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْلَيَا

۸۹۹۔ قتیبہ، حاتم، یزید حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت علیؓ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے، جس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں انہوں نے اپنے جی میں کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانا کچھ زیب نہیں دیتا، چنانچہ حضرت علیؓ تیزی سے چل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے، جب شام ہوئی جس کے دوسرے دن صبح کو خدا تعالیٰ نے فتح دی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا، یا فرمایا

خُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَوْقَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

جھنڈا وہ شخص لے گا جس کو خدا اور رسول محبوب رکھتے ہیں، یا فرمایا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے' خدا تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح نصیب کرے گا، اچانک ہماری ملاقات حضرت علی سے ہو گئی، ہم کو ان کے آنے کی امید نہ تھی لوگوں نے کہا یہ علی ہیں' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا ان کو مرحمت فرمایا اور خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هٰذَا فُلَانٌ لِاَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْا عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ يَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْ تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَاسَمَّاهُ اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهٗ اِسْمٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيْثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ؟ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَآئَهٗ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَخَلَصَ التُّرَابُ اِلٰى ظَهْرِهٖ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ فَيَقُوْلُ اِجْلِسْ يَا اَبَاتُرَابٍ مَرَّتَيْنِ.

۹۰۰۔ عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن ابی حازم' حضرت ابو حازم سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد کے پاس آ کر کہا فلاں شخص امیر مدینہ حضرت علی کو بر سر منبر برا کہتا ہے' حضرت سہل نے پوچھا وہ کیا استعمال کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے تو سہلؓ ہنسے اور کہا خدا کی قسم ان کا یہ نام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے' اور جس قدر یہ نام ان کو پسند تھا اور کوئی نام پسند نہیں تھا پھر میں نے پوری حدیث سہلؓ سے دریافت کی' میں نے عرض کیا، اے ابو العباس! یہ واقعہ کیسے ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ (ایک روز) حضرت فاطمہ کے پاس حضرت علیؓ تھوڑی دیر کو گئے اور پھر باہر نکل کر مسجد میں آ کر لیٹ گئے' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت فاطمہؓ سے) دریافت کیا تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں' انہوں نے کہا مسجد میں' پس آپ ان کے پاس (مسجد میں) تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ان کی چادر پیٹھ سے سرک گئی ہے اور ان کی پیٹھ پر مٹی ہی مٹی تھی' آپ مٹی پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے ابو تراب اٹھ بیٹھو' دو مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهٖ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْئُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَرْغَمَ اللّٰهُ بِاَنْفِكَ ثُمَّ سَاَلَهٗ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَهٗ مَحَاسِنِ عَمَلِهٖ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهٗ اَوْسَطُ بُيُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْءُكَ قَالَ اَجَلْ قَالَ

۹۰۱۔ محمد' حسین' زائدہ' ابو حصین' حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے حضرت عثمان کے متعلق پوچھا حضرت ابن عمر نے حضرت عثمان کی نیک اعمالیاں بیان کر دیں' حضرت ابن عمر نے فرمایا شاید یہ باتیں تجھ کو بری لگی ہیں' اس نے کہا ہاں! تو آپ نے فرمایا اللہ تجھے ذلیل خوار کرے پھر اس شخص نے حضرت علی کی بابت پوچھا تو حضرت ابن عمر نے ان کی بھی نیک اعمالیاں بیان کیں' کہا وہ ایسے ہیں ان کا گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے بیچ میں ہے'

فَارْغَمَ اللّٰهُ بِاَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ.

پھر فرمایا کہ شاید یہ باتیں بھی تجھ کو بری لگتی ہیں اس شخص نے کہا ہاں حضرت ابن عمر نے فرمایا خدا تجھ کو ذلیل کرے جا اور مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کر۔

٩٠٢ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَاتَلْقٰى مِنْ اَثَرِ الرُّحَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِاَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ وَقَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَانِيْ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدَا ثَلٰثَةً وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ.

٩٠٢۔ محمد، غندر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے چکی پیسنے کی وجہ سے جو تکلیف پہنچتی تھی اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہؓ آپ کے پاس گئیں تو انہوں نے آپ کو نہ پایا، حضرت عائشہؓ کو پایا اور ان سے اپنے آنے کی وجہ بیان کی، جب آپ تشریف لائے تو حضرت فاطمہؓ نے آپ سے آنے کی وجہ بیان کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جب کہ ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا تم دونوں اپنی جگہ رہو اور آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی، آپ نے فرمایا میں تم کو ایک ایسی بات سکھاتا ہوں جو تمہاری طلب کردہ چیز سے بدرجہا بہتر ہے، جب تم سونے کے لئے اپنے بستر پر جایا کرو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

٩٠٣ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى.

٩٠٣۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، ابراہیم سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے سنا ہے کہ حضرت علیؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم میرے ساتھ اس درجہ پر ہو جس درجہ پر حضرت ہارون، حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے۔

٩٠٤ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ اَوْاَمُوْتَ كَمَا مَاتَ اَصْحَابِيْ فَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرٰى اَنَّ عَامَّةَ مَايُرْوٰى عَلٰى عَلِيٍّ الْكَذِبُ.

٩٠٤۔ علی بن جعد، شعبہ، ایوب، ابن سیرین، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تم لوگ جس طرح فیصلہ کرتے تھے اسی طرح فیصلہ کیا کرو اس لئے کہ میں اختلاف کو برا سمجھتا ہوں، سب لوگ متفق اور ایک جماعت بن جائیں، یا پھر مجھے بھی موت آجائے، جس طرح اصحاب کبار نے موت سے ہم آغوشی فرمائی ہے ابن سیرین کی رائے ہے، کہ اکثر روایتیں جو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہیں جھوٹ پر مبنی ہیں۔

٣٩٢ بَاب مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ اَشْبَهْتَ خَلْقِی وَخُلُقِی .

باب ۳۹۲۔ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ ہاشمی کے فضائل کا بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا (اے جعفر) تم صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہو۔

٩٠٥۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ دِیْنَارٍ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِی ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُو هُرَیْرَةَ وَاِنِّی كُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِی حَتّٰی لَا اٰكُلُ الْخَمِیْرَ وَلَا اَلْبَسُ الْحَبِیْرَ وَلَا یَخْدُمُنِی فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَكُنْتُ اُلْصِقُ بَطْنِی بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ كُنْتُ لَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰیَةَ هِیَ مَعِیَ كَیْ یَنْقَلِبَ بِی فَیُطْعِمُنِی وَكَانَ اَخْیَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِیْنِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ كَانَ یَنْقَلِبُ بِنَا فَیُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِی بَیْتِهٖ حَتّٰی اِنْ كَانَ لَیُخْرِجُ اِلَیْنَا الْعُكَّةَ الَّتِی لَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ فَنَشُقُّهَا نَلْعَقُ مَا فِیْهَا .

۹۰۵۔ احمد، محمد، ابن ابی ذئب، سعید المقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں، اصل وجہ یہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیٹ بھرنے کے لئے ہر وقت لگا رہتا تھا خمیری نان، اور لباس فاخرہ پہننے کو نہ ملتا تھا اور لونڈی غلام میری خدمت کے لئے میرے پاس نہ تھے، اور بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ بعض آیتوں کے معنی مجھے معلوم ہوتے تھے، لیکن اس کے باوجود بعض لوگوں سے میں اس لیے دریافت کرتا تھا۔ کہ کوئی شخص مجھے اپنے گھر لے جاکر کھانا کھلا دے، مساکین کے ساتھ سب سے زیادہ سلوک کرنے والے جعفر بن ابی طالب تھے، وہ مجھے اپنے ساتھ لے جایا کرتے اور جو کچھ ان کے گھر میں موجود ہوتا وہ مجھ کو کھلا دیا کرتے، وہ میرے پاس کپی لے آیا کرتے جس میں کچھ نہ ہونے کے سبب اس کو توڑ ڈالتے تھے، پھر اس میں جو کچھ ہوتا اس کو میں چاٹ لیتا تھا۔

٩٠٦۔ حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِی خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَی ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ .

۹۰۶۔ عمرو بن علی، یزید بن ہارون، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت جعفر کے بیٹے (عبداللہ) کو سلام کرتے تو کہتے "السلام علیک یا ابن ذی الجناحین حضرت جعفر کا لقب تھا)

٣٩٣ بَاب ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۳۹۳۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

٩٠٧۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنِی اَبِی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ

۹۰۷۔ حسن بن محمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ابوعبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلہ سے بارش کی دعا مانگتے تھے کہ اے خدا! ہم تجھے تیرے رسول کا واسطہ دیا کرتے تھے، اور تو پانی برساتا تھا اور اب ہم تجھے

بُن عَبدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ .

تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا کا واسطہ دیتے ہیں لہذا تو پانی برسا چنانچہ خوب بارش ہوتی تھی۔

۳۹۴ بَاب مَنَا قِبِ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَمَنْقِبَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ .

باب ۳۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں خصوصاً آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ علیہا السلام کے فضائل کا بیان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَرْسَلَتْ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِيْمَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ يَعْنِيْ مَالَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَزِيْدُوْا عَلَى الْمَاكَلِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۹۰۸۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر ان سے اپنی میراث طلب کی یعنی وہ چیزیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کو فئے کے طور پر دی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصرف خیر جو مدینہ منورہ اور فدک میں تھا اور خیبر کی متروکہ آمدنی کا پانچواں حصہ' تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے' آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال یعنی خداداد مال میں سے کھا سکتے ہیں ان کو یہ اختیار نہیں کہ کھانے سے زیادہ لے لیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات کی جو حالت آپ کے زمانہ میں تھی اس میں کوئی تبدیلی نہ کروں گا بلکہ وہی عمل کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا پھر کہا اے ابو بکرؓ ہم آپ کی فضیلت و بزرگی سے خوب واقف ہیں اس کے بعد آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہؓ کی قرابت اور حق کو واضح کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے سلوک کرنا اپنی قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے (نیز) عبداللہ بن عبدالوہاب' خالد' شعبہ' واقد ان کے والد' حضرت ابن عمرؓ حضرت ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی

وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ.

خدمت اور محبت میں سمجھو۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ.

۹۰۹۔ ابوالولید' ابن عیینہ' عمرو' ابن ابی ملیکہ' حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہؓ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے' جس نے اس کو غضب ناک کیا اس نے مجھ کو غضب ناک کیا۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قُزْعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فِیْ شَکْوَاهُ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهَا فَسَارَّهَا بِشَیْءٍ فَبَکَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِکَتْ قَالَتْ سَاَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُقْبَضُ فِیْ وَجْعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَهْلِ بَیْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِکْتُ.

۹۱۰۔ یحییٰ بن قزعہ' ابراہیم بن سعد' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو اپنے مرض میں جس میں آپ نے رحلت فرمائی بلوایا (جب وہ آئیں) تو ان سے آہستہ آہستہ کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں، میں نے فاطمہؓ سے اس کا سبب دریافت کیا، انہوں نے جواب دیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے اس بات سے خبردار کیا تھا کہ آپ اسی مرض میں وفات پائیں گے، تو میں رونے لگی جب دوبارہ آپ نے آہستہ سے کہا کہ میں ان کے اہل میں سب سے پہلے ان سے ملوں گی تو میں ہنسنے لگی۔

۳۹۵ بَاب مَنَاقِبِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِیُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّیَ الْحَوَارِیُّوْنَ لِبَیَاضِ ثِیَابِهِمْ.

باب ۳۹۵۔ حضرت زبیر بن عوام کے فضائل کا بیان' ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے (۱) اور سفید پوش کو حواری کہتے ہیں۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ قَالَ اَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِیْدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتّٰی حَبَسَهٗ عَنِ الْحَجِّ وَاَوْصٰی فَدَخَلَ عَلَیْهِ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوْا قَالَ نَعَمْ

۹۱۱۔ خالد' علی' ہشام' عروہ' حضرت زبیر سے بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی کہ مرض نکسیر کے سال حضرت عثمان کو اتنی سخت نکسیر پھوٹی کہ ان کو حج سے رکنا پڑا اور وصیت بھی کر دی تھی' کہ ایک قریشی نے آپ کے پاس جا کر عرض کیا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے' حضرت عثمان نے پوچھا کیا لوگ خلیفہ مقرر کرنے کو کہتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کس کو؟ وہ خاموش رہا پھر

(۱) حواری کا لفظ قرآن حکیم میں اصلاً حضرت عیسیٰؑ کے رفقاء کے بارے میں استعمال ہوا ہے حضرت عیسیٰؑ کے بارہ حواری تھے۔

قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ اٰخَرُ اَحْسِبُهُ الْحٰرِثَ فَقَالَ اِسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ وَقَالُوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ: اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَنَّهٗ لَخَیْرُهُمْ مَاعَلِمْتُ وَاِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ.

ایک اور شخص آپ کے پاس آیا میرا خیال ہے کہ وہ حرث تھے انہوں نے کہا کسی کو خلیفہ بنائیے' آپ نے اس سے بھی پوچھا کیا خلیفہ مقرر کرنے کو لوگ کہتے ہیں؟ اس نے کہاہاں! آپ نے اس سے بھی فرمایا کس کو؟ شاید وہ بھی تھوڑی دیر خاموش رہا پھر کہنے لگا شاید لوگوں کی رائے ہے زبیر کو خلیفہ بنایا جائے' تو حضرت عثمان نے فرمایاہاں' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے علم میں زبیر سب سے بہتر ہیں' یقیناً وہ سرورعالم کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

٩١٢ ـ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ سَمِعْتُ مَرْوَانَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِیْلَ ذَاكَ قَالَ نَعَمْ الزُّبَيْرُ قَالَ اَمَاوَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ خَیْرُكُمْ ثَلٰثًا .

۹۱۲۔ عبید' ابواسامہ' ہشام' حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے مروان سے سنا ہے کہ میں حضرت عثمان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آپ کے پاس آکر کہا اب آپ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے حضرت عثمان نے دریافت کیا 'کیالوگ خلیفہ بنانے کو کہتے ہیں؟ اس نے کہاہاں! حضرت زبیر کو' حضرت عثمان نے تین مرتبہ کہا آگاہ ہو جاؤ کہ زبیر سب سے بہتر ہیں۔

٩١٣ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ هُوَا بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ .

۹۱۳۔ مالک بن اسماعیل' عبدالعزیز ابن ابی سلمہ' محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے حواری ہوا کرتے ہیں اور یقیناً میرے حواری زبیر ہیں۔

٩١٤ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ یَوْمَ الْاَحْزَابِ جَعَلْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ فِی النِّسَآءِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلٰى فَرَسِهٖ اِلَى بَنِیْ قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ یَا اَبَتِ رَاَیْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ اَوَهَلْ رَاَیْتَنِیْ یَا بُنَیَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّاْتِ بَنِیْ قُرَيْظَةَ فَیَاْتِیْنِیْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَبَوَیْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ .

۹۱۴۔ احمد' ہشام' عروہ' حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے ایام میں' میں نے اور عمر بن ابی سلمہ نے عورتوں کی حفاظت کی' میں نے حضرت زبیر کو دیکھا کہ وہ دو تین مرتبہ بنی قریظہ کی طرف آمدورفت کرتے رہے' جب میں (جنگ مذکور) سے واپس آیا تو میں نے کہا اے میرے باپ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ آمدورفت کر رہے تھے' انہوں نے فرمایا میرے بیٹے تو نے مجھے دیکھا؟ میں نے عرض کیاہاں! انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کوئی ہے جو بنی قریظہ کی طرف جا کر ان کی خبر میرے پاس لائے' چنانچہ میں گیا پھر جب میں واپس آیا تو آپ نے اپنے ماں باپ جمع کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

٩١٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۹۱۵۔ علی' ابن مبارک' ہشام' حضرت عروہ سے بیان کرتے ہیں کہ

الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالُوْا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ اَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلٰى عَاتِقِهٖ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ اُدْخِلُ اَصَابِعِيْ فِيْ تِلْكَ الضَّرَبَاتِ اَلْعَبُ وَاَنَا صَغِيْرٌ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے جنگ یرموک میں حضرت زبیرؓ سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے، ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرنا چاہتے ہیں، حضرت زبیرؓ نے حملہ کیا تو کافروں نے دو زخم ان کے شانے پر لگائے، ان دونوں زخموں کے درمیان وہ زخم بھی تھا جو بدر کے دن ان کے آیا تھا، حضرت عروہ کا بیان ہے جب میں چھوٹا تھا تو کھیل میں اپنی انگلیاں ان کے زخموں کے نشان کے اندر ڈالتا تھا۔

٣٩٦ بَاب ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ .

باب ۳۹۶۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے فضائل کا بیان، حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت طلحہؓ سے راضی تھے۔

٩١٦ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا .

۹۱۶۔ محمد، معتمر، ابو معتمر، حضرت ابو عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک زمانہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود میدان جنگ میں شرکت کی تھی تو بجز طلحہ و سعد کے اس زمانہ میں آپ کے ساتھ کوئی ہمرکاب باقی نہ رہا تھا۔

٩١٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِيْ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ .

۹۱۷۔ مسدد، خالد، ابن ابی خالد، حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہؓ کے ہاتھ کو بے کار و شل دیکھا انہوں نے اس ہاتھ سے (احد کے دن) آنحضرت صلعم کو کفار کے حملوں سے بچایا تھا۔

٣٩٧ بَاب مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُوْزُهْرَةَ اَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ .

باب ۳۹۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کے فضائل کے بیان، بنو زہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہالی عزیز ہیں اور سعد بن مالک آپ کے ماموں تھے۔

٩١٨ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَّقُوْلُ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ .

۹۱۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ، حضرت سعید بن میسب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اپنے دونوں ماں باپ جمع فرمادیئے تھے (یعنی فرمایا تھا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر چلا)

٩١٩ ـ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ

۹۱۹۔ مکی بن ابراہیم، ہاشم بن ہاشم، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے اچھی طرح

رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا ثُلُثُ الْاِسْلَامِ .

واقف ہوں، میں تیسرا شخص ہوں جو اسلام میں داخل ہوا، یعنی حضرت خدیجہ اور حضرت ابو بکر کے بعد سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنِّيْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ .

۹۲۰۔ ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں اس دن اور لوگ بھی مشرف بہ اسلام ہوئے اور بے شک سات دن تک میں اسی حالت میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا شخص تھا (یعنی حضرت خدیجہ اور حضرت ابو بکرؓ کے بعد تیسرا مسلمان میں ہوں)۔

۳۹۸ بَاب ذِكْرِ اَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوالْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ .

باب ۳۹۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ داروں کا بیان جن میں ابو العاص بن ربیع بھی ہیں۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ اَنَّكَ لَاتَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهٗ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ وَصَدَّقَنِيْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بُضْعَةٌ مِّنِّيْ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَسُوْءَ هَا وَاللّٰهِ لَاتَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَ و بْنُ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِشَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَّقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ .

۹۲۱۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی نے ابو جہل کی لڑکی سے منگنی کر لی تو حضرت فاطمہؓ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کی حمایت میں خفا نہیں ہوتے اسی لئے تو علی نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کی بات چیت مکمل کر لی ہے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پہلے تشہد پڑھا اور پھر فرمایا کہ میں نے ابو العاص بن ربیع سے (اپنی لڑکی کا) نکاح کر دیا تو ابو العاص نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی، فاطمہؓ یقیناً میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اور میں اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ اس کو کوئی صدمہ یا تکلیف پہنچے خدا تعالیٰ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں، پس حضرت علیؓ نے یہ منگنی چھوڑ دی، ایک دوسری روایت میں علی بن حسین (حضرت زین العابدین) سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت سعد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے قبیلہ عبد شمس والے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف و توصیف بیان کر کے فرمایا انہوں نے جو بات مجھ سے کہی سچی کہی اور مجھ سے جو وعدہ کیا اس کو پورا کیا۔

۳۹۹ بَاب مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَقَالَ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا.

باب ۳۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کے فضائل حضرت براء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا (آپ نے زید سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور آزاد کردہ غلام ہو۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ.

۹۲۲۔ خالد بن مخلد 'سلیمان 'عبداللہ بن دینار 'حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر جمع کیا اور اس کا سردار حضرت اسامہ بن زید کو بنایا' بعض لوگوں نے ان کی سرداری پر طنز کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان کی سرداری پر طعن و تشنیع کرتے ہو تو کوئی تعجب نہیں اس لئے کہ تم بے شک پہلے ان کے باپ کی سرداری پر طعنہ زنی کیا کرتے تھے' حالانکہ بخدا وہ سرداری کے لئے بہت موزوں تھے وہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب تھے اور ان کے بعد یہ (اسامہ) تمام لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ شَاهِدٌ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَاَعْجَبَهٗ فَاَخْبَرَ بِهٖ عَآئِشَةَ.

۹۲۳۔ یحیٰ' ابراہیم' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے' ایک قیافہ شناس آیا اور کہا کہ یہ دونوں پاؤں باہم ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہیں' حضرت عائشہ فرماتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت خوش ہوئے اور آپ کو یہ بات بہت اچھی معلوم ہوئی اور آپ نے مجھ سے اس واقعہ کو بیان کیا۔

۴۰۰ بَاب ذِكْرِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ .

باب ۴۰۰۔ حضرت اسامہ بن زید کے فضائل کا بیان۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَهَبْتُ اَسْاَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيْثِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَصَاحَ بِيْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عَنْ اَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهٗ فِيْ كِتَابٍ كَانَ

۹۲۴۔ قتیبہ 'لیث' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے قریش کو بہت فکر میں ڈال دیا' انہوں نے کہا کہ بجز اسامہ محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جو آپ ﷺ سے سفارش کی جرات کر سکے' علی (بن مدینی) بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سفیان نے بیان کیا میں حضرت زہری کے پاس مخزومی عورت کا قصہ پوچھنے گیا' وہ مجھ سے خفا ہو گئے' میں نے سفیان سے دریافت کیا' کیا تم نے اس قصہ کو کسی سے سنا ہے؟ انہوں نے انکار کیا اور کہا البتہ میں نے

كَتَبَهُ اَيُّوْبُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِئْ اَحَدٌ اَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ كَانَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا .

اس واقعہ کو ایک کتاب میں دیکھا ہے جس کو ایوب بن موسیٰ نے زہری کے حوالہ سے درج کیا ہے' وہ عروہ کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی مخزوم میں ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا کوئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات چیت کرے؟ جب کسی کو اس کی جرات نہ ہوئی کہ آپ سے گفتگو کر سکے تو حضرت اسامہ بن زید نے آپ سے بات چیت کی' اس پر آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا دستور تھا کہ جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اس کو معاف کر دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے' اگر فاطمہؓ سے بھی یہ فعل سرزد ہوتا تو یقیناً میں ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

٤٠١ بَاب۔

باب ۴۰۱۔ یہ باب عنوان سے خالی ہے۔

٩٢٥۔ حَدَّثَنِیْ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ اِلٰى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِيْ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْظُرْ مَنْ هٰذَا لَيْتَ هٰذَا عِنْدِيْ قَالَ لَهُ اِنْسَانٌ اَمَا تَعْرِفُ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ اُسَامَةَ قَالَ فَطَاْطَاَ ابْنُ عُمَرَ رَاْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَحَبَّهُ .

۹۲۵۔ حسن بن محمد' ابو عباد یحییٰ بن عباد' ماجشون' حضرت عبداللہ بن دینار روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک روز مسجد میں ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے کپڑے مسجد کے ایک کونہ میں پھیلا رہا تھا۔ تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو! یہ کون شخص ہے؟ کاش یہ میرے پاس ہوتا تو میں اس کو نصیحت کرتا' ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ ان کو نہیں پہچانتے؟ یہ محمد بن اسامہ ہیں' تو حضرت ابن عمر اپنا سر جھکا کر دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے' اس کے بعد فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو یقیناً محبوب سمجھتے۔(۱)

٩٢٦۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَاْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ مَوْلًى لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ اَيْمَنَ ابْنِ اُمِّ اَيْمَنَ وَكَانَ اَيْمَنُ بْنُ

۹۲۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' معتمر' ابو معتمر' ابو عثمان' اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (یعنی اسامہؓ) اور حسن کو گود میں لیتے اور فرماتے اے خدا میں دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر' (نیز) نعیم ابن المبارک' معمر' زہری اسامہ بن زید کے مولی سے منقول ہے کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن جو اسامہ کے اخیافی بھائی تھے اور ایک انصاری تھے' حضرت ابن عمرؓ نے دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتے تھے' تو حضرت ابن عمرؓ نے ان سے کہا کہ تم اپنی نماز کا اعادہ

(۱) چونکہ ان کے والد اور دادا دونوں سے حضور کو بہت محبت تھی اسی کو دیکھتے ہوئے حضرت عمر فاروقؓ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

أُمِّ اَيْمَنَ اَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهٗ وَلَا سَجُوْدَهٗ فَقَالَ اَعِدْ قَالَ اَبُوْ عَبْدُاللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ مَوْلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ اَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَقَالَ اَعِدْ فَلَمَّا وَلّٰى فَقَالَ لِيْ ابْنُ عُمَرَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَيْمَنَ اُمِّ اَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْرَاٰى هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَحَبَّهٗ فَذَكَرَ حُبَّهٗ وَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّ اَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کرو' ایک دوسری روایت میں اسامہ بن زید کے مولی حرملہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں حجاج بن ایمن نے آکر نماز پڑھی اور رکوع' سجود پوری طرح ادا نہیں کئے' تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تم نماز کا اعادہ کرو' پھر جب وہ لوٹے تو حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ یہ کون ہے' میں نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن' تو انہوں نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو یقیناً اس کو دوست رکھتے' پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے واقعات ام ایمن کی اولاد سے بیان کئے ابو عبداللہ کہتے ہیں میرے بعض دوستوں نے روایت میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ ام ایمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود کھلائی تھیں۔

٤٠٢ بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

باب ۴۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

٩٢٧۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَارَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا اَعْزَبَ وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِيْ فَذَهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَاقَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهَا مَلَكٌ

۹۲۷۔ اسحٰق' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تھا تو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا' میں ایک مجرد جوان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر سویا کرتا' میں نے خواب میں دیکھا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور دوزخ کی طرف لے گئے' جو بل والے خانہ دار کنویں کی طرح پیچ در پیچ تھی' اور کنویں کی طرح دو کنارے تھے' جس میں کچھ لوگ موجود تھے جن کو پہچان کر میں کہنے لگا اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار میں دوزخ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا تم مت ڈرو' پھر میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا حضرت حفصہؓ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ اچھے

اخرُ فَقَالَ لِیْ لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْکَانَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ قَالَ سَالِمٌ فَکَانَ عَبْدُاللّٰهِ لَا یَنَامُ مِنَ اللَّیْلِ اِلَّا قَلِیْلًا .

آدمی ہیں کاش وہ رات کی نماز پڑھا کرتے' سالم بیان کرتے ہیں پھر عبداللہ رات کو بہت کم سونے لگے۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اُخْتِهٖ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ .

۹۲۸۔ یحییٰ' ابن وہب' یونس' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی بہن حضرت حفصہؓ کے ذریعہ سے بیان کیا کہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ اچھے آدمی ہیں۔

۴۰۳ بَاب مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

باب ۴۰۳۔ حضرت عمار و حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْلِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْهِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْجَآءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَآءِ فَقُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّیَسِّرَلِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَكَ لِیْ قَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُهٗ اَحَدٌ غَیْرُهٗ ثُمَّ قَالَ کَیْفَ یَقْرَأُ عَبْدُاللّٰهِ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی، وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی، وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی، قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَقْرَاَنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِیْهِ اِلٰی فِیَّ .

۹۲۹۔ مالک' اسرائیل' مغیرہ' ابراہیم' حضرت علقمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں گیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھی' پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ مجھ کو کوئی نیک بخت ہمنشین عطا فرما' پھر میں ایک جماعت میں پہنچا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا اچانک ایک بوڑھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا' میں نے لوگوں سے دریافت کیا' یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا ابو درداء ہیں' میں نے ان سے کہا' میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو ایک صالح ہمنشین عطا فرمائے چنانچہ خدا نے آپ کو بھیج دیا' ابو درداء نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کوفہ کا رہنے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تم میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں و تکیہ اور چھاگل اپنے پاس رکھتے تھے' کیا تم میں وہ شخص نہیں جس کو اللہ نے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے' اور کیا تم میں وہ شخص نہیں' جو رسول اللہ کے اسرار کے جاننے والا ہے' جن کا اس کے سوا کوئی دوسرا واقف نہیں' (یعنی حذیفہؓ) (میں نے کہا ہاں! ہیں) پھر انہوں نے کہا بتاؤ عبداللہ بن مسعود واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثی کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے ان کو پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اسی طرح یہ سورۃ پڑھائی ہے اسی طرح اپنے

منہ سے میرے منہ میں ڈالا ہے۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ: مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْمِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْمِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْمِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِالسِّوَادِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُاللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ مَازَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۳۰۔ سلیمان 'شعبہ 'مغیرہ 'حضرت ابراہیم (نخعی) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ جب ملک شام آئے اور مسجد میں داخل ہوئے تو یہ دعا مانگی اے اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی صالح ہمنشین عطا فرما 'اور حضرت ابو درداء کے پاس جا بیٹھے ابو درداء نے دریافت کیا ان سے کہ تم کون ہو؟ علقمہؓ نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تمہارے ہاں وہ شخص نہیں ہے جس کو خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ دی ہے یعنی عمار؟ علقمہ نے کہا ہاں (وہ ہیں) انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسرار کو جاننے والا ہے جن سے اس کے علاوہ کوئی دوسرا واقف نہیں ہے' یعنی حذیفہؓ علقمہ نے کہا ہاں وہ بھی موجود ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں صاحب مسواک (یعنی عبداللہ بن مسعود) نہیں ہے؟ علقمہ نے کہا ہاں (ہیں) پھر انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى کیسے پڑھتے ہیں؟ چنانچہ میں نے یہ سورت پڑھ کر سنائی والذكر والانثى 'ابو درداء نے فرمایا یہ لوگ میرے پیچھے پڑ گئے ہیں اور میں نے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس سے مجھے ہٹا دینا چاہتے ہیں۔

٤٠٤ بَاب مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

باب ۴۰۴۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

۹۳۱۔ عمرو بن علی 'عبدالاعلی 'خالد 'ابی قلابہ 'حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور ہماری امت کے امین 'ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

۹۳۲۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ

۹۳۲۔ مسلم بن ابراہیم 'شعبہ 'ابو اسحاق 'صلہ 'حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران (۱) سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے ہاں ایسا شخص حاکم بنا کر

(۱) یہ یمن کے ایک علاقے کا نام ہے ۹ھ میں وہاں سے عیسائیوں کا چودہ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا۔

نَجْرَانَ لَاَبْعَثَنَّ يَعْنِىْ عَلَيْكُمْ يَعْنِىْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ اَصْحَابُهٗ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ.

بھیجوں گا جو امین ہو گا' یہ سن کر آپ کے صحابہؓ امارت کا انتظار کرنے لگے' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو حاکم بنا کر بھیجا۔

٤٠٥ بَاب ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ.

باب ۴۰۵۔ حضرت مصعب بن عمیر کے حالات۔

٤٠٦ بَاب مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ.

باب ۴۰۶۔ حضرت حسن اور حسین کے فضائل کا بیان' نافع بن جبیرؓ حضرت ابو ہریرہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو اپنے سینہ اور گلے سے لگا لیا۔

٩٣٣ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ اَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ اِلٰى جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّاِلَيْهِ مَرَّةً وَّيَقُوْلُ ابْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۹۳۳۔ صدقہ' ابن عیینہ' ابو موسیٰ' حسن' حضرت ابو بکرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں منبر پر دیکھا ہے کہ حضرت حسن آپ کے پہلو میں تھے' کبھی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حضرت حسنؓ کی جانب اور فرماتے جاتے تھے' میرا یہ بیٹا سردار ہے' اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو فریقوں کے درمیان صلح کرا دے۔

٩٣٤ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحِبُّهُمَا اَوْ كَمَا قَالَ.

۹۳۴۔ مسدد' معتمر' معتمر کے والد' ابو عثمان' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (یعنی اسامہؓ کو) اور حسنؓ کو اٹھاتے اور فرماتے تھے اے اللہ تعالیٰ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر' او کما قال۔

٩٣٥ـ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِىَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَاسِ الْحُسَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَ فِىْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِىْ حُسْنِهٖ شَيْئًا فَقَالَ اَنَسٌ: كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ.

۹۳۵۔ محمد بن حسین بن ابراہیم' حسین بن محمد' جریر' محمد' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا اور طشت میں رکھا گیا تو ابن زیاد (ان کی آنکھ اور ناک میں) مارنے لگا اور آپ کی خوبصورتی میں اعتراض کیا تو حضرت انسؓ نے فرمایا آپ سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے اور اس وقت حضرت حسینؓ کے سر اور داڑھی میں وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔

٩٣٦ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَدِىٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۹۳۶۔ حجاج' شعبہ' عدی' حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حضرت حسن بن علیؓ آپ کے کاندھے

وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلٰی عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔

پر تھے' اور آپ یہ فرما رہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی سے محبت کر

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَابَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُوْلُ بِاَبِیْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِیِّ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِیٍّ وَّعَلِیٌّ يَضْحَكُ۔

۹۳۷۔ عبدان' عبداللہ عمر بن سعید بن ابی حسین' ابن ابی ملیکہ' حضرت عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت ابو بکر کو میں نے اس حال میں دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن کو گود میں اٹھالیا تھا اور کہہ رہے تھے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو علیؓ کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی کھڑے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی بْنُ مَعِيْنٍ وَصَدَقَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَهْلِ بَيْتِهٖ۔

۹۳۸۔ یحییٰ بن معین و صدقہ' محمد بن جعفر' شعبہ' واقد بن محمد' محمد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی خدمت اور محبت میں پوشیدہ مضمر سمجھو۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ۔

۹۳۹۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' معمر' زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ مشابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی شخص نہیں تھا۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهٗ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْاَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا۔

۹۴۰۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' محمد بن ابی یعقوب حضرت ابن ابی نعم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا' ان سے کسی نے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اگر کوئی محرم (یعنی وہ شخص جو احرام کی حالت میں ہو) کسی مکھی کو مار ڈالے (تو کیا) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا یہ عراقی مکھی کے قتل کا مسئلہ دریافت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بیٹے (حسینؓ) کو قتل کر دیا ہے' حالانکہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں میری دنیا کے دو پھول ہیں۔

۴۰۷ بَاب مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رِبَاحٍ مَّوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ

باب ۴۰۷۔ حضرت ابو بکرؓ کے مولی بلال بن رباح کے فضائل کا بیان' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا تھا میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہاری جوتیوں

نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ .

کی آواز سنی ہے۔

٩٤١ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ اَخْبَرَنَا جَابِرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالاً .

۹۴۱۔ ابو نعیم' عبدالعزیز بن ابی سلمہ' محمد بن المنکدر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار (یعنی) بلال کو آزاد کیا ہے۔

٩٤٢ـ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ اَنَّ بِلَالاً قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلِيْ لِلّٰهِ .

۹۴۲۔ ابن نمیر' محمد' اسمٰعیل' حضرت قیس (بن حازم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکرؓ نے بلال سے کہا کہ تم میرے پاس رہو اور اذان کہتے رہو' تو حضرت بلال نے ابو بکرؓ سے کہا اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لئے خریدا ہے تو مجھ کو اپنے پاس رکھ لیجئے' اور اگر آپ نے خدا کے لئے خرید کیا ہے یعنی خدا کی خوشنودی کے لئے' تو مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیجئے' اور خدا تعالیٰ کے لئے عمل کرنے دیجئے۔(۱)

٤٠٨ بَاب ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

باب ۴۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان۔

٩٤٣ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ: قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى صَدْرِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ .

۹۴۳۔ مسدد' عبدالوارث' خالد' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا اے اللہ! اس کو حکمت عطا فرما اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اے اللہ! اس کو کتاب (قرآن) کا علم دے۔

٤٠٩ بَاب مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

باب ۴۰۹۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

٩٤٤ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ

۹۴۴۔ احمد بن واقد' حماد' ایوب' حمید' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید' جعفر' ابن رواحہ کے مارے جانے کی خبر (اس سے پہلے کہ میدان جنگ سے ان کی شہادت کی خبر آئے) دے دی تھی' چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ زید نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید کیا گیا' پھر علم کو جعفر نے

(۱) حضرت بلالؓ نے یہ بات اس وقت کہی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انہوں نے مدینہ سے ہجرت کا ارادہ ظاہر فرمایا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انہیں مسجد نبویؐ میں اذان کیلئے روکنا چاہا اس موقع پر حضرت بلالؓ نے اپنی جہاد کی مصروفیات کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب میں مدینہ میں نہیں رہنا چاہتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی مدینہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔

فَقَالَ اَخَذَالرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ اَخَذَا بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَهَا سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ .

سنبھالا اور وہ بھی شہید ہوا' پھر ابن رواحہ نے جھنڈے کو لے لیا اور وہ بھی مارا گیا' آپ یہ واقعہ بیان فرمار ہے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے' پھر فرمایا اس کے بعد علم کو اس شخص نے لیا جو خدا تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے (یعنی خالد بن ولید نے) یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح عنایت فرمائی۔

٤١٠ بَاب مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۱۰۔ حضرت ابو حذیفہؓ کے آزادہ کردہ غلام سالم کے فضائل کا بیان۔

٩٤٥۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ مَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِسْتَقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: مِّنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَبِهٖ وَسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا اَدْرِىْ بَدَأَ بِاُبَىٍّ اَوْبِمُعَاذٍ.

۹۴۵۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' عمرو بن مرہ' ابراہیم' حضرت مسروقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے جب عبداللہ بن مسعودؓ کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا وہ ایسے شخص ہیں جن کو میں برابر دوست رکھتا ہوں' جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قرآن چار شخصوں سے پڑھو' عبداللہ بن مسعودؓ سے' سالم مولیٰ حذیفہ سے' ابی بن کعب سے' اور معاذ بن جبلؓ سے حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود کا نام لیا' راوی کا بیان ہے مجھے یاد نہیں کہ پہلے آپ نے ابی بن کعب کا نام لیا یا معاذ بن جبل کا۔

٤١١ بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۱۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

٩٤٦۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَآئِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًاوَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّقَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَىَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا وَّقَالَ اسْتَقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِبْنِ جَبَلٍ .

۹۴۶۔ حفص بن عمر' شعبہ سلیمان' ابا وائل' مسروق' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور فحش کام کرنے والے نہیں تھے' آپ نے فرمایا سب لوگوں میں مجھ کو وہ شخص زیادہ پسند ہے جو تم میں سب سے زیادہ خوش خلق ہو' نیز آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف چار شخصوں سے پڑھو' عبداللہ بن مسعود سے سالم مولے ابی حذیفہ سے ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے۔

٩٤٧۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ

۹۴۷۔ موسیٰ' ابو عوانہ' مغیرہ' ابراہیم' حضرت علقمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں آیا اور دو رکعت نماز پڑھی' پھر میں

رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيْ جَلِيْسًا فَرَاَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَّكُوْنَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِيْ اُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطٰنِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّالَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ كَيْفَ قَرَاَبْنُ اُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ فَقَرَاْتُ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى، وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى، وَالذَّكَرَوَالْاُنْثٰى قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ اِلٰى فِيَّ فَمَازَالَ هٰؤُلَآءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّوْنِيْ .

نے دعا کی اے اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی ہم نشین عطا فرما‘ پس میں نے ایک بوڑھے آدمی کو آتے ہوئے دیکھا‘ جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے (جی میں) کہا مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی‘ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں‘ انہوں نے کہا کیا تمہارے ہاں آنحضرت کی جوتیاں‘ تکیہ‘ اور چھاگل اپنے پاس رکھنے والے عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں‘ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جن کو شیطان سے پناہ دی گئی ہے‘ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو اسرار کے جاننے والے ہیں‘ جن سے ان کے علاوہ کوئی دوسرا واقف نہیں (اچھا بتاؤ) ابن ام عبد واللیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے پڑھا واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی تو انہوں نے کہا کہ مجھ کو بھی رسول اللہ نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی ہے وہ میرے روبرو بیٹھے ہوئے تھے یہ لوگ میرے پیچھے پڑگئے ہیں کہ مجھ کو اس طرح پڑھنے سے ہٹادیں۔

٩٤٨ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدٍ فَقَالَ سَاَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَّجُلٍ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَاخُذَعَنْهُ فَقَالَ مَااَعْرِفُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَّهَدْيًا وَّدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ .

۹۴۸۔ سلیمان‘ شعبہ‘ ابو اسحٰق‘ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے حضرت حذیفہؓ سے ایک ایسے شخص کو دریافت کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت میں نزدیک تر ہو تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں‘ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا‘ میں کسی کو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت میں ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود) سے قریب تر ہوتا۔

٩٤٩ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِيْنًا مَانُرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَّجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۹۴۹۔ محمد بن العلا‘ ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق‘ یوسف‘ ابو اسحٰق‘ اسود بن یزید‘ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے (مدینہ میں) آئے اور ایک عرصہ تک (مدینہ میں) قیام کیا‘ ہم ہمیشہ یہ ہی خیال کرتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آدمی ہیں‘ اس لئے کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی ماں کو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے ہیں۔

٤١٢ بَاب ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۱۲۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ: اَوْتَرَ مُعَاوِیَةُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَةٍ وَعِنْدَهٗ مَوْلًی لِّا بْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنَّهٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۹۵۰۔ حسن' معافی' عثمان' ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ امیر معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھا' ان کے پاس حضرت ابن عباس کا ایک آزاد کردہ غلام بیٹھا تھا اس نے ابن عباس سے آکر کہا' دیکھئے حضرت معاویہؓ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں' حضرت ابن عباس نے فرمایا ان کو کچھ نہ کہو اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قِیْلَ لِا بْنِ عَبَّاسٍؓ هَلْ لَّكَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَةَ فَاِنَّهٗ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ اِنَّهٗ فَقِیْهٌ.

۹۵۱۔ ابن ابی مریم' نافع' حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ امیر المومنین معاویہؓ کے متعلق آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ وہ ایک ہی رکعت وتر پڑھتے ہیں تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا وہ خود فقیہ ہیں۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاهُ یُصَلِّیْهَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا یَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۹۵۲۔ عمرو' محمد' شعبہ' ابو تیاح' حمران' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ایک دفعہ میں نے لوگوں سے کہا تھا کہ تم ایک نماز ایسی پڑھتے ہو جس کو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی نماز پڑھنے کے عمل کو نہیں دیکھا' نماز کی دونوں رکعتوں سے جو عصر کی نماز کے بعد یہ لوگ پڑھ رہے ہیں آنحضرت نے منع فرمایا ہے۔

۴۱۳ بَاب مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

باب ۴۱۳۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ.

۹۵۳۔ ابوالولید' ابن عیینہ' عمرو بن دینار' ابن ابی ملیکہ' حضرت مسور ابن مخرمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؓ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؓ کو غضب ناک کیا اس نے مجھ کو غضب ناک کیا۔

۴۱۴ بَاب فَضْلِ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا.

باب ۴۱۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۹۵۴۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' یونس' ابن شہاب' ابو سلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک روز مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریلؑ تم کو سلام کہتے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَا عَآئِشَةُ هٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰی مَالَا اَرٰی تُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ہیں، میں نے جواب میں کہا وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وہ باتیں دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِیْرٌ وَلَمْ یَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۹۵۵۔ آدم، شعبہ، عمرو، شعبہ، عمرو بن مرہ، مرہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں میں سے تو بہت سے مرد کامل ہوئے ہیں، لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کامل ہوئی ہیں، اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی بزرگی تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی بزرگی تمام کھانوں پر (شوربہ میں بھگی ہوئی روٹی کو ثرید کہتے ہیں)

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلَی الطَّعَامِ۔

۹۵۶۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، محمد بن جعفر، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت عائشہؓ کی بزرگی تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی بزرگی تمام کھانوں پر۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِیْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَآئِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَآءَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ: یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ تَقْدَمِیْنَ عَلٰی فَرَطِ صِدْقٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ۔

۹۵۷۔ محمد بن بشار، عبدالوہاب، ابن عون، حضرت قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آکر کہا کہ اے ام المومنین تم سچے ہراول یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق) کے پاس جارہی ہو۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ اَبَا وَآئِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِیٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ اِلَی الْكُوْفَةِ لِیَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّهَا زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ اَوْ اِیَّاهَا۔

۹۵۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی نے عمار اور حسن کو کوفہ روانہ کیا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جہاد کے لئے آمادہ کریں، تو عمار نے خطبہ پڑھ کر بیان کیا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ یقیناً حضرت عائشہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں، لیکن خدا نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم علی کا اتباع کرتے ہو یا عائشہ کی پیروی۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۹۵۹۔ عبید، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَآءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَانَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً .

٩٦٠ - حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِيْ مَرَضِهٖ جَعَلَ يَدُوْرُ فِيْ نِسَآئِهٖ وَيَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا غَدًا حِرْصًا عَلٰى بَيْتِ عَآئِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ سَكَنَ .

٩٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَآئِشَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَآئِشَةَ ؓ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهٗ عَآئِشَةُ فَمُرِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْمُرَ النَّاسَ اَنْ يُّهْدُوْا اِلَيْهِ حَيْثُ مَاكَانَ وَحَيْثُ مَادَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا عَادَ اِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهٗ ذَاكَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَاتُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَآئِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَانَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرَهَا .

ہیں کہ میں نے ایک ہار اپنی بہن اسماء سے بطور عاریت لیا تھا' وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈھونڈھنے کے لئے اپنے چند صحابہ کو بھیجا' اثنائے راہ میں نماز کا وقت آگیا (پانی نہ ملنے پر) انہوں نے بلا وضو نماز پڑھ لی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آکر آپ سے اس کی شکایت کی' جس پر تیمم کی آیت نازل ہوئی' اسید بن حضیر نے عرض کیا (اے عائشہ) اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر عنایت فرمائے اس لئے کہ بخدا جو بات تم کو پیش آئی' خدا تعالیٰ نے اس سے آپ کو بری کر دیا اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت عطا فرما دی۔

۹۶۰۔ عبید' ابو اسامہ' ہشام' حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو اپنی بیویوں سے روزانہ فرماتے کل کو میں کہاں رہوں گا؟ کل کو میں کہاں ہوں گا؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب میرا دن آیا تو آپ کو سکون ہو گیا۔

۹۶۱۔ عبداللہ' حماد' ہشام' عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہدیے حضرت عائشہ کی باری کے دن پیش کرتے تھے' عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دن میری ساتھ والی بیویاں ام سلمہؓ کے پاس جمع ہوئیں' اور کہا کہ اے ام سلمہؓ بخدا لوگ اپنے ھدیے قصداً عائشہ کی باری کے دن میں بھیجتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح عائشہ کو مال کی خواہش ہے' اس طرح ہم کو بھی ہے' لہٰذا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے یہ فرمائیں کہ ہم جہاں ہوں وہیں اپنے ہدیے پیش کر دیا کرو' عائشہؓ فرماتی ہیں چنانچہ ام سلمہؓ نے آپ سے اس بارے میں عرض کیا' ام سلمہؓ فرماتی ہیں آپ نے مجھ سے اعراض کیا میرے دو تین مرتبہ کہنے پر آپ نے فرمایا ام سلمہؓ مجھے عائشہؓ کے بارے میں اذیت مت دو' بخدا میرے پاس کسی بیوی کے لحاف میں وحی نہیں آئی مگر عائشہ کے لحاف میں جبریل وحی لے کر آتے ہیں۔

پندرھواں پارہ

پندرھواں پارہ

٤١٥ بَاب مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَايَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا.

باب ۴۱۵۔ انصار کے مناقب کا بیان اور آیت کریمہ اور جو لوگ دار ہجرت اور دارالسلام یعنی مدینہ منورہ میں مہاجرین (کے آنے) سے پہلے قیام کئے ہوئے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دیا جائے تو وہ اس سے اپنے دلوں میں خلش نہیں پاتے۔

٩٦٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاَيْتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمُّوْنَ بِهِ اَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْاَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ اَوْعَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا.

۹۶۲۔ موسیٰ بن اسماعیل' مہدی بن میمون' غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ ذرا انصار نام کے متعلق تو فرمائیے کہ یہ نام آپ نے (انصار نے خود) رکھا تھا یا اللہ تعالیٰ نے یہ نام رکھا ہے' تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نہیں رکھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ نام رکھا ہے' (غیلان) کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس کے پاس جایا کرتے تھے' تو وہ ہم سے انصار کے مناقب اور ان کے کارنامے بیان کیا کرتے اور میرے یا قبیلہ ازد کے کسی آدمی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے کہ فلاں فلاں دن تمہاری قوم (انصار) نے فلاں فلاں کام کیا۔

٩٦٣۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ.

۹۶۳۔ عبید بن اسماعیل' ابو اسامہ' ہشام ان کے والد' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن خدا تعالیٰ نے اپنے رسول (کی کامیابی) کے لئے پہلے سے مقرر کر رکھا تھا' چنانچہ جب (مدینہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کی جماعتیں پراگندہ ہو گئی تھیں (۱)' اور ان کے کچھ سردار زخمی اور کچھ مارے گئے تھے' پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے یہ دن پہلے سے ان جماعتوں کے اسلام میں داخل ہونے کے لئے جو بعد میں انصار کے لقب سے نوازی گئیں' مقرر کر رکھا تھا۔

٩٦٤۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ

۹۶۴۔ ابوالولید' شعبہ' ابوالتیاح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس

(۱) یعنی جنگ بعاث کی بناء پر ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تھے، اس بناء پر دوسرے لوگوں کا اسلام قبول کرنا آسان ہو گیا اگر ان کے سردار زندہ ہوتے تو عین ممکن تھا کہ تکبر اور سرداری کی بناء پر نہ خود مسلمان ہوتے اور نہ دوسروں کو ہونے دیتے۔

التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاَعْطٰی قُرَیْشًا وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُیُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآءِ قُرَیْشٍ وَغَنَا ئِمُنَا تُرَدُّ عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْاَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا یَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِیْ بَلَغَكَ قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَآئِمِ اِلٰی بُیُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُیُوْتِكُمْ لَوْسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ اَوْشِعْبَهُمْ .

رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت نے قریش کو فتح مکہ کے دن کچھ عطیہ دیا تھا' تو انصار نے کہا بخدا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہماری تلواروں سے تو قریش کا خون ٹپک رہا ہے' اور ہماری غنیمتیں انہیں کے حوالہ ہو رہی ہیں۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے انصار کو بلا کر فرمایا جو خبر تمہاری جانب سے مجھے پہنچی ہے وہ کیسی ہے؟ اور انصار جھوٹ نہیں بولا کرتے تھے اور انہوں نے جواب دیا کہ یہ اطلاع جو آپ کو پہنچی ہے بالکل ٹھیک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو مال غنیمت (جو بہت ہی حقیر چیز ہے) لے کر واپس جائیں' اور تم اپنے گھروں کو اللہ کے رسول کو لے کر واپس جاؤ (جس سے بڑی نعمت دنیا میں نہیں ہو سکتی) جس میدان یا گھاٹی میں انصار چلیں گے تو میں بھی انہیں کے میدان یا گھاٹی پر چلوں گا۔

٤١٦ بَاب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۴۱۶۔ ارشاد رسالت مآب اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا' کا بیان اس کو عبداللہ بن زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٩٦٥۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِیًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ فِیْ وَادِی الْاَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اَبُوْهُرَیْرَةَ: مَاظَلَمَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اٰوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ اَوْ كَلِمَةً اُخْرٰی .

۹۶۵۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار جس میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی اسی میں چلوں گا۔ اور اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا حضرت ابوہریرہؓ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' آپ نے یہ بات خلاف حق نہیں کی (کیونکہ) انصار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنے کی جگہ دی اور آپ کی مدد کی یا کوئی دوسرا کلمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔

٤١٧ بَاب اِخَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ.

باب ۴۱۷۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین و انصار کے درمیان اخوت قائم کرنا۔

٩٦٦۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا قَدِمُوْا الْمَدِیْنَةَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۹۶۶۔ اسماعیل بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن اور سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم کر

وسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنِّيْ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاُقْسِمُ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَسَمِّهَالِيْ اُطَلِّقْهَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَا لِكَ اَيْنَ سُوْقُكُمْ فَدَلُّوْهُ عَلٰى سُوْقِ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ اِلَّا وَمَعَهٗ فَضْلٌ مِّنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَآءَ يَوْمًا وَبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهِمَا قَالَ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْوَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ.

دی سعد نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ میں انصار میں زیادہ دولت مند ہوں تو میں اپنے مال کے دو حصے کئے دیتا ہوں (ایک تم لے لو) نیز میری دو بیویاں ہیں' تم جا کر دیکھ لو جو تمہیں ان میں سے پسند آئے' مجھے اس کا نام بتادو میں اس کو طلاق دے دوں گا' اور جب عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کر لینا' عبدالرحمٰن نے کہا کہ خدا تمہارے مال اور تمہاری ازواج میں برکت عطا فرمائے (مجھے یہ بتاؤ دو کہ) تمہارا بازار کہاں ہے؟ تو انہیں بنی قینقاع نامی بازار بتادیا گیا' جب وہ بازار سے واپس آئے تو ان کے ہمراہ کچھ پنیر اور گھی تھا' اس کے بعد وہ برابر صبح کو بازار جانے لگے' پھر ایک دن وہ آئے تو ان کے اوپر زردی کا کچھ اثر تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے نکاح کر لیا ہے' آپ نے پوچھا تم نے اسے کتنا مہر دیا؟ عبدالرحمٰن نے کہا سونے کی ایک گٹھلی یا یہ کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا' ابراہیم راوی کو یہاں شک ہو گیا ہے۔

٩٦٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَ كَثِيْرُ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْاَنْصَارُ اَنِّيْ مِنْ اَكْثَرِ هَا مَالًا سَاَقْسِمُ مَالِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِيَ امْرَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَاُطَلِّقُهَا حَتّٰى اِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى اَفْضَلَ شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَاَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَاسُقْتَ فِيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْنَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ .

۹٦۷۔ قتیبہ' اسماعیل بن جعفر' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے کہ جب ہمارے پاس مدینہ ہجرت کر کے عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان اخوت کر دی' اور سعد بڑے مالدار تھے' تو سعد نے ان سے کہا کہ تمام انصار کو معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ دولت مند ہوں' میں اپنا مال اپنے اور تمہارے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دوں گا' نیز میری دو بیویاں ہیں لہٰذا دیکھ لو جو ان میں تمہیں پسند آئے تو میں اسے طلاق دے دوں گا' جب اس کی عدت گزر جائے' تو تم اس سے نکاح کر لینا' عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مال اور تمہاری گھر والیوں میں برکت عطا فرمائے' مجھے اس کی ضرورت نہیں' مجھے تو بازار بتادو' چنانچہ بتادیا گیا تو وہ اس روز بازار سے لوٹے تو انہیں نفع میں کچھ گھی اور پنیر مل گیا' اس حال میں عبدالرحمٰن تھوڑے ہی دن رہے' حتی کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آئے کہ ان کے لباس پر زردی کے کچھ دھبے لگے ہوئے تھے' تو ان سے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے' آپ نے فرمایا تم نے اسے کتنا حق مہر دیا؟

عبدالرحمٰن نے کہا کہ گٹھلی برابر سونا یا فرمایا سونے کی ایک گٹھلی، حضور نے فرمایا تو اب ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سہی۔

٩٦٨۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَتُشْرِكُوْنَا فِى التَّمْرِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا.

٩٦٨۔ صلت بن محمد ابو ہمام، مغیرہ بن عبدالرحمٰن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انصار نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے اور مہاجرین کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرمادیجئے، تو آپ نے فرمایا نہیں، انصار نے کہا تم محنت کیا کرو، اور کھجوروں میں تمہاری شرکت، مہاجرین نے کہا ہم نے مانا۔

٤١٨ بَاب حُبِّ الْاَنْصَارِ.

باب ۴۱۸۔ انصار سے محبت رکھنے کا بیان۔

٩٦٩۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَدِىُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَايُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ.

٩٦٩۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار سے تو مومن ہی محبت رکھے گا، اور ان سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا، جو انصار سے محبت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا اور جو انصار سے بغض رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

٩٧٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ.

٩٧٠۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبیر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے، اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

٤١٩ بَاب قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَىَّ.

باب ۴۱۹۔ انصار سے فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تم مجھے سب سے زیادہ محبوب ہونے کا بیان۔

٩٧١۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ قَالَهَا

٩٧١۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو غالباً کسی شادی سے آتے ہوئے دیکھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سروقد کھڑے ہو کر تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ خدا شاہد ہے تم مجھے سب سے زیادہ پیارے اور محبوب ہو۔

ثَلاثَ مِرَارٍ .

٩٧٢ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُبْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ تِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَّهَا فَكَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ .

۹۷۲۔ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر' بہز بن اسد' شعبہ' ہشام بن زید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک انصار خاتون اپنے بچہ کو لئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گفتگو کی' تو دوران گفتگو میں آپ نے دو مرتبہ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

٤٢٠ بَاب اَتْبَاعِ الْاَنْصَارِ .

باب ۴۲۰۔ انصار کی اتباع کرنے کا بیان۔

٩٧٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْزَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ .

۹۷۳۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' عمرو' ابو حمزہ' حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ انصار نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا ہر نبی کے کچھ پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے' لہذا اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمارے پیروکار ہمارے گروہ میں سے بنادے آپ نے یہ دعا فرمائی' عمرو کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو لیلیٰ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ زید نے بعینہ ایسا کہا ہے۔

٩٧٤ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتِ الْاَنْصَارُ: اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ اَتْبَاعًا وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهٗ لِابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ.

۹۷۴۔ آدم' شعبہ' عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک انصاری آدمی ابو حمزہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انصار نے (آنحضرت سے) عرض کیا کہ ہر قوم کے کچھ پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمارے پیروکار ہم میں سے کر دے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ ان کے پیروکار انہیں میں سے کر دے' عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حدیث ابو لیلیٰ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ زید نے بعینہ اسی طرح یہ حدیث بیان کی' شعبہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ زید بن ارقم ہیں۔

٤٢١ بَاب فَضْلِ دُوَرِالْاَنْصَارِ .

باب ۴۲۱۔ انصار کے گھرانوں کی فضیلت کا بیان۔

٩٧٥ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۹۷۵۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہترین انصاری گھرانہ بنی نجار کا ہے' پھر بنی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْ النَّجَارِ ثُمَّ بَنُوْعَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوْالْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَاارَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ وَقَالَ عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ .

عبد الاشہل پھر بنی حارث بن خزرج اور بنی ساعدہ کا ہے اور (ویسے تو' ہر انصاری گھرانہ میں بہتری ہے' تو سعد نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اوروں کو) ہم پر ترجیح دی ہے' تو انہیں جواب دیا کہ تمہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتوں پر فضیلت دی ہے' عبدالصمد' شعبہ' قتادہ' حضرت انسؓ و حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں (البتہ) انہوں نے (سعد کی جگہ) سعد بن عبادہ کہا ہے۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْقَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْالنَّجَّارِ وَبَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ وَبَنُوْ الْحَارِثِ وَبَنُوْسَاعِدَةَ .

۹۷۶۔ سعد بن حفص' شیبان' یحییٰ' ابو سلمہ' حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین انصاریا آپ نے فرمایا کہ بہترین انصاری گھرانے بنی نجار' بنی عبد الاشہل' بنی حارث اور بنی ساعدہ ہیں۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُوْرِالْاَنْصَارِ دَارُ بَنِيْ النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِيْ الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ خَيَّرَالْاَنْصَارَ فَجَعَلَنَا اَخِيْرًا فَاَدْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُيِّرَ دُوْرُ الْاَنْصَارِ فَجُعِلْنَا اٰخِرًا فَقَالَ اَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ .

۹۷۷۔ خالد بن مخلد' سلیمان' عمرو بن یحییٰ' عباس بن سہل حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین انصاری گھرانہ بنی نجار کا ہے' پھر عبد اشہل کا پھر بنی حارث کا گھرانہ' پھر بنی ساعدہ کا اور ہر انصاری گھر میں بہتری ہے' پھر سعد بن عبادہؓ سے ہماری ملاقات ہوئی تو ابو اسید نے کہا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فضیلت بیان کی' تو ہمیں سب سے آخر میں رکھا' تو حضرت سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انصاری گھرانوں کی فضیلت بیان کی گئی' تو ہم سب سے آخر میں رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ بات تمہیں کافی نہیں ہے کہ تم بہترین لوگوں میں سے رہے۔

۴۲۲ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ .

باب ۴۲۲۔ انصار سے ارشاد نبوی تم صبر کرنا حتی کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملاقات ہو' کا بیان۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِىْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِىْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِى عَلَى الْحَوْضِ.

۹۷۸۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالک' حضرت اسید بن حضیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا آپ مجھے فلاں شخص کی طرح عامل (گورنر) نہیں بنائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہوئے پاؤ گے' تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِىْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ.

۹۷۹۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' ہشام' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ تم میرے بعد (اپنے پر دوسروں کی) ترجیح دیکھو گے تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور ملاقات کی جگہ حوض (کوثر) ہے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ خَرَجَ مَعَهُ اِلَى الْوَلِيْدِ قَالَ دَعَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ اِلٰى اَنْ يُّقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا قَالَ اِمَّالَا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ فَاِنَّهٗ سَيُصِيْبُكُمْ بَعْدِىْ اُثْرَةٌ.

۹۸۰۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالکؓ سے جب وہ ان کے ساتھ ولید کے پاس جا رہے تھے' تو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بحرین کی جاگیریں ان کے نام لکھنے کے لئے بلایا تو انصار نے عرض کیا کہ ہمیں یہ اس طرح منظور ہے کہ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی ایسی ہی جاگیریں دیں' آپ نے فرمایا اگر تمہیں منظور نہیں ہے' تو (اب) تم صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے مل جاؤ' کیونکہ میرے بعد تمہارے مقابلہ میں دوسروں کو ترجیح ہوگی۔

۴۲۳ بَاب دُعَاءِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .

باب ۴۲۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا (اے اللہ) انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما کا بیان۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِيَاسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ .

۹۸۱۔ آدم' شعبہ' ابوایاس' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! عیش تو صرف آخرت کا عیش ہے پس انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما اور قتادہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں (بس اتنا فرق ہے) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۸۲۔ آدم' شعبہ' حمید طویل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن انصار یہ رجز پڑھ رہے

قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ .
نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا .
عَلَى الْجِهَادِ مَاحَيِيْنَا اَبَدًا .
فَاَجَابَهُمْ: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ.
فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ .

تھے کہ:-
"ہمیں ہیں وہ لوگ جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تا زندگی جہاد کی بیعت کی ہے۔"
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جواب دیتے کہ "اے اللہ عیش تو صرف آخرت کا عیش ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی عزت افزائی فرما۔

٩٨٣ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ.

۹۸۳۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی حازم ان کے والد حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے، جب ہم خندق کھود رہے تھے۔ اور اپنے کاندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! عیش تو آخرت کا ہی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

٤٢٤ بَاب وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ .

باب ۴۲۴۔ آیت کریمہ اور وہ (مہاجرین کو) اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود حاجت مند ہوں کا بیان

٩٨٤ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلٰى نِسَآئِهٖ فَقُلْنَ مَامَعَنَا اِلَّا الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضُمُّ اَوْيُضِيْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَكْرِمِیْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَاعِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِیْ فَقَالَ هَيِّئِیْ طَعَامَكِ وَاَصْبِحِیْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِیْ صِبْيَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَآءً فَهَيَّاَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَاَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهٖ اَنَّهُمَا يَاْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۹۸۴۔ مسدد، عبداللہ بن داؤد، فضیل بن غزوان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے پاس اس کا کھانا منگانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ جو اس مہمان کو اپنے ساتھ لے جائے یا یہ فرمایا کہ کون ہے؟ جو اس کی میزبانی کرے۔ ایک انصاری نے عرض کیا کہ میں (یا رسول اللہ) پس وہ اسے اپنی زوجہ کے پاس لے گیا اور اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خوب خاطر کرنا اس نے کہا ہمارے ہاں تو صرف بچوں کا کھانا ہے تو اس انصاری نے کہا تم کھانا تو تیار کرو اور چراغ روشن کرو، بچے اگر کھانا مانگیں تو انہیں سلا دینا اس بی بی نے کھانا تیار کر کے چراغ روشن کیا اور بچوں کو سلا دیا پھر وہ گویا چراغ کو ٹھیک کرنے کے لئے کھڑی ہوئی۔ مگر اسے گل کر دیا اب وہ دونوں میاں بیوی مہمان کو یہ دکھاتے رہے کہ کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ (در حقیقت) انہوں نے بھوکے رہ کر رات گزار دی۔

ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْعَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ .

جب وہ انصاری صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ رات تمہارے کام سے بڑا خوش ہوا' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں' اگرچہ خود حاجت مند ہوں اور جو اپنے نفس کی حرص سے بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

٤٢٥ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ .

باب ۴۲۵۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نیکوکار انصاریوں کی نیکی قبول کرو اور خطاکاروں سے درگزر کرو کا بیان۔

٩٨٥ ۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ اَخُوْ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا اَبِىْ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّاَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَايُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَوَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِىْ وَعَيْبَتِىْ وَقَدْ قَضَوُالَّذِىْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِىْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ .

۹۸۵۔ محمد بن یحییٰ ابو علی' عبدان کے بھائی شاذان' ان کے والد شعبہ بن حجاج' ہشام بن زید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر و عباس رضی اللہ عنہما کا گزر انصار کی ایک مجلس میں ہوا جہاں وہ رو رہے تھے' انہوں نے پوچھا تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ انصار نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پاس بیٹھنا یاد آرہا ہے' اس زمانہ میں آنحضرت بیمار تھے پھر حضرت ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس واقعہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چادر کے ایک سرے سے سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی منبر پر تشریف نہیں لائے (کہ چند یوم کے بعد وصال ہو گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ کیونکہ وہ میرے معدہ اور زنبیل کے درجہ میں ہیں اور انہوں نے تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہاں ان کے حقوق ابھی باقی ہیں' لہذا تم ان میں سے نیکوکاروں کی نیکی قبول کرنا اور خطاکاروں سے درگزر کرنا۔

٩٨٦ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ

۹۸۶۔ احمد بن یعقوب' ابن غسیل' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں اپنی چادر کو دونوں شانوں پر اوڑھے ہوئے اور ایک تیل لگی ہوئی پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔ امابعد اے لوگو! اور

حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَتَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰی يَكُوْنُوْا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ اَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ اَحَدًا اَوْيَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ.

آدمیوں کی تعداد تو زیادہ ہوتی رہے گی لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے اور کم ہوتے ہوئے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے لہٰذا تم میں سے جو شخص ایسے اقتدار پر آجائے کہ وہ کسی کو نفع یا ضرر پہنچا سکے تو اسے انصار میں سے نیکو کاروں کی نیکی قبول کرنا اور خطاکاروں سے درگزر کرنا چاہیے۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيئِهِمْ.

۹۸۷۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میرا معدہ اور میری زنبیل ہیں اور لوگ زیادہ ہوتے رہے گے، اور یہ کم ہوتے جائیں گے لہٰذا ان میں سے نیکو کاروں کی نیکی قبول کرو اور خطاکروں سے درگزر کرو۔

٤٢٦ بَاب مَنَاقِبِ سَعْدِبْنِ مُعَاذٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب ۴۲۶۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِّنْهَا اَوْاَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۸۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابو اسحٰق، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ میں ایک ریشمی حلہ آیا۔ تو صحابہ کرام اسے چھو کر اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو (حالانکہ) سعد بن معاذ کے رومال (جنت میں) اس سے بھی اچھے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی زیادہ نرم ہیں اس کو قتادہ اور زہری نے بواسطہ انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ اَبِيْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّالْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِّجَابِرٍ

۹۸۹۔ محمد بن مثنیٰ، فضل بن مساور، ابو عوانہ کے داماد، ابو عوانہ، اعمش، ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سعد بن معاذ کی موت سے عرش بھی ہل گیا، اعمش، ابو صالح، جابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت براء تو یہ کہتے ہیں کہ عرش سے مراد جنازہ کی چارپائی ہے، یعنی وہ چارپائی ہلی تھی تو جابر نے کہا کہ ان دونوں (یعنی

فَإِنَّ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ السَّرِيْرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

سعد او براء کے) قبیلوں کے درمیان کچھ عداوت تھی اس لئے انہوں نے یہ تاویل کی جو درست نہیں، کیونکہ میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمان یعنی اللہ تعالیٰ کا عرش، ہل گیا تھا۔

۹۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَجَآءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى خَيْرِكُمْ اَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَاسَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ اَوْبِحُكْمِ الْمَلِكِ.

۹۹۰۔ محمد بن عرعرہ' شعبہ' سعد بن ابراہیم' ابوامامہ بن سہل بن حنیف' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ (یعنی یہودی بنی قریظہ) سعد بن معاذؓ کی ثالثی تسلیم کرتے ہوئے (قلعہ سے باہر) نکل آئے، تو سعد بن معاذؓ بلائے گئے وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا اپنے میں سے بہترین شخص یا یہ فرمایا کہ اپنے سردار کے اعزاز میں کھڑے ہو جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد یہ لوگ تمہاری ثالثی پر نکل آئے ہیں تو سعد نے کہا میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑائی کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے۔ آنحضرت نے فرمایا تم نے اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ کیا ہے۔

٤٢٧ بَاب مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب ۴۲۷۔ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی منقبت کا بیان۔

۹۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ اَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَاِذَا نُوْرٌ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا حَتّٰى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّوْرُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ ابْنَ حُضَيْرٍ وَّرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ كَانَ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۹۱۔ علی بن مسلم' حبان' ہمام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی ایک تاریک رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تو ان دونوں کے سامنے یکایک ایک نور ظاہر ہوا حتی کہ جب وہ دونوں جدا ہوئے تو وہ نور بھی ان کے ساتھ الگ الگ ہو گیا معمر نے بواسطہ ثابت اور انس کہا ہے کہ یہ دونوں اسید بن حضیر اور ایک دوسرے انصاری تھے اور حماد نے بواسطہ ثابت وانس بیان کیا کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور یہ ان دونوں ہی کا واقعہ ہے۔

٤٢٨ بَاب مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۲۸۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اسْتَقْرِؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَيْفَةَ وَ اُبَیٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ .

۹۹۲۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' عمرو' ابراہیم' مسروق' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن شریف چار آدمیوں سے پڑھو (حضرت) ابن مسعود (حضرت) سالم ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابی اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے۔

۴۲۹ بَاب مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَتْ عَاۗئِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا.

باب ۴۲۹۔ حضرت سعد بن عبادہ کی منقبت کا بیان حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ اس (واقعہ افک) سے پہلے نیک آدمی تھے۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْعَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوالْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَاقَدِمٍ فِی الْاِسْلَامِ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰی نَاسٍ كَثِيْرٍ .

۹۹۳۔ اسحاق' عبدالصمد' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو اسید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میں بہترین گھرانہ بنی نجار کا ہے' پھر بنو عبدالاشہل پھر بنی حارث بن خزرج پھر بنی ساعدہ اور ہر انصاری گھرانے میں بہتری ہے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو ترجیح دی تو انہیں جواب ملا کہ تمہیں بھی تو بہت سے لوگوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت دی ہے۔

۴۳۰ بَاب مَنَاقِبِ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۳۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَاَبِهٖ وَسَالِمٍ مَّوْلٰی اَبِیْ حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَیِّ بْنِ

۹۹۴۔ ابوالولید' شعبہ' عمرو بن مرہ' ابراہیم' مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہیں کہ میں ان سے برابر محبت کرتا رہوں گا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ عبداللہ بن مسعود تو انہیں سب سے پہلے ذکر کیا سالم مولیٰ حذیفہ' معاذ بن جبل اور ابی بن کعب۔

كَعْبٍ .

٩٩٥ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى.

۹۹۵۔ محمد بن بشار'غندر'شعبہ'قتادہ'انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں لم یکن الذین کفروا سناؤں توانہوں نے عرض کیا کیا اللہ نے میرا نام لے کر یہ فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں تو ابی بن کعب (بے اختیار) رونے لگے۔

٤٣١ بَاب مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۳۱۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

٩٩٦ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ.

۹۹۶۔ محمد بن بشار'یحییٰ'شعبہ'قتادہ'حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار آدمیوں نے قرآن پاک کو جمع کیا تھا۔اور وہ چاروں انصاری تھے ابی بن کعب'معاذ بن جبل'ابوزید'زید بن ثابت۔ میں نے انسؓ سے پوچھا۔ابوزید کون؟انہوں نے فرمایا کہ میرے ایک چچا تھے۔

٤٣٢ بَاب مَنَاقِبِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۳۲۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

٩٩٧ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهٖ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَّهٗ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ الْقَدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّمَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْشُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَاَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَاتُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَاۤئِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا

۹۹۷۔ ابو معمر'عبدالوارث'عبدالعزیز'حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگنے لگے تو ابو طلحہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اپنے آپ کو ایک ڈھال سے چھپائے ہوئے موجود تھے'اور ابو طلحہ ایک اچھے تیر انداز تھے جن کی کمان کی تانت بہت سخت ہو گئی تھی وہ اس دن دو یا تین کمانیں توڑ چکے تھے اور جب بھی کوئی آدمی ان کے پاس سے تیروں سے بھرا ہوا ترکش لے کر گزرتا تو اس سے کہتے کہ ان تیروں کو ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک اٹھا کر کافروں کی طرف دیکھتے۔ تو ابو طلحہ عرض کرتے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! سر اوپر نہ اٹھایئے (مبادا) کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینہ کے آگے ہے۔انس کہتے ہیں کہ اور میں نے عائشہ دختر ابو بکر اور ام سلیم کو دیکھا یہ دونوں اپنے دامن

لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰی خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰی مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِیْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّیْفُ مِنْ یَدَیْ اَبِیْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَیْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا .

اٹھائے ہوئے تھیں ان کے پاؤں کے زیور دیکھ رہا تھا یہ دونوں اپنی پیٹھ پر مشک لاد لاد کر لاتیں اور (زخمی) لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتیں، پھر واپس جا کر اسے بھرتیں آتیں اور لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتی تھیں اور ابوطلحہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ کر گر پڑی۔

٤٣٣ بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۳۳۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِکًا یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَاسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَّمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِیْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ "وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ م بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ" الْاٰیَةِ قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَ مَالِکٌ الْاٰیَةِ اَوْفِی الْحَدِیْثِ .

۹۹۸۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو النضر، عامر بن سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ سوائے عبداللہ بن سلام کے روئے زمین پر چلنے والوں میں سے کسی کے متعلق میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے ہے فرمایا اور انہی کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے گواہی دی "الآیۃ" راوی کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں لفظ الآیۃ مالک کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی وَجْهِهٖ اَثَرُالْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّکَ حِیْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَایَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ مَالَا یَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ رَاَیْتُ رُؤْیَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَیْهِ وَرَاَیْتُ کَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَةٍ ذَکَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عُمُوْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُهٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِی السَّمَآءِ فِیْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ

۹۹۹۔ عبداللہ بن محمد، ازہر سمان، ابن عوف، محمد، قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد مدینہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی جن کے چہرہ پر خشوع و خضوع کے آثار پائے جاتے تھے، داخل ہوئے لوگوں نے انہیں دیکھ کر کہا کہ یہ آدمی اہل جنت سے ہے، انہوں نے مختصر طریقہ سے دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہ (مسجد سے) نکل گئے اور میں ان کے پیچھے چلا میں نے عرض کیا کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوئے تھے، تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی جنت سے ہے انہوں نے کہا بخدا کسی کو ایسی بات کہنا جسے وہ جانتا نہ ہو مناسب نہیں ہے، اور میں تم سے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا۔ میں نے دیکھا گویا میں ایک باغ میں ہوں۔ جس کی وسعت اور سرسبزی و شادابی کو انہوں نے بیان کیا اس باغ کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے۔ جس کا نچلا حصہ زمین میں اور

فَقِيلَ لَهُ ارْقَهُ قُلْتُ لَا، اَسْتَطِيعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيْفٌ مَكَانَ مِنْصَفٍ .

اوپر والا حصہ آسمان میں ہے۔ اس کے اوپر والے حصہ میں ایک کنڈا ہے، جس میں کنڈی لٹک رہی ہے ان سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا تو میرے پاس ایک غلام آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھا دیئے تو میں چڑھ گیا حتی کہ میں اس کے اوپر تھا تو میں نے دوسرا کنڈا پکڑ لیا تو ان سے کہا گیا کہ مضبوط پکڑ لو میں بیدار ہوا تو وہ میرے ہاتھ میں تھا میں نے خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ نے (تعبیراً) ارشاد فرمایا کہ وہ باغ تو اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا عروہ وثقی ہے پس تم آخر دم تک اسلام پر قائم رہو گے اور یہ شخص عبداللہ بن سلام ہے۔

١٠٠٠ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا تَجِيْءُ فَاُطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَّتَمْرًا وَّتَدْخُلَ فِيْ بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْحِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْحِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهُ رِبًا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُوَاَبُوْدَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ .

۱۰۰۰۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، سعید بن ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا۔ تو عبداللہ بن سلامؓ سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا تم (ہمارے یہاں) کیوں نہیں آتے، کہ ہم تمہیں ستو اور کھجوریں کھلائیں اور تم ایک باعزت گھر میں داخل ہو جاؤ پھر فرمایا کہ تم ایسی جگہ (۱) رہتے ہو جہاں سود کا رواج بہت ہے، لہذا اگر کسی پر تمہارا کچھ قرض ہو اور وہ تمہیں گھاس، جو یا چارہ جیسی حقیر چیز کا ہدیہ تحفہ بھیجے تو اسے نہ لینا کیونکہ یہ بھی سود ہے نضر ابو داؤد اور وہب نے شعبہ سے لفظ البیت بیان نہیں کیا۔

٤٣٤ بَاب تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب ۴۳۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح اور ان کی فضیلت کا بیان

١٠٠١ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ.

۱۰۰۱۔ محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ ان کے والد، عبداللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

(۱) اس زمین سے عراق کی زمین مراد ہے، مقروض اگر قرض خواہ کو قرض کے بعد کوئی ہدیہ وغیرہ دیتا ہے تو ظاہر یہی ہے کہ وہ اسے اس کے قرض کی وجہ سے ہی دے رہا ہے، تو یہ قرض کے ذریعے نفع حاصل ہوا جو کہ حدیث کی روشنی میں ربوا (سود) ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کل قرض جرّ نفعاً فھو ربا" ہر وہ قرض جو نفع کھینچ کر لائے ربوا ہے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ .

۱۰۰۲۔ صدقہ' عبدہ' ہشام ان کے والد' عبداللہ بن جعفر' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں تمام عورتوں سے بہتر مریم تھیں اور دنیا میں موجودہ امت میں سب سے افضل خدیجہؓ ہیں۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ کَتَبَ اِلَیَّ هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلَی امْرَأَةٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلَی خَدِیْجَةَ هَلَکَتْ قَبْلَ اَنْ یَّتَزَوَّجَنِیْ لِمَا کُنْتُ اَسْمَعُهُ یَذْکُرُهَا وَاَمَرَهُ اللّٰهُ اَنْ یُّبَشِّرَهَا بِبَیْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ فَیُهْدِیْ فِیْ خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَایَسَعُهُنَّ .

۱۰۰۳۔ سعید بن عفیر' لیث' ہشام ان کے والد' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ پر آتا اتنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر نہیں آتا (حالانکہ) وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پاچکی تھیں اس وجہ سے کہ میں اکثر آپ کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو حکم دیا تھا کہ حضرت خدیجہؓ کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دیں اور آپ بکری ذبح کرتے تو خدیجہؓ کی ملنے والیوں کو اس میں سے بقدر کفایت بطور تحفہ بھیجتے تھے۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰی امْرَأَةٍ مَاغِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ مِنْ کَثْرَةِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِیْ بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِیْنَ وَاَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ اَوْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ یُّبَشِّرَهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ .

۱۰۰۴۔ قتیبہ بن سعید' حمید بن عبدالرحمٰن' ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو اکثر یاد کرنے کی وجہ سے آتا رہتا تھا آپ کی کسی بی بی پر نہیں آتا تھا۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح خدیجہؓ کی وفات کے تین سال بعد کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے یا حضرت جبریل نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت خدیجہؓ کو جنت میں ایک موتی کے محل کی بشارت دے دیں۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَا رَاَیْتُهَا وَلٰکِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ ذِکْرَهَا وَرُبَمَاذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ یُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ یَبْعَثُهَا فِیْ صَدَائِقِ خَدِیْجَةَ فَرُبَمَا قُلْتُ لَهٗ کَاَنَّهٗ لَمْ

۱۰۰۵۔ عمر بن محمد بن حسن ان کے والد حفص' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہؓ پر آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر نہیں آتا تھا حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت ان کا ذکر فرماتے اور اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بکری ذبح فرماتے۔ پھر اس کے ایک ایک عضو کو جدا فرماتے پھر اسے حضرت خدیجہؓ کی ملنے جلنے والیوں میں بھیج دیتے اور کبھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیتی کہ دنیا میں خدیجہؓ کے

يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةَ فَيَقُوْلُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ .

سوااور عورت ہے ہی نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہاں وہ ایسی ہی تھیں اور انہیں سے میرے اولاد (۱) ہوئی ہے۔

١٠٠٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ .

۱۰۰۶۔ مسدد' یحیٰ' اسمٰعیل سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو (کچھ) بشارت دی تھی؟ انہوں نے کہا ہاں جنت میں ایسے موتی کے محل کی بشارت دی تھی جس میں شور و شغب ہو گا نہ تکلیف۔

١٠٠٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْطَعَامٌ أَوْشَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ خَلِيْلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَاتَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا .

۱۰۰۷۔ قتیبہ بن سعید' محمد بن فضیل' عمارہ' ابو زرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یارسول اللہ یہ حضرت خدیجہؓ ایک برتن لئے آرہی ہے' جس میں سالن کھانا یا پینے کی کوئی چیز ہے' جب یہ آپ کے پاس آجائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی اور میری طرف سے انہیں سلام کہئے' اور جنت میں موتی کے محل کی بشارت دیجئے جس میں نہ شور و شغب ہو گا نہ تکلیف اسماعیل بن خلیل' علی بن مسہر' ہشام ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کا اجازت مانگنا سمجھا تو آپ (مارے رنج کے) لرزنے لگے پھر آپ نے فرمایا خدایا یہ تو ہالہ ہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے بڑا رشک آیا۔ تو میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا یاد کرتے ہیں یعنی ایک سرخ رخساروں والی قریشی بڑھیا کو جسے مرے ہوئے بھی زمانہ ہو گیا (۲) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے بہتر بدل عطا فرمایا۔

٤٣٥ بَاب ذِكْرِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۳۵۔ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا بیان۔

١٠٠٨ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا

۱۰۰۸۔ اسحٰق واسطی' خالد' بیان' قیس سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے

(۱) سوائے جناب ابراہیم کے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ سے تھی آپؐ کے بیٹے جناب ابراہیم ماریہ قبطیہ سے تھے۔

(۲) مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کی اس بات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا اس سے بہتر مجھے کیا چیز ملی ہے؟ حضرت عائشہؓ کھڑی ہو گئیں اور اللہ کے حضور توبہ کی، پھر کبھی آپ کے سامنے ایسی گفتگو نہیں کی۔

خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَاحَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُو الْخَلَصَةِ وَ كَانَ يُّقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ اَوِالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ اَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَدَعَالَنَا وَلِاَحْمَسَ .

ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں روکا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا ہنس دیئے، نیز انہیں جریر بن عبداللہ سے بواسطہ قیس مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مکان تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے اور اسے کعبہ یمانیہ یا کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ کو ڈھا کر اس کی طرف سے مطمئن کر دو گے، جریر کہتے ہیں کہ میں احمس قبیلہ کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر وہاں گیا اور ہم نے اسے ڈھا دیا اور جو ہمیں اس کے قریب ملا اسے قتل کر دیا پھر ہم نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اور احمس کے لوگوں کے لئے دعا فرمائی۔

٤٣٦ بَاب ذِكْرِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبَسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۳۶۔ حضرت حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کا بیان۔

١٠٠٩ ـ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَآءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ هَزِيْمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ اِبْلِيْسُ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَا هُمْ عَلٰى اُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ اُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ فَنَادٰى اَيْ عِبَادَاللّٰهِ اَبِيْ اَبِيْ فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَااحْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ اَبِيْ فَوَاللّٰهِ مَازَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ .

۱۰۰۹۔ اسمٰعیل بن خلیل، سلمہ بن رجاء، ہشام بن عروہ ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب جنگ احد کے دن مشرکوں کو شکست ہونے لگی تو ابلیس نے چیخ کر کہا اے خدا کے بندو! اپنے پیچھے (والوں کو قتل کرو) تو آگے والے مسلمانوں نے اپنے پیچھے والے مسلمانوں پر پلٹ کر حملہ کر دیا اور سخت لڑائی ہونے لگی اتفاقاً (مقابل) کی صف میں حضرت حذیفہ نے اپنے باپ کو دیکھ پایا تو وہ پکارنے لگے کہ اے خدا کے بندو میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں! انہیں قتل نہ کرو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بخدا وہ باز نہ آئے حتیٰ کہ انہیں قتل کر دیا تو حذیفہ نے کہا اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔ عروہ کے والدہ نے کہا کہ بخدا حذیفہ کو اپنے والد کے اس طرح قتل ہونے کا برابر رنج رہا حتیٰ کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

٤٣٧ بَاب ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

باب ۴۳۷۔ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان۔

وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ نے آ کر کہا کہ یا

عَنهَا قَالَتْ جَاۤءَتْ هِندٌ بِنتُ عُتبَةَ قَالَتْ یَارَسُولَ اللّٰهِ مَاکَانَ عَلٰی ظَهرِ الْاَرضِ مِنْ اَهلِ خِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَّذِلُّوا مِنْ اَهلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَااَصبَحَ الْیَومُ عَلٰی ظَهرِ الْاَرضِ اَهلُ خِبَآءٍ اُحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یُّعِزُّوا مِنْ اَهلِ خِبَآئِكَ قَالَ وَاَیضًا وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ قَالَتْ یَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفیَانَ رَجُلٌ مِسِّیكٌ فَهَلْ عَلَیَّ حَرَجٌ اَنْ اُطعِمَ مَنِ الَّذِیْ لَهٗ عَیَالَنَا قَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ.

رسول اللہ! (اب سے پہلے) روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت مجھے آپ کے گھرانہ کی ذلت سے زیادہ پسند نہ تھی مگر اب روئے زمین پر کسی گھرانے کی عزت آپ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ پسند نہیں راوی نے کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اس نے یہ بھی کہا یا رسول اللہ ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہیں اگر میں ان کے مال میں سے کچھ چھپا کر اپنے بال بچوں کو کھلا دوں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں صرف دستور کے موافق جائز سمجھتا ہوں۔

٤٣٨ بَاب حَدِیثِ زَیدِ بْنِ عَمرِ و ابْنِ عَمرِ و بْنِ نُفَیلٍ.

باب ۴۳۸۔ زید بن عمرو بن نفیل کے قصہ کا بیان۔

١٠١٠۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکرٍ حَدَّثَنَا فُضَیلُ بْنُ سُلَیمَانَ حَدَّثَنَا مُوسٰی حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبدِاللّٰهِ عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَقِیَ زَیدَ بْنَ عَمرِو بْنِ نُفَیلٍ بِاَسفَلِ بَلدَحٍ قَبلَ اَنْ یَّنزِلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ الْوَحْیُ فَقُدِّمَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ سُفرَةٌ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ مِنهَا ثُمَّ قَالَ زَیدٌ اِنِّیْ لَسْتُ اٰکُلُ مِمَّا تَذبَحُونَ عَلٰی اَنصَابِکُمْ وَلَا اٰکُلُ اِلَّا مَاذُکِرَ اسمُ اللّٰهِ عَلَیهِ وَاَنَّ زَیدَ بْنَ عَمرٍو کَانَ یَعِیبُ عَلٰی قُرَیشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَیَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَاَنزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَآءِ الْمَاءَ وَاَنبَتَ لَهَا مِنَ الْاَرضِ ثُمَّ تَذبَحُونَهَا عَلٰی غَیرِ اسمِ اللّٰهِ اِنکَارًا لِذٰلِكَ وَاِعظَامًا لَهٗ قَالَ مُوسٰی حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبدِاللّٰهِ وَلَا اَعلَمُهٗ اِلَّا تُحَدِّثُ بِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ زَیدَ بْنَ عَمرِو بْنِ نُفَیلٍ خَرَجَ اِلَی الشَّامِ یَسْاَلُ عَنِ الدِّیْنِ وَیَتْبَعُهٗ فَلَقِیَ عَالِمًا مِّنَ الْیَهُودِ فَسَاَلَهٗ عَنْ دِیْنِهِمْ فَقَالَ

۱۰۱۰۔ محمد بن ابو بکر' فضیل بن سلیمان' موسیٰ' سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نزول وحی سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقام بلدح کے نشیبی حصہ میں زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دستر خوان بچھایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے انکار کر دیا پھر زید نے کہا میں بھی اس میں سے بالکل نہیں کھاتا جو تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو اور میں تو صرف وہی چیز کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام (بوقت ذبح) لیا گیا ہو اور زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو برا سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ بکری کو اللہ نے پیدا کیا اس کے لئے آسمان سے بارش برسائی اور اس کے لئے اسی نے زمین سے چارہ پیدا کیا۔ پھر تم اسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو' اس بات کو وہ بہت معیوب اور برا سمجھتے تھے۔ موسیٰ نے کہا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ ان سے یہ روایت بھی ابن عمر ہی نے بیان کی ہوگی' کہ زید بن عمرو بن نفیل دین حق کی تلاش و اتباع میں ملک شام کی طرف گئے' تو ایک یہودی عالم سے ملاقات ہوئی۔ زید نے ان کے مذہب کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ ممکن ہے' میں تمہارا دین اختیار کر لوں لہٰذا مجھے بتاؤ اس نے کہا تم اس وقت تک ہمارے دین پر نہیں ہو سکتے جب تک غضب الٰہی سے

اِنِّیْ لَعَلِّیْ اَنْ اَدِیْنَ دِیْنَکُمْ فَاَخْبِرْنِیْ فَقَالَ لَاتَکُوْنُ عَلٰے دِیْنِنَا حَتّٰی تَاْخُذَ بِنَصِیْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ قَالَ زَیْدٌ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ شَیْئًا اَبَدًا وَّاَنّٰی اَسْتَطِیْعُهٗ فَهَلْ تَدُلُّنِیْ عَلٰی غَیْرِهٖ قَالَ مَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ حَنِیْفًا قَالَ زَیْدٌ وَمَا الْحَنِیْفُ قَالَ دِیْنُ اِبْرَاهِیْمَ لَمْ یَکُنْ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلَا یَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ فَخَرَجَ زَیْدٌ فَلَقِیَ عَالِمًا مِّنَ النَّصَارٰی فَذَکَرَ مِثْلَهٗ فَقَالَ لَنْ تَکُوْنَ عَلٰی دِیْنِنَا حَتّٰی تَاْخُذَ بِنَصِیْبِكَ مِنْ لَّعْنَةِ اللّٰهِ قَالَ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ لَّعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ لَّعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهٖ شَیْئًا اَبَدًا وَاِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ فَهَلْ تَدُلُّنِیْ عَلٰی غَیْرِهٖ قَالَ مَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ حَنِیْفًا قَالَ وَمَا الْحَنِیْفُ قَالَ دِیْنُ اِبْرَاهِیْمَ لَمْ یَکُنْ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلَا یَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ فَلَمَّا رَاٰی زَیْدٌ قَوْلَهُمْ فِیْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنِّیْ عَلٰی دِیْنِ اِبْرَاهِیْمَ وَقَالَ اللَّیْثُ کَتَبَ اِلَیَّ هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: رَاَیْتُ زَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَی الْکَعْبَةِ یَقُوْلُ یَامَعَاشِرَ قُرَیْشٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْکُمْ عَلٰی دِیْنِ اِبْرَاهِیْمَ غَیْرِیْ وَکَانَ یُحْیِی الْمَوْءُوْدَةَ یَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقْتُلَ اِبْنَتَهٗ مَاتَقْتُلْهَا اَنَا اَکْفِیْکَهَا مَؤُوْنَتَهَا فَیَاْخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِاَبِیْهَا اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَیْكَ وَ اِنْ شِئْتَ کَفَیْتُكَ مَؤُوْنَتَهَا.

اپنا حصہ نہ لے لو۔ زید نے کہا میں غضب الٰہی سے ہی بھاگتا ہوں اور اس کے غضب کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور نہ مجھ میں اس کی طاقت ہے تو کیا تم مجھے کوئی دوسرا مذہب بتا سکتے ہو اس نے کہا میں حنیف کے سوا اور کوئی مذہب (تمہارے لئے) نہیں جانتا زید نے کہا حنیف کیا چیز؟ اس نے کہا دین ابراہیمؑ نہ یہود تھے اور نہ نصرانی اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے' لہذا زید وہاں سے نکل آئے اور ایک نصرانی عالم سے ملاقات کی اور زید نے اس سے بھی اسی طرح بیان کیا' اس نے کہا کہ تم ہمارے دین پر آؤ گے۔ تو خدا کی لعنت سے اپنا حصہ تمہیں لینا پڑے گا' زید نے کہا میں تو اللہ کی لعنت سے بھاگتا ہوں' اور اللہ کی لعنت و غضب کو میں بالکل برداشت نہیں کر سکتا' اور نہ مجھ میں طاقت ہے۔ کیا تم کوئی دوسرا مذہب بتا سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ تمہارے لئے میں حنیف کے سوا اور کوئی مذہب نہیں جانتا' انہوں نے کہا حنیف کیا چیز ہے؟ اس نے کہا دین ابراہیم علیہ السلام' وہ نہ یہود تھے اور نہ نصرانی اور بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے' جب زید نے ان کی گفتگو حضرت ابراہیم کے بارے میں سن لی۔ تو وہاں سے چل دیئے جب باہر آئے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا کہ اے خدا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں دین ابراہیم پر ہوں۔ لیث نے کہا کہ مجھے ہشام نے بواسطہ اپنے والد اور اسماء بنت ابی بکرؓ لکھا' اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ سے اپنی پشت لگائے کھڑا ہوا دیکھا' وہ کہہ رہے تھے اے جماعت قریش! میرے علاوہ تم میں سے کوئی بھی دین ابراہیم پر نہیں ہے۔ اور وہ مؤودۃ (یعنی وہ نوزائید لڑکی جسے زندہ در گور کر دیا جاتا تھا) کو بھی بچا لیتے تھے وہ اس آدمی سے جو اپنی لڑکی کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا یہ فرماتے کہ اسے قتل نہ کرو اور میں تمہارے بجائے اس کی خدمت کروں گا تو وہ اسے (پرورش کے لئے) لے جاتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے اگر تم چاہو تو میں یہ لڑکی تمہارے حوالہ کر دوں اور تمہارا منشا ہو تو میں ہی اس کی خدمت کرتا رہوں۔

٤٣٩ بَاب بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ .

باب ۴۳۹۔ کعبہ کی تعمیر کا بیان

١٠١١۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

۱۰۱۱۔ محمود' عبدالرزاق' ابن جریج' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن

قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو ابْنُ دِیْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِیَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ یَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰی رَقَبَتِكَ یَقِیْكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ اِلَی الْاَرْضِ وَطَمِحَتْ عَیْنَاهُ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اِزَارِیْ اِزَارِیْ فَشُدَّ عَلَیْهِ اِزَارُهٗ .

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ پتھر ڈھورہے تھے، تو حضرت عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ اپنا تہ بند (اتار کر) کندھے پر رکھ لیجئے تاکہ اس سے آپ پتھروں (کی رگڑ) سے محفوظ رہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر گر پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آسمان کو لگ گئیں پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تہ بند، میرا تہ بند، تو وہ تہ بند آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باندھ دیا گیا۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ وَّعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ قَالَا لَمْ یَكُنْ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَیْتِ حَائِطٌ كَانُوْا یُصَلُّوْنَ حَوْلَ الْبَیْتِ حَتّٰی كَانَ عُمَرُ فَبَنٰی حَوْلَهٗ حَائِطًا قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ جُدُرُهٗ قَصِیْرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَیْرِ .

۱۰۱۲۔ ابوالنعمان، حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابو یزید نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ شریف کے ارد گرد دیوار نہیں تھی لوگ بیت اللہ کے ارد گرد نماز پڑھا کرتے تھے، حتی کہ حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس کے ارد گرد دیوار تعمیر کرائی۔ عبید اللہ نے کہا کہ اس کی دیواریں چھوٹی تھیں پھر اس کی تعمیر ابن زبیر نے کرائی (اور دیواریں اونچی کرادیں)۔

٤٤٠ بَاب اَیَّامِ الْجَاهِلِیَّةِ .

باب ۴۴۰۔ زمانہ جاہلیت کا بیان (۱)

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَآءُ یَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَیْشٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ لَا یَصُوْمُهٗ.

۱۰۱۳۔ مسدد، یحیٰی، ہشام ان کے والد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ عاشورہ کے دن قریش بھی روزہ رکھتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے عاشورہ کا خود بھی روزہ رکھا۔ اور اس کے روزہ کا دوسرے مسلمانوں کو حکم بھی دیا۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہونے کے بعد جس کا دل چاہتا۔ عاشورہ کا روزہ رکھتا اور جس کا دل چاہے نہ رکھتا۔

۱۰۱٤۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا یَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُوْرِ فِی الْاَرْضِ وَكَانُوْا یُسَمُّوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَّیَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرُ وَعَفَا

۱۰۱۴۔ مسلم، وہیب، ابن طاوس ان کے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ اشہر حج میں عمرہ کرنا دنیا میں بڑا گناہ ہے، نیز وہ ماہ محرم کو صفر کہتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ جب اونٹ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے تو عمرہ کرنے والے کے لئے

(۱) زمانہ جاہلیت سے مراد حضرت عیسیٰؑ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درمیانی زمانہ ہے جس میں نبوت کا علم صحیح طور پر باقی نہ رہا۔

الْاَثَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَالَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَابِعَةً مُّحِلِّيْنَ بِالْحَجِّ اَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهٗ .

عمرہ درست ہو جاتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے (مکہ) پہنچے، اور نبی اکرم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ اس کو عمرہ بنالیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کس قدر احرام کھولیں؟ آپ نے فرمایا پورا احرام کھول دو۔

١٠١٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَآءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَابَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَحَدِيْثٌ لَهٗ شَانٌ .

۱۰۱۵۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمر، سعید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، ان کے دادا کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں سیلاب آیا تو وہ دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ پر چھا گیا سفیان نے کہا کہ اس حدیث کا بڑا واقعہ ہے۔

١٠١٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنْ اَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَاٰهَا لَا تَكَلَّمُ فَقَالَ مَالَهَالَا تَكَلَّمُ قَالُوْا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِيْ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ اَنْتَ قَالَ امْرُؤٌا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اَيُّ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ اَيِّ قُرَيْشٍ اَنْتَ قَالَ اِنَّكِ لَسَئُوْلٌ اَنَا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ مَابَقَآؤُنَا عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِيْ جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ: قَالَ بَقَآؤُكُمْ عَلَيْهِ مَااسْتَقَامَتْ بِكُمْ اَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْاَئِمَّةُ قَالَ اَمَاكَانَ لِقَوْمِكِ رُئُوْسٌ وَاَشْرَافٌ يَاْمُرُوْنَهُمْ فَيُطِيْعُوْنَهُمْ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهُمْ اُولٰئِكِ عَلَى النَّاسِ .

۱۰۱۶۔ ابوالنعمان، ابو عوانہ، بیان، ابوالبشر، قیس بن حازم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس آئے، جس کا نام زینب تھا تو آپ نے اسے دیکھا کہ بات نہیں کرتی، آپ نے فرمایا اسے کیا ہوگیا کہ بولتی بھی نہیں؟ لوگوں نے کہا اس نے خاموشی کے حج کی نیت کی ہے، آپ نے اس سے کہا کہ بات چیت کر۔ کیونکہ یہ طریقہ جائز نہیں یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے، تو اس نے بات شروع کی اور کہا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایک مہاجر آدمی ہوں۔ اس نے کہا کون سے مہاجر؟ آپ نے فرمایا قریشی اس نے کہا قریش میں سے کون؟ آپ نے فرمایا تو بڑی پوچھنے والی ہے۔ میں ابو بکر ہوں۔ اس نے کہا اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہم کب تک چلتے رہیں گے؟ آپ نے فرمایا جب تک تمہارے پیشوا اس پر قائم رہیں گے، اس نے کہا پیشوا کیسے؟ آپ نے فرمایا کیا تمہاری قوم میں ایسے شریف و رئیس نہیں۔ جو لوگوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا تو یہی لوگ پیشوا ہیں۔

١٠١٧ ـ حَدَّثَنِيْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَاْتِيْنَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَاِذَا

۱۰۱۷۔ فروہ بن ابی المغراء، علی بن مسہر، ہشام ان کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ایک حبشی عورت جو کسی عرب کی لونڈی تھی۔ ایمان لائی اور مسجد (کے قریب) میں اس کی ایک جھونپڑی تھی جس میں وہ رہتی تھی وہ فرماتی ہیں کہ وہ ہمارے پاس آکر ہم سے باتیں کرتی اور جب وہ اپنی بات سے فارغ ہوتی تو یہ

فَرَغَتْ مِنْ حَدِيْثِهَا قَالَتْ .

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا
اَلَا اِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِىْ

فَلَمَّا اَكْثَرَتْ قَالَ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ اَهْلِىْ وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِّنْ اَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِىَ تَحْسَبُهُ لَحْمًا فَاَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُوْنِىْ بِهٖ فَعَذَّبُوْنِىْ حَتّٰى بَلَغَ مِنْ اَمْرِىْ اَنَّهُمْ طَلَبُوْا فِىْ قُبُلِىْ فَبَيْنَاهُمْ حَوْلِىْ وَاَنَا فِىْ كَرْبِىْ اِذَاَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتّٰى وَزَاَتْ بِرُءُ وْسِنَا ثُمَّ اَلْقَتْهُ فَاَخَذُوْهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هٰذَا الَّذِىْ اَتَّهَمْتُمُوْنِىْ بِهٖ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ .

کہا کرتی کہ

اور ہاروالا دن پروردگار کی عجائبات قدرت میں سے ہے
ہاں اسی نے مجھے کفر کے شہر سے نجات عطا فرمائی!

جب اس نے بہت دفعہ یہ کہا تو اس سے حضرت عائشہؓ نے پوچھا۔ ہار والا دن (کیسا کیا واقعہ ہے) اس نے کہا میرے آقا کی ایک لڑکی باہر نکلی اس پر ایک چمڑے کا ہار تھا وہ ہار اس کے پاس سے گر گیا تو ایک چیل گوشت سمجھ کر اس پر جھپٹی اور لے گئی۔ لوگوں نے مجھ پر تہمت لگائی اور مجھے سزا دی۔ حتی کہ میرا معاملہ یہاں تک بڑھا کہ انہوں نے میری شرم گاہ کی بھی تلاشی لی۔ لوگ میرے ارد گرد تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی۔ کہ دفعتاً وہ چیل آئی جب وہ ہمارے سروں پر آ گئی۔ تو اس نے وہ ہار ڈال دیا۔ لوگوں نے اسے لے لیا تو میں نے کہا تم نے اسی کی تہمت مجھ پر لگائی تھی حالانکہ میں اس سے بالکل بری تھی۔

۱۰۱۸۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِاٰبَآئِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ.

۱۰۱۸۔ قتیبہ' اسماعیل بن جعفر عبداللہ بن دینار' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو جو قسم کھانا چاہے' تو اسے اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھانا چاہئے اور قریش اپنے باپ دادوں کی قسم کھاتے تھے' تو آپ نے فرمایا کہ اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۰۱۹۔حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ اَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِىْ بَيْنَ يَدَىِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُوْمُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْمُوْنَ لَهَا يَقُوْلُوْنَ اِذَا رَاَوْهَا كُنْتِ فِىْ اَهْلِكِ مَا اَنْتِ مَرَّتَيْنِ .

۱۰۱۹۔ یحیٰی بن سلیمان' ابن وہب' عمرو' عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ قاسم جنازہ کے آگے آگے جاتے تھے اور اسے دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا زمانہ جاہلیت میں لوگ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور دو مرتبہ کہا کرتے تھے کہ تو اپنے عزیزوں کے پاس ہے جیسے پہلے تھا۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيْرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ

۱۰۲۰۔ عمرو بن عباس' عبدالرحمٰن' سفیان' ابو اسحاق عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مشرکین ثبیر نامی پہاڑ پر دھوپ آ جانے کے بعد مزدلفہ سے نکلا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب سے پہلے ہی وہاں سے نکل کر ان کی مخالفت کی۔

الشَّمۡسُ .

١٠٢١ ـ حَدَّثَنِیۡ اِسۡحَاقُ بۡنُ اِبۡرَاهِیۡمَ قَالَ قُلۡتُ لِاَبِیۡ اُسَامَةَ حَدَّثَکُمۡ یَحۡیَی بۡنُ الۡمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَیۡنٌ عَنۡ عِکۡرِمَةَ وَکَاۡسًا دِهَاقًا قَالَ مُتَتَابِعَةً قَالَ وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ سَمِعۡتُ اَبِیۡ یَقُوۡلُ فِی الۡجَاهِلِیَّةِ اِسۡقِنَا کَاۡسًا دِهَاقًا .

۱۰۲۱۔ اسحٰق بن ابراہیم 'ابواسامہ' یحیٰی بن مہلب حضرت حصین سے روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ نے فرمایا کہ و کاساً دھاقا کے معنی ہیں مسلسل بھرا ہوا پیالہ' نیز یہ بھی کہتے تھے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ زمانہ جاہلیت میں کہتے تھے ہمیں لبالب جام شراب پلادے۔

١٠٢٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُوۡ نُعَیۡمٍ حَدَّثَنَا سُفۡیٰنُ عَنۡ عَبۡدِالۡمَلِكِ عَنۡ اَبِیۡ سَلَمَةَ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَصۡدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیۡدٍ: اَلَا کُلُّ شَیۡءٍ مَّا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ وَکَادَ اُمَیَّةُ بۡنُ اَبِی الصَّلۡتِ اَنۡ یُّسۡلِمَ .

۱۰۲۲۔ ابونعیم 'سفیان' عبدالملک 'ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاعر کی سب سے سچی بات لبید کی بات ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے سوائے ہر چیز باطل ہے اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت اسلام لے آتا۔

١٠٢٣ ـ حَدَّثَنَا اِسۡمَاعِیۡلُ حَدَّثَنِیۡ اَخِیۡ عَنۡ سُلَیۡمَانَ عَنۡ یَحۡیَی بۡنِ سَعِیۡدٍ عَنۡ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ بۡنِ الۡقَاسِمِ عَنِ الۡقَاسِمِ بۡنِ مُحَمَّدٍ عَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا قَالَتۡ کَانَ لِاَبِیۡ بَکۡرٍ غُلَامٌ یُّخۡرِجُ لَهُ الۡخِرَاجَ وَکَانَ اَبُوۡ بَکۡرٍ یَاۡکُلُ مِنۡهُ فَقَالَ لَهُ الۡغُلَامُ تَدۡرِیۡ مَاهٰذَا فَقَالَ اَبُوۡبَکۡرٍ وَّمَا هُوَ قَالَ کُنۡتُ تَکَهَّنۡتُ لِاِنۡسَانٍ فِی الۡجَاهِلِیَّةِ وَمَا اُحۡسِنُ الۡکِهَانَةَ اِلَّا اَنِّیۡ خَدَعۡتُهٗ فَلَقِیَنِیۡ فَاَعۡطَانِیۡ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِیۡ اَکَلۡتَ مِنۡهُ فَاَدۡخَلَ اَبُوۡبَکۡرٍ یَدَهٗ فَقَاءَ کُلَّ شَیۡءٍ فِیۡ بَطۡنِهٖ .

۱۰۲۳۔ اسماعیل ان کے بھائی سلیمان یحیٰی بن سعید 'عبدالرحمٰن' بن قاسم' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر کا ایک غلام تھا جو انہیں کچھ محصول دیا کرتا تھا اور آپ اس کا محصول کھانے کام میں لاتے تھے' ایک دن وہ کوئی چیز لایا تو حضرت ابو بکرؓ نے اسے کھالیا تو ان سے غلام نے کہا' آپ کو معلوم ہے یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تھی؟ اس نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں آئندہ ہونے والی بات (کہانت) ایک آدمی کو بتادی تھی حالانکہ میں خود یہ فن نہیں جانتا تھا بلکہ میں نے اسے دھوکا دیا تھا تو (آج) وہ مجھ سے ملا اور (یہ چیز) اس نے مجھے اسی کے عوض دی ہے' اور اسی کو آپ نے کھایا ہے تو ابو بکر نے اپنی انگلی منہ میں ڈال کر پیٹ کی ہر چیز کو قے کر کے نکال دیا۔

١٠٢٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحۡیٰی عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰهِ اَخۡبَرَنِیۡ نَافِعٌ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ کَانَ اَهۡلُ الۡجَاهِلِیَّةِ یَتَبَایَعُوۡنَ لُحُوۡمَ الۡجَزُوۡرِ اِلٰی حَبَلِ الۡحَبَلَةِ اَنۡ تُنۡتَجَ النَّاقَةُ مَافِیۡ بَطۡنِهَا ثُمَّ تَحۡمِلُ الَّتِیۡ نُتِجَتۡ فَنَهَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ عَنۡ ذٰلِكَ .

۱۰۲۴۔ مسدد' یحیٰی' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ حبل الحبلۃ کے وعدے پر خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی کے بچہ پیدا ہو' پھر وہ بچہ حاملہ ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل سے ممانعت فرمادی ہے۔

١٠٢٥ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعۡمَانِ حَدَّثَنَا مَهۡدِیٌّ

۱۰۲۵۔ ابوالنعمان' مہدی' غیلان بن جریر سے روایت کرتے ہیں وہ

قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ كُنَّانَاتِیْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْاَنْصَارِ وَكَانَ يَقُوْلُ لِیْ فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا.

کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے کہ تیری قوم (انصار) نے فلاں دن ایسا کیا اور فلاں دن ایسا کیا۔

٤٤١ بَاب الْقَسَامَةِ فِی الْجَاهِلِيَّةِ.

باب ۴۴۱۔ دور جاہلیت میں قسامت کا بیان (۱)

١٠٢٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ اَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْمَدَنِیُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ لَفِيْنَا بَنِیْ هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ هَاشِمٍ اسْتَاْجَرَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ فَخِذٍ اُخْرٰی فَانْطَلَقَ مَعَهٗ فِیْ اِبِلِهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهٖ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهٖ فَقَالَ اَغِثْنِیْ بِعِقَالٍ اَشُدُّبِهٖ عُرْوَةَ جُوَالِقِیْ لَا تَنْفِرُ الْاِبِلُ فَاَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّبِهٖ عُرْوَةَ جُوَالِقِهٖ فَلَمَّا نَزَلُوْا عُقِلَتِ الْاِبِلُ اِلَّا بَعِيْرًا وَّاحِدًا فَقَالَ الَّذِی اسْتَاْجَرَهٗ مَاشَانُ هٰذَا الْبَعِيْرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْاِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهٗ عِقَالٌ قَالَ فَاَيْنَ عِقَالُهٗ قَالَ فَحَذَفَهٗ بِعَصًا كَانَ فِيْهَا اَجَلُهٗ فَمَرَّبِهٖ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْهَدُ وَرُبَمَا شَهِدْتُّهٗ قَالَ هَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّیْ رِسَالَةً مَّرَّةً مِّنَ الدَّهْرِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُنْتَ اِذَا اَنْتَ شَهِدْتَّ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا اٰلَ قُرَيْشٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ فَنَادِيَا اٰلَ بَنِیْ هَاشِمٍ فَاِنْ اَجَابُوْكَ

۱۰۲۶۔ ابو معمر، عبدالوارث، قطن، ابوالہیثم، ابو یزید مدنی، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دور جاہلیت میں سب سے پہلی قسامت (۲) بنوہاشم میں ہوئی (جس کا واقعہ یہ ہے) کہ ایک ہاشمی آدمی کو قریش کی کسی دوسری شاخ والے آدمی نے مزدوری پر رکھا وہ اس کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلا جا رہا تھا کہ اس کے پاس سے ایک دوسرے ہاشمی کا گزر ہوا، جس کے غلہ کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا، تو اس نے ہاشمی مزدور سے کہا کہ مجھے ایک ایسا بندھن دے کر جس سے اپنی بوری کا منہ باندھ لوں تاکہ اونٹ بھی نہ بھاگ سکیں میری مدد کر، اس نے ایک بندھن اسے دے دیا، جس سے اس نے اپنی بوری کا منہ باندھ دیا (اور چلا گیا) جب ان لوگوں نے پڑاؤ ڈالا تو سوائے ایک اونٹ کے سب باندھ دیئے گئے، تو اس قریشی نے جس نے ہاشمی کو مزدور رکھا تھا (ہاشمی سے) کہا کیا بات ہے کہ یہ اونٹ دوسرے اونٹوں کی طرح نہیں باندھا گیا، تو اس نے جواب دیا اس کی رسی نہیں ہے اس نے پوچھا اس کی رسی کہاں گئی؟ (ہاشمی نے واقعہ بیان کر دیا جس سے اس کو بہت غصہ آیا) ابن عباس نے فرمایا کہ اس قریشی نے ہاشمی کے ایسی لاٹھی ماری جو اس کی موت کا سبب بنی (اس ہاشمی کے آخری سانس تھے) ایک یمنی شخص ادھر سے گزرا ہاشمی نے کہا کیا تم موسم حج میں جا رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں، ہاں پھر جاؤں گا ہاشمی نے کہا تو میری طرف سے کسی وقت بھی

(۱) قسامت اسے کہتے ہیں کہ کسی محلہ یا بستی میں ایسا مقتول پڑا ہوا ملے جس کے قاتل کا پتہ نہیں، تو اس محلہ کے کچھ لوگوں سے اس بات کی قسم لی جاتی ہے کہ ہم نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ اس کے قاتل کو ہم جانتے ہیں۔

(۲) کسی محلے یا گاؤں وغیرہ میں کوئی شخص مقتول پڑا ہوا ملا قاتل کا کچھ پتہ نہیں اور نہ اس سے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے ذرائع موجود ہیں ایسی صورت میں اس محلہ والوں سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں کہ ان کا اس قتل میں کوئی حصہ نہیں اور نہ وہ اس کے متعلق کچھ علم رکھتے ہیں۔

فَسَلْ عَنْ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِیْ فِیْ عِقَالٍ وَّمَاتَ الْمُسْتَاجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِی اسْتَاْجَرَهٗ اَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ مَافَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِیَامَ عَلَیْهِ فَوَلِّیْتُ دَفْنَهٗ قَالَ قَدْ کَانَ اَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِیْنًا ثُمَّ اَنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ اَوْصٰی اِلَیْهِ اَنْ یُّبَلِّغَ عَنْهُ وَافَی الْمَوْسِمَ فَقَالَ یَا اٰلَ قُرَیْشٍ قَالُوْا هٰذِهٖ قُرَیْشٌ قَالَ یَا اٰلَ بَنِیْ هَاشِمٍ قَالُوْا هٰذِهٖ بَنُوْهَاشِمٍ قَالَ اَیْنَ اَبُوْطَالِبٍ قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ طَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِیْ فُلَانٌ اَنْ اُبَلِّغَكَ رِسَالَةً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَهٗ فِیْ عِقَالٍ فَاَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ لَهٗ اخْتَرْ مِنَّا اِحْدٰی ثَلَاثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّیَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ فَاِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَاِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِكَ اَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَاِنْ اَبَیْتَ قَتَلْنَاكَ بِهٖ فَاَتٰی قَوْمَهٗ فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِیْ هَاشِمٍ کَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَدْ وُلِدَتْ لَهٗ فَقَالَتْ یَا اَبَا طَالِبٍ اُحِبُّ اَنْ تُجِیْزَ ابْنِیْ هٰذَا بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِیْنَ وَلَا تَصْبُرْ یَمِیْنَهٗ حَیْثُ تُصْبَرُ الْاَیْمَانُ فَفَعَلَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ یَا اَبَا طَالِبٍ اَرَدْتَّ خَمْسِیْنَ رَجُلًا اَنْ یَّحْلِفُوْا مَكَانَ مِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ یُصِیْبُ کُلَّ رَجُلٍ بَعِیْرَانِ هٰذَانِ بَعِیْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّیْ وَلَا تَصْبُرْ یَمِیْنِیْ حَیْثُ تُصْبَرُ الْاَیْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَآءَ ثَمَانِیَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ فَحَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَاحَالَ الْحَوْلُ وَ وَمِنَ الثَّمَانِیَةِ وَاَرْبَعِیْنَ عَیْنٌ تَطْرِفُ .

ایک پیغام پہنچادے گا؟ اس نے کہا ہاں' ابن عباس نے فرمایا اس نے کہا جب تو موسم حج میں جائے تو آواز دینا اے آل قریش جب وہ تجھے جواب دیں تو آواز دینا اے آل بنو ہاشم تو اگر وہ بھی تجھے جواب دیں' تو ابو طالب کو معلوم کر کے انہیں یہ اطلاع دینا کہ فلاں قریشی نے مجھے صرف ایک رسی کے مارے قتل کر دیا (یہ کہہ کر) وہ ہاشمی مزدور مر گیا' جب وہ (قریشی مکہ) واپس آیا تو ابو طالب کے پاس آیا' ابو طالب نے کہا ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ اس نے کہا وہ بیمار ہو گیا تھا تو میں نے اچھی طرح اس کی تیمارداری کی' (مگر جب وہ مر گیا) تو میں نے اس کے دفن کا انتظام کر دیا ابو طالب نے کہا تم سے یہی توقع تھی' تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہ آدمی جسے ہاشمی نے پیغام رسانی کی وصیت کی تھی موسم حج میں آیا' تو اس نے کہا اے آل قریش! لوگوں نے کہا قریشی یہ ہیں' اس نے کہا اے آل بنو ہاشم! لوگوں نے کہا بنو ہاشم یہ ہیں' اس نے کہا ابو طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا ابو طالب یہ ہیں' اس نے کہا مجھے فلاں شخص نے یہ حکم دیا تھا کہ میں تمہیں اس کا یہ پیغام پہنچادوں کہ فلاں آدمی نے اسے ایک رسی کے مارے قتل کر دیا۔ ابو طالب اس قاتل کے پاس گئے اور اس سے کہا ہماری طرف سے تین باتوں میں کسی کو ایک کو اپنے لئے اختیار کر لو اگر تم چاہو تو سو اونٹ دیت کے ادا کرو' کیونکہ تم ہی نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے' اور اگر چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا' اور اگر ان میں سے کچھ منظور نہیں ہے تو ہم تمہیں اس کے بدلہ میں قتل کر دیں گے' وہ شخص اپنی قوم کے پاس گیا تو قوم نے کہا ہم قسم کھالیں گے' پھر ابو طالب کے پاس ایک ہاشمی عورت جو اسی خاندان کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی اور اس کے ایک بچہ بھی تھا' آئی اور کہا اے ابو طالب میں چاہتی ہوں کہ تم میرے اس بچہ کو منجملہ پچاس آدمیوں کے معاف کر دو' اور اس سے قسم نہ لو جہاں قسمیں لی جاتی ہیں (یعنی رکن اور مقام کے درمیان) ابو طالب نے منظور کر لیا' پھر ابو طالب کے پاس انہیں میں سے ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا اے ابو طالب تم سو اونٹوں کے بدلہ پچاس آدمیوں سے قسم لینا چاہتے ہو اس لحاظ سے ہر آدمی کے حصہ میں دو اونٹ آئے' لہٰذا یہ دو اونٹ میری طرف سے منظور کر لو اور مجھ سے

اس جگہ قسم نہ لو جہاں قسمیں لی جاتی ہیں! ابو طالب نے یہ بھی منظور کر کے دو اونٹ لے لئے اور اڑتالیس آدمیوں نے آکر قسم کھالی ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایک سال کے بعد ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک بھی نہ بچا۔

١٠٢٧ ـ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ یَوْمُ بُعَاثَ یَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مِلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دُخُوْلِهِمْ فِی الْاِسْلَامِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ كُرَیْبًا مَّوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَیْسَ السَّعْیُ بِبَطْنِ الْوَادِیْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً اِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَسْعَوْنَهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَا نُجِیْزُ الْبَطْحَآءَ اِلَّا شَدًّا ۔

١٠٢٧ـ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' ہشام ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ بعاث کے دن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے فائدہ کے لئے پہلے سے متعین فرمادیا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب مدینہ) تشریف لائے تو ان کی جماعتوں میں پھوٹ پڑ چکی تھی' ان کے سردار مارے گئے تھے (کچھ) زخمی ہو گئے تھے' اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فائدے کے لئے پہلے سے متعین فرمادیا تھا کہ وہ اسلام میں داخل ہوں گے' اور ابن وہب' عمرو' بکیر بن اشج' حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا صفا و مروہ کے درمیان بطن وادی میں دوڑنا سنت نہیں' بلکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اس میں دوڑا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہم بطحا سے دوڑ کر ہی گزریں گے۔

١٠٢٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ اَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ اَبَا السَّفَرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ یٰۤاَیُّهَاالنَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّیْ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَاسْمِعُوْنِیْ مَاتَقُوْلُوْنَ وَلَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَلْیَطُفْ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُوْلُوْا الْحَطِیْمُ فَاِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ كَانَ یَحْلِفُ فَیُلْقِیْ سَوْطَهٗ اَوْنَعْلَهٗ اَوْقَوْسَهٗ ۔

١٠٢٨ـ عبداللہ بن محمد جعفی' سفیان' مطرف' ابو السفر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اے لوگو! میری بات سنو اور اپنی بات مجھے سناؤ اور (بغیر سمجھے ہوئے) نہ جاؤ کہ کہتے پھرو ابن عباس نے یوں کہا اور یوں کہا (یاد رکھو) جو کوئی بیت اللہ کو طواف کرے' تو حجر (حطیم) کے پیچھے سے کرلے اور یہ نہ کہو کہ حطیم (خارج از کعبہ) ہے (اسے حطیم اس لئے کہا جاتا کہ) زمانہ جاہلیت میں جب کوئی آدمی قسم کھاتا تو (یہاں) اپنے کوڑے' جوتے یا کمان کو ڈال دیتا تھا۔

١٠٢٩ ـ حَدَّثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قِرْدَةً اِجْتَمَعَ عَلَیْهَا قِرَدَةٌ قَدْزَنَتْ فَرَجَمُوْهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ ۔

١٠٢٩ـ نعیم بن حماد' ہشیم' حصین' عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر کو جس نے زنا کیا تھا دیکھا کہ بہت سے بندر اس کے پاس جمع ہو گئے' اور ان سب نے اسے سنگسار کر دیا' میں نے بھی ان کے ساتھ اسے سنگسار کیا۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِّنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ .

۱۰۳۰۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کے نسب میں طعنہ زنی کرنا اور میت پر نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کی خصلت ہے' تیسری بات عبیداللہ بھول گئے سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیسری بات ستاروں کے سبب بارش کا برسنا ہے۔

٤٤٢ بَاب مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِمُنَافِ ابْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ ابْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فَهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ ابْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ .

باب ۴۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بیان اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رِجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُنْزِلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۳۱۔ احمد بن ابی رجاء' نضر' ہشام' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی آپ مکہ میں (بعد نبوت) تیرہ سال رہے' پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں دس سال رہے پھر آپ کی وفات ہوگئی' صلی اللہ علیہ وسلم۔

٤٤٣ بَاب مَالَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ .

باب ۴۴۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو مشرکین کے ہاتھوں تکالیف پہنچنے کا بیان۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَاِسْمَاعِيْلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَّقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَّهُوَ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْتُ اَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ فَقَالَ

۱۰۳۲۔ حمیدی' سفیان' بیان اور اسمٰعیل' قیس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب نے فرمایا کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا' آپ اس وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے' چونکہ ہمیں مشرکوں کی طرف سے بہت اذیت پہنچی تھی' اس لئے میں نے عرض کیا آپ دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ یہ سن کر سیدھے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا' پھر آپ نے فرمایا تم سے پہلے

لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَادُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْعَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرَقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَايَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَايَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ.

ایسے لوگ تھے کہ ان کی ہڈیوں پر گوشت یا پٹھوں کے نیچے لوہے کی کنگھیاں کی جاتی تھیں (مگر) یہ شدید تکلیف بھی انہیں ان کے دین سے نہیں ہٹاتی تھی' اور بعض کے بیچ سر میں' آرار کھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے' پھر بھی انہیں یہ چیز ان کے دین سے نہ ہٹاتی تھی' اور بخدا اللہ تعالیٰ اس دین کو کامل کرے گا حتیٰ کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک اس طرح بے خوف ہو کر سفر کرے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہو گا' بیان نے یہ الفاظ بھی زیادہ روایت کئے ہیں کہ اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف نہ ہو گا۔

١٠٣٣ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَابَقِىَ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ اِلَّا رَجُلٌ رَاَيْتُهٗ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا يَكْفِيْنِىْ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا.

۱۰۳۳۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' ابو اسحاق' اسود' حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ (تلاوت ادا) کیا تو آپ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجدہ کیا' مگر ایک آدمی (۱) کو میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں کنکریاں لے کر اوپر اٹھائیں اور ان پر سجدہ کر لیا اور کہا مجھے تو یہی کافی ہے' میں نے اس کے بعد دیکھا کہ وہ حالت کفر میں قتل ہو گیا۔

١٠٣٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جَآءَ عُقْبَةُ ابْنُ اَبِىْ مُعَيْطٍ بِسَلٰى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ فَجَآءَ تْ فَاطِمَةُ فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ: اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْاُبَىَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِىْ بِئْرٍ غَيْرَ اُمَيَّةَ اَوْاُبَىٍّ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِى الْبِئْرِ.

۱۰۳۴۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' ابو اسحاق' عمرو بن میمون' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور آپ کے ارد گرد قریش کے کچھ لوگ بھی تھے' کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط ایک ذبح شدہ اونٹ کی الائش اٹھالایا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر رکھ دیا تو آپ نے (اس کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھایا' پھر حضرت فاطمہؓ علیہا السلام آئیں اور اس کو آپ کی پشت سے ہٹایا اور یہ حرکت کرنے والے پر بدعا کرنے لگیں' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے خدا جماعت قریش کی گرفت فرما' یعنی ابو جہل بن ہشام' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کی شعبہ کو شک ہوا ہے تو میں نے ان سب کو جنگ بدر میں مقتول پایا انہیں ایک کنویں میں ڈال دیا گیا تھا علاوہ امیہ یا ابی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ تھا اس لئے اسے کنویں میں نہیں پھینکا گیا۔

---

(۱) یہ شخص امیہ بن خلف یا ولید بن مغیرہ تھا۔

۱۰۳۵ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ اَوْ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَکَمُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰی قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍؓ عَنْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ مَا اَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا اُنْزِلَتِ الَّتِیْ فِی الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِکُوا اَهْلِ مَکَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَقَدْ اَتَیْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ الْاٰیَةَ فَهٰذِهٖ لِاُولٰٓئِكَ وَاَمَّا الَّتِیْ فِی النِّسَآءِ الرَّجُلُ اِذَا عَرَفَ الْاِسْلَامَ وَشَرَائِعَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فَذَکَرْتُهٗ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ اِلَّا مَنْ نَدِمَ .

۱۰۳۵ـ عثمان بن ابی شیبہ 'جریر' منصور 'سعید بن جبیر یا حکم 'سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی نے اس بات کا حکم دیا کہ ابن عباسؓ سے ان دو آیتوں کے بارے میں معلوم کروں کہ ان کا کیا مطلب ہے (آیت) اور اس نفس کو قتل نہ کرو جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (اور آیت) اور جو کسی مومن کو قصداً قتل کرے گا' تو میں نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا جب سورۂ فرقان والی آیت نازل ہوئی' تو مشرکین مکہ نے کہا' ہم نے اللہ کے حرام کردہ نفس کو بھی قتل کیا' اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو پکارا (پوجا) بھی کی اور ہم نے اور بھی بری باتیں کی ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے تو یہ آیت اس کے حق میں ہے' اور سورۂ نساء والی آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اسلام اور اس کی شریعت کو جان لے پھر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے' میں نے یہ مجاہد سے بیان کیا تو انہوں نے کہا ہاں مگر جو شخص توبہ کرے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

۱۰۳۶ـ حَدَّثَنَا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبِرْنِیْ بِاَشَدِّ شَیْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِکُوْنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ حِجْرِ الْکَعْبَةِ اِذَا اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِیْدًا فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَکْرٍ حَتّٰی اَخَذَ بِمَنْکِبِهٖ وَدَفَعَهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ الْاٰیَةَ تَابَعَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ .

۱۰۳۶ـ عیاش بن ولید' ولید بن مسلم' اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' محمد بن ابراہیم تیمی' عروہ بن زبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرو بن العاص سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ سخت بات جو مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی وہ مجھے بتاؤ' انہوں نے کہا (سنو) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اور آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر زور سے گلا گھوٹنے لگا' تو حضرت ابو بکر سامنے آئے اور اس کے شانے پکڑ لئے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹایا اور فرمایا کہ تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے' الذیہ ابن اسحاق نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۳۷ـ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قِیْلَ لِعَمْرِ بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ

۱۰۳۷ـ یحییٰ بن عروہ' عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا دوسری سند عبدہ' ہشام ان کے والد سے روایت ہے کہ عمرو بن العاص سے کہا گیا' تیسری سند محمد بن عمرو ابو سلمہ سے روایت ہے کہ مجھ سے عمرو بن العاص نے حدیث

الْعَاصِ.

بیان کی۔

٤٤٤ بَاب إِسْلَامِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

باب ۴۴۴۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا بیان۔

١٠٣٨ـ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَّامْرَأَتَانِ وَأَبُوبَكْرٍ.

۱۰۳۸۔ عبداللہ بن حماد املی، یحیٰی بن معین، اسماعیل بن مجاہد، بیان وبرہ، ہمام بن حارث سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کے پاس پانچ غلام، دو عورتیں اور حضرت ابو بکرؓ تھے (جو اسلام لائے تھے)

باب ٤٤٥ ـ إِسْلَامِ سَعْدٍ.

باب ۴۴۵۔ حضرت سعدؓ کے اسلام لانے کا بیان۔

١٠٣٩ـ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ.

۱۰۳۹۔ اسحاق، ابواسامہ، ہاشم، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابواسحاق سعد بن ابی وقاص کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی اسلام نہیں لایا مگر اسی دن جس دن میں اسلام لایا اور میں سات دن تک اسلام میں تیسرا شخص رہا۔

٤٤٦ بَاب ذِكْرِ الْجِنِّ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:۔ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ.

باب ۴۴۶۔ آیت کریمہ آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن بغور سنا کے ماتحت جنات کا بیان۔

١٠٤٠ـ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

۱۰۴۰۔ عبیداللہ بن سعید، ابواسامہ، مسعر، معن بن عبدالرحمٰن ان کے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کی اطلاع جس رات انہوں نے قرآن سنا تھا کس نے دی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارے والد یعنی عبداللہ نے یہ بیان کیا ہے کہ ان کی اطلاع آپ کو ایک درخت نے دی تھی۔

١٠٤١ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هٰذَا

۱۰۴۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، عمرو ابن یحیٰی بن سعید، ان کے دادا حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے وضو اور (دوسری) حاجت کے لئے ایک برتن ساتھ لئے آپ کے پیچھے جا رہے تھے، آپ نے فرمایا کون ہے؟ تو انہوں نے کہا میں ابو ہریرہ ہوں، آپ نے فرمایا میرے

فَقَالَ اَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَاوَلَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ فَاَتَيْتُهٗ بِاَحْجَارٍ اَحْمِلُهَا فِيْ طَرَفِ ثَوْبِيْ حَتّٰى وَضَعْتُهَا اِلٰى جَنْبِهٖ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَابَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَنْ لَّا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعَامًا.

٤٤٧ بَاب اِسْلَامِ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

١٠٤٢ـ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِيْهِ ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ يَّاْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَآءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ الْاَخُ حَتّٰى قَدِمَهٗ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ فَقَالَ لَهٗ رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَّا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَاشَفَيْتَنِيْ مِمَّا اَرَدْتُّ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَّهٗ فِيْهَا مَآءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهٗ وَكَرِهَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهٗ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهٗ وَزَادَهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهٖ فَمَرَّ بِهٖ عَلِيٌّ فَقَالَ اَمَانَالَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهٗ

لئے پتھر تلاش کر کے لاؤ کہ میں استنجا کروں (لیکن) ہڈی اور لید نہ لانا' میں اپنے کپڑے کے ایک گوشہ میں پتھر اٹھائے ہوئے آپ کے پاس لایا حتیٰ کہ انہیں آپ کے پہلو میں رکھ دیا' پھر میں وہاں سے ہٹ گیا' جب آپ فارغ ہو گئے تو میں آیا اور میں نے عرض کیا کہ ہڈی اور لید میں کیا بات ہے (جو آپ نے انہیں لانے سے منع فرمایا تھا) آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنات کی خوراک ہیں اور میرے پاس (شہر) نصیبین کے جنات کا وفد آیا تھا اور وہ کیا ہی اچھے جنات تھے' انہوں نے مجھ سے کھانے کی خواہش کی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کی کہ جس ہڈی یا لید پر ان کا گزر ہو تو اس پر کھانا پائیں۔

باب ۷ ۴۴۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا بیان۔

۱۰۴۲۔ عمرو بن عباس' عبدالرحمٰن بن مہدی' مثنیٰ' ابو جمرہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابو ذر کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم جاؤ اور مجھے اس شخص (کے حالات و تعلیمات) کے بارے میں بتاؤ' جو اپنے نبی ہونے کا اور آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور تم اس کی بات سن کر میرے پاس آنا' تو (ان کا) بھائی چل کر آنحضرت کے پاس آیا اور آپ کی باتیں سن کر ابوذر کے پاس واپس گیا' اور ان سے کہا کہ میں نے انہیں مکارم اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا اور ان سے ایسا کلام سنا جو شعر نہیں' ابوذر نے کہا جو میں نے چاہا تھا اس میں تم سے میری تسلی نہیں ہوئی' پھر ابوذرؓ نے خود زادِ راہ لی اور ایک مشک جس میں پانی تھا ساتھ لے کر چلے حتیٰ کہ مکہ آ گئے' پھر وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگے اور ابوذر آنحضرت کو پہچانتے نہ تھے اور کسی سے آپ کے بارے میں پوچھنا بھی پسند نہ کیا حتیٰ کہ رات ہو گئی اور یہ لیٹ رہے پھر ان کو حضرت علیؓ نے دیکھا تو وہ سمجھ گئے کہ یہ کوئی مسافر ہے' جب انہوں نے حضرت علیؓ کو دیکھا تو ان کے ساتھ ہو لئے اور ان میں سے کسی نے بھی ایک دوسرے سے کچھ نہ پوچھا' حتیٰ کہ صبح ہو گئی' پھر یہ اپنا مشکیزہ اور زادِ راہ لے کر مسجد میں آ گئے اور دن بھر رہے (لیکن) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا حتیٰ کہ شام کو پھر یہ اپنی خواب گاہ کی طرف واپس آ گئے' پھر حضرت علیؓ کا

فَاَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهُ لَايَسْئَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ فَعَادَ عَلِیٌّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ مَاالَّذِیْ اَقْدَمَكَ قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِیْ عَهْدًا وَّمِيْثَاقًالَّتُرْشِدَنَّنِیْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهُ قَالَ فَاِنَّهُ حَقٌّ وَّهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِیْ فَاِنِّیْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّیْ اُرِيْقُ الْمَآءَ فَاِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِیْ حَتّٰی تَدْخُلَ مَدْخَلِیْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَاَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ارْجِعْ اِلٰی قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰی يَاْتِيَكَ اَمْرِیْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَابَيْنَ ظَهْرَا نِيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰی اَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰی اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيْقَ تُجَّارِكُمْ اِلَى الشَّامِ فَاَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوْهُ وَثَارُوْا اِلَيْهِ فَاَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ .

ادھر سے گزر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کیا ابھی تک اس آدمی کو اپنے گھر کا پتہ نہیں چلا کہ وہاں قیام کرتا' اور انہیں اپنے ساتھ لے گئے ان میں سے کسی نے بھی ایک دوسرے سے کچھ نہیں پوچھا' حتیٰ کہ تیسرے دن بھی حضرت علی نے ایسا ہی کیا اور انہیں اپنے پاس ٹھہرا لیا پھر ان سے کہا تم اپنے آنے کا سبب مجھے کیوں نہیں بتاتے؟ ابوذر نے کہا اگر تم مجھ سے عہد و پیان کر لو کہ میری رہبری کرو گے تو میں بھی بتا دوں' حضرت علی نے عہد کر لیا تو انہوں نے اپنا قصہ بتایا' حضرت نے فرمایا بے شک یہ حق ہے اور آپ اللہ کے (برحق) رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو تم میرے پیچھے چلنا اگر (راستہ میں) مجھے تمہارے حق میں خوف کی کوئی بات نظر آئی تو میں ٹھہر جاؤں گا ایسا ظاہر کروں گا کہ میں پیشاب کر رہا ہوں پھر اگر میں چل پڑوں تو تم بھی میرے پیچھے آنا' یہاں تک کہ جہاں میں داخل ہو جاؤ' تم بھی داخل ہو جانا' پھر حضرت علی چلے اور ابوذر ان کے پیچھے ہو لئے یہاں تک کہ حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے تو یہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے پھر ابوذر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تو اسی جگہ مسلمان ہو گئے ان سے آپ نے فرمایا تم اپنی قوم میں واپس جا کر انہیں یہ سب کچھ بتا دو' حتیٰ کہ تمہیں میرا غلبہ معلوم ہو' انہوں نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تو سب لوگوں کے سامنے چلا چلا کر اس کلمہ کا اعلان کروں گا' پھر وہ باہر نکل کر مسجد میں آئے اور بلند آواز میں پکار کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ' بس لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں مارا حتیٰ کہ مارتے مارتے لٹا دیا' عباس آئے اور ان پر جھک گئے اور کہا تمہارا ناس جائے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ یہ قبیلہ غفار کا آدمی ہے' اور تمہارے تاجروں کے شام جانے کا راستہ اسی طرف ہے' تو عباس نے ان کو کفار سے بچایا پھر دوسرے دن بھی ابوذر نے ایسا ہی کیا تو کفار نے انہیں مارا اور ان پر امنڈ آئے پھر عباس ان پر جھک پڑے اور کافروں سے بچایا۔

٤٤٨ بَاب اِسْلَامِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۴۸۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے اسلام کا بیان۔

١٠٤٣ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۰۴۳۔ قتیبہ بن سعید' سفیان' اسماعیل' قیس سے روایت کرتے ہیں

عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا اِرْفَضَّ لِلَّذِيْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ .

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو مسجد کوفہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ بخدا میں نے اپنے آپ کو حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے پہلے دیکھا کہ وہ مجھے اسلام پر قائم رہنے کی وجہ سے باندھنے والے تھے' اور اگر اس حرکت کی وجہ سے جو تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کی ہے (یعنی شہید کرنا) احد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو کچھ بعید نہیں ہے (۱)۔

٤٤٩ بَاب اِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۴۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام کا بیان۔

١٠٤٤۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ.

۱۰۴۴۔ محمد بن کثیر' سفیان' اسماعیل بن ابی خالد' قیس بن ابی حازم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) اسلام لائے ہم برابر غالب رہے۔

١٠٤٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ زَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا اِذْجَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ اَبُوْ عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَّقَمِيْصٌ مَلْفُوْفٌ بِحَرِيْرٍ وَّهُوَ مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ وَّهُمْ حُلَفَآؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَابَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ اَنَّهُمْ سَيَقْتُلُوْنِيْ اِنْ اَسْلَمْتُ قَالَ لَاسَبِيْلَ اِلَيْكَ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا اَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِيْ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُوْنَ فَقَالَ نُرِيْدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِيْ صَبَا قَالَ لَا سَبِيْلَ اِلَيْهِ فَكَرَّالنَّاسُ .

۱۰۴۵۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمر بن محمد' ان کے دادا زید بن عبداللہ بن عمر حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد حضرت عمر اپنے گھر میں خوفزدہ تھے کہ ان کے پاس عاص بن وائل سہمی ابو عمرو آیا جو ایک ریشمی حلہ اور ایک ریشمی گوٹ کا کرتہ پہنے ہوئے تھا۔ عاص قبیلہ بنو سہم کا تھا اور بنو سہم زمانہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے' تو عاص نے عمرؓ سے کہا تمہارا کیا حال ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ اگر میں مسلمان ہو گیا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے' اس نے کہا تم پر کسی کا بس نہ چلے گا' عاص کے یہ بات کہنے کے بعد حضرت عمر نے کہا میں اب بے خوف ہوں' پھر عاص باہر نکلا تو لوگوں کو دیکھا کہ مکہ کی وادی ان سے بھر گئی ہے' عاص نے ان سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا ہم عمر بن خطاب کے پاس جا رہے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے عاص نے کہا ان پر تمہارا بس نہیں چلے گا (یہ سن کر) سب لوگ واپس ہو گئے۔

(۱) گویا حضرت سعیدؓ انقلاب زمانہ پر حیرت زدہ ہیں کہ ایک وقت تھا جب حضرت عمرؓ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے ایک مسلمان کو جو ان کا عزیز تھا اس طرح جذبہ انتقام کی وجہ سے باندھ دیتے تھے، لیکن اب کفر و اسلام کا سوال اٹھ گیا اور خود مسلمانوں نے اسلام کے دعوے کے باوجود ایک مسلمان جلیل القدر صحابی مبشر بالجنۃ کو جو ان کا خلیفہ تھا کس بے دردی سے قتل کر ڈالا؟

١٠٤٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهٖ وَقَالُوْا صَبَا عُمَرُ وَاَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِيْ فَجَآءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَآءٌ مِّنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَاَنَا لَهٗ جَارٌ قَالَ فَرَاَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوْا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَآئِلٍ .

۱۰۴۶ـ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو بن دینار' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر اسلام لائے تو ان کے مکان کے چاروں طرف کفار کا اجتماع ہو گیا جو کہہ رہے تھے کہ عمر اپنے دین سے پھر گیا (ہم اسے قتل کر دیں گے) میں اس وقت لڑکا تھا اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا' پھر ایک آدمی ریشمی قبا پہنے ہوئے آیا اور اس نے (کافروں سے) کہا' عمر اپنے دین سے پھر گیا تو کیا ہوا' میں اس کا حمایتی ہوں' ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ (یہ سنتے ہی) ادھر ادھر منتشر ہو گئے' میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عاص بن وائل۔

١٠٤٧ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَاسَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ اِذْمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ جَمِيْلٌ فَقَالَ لَقَدْ اَخْطَاَظَنِّيْ اَوْاِنَّ هٰذَا عَلٰى دِيْنِهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَوْلَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَارَاَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهٖ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ قَالَ فَاِنِّيْ اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا اَخْبَرْتَنِيْ قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا اَعْجَبُ مَا جَآئَتْكَ بِهٖ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا يَوْمًا فِي السُّوْقِ جَاءَ تْنِيْ اَعْرِفُ فِيْهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ: اَلَمْ تَرَالْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا وَيَاْسَهَا مِنْ م بَعْدِ اِنْكَاسِهَا وَلُحُوْقِهَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ اٰلِهَتِهِمْ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهٗ فَصَرَخَ بِهٖ صَارِخٌ لَّمْ اَسْمَعْ صَارِخًاقَطُّ اَشَدَّ صَوْتًا مِّنْهُ يَقُوْلُ يَا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَّجُلٌ فَصِيْحٌ يَّقُوْلُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَعْلَمَ مَاوَرَآءَ هٰذَا ثُمَّ نَادٰى يَاجَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَجُلٌ فَصِيْحٌ يَّقُوْلُ لَآ

۱۰۴۷ـ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمر' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کسی چیز کے بارے میں جب بھی یہ سنا میرا خیال اس میں ایسا ہے' تو وہ آپ کے خیال کے مطابق ہی ہوتا' ایک دن حضرت عمرؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت آدمی کا ادھر سے گزر ہوا' تو آپ نے فرمایا' یا تو میرا خیال غلط ہے یا یہ شخص اپنے دین جاہلیت پر ہے' یا یہ کاہن تھا' اس آدمی کو میرے پاس لاؤ پس اسے بلایا گیا تو آپ نے اس سے یہی فرمایا اس نے کہا میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا کہ مسلمان آدمی سے ایسی باتیں کی گئی ہوں' آپ نے فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھے ضرور بتا' اس نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں کاہن تھا آپ نے پوچھا جو باتیں تجھے جنیہ نے بتائی ہیں' ان میں سب سے زیادہ تعجب انگیز کون سی بات تھی' اس نے کہا ہاں' ایک دن میں بازار میں جا رہا تھا کہ وہ جنیہ میرے پاس آئی وہ خود خوفزدہ سی تھی' تو اس نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جنات میں نگونساری کے بعد کس قدر حیرت اور مایوسی پائی جاتی ہے' اور وہ اونٹ والوں اور چادر اوڑھنے والوں (اہل عرب) کے تابع ہو گئے ہیں' حضرت عمرؓ نے فرمایا سچ کہتا ہے (کیونکہ) ایک دن میں بھی ان کے بتوں کے پاس سو رہا تھا کہ ایک آدمی نے ایک بچھڑا لا کر ذبح کیا' پھر ایک چیخنے والا اتنی زور سے چیخا کہ میں نے اس سے پہلے اتنی سخت آواز نہیں سنی تھیں وہ کہہ رہا تھا کہ اے دشمن! ایک سیدھا معاملہ (ظاہر ہونے والا ہے) کہ ایک فصیح آدمی کہے گا لا الہ الا انت تو

اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ فَقُمتُ فَمَا نَشِبنَا اَنْ قِيلَ هٰذَا نَبِيٌّ .

لوگ کود کر بھاگے، میں نے کہا میں تو اس جگہ سے اس وقت تک نہ ہٹوں گا جب تک مجھے اس کے پیچھے کی چیز معلوم نہ ہو جائے پھر آواز آئی اے دشمن! ایک سیدھا معاملہ (ظاہر ہونے والا ہے) کہ ایک فصیح آدمی کہے گا لا الہ الا انت تو میں پھر اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد چرچا ہونے لگا کہ یہ نبی ہیں۔

۱۰۴۸ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْرَاَيْتُنِي مُوْثِقِي عُمَرُ عَلَى الْاِسْلَامِ اَنَا وَاُخْتُهٗ وَمَا اَسْلَمَ وَلَوْاَنَّ اُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا اَنْ يَّنْقَضَّ .

۱۰۴۸۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، اسماعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن زید سے قوم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمرؓ کے اسلام سے پہلے اپنے آپ کو اور ان کی بہن (فاطمہؓ) کو دیکھا کہ عمر ہمیں باندھے ہوئے تھے اور جو حرکت تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کی ہے اگر اس وجہ سے احد پہاڑ پھٹ جائے تو بعید نہیں ہے۔

٤٥٠ بَاب اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ .

باب ۴۵۰۔ شق القمر کا بیان۔

۱۰۴۹ ـ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَآءَ بَيْنَهُمَا .

۱۰۴۹۔ عبداللہ بن عبدالوہاب، بشر بن مفضل سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے (کر کے) دکھائے حتیٰ کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا، یعنی وہ دونوں ٹکڑے اتنے فاصلہ پر ہو گئے تھے کہ حرا پہاڑ ان کے درمیان نظر آ رہا تھا۔

۱۰۵۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَ نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوْا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَالْجَبَلِ وَقَالَ اَبُو الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ .

۱۰۵۰۔ عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ (جب) شق القمر کا معجزہ ظاہر ہوا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں تھے، آپ نے فرمایا کہ گواہ رہنا اور چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کی جانب چلا گیا تھا، ابوالضحیٰ نے بواسطہ مسروق، عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ شق القمر مکہ میں ہوا اور اسی کے متابع محمد بن مسلم، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابو معمر نے عبداللہ سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۵۱ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عُتْبَةَ

۱۰۵۱۔ عثمان بن صالح، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰی زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شق القمر ہو چکا ہے۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ.

۱۰۵۲۔ عمر بن حفص' ان کے والد' اعمش' ابراہیم' ابو معمر' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ شق القمر ہو چکا ہے۔

۴۵۱ بَاب هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْهِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَاَسْمَآءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۴۵۱۔ مملکت حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا بیان

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی ہے وہاں کھجوروں کے درخت (بکثرت) ہیں' اور وہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے' اس کے بعد جس نے ہجرت مدینہ کی طرف کی' اور اکثر وہ لوگ بھی جو حبشہ ہجرت کر گئے تھے واپس آ گئے۔ اس مضمون میں ابو موسیٰ اور اسماء بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِیِّ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِیَغُوْثَ قَالَا لَهٗ مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِیْ اَخِیْهِ الْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ اَكْثَرُ النَّاسِ فِیْمَا فَعَلَ بِهٖ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِیْنَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ لِیْ اِلَیْكَ حَاجَةً وَّهِیَ نَصِیْحَةٌ فَقَالَ اَیُّهَا الْمَرْءُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَیْتُ الصَّلٰوةَ جَلَسْتُ اِلَی الْمِسْوَرِ وَ اِلَی ابْنِ عَبْدِیَغُوْثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِیْ قُلْتُ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِیْ فَقَالَا قَدْ قَضَیْتَ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْكَ فَبَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا اِذْ

۱۰۵۳۔ عبداللہ بن محمد' جعفی' ہشام' معمر' زہری عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ تم اپنے ماموں (حضرت عثمان بن عفان) سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے معاملہ میں گفتگو کیوں نہیں کرتے! اور اکثر لوگ اسی کی تائید میں تھے' عبید اللہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان نماز کے لئے نکلے' تو میں ان کے سامنے آ کھڑا ہوا اور میں نے عرض کیا کہ مجھے آپ سے کچھ ضروری بات (کرنا) ہے' جس میں آپ ہی کی بھلائی ہے آپ نے فرمایا کہ اے شخص میں اللہ کے ذریعہ تیرے شبہ سے مانگتا ہوں' تو میں ہٹ گیا' نماز سے فارغ ہو کر مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس آ بیٹھا اور ان سے اپنی اور حضرت عثمان کی گفتگو نقل کر دی انہوں نے مجھ سے کہا کہ تو نے اپنے حق کو پورا کر دیا' میں ان دونوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس حضرت عثمان کا قاصد آیا تو میں ان کے پاس آیا' تو آپ نے فرمایا وہ کون سی نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا' وہ

جَآءَ نِی رَسُوْلُ عُثْمَانَ فَقَالَ لِیْ قَدِ ابْتَلَاكَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيْحَتُكَ الَّتِیْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنْتَ بِهٖ وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتَ هَدْيَهٗ وَقَدْ اَكْثَرَ النَّاسُ فِیْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِیْ يَا ابْنَ اَخِیْ اَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ اِلَیَّ مِنْ عِلْمِهٖ مَا خَلَصَ اِلَی الْعَذْرَآءِ فِیْ سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهٗ وَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لِیْ عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ لَهُمْ عَلَیَّ قَالَ بَلٰی قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِیْ تَبْلُغُنِیْ عَنْكُمْ؟ فَاَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَاْخُذُ فِيْهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيْدَ اَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً وَّاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَّجْلِدَهٗ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهٗ وَقَالَ يُوْنُسُ وَابْنُ اَخِی

کہتے ہیں پھر میں نے تشہد پڑھا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ان پر قرآن نازل فرمایا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہی اور اس پر ایمان لائے' اور آپ نے پہلی دو ہجرتیں راول حبشہ اور دوسری مدینہ کی جانب بھی کیں' اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر آپ کی سیرت کو بھی دیکھا' اور اب لوگ ولید بن عقبہ کے بارے میں بہت کچھ چہ میگوئیاں کر رہے ہیں' لہٰذا آپ پر ضروری ہے کہ اس پر حد جاری کریں' تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں' لیکن آپ کے حالات اس طرح معلوم ہیں جس طرح کنواری لڑکی کو اس کے پردہ میں معلوم ہوتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت عثمان نے تشہد پڑھ کر فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہی اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی چیزوں پر ایمان لایا' اور میں نے تمہارے قول کے مطابق پہلی دو ہجرتیں بھی کیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا' اور آپ سے بیعت بھی کی' بخدا نہ تو میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی دھوکہ دیا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا تو بخدا میں نے ان کی بھی نہ نافرمانی کی اور نہ دھوکہ دیا' پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو بخدا! میں نے ان کی بھی نہ نافرمانی کی ہے اور نہ دھوکا دیا ہے' پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا تم پر میرا ایسا حق نہیں ہے جو پہلے خلفاء کا مجھ پر تھا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں' تو آپ نے فرمایا پھر یہ کیسی باتیں ہیں جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچ رہی ہیں' اور تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میں جو ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کے بارے میں حق پر عمل کریں گے وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ولید کے چالیس کوڑے مارنے کا فیصلہ کیا اور حضرت علیؓ کو کوڑے مارنے کا حکم دیا اور حضرت علیؓ ہی کوڑے مارا کرتے تھے' اور یونس زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری افلیس لی علیکم من الحق مثل الذی کان لھم

الزُّهْرِيّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَفَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ لَهُمْ .

روایت کیا ہے۔

١٠٥٤ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِيْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ .

۱۰۵۴۔ محمد بن مثنی' یحییٰ' ہشام' ان کے والد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے اس گرجا کا تذکرہ کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جس میں تصویریں ہی تصویریں تھیں۔ پھر انہوں نے اس گرجا کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا تو آپ نے فرمایا ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر یہ لوگ مسجد بناتے اور اس میں یہ تصویر نقش کرتے تھے' یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوقات میں سے ہیں۔

١٠٥٥ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ السَّعِيْدِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَاَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيْصَةً لَهَا اَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ سَنَاهُ سَنَاهُ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِيْ حَسَنٌ حَسَنٌ .

۱۰۵۵۔ حمیدی' سفیان' اسحاق بن سعید سعیدی' ان کے والد ام خالد بنت خالد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں چھوٹی بچی تھی جب حبشہ سے آئی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک چادر اوڑھنے کے لئے دی جس میں درختوں وغیرہ کی تصویریں تھیں' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ہاتھ پھیر کر فرما رہے تھے کیسے اچھے ہیں؟ کیسے اچھے ہیں؟ حمیدی کہتے ہیں سناہ بمعنی حسن (اچھے) ہے۔

١٠٥٦ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِالنَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ كَيْفَ تَصْنَعُ اَنْتَ قَالَ اَرُدُّ فِيْ نَفْسِيْ .

۱۰۵۶۔ یحییٰ بن حماد' ابو عوانہ' سلیمان' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے' تو سلام کرتے' آپ ہمیں (حالت نماز میں) جواب دیتے' پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو (حالت نماز میں) سلام کیا' مگر آپ نے جواب نہیں دیا (بعد فروغ) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو سلام کرتے تھے تو آپ جواب دیا کرتے تھے' مگر اب آپ نے جواب نہیں دیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ نماز میں (خدا کے ساتھ) مشغولی ہوتی ہے' سلیمان کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے پوچھا آپ کا طریقہ کیا ہے؟ تو کہا میں اپنے دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

١٠٥٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ

۱۰۵۷۔ محمد بن علاء' ابو اسامہ' برید بن عبداللہ' ابو بردہؓ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَۃً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَۃِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَبْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکُمْ اَنْتُمْ یَا اَھْلَ السَّفِیْنَۃِ ھِجْرَتَانِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر پہنچی تو ہم یمن میں تھے ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر مشرف باسلام ہوں' مگر ہماری کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس جا پھینکا' تو وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالب مل گئے' ہم ان ہی کے ساتھ مقیم رہے' حتیٰ کہ ہم (مدینہ) واپس آئے تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملے جب آپ نے خیبر فتح کیا اور آپ نے فرمایا تمہارے لئے اے کشتی والو! دو ہجرتیں باعتبار ثواب کے ہیں۔

٤٥٢ بَاب مَوْتِ النَّجَاشِیِّ .

باب ۴۵۲۔ نجاشی (شاہ حبشہ) کی وفات کا بیان۔

۱۰۵۸ ـ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ النَّجَاشِیُّ مَاتَ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلٰی اَخِیْکُمْ اَصْحَمَۃَ .

۱۰۵۸۔ ابوالربیع' ابن عیینہ' ابن جریج' عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس روز نجاشی کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج ایک صالح آدمی کا انتقال ہو گیا' لہذا اٹھ کھڑے ہو' اپنے بھائی اصحمہ (نجاشی کے جنازہ) کی نماز پڑھو۔

۱۰۵۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ اَنَّ عَطَآءً حَدَّثَھُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ فَصَفَفْنَا وَرَآءَہٗ فَکُنْتُ فِی الصَّفِّ الثَّانِیْ اَوِالثَّالِثِ .

۱۰۵۹۔ عبدالاعلیٰ بن حماد' یزید بن زریع' سعید' قتادۃ' عطا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (کے جنازہ) کی نماز پڑھی' تو آپ کے پیچھے ہم صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے' تو میں (آپ کے پیچھے) دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۱۰۶۰ ـ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ عَنْ سَلِیْمِ بْنِ حَیَّانَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَۃَ النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا تَابَعَہٗ عَبْدُالصَّمَدِ .

۱۰۶۰۔ عبداللہ بن ابی شیبہ' یزید' سلیم بن حیان' سعید بن مینار حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شاہ حبشہ جس کا نام) اصحمہ نجاشی تھا (کے جنازہ) کی نماز پڑھی تو آپ نے اس میں چار تکبیریں کہی۔ عبدالصمد نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۶۱ ـحَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۰۶۱۔ زہیر بن حرب' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' صالح بن شہاب' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیبؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو شاہ حبشہ کی وفات کی خبر اسی دن دے دی جس دن ان کا

اَخبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلّٰى فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا.

انتقال ہوا تھا' اور آپ نے فرمایا اپنے بھائی کی نماز جنازہ کے ذریعہ ان کے لئے استغفار کرو' صالح' ابن شہاب سعید بن میںیبؒ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں صحابہ کو صف بستہ کھڑا کیا اور ان (یعنی نجاشی کے جنازہ) کی نماز پڑھی تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

٤٥٣ بَاب تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۴۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی مخالفت) پر مشرکین کا (آپس میں عہد و پیمان کرکے) قسمیں کھانے کا بیان۔

١٠٦٢ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مُنْزِلُنَا غَدًا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

۱۰۶۲۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ حنین کا ارادہ فرمایا تو کہا کل انشاءاللہ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں مشرکوں نے کفر پر جمے رہنے (کی) قسم کھائی ہے۔

٤٥٤ بَاب قِصَّةِ اَبِيْ طَالِبٍ.

باب ۴۵۴۔ ابو طالب کے قصہ کا بیان۔

١٠٦٣ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ وَّلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

۱۰۶۳۔ مسدد' یحییٰ' سفیان' عبدالملک' عبداللہ بن حارث' حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو کچھ نفع پہنچایا کیونکہ وہ آپ کی حمایت کرتے تھے اور آپ کی طرف داری میں (مخالفوں پر) غصہ کیا کرتے تھے' تو آپ نے فرمایا کہ وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں' اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نچلے طبقہ میں ہوتے۔

١٠٦٤ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ

۱۰۶۴۔ محمود' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابن میںیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے (اس وقت) ابو طالب کے پاس ابو جہل بھی تھا' تو آپ نے ان سے فرمایا اے

اَبُوجَهْلٍ فَقَالَ اَىْ عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَاللّٰهِ فَقَالَ اَبُوجَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهٖ حَتّٰى قَالَ اٰخِرُشَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهٖ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَهٗ مَالَمْ اُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَاكَانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْكَانُوْا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ وَنَزَلَتْ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ .

میرے چچا صرف ایک کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے' تو میں اللہ کے ہاں اس کی وجہ سے (آپ کی بخشش کے لئے) عرض و معروض کرنے کا مستحق ہو جاؤں گا۔ تو ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابو طالب تم عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو' پس یہ دونوں برابر ان سے یہی کہتے رہے حتیٰ کہ ابو طالب نے ان سے جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ (میں) عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان کے لئے اس وقت تک استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے روکا نہ جائے تو یہ آیت نازل ہوئی نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں' اگرچہ وہ ان کے قرابتدار ہوں جب کہ انہیں یہ ظاہر ہو چکا کہ وہ دوزخی ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔

١٠٦٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِىْ ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِىْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ.

۱۰۶۵۔ عبد اللہ بن یوسف 'لیث' ابن ہاد' عبد اللہ بن خباب حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا (ابو طالب) کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ امید ہے قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کچھ نفع دے جائے گی کہ وہ آگ کے درمیانی درجہ میں کر دیئے جائیں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی جس سے ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

١٠٦٦ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ يَزِيْدَ بِهٰذَا وَقَالَ تَغْلِىْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهٖ.

۱۰۶۶۔ ابراہیم بن حمزہ' ابن ابی حازم اور دراوردی' یزید سے اسی طرح روایت ہے (فرق یہ ہے کہ اس روایت میں ہے کہ بجائے دماغ کے) بھیجہ کھولنے لگے گا۔

٤٥٥ بَاب حَدِيْثِ الْاِسْرَآءِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَ الَّذِىْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى .

باب ۴۵۵۔ شب اسراء کی حدیث اور آیت قرآنی ہے وہ ذات جو راتوں رات اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی کا بیان۔

١٠٦٧ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِىْ قُرَيْشٌ قُمْتُ

۱۰۶۷۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ معراج کے سلسلہ میں جب قریش نے میری تکذیب کی تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا' پس اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو

فِي الْحِجْرِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ .

منکشف فرمادیا' سو میں قریش کو اس کی علامتیں بتانے لگا اور بیت المقدس میری نظروں کے سامنے تھا۔

٤٥٦ بَاب الْمِعْرَاجِ .

باب ۴۵٦۔ معراج کا بیان۔

١٠٦٨ ۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوْءَةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ اَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ النَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَحَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا

١٠٦٨۔ ہدبہ بن خالد' ہمام بن یحییٰ' قتادہ' حضرت انس بن مالک' مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سامنے شب اسرا (معراج) کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا کہ میں حطیم میں اور (کبھی حطیم کی جگہ حجر) کہا' لیٹا تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا پس اس نے (میرا سینہ) یہاں سے وہاں تک چاک کر ڈالا' روای کہتا ہے کہ میں نے جارود سے جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے پوچھا یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا کہ حلقوم سے زیر ناف تک' تو اس نے میرا قلب نکالا پھر ایمان سے لبریز سونے کا ایک طشت میرے پاس لایا گیا پس میرا دل دھویا گیا' پھر (وہیں) رکھ دیا گیا' پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک سفید جانور لایا گیا' جارود نے (حضرت انس سے پوچھا) کہ اے ابو حمزہ وہ براق تھا؟ تو انسؓ نے کہا ہاں! وہ اپنے منتہائے نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر سوار کر دیا گیا' اور وہ مجھے لے کر اڑا حتی کہ آسمان دنیا پر آیا تو اس کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل' پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا' انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید' کتنی بہترین تشریف آوری ہے' پھر دروازہ کھول دیا جب اندر پہنچا تو وہاں حضرت آدم کو دیکھا جبریل نے کہا یہ آپ کے والد آدم ہیں' انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور کہا اے نبی صالح اور پسر صالح خوش آمدید' پھر جبریل اوپر کو چلے حتی کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے' کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی مبارک ہے' پس دروازہ کھول دیا جب میں اندر پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو دیکھا اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں' جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰؑ ہیں انہیں سلام کیجئے' میں

فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَبِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِلٰى اِدْرِيْسَ قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَبِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَا تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَايُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مَنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ

نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے جواب دے کر کہا برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید' پھر جبریل مجھے تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم' پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے' کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید، آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے اور دروازہ کھول دیا' جب میں اندر پہنچا تو وہاں یوسف (علیہ السلام) کو دیکھا جبریل نے کہا یہ یوسف ہیں 'انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید' پھر جبریل مجھے اوپر لے کر چڑھے حتی کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل' پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید، کتنی اچھی تشریف آوری ہے آپ کی' پھر دروازہ کھول دیا' جب میں اندر حضرت ادریس (علیہ السلام) کے پاس پہنچا' تو جبریل نے کہا یہ ادریس ہیں انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید' پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے' حتی کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں' کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے' جب میں اندر پہنچا تو حضرت ہارون (علیہ السلام) ملے' جبریل نے کہا یہ ہارون ہیں' انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا خوش آمدید! برادر صالح اور نبی صالح' پھر جبریل لے کر مجھے اوپر چڑھے' حتی کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل' پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں' کہا گیا خوش آمدید! آپ کا تشریف لانا کتنا مسرت بخش ہے' جب میں اندر پہنچا تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے ملا جبریل نے کہا یہ موسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا خوش آمدید! برادر صالح اور نبی صالح جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ رونے

صَعِدَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ لِیْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِیَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَاهٰذَانِ یَاجِبْرِیْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّیْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِیَ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِیْتُ بِاِنَآءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَّاِنَآءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِیَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَیْهَا وَ اُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَیَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً كُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قَالَ اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوةً كُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً كُلَّ یَوْمٍ وَّاِنِّیْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ

لگے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کہنے لگے اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے' پھر جبریل مجھے ساتویں آسمان پر لے کر گئے اور انہوں نے دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے' کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید! آپ کی تشریف آوری کتنی بہترین ہے' جب میں اندر پہنچا تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) ملے جبریل نے کہا یہ آپ کے والد ہیں انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے جواب دے کر کہا' پسر صالح اور نبی صالح خوش آمدید' پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی کو ظاہر کیا گیا' تو اس کے پھل (مقام) ہجر کے مٹکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح (بڑے) تھے' اور میں نے وہاں چار نہریں دیکھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر' میں نے کہا اے جبریل یہ دو نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا دو پوشیدہ نہریں تو جنت کی ہیں اور دو ظاہر نہریں تو نیل و فرات ہیں' پھر میرے سامنے بیت معمور پیش کیا گیا۔ پھر مجھے شراب' دودھ اور شہد کا ایک ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا تو جبریل نے کہا یہی فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور اسی پر آپ کی امت رہے گی' پھر میرے اوپر یومیہ پچاس نمازیں فرض ہوئیں' میں واپس ہوا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ آپ نے فرمایا یومیہ پچاس نمازوں کا حکم ملا ہے' حضرت موسیٰ نے کہا آپ کی امت یومیہ پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکتی۔ بخدا! میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر لیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت سخت برتاؤ کیا ہے' لہذا آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے' میں واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے (پہلے پانچ پھر دوسری مرتبہ اور پانچ یعنی کل) دس نمازیں معاف فرما دیں' پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا پھر میں واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے (دو مرتبہ میں) دس نمازیں پھر معاف فرما دیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ میں دس نمازیں معاف فرما دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰؑ کے پاس واپس آیا

يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ.

تو انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو پانچ نمازیں پھر معاف ہوئیں' اور مجھے یومیہ دس نمازوں کا حکم ہوا' پھر واپس آیا تو حضرت موسیٰ نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو (پانچ نمازیں پھر معاف ہوئیں' حتی کہ اب) مجھے یومیہ پانچ نمازوں کا حکم ہوا میں پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا یومیہ پانچ نمازوں کا' انہوں نے کہا آپ کی امت یومیہ پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکتی اور میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر لیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ سخت برتاؤ کیا ہے' لہٰذا واپس جا کر اپنے رب سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے' آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اتنی (زیادہ) درخواست کی کہ اب مجھے (مزید درخواست سے) شرم آتی ہے' لہٰذا اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں جب میں آگے بڑھا تو ایک منادی نے آواز دی کہ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ.

۱۰۶۹۔ حمیدی' سفیان' عمرو' عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت قرآنی اور وہ خواب جو ہم نے آپ کو دکھایا' وہ صرف لوگوں کے امتحان کے لئے تھا' کی تفسیر میں ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہ آنکھ کی رویت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات جس میں آپ کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی' دکھائی گئی تھی' ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قرآن میں شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہر یعنی سینڈ کا درخت ہے۔

۴۵۷ بَابُ وُفُوْدِ الْاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ.

باب ۴۵۷۔ انصار کے وفود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ اور بیعت العقبہ میں جانے کا بیان۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۰۷۰۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب (دوسری سند) احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک' کعب بن مالک کے نابینا ہونے کے بعد ان کو پکڑ کر لے جانے والے عبداللہ بن کعب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنا وہ قصہ جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے سنایا اور پورا واقعہ سنایا' ابن بکیر کہتے ہیں کہ ان کے قصے میں یہ بھی تھا کہ میں سب (بیعت) عقبہ میں

عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَ إِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا.

رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ تھا' جب کہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد و پیان کیا تھا اور مجھے اس کے بدلہ میں بدر کی حضوری پسند نہیں (۱) اگرچہ لوگوں میں بدر کا زیادہ تذکرہ ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَبِيْ خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ.

۱۰۷۲۔ علی بن عبداللہ 'سفیان 'عمرو' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں (بیعت) عقبہ میں لے گئے تھے 'امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے کہا ایک ان میں سے براء بن معرور تھے۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَنَا وَاَبِيْ وَخَالِيْ مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ.

۱۰۷۳۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ میں میرے والد اور میرے دونوں ماموں اصحاب (بیعت) عقبہ میں سے تھے۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ إِدْرِيْسَ عَائِذُاللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْنَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَلَهٗ كَفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ

۱۰۷۴۔ اسحاق بن منصور' یعقوب بن ابراہیم' ابن شہاب کے بھتیجے ابن شہاب' ابوادریس عائذ اللہ' حضرت عبادہ بن صامت سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں شریک تھے اور آپ کے اصحاب لیلۃ العقبہ میں سے تھے' روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ نے فرمایا آؤ اور میرے ہاتھ پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور نہ چوری کرنا نہ زنا نہ اپنی اولاد کو قتل کرنا نہ کوئی ایسا بہتان باندھنا جو تم اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان افتراء کر لو اور نہ کسی اچھی بات میں میری نافرمانی کرنا پس جو شخص اس (بیعت) کو پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے پاس ہے' اور جو اس میں سے کسی بات کی خلاف ورزی کرے گا تو یا تو دنیا میں اسے کچھ سزا دی جائے گی تو وہ دنیوی سزا اس کے لئے کفارہ ہے (یا) خلاف ورزی کرتا ہے' اور اسے دنیا میں کچھ سزا نہیں ملتی' بلکہ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے' تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے' اگر وہ چاہے تو (آخرت میں) سزا دے

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر انہوں نے عقبہ کی رات جو بیعت کی اس میں اپنی شرکت کو وہ غزوہ بدر میں شرکت پر فضیلت دیتے تھے اس لیے کہ یہ بیعت ابتداء اسلام میں لی گئی اور اسی سے اسلام پھیلا ہجرت مدینہ کی راہ ہموار ہوئی' اسلامی مملکت اور اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی۔

فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَفَاعَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ.

اور اگر چاہے تو معاف فرما دے، عبادہ کہتے ہیں کہ میں نے بھی آنحضرت سے اس کی بیعت کی۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ مِنَ النُّقَبَآءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّانُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَانَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَآءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ.

۱۰۷۵۔ قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، صنابحی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں ان نقیبوں میں تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ سے جنت کے وعدہ پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، چوری نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے اور جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ہم اسے قتل نہ کریں گے، اور لوٹ مار نہ کریں گے اور نہ آپ کی نافرمانی کریں گے، اگر ہم اس کی تعمیل کریں تو جنت ملے گی۔ اور اگر خلاف ورزی کریں گے تو اس کا فیصلہ اللہ کے حوالہ ہوگا۔

٤٥٨ بَاب تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَآئِشَةَ وَقُدُوْمِهَا الْمَدِيْنَةَ وَبِنَآئِهٖ بِهَا.

باب ۴۵۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ سے نکاح کرنے اور ان کا مدینہ میں آنے اور ان کی رخصتی کا بیان۔

۱۰۷٦۔ حَدَّثَنِيْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعْرِيْ فَوَفٰى جُمَيْمَةً فَاَتَتْنِيْ اُمِّيْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاِنِّيْ لَفِيْ اُرْجُوْحَةٍ وَّمَعِيَ صَوَاحِبُ لِيْ فَصَرَخَتْ بِيْ فَاَتَيْتُهَا لَااَدْرِيْ مَاتُرِيْدُ بِيْ فَاَخَذَتْ بِيَدِيْ حَتّٰى اَوْقَفَتْنِيْ عَلٰى بَابِ الدَّارِ وَاِنِّيْ لَاُنْهِجُ حَتّٰى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِيْ ثُمَّ اَخَذَتْ شَيْئًا مِّنْ مَّآءٍ فَمَسَحَتْ بِهٖ وَجْهِيْ وَرَاْسِيْ ثُمَّ اَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَاِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَآئِرٍ فَاَسْلَمَتْنِيْ اِلَيْهِنَّ فَاَصْلَحْنَ مِنْ شَاْنِيْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۰۷٦۔ فردہ بن ابی المغراء، علی بن مسہر، ہشام، ان کے والد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میری عمر چھ سال کی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح ہوا پھر ہم (ہجرت کر کے) مدینہ آئے، تو بنی حارث بن خزرج (کے مکان) میں اترے، پھر مجھے (اتنا شدید) بخار آیا کہ میرے سر کے بال گرنے لگے اور وہ کانوں تک رہ گئے، پھر (ایک دن) میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں بیٹھی تھی کہ میری والدہ ام رومان میرے پاس آئیں، اور مجھے زور سے آواز دی، میں ان کے پاس چلی گئی حالانکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ انہوں نے کیوں بلایا ہے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایک مکان کے دروازہ پر کھڑا کر دیا، میرا سانس پھول رہا تھا حتی کہ ذرا دم میں دم آیا، پھر انہوں نے تھوڑا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیر دیا، پھر مکان کے اندر داخل کر دیا تو میں نے کمرہ میں چند انصاری عورتوں کو دیکھا انہوں نے کہا خیر و برکت اور نیک فال کے ساتھ آؤ، میری والدہ نے مجھے ان کے حوالہ کر دیا، پھر دوپہر کے وقت آنحضرت تشریف لائے تو انہوں نے مجھے آپ کے حوالہ کر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ضُحًى فَاَسْلَمَتْنِىْ اِلَيْهِ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ .

دیا' اس وقت میری عمر نو سال کی تھی۔

۱۰۷۷ ـ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اَرٰى اَنَّكِ فِىْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ وَيُقَالُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ.

۱۰۷۷۔ معلیٰ' وہیب' ہشام بن عروہ' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں نے تمہیں (نکاح سے پہلے) خواب میں دو مرتبہ ریشمی کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھا اور (مجھ سے) کہا گیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں' جب میں نے اس کپڑے کو ہٹایا' تو تم نظر آئیں' میں نے کہا اگر یہ منجانب اللہ ہے تو وہ اسے پورا کر کے رہے گا۔

۱۰۷۸ ـ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

۱۰۷۸۔ عبید بن اسماعیل' ابو اسامہ' ہشام' ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے تین سال پہلے حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو گیا تھا' تو آپ نے کم و بیش دو سال توقف کیا' پھر حضرت عائشہؓ سے جب کہ ان کی عمر چھ برس کی تھی نکاح کر لیا اور پھر نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

۴۵۹ بَاب هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاءً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّىْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِىْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْهَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ .

باب ۴۵۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا بیان' عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار میں ایک فرد ہوتا' اور ابو موسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت (بکثرت) ہیں تو میرے خیال میں آیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ یعنی یثرب تھا۔

۱۰۷۹ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى

۱۰۷۹۔ حمیدی' سفیان' اعمش' ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم خبابؓ کی عیادت کو گئے' تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے محض لوجہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی' تو ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے یہاں ہو گیا' مگر ہم میں سے بعض حضرات (دنیا سے) اس حال

اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَابِهَا رَاْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَاَ رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنْ اِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا .

میں چلے گئے کہ انہوں نے (دنیا میں) اس کا کچھ بھی اجر نہ لیا، انہیں دنیا میں راحت نہ ملی، انہیں میں سے مصعب بن عمیرؓ ہیں، جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور صرف ایک کمبل انہوں نے چھوڑا جب ہم کفن میں اس سے ان کا سر ڈھانپتے، تو پیر کھل جاتے اور جب پیر ڈھانپتے تو سر کھل جاتا، تو ہمیں آنحضرت نے یہ حکم دیا کہ ہم ان کا سر (تو اس کمبل سے) ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس رکھ کر انہیں چھپا دیں، اور ہم میں بعض حضرات ایسے ہیں کہ ان کے لئے ان کا پھل پک گیا اور وہ اسے توڑ کر کھا رہے ہیں۔

۱۰۸۰ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۸۰۔ مسدد، حماد بن زید یحییٰ، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہو گی، تو اس کی ہجرت اسی کام کے لئے لکھی جائے گی اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہجرت کی ہو گی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لکھی جائے گی۔

۱۰۸۱ ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لَاهِجْرَةَ بَعْدَالْفَتْحِ .

۱۰۸۱۔ اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، عبدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر مکی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ فتح (مکہ) کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔

۱۰۸۲ ـ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَاَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ الْيَوْمَ قَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَفِرُّ اَحَدُهُمْ بِدِيْنِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يُّفْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ اَظْهَرَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ .

۱۰۸۲۔ اوزاعی، عطا بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر لیثی کے ہمراہ حضرت عائشہؓ کی زیارت کے لئے گیا تو ہم نے ان سے ہجرت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اب ہجرت نہیں ہے (پچھلے زمانہ میں ہجرت کا منشا یہ تھا کہ) مسلمان اپنے دین کو (محفوظ رکھنے کے لئے) اللہ و رسول کی طرف فتنہ میں پڑ جانے کے خوف سے بھاگ کر آئے تھے، لیکن اب اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا، لہٰذا اب کوئی جہاں جی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے، البتہ جہاد اور نیت کا ثواب ملتا ہے۔

۱۰۸۳ ـ حَدَّثَنِیْ زَکَرِیَّآءُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِیْكَ مِنْ قَوْمٍ کَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ وَقَالَ اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ اَخْبَرَتْنِیْ عَآئِشَةُ مِنْ قَوْمٍ کَذَّبُوْا نَبِیَّكَ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَیْشٍ .

۱۰۸۳۔ زکریا بن یحییٰ' ابن نمیر' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت سعد کہا کرتے تھے اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنا کسی سے اتنا پسند نہیں' جتنا اس قوم سے ہے جس نے تیرے رسول کی تکذیب کی کہ انہیں (ان کے وطن سے) نکالا (یعنی قریش سے) اے اللہ میرا خیال ہے کہ اب تو نے ہمارے اور ان کے درمیان سے لڑائی ختم کر دی ہے' اور ابان بن یزید نے ہشام ان کے والد اور حضرت عائشہ کے واسطے سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں من قوم کذبوا نبیك واخرجوہ من قریش۔

۱۰۸٤ ـ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَمَکَثَ بِمَکَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً یُوْحٰی اِلَیْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ .

۱۰۸۴۔ مطر بن فضل' روح' ہشام' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی' آپ مکہ میں تیرہ سال اس حال میں کہ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی' ٹھہرے رہے' پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے ہجرت کی (حالت میں) دس سال (مدینہ میں گزارے) اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا تھا۔

۱۰۸۵ ـ حَدَّثَنِیْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّآءُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَکَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ .

۱۰۸۵۔ مطر بن فضل' روح بن عبادہ' زکریا بن اسحاق' عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبوت کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے اور آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی جب کہ آپ کی وفات ہوئی۔

۱۰۸٦ ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ ابْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَیْدٍ یَّعْنِی ابْنَ حُنَیْنٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَهُ اللّٰهُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا مَاشَآءَ وَبَیْنَ مَاعِنْدَهٗ فَاخْتَارَمَا عِنْدَهٗ فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَقَالَ فَدَیْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الشَّیْخِ یُخْبِرُ

۱۰۸۶۔ اسماعیل بن عبداللہ' مالک' عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ابوالنصر' عبید بن حنین' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وفات میں منبر پر تشریف فرما ہوئے' اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ وہ دنیا اور اس کی تروتازگی کو اختیار کرلے' یا اللہ کے پاس جو نعمتیں ہیں انہیں اختیار کرلے' تو اس بندہ نے اللہ کے پاس والی نعمتوں کو اختیار کرلیا (یہ سن کر) ابو بکرؓ رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہیں (راوی کہتا ہے) کہ ہمیں حضرت ابو بکرؓ پر تعجب ہوا اور

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَاعِنْدَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَالْمُخَيَّرَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِىْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِّنْ اُمَّتِىْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ اِلَّاخُلَّةَ الْاِسْلَامِ لَايُبْقَيَنَّ فِى الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِىْ بَكْرٍ.

لوگوں نے کہا اس بڈھے کو تو دیکھو کہ رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندہ کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اللہ نے اس کو دنیا کی تروتازگی اور اپنے پاس کے انعامات کے درمیان اختیار دیا' اور یہ بڈھا کہہ رہا ہے کہ ہم اپنے ماں باپ کو آپ پر فدا کرتے ہیں' اور رو رہا ہے لیکن چند روز کے بعد جب آپ کا وصال ہو گیا' تو ہم یہ راز سمجھ گئے کہ حضرت ابو بکرؓ کیوں روئے تھے' حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا گویا آپ کی وفات کی طرف اشارہ تھا جسے ابو بکر سمجھ گئے تھے' اور حضرت ابو بکر ہم میں سب سے بڑے عالم تھے اور آپ نے فرمایا کہ اپنی رفاقت اور مال کے اعتبار سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابو بکر کا ہے' اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل (دوست حقیقی) بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی (کافی) ہے (دیکھو) مسجد میں سوائے ابو بکرؓ کے دریچہ کے اور کوئی دریچہ (کھلا ہوا) باقی نہ رہے۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّاوَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِىَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الْحَبْشَةِ حَتّٰى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِلَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَخْرَجَنِىْ قَوْمِىْ فَاُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِى الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّىْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَابَكْرٍ لَايَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَاَنَالَكَ جَارٌ اِرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِىْ اَشْرَافِ

۱۰۸۷۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ بن زبیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین (اسلام) سے مزین پایا اور کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دونوں وقت ہمارے یہاں تشریف نہ لاتے ہوں' جب مسلمانوں کو ستایا جانے لگا' تو حضرت ابو بکرؓ بارادہ ہجرت حبش (گھر سے) نکلے حتی کہ جب (مقام) برک الغماد تک پہنچے' تو ابن الدغنہ سے جو (قبیلہ) قارہ کا سردار تھا ملاقات ہو گئی' اس نے پوچھا اے ابو بکرؓ کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے' میں چاہتا ہوں کہ سیاحی کروں اور اپنے رب کی عبادت کروں' ابن الدغنہ نے کہا کہ اے ابو بکرؓ تم جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے نہ نکالا جا سکتا ہے' تم فقیر کی مدد کرتے ہو' رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے ہو' بے کسوں کی کفالت کرتے ہو' مہمان کی ضیافت کرتے ہو' اور حق کی راہ میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہو' میں تمہارا حامی ہوں' چلو لوٹ چلو اور اپنے وطن میں اپنے رب کی عبادت کرو' چنانچہ آپ ابن الدغنہ کے ساتھ واپس آئے' پھر ابن الدغنہ نے شام کے وقت تمام اشراف

قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَايَخْرُجُ مِثْلُهٗ وَلَا
يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ
وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِىُٔ الضَّيْفَ
وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ
بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْاَبَابَكْرٍ
فَلْيَعْبُدْ رَبَّهٗ فِىْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَاْ مَا شَآءَ
وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَايَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰى
اَنْ يُّفْتَنَ نِسَآءُ نَا وَاَبْنَآئُنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ
لِاَبِىْ بَكْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهٗ فِىْ
دَارِهٖ وَلَايَسْتَعْلِنُ بِصَلٰوتِهٖ وَلَا يَقْرَاُ فِىْ غَيْرِ دَارِهٖ
ثُمَّ بَدَالِاَبِىْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ
وَكَانَ يُصَلِّىْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ
نِسَآءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَآؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ
وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّآءً
لَايَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَفْزَعَ ذٰلِكَ
اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ
الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْ اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ
بِجِوَارِكَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهٗ فِىْ دَارِهٖ فَاَعْلَنَ
بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَاْءَةِ فِيْهِ وَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يُفْتِنَ
نِسَآئَنَا وَاَبْنَآئَنَا فَانْهَهٗ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى
اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهٗ فِىْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُعْلِنَ
بِذٰلِكَ فَسْئَلْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا
اَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِىْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ
فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِىْ عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَاِمَّا
اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَىَّ ذِمَّتِىْ
فَاِنِّىْ لَاُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّىْ اُخْفِرْتُ
فِىْ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَاِنِّىْ اَرُدُّ
اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ

قریش میں چکر لگایا اور ان سے کہا کہ ابو بکرؓ جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے' کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو فقیر کی مدد کرتا ہے' رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرتا ہے' بے کسوں کی کفالت کرتا ہے' مہمانوں کی ضیافت کرتا ہے اور حق کی (راہ میں پیش آنے والے مصائب) میں مدد کرتا ہے' پس قریش نے ابن الدغنہ کی امان سے انکار نہ کیا' اور ابن الدغنہ سے کہا کہ ابو بکرؓ سے کہہ دو کہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں' گھر میں نماز پڑھیں اور جو جی چاہے پڑھیں اور ہمیں اس سے تکلیف نہ دیں' اور زور سے نہ پڑھیں' کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے (اس نئے دین میں) پھنس جائیں گے' ابن الدغنہ نے حضرت ابو بکرؓ سے یہ بات کہہ دی' کچھ عرصہ تک حضرت ابو بکرؓ اسی طرح اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرتے رہے کہ نہ زور سے نماز پڑھتے تھے اور نہ گھر کے سوا پڑھتے تھے' حضرت ابو بکرؓ کے دل میں آیا تو انہوں نے ایک مسجد اپنے گھر کے سامنے بنالی اور (اب) وہ اس مسجد میں نماز اور قرآن پڑھتے اور مشرکین کی عورتیں اور بیٹے ان کے پاس جمع ہو جاتے اور ان سے خوش ہوتے' اور ان کی طرف دیکھتے تھے' بات یہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ (رقت قلبی کی وجہ سے) بڑے رونے والے تھے' جب وہ قرآن پڑھا کرتے تو انہیں اپنی آنکھوں پر اختیار نہ رہتا' اشراف قریش اس بات سے گھبرا گئے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے تمہاری امان کی وجہ سے ابو بکرؓ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں' مگر وہ اس حد سے بڑھ گئے اور انہوں نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنا ڈالی اور اس میں زور سے نماز و قرآن پڑھتے ہیں اور ہمیں خوف ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے نہ پھنس جائیں' لہٰذا انہیں روکو اگر وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کرنے پر اکتفا کریں تو فبہا اور اگر وہ اعلان کئے بغیر نہ مانیں تو ان سے کہہ دو کہ وہ تمہاری ذمہ داری کو واپس کر دیں' کیونکہ ہمیں تمہاری بات نیچی کرنا بھی گوارا نہیں' اور ہم ابو بکر کو اس اعلان پر چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابن الدغنہ ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہا جس بات پر میں نے آپ سے معاہدہ کیا تھا آپ کو معلوم ہے اب یا تو اس پر قائم رہو یا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُوْا ذٰلِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَالْخَبَطُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَّمْ يَكُنْ يَاْتِيْنَا فِيْهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِدَاءٌ لَهٗ اَبِيْ وَ اُمِّيْ وَاللّٰهِ مَاجَاءَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ لَهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّمَاهُمْ اَهْلُكَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصَّحَابَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: فَخُذْبِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَا هُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهٖ عَلٰى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ

میری ذمہ داری مجھے سونپ دو' کیونکہ یہ مجھے گوارا نہیں ہے کہ اہل عرب یہ بات سنیں کہ میں نے جس شخص سے معاہدہ کیا تھا اس کی بابت میری بات نیچی ہوئی' حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں تمہاری امان تمہیں واپس کرتا ہوں' اور اللہ عزوجل کی امان پر راضی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں مکہ میں تھے' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ مجھے (خواب) میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے کہ وہ کھجور کے درخت ہیں' اور وہ دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہے' پھر جس نے بھی ہجرت کی تو مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو لوگ حبشہ کو گئے تھے ان میں سے اکثر مدینہ لوٹ آئے' حضرت ابو بکرؓ نے بھی مدینہ کے طرف ہجرت کرنے کی تیاری کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم کچھ ٹھہرو کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی' حضرت ابو بکرؓ نے (فرط مسرت سے) عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان' کیا آپ کو ایسی امید ہے' پھر حضرت ابو بکر' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی وجہ سے رک گئے اور دو اونٹنیاں جوان کے پاس تھیں انہیں چار مہینہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے' ابن شہاب بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ہم ایک دن ابو بکرؓ کے مکان میں ٹھیک دوپہر میں بیٹھے ہوئے تھے' کہ ایک کہنے والے نے ابو بکرؓ سے کہا (دیکھو) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پر چادر ڈالے ہوئے تشریف لا رہے ہیں آپ کی تشریف آوری ایسے وقت تھی جس میں آپ کبھی تشریف نہ لاتے تھے' حضرت ابو بکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان' بخدا ضرور کوئی بات ہے جبھی تو آپ اس وقت تشریف لائے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی' آپ کو اجازت مل گئی آپ اندر تشریف لائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ سے فرمایا اپنے پاس سے اوروں کو ہٹا دو' حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہاں تو صرف آپ کی گھر والی ہیں' آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے' ابو بکر نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ

ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيَدَّلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَايَسْمَعُ اَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهٖ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُمَا بِخَبَرٍ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ مِنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَآءِ فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفُهُمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ ابْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِيْ الثَّلَاثِ وَاسْتَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ الدِّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَالْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْغَمَسَ حِلْفًا فِيْ اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَآئِلِ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَثَوْرٍ بَعْدَثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ فَاَخَذَبِهِمْ طَرِيْقَ السَّوَاحِلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكِ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَخِيْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَّقُوْلُ: جَآءَ نَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَنْ قَتَلَهٗ اَوْاَسَرَهٗ فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِيْ بَنِيْ مُدْلِجٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ يَاسُرَاقَةُ اِنِّيْ قَدْرَاَيْتُ اٰنِفًا اَسْوِدَةً

پر فدا ہوں مجھے بھی رفاقت کا شرف عطا ہو، آپ نے فرمایا ہاں (رفیق سفر تم ہو گے) حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے (ماں) باپ آپ پر قربان، میری ایک اونٹنی آپ لے لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تو بقیمت لیں گے 'حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے ان دونوں کے لئے جلدی میں جو کچھ تیار ہو سکا تیار کر دیا' اور ہم نے ان کے لئے چمڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا رکھ دیا' اسماء بنت ابو بکرؓ نے اپنے ازار بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس تھیلی کا منہ اس سے باندھ دیا' اسی وجہ سے ان کا لقب (ذات النطاق) ازار بند والی ہو گیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر جبل ثور کے ایک غار میں پہنچ گئے اور اس میں تین دن تک چھپے رہے' عبداللہ بن ابو بکر جو نوجوان 'ہشیار اور ذکی لڑکے تھے آپ حضرات کے پاس رات گزارتے اور علی الصبح اندھیرے منہ ان کے پاس سے جا کر مکہ میں قریش کے ساتھ اس طرح صبح کرتے' جیسے انہوں نے یہیں رات گزاری ہے 'اور قریش کی ہر وہ بات جس میں ان دونوں حضرات کے متعلق کوئی مکر و تدبیر ہوتی' یہ اسے یاد کر کے جب اندھیرا ہو جاتا تو ان دونوں حضرات کو آکر بتا دیتے تھے 'اور ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ ان کے پاس ہی دن کے وقت بکریاں چراتے اور تھوڑی رات گئے وہ ان دونوں کے پاس بکریاں لے جاتے اور یہ دونوں حضرت ان بکریوں کا دودھ پی کر اطمینان سے رات گزارتے' حتی کہ عامر بن فہیرہ صبح اندھیرے منہ ان بکریوں کو ہانک لے جاتے 'اور ان تین راتوں میں ایسا ہی کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ نے (قبیلہ) بنو دیل کے ایک آدمی کو جو بنی عبد بن عدی میں سے تھا مزدور رکھا وہ بڑا واقف کار رہبر تھا' اور آل عاص بن وائل سہمی کا حلیف تھا' اور قریش کے دین پر تھا ان دونوں نے اسے امین بنا کر اپنی دونوں سواریاں اس کے حوالہ کر دیں' اور تین راتوں کے بعد صبح کو ان دونوں سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لے لیا (چنانچہ وہ حسب وعدہ آ گیا) اور ان دونوں حضرات کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور رہبر ان کو ساحل کے راستہ پر ڈال کر لے چلا' ابن شہاب نے فرمایا سراقہ بن جعشم کے بھتیجے عبدالرحمن بن مالک مدلجی نے بواسطہ اپنے والد

بِالسَّاحِلِ اُرَاهَا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهٗ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّهُمْ لَيْسُوْابِهِمْ وَلٰكِنَّكَ رَاَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوْا بَاَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَاَمَرْتُ جَارِيَتِيْ اَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِيْ وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ رُمْحِيْ فَخَرَجْتُ بِهٖ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْاَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِيْ فَرَسِيْ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ يَدِيْ اِلٰى كِنَانَتِيْ فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْاَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضُرُّهُمْ اَمْ لَا، فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ وَعَصَيْتُ الْاَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَلَا يَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِيْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَآءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَفُوْا فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ حِيْنَ لَقِيْتُ مَا لَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِيْكَ الدِّيَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ مَايُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَاٰنِيْ وَلَمْ يَسْاَلَانِيْ اِلَّا اَنْ قَالَ

کے سراقہ بن جعشم سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آ پڑے (جو اعلان کر رہے تھے) کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کو قتل کر دے یا پکڑ لائے' تو اسے ہر ایک کے عوض سو اونٹ ملیں گے' اسی حال میں میں اپنی قوم بنو مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی آکر ہمارے پاس کھڑا ہو گیا' ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اس نے کہا اے سراقہ میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے' میرا خیال ہے کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے ساتھی ہیں' سراقہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ تو گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں (مگر میں نے (اسے دھوکہ دینے کے لئے تاکہ وہ میرے حاصل کردہ انعام میں شریک نہ ہو سکے) اس سے کہا یہ وہ لوگ نہیں' بلکہ تو نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے' جو ابھی ہمارے سامنے سے گئے ہیں' پھر میں تھوڑی دیر مجلس میں ٹھہر کر کھڑا ہو گیا اور گھر آکر اپنی باندی کو حکم دیا کہ وہ میرے گھوڑے کو لے جاکر (فلاں) ٹیلہ کے پیچھے میرے لئے پکڑ کر کھڑی رہے' اور میں اپنا نیزہ لے کر اس کی نوک سے زمین پر خط کھینچتا ہوا اور اوپر کے حصہ کو جھکائے ہوئے گھر کے پیچھے سے نکل آیا حتی کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آگیا(۱) بس میں نے اپنے گھوڑے کو اڑا دیا کہ وہاں بجلد پہنچ سکوں جب میں ان حضرات کے قریب ہوا تو گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں گر پڑا' فوراً میں نے کھڑے ہو کر اپنے ترکش میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے تیر نکالے' پھر میں نے ان تیروں سے یہ فال نکالی کہ آیا میں انہیں نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں' تو وہ بات نکلی جو مجھے پسند نہیں تھی' پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے ان تیروں کی فال کی پرواہ نہ کی وہ گھوڑا مجھے ان کے قریب لے گیا' حتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت (کی آواز) سنی' آپ ادھر ادھر نہیں دیکھ رہے تھے اور ابو بکرؓ ادھر ادھر بہت دیکھ رہے تھے' کہ میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے' اور میں اس کے اوپر سے گر پڑا میں نے اپنے

(۱) یہ سب کارروائی اس لیے کی جا رہی تھی تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا جا رہا ہے، کیونکہ اگر کوئی اور جان لیتا اور ساتھ ہو لیتا تو مقررہ انعام تقسیم ہو جاتا اور پورا حصہ ان صاحب کو نہ ملتا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ انہوں نے روانگی سے پہلے بھی جاہلیت کے دستور کے مطابق فال نکالی تھی، ہر مرتبہ یہی نتیجہ نکلتا تھا کہ انہیں یہ ارادہ ترک کر دینا چاہیے۔

اَخفِ عَنَّافَسَاَلْتُہٗ اَنْ یَکْتُبَ لِیْ کِتَابَ اَمْنٍ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُھَیْرَۃَ فَکَتَبَ فِیْ رُقْعَۃٍ مِّنْ اَدِیْمٍ ثُمَّ مَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ: قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ لَقِیَ الزُّبَیْرَ فِیْ رَکْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَانُوْا تُجَّارًا قَافِلِیْنَ مِنَ الشَّامِ فَکَسَا الزُّبَیْرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ ثِیَابَ بِیَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِیْنَۃِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ فَکَانُوْا یَغْدُوْنَ کُلَّ غَدَاۃٍ اِلَی الْحَرَّۃِ فَیَنْتَظِرُوْنَہٗ حَتّٰی یَرُدَّھُمْ حَرُّالظَّھِیْرَۃِ فَانْقَلَبُوْا یَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوْا انْتِظَارَھُمْ فَلَمَّا اَوَوْااِلٰی بُیُوْتِھِمْ اَوْفٰی رَجُلٌ مِّنْ یَھُوْدٍ عَلٰی اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِھِمْ لِاَمْرٍ یَنْظُرُ اِلَیْہِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ مُبَیَّضِیْنَ یَزُوْلُ بِھِمُ السَّرَابُ فَلَمْ یَمْلِكِ الْیَھُوْدِیُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ یَامَعَاشِرَ الْعَرَبِ ھٰذَا جَدُّکُمُ الَّذِیْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَی السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ بِظَھْرِ الْحَرَّۃِ فَعَدَلَ بِھِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ حَتّٰی نَزَلَ بِھِمْ فِیْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعٍ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْ بَکْرٍ اِلَی النَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَآءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَّمْ یَرَرَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ یُحَیِّیْ اَبَا بَکْرٍ حَتّٰی اَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَکْرٍ حَتّٰی ظَلَّلَ عَلَیْہِ بِرِدَآئِہٖ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ فِیْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ

گھوڑے کو للکارا جب وہ (بڑی مشکل سے) سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے اگلے پاؤں کی وجہ سے ایک غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان تک چڑھنے لگا' پھر میں نے تیروں سے فال نکالی تو اس میں میری ناپسندیدہ بات نکلی پھر میں نے ان حضرات کو امان طلب کرتے ہوئے پکارا تو یہ ٹھہر گئے' میں سوار ہو کر ان کے پاس آیا' تو ان تک پہنچنے میں مجھے جو موانع پیش آئے ان کے پیش نظر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین غالب ہو جائے گا' تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کی قوم نے آپ کی گرفتاری یا قتل کے سلسلہ میں سو اونٹ انعام کے مقرر کئے ہیں' اور میں نے انہیں وہ تمام خبریں بتا دیں' جو لوگوں کا ان کے ساتھ ارادہ تھا اور میں نے ان کے سامنے کھانا اور سامان پیش کیا' لیکن انہوں نے کچھ بھی نہ لیا اور نہ مجھ سے کچھ مانگا صرف یہ کہا کہ ہمارا حال چھپانا' پھر میں نے آپ سے درخواست کی کہ مجھے ایک امن کی تحریر لکھ دیں' آپ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا انہوں نے چمڑے کے ٹکڑے پر تحریر لکھ دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے' ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات زبیر سے ہوئی جو مسلمان تاجروں کے ایک قافلہ میں شام سے آرہے تھے' تو زبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لئے سفید کپڑے دیئے ادھر مدینہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے نکل آنے کی خبر سن لی تھی' تو وہ روزانہ صبح کو مقام حرہ تک (آپ کے استقبال کے لئے) آتے اور آپ کا انتظار کرتے رہتے' یہاں تک دوپہر کی گرمی کی وجہ سے واپس چلے جاتے' ایک دن وہ طویل انتظار کے بعد واپس چلے گئے' اور جب اپنے گھروں میں پہنچ گئے' تو اتفاق سے ایک یہودی اپنی کسی چیز کو دیکھنے کے لئے مدینہ کے کسی ٹیلہ پر چڑھا' بس اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سفید (کپڑوں میں ملبوس) دیکھا کہ سراب ان سے چھپ گیا' تو وہ یہود بے اختیار بلند آواز سے پکارا کہ اے گروہ عرب! یہ ہے تمہارا نصیب و مقصود' جس کا تم انتظار کرتے تھے یہ سنتے ہی مسلمان اپنے اپنے ہتھیار لے کر امنڈ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حرہ کے پیچھے

عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِىْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَيَمْشِىْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّىْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِىْ حِجْرِ اَسْعَدَبْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ حِيْنَ بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ هٰذَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهٗ مَسْجِدًا فَقَالَا: لَابَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِىْ بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِىْ بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَاحِمَالُ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَةْ: فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسَمَّ لِىْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِى الْاَحَادِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰذَا الْبَيْتِ.

استقبال کیا' آپ نے ان سب کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا حتی کہ آپ نے ماہ ربیع الاول پیر کے دن بنی عمرو بن عوف میں قیام فرمایا' پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے' جن انصاریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا وہ آتے تو حضرت ابو بکرؓ کو سلام کرتے' یہاں تک کہ رسول اللہ صلی پر دھوپ آ گئی' تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اپنی چادر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کر دیا' اس وقت ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں دس دن سے کچھ اور مقیم رہے' اور یہیں اس مسجد کی بنیاد ڈالی گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور اس میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے' لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے' یہاں تک کہ وہ انٹنی مدینہ میں (جہاں اب) مسجد نبوی (ہے اس) کے پاس بیٹھ گئی' اور وہاں اس وقت کچھ مسلمان نماز پڑھتے تھے اور وہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی تربیت میں تھے' اور جن کا نام سہل و سہیل تھا اور ان کی کھجوروں کا کھلیان تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھ گئی' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ یہی ہمارا مقام ہو گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں بچوں کو بلایا اور اس جگہ مسجد بنانے کے لئے آپ نے اس کھلیان کی ان سے قیمت معلوم کی' تو انہوں نے کہا (ہم قیمت) نہیں (لیں گے) بلکہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم یہ زمین آپ کو ہبہ کرتے ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ مسجد کی بنیاد ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام کے ساتھ اس کی تعمیر میں اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے' اور فرماتے جاتے تھے یہ بوجھ اٹھانا اے ہمارے رب بڑا نیک اور پاکیزہ کام ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے خدا ثواب تو صرف آخرت کا ہے' انصار اور مہاجرین پر رحم فرما' پھر آپ نے کسی مسلمان شاعر کا شعر پڑھا جس کا نام مجھے نہیں بتایا گیا' ابن شہاب کہتے ہیں کہ احادیث میں ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر

کے سوا اور شعر کو پورا پڑھا ہو۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ حِیْنَ اَرَادَا الْمَدِیْنَةَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا اَجِدُ شَیْئًا اَرْبِطُهٗ اِلَّا نِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّیْهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّیْتُ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ۔

۱۰۸۸۔ عبداللہ بن ابی شیبہ 'ابو اسامہ 'ہشام 'ان کے والد اور فاطمہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ نے جب مدینہ جانے کا ارادہ کیا تو میں نے ان کے لئے کھانا تیار کیا' اور میں نے اپنے والد سے کہا کہ مجھے اس (توشہ دان کے منہ) کو باندھنے کے لئے سوائے میرے ازار کے کچھ نہیں ملتا' تو میرے والد (ابو بکرؓ) نے فرمایا کہ اسے پھاڑ ڈالو' چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اسی لئے میرا لقب ذات النطاقین پڑ گیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ تَبِعَهٗ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِیْ وَ لَا اَضُرُّكَ فَدَعَالَهٗ قَالَ فَعَطَشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِیْهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَیْتُهٗ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ۔

۱۰۸۹۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ 'ابو اسحاق' حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی جانب روانہ ہوئے' تو سراقہ بن مالک بن جعشم آپ کے پیچھے لگ گیا آپ نے اس کے لئے بددعا کی' تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اس نے کہا آپ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے' میں آپ کو ضرر نہیں پہنچاؤں گا' چنانچہ آپ نے اس کے لئے دعا کر دی پھر آپ کو پیاس لگی تو ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا' حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں تھوڑا دودھ دوہا پھر آپ کے پاس لایا تو آپ نے پیا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنِیْ زَكَرِیَّآءُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَآءٍ فَوَلَدْتُهٗ بِقُبَآءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حِجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْهِ فَكَانَ اَوَّلُ شَیْءٍ دَخَلَ جَوْفَهٗ رِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَیْهِ وَكَانَ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ تَابَعَهٗ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ

۱۰۹۰۔ زکریا بن یحییٰ 'ابو اسامہ 'ہشام بن عروہ 'ان کے والد حضرت اسماءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے وہ کہتی ہیں کہ میں پورے دنوں سے تھی کہ چل پڑی اور مدینہ آئی' پھر میں قبا میں مقیم ہو گئی تو قباء میں ہی عبداللہ پیدا ہوئے تو میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئی' اور ان کو آپ کی گود میں رکھ دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور منگائی اور اسے چبا کر ان کے منہ میں ڈال دی' اور برکت کے لئے دعا دی' اور یہ سب سے پہلے بچہ ہیں جو اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہوئے' اس کے متابع حدیث خالد بن مخلد نے بواسطہ علی بن مسہر' ہشام' ان کے والد' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى.

کی طرف حالت حمل میں ہجرت کی تھی۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَاَوَّلُ مَادَخَلَ بَطْنَهٗ رِيْقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۱۔ قتیبہ' ابو اسامہ' ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ سب سے پہلے بچہ جو اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر ہے' اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے ایک کھجور لے کر چبائی' پھر ان کے منہ میں ڈال دی' ان کے پیٹ میں سب سے پہلے جانے والی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک ہے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مُرْدِفٌ اَبَا بَكْرٍ وَاَبُوْبَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَايُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ اَبَا بَكْرٍ فَيَقُوْلُ يَا اَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ اَنَّهٗ اِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيْقَ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ سَبِيْلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِذَاهُمْ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِمَاشِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَاتَتْرُكَنَّ اَحَدًا يَّلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ اَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى

۱۰۹۲۔ محمد' عبدالصمد' ان کے والد' عبدالعزیز بن صہیب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے' اور آپ کے پیچھے (اپنی سواری پر) ابو بکر تھے' ابو بکر چونکہ تجارت وغیرہ کے سلسلہ میں رہتے تھے' اس لئے وہ مثل اس بوڑھے آدمی کے تھے جسے لوگ جانتے پہچانتے (ہوں) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ چونکہ باہر کے لوگوں سے نہ پڑا تھا' اس لئے وہ مثل اس جوان کے تھے جسے لوگ نہ پہچانتے ہوں' (۱) لہٰذا راستہ میں جب بھی کوئی آدمی ابو بکر کو ملتا تو وہ ان سے پوچھتا اے ابو بکر تمہارے سامنے یہ کون شخص ہے؟ تو ابو بکر جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتانے والا ہے' تو سمجھنے والا اس سے معروف راستہ سمجھتا' حالانکہ ابو بکر کی مراد نیکی کا راستہ تھی' پھر ابو بکر نے ایک جگہ پیچھے مڑ کر دیکھا کہ ایک سوار ان تک پہنچنا چاہتا ہے فوراً ابو بکر نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سوار ہم تک پہنچنا چاہتا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کر دیکھا تو فرمایا اے اللہ اسے گرادے' چنانچہ وہ گھوڑے سے گر پڑا پھر وہ گھوڑا کھڑا ہو کر آواز نکالنے لگا' اس سوار نے کہا یارسول اللہ! آپ جس بات کا چاہیں مجھے حکم دیجئے' آپ نے فرمایا کہ تم اسی جگہ

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیقؓ سے دو سال چند مہینے بڑے تھے لیکن اس وقت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیاہ تھے، معلوم ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوجوان ہیں، لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بال کافی سفید ہو چکے تھے۔ راوی نے اسی کو تعبیر کیا ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ چونکہ تاجر تھے اور تجارت کے سلسلے میں سفر کرتے رہتے تھے اس لیے لوگ آپؓ کو جانتے پہچانتے تھے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اٰخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَّهٗ
فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ
الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَآؤُا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَحَفُّوْادُوْنَهُمَا
بِالسِّلَاحِ فَقِيْلَ فِي الْمَدِيْنَةِ جَآءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشْرَفُوْا يَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ
جَآءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَآءَ نَبِيُّ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ يَسِيْرُ حَتّٰى
نَزَلَ جَانِبَ دَارِ اَبِيْ اَيُّوْبَ فَاِنَّهٗ لَيُحَدِّثُ اَهْلَهٗ
اِذْ سَمِعَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِيْ نَخْلٍ
لِّاَهْلِهٖ يَخْتَرِفُ لَهُمْ فَعَجَّلَ اَنْ يَّضَعَ الَّذِيْ
يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيْهَا فَجَآءَ وَهِيَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ
نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى
اَهْلِهٖ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
بُيُوْتِ اَهْلِنَا اَقْرَبُ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَنَا يَانَبِيَّ اللّٰهِ
هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا بَابِيْ قَالَ فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا
مَقِيْلًا قَالَ قُوْمَا عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ فَلَمَّا جَآءَ نَبِيُّ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ
سَلَامٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ جِئْتَ
بِحَقٍّ وَقَدْعَلِمَتْ يَهُوْدُ اَنِّيْ سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِ
هِمْ وَاَعْلَمُهُمْ وَابْنُ اَعْلَمِهِمْ فَادْعُهُمْ فَاسْاَلْهُمْ
عَنِّيْ قَبْلَ اَنْ يَعْلَمُوْا اَنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنَّهُمْ اِنْ
يَعْلَمُوْا اَنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالُوْا فِيَّ مَالَيْسَ فِيَّ
فَاَرْسَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا
فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ
فَوَ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَاَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا
قَالُوْا مَا نَعْلَمُهٗ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ فَاَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُاللّٰهِ
بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا وَاَعْلَمُنَا

کھڑے رہو اور کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دو‘ انس کہتے ہیں خدا کی
قدرت ہے کہ صبح کو وہ شخص آپ کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا
دوست بن گیا‘ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام حرہ) میں
اترے اور آپ نے انصار کو بلوا بھیجا‘ تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے اور ان دونوں حضرات کو انہوں نے سلام کیا‘
اور ان سے عرض کیا‘ نہایت اطمینان کے ساتھ سوار ہو کر چلئے‘ ہم
آپ کے مطیع ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر
سوار ہو گئے‘ اور تمام انصار نے انہیں ہتھیاروں سے گھیر لیا (اس
وقت) مدینہ میں ایک شور مچ گیا کہ اللہ کے رسول آگئے‘ اللہ کے
رسول آگئے‘ لوگ بلندیوں پر چڑھ چڑھ کر دیکھتے تھے اور کہتے تھے‘
اللہ کے رسول آگئے‘ اللہ کے رسول آگئے‘ آپ برابر چلتے رہے
یہاں تک کہ ابو ایوب انصاری کے مکان کے قریب اترے‘ آپ
ان کے گھر والوں سے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن
سلام نے آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی اور وہ اس وقت اپنے گھر
والوں کے باغ میں کھجوریں توڑ رہے تھے (یہ خبر سنتے ہی) وہ توڑی
ہوئی کھجوریں جلدی سے رکھ‘ کر اپنے ساتھ لئے ہوئے آگئے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر پھر اپنے گھر چلے گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لوگوں میں سے کس کا
گھر یہاں قریب ہے؟ ابو ایوب نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ!
یہ میرا گھر ہے اور یہ اس کا دروازہ ہے‘ آپ نے فرمایا تو جاؤ اور
ہمارے آرام کرنے کا سامان کرو انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی
برکت ہے‘ آپ دونوں صاحبان تشریف لے چلئے‘ پھر جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حضرت عبداللہ بن
سلام آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول
ہیں‘ اور آپ سچا مذہب لے کر آئے ہیں‘ یہودی جانتے ہیں کہ میں
ان کا سردار اور سردار کا بیٹا ہوں‘ ان کا بڑا عالم اور بڑے عالم کا بیٹا
ہوں‘ آپ انہیں بلایئے اور میرے اسلام کا انہیں علم ہونے سے
پہلے ان سے میرے بارے میں معلومات کیجئے‘ کیونکہ اگر انہیں
میرے اسلام لانے کا علم ہو گیا تو پھر وہ میری نسبت ایسی باتیں کہیں
گے جو مجھ میں نہیں ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا

وَابْنُ اَعْلَمِنَا قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ قَالُوْا حَاشَ لِلّٰهِ مَاكَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ قَالُوْا حَاشَ لِلّٰهِ مَاكَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ قَالُوْا حَاشَ لِلّٰهِ مَاكَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ يَا ابْنَ سَلَامٍ اُخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْيَهُوْدِ اِتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّهٗ جَآءَ بِحَقٍّ فَقَالُوْا كَذَبْتَ فَاَخْرَجَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بھیجا' جب وہ اندر داخل ہو گئے تو آپ نے فرمایا اے جماعت یہود! تمہارا ناس ہو اللہ سے ڈرو کیونکہ اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں اور سچا مذہب لے کر تمہارے پاس آیا ہوں' لہٰذا مسلمان ہو جاؤ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہے' تین مرتبہ یہی کہا' آپ نے فرمایا اچھا بتاؤ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں' انہوں نے کہا وہ ہمارے سردار اور سردار کے بیٹے بڑے عالم کے بیٹے ہیں' آپ نے فرمایا اچھا بتاؤ اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں' آپ نے فرمایا اچھا بتاؤ اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ تو مسلمان ہو ہی نہیں سکتے آپ نے فرمایا بتاؤ اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتے' آپ نے فرمایا اے ابن سلام ذرا ان کے سامنے تو آؤ' وہ باہر نکلے اور کہا اے جماعت یہود! اللہ سے ڈرو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور سچا مذہب لے کر آئے ہیں' یہودی کہنے لگے تم جھوٹے ہو پھر آپ نے ان کو باہر نکلوایا۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِىْ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ فِىْ اَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ اٰلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيْلَ لَهٗ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهٗ مِنْ اَرْبَعَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ اِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ اَبَوَاهُ يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ ۔

۱۰۹۳۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' عبیداللہ بن عمر نافع حضرت ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مہاجرین اولین (۱) کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ مقرر کیا' اور ابن عمرؓ (اپنے بیٹے) کا ساڑھے تین ہزار' تو ان سے کہا گیا کہ ابن عمرؓ بھی تو مہاجر ہیں' آپ نے ان کا وظیفہ کیوں چار ہزار سے کم کر دیا ہے' آپ نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے ماں باپ کے ساتھ ہجرت کی تھی مطلب آپ کا یہ تھا کہ یہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہیں جنہوں نے تنہا ہجرت کی ہے۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۰۹۴۔ محمد بن کثیر سفیان اعمش ابووائل حضرت خباب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ

۱۰۹۵۔ مسدد' یحییٰ' اعمش' شقیق بن سلمہ حضرت خبابؓ سے

(۱) مہاجرین اولین سے مراد یا تو وہ صحابہ ہیں جنہوں نے قبلتین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی، یا وہ صحابہ مراد ہیں جو بدر میں شریک رہے۔

الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ وَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا تُكَفِّنُهُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَارَاْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهُ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنْ اِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا .

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محض لوجہ اللہ ہجرت کی' اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں جمع ہو گیا' اب ہم میں سے بعض وہ ہیں جو دنیا سے اس طرح گزر گئے کہ انہوں نے اپنے اجر میں سے (دنیا میں) کچھ بھی نہیں لیا' انہیں میں سے مصعب بن عمیر بھی ہیں' جو احد کے دن شہید ہوئے تو ہمیں ان کو کفن دینے کے لئے علاوہ ایک کمبل کے کچھ بھی نہ ملا' وہ کمبل بھی اتنا چھوٹا تھا کہ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے' اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا' تو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ہم کمبل سے سر چھپا دیں' اور پاؤں اذخر گھاس سے ڈھانپ دیں' اور بعض ہم میں سے وہ ہیں کہ ان کے لئے ان کا پھل دنیا ہی میں پک گیا اور وہ اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِيْ مَاقَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ يَا اَبَا مُوْسٰى هَلْ يَسُرُّكَ اِسْلَامُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهٗ وَجِهَادُنَا مَعَهٗ وَعَمَلُنَا كُلُّهٗ مَعَهٗ بَرَدَلَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًارَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِيْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا وَّاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَّاِنَّا لَنَرْجُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ اَبِيْ لٰكِنِّيْ اَنَا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَلَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ .

۱۰۹۶۔ یحییٰ بن بشر' روح' عوف' معاویہ بن قرہ حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ میرے والد نے آپ کے والد سے یہ فرمایا تھا کہ اے ابو موسیٰ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا اسلام' ہماری ہجرت' ہمارا جہاد اور ہر وہ کام جو ہم نے آپ کے ساتھ یعنی آپ کے زمانہ میں کیا' قائم رہے' یعنی اس کا ثواب ہم کو مل جائے اور جتنے ہم نے عمل آپ کے بعد کئے ہیں' ان سے برابر چھوٹ جائیں کہ نہ نیکیوں کا ثواب ملے اور نہ گناہوں کا عذاب' تو آپ کے والد نے میرے والد سے کہا' نہیں بھائی' بخدا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کئے' نمازیں پڑھیں' روزے رکھے بہت سے نیک کام کئے اور بہت سے آدمی ہمارے ہاتھوں پر اسلام لائے اور ہمیں ان کے ثواب کی امید ہے' میرے والد نے کہا لیکن میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ میں عمرؓ کی جان ہے یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا وہ عمل تو باقی رہے' اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں ان سے برابر چھوٹ جائیں تو میں نے کہا بخدا! آپ کے والد میرے والد سے افضل ہیں۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ اَوْبَلَغَنِی عَنْهُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا قِیلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ اَبِیهِ یَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ اَنَا وَعُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا اِلَی الْمَنْزِلِ فَاَرْسَلَنِی عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَیْقَظَ فَاَتَیْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ فَبَایَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلٰی عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّهُ قَدِاسْتَیْقَظَ فَانْطَلَقْنَا اِلَیْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْهِ فَبَایَعَهُ ثُمَّ بَایَعْتُهُ ۔

۱۰۹۷۔ محمد بن صباح' اسماعیل' عاصم' ابو عثمان فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمرؓ سے کہا جاتا کہ انہوں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی ہے' تو وہ ناراض ہو جاتے(۱) اور فرماتے کہ (ہجرت کر کے) میں اور حضرت عمرؓ دونوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' ہم نے آپ کو سوتا ہوا پایا' تو ہم گھر کو واپس چلے گئے' پھر مجھے حضرت عمرؓ نے بھیجا اور کہا کہ جا کر دیکھو کیا آپ بیدار ہو گئے ہیں؟ میں آپ کے پاس آیا اور اندر چلا گیا پھر میں نے آپ سے بیعت کی' پھر میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں' لہٰذا ہم دونوں دوڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' حضرت عمرؓ اندر چلے گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر میں نے بیعت کی۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ یُوسُفَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ اَبُوبَكْرٍ مِّنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَاَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَّسِیرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُخِذَ عَلَیْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَیْلًا فَاَحْثَثْنَا لَیْلَتَنَا وَیَوْمَنَا حَتّٰی قَامَ قَائِمُ الظَّهِیرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَاَتَیْنَاهَا وَلَهَا شَیْءٌ مِّنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَّعِی ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اَنْفُضُ مَاحَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ قَدْ اَقْبَلَ فِی غُنَیْمَةٍ یُّرِیدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِی اَرَدْنَا فَسَاَلْتُهُ لِمَنْ اَنْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ اَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِی غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ

۱۰۹۸۔ احمد بن عثمان' شریح بن مسلمہ' ابراہیم بن یوسف' ان کے والد ابو اسحاق حضرت براء (بن عازب) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے (میرے والد) عازب سے ایک کجاوہ خریدا' میں اس کجاوہ کو اٹھا کر ان کے ساتھ لے کر چلا' تو عازب نے حضرت ابو بکرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر (ہجرت) کی کیفیت پوچھی' حضرت ابو بکرؓ نے کہا ہم پر گماشتے مقرر تھے' پس ہم (غار ثور سے) رات کو نکلے اور ایک شب و روز تیز چلتے رہے' یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی ہمیں ایک چٹان نظر آئی ہم اس کے پاس آ گئے اور اس چٹان کا تھوڑا سا سایہ تھا' میں نے اپنی ایک پوستین جو میرے پاس تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بچھا دی' آپ اس پر لیٹ گئے میں ادھر ادھر دیکھنے کے لئے چلا تو میں نے ایک چرواہے کو دیکھا جو کچھ بکریاں لئے سامنے سے آ رہا تھا' اور وہ بھی اس چٹان کے سایہ کی تلاش میں آیا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے کہا فلاں کا' میں نے کہا تیری بکریوں میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا کیا تو دودھ دے سکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں! پھر اس نے ایک بکری پکڑی' میں

(۱) اس بات سے بظاہر چونکہ حضرت ابن عمرؓ کی اپنے والد حضرت عمرؓ پر فضیلت معلوم ہوتی ہے اس لیے اگر کوئی اس طرح کی بات کہتا تو آپ غصے ہو جایا کرتے تھے۔ آپ نے بتلایا کہ حقیقت صرف اتنی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بعد بیعت میں نے پہلے کر لی تھی، پھر حضرت عمرؓ نے کی، ورنہ ہجرت تو اکٹھے ہی تھی۔

انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّآءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّاتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلَهُ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِيْ اِثْرِنَا قَالَ الْبَرَآءُ فَدَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى اَهْلِهِ فَاِذَا عَآئِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَاَيْتُ اَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ اَنْتِ يَابُنَيَّةُ .

نے اس سے کہا کہ اس کا تھن صاف کر لے' پھر اس نے تھوڑا سا دودھ دوہا' میرے پاس کپڑے سے ڈھکا ہوا ایک برتن تھا' جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باندھ رکھا تھا میں نے اس دودھ میں پانی ڈالا یہاں تک کہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا' پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پی لیجئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر ہم نے (وہاں سے) کوچ کیا اور تلاش کرنے والے پیچھے پیچھے (آرہے) تھے' حضرت براء (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ ان کے گھر میں چلا گیا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) لیٹی ہوئی تھیں انہیں بخار آگیا تھا تو میں نے ان کے والد (حضرت ابو بکر) کو دیکھا کہ انہوں نے ان کا رخسار چوما اور پھر پوچھا بیٹی طبیعت کیسی ہے۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ وَلَيْسَ فِيْ اَصْحَابِهِ اَشْمَطُ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ فَغَطَفَهَا بِالْحِنَّآءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ اَسَنَّ اَصْحَابِهِ اَبُوْبَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّآءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَا لَوْنُهَا .

۱۰۹۹۔ سلیمان بن عبدالرحمٰن' محمد بن حمیر' ابراہیم بن ابی عبلہ' عقبہ بن وساج خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے اصحابہ میں کھچڑی بالوں والا سوائے حضرت ابو بکرؓ کے کوئی نہیں تھا' انہوں نے وسمہ کا خضاب لگایا' حیم' ولید' اوزاعی' ابو عبید' عقبہ بن وساج حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ حضرت ابو بکرؓ تھے' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی داڑھی پر مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا حتی کہ وہ تیز سرخ ہو گئی۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ اَبُوْ بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِيْ قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيْدَةَ رَثّٰى كُفَّارَ قُرَيْشٍ .

۱۱۰۰۔ اصبغ' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے (قبیلہ) کلب کی ایک عورت سے جس کا نام ام بکر تھا' نکاح کیا جب حضرت ابو بکرؓ نے ہجرت کی تو اسے طلاق دے دی' اس کے بعد ام بکر کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کر لیا' یہ وہی شاعر ہے جس نے یہ قصیدہ بدر میں مقتول کفار قریش کے مرثیہ میں کہا ہے۔

١) وَمَا ذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ
٢) مِنَ الشِّيْزِىْ تُزَيَّنُ بِالسَّنَام
٣) وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ
٤) مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشِّرْبِ الْكِرَام
٥) تُحَيِّىْ بِالسَّلَامَةِ اُمُّ بَكْرٍ
٦) وَهَلْ لِىْ بَعْدَ قَوْمِىْ مِنْ سَلَام !
٧) يُحَدِّثُنَا الرَّسُوْلُ بِاَنْ سَنَحْيَا!
٨) وَكَيْفَ حَيَاةُ اَصْدَاءٍ وَهَام !

اور قلیب بدر(۱) میں (وہ لوگ) نہیں رہے تھے (جو مالک تھے ان پیالوں کے جو) شیریں لکڑی کے ہوں اور اونٹ کے کوہان جو گوشت سے مزین ہوں اور قلیب بدر میں گانے والیاں اور شراب پینے میں شریک لوگ بھی نہیں رہے مجھے ام بکر سلامتی کے لئے دعائیں دیتی ہے حالانکہ میری قوم (کی ہلاکت) کے بعد میری سلامتی کہاں؟ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم سے کہتے ہیں کہ ہم دوبارہ زندہ ہوں گے حالانکہ ہڈیاں اور کھوپڑیاں کیسے زندہ ہو سکتی ہیں۔

١١٠١ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَاْسِىْ فَاِذَا اَنَا بِاَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ لَوْاَنَّ بَعْضَهُمْ طَاْطَاَ بَصَرَهٗ رَاٰنَا قَالَ اسْكُتْ يَا اَبَابَكْرٍ اِثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا .

۱۱۰۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، ثابت، انس، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار (ثور) میں تھا، جب میں نے اپنا سر اٹھایا تو لوگوں کے پاؤں دیکھے، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان میں سے کوئی اپنی نظر نیچی کرے تو ہمیں دیکھ لے گا، آپ نے فرمایا ابو بکر خاموش رہو (ہم) دو آدمی ہیں (مگر ہمارے ساتھ) اللہ تیسرا ہے۔

١١٠٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِىْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا .

۱۱۰۲۔ علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی (دوسری سند) محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور آپ سے ہجرت کے بارے میں دریافت کرنے لگا، تو آپ نے ارشاد فرمایا ارے ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے، کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کیا تو ان کا صدقہ دیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کیا تو ان کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے اس نے کہا، ہاں! آپ نے فرمایا کہ پانی پر لانے کے دن کیا تو ان کا دودھ دوھ کر فقیروں کو دیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا اب اگر تو سمندر پار بھی (جاکر) عمل کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے اعمال (کے ثواب) میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔

٤٦٠ بَاب مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ۴۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے

(۱) قلیب بدر یہ وہی کنواں ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بدر میں مرنے والے کفار مکہ کی لاشیں ڈالی گئیں تھیں۔

وسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْمَدِيْنَةَ .

اصحابہ کی مدینہ میں تشریف آوری کا بیان۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَانَا اَبُو اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَدِمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّ بِلَالٌ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۱۰۳۔ ابوالولید' شعبہ' ابواسحاق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے (مدینہ میں) ہمارے پاس مصعب بن عمیرؓ اور ابن ام مکتوم آئے تھے ان کے بعد عمار بن یاسر اور بلالؓ تشریف لائے تھے۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فِیْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلَ الْاِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِیْ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ.

۱۱۰۴۔ محمد بن بشارت' غندر' شعبہ' ابو اسحاق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس (مدینہ میں) سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیرؓ اور ابن مکتومؓ آئے تھے اور یہ دونوں حضرات لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے' پھر حضرت بلالؓ' سعدؓ اور عمار بن یاسر آئے پھر عمر بن خطابؓ بیس صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تشریف لائے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے اہل مدینہ کو کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم رنجہ فرمانے سے (خوشی کا یہ عالم تھا) کہ لونڈیاں تک یہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' اور جب آپ تشریف لائے تو میں (اس وقت) سبح اسم ربك الاعلیٰ مفصل کی چند سورتوں کے ساتھ پڑھ چکا تھا۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا اَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ ؎

۱) كُلُّ امْرِیءٍ مُصَبَّحٌ فِیْ اَهْلِهٖ
۲) وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ وَيَقُوْلُ ؎

۱۱۰۵۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' ہشام بن عروہ' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال کو بخار آگیا میں ان دونوں کے پاس گئی' اور میں نے کہا ابا جان طبیعت کیسی ہے؟ اور اے بلال تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کا یہ حال تھا کہ جب انہیں بخار چڑھتا تو وہ یہ شعر پڑھتے ؎

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت اس
کے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے

اور بلال کا بخار اترتا تو وہ زور زور سے یہ اشعار پڑھتے تھے ؎

اَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخَرٌ وَجَلِيْلُ
وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجِنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَطَفِيْلُ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا میں کوئی رات وادی (مکہ)
میں گزار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل گھاس ہو
اور مجنہ نامی چشمے پر کب پہنچوں گا اور مجھے شامہ
اور طفیل نامی پہاڑیاں کبھی دکھائی دیں گی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور یہ حالت آپ کو بتائی، تو آپ نے یہ دعا فرمائی اے خدا مدینہ ہمیں محبوب بنادے جیسا کہ مکہ سے ہمیں محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، اس کی آب و ہوا کو صحت بخش بنادے، اس کے مد اور صاع (دو پیمانہ ہیں) میں ہمارے لئے برکت دے اور اس کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ (۱) بھیج دے۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ اَخْبَرَهٗ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاٰمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهٗ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَابَعَهٗ اِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهٗ.

۱۱۰۶۔ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عروہ، عبید اللہ بن عدی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس آیا (دوسری سند) بشر بن شعیب، ان کے والد، زہری، عروہ بن زبیر، عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس آیا تو انہوں نے تشہد پڑھا پھر فرمایا امابعد! اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سچا مذہب دے کر بھیجا ہے اور میں ان میں سے تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت پر لبیک کہی اور جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اس پر ایمان لائے، پھر میں نے دو ہجرتیں کیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف حاصل کیا، اور آپ سے بیعت کی، بخدا نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی نہ آپ کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا اسحاق قلبی نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّاَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ بِمِنًى فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ

۱۱۰۷۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، مالک (دوسری سند) یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف اپنے گھر واپس جا رہے تھے اور وہ اس وقت حضرت عمر کے ساتھ ان کے آخری حج میں منیٰ میں مقیم تھے، تو میں انہیں (راستہ میں) مل گیا انہوں نے مجھ سے کہا

(۱) جحفہ مدینہ سے سات منزلوں کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے اس وقت یہ جگہ یہودیوں کا مسکن تھی۔

حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِيْ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاءَ النَّاسِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تُمْهِلَ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُالْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِاَهْلِ الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِيْ رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ فِيْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ .

کہ (حضرت عمر نے لوگوں کے سامنے موسم حج میں وعظ کا ارادہ فرمایا تو) میں نے ان سے کہا اے امیر المومنین! حج میں ہر قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں' میری رائے یہ ہے کہ آپ انہیں چھوڑ دیں' (یعنی انہیں وعظ نہ فرمائیں) حتی کہ آپ مدینہ چلیں (تو وہاں وعظ فرمایئے) کیونکہ وہ دار ھجرت اور دار السنتہ ہے وہاں آپ کو سمجھ دار شریف اور عقل مند حضرات ملیں گے' جو آپ کی بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے' لہذا حضرت عمر نے یہ رائے پسند فرمائی اور فرمایا سب سے پہلے میں مدینہ ہی میں جا کر وعظ کہوں گا۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآئِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَلَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنٰى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكٰى عُثْمَانُ عِنْدَ نَا فَمَرَّضْتُهٗ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ اَثْوَابِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ قَالَتْ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ؟ قَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَآءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا لَهُ الْخَيْرَ وَمَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ قَالَتْ فَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ .

۱۱۰۸۔ موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' خارجہ بن زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام علاء نے جوان عورتوں میں سے ہیں' جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی' فرمایا کہ جب انصار نے مہاجرین کی سکونت کے سلسلہ میں قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ان کے حصہ میں آئے وہ کہتی ہیں کہ پھر عثمان ہمارے یہاں بیمار ہو گئے' تو میں نے ان کی بیماری میں دیکھ بھال کی' حتی کہ ان کا انتقال ہو گیا ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں چھوڑ دیا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو میں نے عثمان کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے ابو سائب تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو' میں شہادت دیتی ہوں کہ یقیناً اللہ نے تمہیں نوازا ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں نوازا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' میں نہیں جانتی لیکن اگر ان پر نوازشیں نہ ہوں تو کون ہے (جس پر نوازشیں ہوں) آپ نے فرمایا' دیکھو! عثمان کا تو بخدا انتقال ہو گیا' اور میں ان کے بارے اچھی امیدیں رکھتا ہوں' اور بخدا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ (اللہ کے یہاں) کیا معاملہ ہو گا' وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا آج کے بعد میں کسی کی تقدیس نہیں کروں گی' وہ کہتی ہیں کہ مجھے اس بات سے کافی رنج ہوا' پھر میں سو گئی تو مجھے خواب میں عثمان بن مظعون کی ایک نہر آئی جو بہہ رہی تھی' میں نے آپ کو آکر بتایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل (نیک) ہے۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ.

۱۱۰۹۔ عبید اللہ بن سعید ' ابواسامہ ' ہشام ' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ' وہ فرماتی ہیں کہ بعاث کے دن کو اللہ تعالٰے نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فائدہ کے لئے پہلے سے معین فرمایا تھا (یعنی ان لوگوں کے اسلام لانے کا یہ ذریعہ بنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو ان کی جماعت میں پھوٹ پڑ چکی تھی اور ان کے سردار مارے جا چکے تھے۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّاِنَّ عِيْدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ .

۱۱۱۰۔ محمد بن مثنیٰ ' غندر ' شعبہ ' ہشام ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن حضرت عائشہؓ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حضرت ابو بکرؓ بھی اندر گئے ' اس وقت حضرت عائشہؓ کے پاس دو لڑکیاں ان رجزیہ اشعار کو گا رہی تھی جو انصار نے جنگ بعاث میں کہے تھے ' تو حضرت ابو بکر نے دو مرتبہ کہا شیطانی راگ اور آنحضرت کے قریب ' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں رہنے دو اے ابو بکر دیکھو ' ہر قوم میں خوشی کا دن ہوتا ہے اور یہ ہماری خوشی کا دن ہے۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضَّبُعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِيْ عِلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِ و بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَاءِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَآءُوْا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاءُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ

۱۱۱۱۔ مسدد ' عبدالوارث (دوسری سند) اسحاق بن منصور ' عبد الصمد ' ان کے والد ' ابوالتیاح ' یزید بن حمید ضبعی ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اعالی مدینہ میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں قیام فرمایا ' آپ وہاں چودہ دن رہے ' پھر آپ نے بنو النجار کی جماعت کو بلا بھیجا تو وہ ہتھیار سجا کر آئے ' حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اب بھی میری آنکھوں میں وہ نقشہ پھر رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آپ کے پیچھے (اپنی سواری پر) حضرت ابو بکرؓ اور بنو نجار کی جماعت آپ کو گھیرے میں لئے ہوئے تھی یہاں تک کہ آپ نے اپنا اسباب ابو ایوب کے احاطہ میں اتار دیا ' حضرت انس کہتے ہیں کہ جہاں نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں نماز پڑھ لیتے اور (بعض اوقات) بکریوں کے باڑہ میں بھی نجاست سے ایک طرف ہو کر پڑھ لیتے ' پھر آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور بنو نجار کو بلا بھیجا ' جب وہ آگئے تو آپ نے فرمایا اے بنو نجار تم اپنے

فَاَرسَلَ اِلٰی مَلَاءِ بَنِی النَّجَّارِ فَجَآءُ وْا فَقَالَ یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ حَآئِطَکُمْ ھٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللّٰہِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ قَالَ فَکَانَ فِیْہِ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ کَانَتْ فِیْہِ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَکَانَتْ فِیْہِ خِرَبٌ وَکَانَ فِیْہِ نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّیَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَۃَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَا دَتَیْہِ حِجَارَۃً قَالَ جَعَلُوْا یَنْقُلُوْنَ ذَاکَ الصَّخْرَ وَھُمْ یَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَھُمْ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَاخَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃْ۔

اس باغ کو میرے ہاتھ بیچ ڈالو' توانہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم! ہم اس کی قیمت اللہ کے یہاں ثواب کی شکل میں لیں گے' حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس جگہ یہ چیزیں تھیں جو میں تمہیں بتاتا ہوں یعنی مشرکوں کی قبریں' وہاں ویرانہ بھی تھا البتہ کچھ درخت خرما کے بھی تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبریں تو حکم دے کر کھدواڈالیں' اور ویرانہ کو برابر کرادیا اور درختوں کو کٹواڈالا' پھر صحابہؓ نے مسجد کے قبلہ کی جانب ان درختوں کو ایک قطار میں نصب کر دیا اور اس کے بیچ میں پتھر رکھ دیئے' حضرت انس کہتے ہیں کہ صحابہؓ پتھر ڈھورہے تھے اور جزر پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ کہہ رہے تھے اے خدا عیش تو آخرت کا ہے انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

٤٦١ بَاب اِقَامَۃِ الْمُھَاجِرِ بِمَکَّۃَ بَعْدَ قَضَآءِ نُسُکِہٖ ۔

باب ۴۶۱۔ مہاجر کا مکہ میں حج ادا کرنے کے بعد ٹھہرنے کا بیان۔

١١١٢۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ حَمْزَۃَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَیْدِ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ یَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ اُخْتِ النَّمِرِ مَاسَمِعْتَ فِیْ سُکْنٰی مَکَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَآءَ بْنَ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُھَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ ۔

۱۱۱۲۔ ابراہیم بن حمزہ حاتم' عبدالرحمٰن بن حمید زہری سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے سائب بن اخت نمر سے دریافت کیا کہ تم نے (مہاجر کے لئے بعد حج) مکہ میں ٹھہرنے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر کو طواف صدر کے بعد تین دن مکہ میں ٹھہرنے کی اجازت ہے (۱)۔

٤٦٢ بَاب۔

باب ۴۶۲۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

١١١٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَاعَدُّوْا مِنْ مَّبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِہٖ مَاعَدُّوْا اِلَّا مِنْ مَقْدَمِہِ الْمَدِیْنَۃَ۔

۱۱۱۳۔ عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز' ان کے والد' سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے (سنہ تاریخ) کا شمار نہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کیا نہ وفات سے بلکہ آپ کے مدینہ تشریف لانے سے کیا۔

١١١٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ

۱۱۱۴۔ مسدد' یزید بن زریع' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نماز دو دو رکعت

(۱) فتح مکہ سے پہلے جب تک ہجرت واجب تھی اس وقت تک مہاجرین کیلئے مکہ میں سکونت اختیار کرنے اور اسے مستقل اپنا وطن بنانے سے ممانعت تھی، اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد صرف تین دن تک ٹھہرنے کی اجازت تھی، حدیث میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَا لنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاُوْلٰى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ .

فرض ہوئی تھی' پھر آپ نے ہجرت فرمائی تو چار چار رکعت فرض ہو گئی' اور سفر کی نماز پہلی حالت پر باقی رکھی گئی ہے' عبدالرزاق نے معمر سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٤٦٣ بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ .

باب ۴۶۳۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اے خدا میرے صحابہ کی ہجرت کو قبول فرما اور جو لوگ (بغیر ہجرت) مکہ میں انتقال کر گئے تھے ان کے لئے آپ کے کڑھنے کا بیان۔

١١١٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَّرَضٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَاتَرٰى وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ يَاسَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اَجَرَكَ اللّٰهُ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ

۱۱۱۵۔ یحییٰ بن قزعہ' ابراہیم' زہری' عامر بن سعدؓ بن مالک اپنے والد (حضرت سعد) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس میں میرے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری تکلیف کی شدت کا حال آپ کو معلوم ہی ہے' میں مالدار آدمی ہوں' سوائے ایک لڑکی کے میرا کوئی وارث نہیں ہے' تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد' تہائی مال خیرات کر دو اور تہائی بھی بہت ہے' تم اپنی اولاد کو مال دار چھوڑ جاؤ' تو اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں' احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ الفاظ بھی روایت کئے ہیں کہ جو کچھ بھی تم لوجہ اللہ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا ثواب عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بی بی کے منہ میں رکھو اس پر بھی ثواب ملے گا' میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد مکہ میں تنہا چھوڑ دیا جاؤں گا' آپ نے فرمایا تم چھوڑے نہ جاؤ گے اگر چھوڑے بھی گئے' تو مقصود تو حاصل ہو تا رہے گا کہ تم جو عمل بھی محض لوجہ اللہ کرو گے تو اس کی وجہ سے تمہارا درجہ اور تمہاری عزت زیادہ ہوتی رہے گی' اور امید ہے کہ تم میرے بعد تک زندہ رہو گے' حتیٰ کہ کچھ لوگوں کو تم سے نفع پہنچے گا کچھ کو ضرر' اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو قبول فرما اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ فرما' لیکن قابل رحم تو سعد بن خولہ ہے'

اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ان کی وفات پر افسوس فرمایا کرتے تھے احمد بن یونس اور موسیٰ نے ابراہیم سے ان تذر ورثتك نقل کیا ہے۔

٤٦٤ بَاب كَيْفَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ جُحَيْفَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِى الدَّرْدَآءِ .

باب ۴۶۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنے اصحاب کے درمیان اخوت قائم کرائی عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کرایا جب کہ ہم مدینہ میں آئے اور ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کے درمیان بھائی چارگی قائم کرائی۔

١١١٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُّنَاصِفَهٗ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِىْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِىْ عَلَى السُّوْقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَّعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَاسُقْتَ فِيْهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ .

۱۱۱۶۔ محمد بن یوسف، سفیان، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف جب مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخات قائم کر دی، سعد نے ان سے درخواست کی کہ میری بیویوں اور میرے مال کو آدھا آدھا بانٹ لو، تو عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے گھر والوں اور مال میں برکت عطا فرمائے مجھے بازار بتادو، وہاں عبدالرحمٰن کو (تجارت کر کے) نفع میں کچھ پنیر اور کچھ گھی ملا چند دن کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان پر زردی کا کچھ اثر دیکھا، تو آپ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک انصاری خاتون سے نکاح کر لیا ہے، آپ نے فرمایا کہ تم نے کتنا مہر دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک گٹھلی برابر سونا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری سے ہو۔

٤٦٥ بَاب ـ

باب ۴۶۵۔ یہ باب عنوان سے خالی ہے

١١١٧ ـ حَدَّثَنِىْ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهٗ مَقْدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ يَسْاَلُهٗ عَنْ اَشْيَآءَ فَقَالَ اِنِّىْ

۱۱۱۷۔ حامد بن عمر بشر بن مفضل، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کی خبر جب عبداللہ بن سلام کو پہنچی تو انہوں نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات کئے

سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ مَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يُنْزَعُ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ؟ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهٖ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِّنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِالْحُوْتِ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ مَآءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْاَلْهُمْ عَنِّيْ قَبْلَ اَنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ فَجَآءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ اَخَافُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ.

اور کہا میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کروں گا کہ جنہیں نبی کے سوائے کوئی نہیں جانتا' سب سے پہلی قیامت کی علامت کیا ہے؟ اور سب سے پہلی غذا جسے اہل جنت کھائیں کیا ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ بچہ (کبھی) باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور (کبھی) ماں کے؟ آپ نے فرمایا جبریل نے مجھے ابھی ان کا جواب بتلایا ہے' ابن سلام نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے خصوصی دشمن ہیں' آپ نے فرمایا قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی' اور اہل جنت کی سب سے پہلی غذا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا ہوگا' اور رہا بچہ کا معاملہ تو جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب آجائے تو بچہ باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کا نطفہ مرد کے نطفہ پر غالب آجائے تو بچہ عورت کا مشابہ ہوتا ہے' انہوں نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ (پھر) کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی بڑی افترا پرداز قوم ہے' میرے اسلام لانے کا انہیں علم ہونے سے پہلے آپ ان سے میرے بارے میں دریافت کیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہود کو بلوا بھیجا جب وہ آگئے تو آپ نے یہ) فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہم میں سب سے بہتر اور بہترین آدمی کے لڑکے ہم میں سب سے افضل اور افضل کے لڑکے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ تو اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائیں تو کیا تم بھی ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا اللہ انہیں اس سے محفوظ رکھے' آپ نے دوبارہ یہی فرمایا تو انہوں نے وہی جواب دیا' پھر عبداللہ بن سلام ان کے سامنے (باہر) نکل آئے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ تو یہودیوں نے کہا یہ ہم میں سب سے بدتر اور بدتر کی اولاد ہیں' اور ان کی برائیاں بیان کرنے لگے' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ان سے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا الْمِنْهَالِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِّيْ دَرَاهِمَ فِي السُّوْقِ نَسِيْئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ

۱۱۱۸۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو' ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے ایک ساجھی نے چند اشرفیاں بازار میں ادھار فروخت کیں' تو میں نے کہا سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ اس نے جواب دیا سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے انہیں

اَیَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِی السُّوْقِ فَمَا عَابَهٗ اَحَدٌ فَسَاَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَایَعُ هٰذَا الْبَیْعَ فَقَالَ مَاکَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَیْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَّمَا کَانَ نَسِیْئَةً فَلَا یَصْلُحُ وَالْقَ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ کَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهٗ وَقَالَ سُفْیَانُ مَرَّةً وَقَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَنَحْنُ نَتَبَایَعُ وَقَالَ نَسِیْئَةً اِلَی الْمَوْسِمِ اَوِالْحَجِّ.

(بھرے) بازار میں فروخت کیا تو کسی نے بھی برا نہیں سمجھا تو میں نے حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے مدینہ) آئے اور ہم اس قسم کی بیع و شرا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا (سونے چاندی میں) معاملہ دست بدست ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو ادھار ہو تو جائز نہیں، اور تم زید بن ارقم کے پاس جا کر بھی دریافت کر لو کیونکہ وہ ہم میں بڑے تاجر ہیں، تو میں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا تو انہوں نے بھی براء بن عازب جیسا جواب دیا اور کبھی سفیان نے یہ الفاظ روایت کئے کہ قدم علینا النبی صلی الله علیه وسلم المدینته ونحن نتبایع وقال نسیئته إلی الموسم او الحج۔

٤٦٦ بَاب اِتْیَانِ الْیَهُوْدِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ هَادُوْا صَارُوْا یَهُوْدَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ.

باب ۴۶۶۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے پاس یہودیوں کے آنے کا بیان ہادوا کے معنی ہیں یہودی ہوں گے لیکن (قرآن میں جو) ھدنا ہے اس کے معنے ہیں ہم نے توبہ کی ہائد توبہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔

١١١٩ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِیَ الْیَهُوْدُ .

۱۱۱۹۔ مسلم بن ابراہیم، قرہ، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دس یہودی(۱) بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سارے یہودی مسلمان ہو جاتے۔

١١٢٠ ـ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ اَوْمُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْغُدَانِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعُمَیْسٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَاِذَا اُنَاسٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ یُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَآءَ وَیَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِهٖ فَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ .

۱۱۲۰۔ احمد یا محمد بن عبید اللہ غدانی، حماد بن اسامہ، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن کی عزت و تکریم کرتے اور اس دن روزہ رکھتے دیکھا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس دن روزہ رکھنے کے (یہود سے) زیادہ حق دار ہیں، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے روزہ کا حکم دیا۔

١١٢١ ـ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ

۱۱۲۱۔ زیاد بن ایوب، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس

(۱) اس سے بڑے بڑے دس متعین یہودی مراد ہیں، ان میں سے صرف دو مسلمان ہوئے تھے عبد اللہ بن سلام، عبد اللہ بن صوریا باقی مسلمان نہیں ہوئے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْفَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ تَعْظِيْمًا لَّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِصَوْمِهٖ.

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا' تو یہودیوں سے اس کی وجہ پوچھی گئی' انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غالب کیا تھا اس لئے ہم اس کی تعظیم میں اس دن روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہ نسبت تمہارے ہم حضرت موسیٰ کے زیادہ قریب ہیں پھر آپ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

١١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ كَانَ يُسْدِلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُ وْسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ رَاْسَهٗ.

۱۱۲۲۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں مانگ نہیں نکالتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس معاملہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہ ہوتا تھا تو اس بارے میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مانگ نکالنے لگے۔

١١٢٣ - حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلْ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّاُوْهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ.

۱۱۲۳۔ زیادہ بن ایوب' ہشیم' ابوبشر' سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی میں جنہوں نے تورات کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور بعض پر ایمان لے آئے اور بعض سے کفر کیا۔

٤٦٧ بَاب اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب ۴۶۷۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اسلام کا بیان۔(۱)

١١٢٤ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِيْ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنَّهٗ تَدَاوَلَهٗ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَّبٍّ اِلٰى رَبٍّ.

۱۱۲۴۔ حسن بن عمر بن شقیق' معتمر' ان کے والد' ابو عثمان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں دس سے اوپر مالکوں کے قبضہ میں ایک ایک کر کے بدلتا رہا۔

(۱) حضرت سلمان فارسیؓ نے بڑی لمبی عمر پائی، اڑھائی سو سال تو اتفاقی بات ہے، بعض نے ساڑھے تین سو سال کا قول بھی ذکر کیا ہے۔

١١٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ آنَا مِنْ رَّامَ هُرْمُزَ.

١١٢٦۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مَدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيْسٰى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ .

۱۱۲۵۔ محمد بن یوسف' سفیان' عوف' ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلمان فارسی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں رام ہر مز (شہر) کا رہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶۔ حسن بن مدرک' یحییٰ بن حماد' ابو عوانہ' عاصم احول' ابو عثمان' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (بن مریم علیہما السلام) اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو سال کا زمانہ ہے۔

سولھواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ الْمَغَازِیْ

۴٦۸ بَاب غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ اَوِالْعُسَيْرَةِ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ اَوَّلَ مَاغَزَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْوَآءَ ثُمَّ بَوَاطَ ثُمَّ الْعَشِيْرَةَ .

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ كُنْتُ اِلٰی جَنْبِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَاَيُّهُمْ كَانَتْ اَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ اَوِالْعُشَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ .

۴٦۹ بَاب ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّقْتَلُ بِبَدْرٍ.

۱۱۲۸۔حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ صَدِيْقًا لِّاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ اُمَيَّةُ اِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلٰی اُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰی اُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِاُمَيَّةَ انْظُرْلِيْ سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهٖ قَرِيْبًا

سولھواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات

باب ۴٦۸۔ جنگ عشیرہ یا عسیرہ کا بیان ابن اسحاق کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابواء کا غزوہ کیا پھر بواط کا پھر عشیرہ کا۔

۱۱۲۷۔ عبداللہ بن محمد' وہب' شعبہ' ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ ابواسحٰق زید بن ارقم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اکرم نے کتنے غزوات کئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا انیس، پھر پوچھا گیا آپ نے کتنی مرتبہ رسول اکرم کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے؟ جواب دیا سترہ میں' ابواسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ سب سے پہلے کون سا غزوہ واقع ہوا تھا؟ فرمایا عسیرہ یا عشیرہ' شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہی بات قتادہ سے دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ عشیرہ۔

باب ۴٦۹۔ بدر کے مقتولین کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا۔

۱۱۲۸۔ احمد بن عثمان' شریح بن مسلمہ' ابراہیم بن یوسف' یوسف بن اسحٰق' ابواسحٰق سبیعی سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن میمون نے مجھ سے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو میں نے کہتے ہوئے سنا کہ سعد بن معاذ اور امیہ بن خلف کے درمیان گہری دوستی تھی' امیہ جب مدینہ آتا تو سعد کے مکان پر اترتا اور سعد بن معاذ جب مکہ تشریف لے جاتے تو امیہ کے یہاں قیام فرماتے' ہجرت کے بعد جب رسول اکرم مکہ سے تشریف لے آئے تو سعد بن معاذ ایک مرتبہ عمرہ کے لئے مدینہ سے مکہ گئے' اور حسب سابق امیہ کے یہاں مقیم ہوئے اور فرمانے لگے امیہ مجھے کوئی سکون اور تنہائی کا وقت بتانا تاکہ میں اطمینان سے کعبہ کا طواف کر سکوں' چنانچہ امیہ دوپہر کے وقت سعد

مِّنْ نِّصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ يَا اَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ اَلَا اَرَاكَ تَطُوْفُ بِمَكَّةَ اٰمِنًا وَّ قَدْ اٰوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ تَنْصُرُوْنَهُمْ وَتُعِيْنُوْنَهُمْ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّكَ مَعَ اَبِيْ صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ اِلٰى اَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ وَّرَفَعَ صَوْتَهٗ عَلَيْهِ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَّنَعْتَنِيْ هٰذَا لَاَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ اَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيْقَكَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ اُمَيَّةُ لَاتَرْفَعْ صَوْتَكَ يَاسَعْدُ عَلٰى اَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ اَهْلِ الْوَادِيْ فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَااُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِيْ فَفَزِعَ لِذٰلِكَ اُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا فَلَمَّا رَجَعَ اُمَيَّةُ اِلٰى اَهْلِهٖ قَالَ يَا اُمَّ صَفْوَانَ اَلَمْ تَرَيْ مَاقَالَ لِيْ سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ بِمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ اُمَيَّةُ وَاللّٰهِ لَا اَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرِ نِ اسْتَنْفَرَ اَبُوْجَهْلٍ النَّاسَ قَالَ اَدْرِكُوْا عِيْرَ كُمْ فَكَرِهَ اُمَيَّةُ اَنْ يَّخْرُجَ فَاَتَاهُ اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ يَآ اَبَا صَفْوَانَ اِنَّكَ مَتٰى مَايَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَاَنْتَ سَيِّدُ اَهْلِ الْوَادِيْ تَخَلَّفُوْا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ اَبُوْجَهْلٍ حَتّٰى قَالَ اَمَّا اِذَا غَلَبْتَنِيْ فَوَاللّٰهِ لَاَشْتَرِيَنَّ اَجْوَدَ بَعِيْرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ اُمَيَّةُ يَا اُمَّ

کو ہمراہ لے کر گھر سے چلا' راستہ میں ابو جہل نے دونوں کو دیکھ کر پوچھا اے صفوان (امیہ) تمہارے ساتھ کون ہے؟ امیہ نے جواب دیا یہ سعد ہیں ابو جہل سعد کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کیسے بے خوف ہو کر مکہ میں پھرتے اور طواف کرتے ہو' میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور تم نے دین بدلنے والوں کو اپنے ملک میں اطمینان سے رہنے کا موقعہ دیا ہے اور ان کی مدد و حمایت بھی کر رہے ہو' خدا کی قسم اگر تم ابو صفوان کے ہمراہ نہ ہوتے تو اپنے گھر والوں تک سلامت نہیں لوٹ سکتے تھے' حضرت سعد نے ابو جہل کو بلند آواز سے جواب دیا خدا گواہ ہے اگر تو نے مجھے طواف سے روکا تو یاد رکھ میں تیرا وہ راستہ روک دوں گا جو اس سے بھی زیادہ تجھ پر گراں گزرے گا' (۱) یعنی تو مدینہ سے شام کی طرف نہ جا سکے گا' امیہ نے حضرت سعد سے کہا یہ ابو الحکم مکہ کے سردار ہیں ان سے آہستہ بات کرو' سعد نے کہا اے امیہ! اب زیادہ حمایت نہ کر خدا کی قسم میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تیرے قاتل ہیں' تو ان کے ہاتھ سے مارا جائے گا' امیہ نے پوچھا کیا مکہ میں مارا جاؤں گا؟ سعد نے کہا میں صرف اتنا ہی جانتا ہوں' امیہ اس اطلاع سے بہت گھبرایا اور اپنی بیوی سے جا کر کہا اے ام صفوان! تجھ کو کچھ معلوم ہے سعد میرے متعلق کیا کہتے ہیں' بیوی نے پوچھا کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا یہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم نے اپنے اصحاب کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے' میں نے پوچھا کہاں؟ تو کہا یہ مجھے معلوم نہیں غرض امیہ نے قسم کھائی کہ اب میں مکہ سے باہر نہیں جاؤں گا (۲) پھر جب جنگ بدر کا وقت آیا تو ابو جہل نے مکہ والوں سے کہا لوگو! لڑائی کے لئے نکلو اور اپنے قافلہ کو بچاؤ مگر امیہ نے نکلنے میں خطرہ محسوس کیا اور پس و پیش کی' ابو جہل نے اسے مجبور کرتے ہوئے کہا امیہ! تم سردار مکہ ہو

(۱) مکہ کے لوگ شام کی طرف تجارت کیلئے جاتے تھے اور ان کا راستہ مدینہ سے ہو کر گزرتا تھا چونکہ مکہ والوں کی معاش کا دار و مدار شام سے تجارت پر تھا، اس لیے قدرتی طور پر یہ بندش ان کی موت و زندگی کا سوال بن جاتی۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو الفاظ بھی نکلتے تھے وہ سچے ہوتے تھے اور ان کی صداقت کا قریش نے ہمیشہ تجربہ کیا تھا، یہ تو محض ایک ضد تھی کہ آپ کی مخالفت سے باز نہیں آتے تھے، شعوری طور پر وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی جانتے تھے، یہی وجہ تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سنتے ہی امیہ گھبرا گیا اور مکہ سے باہر نہ جانے کا عہد کر لیا۔

صَفْوَانَ جَهِّزِيْنِي فَقَالَتْ لَهُ يَآ اَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيْتَ مَا قَالَ لَكَ اَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا اُرِيْدُ اِلَّا اَنْ اُجُوْزَ مَعَهُمْ اِلَّا قَرِيْبًا فَلَمَّا خَرَجَ اُمَيَّةُ اَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا عَقَلَ بَعِيْرَهٗ فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتّٰى قَتَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِبَدْرٍ .

اگر لوگوں نے تم کو نکلتے نہ دیکھا تو کوئی بھی نہ نکلے گا' غرض ابو جہل کے اصرار سے مجبور ہو کر امیہ نے کہا خیر جب تو نہیں مانتا تو خدا کی قسم ایک نہایت تندرست اور تیز رفتار اونٹ ایسا خریدوں گا کہ جس کی مکہ میں کوئی نظیر نہ نکلے' اس کے بعد امیہ نے بیوی سے کہا ام صفوان' سفر کا سامان تیار کر دو' بیوی نے کہا ابو صفوان! کیا تم اپنے مدینہ والے بھائی سعد کا کہنا بھول گئے' امیہ نے کہا میں بھولا نہیں ہوں، صرف تھوڑی دیر تک ان کے ساتھ جاؤں گا' آخر امیہ نکلا مگر راستہ میں ہر منزل پر اپنے اونٹ کو قریب ہی باندھتا اس کی احتیاط کا یہ سلسلہ جاری رہا حتی کہ بدر کے دن اسے اللہ نے قتل کیا۔

٤٧٠ بَاب قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اِذْتَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْآ اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذْيَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمُ الْاٰيَةُ .

باب ۴۷۰۔ قصہ غزوہ بدر' فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک بدر کے دن اللہ نے تمہاری مدد فرمائی جس وقت تم کمزور تھے پس تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے شکر گزار ہو' جب اے پیغمبر تم ایمان والوں سے کہہ رہے تھے کہ تمہارے لئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لئے اتار دے بلکہ اگر تم صبر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور کافر تم پر حملہ آور ہوں تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار نشان شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا' اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی مدد کا وعدہ کیا ہے وہ تمہارے دلوں کی خوشی اور اطمینان کے لئے کیا ہے ورنہ مدد اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا زبردست حکمت والا ہے تاکہ اللہ کافروں کے گروہ کو ہلاک کر دے اور وہ خائب و خاسر ہو کر لوٹ جائیں (آل عمران) اور وحشی (قاتل امیر حمزہ) نے کہا کہ بدر کے دن حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا اور اللہ کا قول کہ جب اللہ تعالیٰ نے دو جماعتوں سے ایک کا تم سے وعدہ کیا آخر تک۔

١١٢٩ ۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

۱۱۲۹۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب' اپنے والد کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ میں ہر

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ .

اس لڑائی میں جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے علاوہ جنگ تبوک کے پیچھے نہیں رہا' رہ گئی جنگ بدر، تو وہ اتفاقیہ طور پر واقع ہو گئی تھی' لڑائی کرنے کی نیت نہیں تھی' چنانچہ جو لوگ پیچھے رہ گئے ان پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا اس وقت تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے قافلہ کے خیال سے نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت مسلمانوں کی ان کے دشمنوں سے مڈبھیڑ کر دی۔

٤٧١ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَالشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ .

باب ۴۷۱۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے اس نے تمہاری فریاد کو سن لیا پھر فرمایا میں مسلسل ایک ہزار فرشتے بھیج کر تمہاری امداد کروں گا اور مدد جو اللہ نے کی وہ صرف تم کو خوش کرنے اور تمہارے اطمینان قلب کے لئے تھی ورنہ اصلی فتح تو خدا ہی کی طرف سے ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والا ہے یہ وہ وقت تھا جب کہ اللہ تم کو بے ڈر بنانے کے لئے تم پر اونگھ ڈال رہا تھا اور آسمان سے تمہارے پاک کرنے کو پانی برسایا تاکہ تم سے شیطان کا وسوسہ دور کر دے' اور تمہارے دل محکم ہو جائیں اور تم ثابت قدم رہ سکو' اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تمہارے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم جا کر مسلمانوں کا دل مضبوط کرو میں ابھی کافروں کے دل میں رعب بٹھائے دیتا ہوں تم ان کی گردنوں اور جوڑ جوڑ پر مار لگانا' ان کی یہی سزا ہے' کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے خلاف کیا اور جو کوئی اللہ اور رسول کی مخالفت کرے گا اس کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

١١٣٠ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ

۱۱۳۰۔ ابو نعیم' اسرائیل بن یونس' مخارق بن عبداللہ بجلی' طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود سے سنا وہ

ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَشْهَدًا لَاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ .

فرماتے تھے میں نے مقداد بن اسود کی ایک ایسی بات دیکھی ہے کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتی تو اس کے مقابلہ میں دنیا کی کسی نعمت کو محبوب نہ رکھتا، وہ بات یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی رغبت دلا رہے تھے کہ اتنے میں مقداد آگئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس طرح نہیں کہیں گے جیسے موسیٰ کی قوم نے کہہ دیا تھا کہ تو اور تیرا خدا جا کر قوم عمالقہ سے لڑے بلکہ ہم آپ کے داہنے بائیں آگے اور پیچھے سے لڑیں گے ' ابن مسعود فرماتے ہیں کہ مقداد کے یہ کہتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک روشن ہو گیا اور مقداد کی اس گفتگو سے آپ خوش ہو گئے۔

١١٣١ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ.

۱۱۳۱۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب 'عبدالوہاب' خالد' عکرمہ 'عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنا وعدہ اور اقرار پورا فرمایا' اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ ہم پر کافر غالب ہو جائیں تو پھر زمین میں تیری عبادت نہیں ہو گی ابھی آپ نے اتنا ہی فرمایا تھا کہ حضرت ابو بکر نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بس کیجئے اس کے بعد آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لائے عنقریب کافر شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

٤٧٢ بَاب۔

باب ۴۷۲۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

١١٣٢ـ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنَ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْكَرِيْمِ اَنَّهٗ سَمِعَ مِقْسَمًا مَّوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ .

۱۱۳۲۔ ابراہیم بن موسیٰ 'ہشام' ابن جریج' عبدالکریم بن مالک' مقسم (غلام عبداللہ بن حارث) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس آیت لایستوی القاعدون من المومنین الخ سے مراد یہ ہے کہ جنگ بدر میں شامل ہونے والے اور گھروں میں بیٹھے رہنے والے مرتبہ میں برابر نہیں ہو سکتے۔

٤٧٣ بَاب عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ .

باب ۴۷۳۔ شرکاء جنگ بدر کی تعداد کا بیان۔

١١٣٣ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ .

۱۱۳۳۔ مسلم بن ابراہیم 'شعبہ 'ابواسحاق' براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ ابن عمر بدر کی لڑائی میں چھوٹے خیال کئے گئے (یعنی لڑائی میں شامل نہیں کئے گئے)

١١٣٤ ـ حَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلٰى سِتِّيْنَ وَالْاَنْصَارُ نَيِّفًا وَّاَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ.

۱۱۳۴۔ محمود' وہب' شعبہ' ابواسحاق' حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور ابن عمرؓ دونوں کو بدر کی جنگ میں کم سن سمجھا گیا اور اس لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ اوپر تھی اور دو سو چالیس سے کچھ اوپر انصار تھے جو مدینہ کے باشندے تھے۔

١١٣٥ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّهُمْ كَانُوْا عِدَّةَ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَآءُ لَاوَاللّٰهِ مَاجَاوَزَمَعَهُ النَّهَرَ اِلَّا مُؤْمِنٌ.

۱۱۳۵۔ عمرو بن خالد' زہیر بن معاویہ' ابواسحاق براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ جنگ بدر میں حاضر ہونے والے ان اصحاب طالوت کے برابر تھے جو نہر سے پار اتر گئے تھے' اور وہ تین سو دس آدمیوں سے کچھ زیادہ تھے' حضرت براء کہتے ہیں خدا کی قسم طالوت کے ساتھیوں میں وہی لوگ نہر پار کر سکے جو ایماندار تھے۔

١١٣٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ اَنَّ عِدَّةَ اَصْحَابِ بَدْرٍ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثِمِائَةٍ.

۱۱۳۶۔ عبداللہ بن رجاء' اسرائیل' ابواسحاق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کہا کرتے تھے کہ بدری تین سو دس آدمیوں سے کچھ زیادہ تھے اور تقریباً اصحاب طالوت کے برابر تھے' اور جو اس کے ساتھ نہر کے پار اتر گئے تھے اور وہ سب ایمان والے تھے۔

١١٣٧ ـ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ.

۱۱۳۷۔ عبداللہ بن ابی شیبہ' یحییٰ بن سعید' سفیان' ابواسحٰق' حضرت براء (دوسری سند) محمد بن کثیر' سفیان ثوری' ابواسحاق حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ شرکاء بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی گویا جتنے لوگ طالوت کے ساتھ نہر پار ہو گئے تھے' اور نہر پار وہی ہوئے تھے جو ایماندار تھے۔

٤٧٤ بَاب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيْدِ وَاَبِىْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّهَلَاكِهِمْ.

باب ۴۷۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کفار قریش کی ہلاکت کے لئے شیبہ' عتبہ' ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام۔(۱)

(۱) یہ سارے مکہ کے بڑے بڑے سردار تھے اور سارے ہی بدر میں قتل ہوئے، عتبہ کو حضرت عبید بن حارثؓ نے' (بقیہ اگلے صفحہ پر)

١١٣٨ - حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ قُرَیْشٍ عَلٰی شَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَیْتُهُمْ صَرْعٰی قَدْ غَیَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ یَوْمًا حَارًّا.

۱۱۳۸۔ عمر بن خالد' زہیر بن معاویہ' ابو اسحاق' عمرو بن میمون' عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور قریش کے کئی کافروں کے لئے بددعا کی یعنی شیبہ' عتبہ' ولید اور ابو جہل بن ہشام کے لئے۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں خدا گواہ ہے میں نے ان سب کو بدر کے دن میدان میں پڑا ہوا دیکھا کہ دھوپ کی شدت سے ان کی لاشیں بدبودار ہو گئیں اور اس دن سخت گرمی تھی۔

٤٧٥ بَاب قَتْلِ اَبِیْ جَهْلٍ .

باب ۴۷۵۔ ابو جہل کے قتل کا بیان۔

١١٣٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنَا قَیْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَتٰی اَبَا جَهْلٍ وَبِهٖ رَمَقٌ یَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ اَعْمَدُ مِنْ رَّجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ.

۱۱۳۹۔ ابن نمیر' ابو اسامہ' اسمٰعیل' قیس' عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بدر کے دن ابو جہل کے پاس اس وقت آئے جب کہ وہ دم توڑ رہا تھا ابو جہل نے ابن مسعود سے کہا کیا ہی عجیب بات ہے کہ مجھ جیسے شخص کو قوم کے لوگوں نے مار ڈالا بھلا مجھ سے بڑھ کر کون ہو گا جس کو تم نے مارا ہے۔

١١٤٠ - حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّنْظُرُ مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْیَتِهٖ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ .

۱۱۴۰۔ عمرو بن خالد زہیر' سلیمان تیمی' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کون ہے جو یہ معلوم کرے کہ ابو جہل کا کیا حال ہوا' عبداللہ بن مسعود گئے اور دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اس قدر مارا ہے وہ سسکیاں لے رہا ہے' ابن مسعود نے ڈاڑھی پکڑی اور کہا کیا تو ہی ابو جہل ہے؟ اس نے کہا کیا یہ کوئی بڑی بات ہے کہ ایک شخص کو اس کی قوم نے قتل کیا ہے یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے جس کو برادری کے لوگوں نے قتل کیا ہو "گویا یہ کوئی بری بات نہیں' احمد بن یونس جو بخاری کے شیخ ہیں انت ابو جھل روایت کرتے ہیں۔

١١٤١ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ مَّنْ یَّنْظُرُ مَافَعَلَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ

۱۱۴۱۔ محمد بن مثنیٰ' ابن ابی عدی' سلیمان تیمی' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ ابو جہل کو دیکھ کر کون اس کی خبر لاتا ہے؟ عبداللہ بن مسعودؓ یہ سن کر گئے اور دیکھا کہ عفراء کے بیٹوں نے ابو جہل کو مار مار کے بے

(بقیہ گزشتہ صفحہ) شیبہ کو حضرت حمزہؓ، ولید کو حضرت علیؓ نے قتل کیا' ابو جہل کو معاذ بن عمرو اور معوذ بن عفراء نے شدید زخمی کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اسکا سر کاٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَدَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبَاجَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهٗ اَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوْهُ.

دم کر دیا ہے' آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر فرمایا کیا تو ابو جہل ہے؟ اس نے جواب دیا مجھ سے بڑا آدمی کون ہو سکتا ہے جس کو اس کی قوم یا تم لوگوں نے ہلاک کیا ہو۔

۱۱۴۲ ـ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْمُثَنّٰی اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَّحْوَهٗ.

۱۱۴۲۔ محمد بن مثنیٰ' معاذ بن معاذ' سلیمان تیمی' انس بن مالک سے بھی اس حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۳ ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ فِیْ بَدْرٍ يَعْنِیْ حَدِيْثَ ابْنَیْ عَفْرَآءَ .

۱۱۴۳۔ علی بن عبداللہ مدینی' یوسف بن ماجشون' صالح بن ابراہیم' ابراہیم' حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے اسی قصہ کو روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۴ ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرُّقَاشِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْا بَيْنَ يَدَیِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ قَيْسُ ابْنُ عُبَادٍ وَّفِيْهِمْ اُنْزِلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ تَبَارَزُوْ الْيَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِیٌّ وَعُبَيْدَةُ اَوْاَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْحٰرِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ .

۱۱۴۴۔ محمد بن عبداللہ' رقاشی' معتمر بن سلیمان' اپنے والد' ابو مجلز (لاحق بن حمید) قیس بن عباد' حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنے خدا کے سامنے جھگڑے کو ختم کرانے کے لئے دوزانو بیٹھوں گا۔ قیس بن عباد کہتے ہیں کہ سورۂ حج کی یہ آیت اسی سلسلہ میں اتری هذان خصمان اختصموا فی ربهم یہ دو فریق ہیں۔ ایک دوسرے کے دشمن جو اپنے پروردگار کے مقدمہ میں جھگڑے' ان دونوں فریقوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو لڑنے کے لئے بدر کے دن نکلے تھے' یعنی ایک طرف حمزہ' علی اور عبیدہ یا ابو عبیدہ بن حارث دوسری طرف سے شیبہ اور عتبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ فریق ثانی۔

۱۱۴۵ ـ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ فِیْ سِتَّةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلِیٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ ابْنِ عُتْبَةَ .

۱۱۴۵۔ قبیصہ' سفیان' ابوہاشم' ابو مجلز' قیس بن عباد' حضرت ابوذر غفاری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا سورہ حج کی یہ آیت هذان خصمان احتصموا فی ربهم دو فریق کے حق میں نازل ہوئی جو آخر تک ایک دوسرے کے دشمن تھے اور چھ ہیں علیؓ حمزہؓ اور عبیدہ بن حارث (رضی اللہ عنہم) فریق اول شیبہ بن ربیعہ' عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ فریق ثانی

۱۱۴۶ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ كَانَ يَنْزِلُ فِیْ بَنِیْ ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًی لِبَنِیْ سَدُوْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِیُّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ فِيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هٰذَانِ

۱۱۴۶۔ اسحٰق بن ابراہیم صواف' یوسف بن یعقوب (جو بنی ضبیعہ کے محلہ میں ٹھہرتے تھے اور بنی سدوس کے غلام تھے) سلیمان' ابو مجلز حضرت قیس بن عبادؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے ہذان خصمان الخ۔

اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ .

۱۱۴۷ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰؤُلَآءِ الْاٰيَاتُ فِیْ هٰؤُلَآءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَّحْوَهٗ .

۱۱۴۷۔ یحییٰ بن جعفر، وکیع بن جراح، سفیان، ابو ہاشم، ابو مجلز، قیس بن عبادؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابو ذر غفاری کو قسم کھا کر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ آیتیں جو اوپر گزریں، بدر کے دن چھ آدمیوں کے حق میں نازل ہوئیں جو بدر کے دن مقابل ہوئے تھے جن کے نام اوپر گزرے۔

۱۱۴۸ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْهَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُّقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِی الَّذِيْنَ بَرَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَّعُبَيْدَةَ بْنِ الْحٰرِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَیْ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ .

۱۱۴۸۔ یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، ابو ہاشم، ابو مجلز، حضرت قیسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو قسم کھا کر کہتے سنا کہ یہ آیت ھذان خصمان ان لوگوں کے حق میں اتری جو بدر کے روز لڑنے کے لئے اترے تھے حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ مسلمانوں کی طرف سے اور عتبہ و شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے اور ولید بن عتبہ یہ کافروں کی طرف سے تھے۔

۱۱۴۹ ـ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَالَ رَجُلٌ نِ الْبَرَآءَ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ اَشَهِدَ عَلِیٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ حَقًّا .

۱۱۴۹۔ احمد بن سعید، ابو عبداللہ، اسحٰق بن منصور، ابراہیم بن یوسف اپنے والد سے وہ ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت علی بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ مقابلہ کے لئے میدان میں مقابل طلب کیا اور حق کا اظہار کیا براء بن عازب نے کسی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ فرمایا جس کو ابو اسحاق سن رہے تھے۔

۱۱۵۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ كَاتَبْتُ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهٗ وَقَتْلَ ابْنِهٖ فَقَالَ بِلَالٌ لَّا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا اُمَيَّةُ .

۱۱۵۰۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ میرے اور امیہ بن خلف کے درمیان باہم نہ لڑنے کا ایک تحریری معاہدہ ہو گیا تھا، پھر انہوں نے بدر کے دن امیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا قصہ بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ بدر کے دن حضرت بلال کہنے لگے کہ اگر امیہ بن خلف بچ گیا تو میں کوئی خوشی محسوس نہیں کروں گا۔

۱۱۵۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا اَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ

۱۱۵۱۔ عبدان بن عثمان، عثمان بن جبلہ، شعبہ، ابو اسحاق سبیعی، اسود بن یزید، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کو پڑھا اور اس میں سجدہ کیا، آپ کے ہمراہ جو لوگ تھے سب نے سجدہ کیا۔ مگر ایک امیہ بن خلف نے سجدہ نہیں کیا، بلکہ تھوڑی سی مٹی زمین سے اٹھا کر پیشانی پر

فَقَالَ يَكْفِيْنِىْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا .

لگائی اور کہا بس میرے لئے یہی کافی ہے' ابن مسعود فرماتے ہیں میں نے اس کو بدر کے دن حالت کفر میں مقتول پایا۔

۱۱۵۲ ـ اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِى الزُّبَيْرِ ثَلٰثُ ضَرْبَاتٍ بِالسَّيْفِ اِحْدَاهُنَّ فِىْ عَاتِقِهٖ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاُدْخِلُ اَصَابِعِىْ فِيْهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِىْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِيْنَ قُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَاعُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيْهِ قُلْتُ فِيْهِ فُلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ ثُمَّ رَدَّهٗ عَلٰى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ فَاَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلٰثَةَ اٰلَافٍ وَّاَخَذَ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُّ اَنِّىْ كُنْتُ اَخَذْتُهٗ .

۱۱۵۲۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' معمر' ہشام' عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ زبیر کے جسم پر تلوار کے تین گہرے زخم تھے' ان میں ایک کندھے پر موجود تھا' میں اپنی انگلی اس میں ڈالا کرتا تھا عروہ کہتے ہیں کہ ان میں دو زخم تو بدر کے دن لگے تھے اور تیسرا جنگ یرموک میں آیا تھا' عروہؓ کہتے ہیں جب عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے تو عبدالملک نے پوچھا عروہ تم اپنے والد زبیر کی تلوار پہچان سکتے ہو؟ میں نے کہا ہاں! اس نے پوچھا کوئی علامت بتاؤ' میں نے کہا بدر کی جنگ میں اس کی دہار ایک جگہ سے ٹوٹ گئی تھی' اس نے کہا واقعی تم سچے ہو' اس کے بعد یہ مصرعہ (ترجمہ) لڑتے لڑتے ان کی دہاریں ٹوٹ گئی ہیں' اس کے بعد عبدالملک نے عروہ کو وہ تلوار واپس کردی' ہشام کہتے ہیں کہ جب ہم نے اس کی قیمت کے متعلق مشورہ کیا تو تین ہزار درہم کا اندازہ لگایا' ہم سے ایک شخص نے یہ تلوار تین ہزار درہم میں خرید لی مگر میری یہ تمنا رہ گئی کہ کاش میں اسے لیتا۔

۱۱۵۳ ـ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ .

۱۱۵۳۔ فروہ' علی' ہشام حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے والد حضرت زبیرؓ کی تلوار پر چاندی کا کام کیا گیا تھا۔ ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد عروہ کی تلوار بھی چاندی سے مزین کی ہوئی تھی شاید یہ زبیرؓ ہی کی تلوار ہوگی۔

۱۱۵۴ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ اَلَاتَشُدُّ فَنَشُدُّ مَعَكَ فَقَالَ اِنِّىْ اِنْ شَدَدْتُّ كَذَبْتُمْ فَقَالُوْا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى شَقَّ صُفُوْفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهٗ اَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَاَخَذُوْا بِلِجَامِهٖ فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلٰى عَاتِقِهٖ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ اُدْخِلُ اَصَابِعِىْ فِىْ تِلْكَ الضَّرَبَاتِ اَلْعَبُ وَاَنَا صَغِيْرٌ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ

۱۱۵۴۔ احمد بن محمد' عبداللہ' ہشام اپنے والد حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ یرموک کے دن صحابہ کرام نے میرے والد زبیرؓ سے کہا کہ چلو ہم تم مل کر کافروں پر حملہ کریں' زبیرؓ نے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ تم میرا ساتھ نہیں دے سکو گے' انہوں نے کہا ہم ضرور ساتھ دیں گے' آخر حضرت زبیر نے حملہ کیا اور کافروں کی صفیں چیرتے ہوئے پار نکل گئے اور ان کے ساتھ کوئی بھی قائم نہ رہ سکا' پھر وہ لوٹے تو کافروں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑی اور حضرت زبیر کے مونڈھے پر دو وار کئے' ان ضربوں کے درمیان وہ زخم بھی تھا جو بدر کے دن آپ کو پہنچا' عروہ کہتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں کے غار میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا' عروہ

مَعَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ فَحَمَلَهُ عَلٰى فَرَسٍ وَّكَّلَ بِهِ رَجُلًا .

کہتے ہیں کہ یرموک (۱) میں زبیر کے ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی تھے حالانکہ ان کی عمر اس وقت دس (بارہ) برس کی تھی زبیرؓ نے ان کو گھوڑے پر سوار کر کے ایک شخص کی حفاظت میں دے دیا تھا۔

۱۱۵۵ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَلَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْفِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَآءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ وَّكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ اَلْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا مَانُرٰى يَنْطَلِقُ اِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَآءِ وَاَسْمَآءِ اٰبَآئِهِمْ يَافُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّيَافُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَّجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْ تُّمْ مَا وَعَدَرَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَآ اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَآ اَقُوْلُ مِنْهُمْ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّتَصْغِيْرًا وَّنَقِيْمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا .

۱۱۵۵ـ عبداللہ بن محمد' روح بن عبادہ' سعید بن ابی عروبہ' حضرت قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ نے ابو طلحہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس مرداران مکہ کی لاشوں کو بدر کے ایک گندے کنویں میں پھینکنے کا حکم دیااور رسول پاک کی عادت تھی کہ جب وہ کسی قوم پر غالب آتے تھے' تو تین راتیں اسی جگہ قیام فرماتے تھے' لہٰذا بدر میں بھی تین دن قیام فرمایا' تیسرے دن آپ کے حکم سے اونٹنی پر زین کسی گئی پھر آپ چلے' صحابہ کرام نے خیال کیا کہ آپ کسی حاجت کے لئے جارہے ہیں اصحاب ساتھ ہو لئے آپ چلتے چلتے اس کنویں کی منڈھیر پر تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر مقتولین قریش کو نام بنام آواز دینے لگے اور اس طرح فرمانے لگے اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں اب تم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مان لیتے ہم سے تو ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پالیا تم سے جس عذاب کا وعدہ کیا تھا وہ تم نے بھی پایا یا نہیں؟ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ایسی لاشوں سے خطاب فرمارہے ہیں' جن میں کوئی جان نہیں ہے' آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میں جو باتیں کر رہا ہوں تم ان کو ان سے زیادہ نہیں سن سکتے' قتادہ نے کہا کہ اللہ نے اس وقت ان کو زندہ فرمادیا تھا تاکہ ان کو اپنی ذلت ورسوائی اور اس سزا سے شرمندگی حاصل ہو۔

۱۱۵٦ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو هُمْ قُرَيْشٌ وَّمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۵٦ـ حمیدی' سفیان بن عیینہ' عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے الذين بدلوا نعمة الله كفراً کی تفسیر کے سلسلہ میں فرمایا' اس سے کفار قریش ہیں اور نعمت سے مراد رسول پاک ہیں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اس آیت میں لوگوں سے مراد

(۱) جنگ یرموک کا واقعہ ۱۵ھ میں پیش آیا یہ مسلمانوں اور رومیوں کے مابین ایک بہت بڑی جنگ تھی، مسلمانوں کے امیر حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ تھے، مسلمانوں کے چار ہزار افراد اس جنگ میں شہید ہوئے جن میں سے ایک سو بدری صحابہ تھے، رومیوں کے ایک لاکھ چار ہزار مارے گئے اور چالیس ہزار قیدی بنے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شاندار فتح عطا فرمائی۔

عَلَيْهِ وسَلَّمَ نِعْمَةَ اللّٰهِ وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارُ يَوْمَ بَدْرٍ.

کفار اور نعمت سے مراد رسول پاک کی ذات ہے اور دار البوار سے مراد وہ دوزخ ہے جس میں بدر کے دن داخل کئے گئے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَآئِشَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَتْ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيْئَتِهٖ وَذَنْبِهٖ وَاِنَّ اَهْلَهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ الْاٰنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيْبِ وَفِيْهِ قَتْلٰى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَّا قَالَ اِنَّهُمْ يَسْمَعُوْنَ مَآ اَقُوْلُ اِنَّمَا قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ مَاكُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لَاتُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ تَقُوْلُ حِيْنَ تَبَوَّؤُا مَقَاعِدَهُمْ مِّنَ النَّارِ.

۱۱۵۷۔ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' ہشام بن عروہ' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے سامنے حضور اکرم کے اس ارشاد کا ذکر آیا کہ مردے پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اور ابن عمرؓ اس حدیث کو رسول اکرم تک پہنچی ہوئی بتاتے ہیں' حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مردے پر اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اور اس کے عزیز روتے ہی رہتے ہیں' یہ بالکل ایسا ہی مضمون ہے جیسے ابن عمرؓ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم مشرکین بدر کے لاشوں کے گڑھے پر کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ وہ میرا کہنا سن رہے ہیں حالانکہ حضور نے فرمایا تھا کہ ان کو اب معلوم ہو گیا کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا' وہ سچ اور حق تھا' اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے سورۂ نمل کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اے پیغمبر! تم مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! تم قبر والوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی مراد اس آیت کے پڑھنے سے یہ تھی کہ جب ان کو دوزخ میں اپنا ٹھکانا مل جائے گا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ فَذُكِرَ لِعَآئِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لَاتُسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَاَتِ الْاٰيَةَ.

۱۱۵۸۔ عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ بن سلیمان' ہشام حضرت عروہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول خدا بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم نے اپنے رب کا وعدہ سچا پایا؟ پھر فرمایا اے مشرکو! تمہارے رب نے تم سے جو وعدہ کیا تھا بے شک تم نے وہ پا لیا' پھر فرمایا یہ لوگ اس وقت میرا کہنا سن رہے ہیں' ابن عمرؓ کی یہ روایت حضرت عائشہؓ کے سامنے بیان کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا نے اس طرح فرمایا تھا کہ اب معلوم ہو گیا جو میں ان سے کہتا تھا وہ سچ تھا' پھر انہوں نے سورۂ نمل کی یہ آیت پڑھی انك لاتسمع الموتے آخر تک یعنی اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔

۴۷۶ بَاب فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا.

باب ۴۷۶۔ شرکاء اصحاب بدر کی فضیلت کا بیان۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۱۵۹۔ عبداللہ بن محمد' معاویہ بن عمرو' ابو اسحاق' حضرت حمیدؓ سے

مُعَاوِيَةُ بُنُ عَمرٍ و حَدَّثَنَا اَبُو اِسُحٰقَ عَنُ حُمَيُدٍ قَالَ سَمِعُتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهُ يَقُولُ اُصِيبَ حَارِثَةُ يَوُمَ بَدُرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَآئَتُ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وسَلَّمَ فَقَالَتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَدُ عَرَفُتَ مَنُزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّىُ فَاِنُ يَّكُنُ فِى الُجَنَّةِ اَصُبِرُ وَاَحُتَسِبُ وَاِنُ تَكُ الُاُخُرٰى تَرٰى مَا اَصُنَعُ فَقَالَ وَيُحَكِ اَوَهَبِلُتِ اَوَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِىَ اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيُرَةٌ وَّاِنَّهُ فِى جَنَّةِ الُفِرُدَوُسِ .

روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے سنا کہ حارث بن سراقہ بدر کے دن شہید ہوئے وہ لڑکے تھے ان کی والدہ حضرت انسؓ کی پھوپھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اب اگر وہ بہشت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر کسی برے حال میں ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ میں کیسا ہی رو رہی ہوں، حضور اکرم نے فرمایا افسوس! کیا تو دیوانی ہو گئی ہے اور کیا اللہ کی ایک ہی بہشت سمجھی ہے، بہشتیں بہت سی ہیں اور تیرا بیٹا حارثہ تو جنت الفردوس میں ہے۔

١١٦٠۔ حَدَّثَنِىُ اِسُحٰقُ بُنُ اِبُرَاهِيمَ اَخُبَرَنَا عَبُدُاللّٰهِ بُنُ اِدُرِيُسَ قَالَ سَمِعُتُ حُصَيُنَ ابُنَ عَبُدِالرَّحُمٰنِ عَنُ سَعُدِ بُنِ عُبَيُدَةَ عَنُ اَبِىُ عَبُدِالرَّحُمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنُ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِىُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وسَلَّمَ وَاَبَا مَرُثَدٍ وَالزُّبَيُرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انُطَلِقُوا حَتّٰى تَاتُوا رَوُضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امُرَاَةً مِّنَ الُمُشُرِكِيُنَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنُ حَاطِبِ بُنِ اَبِىُ بَلُتَعَةَ اِلَى الُمُشُرِكِيُنَ فَاَدُرَكُنَاهَا تَسِيرُ عَلٰى بَعِيرٍ لَهَا حَيُثُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَقُلُنَا الُكِتَابَ فَقَالَتُ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَاَنَخُنَاهَا فَالُتَمَسُنَا فَلَمُ نَرَكِتَابًا فَقُلُنَا مَاكَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ لَتُخُرِجِنَّ الُكِتَابَ اَوُ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَاَتِ الُجِدَّ اَهُوَتُ اِلٰى حُجُزَتِهَا وَهِىَ مُحُتَجِزَةٌ بِكِسَآءٍ فَاَخُرَجَتُهُ فَانُطَلَقُنَا بِهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدُ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالُمُؤُمِنِيُنَ فَدَعُنِىُ فَلِاَضُرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ مَاحَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعُتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللّٰهِ مَابِىُ اَنُ لَا اَكُونَ مُؤُمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ اَرَدُتُّ اَنُ يَّكُونَ لِىُ عِنُدَ

١١٦٠۔ اسحٰق بن ابراہیم، عبداللہ بن ادریس، حصین بن عبدالرحمٰن، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو مرثد اور زبیر کو روضہ خاخ کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ گھوڑے پر جاؤ وہاں تم کو ایک مشرکہ عورت ملے گی (نام سارہ تھا) اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے، جو اس نے مشرکین مکہ کے لئے بھیجا ہے وہ لے آؤ حضرت علی فرماتے ہیں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہیں ہم نے اس عورت کو پکڑ لیا وہ اونٹ پر جا رہی تھی تو ہم نے خط مانگا۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے اونٹ بٹھلا کر اس کی تلاشی لی تو کوئی خط نہیں ملا، آخر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کبھی غلط نہیں ہو سکتا، خط نکال دے ورنہ ہم تجھے برہنہ کر کے تلاشی لیں گے، جب اس نے اتنی سختی دیکھی تو اس نے اپنے نیفے سے ایک چادر کی تہ میں سے خط نکال کر ہمیں دے دیا۔ ہم خط لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا! یارسول اللہ حاطبؓ نے اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔ آپؐ اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطبؓ کو بلا کر اس خط کے لکھنے کی وجہ پوچھی کہ یہ تم نے کیا کیا؟ حاطبؓ نے عرض کی خدا کی قسم! میں دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں، اس خط سے میری غرض صرف یہ ہے کہ قریش پر میرا کوئی احسان ہو جائے تاکہ وہ اس لحاظ سے میری جائیداد، بال بچے وغیرہ

الْقَوْمِ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ اَهْلِیْ وَمَا لِیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ اِلَّا لَهٗ هُنَاكَ مِنْ عَشِیْرَتِهٖ مَنْ یَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ اَهْلِهٖ وَمَا لِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَهٗ اِلَّا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهٗ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ فَدَعْنِیْ فَلِاَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ اَلَیْسَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ اَوْفَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَیْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ.

برباد نہ کریں' اللہ ان کے ذریعہ ان کو محفوظ رکھے' کیونکہ آپؐ کے سب اصحاب کے وہاں رشتہ دار ایسے ہیں جن کی وجہ سے اللہ ان کے مال کو بچاتا ہے' میرا وہاں کوئی نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطبؓ کا بیان سن کر فرمایا' یہ سچ کہتے ہیں' لہٰذا ان کو برا مت کہو اور مسلمان ہی سمجھو! حضرت عمرؓ نے پھر عرض کیا یارسول اللہ! یہ اللہ' رسول اور مسلمانوں کا خائن ہے' حکم دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں! آپؐ نے فرمایا کہ حاطبؓ بدر کی لڑائی میں شریک تھے' اور تم کو معلوم نہیں کہ اللہ بدر والوں کو دیکھ رہا تھا اور فرما رہا تھا' اب تم جیسے چاہو کام کرو' تمہارے لئے بہشت واجب ہو گئی' یا میں نے تم کو بخش دیا' تو حضرت عمرؓ کے آنسو نکل آئے اور کہنے لگے اللہ و رسولہ اعلم۔

٤٧٧ بَاب۔

باب ۴۷۷۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

١١٦١۔حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِیْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ وَّالزُّبَیْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ .

۱۱۶۱۔ عبداللہ بن محمد جعفی' ابو احمد زبیری' عبدالرحمٰن بن غسیل' حمزہ بن ابی اسید' زبیر بن منذر' حضرت ابو اسیدؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہی لوگوں سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جب کافر تمہارے قریب آ جائیں تو اس وقت تیر مارو اور اپنے تیروں کو ضائع نہ کرو۔

١١٦٢۔حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِیْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ وَّالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ یَعْنِیْ كَثَرُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ .

۱۱۶۲۔ محمد بن عبدالرحیم' ابو احمد زبیری' عبدالرحمٰن بن غسیل' حمزہ بن ابی اسید' منذر بن ابی اسید' حضرت ابو اسیدؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا کہ جب کافر تمہارے اوپر حملہ کریں تو ان کو تیر مارو اور اپنے تیر ضرورت کے لئے محفوظ رکھو۔

١١٦٣۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ابْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ یَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جُبَیْرٍ فَاَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِیْنَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ اَصَابُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ یَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِیْنَ وَمِائَةً وَّسَبْعِیْنَ اَسِیْرًا وَّسَبْعِیْنَ قَتِیْلًا قَالَ

۱۱۶۳۔ عمرو بن خالد' زہیر' حضرت ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں عبداللہ بن جبیرؓ کو پچاس تیر اندازوں پر سردار مقرر کیا' کافروں نے ستر مسلمانوں کو شہید کر دیا اور جنگ بدر میں آنحضرتؐ کے اصحاب نے کافروں کے ایک سو چالیس آدمیوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا تھا' ستر کو قید کیا تھا ستر کو مار ڈالا تھا۔ جنگ احد کے دن ابو سفیان نے کہا! بدر کے دن کا بدلہ

اَبُوْ سُفْیٰنَ یَوْمٌ بِیَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ .

آج ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہے۔

١١٦٤ ۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَرَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاِذَا الْخَیْرُ مَاجَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَیْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِیْ اٰتَانَا بَعْدُ یَوْمِ بَدْرٍ .

۱۱۶۴۔ محمد بن علاء' ابو اسامہ' برید اپنے دادا حضرت ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں' میں گمان کرتا ہوں کہ ابو موسیٰؓ نے رسول خدا سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جو خیر کا لفظ دیکھا' اس کی تعبیر یہی ہے کہ خدا نے جنگ احد کے بعد مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو بدر کی لڑائی میں اللہ نے ہم کو عنایت فرمایا۔

١١٦٥ ۔ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِنِّیْ لَفِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا الْتَفَتُّ فَاِذَا عَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ یَسَارِیْ فَتَیَانِ حَدِیْثَا السِّنِّ فَکَاَنِّیْ لَمْ اٰمَنْ بِمَکَانِهِمَا اِذْ قَالَ لِیْ اَحَدُهُمَا سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهٖ یَا عَمِّ اَرِنِیْ اَبَاجَهْلٍ فَقُلْتُ یَا ابْنَ اَخِیْ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ عَاهَدْتُّ اللّٰهَ اِنْ رَاَیْتُهٗ اَنْ اَقْتُلَهٗ اَوْاَمُوْتَ دُوْنَهٗ فَقَالَ لِیَ الْاٰخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ فَمَا سَرَّنِیْ اَنِّیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ مَکَانَهُمَا فَاَشَرْتُ لَهُمَا اِلَیْهِ فَشَدَّا عَلَیْهِ مِثْلَ الصَّقْرَیْنِ حَتّٰی ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَآءَ .

۱۱۶۵۔ یعقوب' ابراہیم بن سعد' اپنے والد' دادا حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا' بدر کے روز میں صف میں کھڑا تھا' مڑ کر دیکھا تو داہنے بائیں دو نوجوان لڑکے کھڑے ہیں۔ میں ان کو دیکھ کر خوف محسوس کرنے لگا اور میرا اطمینان جاتا رہا۔ اتنے میں ایک نے چپکے سے مجھ سے پوچھا' چچا! ذرا مجھے ابو جہل کو تو دکھا دو' تاکہ میں دیکھوں وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا! بھتیجے تم ابو جہل کا کیا کرو گے؟ جوان نے کہا! میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ جب ابو جہل کو دیکھوں گا تو قتل کروں گا یا خود مر جاؤں گا' پھر دوسرے نے بھی اپنے ساتھی سے چھپا کر وہی بات پوچھی اب تو مجھ کو ان سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ آخر میں نے ان کو اشارہ سے ابو جہل کی پہچان کرا دی۔ یہ سنتے ہی دونوں عقاب کی طرح جھپٹے اور مار مار کر اس کا کام تمام کر دیا یہ دونوں جوان عفراء کے بیٹے معاذ اور معوذ تھے۔

١١٦٦ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ اُسَیْدِ بْنِ جَارِیَةَ الثَّقَفِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُهْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَیْنًا وَّاَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ نِ الْاَنْصَارِیَّ جَدَّ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْهَدَّةِ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَکَّةَ ذُکِرُوْالِحَیِّ مِّنْ هُذَیْلٍ یُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْیَانَ فَنَفَرُوْالَهُمْ بِقَرِیْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَجُلٍ رَّامٍ فَاقْتَصُّوْا

۱۱۶۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابراہیم' ابن شہاب زہری' عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنو زہرہ کے حلیف اور ابو ہریرہؓ کے دوست تھے' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کی ایک جماعت پر عاصمؓ بن ثابت انصاری کو سردار بنا کر جاسوسی کے لئے روانہ فرمایا۔ جب یہ لوگ ہدہ میں پہنچے' جو عسفان اور مکہ کے درمیان میں ہے' تو قبیلہ لحیان جو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے اسے کسی نے ان کے آنے کی خبر کر دی۔ انہوں نے سو تیر اندازوں کو ان کے تعاقب میں پتہ لگانے کے لئے روانہ کر دیا۔ ایک جگہ جہاں اس جماعت نے قیام کیا تھا اور مدینہ کی کھجوریں کھائیں تھیں' ان کی گٹھلیوں کو دیکھ کر ان تیر

اٰثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِيْ مَنْزِلٍ نَزَلُوْهُ فَقَالُوْا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوْا اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُهٗ لَجَئُوْا اِلٰى مَوْضِعٍ فَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمْ انْزِلُوْا فَاَعْطُوْا بِاَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَيُّهَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمُوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا وَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَّزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَاۤءِ اُسْوَةً يُّرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَّكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحٰرِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا حَتّٰى اَجْمَعُوْا قَتْلَهٗ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحٰرِثِ مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَّهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى اَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهٖ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ يَوْمًا يَّاْكُلُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَّكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَّزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

اندازوں نے سمجھ لیا اور پھر پیروں کے نشان سے پتہ لگانے لگے۔ جب حضرت عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ یہ قریب آ گئے ہیں' تو ایک پہاڑی پر پناہ لی' تیر اندازوں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور کہا کہ تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں۔ اگر تم نے خود کو ہمارے حوالے کر دیا تو کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ حضرت عاصمؓ نے ساتھیوں سے کہا کہ میں تو کافر کی پناہ پسند نہیں کرتا ہوں پھر کہا' اے اللہ! ہمارے حال سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دے! بنی لحیان نے ان پر تیر برسانا شروع کر دیئے۔ آخر حضرت عاصمؓ اور ان کے سات ساتھی شہید ہو گئے اور خبیبؓ' زید بن دثنہ اور عبداللہ بن طارق نے مجبور ہو کر خود کو کافروں کے حوالہ کر دیا۔ کافروں نے کمان کی تانت نکال کر ان کی مشکیں کسیں' تو عبداللہ بن طارق نے کہا' یہ پہلی دغا ہے خدا کی قسم! میں تمہارے ساتھ ہرگز نہ جاؤں گا۔ میں تو اپنے ساتھیوں ہی میں جانا پسند کرتا ہوں' کافروں نے بہت کھینچا کہ کسی طرح مکہ تک لے جائیں مگر وہ نہیں گئے' آخر خبیبؓ اور حضرت زیدؓ کو لے گئے اور مکہ جا کر بیچ ڈالا۔ چونکہ یہ واقعہ بدر کے بعد ہوا تھا اس لئے خبیبؓ کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ خبیبؓ نے بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیبؓ بہت دن قید میں رہے' جب انہوں نے قتل کی ٹھان لی تو ایک دن حضرت خبیبؓ نے حارث کی بیٹی سے استرہ مانگا' اس نے دے دیا۔ اتفاق سے اسی وقت اس کا بچہ خبیبؓ کے پاس چلا گیا' خبیبؓ نے اپنی ران پر بٹھا لیا عورت نے دیکھا کہ بچہ خبیبؓ کی ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیبؓ کے ہاتھ میں ہے' تو وہ سخت پریشان ہو گئی اور خبیبؓ نے اس کی پریشانی پہچان لی اور کہا کیا تو اس وجہ سے خوف کھا رہی ہے کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا؟ میں ایسا نہیں کروں گا' اس عورت نے کہا خدا کی قسم! میں نے کوئی قیدی خبیبؓ سے زیادہ نیک نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم میں نے ایک دن دیکھا کہ خبیبؓ انگور کا خوشہ لئے ہوئے کھا رہا ہے' حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں بندھا ہوا تھا اور پھر اس زمانہ میں کوئی میوہ مکہ میں نہیں تھا۔ عورت کا بیان ہے کہ یہ میوہ اللہ تعالیٰ نے خبیبؓ کو بھیجا تھا۔ غرض جب حارث کے بیٹے خبیبؓ کو قتل کرنے کے لئے حرم کی حد سے باہر لے گئے تو خبیبؓ نے کہا ذرا مجھے دو نفل پڑھ

فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْ تَحْسِبُوْا اَنَّ مَابِيْ جَزَعٌ لَزِدْتُّ ثُمَّ اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا ثُمَّ اَنْشَأَ يَقُوْلُ ۔

فَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى اَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شَلْوٍ مُمَزَّعٍ

ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ سَرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهٗ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَسَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ وَاَخْبَرَ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ اُصِيْبُوْا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا اَنَّهٗ قُتِلَ اَنْ يُّؤْتُوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَآءِ هِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِّثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يَقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا وَّقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوْا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلَالَ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيِّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَ ابَدْرًا ۔

لینے دو! چنانچہ اجازت کے بعد دو رکعت پڑھیں' پھر کہا! بخدا اگر یہ خیال نہ کرو کہ میں موت سے ڈرتا ہوں تو اور نماز پڑھتا! اس کے بعد خبیبؓ نے یہ دعا مانگی یا اللہ! ان کو تباہ کر دے اور کسی ایک کو زندہ مت چھوڑ پھر یہ اشعار پڑھے۔

جب میں اسلام پر مر رہا ہوں تو کوئی ڈر نہیں ہے
کسی بھی کروٹ پر گروں' میرا مرنا خدا کی محبت میں ہے
اگر وہ چاہے تو ہر ٹکڑے اور جسم کے اعضاء کے بدلہ
میں بہترین ثواب عطا فرمائے اور برکت دے

اس کے بعد حارث کے بیٹے ابو سروعہ عقبہ نے خبیبؓ کو شہید کر دیا۔ یہ سنت خبیبؓ سے نکلی کہ جب کوئی مسلمان بے بس ہو کر مارا جانے لگے تو دو رکعت نماز پڑھ لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کی خبر اسی دن دے دی' جس دن وہ شہید ہوئے' قریش نے عاصمؓ کے مرنے کی خبر سن کر کچھ لوگ بھیجے تاکہ وہ عاصمؓ کی لاش سے کوئی حصہ کاٹ کر لائیں تاکہ ہم پہچانیں۔ کیونکہ عاصمؓ نے کافروں کے ایک بڑے آدمی کو قتل کیا تھا۔ اللہ نے بے شمار بھڑوں کو ان کی لاش پر بھیج دیا تاکہ قریش کے آدمی لاش کے قریب نہ آنے پائیں اور کچھ کاٹنے نہ پائیں' کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ مجھ سے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی دو نیک آدمی تھے جو بدر میں شریک تھے (مگر تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے)

١١٦٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذُكِرَ لَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَّرِضَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةَ فَرَكِبَ اِلَيْهِ بَعْدَ اَنْ تَعَالَى النَّهَارُوَا قْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ ۔

١١٦٧۔ قتیبہ بن سعید' لیث' یحییٰ' حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جمعہ کے دن بیان کیا کہ سعید بن زید' عمرو بن نفیل بدری بیمار ہیں۔ وہ سوار ہو کر ان کے دیکھنے کو گئے' دن چڑھ چکا تھا اور جمعہ کا وقت قریب تھا اور انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

١١٦٨ ـ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُهٗ اَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَيَسْاَلُهَا عَنْ حَدِيْثِهَا

١١٦٨۔ لیث بن سعد' یونس' حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ میرے والد عبداللہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو خط لکھا کہ تم سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جاؤ اور اس سے اس کا قصہ دریافت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سوال کا جو جواب دیا تھا' وہ

وَعَنْ مَّاقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهٗ اَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحٰرِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِبْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ لُؤَىٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّىَ عَنْهَا فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِىَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَّضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِّفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ عَبْدِالدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِىْ اَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ فَاِنَّكِ وَاللّٰهِ مَااَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِىْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَىَّ ثِيَابِىْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِىْ بِاَنِّىْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِىْ وَاَمَرَنِىْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَالِىْ تَابَعَهٗ اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّسَاَلْنَاهُ فَقَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلٰى بَنِىْ عَامِرِ بْنِ لُؤَىٍّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ اَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا اَخْبَرَهٗ.

بھی معلوم کرو! عمر بن عبداللہ نے جواب میں لکھا کہ سبیعہ بنت حارث کہتی ہیں کہ میں سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی اور وہ عامر بن لوی کے قبیلہ سے تھے 'یا ان کے حلیف تھے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں شریک تھے اور حجتہ الوداع میں انتقال کر گئے اور سبیعہ کو حاملہ چھوڑ گئے' تھوڑے دن بعد وضع حمل ہوا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لئے بناؤ سنگھار کیا' اس وقت عبدالدار قبیلہ کا ایک شخص جس کا نام ابوالسنابل تھا' اس کے پاس آیا اور کہنے لگا سبیعہ کیا حال ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ تو پیغام دینے والوں کے لئے تیار ہو کر بیٹھی ہے' کیا تو نکاح کرنا چاہتی ہے؟ خدا کی قسم جب تک چار ماہ دس دن نہیں گزر جاتے تو ہرگز نکاح نہیں کر سکتی' سبیعہ کہتی ہے کہ جب میں نے ابوالسنابل کی بات سنی تو اپنے کپڑے پہنے اور شام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور آپؐ سے مسئلہ پوچھا' آپؐ نے جواب دیا جب تو وضع حمل سے فارغ ہو گئی تو دوسرا نکاح کرنا درست ہو گیا' جب تم چاہو نکاح کر لو۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان کرنے میں اصبغ نے لیث کی پیروی کی ہے' لیث نے کہا ہم نے یونس سے اس حدیث کو بیان کیا اور ابن شہاب زہری سے یونس نے پوچھا' تو انہوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن ثوبان جو بنی عامر بن لوی کا غلام ہے' مجھے اس کی خبر دی اور ان کو ایاس بن بکر نے جو بدری تھے۔

٤٧٨ بَاب شُهُوْدِ الْمَلٰٓئِكَةِ بَدْرًا .

باب ۴۷۸۔ میدان بدر میں فرشتوں کی حاضری کا بیان۔ (۱)

١١٦٩ ـ حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ اَبُوْهُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۶۹۔ اسحٰق بن ابراہیم' جریر' یحییٰ بن سعید' حضرت معاذ بن رفاعہؓ بن رافع زرقی اپنے والد رفاعہؓ سے جو بدر میں شریک تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر دریافت کیا کہ آپؐ بدر والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ صلی

(۱) حضرت علیؓ نزول ملائکہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے تین مرتبہ تیز ہوا چلی اور وہ حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کی آمد تھی۔ کافروں کی ہلاکت کیلئے تنہا حضرت جبرائیل ہی کافی تھے مگر مسلمانوں کے اطمینان قلب کیلئے بڑی تعداد میں فرشتے نازل ہوئے۔

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاتَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ .

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تمام مسلمانوں سے افضل 'یا ایسا ہی کوئی دوسرا کلمہ فرمایا۔ حضرت جبریلؑ نے عرض کیا اسی طرح وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے تھے دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ مُّعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَّكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُوْلُ لِابْنِهٖ مَايَسُرُّنِيْٓ اِنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَاَلَ جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا .

۱۱۷۰۔ سلیمان بن حرب 'حماد 'یحییٰ 'حضرت معاذ بن رفاعہؓ بن رافع سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد رفاعہؓ بدری تھے اور دادا رافعؓ بیعت عقبہ والوں میں سے تھے 'چنانچہ رافع اپنے بیٹے رفاعہؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے عقبہ کے برابر بدر میں شریک ہونے کی خوشی نہیں ہے۔ فرمایا حضرت جبریلؑ نے اس معاملہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا جیسا کہ اوپر گزرا۔

۱۱۷۱۔حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَنَّ مَلَكًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَّحْيٰى اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ الْهَادِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَهٗ يَصُوْمُ حَدَّثَهٗ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَزِيْدُ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۱۷۱۔ اسحٰق بن منصور 'یزید 'یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے معاذ بن رفاعہؓ کو کہتے سنا ہے کہ ایک فرشتے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا 'یحییٰ کا بیان ہے کہ یزید بن الہاد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت معاذ نے اس حدیث کو مجھ سے بیان کیا تو تم بھی میرے ساتھ تھے 'یزید نے کہا کہ معاذ فرماتے تھے اور پوچھنے والے فرشتہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

۱۱۷۲۔حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ .

۱۱۷۲۔ ابراہیم بن موسیٰ 'عبدالوہاب 'خالد 'عکرمہ 'حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا 'یہ جبریل آگئے ہیں! گھوڑے کا سر تھامے اور لڑائی کے ہتھیار سجائے ہوئے۔

۴۷۹ بَابٌ۔

باب ۴۷۹۔ یہ باب عنوان سے خالی ہے۔

۱۱۷۳۔حَدَّثَنِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ مَاتَ اَبُوْ زَيْدٍ وَّلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا وَّكَانَ بَدْرِيًّا .

۱۱۷۳۔ خلیفہ بن خیاط 'محمد بن عبداللہ انصاری 'سعید بن ابی عروبہ 'قتادہ 'حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ابوزید صحابی لاولد انتقال کر گئے اور وہ بدر میں شریک تھے۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا مِّنْ لُحُوْمِ الْاَضْحٰى فَقَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰى اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَخِيْهِ لِاُمِّهٖ وَكَانَ بَدْرِ

۱۱۷۴۔ عبداللہ بن یوسف 'لیث 'یحییٰ بن سعید 'قاسم بن محمد حضرت خبابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدریؓ جب سفر سے گھر واپس آئے تو ان کے گھر کے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت پیش کیا تو آپ نے فرمایا! میں اسے اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے ماں جائے بھائی قتادہ بن نعمان سے مسئلہ نہ پوچھ لوں 'جو کہ بدری تھے۔ وہ قتادہ بن نعمان کے پاس آئے '

يَّاقَتَادَةَ بْنَ النُّعْمٰنِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْصٌ لِّمَا كَانُوْا يَنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضْحٰى بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ .

انہوں نے فرمایا آپ کے جانے کے بعد وہ پہلا حکم منسوخ ہو گیا' جس میں قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد رکھنا منع کیا گیا تھا۔

١١٧٥ - حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَمُدَ جِجٌ لَايُرٰى مِنْهُ اِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنٰى اَبُوْذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ اَنَا اَبُوْذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِىْ عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِىْ عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّاتُ فَكَانَ الْجَهْدُ اَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنٰى طَرَفَا هَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَاَلَهُ اِيَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ سَاَلَهَا اِيَّاهُ عُمَرُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ اَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ اٰلِ عَلِىٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰى قُتِلَ .

١١٧٥۔ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد زبیرؓ بن عوام فرماتے تھے کہ بدر کے دن میں نے عبیدہ بن سعید بن عاص کو دیکھا کہ ہتھیاروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ صرف دونوں آنکھیں کھلی ہوئی تھیں' اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی' کہنے لگا میں ابوذات الکرش ہوں' میں نے ایک برچھی لے کر اس پر حملہ کیا' برچھی آنکھ میں لگی اور وہ مر گیا' ہشام کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ زبیرؓ کہتے تھے کہ جب عبیدہ مر گیا تو میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا اور اپنا پورا زور لگا کر بڑی دشواری سے وہ برچھی اس کی آنکھ سے نکالی' اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ عروہ کہتے ہیں کہ اس برچھی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے مانگا انہوں نے دے دی' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ برچھی ابو بکرؓ نے مانگی' ان کو زبیرؓ نے دے دی پھر ان کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے مانگی ان کو دے دی' پھر ان کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ نے مانگی ان کو دے دی' پھر حضرت علیؓ کی اولاد نے اس پر قبضہ کر لیا' پھر عبداللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لی جو ان کی شہادت تک ان کے پاس رہی۔

١١٧٦ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَآئِذُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايِعُوْنِىْ .

١١٧٦۔ ابوالیمان' شعیب' حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ نے جو کہ بدر میں شریک تھے۔ مجھ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بیعت کرو۔

١١٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا

١١٧٧۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب زہری' عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابو حذیفہؓ نے جو بدر میں شریک تھے' سالم کو جو کہ ایک انصاریہ عورت کا غلام تھا' اپنا بیٹا بنا کر اپنی بھتیجی یعنی ہندہ ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا

وَّاَنْكَحَهٗ بِنْتَ اَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِّامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِّيْرَاثِهٖ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِ هِمْ فَجَآئَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

تھا، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو اپنا بیٹا بنالیا تھا۔ اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی کسی کو اپنا بیٹا بنالیتا تو وہ اسی کے نام سے پکارا جاتا اور اس کے مال کا وارث ہوتا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ادعوھم لابائھم کہ تم ان کو ان کے حقیقی باپوں کے نام سے پکارو، اس آیت کے نزول کے بعد سہلہ بنت سہل ابو حذیفہؓ کی بی بی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر اس حدیث کو بیان کیا۔

١١٧٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتّٰى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَّفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَافِيْ غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْلِيْ هٰكَذَا وَقُوْلِيْ مَاكُنْتِ تَقُوْلِيْنَ.

۱۱۷۸۔ علی بن عبداللہ، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ربیع بنت معوذ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ شب زفاف کے بعد میرے گھر میں تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے، جیسے تم بیٹھے ہو، اس وقت کئی لڑکیاں دف بجا کر مقتولین بدر کی شان میں قصیدہ خوانی کر رہی تھیں۔ آخر ان میں ایک لڑکی یہ گانے لگی کہ ہم میں ایک ایسا نبی تشریف لایا ہے جو یہ جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہو(۱) بلکہ جو پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو۔

١١٧٩ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؓ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ لَاتَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ يُّرِيْدُ التَّمَاثِيْلَ الَّتِيْ فِيْهَا الْاَرْوَاحُ.

۱۱۷۹۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری سے اور دوسری سند میں امام بخاری کہتے ہیں، کہ ہم سے اسمعیل بن اویس نے، ان سے ان کے بھائی عبدالحمید نے، انہوں نے سلیمان بن ہلال سے، انہوں نے محمد بن عتیق سے، انہوں نے ابن شہاب زہری سے، اور وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ابو طلحہؓ صحابی رسولؐ نے جو بدر میں شریک تھے۔ مجھ سے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں کتا ہو یا تصاویر ہوں۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے جانداروں کی تصاویر مراد ہیں۔

١١٨٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ

۱۱۸۰۔ عبدان، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید املی۔ (دوسری سند) امام بخاری، احمد بن صالح، عنبسہ بن خالد، یونس، زہری، علی بن حسین، حسین بن علی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ

(۱) اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مخلوق کی طرف علم غیب کی نسبت کرنے سے ممانعت فرمادی۔

حُسَيْنَ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا فِيْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ اَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيْ فَنَاتِيَ بِاِذْخِرٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهٗ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ فَنَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرُسِيْ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفِيْ مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَآئِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا اَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ اُجِبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوْا فَعَلَهٗ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عِنْدَهٗ قَيْنَةٌ وَّاَصْحَابُهٗ فَقَالَتْ فِيْ غِنَآئِهَا اَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ فَوَثَبَ حَمْزَةُ اِلَى السَّيْفِ فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَقِيْتُ فَقَالَ مَالَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَاحَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَذَا فِيْ بَيْتٍ مَّعَهٗ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَآئِهٖ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهٗ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَآءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاذَنَ عَلَيْهِ فَاُذِنَ لَهٗ فَطَفِقَ النَّبِيُّ

نے فرمایا کہ بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹنی مجھے ملی' دوسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے مال خمس سے عنایت فرمائی' تو میرے پاس دو ہو گئیں' میں نے چاہا کہ حضرت فاطمہؓ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شب گزاروں' تو میں نے بنی قینقاع کے ایک یہودی سنار سے کہا کہ ہم تم دونوں چلیں' اور اذخر گھاس اونٹنیوں پر لاد کر لائیں' میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو فروخت کر کے اپنے نکاح کا ولیمہ کروں' چنانچہ اس خیال سے میں اونٹنیوں کے لئے پالان' رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا' اونٹنیاں ایک انصاری کے گھر کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں' جب سامان لے کر میں اونٹنیوں کے پاس گیا تو دیکھا کہ کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیئے ہیں' اور پیٹ چیر کر کلیجیاں نکال لی ہیں' میں یہ دیکھ کر رونے لگا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ کام حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے۔ اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں' ایک لونڈی گانے والی موجود ہے اور یار دوست جمع ہیں' بات یہ ہوئی کہ لونڈی نے کہا' اے حمزہ! اٹھو اور یہ موٹی اونٹنیاں کاٹو' حمزہ اٹھے تلوار لیکر اور اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیئے اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لیں تو حضرت علیؓ کہتے ہیں' میں یہ دیکھ کر حضورؐ کی خدمت میں آیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رنجیدہ چہرہ کو دیکھ کر پوچھا کیوں خیریت تو ہے! میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آج کی سی مصیبت کبھی نہیں دیکھی۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر بڑا ستم کیا ہے۔ ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور پیٹ چاک کر دیئے اور وہ ایک گھر میں بیٹھے لوگوں کے ساتھ شراب پی رہے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر پیدل چل دیئے' میں اور زید بن حارث ساتھ ہو لئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر پر پہنچ کر اندر آنے کی اجازت چاہی' اجازت کے بعد اندر گئے' اور حمزہ کو اس کام پر ملامت فرمائی اور کہا یہ تم نے کیا کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حمزہؓ نشہ میں چور ہیں' آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔ حمزہ نے نظر دوڑائی اور گھٹنوں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' پھر چہرہ تک نظر بلند کی اور کہا تم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُّحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ اِلَى رُكْبَتِهٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلَى وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِّاَبِيْ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى فَخَرَجَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ .

لوگ میرے باپ کے غلام معلوم ہوتے ہو' اس وقت آپؐ سمجھ گئے کہ حمزہؓ نشہ میں بدمست ہیں' آپؐ اسی وقت الٹے پاؤں گھر سے باہر نکلے اور ہم ساتھ تھے۔

۱۱۸۱ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ اَنْفَذَهٗ لَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيْ سَمِعَهٗ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ اَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍؓ فَقَالَ اِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا .

۱۱۸۱۔ محمد بن عباد' سفیان بن عیینہ' عبدالرحمٰن بن عبداللہ اصبہانی حضرت ابن معقل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے سہل بن حنیف انصاری کے جنازہ پر تکبیریں کہیں اور فرمایا یہ بدر میں شریک تھے۔

۱۱۸۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ

۱۱۸۲۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے والد حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا' جب حفصہؓ بیوہ ہو گئیں اور ان کے شوہر خنیسؓ بن حذافہ سہمی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور شریک بدر تھے' مدینہ میں انتقال کر گئے' تو میں حضرت عثمانؓ سے ملا اور حفصہؓ کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اگر تم کہو تو میں ان کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں' حضرت عثمانؓ نے کہا میں غور کر کے جواب دوں گا' میں کئی دن ٹھہرا رہا' پھر جب ملا تو کہنے لگا کہ مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی میں دوسرا نکاح نہ کروں' پھر میں حضرت ابو بکرؓ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپؓ کہیں تو میں حفصہؓ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں' وہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا' مجھ کو حضرت ابو بکرؓ کے اس طرز سے اس سے بھی زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمانؓ کے انکار سے ہوا تھا' میں کئی راتیں خاموش رہا کہ اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے حفصہؓ کو پیغام بھیجا' میں نے فوراً ان کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا' اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ مجھ سے کہنے لگے کہ شاید تم کو میرا جواب نہ دینا ناگوار ہوا ہو گا۔ میں نے کہا بے شک مجھے رنج ہوا تھا' حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا بات یہ ہے کہ میں نے تم کو اس وجہ سے جواب نہ دیا تھا کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے

يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا .

حفصہؓ کا ذکر کیا تھا اور مشورہ کیا تھا کہ میں ان سے نکاح کر لوں، میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہاں اگر آپ حفصہؓ سے نکاح کا ارادہ ترک کر دیتے تو اس سے میں نکاح کر لیتا۔

١١٨٣ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ .

۱۱۸۳۔ مسلم، شعبہ، عدی، حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو مسعودؓ بدری سے یہ بات سنی کہ رسول اکرمؐ فرماتے تھے کہ اگر کوئی آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے تو اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

١١٨٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فِيْ اِمَارَتِهٖ اَخَّرَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْكُوْفَةِ فَدَخَلَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا اُمِرْتَ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ .

۱۱۸۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عروہؓ بن زبیر سے سنا، وہ عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کے زمانہ کا حال بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مغیرہؓ بن شعبہ نے جو معاویہؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے، عصر کی نماز میں دیر کی تو ابو مسعودؓ عقبہ بن عمرو انصاری جو زید بن حسن بن علیؓ کے نانا تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے، مغیرہؓ سے کہنے لگے کہ تم کو معلوم ہی ہے کہ معراج کی صبح کو جبریل اترے اور نماز پڑھائی، آپؐ نے پانچوں نمازیں ان کے پیچھے پڑھیں، پھر جبریلؑ کہنے لگے کہ اسی طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے، عروہؓ کا بیان ہے کہ بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے یہ روایت اسی طرح نقل فرمایا کرتے تھے۔

١١٨٥ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ ن الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُهٗ فَحَدَّثَنِيْهِ .

۱۱۸۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمٰن، علقمہؓ حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو سوتے وقت پڑھ لیا کرے وہ اس کے لئے بس ہیں۔ عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں خود ابو مسعود سے ملا وہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے میں نے اس حدیث کو ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح بیان فرمائی۔

١١٨٦ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۸۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی کہ عتبان بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور بدر میں شریک تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ہم سے اس حدیث کو احمد بن صالح نے اور ان سے عیینہ بن

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ هُوَ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ .

خالد نے' ان سے یونس بن یزید نے بیان کیا ہے کہ ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حصین بن محمد سے جو بنی سالم کے شریف آدمیوں میں سے تھے اس حدیث کو پوچھا جو محمود نے عتبان سے روایت کی' تو انہوں نے کہا محمود سچ بیان کرتے ہیں۔

١١٨٧ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَ اَكْبَرَ بَنِيْ عَدِيٍّ وَكَانَ اَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُوْنٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ خَالُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

١١٨٧۔ ابوالیمان' شعیب' زہری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے جو بنی عدی کے سردار تھے۔ ان سے زہری نے ملاقات کی' ان کے والد عامر بن ربیعہ رسول اللہ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک تھے' انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا عامل مقرر کیا تھا اور وہ جنگ بدر میں شریک تھے' وہ عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت حفصہؓ کے ماموں ہوتے تھے۔

١١٨٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خُدَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتُكْرِيْهَا اَنْتَ قَالَ نَعَمْ اَنَّ رَافِعًا اَكْثَرَ عَلٰى نَفْسِهِ .

١١٨٨۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء' جویریہ' مالک' زہریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ ان کے دونوں چچاؤں ظہیر اور مظہر نے ان سے کہا کہ حضور اکرمؐ نے قابل کاشت زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کیا ہے' زہری نے کہا کہ میں نے سالم سے کہا کہ تم تو کرایہ پر دیا کرتے ہو' تو انہوں نے کہا ہاں! رافع نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے' ظہیر اور مظہر یہ دونوں بدر میں شریک تھے (۱)۔

١١٨٩ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَاَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعِ نِ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا .

١١٨٩۔ آدم' شعبہ' حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن شداد لیثی سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ حضرت رفاعہ بن رافع انصاری جنگ بدر میں شریک تھے۔

١١٩٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

١١٩٠۔ عبدان' عبداللہ' معمر' یونس' زہری' حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے مسور بن مخرمہ

---

(۱) مقصد یہ ہے کہ کاشتکار سے زمین کا مالک جو اجرت اپنی زمین کے استعمال کی لے گا اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو وہ جو عرب میں رائج تھی کہ کھیت کے جس حصے میں زیادہ پیداوار ہوتی تھی اسے مالک اپنے لیے مخصوص کر لیتا تھا اور باقی کی پیداوار کاشتکار کو دینا طے ہوتا اسی طرح اور بھی بعض غیر منصفانہ طریقے تھے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح زمین کی اجرت لینے سے منع فرمایا تھا لیکن جہاں تک زمین پر نقد اجرت لینے کا سوال ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا اسی طرح اگر ساری پیداوار میں دونوں کی متناسب شرکت ہو تو بھی جائز ہے۔

أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيفٌ لِّبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَّكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَ أَمِّلُوا مَايَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَاالْفَقْرُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي أَخْشٰى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ.

صحابی نے بیان کیا کہ عمرؓو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے، اور جنگ بدر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیہ وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا، آپ نے بحرین والوں سے صلح کر کے علاء بن حضرمی کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا، اور خود مال لے کر واپس آ گئے۔ انصار کو معلوم ہوا تو وہ سب صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گئے، تو آپؐ مسکرائے اور فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم روپیہ کی خبر سن کر جو ابو عبیدہؓ لے کر آئے ہیں (آئے ہو) سب نے کہا جی ہاں! صحیح ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو! خدا کی قسم! مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا ڈر نہیں ہے، اور یہ ڈر ہے کہ کہیں تم بھی اگلی امتوں کی طرح خوش حال ہو کر ایک دوسرے پر رشک کرنے لگو، اور دنیا تم کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جس طرح اگلی امتوں کو تباہ کر دیا تھا۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتّٰى حَدَّثَهُ أَبُولُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

۱۱۹۱۔ ابو النعمان، جریر بن حازم، حضرت نافع سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے، آخر ان سے ابو لبابہ بشیر بن عبدالمنذر جو صحابی رسول اکرمؐ اور شریک بدر تھے، یہ حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے سفید سانپوں کو جو نیلے اور پتلے ہوتے ہیں مارنے سے منع فرمایا ہے، اس کے بعد عبداللہ بن عمرؓ نے ان کا مارنا چھوڑ دیا۔

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَاتَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا.

۱۱۹۲۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت انسؓ نے فرمایا کہ انصار مدینہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم کو آپؐ اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بھتیجے حضرت عباسؓ کا فدیہ معاف کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا تم ایک درہم بھی مت چھوڑنا۔

۱۱۹۳ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ح وَحَدَّثَنِي اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ الْمِقْدَادِ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِّبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَا ذَمِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَ اَقْتُلُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقْتُلْهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَاقَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَةَ الَّتِيْ قَالَ .

۱۱۹۳۔ ابو عاصم ' ابن جریج ' زہری ' عطاء بن یزید ' ابو عبیدہ بن عدی ' حضرت مقداد بن اسودؓ (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ' اسحاق بن منصور ' یعقوب بن ابراہیم بن سعد ' اپنے چچا ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ عطا بن یزید نے خبر دی اور ان کو عبید اللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی ' کہ ان سے مقدادؓ بن عمرو کندی جو بنی زہرہ کے حلیف اور بدر کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ' مجھے بتایئے کہ اگر میں کسی کافر سے بھڑ جاؤں اور باہم خوب مقابلہ ہو اور وہ میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ دے ' اور پھر درخت کی پناہ لے ' اور کہے میں خدا پر ایمان لایا ہوں اور اسلام کو قبول کرتا ہوں ' تو اب اس اقرار کے بعد میں اس کو مار دوں یا نہیں ' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مت مار۔! حضرت مقدادؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہے ' اور اس کے بعد کلمہ پڑھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ بھی ہو اسے مت قتل کرو ' ورنہ اس کو وہ درجہ حاصل ہو گا جو تم کو اس کے قتل کرنے سے پہلے حاصل تھا ' اور پھر تمہارا وہی حال ہو جائے گا جو کلمہ اسلام کے پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔

۱۱۹٤ ـ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَّنْ يَّنْظُرُ مَاصَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهٗ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَدَ فَقَالَ اَنْتَ اَبَاجَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمٰنُ هٰكَذَا قَالَهَا اَنَسٌ قَالَ اَنْتَ اَبَاجَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ قَالَ سُلَيْمٰنُ اَوْقَالَ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ قَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ .

۱۱۹۴۔ یعقوب بن ابراہیم ' اسمٰعیل بن علیہ ' سلیمان تیمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے! جو ابوجہل کا حال معلوم کرے ' یہ سن کر عبد اللہ بن مسعودؓ گئے اور دیکھا کہ عفراء کے بیٹوں نے مار مار کر قریب المرگ کر دیا ہے۔ ابن مسعودؓ نے پوچھا ' کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ ابن علیہ کہتے ہیں کہ انسؓ نے اسی طرح فرمایا کہ کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے دم توڑتے ہوئے جواب دیا کہ مجھ سے بڑا اور کون ہو گا ' جس کو تم لوگوں نے مارا ہو! سلیمان کہتے ہیں یا یوں جواب دیا جس کو اس کی قوم نے مارا ہو۔ ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابوجہل مرتے وقت ابن مسعود سے کہنے لگا کاش! مجھ کو کسان کے علاوہ کوئی اور مارتا۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّاتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ نِ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَقِيْنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ .

۱۱۹۵۔ موسیٰ' عبدالواحد' معمر' زہری عبیداللہ بن عبداللہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا' تو میں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ مجھے انصاری بھائیوں کے پاس لے چلو! راستے میں دو انصاری نیک خصلت ملے اور وہ دونوں شریک جنگ بدر تھے۔ عبیداللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عروہؓ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں میں ایک عویم بن ساعدہ اور دوسرے معن بن عدی تھے۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَآءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّكُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَ هُمْ .

۱۱۹۶۔ اسحٰق بن ابراہیم' محمد بن فضیل' اسمٰعیل بن ابی خالد حضرت قیس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا' بدر میں شریک ہونے والوں کا پانچ ہزار سالانہ وظیفہ مقرر تھا' کیونکہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں بدری حضرات کو دوسرے لوگوں سے زیادہ دوں گا۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَذٰلِكَ اَوَّلُ مَاوَقَرَ الْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِيْ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَّوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَآءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ .

۱۱۹۷۔ اسحٰق بن منصور' عبدالرزاق' معمر' زہریؒ سے وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے والد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا' اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایمان نے میرے دل میں جگہ پکڑلی' پھر اسی سند سے زہری سے روایت ہے' انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے قیدیوں کے لئے فرمایا! اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان کی سفارش کرتا تو میں اس کے کہنے سے ان کو رہا کر دیتا' الیث یحیٰی سے وہ سعید بن میسب سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ پہلا فتنہ وہ ہے جس میں حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے' اس فتنہ سے اہل بدر میں سے کوئی باقی نہیں رہا(ا) پھر دوسرا فساد حرہ کا ہوا' اس میں صلح حدیبیہ والوں میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ پھر تیسرا فساد ہوا' وہ اس وقت ختم ہوا جب تک لوگوں میں کچھ بھی عقل وخوبی باقی تھی۔

(ا) حضرت علیؓ' زبیرؓ' طلحہؓ' سعدؓ اور سعیدؓ جیسے اکابر صحابہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد زندہ رہے ہیں، اس لیے بعض محدثین نے یہ لکھا ہے کہ راوی کا یہ کہنا کہ شہادت عثمان کے بعد کوئی بھی بدری صحابی باقی نہیں رہا، یہ بات علی الاطلاق نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ راوی کی مراد یہ ہو کہ یہ فتنہ جس بنیاد پر اٹھا تھا وہ ابھی ختم نہیں ہوئی کہ تمام اکابر بدری صحابہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے یا پھر انکی اکثریت دنیا سے چلی گئی۔

١١٩٨ ـ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَآئِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَاقُلْتِ تُسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْإِفْكِ .

۱۱۹۸۔ حجاج بن منہال، عبداللہ بن عمرؓ نمیری، یونس بن یزید، زہریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ عروہؓ بن زبیر، سعید بن میتب، علقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبداللہ سے میں نے سنا کہ ان چاروں نے حضرت عائشہؓ زوجہ رسول اکرمؐ پر جو تہمت لگائی تھی اس حدیث کا ایک ٹکڑا روایت کیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ میں اور مسطح کی ماں، ہم دونوں رفع حاجت کے لئے گئیں کہ اتنے میں مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی، اور پھر اس نے اپنے بیٹے مسطح کو برا بھلا کہا، میں نے کہا ارے تو اس کو برا کہتی ہے وہ تو بدر کی جنگ میں شامل تھے، پھر پورا قصہ تہمت کا بیان فرمایا۔

١١٩٩ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهٖ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيْهِمْ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّاوَعَدَرَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوْسٰى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُنَادِيْ نَاسًا اَمْوَاتًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَاقُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَمِيْعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ قُرَيْشٍ مِّمَّنْ ضُرِبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ اَحَدٌ وَثَمَانُوْنَ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قَالَ الزُّبَيْرُ قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوْا مِائَةً وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ .

۱۱۹۹۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کا ذکر کیا اور پھر کہا، یہ ہیں رسول خدا کے جہاد! پھر بدر والوں کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی لاشوں کو کنویں میں ڈال رہے تھے، اور ان سے فرما رہے تھے اب کہو تم! تمہارے پروردگار نے جو وعدہ تم سے کیا تھا وہ تم نے حق پایا یا نہیں؟ اور اسی سند سے موسیٰ بن عقبہ، نافع سے اور وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ اصحاب رسولؐ ہیں جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ مردوں سے خطاب کر رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ان سے زیادہ تو تم بھی میری بات نہیں سن سکتے، بدر میں جو لوگ شریک تھے اور جن کو مال غنیمت سے حصہ ملا ان کی تعداد اکاسی (۸۱) تھی، اور عروہؓ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ میں نے خود حصے تقسیم کئے تھے اور لوگوں کی تعداد سو (۱۰۰) تھی۔

١٢٠٠ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِّلْمُهَاجِرِيْنَ بِمِائَةِ سَهْمٍ .

۱۲۰۰۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عروہ اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بدر کے دن مہاجرین کے لئے سو حصہ لگائے گئے تھے۔

٤٨٠ بَاب تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ

باب ۴۸۰۔ شرکائے جنگ بدر بترتیب حروف تہجی، مرتبہ

فِی الْجَامِعِ الَّذِیْ وَضَعَهٗ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلٰی حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ النَّبِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْهَاشِمِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. اِیَاسُ بْنُ الْبُکَیْرِ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ مَّوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الْقُرَشِیُّ. حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِیُّ. حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَةَ حَلِیْفٌ لِّقُرَیْشٍ اَبُو حُذَیْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ الْقَرَشِیُّ. حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَّحَارِثَةُ ابْنُ سُرَاقَةَ کَانَ فِی النَّظَّارَةِ. خُبَیْبُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِیُّ. رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبُوْلُبَابَةَ الْاَنْصَارِیُّ. الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ .زَیْدُ بْنُ سَهْلٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیُّ. اَبُوْ زَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ. سَعْدُ بْنُ مَالِكِ الزُّهْرِیُّ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِیُّ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ الْقَرَشِیُّ. سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ الْاَنْصَارِیُّ. ظُهَیْرُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ وَاَخُوْهُ. عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ. اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ الْقُرَشِیُّ. عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ الْهُذَلِیُّ. عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ الْهُذَلِیُّ. عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ الزُّهْرِیُّ. عُبَیْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ.عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقَرَشِیُّ خَلَّفَهٗ

امام بخاری رحمہ اللہ۔ اسمائے گرامی (۱) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبداللہ ہاشمی (۲) ایاسؓ بن بکیر (۳) بلال بن رباحؓ حضرت ابوبکرؓ کے غلام (۴) حمزہؓ بن عبدالمطلب ہاشمی (۵) حاطبؓ بن ابی بلتعہ حلیف قریش (۶) ابوحذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ قرشیؓ (۷) حارثہؓ بن ربیع انصاری' آپ کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں 'آپ بچے تھے' صرف تماشہ دیکھنے گئے تھے۔ لیکن شہید ہوئے۔ (۸) خبیب بن عدی انصاریؓ (۹) خنیس بن حذافہ سہمیؓ (۱۰) رفاعہ بن رافع انصاریؓ (۱۱) رفاعہ بن عبدالمنذرؓ ابولبابہ (۱۲) زبیر بن عوام قرشیؓ (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاریؓ (۱۴) ابوزید انصاریؓ (۱۵) سعد بن مالکؓ یعنی سعدؓ بن ابی وقاص (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشیؓ (۱۸) سہل بن حنیف انصاریؓ (۱۹) ظہیر بن رافع انصاریؓ اور ان کے بھائی مظہر (۲۰) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشیؓ (۲۱) عبداللہ بن مسعود ہذلیؓ (۲۲) عتبہؓ بن مسعود الہذلی (۲۳) عبدالرحمٰن بن عوف زہریؓ (۲۴) عبیدہ بن حارث قرشیؓ (۲۵) عبادہ بن صامت انصاریؓ (۲۶) عمر بن خطاب عدویؓ (۲۷) عثمان بن عفان قرشیؓ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنے پیچھے اپنی صاحبزادی کی تیمارداری کے لئے چھوڑ گئے تھے مگر ان کا حصہ مال غنیمت سے لگایا تھا (۲۹) علی بن ابی طالبؓ ہاشمی (۳۰) عمروؓ بن عوف بنی عامر لومی کے حلیف (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاریؓ (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزیؓ (۳۳) عاصم بن ثابت انصاریؓ (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۵) عتبان بن مالک انصاریؓ (۳۶) قدامہ بن مظعونؓ (۳۷)

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ابْنَتِهٖ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبِ الْهَاشِمِیُّ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِیْفُ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةَ الْعَنَزِیُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَةِ الْاَنْصَارِیُّ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجُمُوْحِ مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَآءَ وَاَخُوْهُ مَالِكُ بْنُ رَبِیْعَةَ اَبُوْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ مَعَنُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُهْرَةَ هِلَالُ بْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

قتادہ بن نعمان انصاریؓ (۳۸) معاذ بن عمرو بن جموحؓ (۳۹) معوذ بن عفراءؓ (۴۰) اور ان کے بھائی عوفؓ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاریؓ (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۳) معن بن عدی انصاریؓ (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد منافؓ (۴۵) مقداد بن عمرو کندی' بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

۴۸۱ بَاب حَدِیْثِ بَنِی النَّضِیْرِ وَمَخْرَجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ فِیْ دِیَةِ الرَّجُلَیْنِ وَمَا اَرَادُوْا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلٰی رَاْسِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مِّنْ وَّقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ اُحُدٍ وَّقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی هُوَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ

باب ۴۸۱۔ یہود بنی نضیر کے پاس آنحضرت کا جانا دو آدمیوں کی دیت کے سلسلہ میں اور ان کا رسول خدا سے دغا کرنا' (۱) زہری عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ غزوہ بنی نضیر بدر سے چھ ماہ بعد اور احد سے پہلے ہوا اور اللہ تعالیٰ کا سورۂ حشر میں فرمانا هو الذی اخرج الذین کفروا من اهل الکتاب من دیار هم لاول الحشر وہی پروردگار ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو ان کے

(۱) بنو نضیر اور بنو قریظہ مدینہ میں یہودیوں کے دو بڑے قبیلے تھے، جب حضور اکرمؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ کیا تھا لیکن یہ لوگ غدر اور بدعہدی کے عادی تھے، بنو نضیر نے تو رسولؐ اور آپ کے ہمراہ چند صحابہ کو اوپر کی جانب سے پتھر پھینک کر ہلاک کرنے کا بھی منصوبہ بنایا تھا، اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو مطلع فرمادیا پھر آپ نے انہیں مدینہ سے جلاوطن کر دیا۔

اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ وَجَعَلَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِمَعُوْنَةَ وَاُحُدٍ.

گھروں سے نکالا یہ ان کا پہلا نکلنا تھا' اور ابن اسحٰق نے بھی بنی نضیر کے بعد بیر معونہ اور جنگ احد کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُ وَقُرَيْظَةُ فَاَجْلٰى بَنِى النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَآءَ هُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِىْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّيَهُوْدَ بَنِىْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ.

۱۲۰۱۔ اسحٰق بن نصر' عبدالرزاق' ابن جریج' موسیٰ بن عقبہ' نافعؒ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ نے جنگ کی، تو بنی نضیر کو جلاوطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر احسان کر کے ان کو رہنے دیا گیا' لیکن انہوں نے دوبارہ آپؐ سے لڑائی کی' تو مسلمانوں نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں اور مال واسباب کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا' مگر جو لوگ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گئے یعنی مسلمان ہو گئے وہ باقی رہ گئے' باقی مدینہ کے تمام یہودیوں کو جو بنی قینقاع یعنی عبداللہ بن سلام کی قوم والے تھے اور بنی حارثہ کے یہودیوں کو اور جو بھی یہودی مدینہ میں تھے' سب کو نکال دیا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ.

۱۲۰۲۔ حسن بن مدرک' یحییٰ بن حماد' ابو عوانہ' ابوبشر' سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ کے سامنے سورۂ حشر کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ سورۂ نضیر کہو! ابو عوانہ کے ساتھ اس حدیث کو ہشیم نے بھی ابوبشر سے روایت کیا ہے۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْمَرٌ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

۱۲۰۳۔ عبداللہ بن اسود' معتمر بن سلیمان' اپنے والد سلیمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرتؐ کے لئے لوگوں نے کھجوروں کے درخت بطور تحفہ نامزد کر دیئے تھے تاکہ آپؐ اس کے میوہ سے گزریں' یہاں تک کہ آپؐ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح پائی اور پھر آپ نے ان کو واپس کر دیا۔

۱۲۰٤۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِى النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِىَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَاقَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ.

۱۲۰۴۔ آدم' لیث' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درخت جلا دیئے بعض کٹوا دیئے جو بویرہ میں تھے' چنانچہ اس وقت سورۂ حشر کی یہ آیت اتری (ترجمہ) یعنی جو درخت تم نے کاٹ دیئے یا ان کو ان کی جڑوں کے ساتھ قائم رکھا سو یہ اللہ کے حکم سے ہے۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ اَخْبَرَنَا

۱۲۰۵۔ اسحاق' حبان' جویریہ بن اسماء' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے

جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ۔

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ

قَالَ فَاَجَابَهُ اَبُوْسُفْيٰنَ بْنُ الْحٰرِثِ۔

اَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ
وَحَرَّقَ فِيْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ
سَتَعْلَمُ اَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
وَتَعْلَمُ اَيُّ اَرْ ضِيْنَا تَضِيْرُ

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے' چنانچہ حسانؓ بن ثابت نے یہ شعر کہا۔

یعنی بنی لوئی کے شریفوں پر ہو گیا آسان
لگی ہو آگ بویرہ میں سب طرف برابر

ابوسفیان بن حارث نے حسانؓ کے جواب میں کہا۔

یعنی خدا کرے کہ ہمیشہ یہ حال وہاں رہے
مدینہ کے چاروں طرف ہو آتش سوزاں
یہ جان لو گے تم عنقریب کون ہم میں رہے گا
محفوظ اور کون سا ملک اور اٹھائے گا نقصان

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَاهُ اِذْجَآءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَّكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَاْذِنُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيْلًا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِيْ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيْرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَّعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اِتَّئِدُوْا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُّرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ

۱۲۰۶۔ ابوالیمان' شعیب' زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے مالک بن اوس بن حدثان نصری نے خبر دی کہ مجھے حضرت عمرؓ نے بلایا کہ اتنے میں ان کے پاس یرفا دربان نے آکر کہا آپ چاہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور زبیرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ آپ کے پاس آئیں' آپ نے فرمایا آنے دو' تھوڑی دیر کے بعد پھر یرفا نے کہا کہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ بھی آنا چاہتے ہیں' فرمایا آنے دو' پھر وہ آئے اور سلام کیا پھر حضرت عباسؓ نے کہا امیر المومنین! میرے اور علیؓ کے درمیان اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیجئے جو اس مال کے متعلق ہے جو اللہ نے بلا لڑے ہوئے بنی نضیر سے اپنے رسول کو دلوایا ہے' اور آپس میں سخت کلامی بھی ہوئی ہے تاکہ یہ رات دن کا جھگڑا ختم ہو جائے' حضرت عمرؓ نے فرمایا ذرا ٹھہرو' جلدی مت کرو! میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں تم کو معلوم ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے' انہوں نے کہا بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے' پھر حضرت عمرؓ نے عباسؓ اور علیؓ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ رسول اکرم نے ایسا ہی فرمایا تھا' انہوں نے کہا بے شک ایسا ہی فرمایا تھا' اس کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اب تم کو معاملہ کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم کو مال غنیمت میں ایک خاص حق دیا تھا' جو دوسرے

سُبْحَانَهٗ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا لْفَىْءِ بِشَىْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَمَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَقَسَمَهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِىَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَابَقِىَ فَيَجْعَلُهٗ فَجَعَلَ مَالَ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ تُوُفِّىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَنَا وَلِىُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِىٍّ وَّعَبَّاسٍ وَّقَالَ تَذْكُرَانِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ فِيْهِ كَمَاتَقُوْلَانِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ فِيْهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌتَا بِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِىُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهٗ سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِىْ اَعْمَلُ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّىْ فِيْهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِىْ كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ فَجِئْتَنِىْ يَعْنِىْ عَبَّاسًا . فَقُلْتُ لَكُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَالِىَ اَنْ اَدْفَعَهٗ اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهٗ اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَتَعْمَلَانِ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیغمبروں کو نہیں دیا گیا' چنانچہ سورۂ حشر میں ارشاد فرماتا ہے (ترجمہ) جو مال اللہ نے اپنے رسول کے واسطے بنی نضیر کا غنیمت میں دیا تھا اس کے حاصل کرنے کے لئے تم نے اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائی تھیں' لہٰذا اس قسم کے مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھے مجاہدین کا اس پر کوئی حق نہیں تھا' مگر خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال کو خاص اپنی ذات کے لئے محفوظ نہیں رکھا بلکہ اپنی ذات پر خرچ کیا اور جو بچ گیا وہ بانٹ دیا' جو باقی رہتا اس میں سے اپنی بیویوں کے لئے سال بھر کا خرچ نکالتے اور پھر جو بچتا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام زندگی ایسا ہی کرتے رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو حضرت ابو بکرؓ نے یہ کہہ کر میں رسول خدا کا جانشین ہوں اس پر قبضہ کر لیا اور اس کو اسی طرح تقسیم اور خرچ کرتے رہے' اور تم اس وقت ان سے اس سلسلہ میں شکوہ کرتے تھے' حالانکہ خدا جانتا ہے کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں حق بجانب تھے' جب حضرت ابو بکرؓ نے وفات پائی تو میں نے خود کو ان دونوں حضرات کا ولی اور جانشین سمجھتے ہوئے وہی کیا اور کر رہا ہوں جو حضرت ابو بکرؓ کیا کرتے تھے' اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس میں سچا اور حق کا پیرو ہوں' پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور متفق الرائے تھے' پھر اے عباسؓ تم میرے پاس آئے اور میں نے تم سے یہی کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے' پھر میں نے سوچا کہ تم دونوں کے سپرد اس کام کے انتظام کو کر دوں' پھر میں نے آپ دونوں سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کام آپ دونوں کے سپرد کر دوں بشرطیکہ آپ خدا کے عہد و پیمان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو اسی طرح انجام دیتے رہو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے' ابو بکرؓ کرتے رہے' اور میں کر رہا ہوں' اگر تم کو یہ شرط منظور نہیں ہے تو پھر کسی گفتگو کی ضرورت نہیں' تم نے اس کو منظور کر لیا' میں نے حوالہ کر دیا اب اگر تم اس کے سوا کوئی فیصلہ چاہتے ہو تو قسم! اس پروردگار کی جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں' میں قیامت تک کوئی دوسرا فیصلہ کرنے والا نہیں' البتہ اگر تم

وَاَبُوبَكرٍ وَّعَمِلْتُ فِيْهِ مُذْوُلِيْتُ وَاِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهٗ اِلَيْكُمَا اَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَآءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَآ اَقْضِيْ فِيْهِ بِقَضَآءٍ غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا اِلَيَّ فَاَنَا اَكْفِيْكُمَاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ اَنَا سَمِعْتُ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَّسْاَلْنَهٗ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَنَا اَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ اَلَا تَتَّقِيْنَ اللّٰهَ اَلَمْ تَعْلَمْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهٰى اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخْبَرْتُهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَا وَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَّهِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا.

سے اس مال کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر میرے حوالہ کر دو میں خود کر لیا کروں گا' زہری کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو عروہؓ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ مالک بن اوس نے سچ کہا! کیونکہ میں نے حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے سنا کہ حضرت رسول اکرم کی بیویوں نے حضرت عثمانؓ کو حضرت ابو بکر کے پاس بھیجا تاکہ وہ اس مال میں سے جو بنی نضیر سے ملا تھا' اپنا آٹھواں حصہ حاصل کریں' لیکن میں نے ان کو منع کر دیا' اور کہا کہ تم کو خدا کا خوف نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہے ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے' آپ نے اس سے اپنی ذات مراد لی۔ صرف آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال میں سے کھا سکتے ہیں اور گزارے کے لئے لے سکتے ہیں' یہ سن کر بیویاں ترکہ مانگنے سے باز آ گئیں' عروہ نے کہا کہ یہ مال حضرت علیؓ کے قبضہ میں رہے' انہوں نے حضرت عباسؓ کو اس پر قبضہ نہ کرنے دیا ان کے بعد امام حسنؓ' پھر امام حسینؓ اور پھر زین العابدین اور حسن بن علی باری باری انتظام کرتے رہے' پھر زید بن حسن کے قبضہ میں رہا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خالص صدقہ تھا۔

١٢٠٧ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ يَّلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا اَرْضَهٗ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهٗ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا

۱۲۰۷۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عباسؓ اور حضرت فاطمہؓ الزہرا دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آ کر اپنا ترکہ زمین فدک اور آمدنی خیبر سے مانگنے لگے' حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گزر کے لئے

يَأْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ .

اس میں سے لے سکتے ہیں، رہا سلوک کرنا تو خدا کی قسم میں رسول اکرم کے رشتہ داروں سے سلوک کرنے کو اپنے رشتہ داروں سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔

٤٨٢ بَاب قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ

باب ۴۸۲۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا واقعہ۔

۱۲۰۸ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاْذَنْ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَاَلَنَا صَدَقَةً وَّاِنَّهٗ قَدْ عَنَّانَا وَاِنِّيْ قَدْ اَتَيْتُكَ اَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَاَيْضًا وَّاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهٗ قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَّدَعَهٗ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَّصِيْرُ شَاْنُهٗ وَقَدْ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْهِ وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ اُرٰى فِيْهِ وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ ارْهَنُوْنِيْ قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ تُرِيْدُ قَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَآءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَآءَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ اَبْنَآءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ اَبْنَآءَنَا فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ قَالَ سُفْيٰنُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَ اَنْ يَّاْتِيَهٗ فَجَآءَهٗ لَيْلًا وَّمَعَهٗ اَبُوْنَائِلَةَ وَهُوَ اَخُوْ كَعْبٍ مِّنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ اَيْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَاَخِيْ اَبُوْ

۱۲۰۸۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کعب بن اشرف (۱) یہودی کا کام کون تمام کرتا ہے اس نے اللہ اور رسول کو بہت ستا رکھا ہے، محمد بن مسلمہ انصاری نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کام کو انجام دوں آپؐ نے فرمایا اجازت ہے، محمد بن مسلمہ نے کہا مجھے یہ بھی اجازت دے دیجئے کہ جو مناسب سمجھوں وہ باتیں اس سے کہوں، آپؐ نے اجازت دی غرض محمد بن مسلمہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہا کہ یہ شخص محمد بن عبداللہ ہم سے زکوۃ مانگتا ہے، ہمارے پاس خود نہیں اور یہ ہم کو ستاتا ہے، کعب نے کہا ابھی کیا دیکھا ہے بخدا یہ آگے چل کر تم کو بہت ستائے گا، محمد بن مسلمہ نے کہا خیر ابھی تو ہم نے اس کی پیروی کر لی ہے فوراً چھوڑنا بھی ٹھیک نہیں، دیکھتے ہیں کہ آگے کیا ہوتا ہے اس وقت میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ ایک یا دو وسق کھجوریں ہم کو قرض دے دو، سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے ہم کو کئی مرتبہ حدیث سنائی تو اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا جب میں نے یاد دلایا تو کہنے لگے کہ ہاں میرا خیال ہے کہ ہوگا، غرض کعب نے کہا قرض مل جائے گا کچھ رہن رکھ دو، میں نے کہا کیا رہن رکھ دوں کعب نے کہا کہ اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، محمد بن مسلمہ نے کہا، یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم عورتوں کو کس طرح رہن کر دیں سارے عرب میں تم خوبصورت ہو! اس نے کہا اپنے بیٹے رہن رکھ دو، میں نے کہا تمہارے پاس بیٹوں کو کیسے رہن رکھ دیں آئندہ جوان سے لڑے گا وہ طعنہ دے گا کہ تو ایک یا دو وسق میں رہن رکھا گیا ہے اور اس کو ہم برا سمجھتے ہیں، البتہ ہم اپنے ہتھیار رکھ سکتے ہیں، سفیان نے لفظ لامہ کی

(۱) کعب بن اشرف ایک مالدار یہودی شاعر تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور جب بھی موقع ملتا مسلمانوں کیخلاف کافروں کی مدد کرتا، بدر میں مارے جانے والے کافر سرداروں پر رویا کرتا تھا اور اشعار میں ان کا تذکرہ کرتا۔

نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ اَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ اِنَّمَا هُوَ اَخِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعِيْ اَبُوْ نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْدُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَّاَجَابَ قَالَ وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ ابْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيْلَ لِسُفْيٰنَ سَمَّاهُمْ عَمْرٌو قَالَ سَمّٰى بَعْضُهُمْ قَالَ عَمْرٌو وَجَاءَ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو وَاَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ اَوْسٍ وَّعَبَّادُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ اِذَا مَاجَاءَ فَاِنِّيْ قَائِلٌ بِشَعْرِهٖ فَاَشَمُّهُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَّاْسِهٖ فَدُوْنَكُمْ فَاضْرِبُوْهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ اُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَّهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ الطِّيْبِ فَقَالَ مَارَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيْحًا اَيْ اَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو وَقَالَ عِنْدِيْ اَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَاَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَشَمَّ رَاْسَكَ قَالَ فَشَمَّهُ ثُمَّ اَشَمَّ اَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِيْ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُوْنَكُمْ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ.

تفسیر سلاح یعنی ہتھیار سے ہے محمد بن مسلمہ نے کعب سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور چلے گئے رات کو دوبارہ آئے اور ابونائلہ کو ساتھ لائے جو کعب کا دودھ شریک بھائی تھا' کعب نے ان کو قلعہ میں بلا لیا اور پھر ان کے پاس نیچے آنے لگا' اس کی بیوی نے کہا اس وقت کہاں جاتے ہو؟ کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور ابونائلہ میرا بھائی ہے جو بلاتے ہیں' سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ کعب کی بیوی نے یہ بھی کہا کہ اس کی آواز سے تو خون کی بو آرہی ہے' یا خون ٹپک رہا ہے' کعب نے کہا کچھ نہیں میرا بھائی ابونائلہ اور محمد بن مسلمہ ہیں اور شریف آدمی کو تو رات کے وقت بھی اگر نیزہ مارنے کو بلائیں' تو جانا چاہیئے اور محمد بن مسلمہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو اور لائے تھے' سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو نے ان کا نام لیا تھا؟ انہوں نے کہا بعض کا لیا تھا مگر دوسروں نے ابوعبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عبادہ بن بشر لیا تھا' عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے کعب جب آئے گا تو میں اس کے سر کے بال تھام کر سونگھوں گا، جب تم دیکھو کہ میں نے مضبوط تھام لیا ہے' تو تم اپنا کام کر ڈالنا' غرض کعب چادر اوڑھے ہوئے اترا اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی تھی' محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے آج تک ایسی خوشبو نہیں دیکھی جو ہوا میں بسی ہوئی ہے' عمرو کے علاوہ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ کعب نے جواب میں کہا کہ اس وقت میرے پاس ایسی عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے' اور حسن و جمال میں بھی بے نظیر ہے' عمرو کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ نے پوچھا کیا سر سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں محمد بن مسلمہ نے خود بھی سونگھا اور ساتھیوں کو بھی سونگھایا' پھر دوبارہ اجازت لے کر سونگھا اور زور سے تھام لیا' اور ساتھیوں سے کہا ہاں اس کو لو! انہوں نے فوراً کام تمام کر دیا' اور پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر قتل کعب کی خوشخبری سنائی۔

٤٨٣ بَاب قَتْلِ اَبِيْ رَافِعٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْحُقَيْقِ وَيُقَالُ سَلَّامُ بْنُ اَبِي الْحُقَيْقِ كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ فِيْ حِصْنٍ لَّهٗ بِاَرْضِ

باب ۴۸۳۔ قصہ قتل ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا نام سلام بن ابی الحقیق ہے اور وہ خیبر میں رہتا تھا' اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اپنے قلعہ واقع حجاز میں

الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ .

١٢٠٩ - حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهٗ.

١٢١٠ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِیْ رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَكَانَ اَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِیْ حِصْنٍ لَّهٗ بِاَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لِاَصْحَابِهٖ اجْلِسُوْا مَكَانَكُمْ فَاِنِّیْ مُنْطَلِقٌ وَّمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّیْ اَنْ اَدْخُلَ فَاَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ كَاَنَّهٗ يَقْضِیْ حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَاعَبْدَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ اَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِيْقَ عَلٰى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ اِلَى الْاَقَالِيْدِ فَاَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ اَبُوْ رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهٗ وَكَانَ فِیْ عَلَالِیَّ لَهٗ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ اَهْلُ سَمَرِهٖ صَعِدْتُ اِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا اَغْلَقْتُ عَلَیَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ اِنَّ الْقَوْمَ نَذِرُوْا بِیْ

رہتا تھا' زہری کا بیان ہے کہ ابو رافع کو کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا ہے (رمضان ۶ھ میں)

۱۲۰۹۔ اسحٰق بن نصر' یحییٰ بن آدم' ابن ابی زائدہ' ابو زائدہ' ابو اسحاق سبیعی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو ابو رافع کے پاس بھیجا اس میں عبداللہ بن عتیک بھی تھے وہ رات کو اس کے گھر میں گھسے وہ سو رہا تھا اور انہوں نے اس کو اسی حالت میں قتل کر دیا۔

۱۲۱۰۔ یوسف بن موسیٰ' عبیداللہ بن موسیٰ' اسرائیل' ابو اسحٰق' براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کے پاس کئی انصاریوں کو بھیجا اور عبداللہؓ بن عتیک کو سردار مقرر کیا' ابو رافع دشمن رسول تھا اور مخالفین رسولؐ کی مدد کرتا تھا اس کا قلعہ حجاز میں تھا' اور وہ اسی میں رہا کرتا تھا جب یہ لوگ اس کے قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج ڈوب گیا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو شام ہونے کی وجہ سے واپس لا رہے تھے' عبداللہؓ بن عتیک نے ساتھیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرو' میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا چنانچہ عبداللہ گئے اور دروازہ کے قریب پہنچ گئے پھر خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپایا جیسے کوئی رفع حاجت کے لئے بیٹھتا ہے' قلعہ والے اندر جا چکے تھے دربان نے عبداللہؓ کو یہ خیال کر کے کہ ہمارا ہی آدمی ہے آواز دی اور کہا! اے اللہ کے بندے اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو آ جا' کیونکہ میں دروازہ بند کرنا چاہتا ہوں عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر اندر گیا اور چھپ رہا اور دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں کیل میں لٹکا دیں' جب دربان سو گیا تو میں نے اٹھ کر چابیاں اتار لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا تاکہ بھاگنے میں آسانی ہو' ادھر ابو رافع کے پاس رات کو داستان ہوتی تھی وہ اپنے بالا خانے پر بیٹھا داستان سن رہا تھا' جب داستان کہنے والے تمام چلے گئے اور ابو رافع سو گیا تو میں بالا خانہ پر چڑھا اور جس دروازہ میں داخل ہوتا تھا اس کو اندر سے بند کر لیتا تھا اور اس سے میری یہ غرض تھی کہ اگر لوگوں کو میری خبر

لَمْ يَخْلُصُوْا اِلَیَّ حَتّٰی اَقْتُلَهٗ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ فِیْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّسْطَ عِيَالِهٖ لَا اَدْرِیْ اَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا اَبَارَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَاَهْوَيْتُ نَحْوَالصَّوْتِ فَاَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَاَنَا دَهِشٌ فَمَا اَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَاَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَاهٰذَا الصَّوْتُ يَا اَبَارَافِعٍ فَقَالَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ اِنَّ رَجُلًا فِی الْبَيْتِ ضَرَبَنِیْ قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَاَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً اَثْخَنَتْهُ وَلَمْ اَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَّةَ السَّيْفِ فِیْ بَطْنِهٖ حَتّٰی اَخَذَ فِیْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّیْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰی انْتَهَيْتُ اِلٰی دَرَجَةٍ لَّهٗ فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ وَاَنَا اُرٰی اَنِّیْ قَدِ انْتَهَيْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَوَقَعْتُ فِیْ لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِیْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ عَلَی الْبَابِ فَقُلْتُ لَا اَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰی اَعْلَمَ اَقَتَلْتُهٗ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِیْ عَلَی السُّوْرِ فَقَالَ اَنْعٰی اَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ اَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَقُلْتُ النَّجَآءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ اَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُّ رِجْلِیْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ .

ہو جائے تو ان کے پہنچنے تک میں ابو رافع کا کام تمام کر دوں، غرض میں ابو رافع تک پہنچا وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے بچوں کے ساتھ سو رہا تھا میں اس کی جگہ کو اچھی طرح معلوم نہ کر سکا، اور ابو رافع کہہ کر پکارا اس نے کہا کون ہے؟ میں نے آواز پر بڑھ کر تلوار کا ہاتھ مارا، میرا دل دھڑک رہا تھا مگر یہ وار خالی گیا اور وہ چلایا، میں کوٹھڑی سے باہر آگیا اور پھر فوراً ہی اندر جا کر پوچھا کہ اے ابو رافع تم کیوں چلائے؟ اس نے مجھے اپنا آدمی سمجھا اور کہا تیری ماں تجھے روئے، ابھی کسی نے مجھ پر تلوار سے وار کیا ہے، یہ سنتے ہی میں نے ایک ضرب اور لگائی زخم اگرچہ گہرا لگا، لیکن مرا نہیں آخر میں نے تلوار کی دھار اس کی پیٹ پر رکھ دی اور زور سے دبائی، وہ چیرتی ہوئی پیٹھ تک پہنچ گئی، اب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ہلاک ہو گیا، پھر میں واپس لوٹا اور ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا اور سیڑھیوں سے اترتا جاتا تھا میں سمجھا کہ زمین آگئی ہے، چاندنی رات تھی میں گر پڑا اور پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اپنے عمامہ سے پنڈلی کو باندھ لیا اور قلعہ سے باہر آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور دل میں طے کر لیا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک اس کے مرنے کا یقین نہ ہو جائے، آخر صبح ہوئی مرغ نے اذان دی اور قلعہ کے اوپر دیوار پر کھڑے ہو کر ایک شخص نے کہا کہ لوگو! ابو رافع حجاز کا سوداگر مر گیا، میں یہ سنتے ہی اپنے ساتھیوں کی طرف چل دیا اور ان سے آکر کہا اب جلدی چلو یہاں سے، اللہ نے ابو رافع کو ہلاک کرا دیا اس کے بعد ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر خوشخبری سنائی آپ نے میرے پیر کو دیکھا اور فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ، میں نے پھیلایا آپ نے دست مبارک پھیر دیا بس ایسا معلوم ہوا کہ اس پیر کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

۱۲۱۱ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَا بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ فِیْ نَاسٍ مَّعَهُمْ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ

۱۲۱۱۔ احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف اپنے والد یوسف بن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت براء بن عازب کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کے مارنے کے لئے عبداللہؓ بن عتیک، عبداللہ بن عتبہؓ اور کئی آدمیوں کو روانہ فرمایا یہ لوگ جب اس قلعہ کے قریب پہنچے تو ابن عتیک نے ساتھیوں سے کہا کہ تم سب یہیں ٹھہرو میں جا

فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ امْكُثُوْا اَنْتُمْ حَتّٰى انْطَلِقَ اَنَا فَاَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوْا حِمَارًا لَّهُمْ قَالَ فَخَرَ جُوْا بِقَبَسٍ يَّطْلُبُوْنَهٗ قَالَ فَخَشِيْتُ اَنْ اُعْرَفَ قَالَ فَغَطَّيْتُ رَاْسِىْ كَاَنِّىْ اَقْضِىْ حَاجَةً ثُمَّ نَادٰى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ اَرَادَانْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ اَنْ اُغْلِقَهٗ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَاْتُ فِىْ مَرْبَطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ اَبِىْ رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوْا حَتّٰى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ فَلَمَّا هَدَاتِ الْاَصْوَاتُ وَلَا اَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَاَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِىْ كُوَّةٍ فَاَخَذْتُهٗ فَفَتَحْتُ بِهٖ بَابَ الْحِصْنِ فِىْ كُوَّةٍ فَاَخَذْتُهٗ فَفَتَحْتُ بِهٖ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ اِنْ نَّذِرَبِىَ الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلٰى مَهْلٍ ثُمَّ عَمَدْتُ اِلٰى اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِّنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُّ اِلٰى اَبِىْ رَافِعٍ فِىْ سُلَّمٍ فَاِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْطُفِئَ سِرَاجُهٗ فَلَمْ اَدْرِ اَيْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ فَعَمِدْتُّ نَحْوَالصَّوْتِ فَاَضْرِبُهٗ وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَاَنِّىْ اُغِيْثُهٗ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا اَبَا رَافِعٍ وَّغَيَّرْتُ صَوْتِىْ فَقَالَ اَلَا اُعْجِبُكَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ دَخَلَ عَلَىَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِىْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ فَعَمَدْتُّ لَهٗ اَيْضًا فَاَضْرِبُهٗ اُخْرٰى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ فَقَامَ اَهْلُهٗ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِىْ كَهَيْئَةِ الْمُغِيْثِ فَاِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَاَضَعُ السَّيْفَ فِىْ بَطْنِهٖ ثُمَّ اَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتّٰى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتّٰى اَتَيْتُ السُّلَّمَ اُرِيْدُ اَنْ اَنْزِلَ فَاَسْقُطَ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِىْ فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ

کر موقعہ دیکھتا ہوں' ابن عتیک کہتے ہیں کہ میں گیا اور دربان کو ملنے کی تدبیر کر رہا تھا کہ اتنے میں قلعہ والوں کا گدھا گم ہو گیا' اور وہ اسے روشنی لے کر تلاش کرنے نکلے میں ڈرا کہ کہیں مجھ کو پہچان نہ لیں' لہٰذا میں نے اپنا سر چھپا لیا اور اس طرح بیٹھ گیا جس طرح کوئی رفع حاجت کے لئے بیٹھتا ہے' اتنے میں دربان نے آواز دی کہ دروازہ بند ہوتا ہے جو اندر آنا چاہے آ جائے، چنانچہ میں جلدی سے اندر داخل ہو گیا اور گدھوں کے باندھنے کی جگہ چھپ گیا' قلعہ والوں نے ابو رافع کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر کچھ رات گئے تک باتیں کرتے رہے' جب سب چلے گئے اور ہر طرف سناٹا چھا گیا میں نکلا اور دربان نے جہاں دروازہ کی چابی رکھی تھی' اٹھالی اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا تاکہ آسانی سے بھاگ سکوں اس کے بعد میں قلعہ میں جو مکانات تھے ان کے پاس گیا اور باہر سے سب کی زنجیر لگا دی اس کے بعد میں ابو رافع کی سیڑھیوں پر چڑھا کیا دیکھتا ہوں کہ کمرے میں اندھیرا ہے مجھے اس کا مقام معلوم نہ ہو سکا آخر میں نے ابو رافع کہہ کر پکارا اس نے پوچھا کون ہے؟ میں نے بڑھ کر آواز پر تلوار کا ہاتھ مارا' وہ چیخا مگر وار اوچھا پڑا' میں تھوڑی دیر ٹھہر کر قریب گیا اور دریافت کیا کہ اے ابو رافع کیا بات ہے! اس نے سمجھا کہ شاید میرا کوئی آدمی میری مدد کو آیا ہے اس لئے اس نے کہا' ارے تیری ماں مرے' کسی نے میرے اوپر تلوار سے وار کیا ہے یہ سنتے ہی میں نے پھر وار کیا مگر ہلکا لگا اس کی بیوی بھاگی اور وہ چیخا' میں نے پھر آواز بدل دی اور مددگار کی حیثیت سے اس کے قریب گیا وہ چت پڑا تھا میں نے تلوار پیٹ پر رکھ کر زور سے دبا دی اب ہڈیاں کو کٹنے کی آواز میں نے سنی' اب میں اس کا کام تمام کر کے ڈرتا ہوا گھبراہٹ میں چاہتا تھا کہ نیچے اتروں مگر جلدی میں گر پڑا اور پاؤں کا جوڑ نکل گیا' میں نے پیر کو کپڑے سے باندھ لیا اور پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اپنے ساتھیوں سے آ کر کہا کہ تم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے قتل کی خبر سناؤ' میں اس کی موت کی یقینی خبر سننے تک یہیں رہتا ہوں آخر صبح کے قریب ایک شخص نے دیوار پر چڑھ کر کہا کہ لوگو! میں ابو رافع کی موت کی خبر سناتا ہوں ابن عتیک کہتے ہیں کہ میں چلنے کے لئے اٹھا مگر خوشی کی وجہ سے کوئی تکلیف محسوس نہیں کی میں تیزی سے چلا اور ساتھیوں کے

اَتَیْتُ اَصْحَابِیْ اَحْجِلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا فَبَشِّرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی اَسْمَعَ النَّاعِیَةِ فَلَمَّا كَانَ فِیْ وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِیَةُ فَقَالَ اَنْعٰی اَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ اَمْشِیْ مَابِیْ قَلَبَةٌ فَاَدْرَكْتُ اَصْحَابِیْ قَبْلَ اَنْ یَّاتُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهٗ .

رسولؐ خدا کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی ان کو پکڑ لیا اور پھر خود ہی آپؐ کو یہ خوشخبری سنائی' آپ نے پنڈلی پر ہاتھ پھیرا اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔

٤٨٤ بَاب غَزْوَةِ اُحُدٍ وَّقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَایُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَلِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَمْحَقَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰی اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَیْتُمْ مِّنْ م بَعْدِ مَا اَرٰكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا

باب ۴۸۴۔ قصہ جنگ احد (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں کہ .اے ہمارے رسول یاد کیجئے جب آپ صبح کے وقت اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو لڑائی کی جگہ بٹھانے لگے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے پھر دوسری جگہ اسی سورت میں فرمایا کہ مت سست ہو اور مت غمگین ہو تم ہی غالب رہو گے اگر ایمان والے ہو اگر تم زخمی ہوئے تو ان کو بھی زخم لگے ہیں اور یہ تو زمانہ کی الٹ پھیر ہے جو ہم باری باری لوگوں پر لاتے رہتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو ممتاز کردے اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت دے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو صاف ستھرا کرے گا اور کافروں کو مٹادے گا کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی یہ نہیں بتایا کہ تم میں کون لڑنے والے اور کون صبر کرنے والے ہیں اور تم تو اس فتح سے پہلے موت کی آرزو کرتے تھے' اب تو موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو مارتے تھے یہاں تک کہ جب تم نے نامردی کی اور کام میں جھگڑا ڈالا اور اپنی سہولت کی چیزیں دیکھ لینے کے بعد تم

(۱) یہ غزوہ ۳ھ شوال بروز ہفتہ پیش آیا، جب کفار بدر مکہ کی شکست کا انتقام لینے کے جذبہ سے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے آئے تھے۔ تین ہزار کے لگ بھگ انکی تعداد تھی۔

وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ عَنۡهُمۡ لِيَبۡتَلِيَكُمۡ وَلَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ وَاللّٰهُ ذُوۡفَضۡلٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ o وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا اَلۡاٰيَة.

نے نافرمانی کی بعض تم میں سے دنیا کو چاہتے تھے اور بعض آخرت کو چاہتے تھے پھر تم کو ان سے ہٹا دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور وہ تم کو معاف کر چکا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر مہربان ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارے گئے (یعنی شہید ہوئے) ان کو مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں آخر آیت تک۔

۱۲۱۲ـ حَدَّثَنَا اِبۡرَاهِيۡمُ بۡنُ مُوۡسٰى اَخۡبَرَنَا عَبۡدُالۡوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنۡ عِكۡرِمَةَ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَوۡمَ اُحُدٍ هٰذَا جِبۡرِيۡلُ اٰخِذٌ ، بِرَاۡسِ فَرَسِهٖ وَاَدَاةِ الۡحَرۡبِ .

۱۲۱۲ـ ابراہیم بن موسیٰ، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا (دیکھو!) یہ جبریل علیہ السلام آگئے ہیں اپنے گھوڑے کا سر پکڑے اور ہتھیار لگائے۔

۱۲۱۳ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِالرَّحِيۡمِ اَخۡبَرَنَا زَكَرِيَّآءُ بۡنُ عَدِىٍّ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ الۡمُبَارَكِ عَنۡ حَيۡوَةَ عَنۡ يَّزِيۡدَ بۡنِ اَبِىۡ حَبِيۡبٍ عَنۡ اَبِى الۡخَيۡرِ عَنۡ عُقۡبَةَ بۡنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتۡلٰى اُحُدٍ بَعۡدَ ثَمَانِىۡ سِنِيۡنَ كَالۡمُوَدِّعِ لِلۡاَحۡيَآءِ وَالۡاَمۡوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الۡمِنۡبَرَ فَقَالَ اِنِّىۡ بَيۡنَ اَيۡدِيۡكُمۡ فَرَطٌ وَّاَنَا عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدٌ وَّاِنَّ مَوۡعِدَ كُمُ الۡحَوۡضُ وَاِنِّىۡ لَاَنۡظُرُ اِلَيۡهِ مِنۡ مَّقَامِىۡ هٰذَا وَاِنِّىۡ لَسۡتُ اَخۡشٰى عَلَيۡكُمۡ اَنۡ تُشۡرِكُوۡا وَلٰكِنِّىۡ اَخۡشٰى عَلَيۡكُمُ الدُّنۡيَا اَنۡ تَنَافَسُوۡهَا قَالَ فَكَانَتۡ اٰخِرَ نَظۡرَةٍ نَظَرۡتُهَا اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ .

۱۲۱۳ـ محمد بن عبدالرحیم، زکریا بن عدی، عبداللہ بن مبارک، حیوہ، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ برس کے بعد احد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو رخصت کرتا ہے پھر واپس آکر منبر پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، تمہارے اعمال کا گواہ ہوں میری اور تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہو گی اور میں تو اسی جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں مجھے اس کا ڈر بالکل نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، البتہ میں اس بات کا اندیشہ کرتا ہوں کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے دنیا کے مزوں میں پڑ کر رشک و حسد نہ کرنے لگو، عقبہ کہتے ہیں کہ میرا دنیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آخری بار دیکھنا تھا۔

۱۲۱۴ـ حَدَّثَنَا عُبَيۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مُوۡسٰى عَنۡ اِسۡرَآئِيۡلَ عَنۡ اَبِىۡ اِسۡحٰقَ عَنِ الۡبَرَآءِ قَالَ لَقِيۡنَا الۡمُشۡرِكِيۡنَ يَوۡمَئِذٍ وَّاَجۡلَسَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ جَيۡشًا مِّنَ الرُّمَاةِ وَاَمَّرَ عَلَيۡهِمۡ عَبۡدَاللّٰهِ وَقَالَ لَا تَبۡرَحُوۡا اِنۡ رَاَيۡتُمُوۡنَا ظَهَرۡنَا

۱۲۱۴ـ عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابواسحٰق، حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ احد کے دن جب مشرکوں کے مقابلہ پر گئے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کی ایک جماعت پر عبداللہ بن جبیر کو سردار مقرر فرما کر ان سے فرمایا تم کو اس جگہ سے کسی حال میں نہ سرکنا چاہیے، تم ہم کو غالب دیکھو یا

عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوْا وَاِنْ رَاَيْتُمُوْهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْنَا فَلَا تُعِيْنُوْنَا فَلَمَّا لَقِيْنَا هُمْ هَرَبُوْا حَتّٰى رَاَيْتُ النِّسَآءَ يَشْتَدُّوْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوْقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَا خِلُهُنَّ فَاَخَذُوْا يَقُوْلُوْنَ الْغَنِيْمَةَ الْغَنِيْمَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَبْرَحُوْا فَاَبَوْا فَلَمَّا اَبَوْا صُرِفَ وُجُوْهُهُمْ فَاُصِيْبَ سَبْعُوْنَ قَتِيْلًا وَّاَشْرَفَ اَبُوْ سُفْيٰنَ قَالَ اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَقَالَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَآءِ قُتِلُوْا فَلَوْا كَانُوْا اَحْيَآءً لَّاَجَابُوْا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ لِنَفْسِهٖ فَقَالَ كَذَبْتَ يَاعَدُوَّاللّٰهِ اَبْقَى اللّٰهُ عَلَيْكَ مَايُخْزِيْكَ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَانَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَانَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُ مَوْلَا نَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ وَّتَجِدُوْنَ مُثْلَةً لَّمْ اٰمُرْبِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ .

مغلوب اور ہماری مدد کے لئے بھی نہ آنا غرض جب ہماری اور کافروں کی ٹکر ہوئی تو وہ میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے' میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا کہ پنڈلیاں کھولے اور پائنچے چڑھائی پہاڑ پر بھاگ رہی ہیں اور ان کی پازیبیں چمک رہی ہیں۔ عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا دوڑو اور مال غنیمت لوٹو' عبداللہ نے منع کیا کہ دیکھو! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے کہ کسی حال میں اپنی جگہ مت چھوڑنا مگر کسی نے نہ مانا آخر مسلمانوں کے منہ پھر گئے اور ستر مسلمان شہید ہو گئے' ابوسفیان نے ایک بلند جگہ پر چڑھ کر پکارا اے مسلمانو! کیا محمدؐ زندہ ہیں! حضورؐ نے فرمایا خاموش رہو' جواب نہ دو پھر کہنے لگا اچھا ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر زندہ ہیں' آپ نے فرمایا چپ رہو جواب مت دو پھر کہا اچھا خطاب کے بیٹے عمر زندہ ہیں' پھر کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ سب مارے گئے' اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے' یہ سن کر حضرت عمرؓ سے ضبط نہ ہو سکا اور کہنے لگے او دشمن خدا! تو جھوٹا ہے اللہ نے تجھے ذلیل کرنے کے لئے ان کو قائم رکھا ہے' ابوسفیان نے نعرہ لگایا اے ہبل! تو بلند اور اونچا ہے ہماری مدد کر' حضور اکرم نے فرمایا تم بھی جواب دو پوچھا کیا جواب دیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو خدا بلند و بالا اور بزرگ ہے' ابوسفیان نے کہا ہمارا مددگار عزیٰ ہے' اور تمہارے پاس عزیٰ نہیں ہے' حضور نے فرمایا اس کو جواب دو' پوچھا کیا جواب دیں؟ فرمایا کہو اللہ ہمارا مددگار ہے' تمہارا مددگار کوئی نہیں' ابوسفیان نے کہا بدر کا بدلہ ہو گیا' لڑائی ڈول کی طرح ہے' ہار جیت رہتی ہے' کہا تم کو میدان میں بہت سی لاشیں ملیں گی جن کے ناک کان کٹے ہوں گے میں نے یہ حکم نہیں دیا تھا اور نہ مجھے اس کا افسوس ہے۔

١٢١٥ـ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ اُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَآءَ .

۱۲۱۵۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' عمرو بن دینار' حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا احد کے دن ایسا معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے صبح کو شراب پی اور پھر جنگ میں شہید ہوئے۔

١٢١٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَآئِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ

۱۲۱۶۔ عبدان' عبداللہ' شعبہ' سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف کا روزہ تھا شام کو ان کے پاس کھانا لایا گیا تو کہنے لگے مصعب بن عمیرؓ احد کے دن شہید ہوئے' وہ مجھ سے اچھے تھے ایک چادر میں ان کو دفن کیا گیا اگر سر چھپاتے تھے تو پیر

مِنِّیْ كُفِّنَ فِیْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّیَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بُسِطَ اَوْقَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا وَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْكِیْ حَتّٰی تَرَكَ الطَّعَامَ .

کھل جاتے تھے اور پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا' ابراہیم کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ حمزہ بن عبدالمطلب بھی اسی دن شہید ہوئے وہ بھی مجھ سے اچھے تھے پھر ہم لوگوں کو دنیا کی فراخی دی گئی اور کیسی دی گئی' ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہماری نیکیوں کا ثواب جلدی ہی دنیا میں نہ مل گیا ہو' اس کے بعد رونے لگے اور اتنا روئے کہ کھانا بھی نہ کھا سکے۔

۱۲۱۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ .

۱۲۱۷۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ احد کے دن ایک شخص نے حضور اکرم سے دریافت کیا کہ آپ مجھے بتائیے کہ اگر میں مارا جاؤں تو کہاں جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں' وہ سن کر ایسا ہو گیا کہ کھجوریں جو کھا رہا تھا پھینک دیں اور پھر لڑتے ہوئے شہید ہو گیا۔

۱۲۱۸ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ وَمِنَّا مَنْ مَّضٰی اَوْذَهَبَ لَمْ یَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ لَمْ یَتْرُكْ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غُطِّیَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلِهِ الْاِذْخِرَ اَوْقَالَ اَلْقُوْا عَلٰی رِجْلِهٖ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا قَدْ اَیْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا .

۱۲۱۸۔ احمد بن یونس' زہیر' اعمش' شقیق' حضرت خباب بن ارت سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور محض رضائے الٰہی کے لئے اب ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گیا' ہم میں بعض ایسے ہیں جو گزر گئے اور وہ دنیا میں کوئی بدلہ نہ پا سکے' انہیں لوگوں میں مصعب بن عمیرؓ ہیں' جو احد کے دن شہید ہوئے تھے انہوں نے صرف ایک دھاری دار کملی چھوڑی' جب ہم اس سے ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر چھپا دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو اور ہم میں بعض ایسے ہیں کہ ان کا میوہ خوب پکا اور اس کو چن رہے ہیں۔

۱۲۱۹ ـ اَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ اَشْهَدَنِی اللّٰهُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ مَا اُجِدُّ فَلَقِیَ یَوْمَ اُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

۱۲۱۹۔ حسان بن حسان' محمد بن طلحہ' حمید' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ انس کے چچا انس بن نضر بدر کی لڑائی میں غیر حاضر تھے' کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی جنگ میں شریک نہیں ہو سکا' خیر اب اگر اللہ نے مجھ کو لڑائی میں آنحضرتؐ کے ساتھ شریک ہونے کا موقعہ دیا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیسی کوشش کرتا ہوں' جب احد کا دن آیا اور مسلمان بھاگنے

اَعْتَذِرُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ یَعْنِی الْمُسْلِمِیْنَ وَاَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا جَآءَ بِهِ الْمُشْرِکُوْنَ فَتَقَدَّمَ بِسَیْفِهٖ فَلَقِیَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ اَیْنَ یَاسَعْدُ اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّةِ دُوْنَ اُحُدٍ فَمَضٰی فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتّٰی عَرَفَتْهُ اُخْتُهٗ بِشَامَةٍ اَوْبِبَنَانِهٖ وَبِهٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَّرَمْیَةٍ بِسَهْمٍ.

لگے تو انس بن نضر نے کہا یا اللہ میں تیری بارگاہ میں عذر کرتا ہوں جو ان مسلمانوں نے کیا اور مشرکین نے جو کچھ کیا اس سے بیزار ہوں' پھر تلوار لے کر میدان میں بڑھے راستہ میں سعد بن معاذ ملے (جو بھاگے آرہے تھے) انس نے کہا' کیوں سعد کہاں بھاگے جاتے ہو؟ میں تو احد پہاڑ کے پیچھے سے جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں' غرض انسؓ اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے (زخموں کی کثرت سے) ان کی لاش پہچانی نہیں جاتی تھی' ان کی بہن نے ایک تل اور پاؤں کی انگلی کے نشان سے ان کو پہچانا' اسی سے زیادہ زخم تلوار وغیرہ کے جسم پر لگے تھے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ یَّقُوْلُ فَقَدْتُّ اٰیَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُبِهَا فَالْتَمَسْنَا هَا فَوَجَدْنَا هَا مَعَ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُ وا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ فَاَلْحَقْنَاهَا فِیْ سُوْرَتِهَا فِی الْمُصْحَفِ.

۱۲۲۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' حضرت خارجہ بن زید' حضرت زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم قرآن کریم کو حضرت عثمانؓ کی خلافت میں لکھ رہے تھے تو سورۂ احزاب کی ایک آیت اس میں نہیں ملی' میں نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا تھا آخر وہ مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت انصاریؓ کے پاس ملی جو یہ ہے (ترجمہ) مسلمانوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو قول و قرار کیا تھا وہ پورا کر دیا ان میں بعض تو اپنا کام پورا کر کے شہید ہو گئے (جیسے حضرت حمزہؓ اور مصعب بن عمیرؓ) اور بعض انتظار کر رہے ہیں (جیسے حضرت عثمان اور طلحہ) لہٰذا ہم نے اس آیت کو سورت میں درج کر دیا۔

۱۲۲۱۔حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ یُحَدِّثُ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُحُدٍ رَّجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ خَرَجَ مَعَهٗ وَکَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَیْنِ فِرْقَةٌ تَّقُوْلُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُوْلُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنَافِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰهُ اَرْکَسَهُمْ بِمَا کَسَبُوْا وَقَالَ اِنَّهَا طَیْبَةُ تَنْفِی الذُّنُوْبَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ.

۱۲۲۱۔ ابوالولید' شعبہ' عدی بن ثابت' عبداللہ بن یزید' حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کی لڑائی کے لئے نکلے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ نکلے تھے واپس لوٹ گئے' صحابہ کرام میں ان کے متعلق دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کا خیال تھا کہ ان کو قتل کرنا چاہیے' دوسرے گروہ نے کہا نہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ النساء کی یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) مسلمانو تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو کفر کی طرف لوٹا دیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ ہے وہ گناہ گاروں کو اس طرح

نکال کر پھینک دیتا ہے جیسے بھٹی چاندی کا میل نکال دیتی ہے۔

٤٨٥ بَاب اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥ .

باب ۴۸۵۔ اس آیت کریمہ کے متعلق کہ جب دو جماعتوں (۱) نے تم میں سے سستی کرنے کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ ان کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

١٢٢٢ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا اِذْهَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا بَنِىْ سَلِمَةَ وَبَنِىْ حَارِثَةَ وَمَا اُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا.

۱۲۲۲۔ محمد بن یوسف' ابن عیینہ' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سورۃ آل عمران کی مندرجہ بالا آیت میں دو گروہ سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ مراد ہیں اور یہ آیت نازل ہونا مجھے پسند ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی مدد کا وعدہ کیا ہے۔

١٢٢٣ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِىْ تِسْعَ اَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجْمَعَ اِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَآءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنِ امْرَاَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَصَبْتَ .

۱۲۲۳۔ قتیبہ' سفیان' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تم نے نکاح کر لیا ہے' میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے' میں نے عرض کیا بیوہ سے' آپ نے فرمایا کنواری سے (یعنی کم عمر والی) کرتے تو وہ تمہارا دل خوش کیا کرتی' میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد احد میں شہید ہوئے اور نو بیٹیاں اپنے بعد چھوڑیں' لہذا نو بہنوں کی موجودگی میں یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی طرح ایک اور نادان لڑکی کا ان میں اضافہ کر دیا جائے میں نے چاہا کہ ایک لمبی عمر والی سمجھ دار عورت لاؤں تاکہ وہ ان کی کنگھی چوٹی اور خدمت کر سکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔

١٢٢٤ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جَزَازُ النَّخْلِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ

۱۲۲۴۔ احمد بن شریح' عبیداللہ بن موسیٰ' شیبان' فراس بن یحییٰ' شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت جابرؓ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے وہ قرض دار تھے اور چھ لڑکیاں کم عمر چھوڑ گئے' جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہؐ آپ جانتے ہیں کہ میرے والد احد

---

(۱) دو جماعتوں سے مراد انصار کی دو جماعتیں بنو سلمہ اور بنو حارثہ ہیں، احد کے دن جب عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین اپنے ساتھیوں سمیت مسلمانوں کے لشکر سے پیچھے لوٹ گیا، تو ان دو جماعتوں نے بھی پیچھے جانے کا ارادہ کر لیا مگر اللہ تعالیٰ نے انکو ثابت قدم رکھا اور اس فعل سے انہیں محفوظ رکھا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اسی نعمت کا تذکرہ فرمایا ہے۔

عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِیْ قَدِ اسْتُشْهِدَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَیْنًا كَثِیْرًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یَّرَاكَ الْغُرَمَآءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَیْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰی نَاحِیَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَیْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْبِیْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰی مَا یَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَیْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَكَ اَصْحَابَكَ فَمَازَالَ یَكِیْلُ لَهُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰهُ عَنْ وَّالِدِیْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُّؤَدِّیَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِیْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰی اَخَوَاتِیْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَیَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰی اَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ یَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً ۔

میں شہید ہو گئے' اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں اور میں یہ دوست رکھتا ہوں کہ آپ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں' آپ نے فرمایا اچھا تم باغ میں چلو اور الگ الگ کھجوروں کا ڈھیر لگاؤ' چنانچہ میں نے یہی کیا پھر آپ تشریف لائے مگر قرض خواہ آپ کو دیکھ کر اور بھی ضد کرنے لگے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو ایک بڑے ڈھیر کے تین چکر لگائے اور بیٹھ گئے پھر فرمایا قرض خواہوں کو بلاؤ پھر ان کو ناپ ناپ کر دیتے جاتے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کا سب قرض بیباق کرا دیا اور میں یہی چاہتا تھا کہ جس طرح بھی ہو یہ قرض ادا ہو جائے خواہ میری بہنوں کے لئے کھجور کا ایک دانہ بھی نہ بچے اللہ تعالیٰ نے سب ڈھیروں کو بچا دیا جس ڈھیر پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے میں اس کو دیکھ رہا تھا اور مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے (یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور معجزہ تھا' اس قسم کے واقعات آپ کی نبوت کے دلائل میں سے ہیں)

۱۲۲۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّمَعَهٗ رَجُلَانِ یُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَیْهِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَارَاَیْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

۱۲۲۵۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد اپنے والد سعد بن ابراہیم اور دادا عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کے ہمراہ دو مرد(۱) سفید لباس والے تھے جو آپ کی حمایت میں بڑی مستعدی سے لڑ رہے تھے میں نے ان کو اس سے پہلے اور بعد کبھی نہیں دیکھا۔

۱۲۲۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِیُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَّقُوْلُ نَثَلَ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهٗ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ.

۱۲۲۶۔ عبداللہ بن محمد' مروان بن معاویہ' ہاشم بن ہاشم سعدی' سعید بن مسیّب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایتکرتے ہیں انہوں نے کہا کہ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیئے اور فرمایا اے سعد! تیر چلاؤ تم پر میرے ماں باپ قربان!

۱۲۲۷ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ

۱۲۲۷۔ مسدد بن مسرہد' یحییٰ بن سعید قطان' یحییٰ بن سعید انصاری' سعید بن مسیّب' سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے

(۱) یہ دو مرد حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ تھے۔

الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ .

تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے احد کے دن اپنے ماں باپ جمع کر کے فرمایا (فداک ابی وامی) یعنی میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

۱۲۲۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ سَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍؓ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيْدُ حِيْنَ قَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَهُوَ يُقَاتِلُ .

۱۲۲۸۔ قتیبہ 'لیث' یحییٰ 'ابن مسیب 'حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لئے جمع کیا' سعد کا مطلب یہ تھا کہ میں لڑ رہا تھا اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

۱۲۲۹ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ مَاسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ .

۱۲۲۹۔ ابو نعیم 'مسعر بن کدام' سعد بن ابراہیم' عبداللہ بن شداد' حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے سوا اور کسی سے اس طرح فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

۱۲۳۰ ـ حَدَّثَنَا يُسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ مَاسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ارْمِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَّا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ .

۱۲۳۰۔ بسرہ بن صفوان 'ابراہیم بن سعد' وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن شداد سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لئے اپنے ماں باپ کو قربان کیا ہو سوائے سعد بن مالک کے کہ احد کے دن میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے سعد! تیر مارو تم پر میرے ماں باپ صدقے ہوں۔

۱۲۳۱ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ زَعَمَ اَبُوْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ يُقَاتِلُ فِيْهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا .

۱۲۳۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل 'معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابو عثمان نہدی کہتے تھے کہ ایک جنگ میں، جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لڑے (یعنی احد کے دن) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طلحہؓ بن عبیداللہ اور سعدؓ بن ابی وقاص کے سوا کوئی باقی نہ رہا، ابو عثمان نے یہ بات طلحہ اور سعد سے سن کر بیان کی۔

۱۲۳۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَوَ سَعْدًاؓ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اِنِّيْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَّوْمِ اُحُدٍ .

۱۲۳۲۔ عبداللہ بن ابی الاسود' حاتم بن اسمٰعیل' محمد بن یوسف حضرت سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف اور طلحہ بن عبیداللہ مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاصؓ کی صحبت میں رہا ہوں' میں نے ان میں سے کسی کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا البتہ ابو طلحہ کو جنگ احد کا واقعہ بیان کرتے سنا ہے۔

۱۲۳۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ رَاَیْتُ یَدَطَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰی بِهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ .

۱۲۳۳۔ عبداللہ بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' اسمٰعیل بن خالد' قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے طلحہؓ (۱) کا ایک ہاتھ شل دیکھا تھا کیونکہ وہ احد کے دن اس ہاتھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچارہے تھے۔

۱۲۳٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَیْهِ بِحَجَفَةٍ لَّهٗ وَکَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَّامِیًا شَدِیْدَ النَّزْعِ کَسَرَ یَوْمَئِذٍ قَوْسَیْنِ اَوْثَلٰثًا وَّکَانَ الرَّجُلُ یَمُرُّ مَعَهٗ بِجَعْبَةٍ مِّنَ النَّبْلِ فَیَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ وَیُشْرِفُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَی الْقَوْمِ فَیَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ لَاتُشْرِفْ یُصِیْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِیْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَیْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ وَاُمَّ سُلَیْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰی خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰی مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِیْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّیْفُ مِنْ یَّدَیْ اَبِیْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَیْنِ وَاِمَّا ثَلٰثًا.

۱۲۳۴۔ ابو معمر' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا دن آیا تو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگے' مگر ابو طلحہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے اپنی ڈھال لگائے کھڑے تھے' حضرت ابو طلحہؓ بڑے تیر انداز اور کماندار تھے' انہوں نے اس دن دو تین کمانیں توڑ ڈالیں جو مسلمان تیروں کا ترکش لے کر گزرتا تو حضور اکرمؐ اس سے فرماتے یہ تیر ابو طلحہ کے سامنے رکھ دو' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہؓ عرض کرتے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان ہوں اپنا سر نہ اٹھائیں' کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی تیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لگ جائے اگر میرے گلے پر لگ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ میرا گلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے پر قربان ہے' حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن حضرت عائشہؓ اور اپنی ماں ام سلیمؓ کو دیکھا کہ کپڑے اٹھائے ہوئے پانی کی مشکیں بھر بھر کر لا رہی تھیں اور مردوں کو پلا رہی تھیں وہ پھر لوٹ کر جاتیں' اور مشکیں بھر کر لاتیں اور لوگوں کے منہ میں ڈالتیں ان کے پاؤں کی پازیبیں دکھائی دے رہی تھیں اور پھر ایسا ہوا کہ حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ کر گر پڑی۔

۱۲۳٥ ـ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِکُوْنَ فَصَرَخَ اِبْلِیْسُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَیْ عِبَادَاللّٰهِ اُخْرَاکُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِیَ

۱۲۳۵۔ عبیداللہ بن سعید' ابو اسامہ' ہشام بن عروہؓ اپنے والد عروہؓ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ احد کے دن جب مشرکین کو پہلی مرتبہ شکست ہوئی تو شیطان نے آواز دی کہ اے اللہ کے بندو تمہارے عقب سے ایک جماعت آرہی ہے اس سے بچو! (۲) یہ سن کر لوگ پلٹ پڑے' اتنے میں دیکھا کہ حذیفہؓ کے والد یمان کو

(۱) غزوۂ احد میں حضرت طلحہؓ کو ۳۵ یا ۳۹ زخم آئے تھے۔

(۱) گویا جو جماعت ان کے پیچھے ہے وہ کفار کی ہے اور ان پر حملہ کرنا چاہتی ہے، مسلمانوں کو غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے اسے اپنے ہی کسی امیر کی آواز سمجھ کر پیچھے والوں پر حملہ کر دیا، حالانکہ ان کے پیچھے بھی مسلمان ہی تھے اس طرح مسلمان آپس میں گھتم گھتا ہو گئے اور مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔

وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَاللّٰهِ أَبِيْ أَبِيْ قَالَ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَااحْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰهِ مَازَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ بَصُرْتُ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيْرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِالْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ.

مسلمان مارے ڈال رہے ہیں' چنانچہ حذیفہؓ نے بلند آواز سے کہا کہ اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں' عروہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں خدا کی قسم وہ نہ مانے یہاں تک کہ یمان کو مار ڈالا حذیفہ نے کہا خدا تم کو بخش دے' عروہ کہتے ہیں بخدا حذیفہ اپنے آخر وقت تک ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہے' امام بخاریؒ کہتے ہیں بصرت' بصیرت سے ہے یعنی میں نے جانا اور ابصرت کے معنی آنکھ سے دیکھا بعض نے کہا کہ بصرت اور بصیرت کے ایک ہی معنی ہیں۔

٤٨٦ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَااللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

باب ۴۸۶۔ بھاگنے والوں کے بیان میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ تم میں سے بھاگ نکلے اس وقت جب کہ دو گروہ بھڑ گئے' شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے ان کو بھڑکا دیا تھا اور بے شک اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا' تحمل والا ہے

١٢٣٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقُعُوْدُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ تُحَدِّثُنِيْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّيَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِأُخْبِرَنَّ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِيْ عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

۱۲۳۶۔ عبدان' ابو حمزہ' عثمان بن موہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص (یزید بن بشر) بیت اللہ کا حج کرنے آیا تو کچھ اور لوگوں کو وہاں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا گیا یہ قریش ہیں اس نے پوچھا یہ ضعیف العمر کون ہے؟ کہا گیا یہ ابن عمر ہیں چنانچہ وہ حضرت ابن عمرؓ کے قریب آیا اور کہا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پھر اس نے کہا اس مکان کی حرمت کی قسم! کیا عثمان بن عفان احد کے دن بھاگ نکلے تھے؟ ابن عمرؓ نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ جنگ بدر سے غیر حاضر تھے؟ آپ نے کہا ہاں' پھر اس نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ عثمان بیعت رضوان سے بھی محروم رہے تھے؟ آپ نے کہا ہاں! اس وقت سائل نے اللہ اکبر کہا' ابن عمرؓ نے فرمایا آؤ میں تم کو ان سوالات کی حقیقت بتاؤں' احد کے دن بھاگنے کے قصور کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا(۱) (جیسا کہ مندرجہ بالا ایت سے ظاہر ہوا) جنگ بدر سے غیر حاضر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۱) غزوۂ احد کے موقعہ پر مسلمانوں میں کفار کے اچانک اور غیر متوقع حملے کی وجہ سے گھبراہٹ اور دہشت پھیل گئی اور چند صحابہؓ کے سوا اکثر حضرات منتشر ہوگئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ کھڑے رہے، تھوڑی دیر بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو آواز دی تو تمام صحابہؓ جمع ہوگئے اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کی اس غلطی کو معاف فرما دیا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَاِنَّهٗ لَوْكَانَ اَحَدٌ اَعَزَّبِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهٗ مَكَانَهٗ فَبَعَثَ عُثْمَانُ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُعُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ .

صاحبزادی حضرت رقیہ بیمار تھیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم ان کی دیکھ بھال کرو لیکن ثواب تم کو بھی اتنا ہی ملے گا جتنا شریک ہونے والے کو' اور مال غنیمت سے بھی حصہ پاؤ گے' بیعت رضوان میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ مکہ والوں پر گہرا اثر رکھتے تھے لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو مکہ والوں کے پاس سمجھانے کے لئے بھیجا اور پھر ان کی غیر موجودگی میں بیعت واقع ہوئی' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے' حضرت ابن عمرؓ نے اعرابی سے فرمایا اے اعرابی یہ باتیں یاد رکھ اور انہیں اپنے ساتھ لے کر واپس جا۔

٤٨٧ بَاب اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْٓ اُخْرٰاكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَافَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ تُصْعِدُوْنَ تَذْهَبُوْنَ اَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتَ .

باب ۴۸۷۔ صبر و استقلال کے بیان میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم بھاگے جا رہے تھے اور کسی کی طرف مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو پیچھے کی طرف بلا رہے تھے لیکن تم مڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے' (آخر میں نے بھی تم کو رنجیدہ کیا) اور غم پر غم پہنچے اور اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ جب تم سے کوئی اچھی چیز نکل جائے یا مصیبت آئے تو رنج نہ کرو بلکہ صبر سے کام لو اور اللہ تمہارے کاموں کی خبر رکھتا ہے امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں اس آیت میں تصعدون کے معنی تذھبون ہیں یعنی چلے جا رہے تھے و صعدفوق البیت گھر کے اوپر چڑھ گیا۔

١٢٣٧ ـ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَّ اَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِىْ اُخْرَاهُمْ .

۱۲۳۷۔ عمرو بن خالد' زہیر' ابواسحٰق' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پیدل لشکر کا سردار حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کو مقرر فرمایا چنانچہ تمام لشکر مدینہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پکار رہے تھے (چنانچہ اسی سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی والرسول یدعوکم فی اخراکم)

٤٨٨ بَاب ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ

باب ۴۸۸۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) کہ اللہ نے غم کے بعد پھر امن کی اونگھ ڈال دی جس نے تم میں سے ایک جماعت کو

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ○

ڈھانپ لیا اور بعضوں کو اس وقت بھی اپنی جان کی فکر لگی ہوئی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جاہلیت کے سے گمان کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہمارے لئے اس کام میں وہ بہتری کہاں ہے جس کا وعدہ کیا تھا' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے یہ منافق اپنے دل میں چھپائے رکھتے ہیں ظاہر نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر فتح و نصرت ہماری یہاں ہوتی تو ہم کیوں مارے جاتے' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھر میں ہوتے جب بھی جن کی قسمت میں مارا جانا لکھا جا چکا تھا وہ کسی نہ کسی طرح اپنی قتل گاہ میں آ جاتے اس لڑائی میں یہ بھی حکمت تھی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو تمہارے دلوں کو آزمانا اور تمہارے دلی خیالات کو صاف کرنا منظور تھا اور اللہ تعالیٰ دلوں کی باتیں خوب جانتا ہے۔

١٢٣٨ ـ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ اُحُدٍ حَتّٰى سَقَطَ سَيْفِيْ مِنْ يَّدِيْ مِرَارًا يَّسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ .

۱۲۳۸۔ خلیفہ بن خیاط' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' حضرت انسؓ حضرت ابو طلحہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جن کو احد کے دن اونگھ نے دبا لیا تھا مجھ کو ایسی اونگھ آئی کہ کئی مرتبہ میرے ہاتھ سے میری تلوار گر پڑی وہ گرتی تھی اور میں اٹھاتا تھا۔

٤٨٩ بَاب لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ○

باب ۴۸۹۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ کے اختیار میں کچھ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے چاہے تو ان کو معاف کرے، چاہے تو ان کو عذاب میں مبتلا رکھے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

١٢٣٩ ـ قَالَ حُمَيْدٌ وَّثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍؓ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ .

۱۲۳۹۔ حمید اور ثابت بنانی حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں زخم آیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھلا اس قوم کو کیا ترقی و فلاح حاصل ہو سکتی ہے جس نے اپنے پیغمبر کو زخمی کر دیا چنانچہ اس وقت مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السُّلَمِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ وَعَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَسُهَيْلَ بْنِ عَمْرٍو وَّالْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○

۱۲۴۰۔ یحییٰ بن عبداللہ سلمی، عبداللہ بن مبارک، معمر بن ارشد، زہری، حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں اخیر رکعت کے رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ فلاں فلاں اور فلاں پر لعنت بھیج یہ دعا آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنالک الحمد کہنے کے بعد کرتے تھے اس وقت یہ آیت لیس لک من الامر شیء آخر تک نازل ہوئی اور عبداللہ بن مبارک نے اسی اسناد سے حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ احد کے دن زخمی ہوئے تو آپؐ صفوان بن امیہ سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام بن مغیرہ کے لئے بد دعا کرنے لگے اس وقت یہ آیت لیس لک من الامر آخر تک نازل ہوئی۔

۴۹۰ بَاب ذِكْرِ اُمِّ سُلَيْطٍ .

باب ۴۹۰۔ حضرت ام سلیطؓ کا ذکر۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ ابْنُ اَبِيْ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَآءٍ مِّنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْطِ هٰذَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ اُمُّ سُلَيْطٍ اَحَقُّ بِهٖ وَاُمُّ سُلَيْطٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ وَاِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ اُحُدٍ .

۱۲۴۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث بن سعید، یونس، ابن شہاب، ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں کو چادریں بطور تقسیم عنایت فرمائیں تو ایک چادر عمدہ قسم کی بچ رہی تو بعض لوگوں نے جو ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے عرض کیا کہ امیر المومنین یہ چادر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجئے جو آپؓ کی بی بی ہیں یعنی ام کلثوم بنت علیؓ کو، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں، ام سلیطؓ اس کی زیادہ حق دار ہیں ام سلیط مدینہ کی انصاریہ تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ احد کے دن مشک میں پانی بھر کر ہمارے لئے لایا کرتی تھیں۔

۴۹۱ بَاب قَتْلِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

باب ۴۹۱۔ شہادت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا بیان۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ

۱۲۴۲۔ ابو جعفر، محمد بن عبداللہ بن مبارک، حجین ابن مثنیٰ، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی مسلمہ عبداللہ بن فضیل، سلیمان بن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفُضَيْلِ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ
عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمَّصَ قَالَ لِیْ
عُبَيْدُ اللّٰهِ هَلْ لَّكَ فِیْ وَحْشِيٍّ نَسْاَلُهٗ عَنْ قَتْلِ
حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَّسْكُنُ
حِمَّصَ فَسَاَلْنَا عَنْهُ فَقِيْلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِیْ ظِلِّ
قَصْرِهٖ كَاَنَّهٗ حَمِيْتٌ قَالَ فَجِئْنَا حَتّٰى وَقَفْنَا
عَلَيْهِ بِيَسِيْرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ
مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهٖ مَايَرٰی وَحْشِيٌّ اِلَّا عَيْنَيْهِ
وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَاوَحْشِيُّ اَتَعْرِفُنِیْ قَالَ
فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّ عَدِيَّ
بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَاَةً يُّقَالُ لَهَا اُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ
اَبِی الْعِيْصِ فَوَلَدَتْ لَهٗ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ
اَسْتَرْضِعُ لَهٗ فَحَمَلْتُ ذَالِكَ الْغُلَامَ مَعَ اُمِّهٖ فَنَا
وَلْتُهَا اِيَّاهُ فَكَاَنِّیْ نَظَرْتُ اِلٰی قَدَمَيْكَ قَالَ
فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اَلَا
تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ اِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ
طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخَيَّارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِیْ
مَوْلَایَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّیْ
فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا اَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ حُنَيْنٍ
وَحُنَيْنٍ جَبَلٌ بِحِبَالِ اُحُدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ وَادٍ
خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ اِلَی الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفُّوْا
لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ قَالَ
فَخَرَجَ اِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ
يَاسِبَاعُ يَا ابْنَ اُمِّ اَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ اَتُحَادُّ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ
عَلَيْهِ فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ
لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّیْ رَمَيْتُهٗ
بِحَرْبَتِیْ فَاَضَعُهَا فِیْ ثُنَّتِهٖ حَتّٰی خَرَجَتْ مِنْ م

یسار، جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے
کہا کہ میں عبیداللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر کے لئے نکلا تو
جب ہم لوگ حمص پہنچے تو عبیداللہ بن عدی نے کہا کہ چلو وحشی بن
حرب سے مل کر حضرت حمزہؓ کے قتل کا حال پوچھیں، میں نے کہا
چلو، وحشی حمص میں ہی رہتا تھا چنانچہ ہم نے لوگوں سے پتہ معلوم کیا
تو بتایا گیا کہ دیکھو! وہ اپنے مکان کے سایہ کے نیچے مشک کی طرح
پھولا ہوا بیٹھا ہے، جعفر کہتے ہیں کہ ہم وحشی کے قریب گئے اور
سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اس وقت عبیداللہ اپنا عمامہ سر پر اس
طرح لپیٹے ہوئے تھے کہ صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں، وحشیؓ کو
اس سے زیادہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ ان کی آنکھیں اور پیر دیکھ رہا
تھا، آخر عبیداللہ نے پوچھا وحشی مجھے پہنچانتے ہو، وحشی نے ان کو
دیکھا اور کہا خدا کی قسم! میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک
عورت ام قتال بنت ابی العیص سے شادی کی تھی ام قتال کے مکہ میں
جب ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اس بچہ کے لئے انا کو تلاش کر رہا تھا کہ
اچانک اس بچہ کو اس کی ماں کے پاس لے گیا اور وہ بچہ اس کو دے دیا
میں نے اس کے دونوں پیر دیکھے تھے گویا اب بھی میں اس کے پاؤں
دیکھ رہا ہوں، جعفر کہتے ہیں کہ عبیداللہ نے منہ پر سے پردہ ہٹا دیا اور
وحشی سے کہا کہ ذرا حمزہؓ کے قتل کا حال تو بیان کرو وحشی نے کہا بات
یہ ہے کہ بدر کے دن حمزہؓ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا تھا،
جبیر بن مطعم نے جو کہ میرے مالک تھے مجھ سے یہ کہا کہ اگر تو حمزہؓ کو
میرے چچا طعیمہ کے بدلے مار ڈالے تو تو آزاد ہے، وحشی نے بیان کیا
کہ جب لوگ حنین کی لڑائی کے سال نکلے جو احد کے قریب ایک پہاڑ
کا نام ہے، احد اور اس کے درمیان ایک نالہ ہے اس وقت میں بھی
لڑنے والوں کے ساتھ نکلا جب لڑائی کے لئے صفیں درست ہو
چکیں، تو سباع بن عبدالعزی نے آگے نکل کر کہا کیا کوئی لڑنے والا
ہے حمزہ بن عبدالمطلب نے اس کے بالمقابل پہنچ کر کہا او سباع! ام
نمارہ کے بیٹے جو بچوں کا ختنہ کیا کرتی تھی کیا تو اللہ اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے، پھر حضرت حمزہؓ نے سباع کو
گزرے ہوئے دن کی طرح بنا دیا، وحشی نے کہا پھر میں قتل حمزہ کی فکر
میں ایک پتھر کی آڑ میں بیٹھ گیا، جب حمزہ میرے قریب آئے میں

بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذٰلِكَ الْعَهْدَ بِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَاَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتّٰى فَشَافِيْهَا الْاِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَى الطَّآئِفِ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَهِيْجُ الرُّسُلَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ اَنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّيْ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَاَخْرُجَنَّ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّيْ اَقْتُلُهٗ فَاُكَافِئَ بِهٖ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ قَالَ فَاِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِيْ ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَاَنَّهٗ جَمَلٌ اَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّاْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهٗ بِحَرْبَتِيْ فَاَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَضَرَبَهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ فَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ وَّاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ.

نے ان کو اپنا ہتھیار پھینک کر مار دیا اور آخر میرا بھالا ان کے زیر ناف ایسا لگا کہ وہ سرین سے پار ہو گیا' وحشی نے کہا یہ ان کا آخری وقت تھا جب اہل قریش مکہ میں واپس آئے تو میں بھی ان کے ہمراہ مکہ آ گیا جب فتح مکہ کے بعد مکہ میں اسلام پھیل گیا' تو میں طائف میں جا کر مقیم ہو گیا اس کے بعد طائف والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد بھیجے اور مجھ سے کہا کہ وہ قاصدوں کو نہیں ستاتے' تو پھر میں بحیثیت قاصد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر کہا کیا تم ہی وحشی ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا حمزہؓ کو تم ہی نے شہید کیا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو سب کیفیت معلوم ہے آپؐ نے فرمایا کیا تم اپنا منہ مجھ سے چھپا سکتے ہو (۱) میں یہ بات سن کر باہر آ گیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں کے ساتھ مسیلمہ کو مارنے جاؤں گا شاید اس کو مار کر حمزہ کے قتل کا کفارہ ہو سکے میں مسلمانوں کے ساتھ مسیلمہ کے مقابلہ پر نکلا' مسیلمہ کے لوگوں نے جو کچھ کیا وہ میں دیکھ رہا تھا اس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسیلمہ ایک دیوار کی آڑ میں کھڑا ہے سر پریشان اور اونٹ کا سا رنگ ہے' میں نے وہی حربہ جو حمزہؓ کے لئے استعمال کیا تھا نکالا اور اس کے مار دیا جو دونوں چھاتیوں کے درمیان سے ہوتا ہوا دونوں مونڈھوں کے درمیان سے پار نکل گیا۔ اتنے میں ایک انصاری کود کر اس کی طرف گیا اور میں نے اس کی کھوپڑی پر ایک تلوار بھی لگائی' عبداللہ بن فضیل اس حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سلیمان بن یسار نے ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے بتایا کہ جب مسیلمہ مارا گیا تو ایک چھوکری مکان کی چھت پر چڑھ کر کہنے لگی ہائے امیر المومنین (مسیلمہ) کو ایک کالے غلام نے مار ڈالا۔

---

(۱) اسلام لانے کے بعد ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے لیکن انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ کو انتہائی بے دردی سے شہید کیا تھا، بعد میں انکا مثلہ بھی کیا تھا، اس لیے یہ ایک فطری بات تھی کہ انہیں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حمزہ کی شہادت یاد آ جاتی اس لیے سامنے آنے سے منع فرما دیا۔

٤٩٢ بَاب مَا اَصَابَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ اُحُدٍ.

١٢٤٣۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اشْتَدَّغَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَّقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

١٢٤٤۔ حَدَّثَنِىْ مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدِ الْاُمَوِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اشْتَدَّغَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ دَمُّوْا وَجْهَ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٢٤٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَّهُوَ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَآءَ وَبِمَا دُوْوِىَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهٗ وَعَلِىٌّ يَّسْكُبُ الْمَآءَ بِالْمَجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَآءَ لَايُزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةً مِّنْ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ يَوْمَئِذٍ وَّجُرِحَ وَجْهُهٗ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ.

١٢٤٦۔ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

باب ۴۹۲۔ یوم احد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا بیان۔

۱۲۴۳۔ اسحٰق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کا سخت غضب ہے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبر کے ساتھ یہ کیا (دانتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اللہ سخت غصے ہوا، اس شخص پر جس کو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے راستہ میں مارا (جیسے ابی بن خلف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کو میدان احد میں مارا)

۱۲۴۴۔ مخلد بن مالک، یحیٰی بن سعید اموی، ابن جریج، عمرو بن دینار، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا سخت غصہ اس قوم پر ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ماردیں اللہ تعالیٰ کا سخت غضب اس قوم پر ہے جو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو خون آلود کریں (جیسے قریش نے کیا)

۱۲۴۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم، سلمہ بن دینار، سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا سہل بن سعد نے کہا خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم کون (دھو رہا تھا) اور کون پانی ڈال رہا تھا، اور کون سی دوا لگائی گئی، ہوا یہ کہ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا زخم دھو رہی تھیں۔ اور حضرت علیؓ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے، جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون کسی طرح بند نہیں ہوتا ہے تو انہوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھردی، خون بند ہو گیا یہی دن تھا جب کہ آپ کے دانت شہید ہوئے اور چہرہ مبارک زخمی کیا گیا اور خود کو پتھر مار کر سر پر توڑا گیا۔

۱۲۴۶۔ عمر بن علی، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ کا

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَّاشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ دَمّٰى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سخت غضب اس شخص پر ہے جس کو خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں اور سخت غضب ہے خدا کا اس پر جس نے پیغمبر کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا۔

۴۹۳ بَاب اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.

باب ۴۹۳۔ (ان لوگوں کا بیان) جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانا۔

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ م بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ كَانَ اَبُوْكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ لَّمَّا اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُوْنَ خَافَ اَنْ يَّرْجِعُوْا قَالَ مَنْ يَّذْهَبُ فِيْ اِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّالزُّبَيْرُ.

۱۲۴۷۔ محمد بن سلام' ابو معاویہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ الذین استجابوا للہ والرسول الخ یعنی جن لوگوں نے زخمی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ اور رسول کا حکم مانا ان میں جو نیک پرہیزگار ہیں ان کو بہت ثواب ملے گا اے میرے بھانجے! تمہارے والد زبیرؓ اور نانا ابوبکر صدیقؓ انہیں لوگوں میں سے تھے' بات یہ ہوئی کہ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو صدمہ پہنچا تھا' پہنچا اور کافر مکہ کو واپس گئے تو آپؐ کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ کافر کہیں پھر لوٹ نہ آئیں تو آپؐ نے فرمایا کہ ان کافروں کا تعاقب کون کرتا ہے؟ یہ حکم سن کر ستر حضرات نے اس حکم کی تعمیل منظور کی جس میں زبیر اور ابوبکر بھی شامل تھے۔

۴۹۴ بَاب مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ مِّنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ.

باب ۴۹۴۔ شہداء احد کا بیان جیسے حضرت حمزہ بن عبد المطلب' حضرت یمان' حضرت نضر بن انس اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُوْنَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُمَعُوْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ

۱۲۴۸۔ عمرو بن علی افلاس' معاذ بن ہشام اپنے والد سے وہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم نہیں سمجھتے کہ عرب کے تمام قبائل میں انصار سے زیادہ عزت والا کوئی قیامت کے دن ہو' قتادہ کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے کہا کہ احد کے دن ستر آدمی انصار کے شہید ہوئے اور اتنے ہی بیر معونہ کے دن اور اتنے ہی جنگ یمامہ کے دن اور بیر معونہ کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات میں ہوا تھا اور یمامہ کا واقعہ خلافت صدیقی میں ہوا جس دن مسیلمہ کذاب سے مقابلہ ہوا۔

اَبِیْ بَكْرٍ يَّوْمَ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ .

۱۲۴۹ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدٍ قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَاۤئِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا .

۱۲۴۹۔ قتیبہ بن سعید 'لیث 'ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ نے ان کو بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو شہیدوں کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹتے اور پوچھتے کہ ان دونوں میں قرآن کریم کس کو زیادہ یاد تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ سے بتایا جاتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبلہ کی سمت آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں گا اور آپؐ نے فرمایا ان کو اسی طرح خون آلودہ بلا غسل و نماز دفن کر دیا جائے۔

وَقَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِیْ جَعَلْتُ اَبْكِیْ وَاَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَجَعَلَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيْهِ اَوْمَا تَبْكِيْهِ مَازَالَتِ الْمَلٰۤئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ .

ابو عبداللہ بخاری کہتے ہیں کہ ابو الولید نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے سنا کہ جب میرے والد عبداللہ احد کے دن شہید ہوئے تو میں ان کی لاش کو دیکھ کر روتا تھا اور چہرہ سے کپڑا ہٹا کر دیکھتا اور آنحضرتؐ کے اصحابؓ مجھ کو رونے سے منع کرتے مگر آپؐ نے منع نہیں کیا، آپؐ نے فاطمہ بنت عمرو (میری پھوپھی) سے فرمایا تم عبداللہ پر مت رو اس پر تو فرشتے جنازہ اٹھانے تک سایہ کئے رہے۔

۱۲۵۰ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاۤءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى اُرٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِیْ رُؤْيَایَ اِنِّیْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَاكَانَ فَاِذَا هُوَ مَاجَآءَ بِهِ اللّٰهُ عَنِ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا وَّاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ اُحُدٍ .

۱۲۵۰۔ محمد بن علاء' ابو اسامہ' یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ' ابی بردہ بن عامر اپنے دادا سے اور وہ اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک بار تلوار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ گئی اس کی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے' پھر دوسری مرتبہ ہلائی تو ٹھیک ہو گئی' اس کی تعبیر یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آخر میں فتح دے دی اور ان میں اتحاد پیدا کر دیا اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں (جو ذبح ہو رہی تھیں) اور اللہ تعالیٰ کے سب کام بہتر ہیں اس کی تعبیر بھی یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے۔

۱۲۵۱ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا

۱۲۵۱۔ احمد بن یونس' زہیر' اعمش' شقیق' حضرت خبابؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہجرت کی تو ثواب ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہو گیا چنانچہ کچھ لوگ تو ہم میں سے دنیا سے گزر گئے اور اپنی محنت کا کچھ

عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى اَوْذَهَبَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ اَوْقَالَ اَلْقُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا .

بدلہ (دنیا میں) نہ پایا انہیں لوگوں میں مصعب بن عمیر تھے جو احد کے دن شہید ہوئے اور ایک دھاری دار چادر چھوڑ گئے جب اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تھا تو پیر کھل جاتے تھے اور پیر چھپائے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا آخر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر چھپا دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو یا یہ فرمایا کہ پیروں پر تھوڑی سی اذخر گھاس ڈال دو اور کچھ لوگ ہم میں ایسے ہوئے کہ ان کا میوہ خوب پھلا اور ان کو چن چن کر کھاتے تھے۔

٤٩٥ بَاب اُحُدٌ يُّحِبُّنَا قَالَهٗ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۴۹۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ احد ہم سے محبت رکھتا ہے، عباس بن سہل نے ابو حمیدؓ سے یہ روایت بیان کی ہے

١٢٥٢ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ.

۱۲۵۲۔ نصر بن علی، ان کے والد علی قرہ بن خالد، حضرت قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ رسول اکرم نے فرمایا یہ احد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا .

۱۲۵۳۔ عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عمرو بن ابی عمرو، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک سے واپس آتے ہوئے جب احد نظر آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ احد ایک پہاڑی ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو دو پتھریلے علاقوں کے درمیان حرم بناتا ہوں۔

١٢٥٤ - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَااَخَافُ

۱۲۵۴۔ عمرو بن خالد، لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر مرثد، حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن احد کی طرف گئے اور شہداء احد پر مثل نماز جنازہ نماز پڑھی، پھر منبر پر آکر فرمایا میں تمہارے واسطے کام درست کرنے کے لئے آگے چلنے والا ہوں، میں تم پر گواہ ہوں، میں حوض کو دیکھ رہا ہوں مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یا یہ فرمایا کہ زمین کی کنجیاں دی گئیں اور بات یہ ہے کہ مجھے اپنے بعد بخدا تمہارے مشرک ہو جانے کا اندیشہ نہیں ہے ہاں یہ ضرور ڈر ہے کہ کہیں تم

عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِىْ وَلٰكِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا .

دنیا میں نہ پھنس جاؤ۔

٤٩٦ بَاب غَزْوَةِ الرَّجِيْعِ وَرِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَحَدِيْثِ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَّخُبَيْبٍ وَّ اَصْحَابِهٖ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ اَنَّهَا بَعْدَ اُحُدٍ .

باب ۴۹۶۔ غزوہ رجیع کے بیان میں اور رعل ذکوان(۱) بیر معونہ 'اور عضل و قارہ کا بیان اور عاصم بن ثابتؓ' خبیب اور ان کے ہمراہیوں کا قصہ ' ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ہم سے عاصم بن عمرو نے بیان کیا کہ غزوہ رجیع احد کے بعد ہوا (صفر ۴ھ)

١٢٥٥ ـ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَّهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا الْحَيِّ مِّنْ هُزَيْلٍ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى اَتَوْا مَنْزِلًا نَّزَلُوْهُ فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوٰى تَمْرٍ تَزَوَّدُوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَبِعُوْآ اٰثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوْهُمْ فَلَمَّا انْتَهٰى عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ لَجَآءُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ وَّجَآءَ الْقَوْمُ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ فَقَالُوْا لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اِنْ نَّزَلْتُمْ اِلَيْنَا اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ وَّاَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِىْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوْهُمْ حَتّٰى قَتَلُوْا عَاصِمًا فِىْ سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِىَ خُبَيْبٌ وَّزَيْدٌ وَّرَجُلٌ اٰخَرُ

۱۲۵۵۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' معمر' زہری' عمرو بن ابی سفیان ثقفی' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت جاسوسی کی غرض سے قریش کی خبر لانے کو بھیجی اور اس کا افسر عاصمؓ بن ثابت انصاریؓ کو بنایا جو کہ عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے یہ لوگ چل کر جب مکہ اور عسفان کے درمیان پہنچے' تو ہذیل قبیلہ کے خاندان بنی لحیان کو ان کی خبر ہو گئی تو انہوں نے ایک سو تیر اندازوں کو ان کے تعاقب میں روانہ کر دیا اور یہ لوگ تلاش کرتے ہوئے اس جگہ پہنچے جہاں یہ مقیم تھے اور وہاں انہوں نے مدینہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی ہوئی دیکھیں اور پھر وہاں سے ان کے پیروں کے نشانات پر چلتے ہوئے مسلمانوں کو پکڑ لیا مسلمان اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے' کافروں نے گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر تم نے خود کو ہمارے حوالہ کر دیا تو ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے عاصمؓ نے کہا میں کافروں کے وعدہ پر بھروسہ نہیں کرتا ہرگز نیچے نہیں اتروں گا' اے اللہ اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے حال کی خبر کر دے کافروں نے حملہ کر دیا اور تیر برسانے لگے یہاں تک کہ حضرت عاصم اپنے سات ہمراہیوں کے ساتھ شہید ہو گئے' صرف حضرت خبیب' زیدؓ اور ایک دوسرے مسلمان بچ رہے'

(۱) امام بخاری علیہ الرحمتہ نے غزوہ رجیع اور غزوہ بئر معونہ دونوں کو ایک باب میں ذکر کر دیا ہے، مگر راجح قول کے مطابق یہ دو الگ الگ واقعے ہیں، جو مختلف اوقات میں پیش آئے تھے۔ غزوہ رجیع کا تعلق دس صحابہؓ کی اس جماعت سے ہے جس میں حضرت عاصم اور خبیبؓ شریک تھے، یہ حادثہ قبائل عضل و قارہ کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا اور بئر معونہ کا تعلق ان ستر قاری صحابہ سے ہے جو اسلام کی تعلیم کیلئے بھیجے گئے تھے اور جنہیں قبائل رعل و ذکوان نے دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔

فَاَعۡطَوۡهُمُ الۡعَهۡدَ وَالۡمِيۡثَاقَ فَلَمَّا اَعۡطَوۡهُمُ الۡعَهۡدَ وَالۡمِيۡثَاقَ نَزَلُوۡا اِلَيۡهِمۡ فَلَمَّا اسۡتَمۡكَنُوۡا مِنۡهُمۡ حَلُّوۡا اَوۡتَارَ قَسِيِّهِمۡ فَرَبَطُوۡهُمۡ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِيۡ مَعَهُمَا هٰذَا اَوَّلُ الۡغَدۡرِ فَاَبٰى اَنۡ يَّصۡحَبَهُمۡ فَجَرَّرُوۡهُ وَعَالَجُوۡهُ عَلٰى اَنۡ يَّصۡحَبَهُمۡ فَلَمۡ يَفۡعَلۡ فَقَتَلُوۡهُ وَانۡطَلَقُوۡا بِخُبَيۡبٍ وَّزَيۡدٍ حَتّٰى بَاعُوۡهُمۡ بِمَكَّةَ فَاشۡتَرٰى خُبَيۡبًا بَنُوالۡحَارِثِ بۡنُ عَامِرِ بۡنِ نَوۡفَلٍ وَّكَانَ خُبَيۡبٌ هُوَ قَتَلَ الۡحَارِثَ يَوۡمَ بَدۡرٍ فَمَكَثَ عِنۡدَهُمۡ اَسِيۡرًا حَتّٰى اِذَا اَجۡمَعُوۡا قَتۡلَهٗ اِسۡتَعَارَ مُوۡسٰى مِنۡ م بَعۡضِ بَنَاتِ الۡحَارِثِ لِيَسۡتَحِدَّ بِهَا فَاَعَارَتۡهُ قَالَتۡ فَغَفَلۡتُ عَنۡ صَبِيٍّ لِّيۡ فَدَرَجَ اِلَيۡهِ حَتّٰى اَتَاهُ فَوَضَعَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ فَلَمَّا رَاَيۡتُهٗ فَزِعۡتُ فَزۡعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّيۡ وَفِيۡ يَدِهِ الۡمُوۡسٰى فَقَالَ اَتَخۡشِيۡنَ اَنۡ اَقۡتُلَهٗ مَاكُنۡتُ لِاَفۡعَلَ ذَاكَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ وَكَانَتۡ تَقُوۡلُ مَارَاَيۡتُ اَسِيۡرًا قَطُّ خَيۡرًا مِّنۡ خُبَيۡبٍ لَّقَدۡ رَاَيۡتُهٗ يَاۡكُلُ مِنۡ قِطۡفِ عِنَبٍ وَّمَا بِمَكَّةَ يَوۡمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَّاِنَّهٗ لَمُوۡثَقٌ فِي الۡحَدِيۡدِ وَمَا كَانَ اِلَّا رِزۡقٌ رَّزَقَهُ اللّٰهُ فَخَرَجُوۡا بِهٖ مِنَ الۡحَرَمِ لِيَقۡتُلُوۡهُ فَقَالَ دَعُوۡنِيۡ اُصَلِّيۡ رَكۡعَتَيۡنِ ثُمَّ انۡصَرَفَ اِلَيۡهِمۡ فَقَالَ لَوۡلَا اَنۡ تَرَوۡا اَنَّ مَا بِيۡ جَزَعٌ مِّنَ الۡمَوۡتِ لَزِدۡتُّ فَكَانَ اَوَّلَ مَنۡ سَنَّ الرَّكۡعَتَيۡنِ عِنۡدَ الۡقَتۡلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحۡصِهِمۡ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ؎

کافروں نے ان کو امان کا یقین دلایا اور یہ ان کے پاس اتر آئے کافروں نے ان پر قابو پالیا اور کمان کی تانت سے ان کی مشکیں باندھ لیں' تیسرے مسلمان نے کہا کہ یہ ان کی پہلی عہد شکنی ہے اور اس نے جانے سے انکار کر دیا کافروں نے کھینچ کر لے جانے کی کوشش کی اور جب پریشان ہو گئے تو اس کو قتل کر دیا اور خبیبؓ اور زیدؓ کو ساتھ لے گئے اور مکہ میں لے جا کر بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خریدا کیونکہ خبیب نے بدر میں حارث کو قتل کیا تھا' حضرت خبیب عرصہ تک ان کے پاس مقید رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا ایک دن اسی درمیان میں خبیبؓ نے حارث کی بیٹی سے صفائی کے لئے استرا مانگا' کہتی ہے کہ میرا خیال کسی اور طرف ہو گیا کہ اتنے میں میرا بچہ ابو حسین خبیب کے پاس چلا گیا خبیب نے اس کو محبت سے اپنی ران پر بٹھا لیا' میں نے جب یہ حالت دیکھی تو گھبرا گئی خبیب نے میری گھبراہٹ پہچان لی استرا اس کے ہاتھ میں تھا' وہ کہنے لگے کیا تو خوف کرتی ہے یہ کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا خدا نے چاہا تو ایسا کام مجھ سے کبھی نہیں ہو سکتا' زینب کہا کرتی تھی میں نے خبیب سے زیادہ کسی قیدی کو نیک نہیں دیکھا میں نے خود دیکھا ہے کہ انگوروں کا خوشہ ہاتھ میں لئے کھا رہے تھے حالانکہ اس وقت مکہ میں میوہ نہیں تھا اور وہ لوہے میں جکڑے ہوئے تھے یہ خدا کا رزق تھا جو اس نے خبیبؓ کو عنایت فرمایا تھا غرض یہ کافر خبیبؓ کو قتل کرنے کے لئے حدود حرم سے باہر لے گئے۔ خبیبؓ نے کہا مجھے اجازت دو کہ میں دوگانہ نماز ادا کر لوں'؛ اجازت مل گئی نماز سے فارغ ہو کر خبیب نے کہا کہ اگر یہ خیال نہ کرتے کہ میں مرنے سے ڈرتا ہوں تو اور نماز پڑھتا' غرض قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ حضرت خبیبؓ سے ایجاد ہوا ہے پھر حضرت خبیبؓ نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ! ان سب کو چن چن کر تباہ کر دے کوئی باقی نہ رہے پھر یہ اشعار پڑھے ؎

مَا اُبَالِيۡ حِيۡنَ اُقۡتَلُ مُسۡلِمًا
عَلٰى اَيِّ شَقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصۡرَعِيۡ
وَذٰلِكَ فِيۡ ذَاتِ الۡاِلٰهِ وَاِنۡ يَّشَاۡ
يُبَارِكۡ عَلٰى اَوۡصَالِ شِلۡوٍ مُّمَزَّعٖ

جب میں مسلمان مر رہا ہوں تو کوئی فکر نہیں ہے
کسی بھی کروٹ پر مروں میں خدا کی راہ میں مر رہا ہوں
وہ اگر چاہے تو میں زبوں حالت نہ ہوں گا
بدن اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو اس کے جوڑوں پر

ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحٰرِثِ فَقَتَلَهٗ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَیْءٍ مِّنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَآئِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَیْءٍ.

برکت ہو گی

اس کے بعد عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر خبیبؓ کو قتل کر دیا اور دوسری طرف یہ ہوا کہ قریش نے لوگوں کو بھیجا کہ عاصم بن ثابتؓ کی لاش کا ایک ٹکڑا کاٹ کر لاؤ تاکہ ہم پہچانیں کیونکہ عاصمؓ نے بدر کے دن ایک بڑے آدمی عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے عاصم کی لاش پر بھڑوں کی فوج نازل کر دی جس نے عاصمؓ کو بچالیا اور قریشی لوگ لاش کے قریب بھی نہ آسکے۔

١٢٥٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو و سَمِعَ جَابِرًا يَّقُوْلُ الَّذِیْ قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ اَبُوْ سَرْوَعَةَ.

١٢٥٦۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابرؓ سے سنا کہ خبیبؓ کو ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

١٢٥٧ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُّقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانُ مِنْ م بَنِیْ سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَّذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُّقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكُمْ اَرَدْنَا اِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِیْ حَاجَةٍ لِّلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُمْ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَسَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ اَبَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْعِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ.

١٢٥٧۔ ابو معمر' عبدالوارث بن سعید' عبدالعزیز' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر صحابیوں کو جن کو ہم قاری کہتے تھے کسی کام کے لئے بھیجا' بنو سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان نے بیر معونہ کے پاس ان کو گھیر لیا اور مارنے لگے صحابہؓ نے کہا خدا کی قسم! ہم لڑنے کے لئے نہیں آئے بلکہ ہم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کی غرض سے روانہ کیا ہے' مگر کفار نے کوئی دھیان نہیں دیا اور سب کو شہید کر دیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں بددعا فرمائی یہاں سے قنوت کی ابتدا ہوتی ہے اس سے قبل ہم قنوت نہیں پڑھتے تھے عبدالعزیز (شاگرد انسؓ) کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ قنوت رکوع کے بعد ہے یا قراۃ سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے جواب دیا قرات سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے۔

١٢٥٨ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْا عَلٰى اَحْيَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ.

١٢٥٨۔ مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے چند قبائل کے لئے بددعا فرماتے تھے۔

١٢٥٩ ـ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِیْ

١٢٥٩۔ عبدالعلیٰ بن حماد' یزید بن زریع' سعید بن ابی عروبہ' قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رعل و ذکوان' عصیہ اور بنی لحیان نے رسول اکرم صلی اللہ

لِحْيَانَ اُسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَدُوٍّ فَاَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّآءَ فِيْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَغَدَرُوْابِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلٰى اَحْيَآءٍ مِنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ قَالَ اَنَسٌ فَقَرَاْنَا فِيْهِمْ قُرْاٰنًا ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اِنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْا عَلٰى اَحْيَآءٍ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ زَادَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اُولٰٓئِكَ السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا كِتَابًا نَحْوَهٗ .

علیہ وسلم سے اپنے دشمنوں کے مقابل میں مدد چاہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر اصحابؓ کو انصار سے ان کی مدد کے لئے روانہ کیا ہم ان کو قاری کہا کرتے تھے یہ لوگ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو عبادت کیا کرتے تھے یہ حضرات جب بیر معونہ پہنچے تو قبیلے کے آدمیوں نے ان کو دھوکے سے مار ڈالا' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان قبیلے والوں کے لئے بددعا فرمائی یعنی رعل' ذکوان عصیہ اور بنی لحیان پر' حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے تو ان کے صدمہ میں کئی آیتیں پڑھیں پھر ان کی تلاوت موقوف ہو گئی وہ آیات یہ تھی بلغوا عنا قومنا انا لقینا ربنا فرضی عنا و ارضانا قتادہؓ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ایک مہینہ تک قنوت پڑھی آپؐ عرب کے چند قبیلوں پر بددعا فرماتے تھے یعنی رعل' ذکوان' عصیہ اور بنی لحیان پر' خلیفہ بن خیاط شیخ بخاری نے اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ ہم سے ابن زریع نے ان سے سعید بن ابی عروہ نے انہوں نے قتادہ سے سنا کہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ یہ ستر قاری بیر معونہ پر شہید کئے گئے یہ سب انصاری تھے اس حدیث میں قرانا سے کتاباً مراد ہے یعنی اللہ کی کتاب۔

١٢٦٠ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهٗ اَخٌ لِّاُمِّ سُلَيْمٍ فِيْ سَبْعِيْنَ رَاكِبًا وَّكَانَ رَئِيْسَ الْمُشْرِكِيْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُوْنُ لَكَ اَهْلُ السَّهْلِ وَلِيْ اَهْلُ الْمَدَرِ اَوْ اَكُوْنُ خَلِيْفَتَكَ اَوْ اَغْزُوْكَ بِاَهْلِ غَطْفَانَ بِاَلْفٍ وَّ اَلْفٍ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِيْ بَيْتِ اُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِيْ بَيْتِ امْرَاَةٍ مِّنْ اٰلِ فُلَانٍ ائْتُوْنِيْ بِفَرَسِيْ فَمَاتَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ اَخُوْ اُمِّ سُلَيْمٍ وَّ هُوَ رَجُلٌ اَعْرَجُ وَ رَجُلٌ مِّنْ

۱۲۶۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ہمام' اسحٰق' عبداللہ بن ابی طلحہ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حرام بن ملحان) ام سلیم کے بھائی یعنی انس کے ماموں کو ستر سواروں کے ساتھ بنی عامر کے پاس بھیجا' وجہ یہ ہوئی کہ مشرکوں کے سردار عامر بن طفیل نے آنحضرتؐ کو تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا تھا اس نے کہا یا تو یہ ہونا چاہیے کہ گنوار اور دیہاتیوں پر آپؐ حکومت کریں اور شہر والوں پر میں حکومت کروں یا میں آپؐ کا خلیفہ یعنی جانشین بنوں یا پھر میں دو ہزار غطفانی لشکر سے آپ پر چڑھائی کروں' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددعا فرمائی اور کہا اے اللہ' تو مجھے عامر کے شر سے بچانا! چنانچہ اس دعا کے بعد عامر ایک عورت ام فلاں کے گھر طاعون میں مبتلا ہو گیا اور کہنے لگا کہ فلاں خاندان کے گھر کے یہاں اونٹ کے غدود کی طرح

بَنِیْ فُلانٍ قَالَ کُوْنَا قَرِیْبًا حَتّٰی اٰتِیَهُمْ فَاِنْ اٰمَنُوْنِیْ کُنْتُمْ وَ اِنْ قَتَلُوْنِیْ اَتَیْتُمْ اَصْحَابَکُمْ فَقَالَ اَتُؤْمِنُوْنِیْ اُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یُحَدِّثُهُمْ وَاَوْمَؤُوْا اِلٰی رَجُلٍ فَاَتَاهُ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهٗ حَتّٰی اَنْفَذَهٗ بِالرُّمْحِ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقَتَلُوْا کُلَّهُمْ غَیْرَ الْاَعْرَجِ کَانَ فِیْ رَاْسِ جَبَلٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْنَا ثُمَّ کَانَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ اِنَّا لَقَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَ اَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ ثَلٰثِیْنَ صَبَاحًا عَلٰی رِعْلٍ وَّ ذَکْوَانَ وَبَنِیْ لِحْیَانَ وَعُصَیَّةَ الَّذِیْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

میرے بھی غدود نکل آیا' پھر اس نے کہا میرا گھوڑا لاؤ' جب گھوڑا آیا تو وہ اس کی پیٹھ پر بیٹھتے ہی مر گیا' حرام بن ملحان ایک لنگڑے آدمی اور ایک اور آدمی کے ساتھ عامر کے پاس گئے حرام نے ان دونوں سے کہا تم دونوں میرے قریب ہی رہنا' پہلے میں ان کے پاس جاتا ہوں اگر کافروں نے مجھے امن دے دیا' تو تم ٹھہرے رہنا اور اگر مار ڈالیں تو تم اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جانا' چنانچہ حرام نے کافروں سے جا کر کہا کیا تم مجھ کو امن دیتے ہو کہ رسول ﷺ خدا کی ایک حدیث تمہارے سامنے بیان کروں' آخر حرام حدیث بیان کرنے لگے ان لوگوں نے ایک آدمی کو اشارہ کیا' اس نے پیچھے سے آکر حرام کے ایک نیزہ مارا (ہمام راوی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اسحٰق نے اس طرح کہا کہ وہ نیزہ ان کے آر پار نکل گیا) نیزہ لگتے ہی حرام نے کہا اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! میں اپنی مراد کو پہنچ گیا (اس کے بعد شہید ہو گئے)' پھر وہ لوگ حرام کے ساتھیوں کے پیچھے لگے حتی کہ سب مارے گئے' صرف ایک لنگڑا باقی رہ گیا جو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جو بعد کو منسوخ ہو گئی (ترجمہ) ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہم اس سے راضی' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک رعل' ذکوان' بنی لحیان اور بنی عصیتہ کے لئے بد دعا فرمائی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

١٢٦١۔ حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَّقُوْلُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَ کَانَ خَالَهٗ یَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰکَذَا فَنَضَحَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ وَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَ رَبِّ الْکَعْبَةِ.

١٢٦١۔ حبان' عبداللہ بن مبارک' معمر' ثمامہ بن عبداللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ جب میرے ماموں حرام بن ملحان نیزہ سے شہید کئے گئے' بیر معونہ کے دن تو انہوں نے اپنا خون اپنے ہاتھ سے اپنے منہ پر مل لیا اور کہا رب کعبہ کی قسم! میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

١٢٦٢۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْخُرُوْجِ حِیْنَ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْاَذٰی فَقَالَ لَهٗ اَقِمْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَطْمَعُ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكَ

١٢٦٢۔ عبید بن اسمٰعیل' ابو اسامہ' ہشام حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو بکرؓ نے مکہ والوں کی ایذا دیکھتے ہوئے مکہ سے باہر جانے کی اجازت چاہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جاؤ! حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی' یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ میں اس

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَا رْجُوْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَظَرَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصُّحْبَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ اَعْدَدْتُّهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَاَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَآءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا فِيْهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ اَخُوْ عَائِشَةَ لِاُمِّهَا وَ كَانَتْ لِاَبِيْ بَكْرٍ مِّنْحَةٌ فَكَانَ يَرُوْحُ بِهَا وَ يَغْدُوْا عَلَيْهِمْ وَ يُصْبِحُ فَيُدَلِّجُ اِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهٖ اَحَدٌ مِّنَ الرِّعَآءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَا حَتّٰى قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِمَعُوْنَةَ وَعَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِيْنَ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَ اُسِرَ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهٗ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هٰذَا فَاَشَارَ اِلٰى قَتِيْلٍ فَقَالَ اَعَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ هٰذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى اَنِّيْ لَاَ نْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَكُمْ قَدْ اُصِيْبُوْا وَ اِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا رَبَّهُمْ فَقَالُوْا رَبَّنَا اَخْبِرْ عَنَّا اِخْوَانَنَا بِمَا رَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا فَاَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَ اُصِيْبَ يَوْمَئِذٍ فِيْهِمْ عُرْوَةُ بْنُ اَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ

وقت تک ٹھہروں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی چلنے کی اجازت مل جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں! مجھے اپنے رب سے اس کی امید ہے۔ حضرت ابو بکرؓ انتظار کرتے رہے 'ایک دن ظہر کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ کے پاس آئے آواز دی اور فرمایا تمہارے پاس کوئی ہو تو اسے ہٹادو' حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کوئی نہیں ہے 'میری دو لڑکیاں (عائشہ اور اسماء) ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو معلوم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے' حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں بھی آپ کے ہمراہ چلوں گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات ہے' ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے پاس دو اونٹنیاں تیز رفتار ہیں جن کو سفر کے لئے خوب تیار کیا گیا ہے، چنانچہ اس میں سے ایک اونٹنی جس کا نام جدعا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی اور پھر خود بھی سوار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل دیئے اور غار ثور میں آکر روپوش ہو گئے 'عامر بن فہیرہ' عبداللہ بن طفیل کا غلام تھا عبداللہ حضرت عائشہؓ کے ماں جائے بھائی تھے اور حضرت ابو بکرؓ کے پاس دودھ والی اونٹنی صبح شام لاتے تھے اور رات کو بھی ان کے پاس آتے اور جاتے تھے 'کوئی چرواہا اس راز سے آگاہ نہ تھا' جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اس غار سے بر آمد ہوئے تو ان کو ہمراہ لے لیا اور یہ دونوں راستہ بتاتے جاتے تھے 'راستہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ باری باری ان کو اپنی سواری پر بٹھاتے رہے، یہ عامر بن فہیرہ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے 'ابو اسامہ روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن عروہ نے کہا کہ میرے ماں باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب عامر بن فہیرہ بیر معونہ والے دن شہید کئے گئے اور عمرو بن امیہ ضمری قید کئے گئے' تو عامر بن طفیل نے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا یہ لاش کس کی ہے' انہوں نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہیں عامر بن طفیل کہتے ہیں کہ جب یہ شہید ہوئے تو ان کی نعش آسمان پر اٹھائی گئی' میں نے دیکھا کہ آسمان و زمین کے درمیان معلق ہے پھر زمین پر رکھ دی گئی' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل علیہ السلام نے اس واقعہ کی خبر دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا تمہارے بھائی شہید کئے گئے اور انہوں نے وقت شہادت یہ دعا

بِهِ وَ مُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو سُمِّیَ بِهٖ مُنْذِرًا.

مانگی' یااللہ ہماری خبر ہمارے بھائیوں کو کر دے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے خوش ہوا' اللہ نے ان کی خبر مسلمانوں کو پہنچادی' انہیں شہیدوں میں عروہ بن اسماء بن صلت بھی تھے' اسی لئے عروہ بن زبیر جب پیدا ہوئے تو ان کا نام عروہ رکھا گیا اور ان ہی شہیدوں میں منذر بن عمرو بھی تھے' چنانچہ اسی وجہ سے منذر (بن زبیر) نام رکھا گیا۔

١٢٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلٰی رِعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ.

۱۲۶۳۔ محمد بن مقاتل' عبداللہ بن مبارک' سلیمان تیمی' ابو مجلز' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم رعل' ذکوان اور عصیہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے نافرمان کے لئے بددعا فرماتے رہے۔

١٢٦٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الَّذِيْنَ قَتَلُوْا يَعْنِیْ اَصْحَابَهٗ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا حِيْنَ يَدْعُوْا عَلٰی رِعْلٍ وَّ لَحْيَانَ وَ عُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِنَبِيِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِيْنَ قُتِلُوْا اَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا قَرَاْنَاهُ حَتّٰی نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ.

۱۲۶۴۔ یحییٰ بن بکیر' امام مالک' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیس دن تک ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیر معونہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو شہید کیا تھا' یعنی رعل' ذکوان اور بنی لحیان کے لئے بددعا فرماتے رہے اور فرمایا کہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی' حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ان شہداء بیر معونہ کے حق میں آیات نازل فرمائیں' مگر بعد کو ان کا پڑھنا موقوف ہو گیا وہ آیات یہ ہیں بلغوا عنا قومنا لقد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنه۔

١٢٦٥ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قُلْتُ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِیْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهٗ قَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اَنَّهٗ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَوْلُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ

۱۲۶۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالواحد بن زیاد' عاصم بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز میں قنوت پڑھنا کیسا ہے' انہوں نے کہا ٹھیک ہے' میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد' انہوں نے کہا رکوع سے پہلے' میں نے کہا کہ فلاں صاحب (محمد بن سیرین یا کوئی اور) تو آپؓ کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ آپؓ نے کہا کہ رکوع کے بعد' انسؓ نے کہا وہ غلط کہتے ہیں' رکوع کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ تک قنوت پڑھی تھی' اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ

سَبۡعُوۡنَ رَجُلاً اِلٰی نَاسٍ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَ بَیۡنَھُمۡ وَ بَیۡنَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَھۡدٌ قِبَلَھُمۡ فَظَھَرَ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیۡنَ کَانَ بَیۡنَھُمۡ وَبَیۡنَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَھۡدٌ فَقَنَتَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بَعۡدَ الرُّکُوۡعِ شَھۡرًا یَّدۡعُوۡا عَلَیۡھِمۡ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر قاریوں کو مشرکوں کی طرف بھیجا تھا 'کیونکہ ان سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا' ان معاہدین کفار نے عہد توڑ دیا اور دھوکہ سے ان قاریوں کو شہید کر ڈالا چنانچہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے اور ان کے لئے بددعا فرماتے رہے۔

۴۹۷ بَاب غَزۡوَۃِ الۡخَنۡدَقِ وَھِیَ الۡاَحۡزَابُ قَالَ مُوۡسَی بۡنُ عُقۡبَۃَ کَانَتۡ فِیۡ شَوَّالٍ سَنَۃَ اَرۡبَعٍ۔

باب ۴۹۷۔ جنگ خندق کا بیان '(۱) اسے احزاب بھی کہتے ہیں' موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں یہ لڑائی شوال ۴ھ میں واقع ہوئی تھی۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا یَعۡقُوۡبُ بۡنُ اِبۡرَاھِیۡمَ حَدَّثَنَا یَحۡیَ بۡنُ سَعِیۡدٍ عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰہِ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ نَافِعٌ عَنِ ابۡنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَرَضَہٗ یَوۡمَ اُحُدٍ وَھُوَ ابۡنُ اَرۡبَعَ عَشۡرَۃَ فَلَمۡ یُجِزۡہُ وَ عَرَضَہٗ یَوۡمَ الۡخَنۡدَقِ وَھُوَ ابۡنُ خَمۡسَ عَشۡرَۃَ فَاَجَازَہٗ۔

۱۲۶۶۔ یعقوب بن ابراہیم 'یحییٰ بن سعید 'عبید اللہ عمری 'نافع 'حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے کہا کہ احد کے دن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا 'اس وقت میں ۱۴ برس کا تھا' آپؐ نے مجھے لڑائی میں حصہ لینے سے روک دیا لیکن خندق میں جب کہ میں پندرہ برس کا تھا' آپؐ نے دیکھا اور شریک جنگ ہونے کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیۡبَۃُ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡعَزِیۡزِ عَنۡ اَبِیۡ حَازِمٍ عَنۡ سَھۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِی الۡخَنۡدَقِ وَھُمۡ یَحۡفِرُوۡنَ وَ نَحۡنُ نَنۡقُلُ التُّرَابَ عَلٰٓی اَکۡتَادِنَا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا عَیۡشَ اِلَّا عَیۡشَ الۡاٰخِرَۃَ فَاغۡفِرۡ لِلۡمُھَاجِرِیۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ۔

۱۲۶۷۔ قتیبہ بن سعید 'عبد العزیز بن ابی حازم' وہ اپنے والد سلمہ بن دینار سے وہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کھود رہے تھے اور مٹی کاندھوں پر اٹھا رہے تھے 'اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اے اللہ! آخرت کے عیش کے سوا کوئی عیش اچھا نہیں' تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے اور ان پر مہربانی فرما۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَۃُ بۡنُ عَمۡرٍو حَدَّثَنَا اَبُوۡ اِسۡحٰقَ عَنۡ حُمَیۡدٍ سَمِعۡتُ اَنَسًا یَّقُوۡلُ خَرَجَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی

۱۲۶۸۔ عبد اللہ بن محمد' معاویہ بن عمرو' ابو اسحٰق' حمید الطویل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق کی طرف تشریف

(۱) غزوۂ خندق کے پیش آنے کا واقعہ یہ ہوا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو مدینہ سے جلاوطن کیا تو یہ لوگ خیبر چلے گئے، پھر وہاں سے ان کا ایک وفد مکہ پہنچا اور اہل مکہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف جنگ کرنے پر ابھارا اور اپنی مدد کا بھی یقین دلایا، اسی طرح دوسرے بعض قبائل کو بھی اس بات پر آمادہ کیا، چنانچہ دس ہزار کا لشکر جرار مدینہ پر چڑھائی کی غرض سے چلا۔ ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کی غرض سے خندق کھودنے کا حکم دیا بالآخر کافر ناکام و نامراد ہو کر واپس چلے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَ الْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِىْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ عَبِيْدٌ يَّعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَ الْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ .

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

لے گئے' تو کیا دیکھتے ہیں کہ مہاجرین و انصار سردی میں خندق کھود رہے ہیں ان کے پاس یہ کام لینے کے لئے غلام بھی نہیں تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تکلیف اور بھوک کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا بہتر ہے تو مہاجرین و انصار کو بخش دے' مسلمانوں نے یہ سن کر جواب دیا کہ ہم تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکے کہ جب تک جان جسم میں ہے جہاد کرتے رہیں گے۔

١٢٦٩ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَ الْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَ يَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

قَالَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ
فَبَارِكْ فِى الْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةِ

قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّىْ مِّنَ الشَّعِيْرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوْضَعُ بَيْنَ يَدَىِ الْقَوْمِ وَ الْقَوْمُ جِيَاعٌ وَّهِىَ بَشِعَةٌ فِى الْحَلْقِ وَلَهَا رِيْحٌ مُّنْتِنٌ.

١٢٦٩ ۔ ابو معمر' عبدالوارث' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ مہاجرین اور انصار مدینہ کے اطراف میں خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ

ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد کے ہاتھ پر بیعت کی ہے
کہ عمر بھر کے لئے اسلام پر قائم رہیں گے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ۔

اے اللہ فائدہ تو آخرت ہی کا بہتر ہے
انصار اور مہاجرین میں برکت عطا فرما

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک ایک مٹھی جو آتے' پھر ان کو بدمزہ چربی میں پکا کر سب مل کر کھا لیتے' حالانکہ وہ حلق کو پکڑتی تھی اور اس میں سے بو آتی تھی۔

١٢٧٠ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَآءُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِى الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَّا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِىْ اِلَى

١٢٧٠ ۔ خلاد بن یحییٰ' عبدالواحد بن ایمن' اپنے والد ایمن سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں جابر بن عبداللہ کے پاس آیا انہوں نے فرمایا' ہم خندق کھود رہے تھے کہ اتنے میں ایک سخت پتھر نکلا' ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ ایک سخت پتھر خندق میں نکل آیا کیا کرنا چاہئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو میں خود خندق میں اترتا ہوں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ سے پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن کے بھوکے پیاسے تھے' ہم لوگوں نے بھی تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال

الْبَیْتِ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا مَّا کَانَ فِیْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَیْءٌ. قَالَتْ عِنْدِیْ شَعِیْرٌ وَّ عَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ حَتّٰی جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِی الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ الْعَجِیْنُ قَدِ انْکَسَرَ وَ الْبُرْمَةُ بَیْنَ الْاَثَافِیِّ قَدْ کَادَتْ اَنْ تُنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَیِّمٌ لِیْ فَقُمْ اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ قَالَ کَمْ هُوَ فَذَکَرْتُ لَهٗ قَالَ کَثِیْرٌ طَیِّبٌ قَالَ قُلْ لَّهَا لَا تَنْزِعُ الْبُرْمَةَ وَ لَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰی اٰتِیَ فَقَالَ قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَ الْاَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰی امْرَاَتِهٖ قَالَ وَیْحَكِ جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ مَنْ مَّعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَالَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ یَکْسِرُ الْخُبْزَ وَ یَجْعَلُ عَلَیْهِ اللَّحْمَ وَ یُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَ التَّنُّوْرَ اِذَا اَخَذَ مِنْهُ وَ یُقَرِّبُ اِلٰی اَصْحَابِهٖ ثُمَّ یَنْزِعُ فَلَمْ یَزَلْ یَکْسِرُ الْخُبْزَ وَیَغْرِفُ حَتّٰی شَبِعُوْا وَبَقِیَ بَقِیَّةٌ قَالَ کُلِیْ هٰذَا وَ اَهْدِیْ فَاِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ.

ہاتھ میں لے کر اس پتھر کے سخت قطعہ پر ماری' پتھر ریتی کی طرح بہنے لگا (ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا راوی کو شک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اھیل یا اھیم لفظ کہا' آخر میں نے اجازت مانگی کہ گھر تک جانے دیا جائے' میں گھر آیا اور اپنی بیوی (سہلا بنت مسعود) سے کہا آج میں نے ایسی بات دیکھی کہ صبر کرنا دشوار ہو گیا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے ہیں' کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے' بیوی نے کہا تھوڑے سے جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ ہے' میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا' بیوی نے جو' پیسے اور گوشت ہانڈی میں پکنے کو رکھ دیا' آٹا خمیر ہو رہا تھا اور ہانڈی پکنے کے قریب تھی' اس وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا تھوڑا سا کھانا تیار کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلیں اور دو ایک دوسرے آدمیوں کو ساتھ لے لیجئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کتنا کھانا تیار ہے' میں نے عرض کیا کہ ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ پکایا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے اور اچھا ہے' تم جاؤ اور اپنی بیوی سے کہہ دو کہ جب تک میں نہ آؤں ہانڈی چولہے سے نہ اتاریں اور روٹی تنور سے نہ نکالیں میں آتا ہوں' پھر آپ نے مسلمانوں سے فرمایا اٹھو جابرؓ کی دعوت میں چلو' مہاجرین وانصار کھڑے ہو گئے۔ مگر جابرؓ نے اس کیفیت کو دیکھا تو بیوی کے پاس جا کر کہنے لگے اب کیا ہو گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین انصار اور ساتھ والے سب کو لے کر آ رہے ہیں' بیوی نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کچھ پوچھا تھا' کہنے لگے ہاں پوچھا تھا' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور سب سے فرمایا اندر چلو اور گڑ بڑ مت کرو' پھر آپ نے روٹیاں توڑ کر اور ان پر گوشت رکھ کر سب کے سامنے رکھا اور تنور و ہانڈی کو بند دیتے' برابر اسی طرح کرتے رہے' یہاں تک کہ سب نے پیٹ بھر کر کھا لیا' پھر بھی تھوڑا کھانا بچ رہا' پھر آپ نے جابرؓ کی بیوی سے فرمایا کہ تم کھاؤ اور اپنے آدمیوں کو بھی حصہ روانہ کرو کیونکہ آج کل بھوک سے پریشان ہو رہے ہیں۔

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَآءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۲۷۱۔ عمرو بن علی' ابو عاصم' حنظلہ بن ابی سفیان' سعید بن میناء' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ

قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَاْتُ اِلٰى امْرَاَتِىْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ اِلَىَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَّ لَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَ طَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ اِلٰى فَرَاغِىْ وَ قَطَعْتُهَا فِىْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِىْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِمَنْ مَّعَهٗ فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ وَ نَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَ لَا تُخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ فَجِئْتُ وَ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِىْ فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِىْ قُلْتُ فَاَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدًا اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَ بَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتُخْبِزْ مَعِىْ وَ اقْدَحِىْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَ لَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ اَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْا وَ انْحَرَفُوْا وَ اِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِىَ وَ اِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

١٢٧٢ـ حَدَّثَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَؓ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

علیہ وسلم سخت بھوکے ہیں' میں گھر آیا اور بیوی سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے' کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے معلوم ہوتے ہیں' بیوی نے بوری سے جو نکالے جو ایک صاع تھے' گھر میں بکری کا ایک بچہ پلا ہوا تھا' وہ میں نے ذبح کیا' اتنے میں بیوی نے آٹا پیس لیا اور گوشت کاٹ کر ہانڈی میں چڑھا دیا' پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' بیوی نے چلتے وقت کہا کہ دیکھو کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے سامنے شرمندہ مت کرنا کہ بہت سے آدمی آ جائیں اور کھانا تھوڑا ہو جائے' میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکے سے عرض کیا میں نے ایک بکری کا بچہ کاٹا ہے اور ایک صاع کا آٹا پیسا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ چند آدمیوں کو لے کر چلئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی اے خندق والو! جلدی چلو جابر نے کھانا پکایا ہے' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم چلو مگر میرے آنے تک نہ ہانڈی اتارنا اور نہ خمیر کی روٹیاں پکانا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی لوگوں کو لے کر آنے کے لئے تیار ہونے لگے' میں نے آ کر بیوی سے سب باتیں کہہ دیں' تو وہ گھبرا گئی اور کہا تم نے یہ کیا کیا' میں نے کہا میں نے تمہاری بات بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دی تھی' غرض آنحضرت تشریف لائے اور خمیر میں لعاب دہن ملایا اور دعائے برکت فرمائی پھر فرمایا اے جابر! روٹی پکانے والی کو بلاؤ' وہ میرے پاس روٹی پکائے اور ہانڈی سے گوشت نکالے اور اسے چولہے سے نہ اتارے' آخر سب نے پیٹ بھر کر کھایا لیا' ہانڈی اسی طرح پک رہی اور ابل رہی تھی اور روٹیاں پکائی جا رہی تھیں' جابرؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! کھانے والے ایک ہزار تھے' سب نے کھایا اور پھر بھی بچ رہا' ہانڈی میں گوشت بھرا ہوا تھا اور روٹیاں برابر پک رہی تھی۔

١٢٧٢۔ عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ بن سلیمان' ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ (ترجمہ) جب کفار نے تمہارے اوپر اور نیچے سے چڑھائی کی اور تمہاری آنکھیں دشمنوں کو دیکھ کر پتھرا گئیں تھیں' حضرت عائشہؓ نے جواب دیا یہ جنگ خندق کے دن کا حال تھا۔

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اَغْمَرَّ بَطْنَهُ اَوِ اغْبَرَّ بَطْنَهُ يَقُوْلُ

وَ اللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا
اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا
وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ اَبَيْنَا اَبَيْنَا

۱۲۷۳۔ مسلم بن ابراہیم' شعبہ' ابو اسحاق' حضرت براءؓ بن عازب سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کے دن بذات خود مٹی اٹھا رہے تھے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا گرد آلود ہو گیا تھا اور آپ یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

تو اگر ہدایت نہ کرتا تو کہاں ملتی جنت
نہ پڑھتے ہم نمازیں اور نہ دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ و عالی صفات
پاؤں جما دے ہمارے' دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب پکاریں وہ ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آخری مصرعہ کو بلند آواز سے ادا فرما رہے تھے۔

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ اُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ.

۱۲۷۴۔ مسدد بن سرہد' یحیٰی بن سعید' شعبہ' حکم بن عتیبہ' مجاہد' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پروا ہوا سے مدد دی گئی ہے اور قوم عاد کو پچھوا ہوا سے ہلاک کیا گیا ہے۔

۱۲۷۵ - حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يُحَدِّثُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ وَ خَنْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارٰى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَ كَانَ كَثِيْرُ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُوْلُ

وَ اللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا

۱۲۷۵۔ احمد بن عثمان' شریح بن مسلمہ' ابراہیم بن یوسف' اپنے والد اور دادا ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ جنگ احزاب یعنی خندق کے دن میں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ شکم مبارک مٹی سے چھپ گیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ پر بال بہت تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابن رواحہؓ کے یہ اشعار پڑھتے جاتے اور مٹی اٹھاتے جاتے تھے۔

اے اللہ اگر تو ہدایت نہ کرتا اور فضل نہ فرماتا
تو ہم نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے
اے اللہ! ہمیں تسکین عطا فرما!
اور دشمنوں سے مقابلہ کے وقت ہمارے پاؤں جما دے

اِنَّ الْاُوْلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا
وَاِنْ اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَیْنَا
قَالَ ثُمَّ یَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ بِاٰخِرِهَا

انہوں نے ہم پر ظلم کیا ہے
اگر یہ ہم سے فتنہ کریں گے تو ہم نہیں مانیں گے
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخر مصرعہ کھینچ کر پڑھتے تھے۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اَوَّلُ یَوْمٍ شَهِدْتُّهٗ یَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۱۲۷۶۔ عبدہ بن عبداللہ 'عبدالصمد بن عبدالوارث 'عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار 'اپنے والد سے روایت کرتے ہیں 'کہ ابن عمر کہتے تھے کہ سب سے پہلے میں جس جنگ میں شریک ہوا وہ خندق کا دن تھا یعنی جنگ خندق تھی۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ وَ نَوْسَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ کَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَیْنَ فَلَمْ یَجْعَلْ لِّیْ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَاِنَّهُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ وَ اَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ اِحْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰی ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِیَةُ قَالَ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَکَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلْیُطْلِعْ لَنَا قَوْلَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَ مِنْ اَبِیْهِ قَالَ حَبِیْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حَبْوَتِیْ وَ هَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَخَشِیْتُ اَنْ اَقُوْلَ کَلِمَةً تُفَرِّقُ بَیْنَ الْجَمْعِ وَ تَسْفِكُ الدَّمَ وَ یُحْمَلُ عَنِّیْ غَیْرُ ذٰلِكَ فَذَکَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِی الْجِنَانِ قَالَ حَبِیْبٌ حُفِظْتَ وَ عُصِمْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَ نَوْسَاتُهَا.

۱۲۷۷۔ ابراہیم بن موسیٰ 'ہشام 'معمر 'زہری 'سالم بن عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے کہا کہ میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا 'تو ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے کہا تم دیکھتی ہو کہ لوگوں نے یہ کیا کیا ہے 'مجھے تو حکومت سے کوئی چیز نہیں ملی 'وہ فرمانے لگیں۔ تم جاؤ لوگوں سے ملاقات کرو 'وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں 'کہیں ایسا نہ ہو کہ تم جاؤ اور ان میں اختلاف پیدا ہو جائے 'غرض ام المومنینؓ کے کہنے سے وہ چلے گئے آخر میں امیر معاویہؓ نے خطبہ پڑھا اور کہا اگر کوئی خلافت کے معاملہ میں کچھ کہنا چاہتا ہے 'تو سامنے آئے۔ ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ مستحق ہیں 'حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپؓ نے امیر معاویہؓ کو جواب کیوں نہیں دیا 'ابن عمرؓ نے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ معاویہؓ سے جواب میں کہوں کہ اس معاملہ میں تم سے اور تمہارے باپ سے زیادہ مستحق وہ ہے جو اسلام کی خاطر تم سے جنگ کر چکا ہو' (۱) مگر میں خوں ریزی کے خوف سے خاموش ہو کر جنت کے ثواب پر قناعت کر گیا 'حبیب نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو فساد سے بچا لیا 'اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبدالرزاق سے روایت کیا ہے 'اس میں نسوانہا کی جگہ نوساتہا ہے۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ

۱۲۷۸۔ ابو نعیم 'سفیان 'ابو اسحاق 'سلیمان بن صرد سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱) اس میں حضرت ابن عمرؓ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ تم سے زیادہ مستحق حضرت علیؓ ہیں، جو کہ جنگ احد و خندق وغیرہ میں حضرت معاویہؓ اور ان کے والد حضرت ابوسفیان سے جہاد کر چکے ہیں۔

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ نَغْزُوْهُمْ وَ لَا یَغْزُوْنَنَا.

احزاب کے دن فرمایا اب ہم ہی ان پر چڑھائی کیا کریں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں گے۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ صُرَدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حِیْنَ اَجْلَ الْاَحْزَابَ عَنْهُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَ لَا یَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِیْرُ اِلَیْهِمْ.

۱۲۷۹۔ عبداللہ بن محمد یحیٰی بن آدم اسرائیل ابو اسحاق سلیمان بن صرد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ جب جنگ خندق کے دن کافر اپنے اپنے ملک کو لوٹ گئے اور میدان صاف ہو گیا تو میں نے سنا کہ رسول اکرام صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ اب آج سے ہم ہی ان پر چڑھائی کر کے جائیں گے اور لڑیں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکتے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَاَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا کَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ.

۱۲۸۰۔ اسحاق بن منصور روح بن عبادہ ہشام بن حسان محمد بن سیرین عبیدہ سلمانی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا اے اللہ! کافروں کے گھر اور ان کی قبریں آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں بیچ کی نماز نہ پڑھنے دی اور سورج ڈوب گیا (بوجہ مشغولیت جنگ۔)

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَآءَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ یَسُبُّ کُفَّارَ قُرَیْشٍ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا کِدْتُ اَنْ اُصَلِّیَ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اللّٰهِ مَا صَلَّیْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ وَ تَوَضَّاْنَا لَهَا فَصَلَّی الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

۱۲۸۱۔ مکی بن ابراہیم ہشام بن حسان یحیٰی بن ابی کثیر ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ خندق کے دن حضرت عمرؓ بن خطاب سورج ڈوبنے کے بعد کافروں کو برا کہتے ہوئے تشریف لائے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں عصر کی نماز ادا کرنے نہ پایا تھا اور سورج ڈوب گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا میں نے بھی نماز نہیں پڑھی پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بطحا میں آئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے وضو کیا سورج غروب ہو چکا تھا پہلے عصر کی نماز پڑھائی پھر مغرب کی پڑھائی۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ مَنْ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّ اِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ.

۱۲۸۲۔ محمد بن کثیر سفیان محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جنگ احزاب کے دن کون ہے؟ جو کفار قریش کی خبر لائے زبیرؓ نے کہا میں ہوں پھر فرمایا کون ہے جو ہم کو قوم کی خبر لا کر دے زبیرؓ نے کہا میں ہوں پھر فرمایا کون ہے جو قوم بنی قریظہ کی خبر لائے زبیرؓ بن عوام نے کہا میں ہوں پھر حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کا حواری (رفیق خاص) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیرؓ بن عوام ہے۔

۱۲۸۳ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ.

۱۲۸۳ـ قتیبہ بن سعید 'لیث بن سعید 'سعید بن ابی سعید 'اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیہ کلمات ارشاد فرماتے تھے 'اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے 'جس نے اپنے لشکر کو غلبہ عطا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور جماعت کفار کو مغلوب کیا 'اس کی ذات بے مثل ہے باقی ہر شے کو فنا ہے۔

۱۲۸۴ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَ عَبْدَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ.

۱۲۸۴ـ محمد بن سلام بیکندی 'مروان بن معاویہ فزاری 'عبدہ اسماعیل بن ابی خالد 'حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی جماعت کے لئے بددعا فرماتے تھے 'اور اس طرح ارشاد فرماتے تھے کہ اے اللہ کتاب کو نازل کرنے والے! کافروں کی جماعت کو شکست دے ' یااللہ ان کو شکست دے اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔

۱۲۸۵ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَّ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

۱۲۸۵ـ محمد بن مقاتل 'عبداللہ بن مقاتل 'موسیٰ بن عقبہ 'سالم بن عبداللہ اور نافع دونوں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج 'جہاد یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین بار اللہ اکبر! فرماتے پھر اس طرح ارشاد فرماتے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے، وہی بادشاہ ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں 'وہ سب کچھ کر سکتا ہے 'ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں 'توبہ عبادت اور سجدہ کرنے والے ہیں ہم اپنے مالک کے شکر گزار ہیں 'اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی اور کافروں کو شکست دی اور مغلوب کیا۔

۴۹۸ بَاب مَرْجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَحْزَابِ وَ مَخْرَجِهٖ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ وَ مُحَاصَرَتِهٖ اِيَّاهُمْ.

باب ۴۹۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے واپس آنا اور یہود ان بنی قریظہ پر چڑھائی کرنا اور ان کا محاصرہ کرنا۔

۱۲۸۶ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۱۲۸۶ـ عبداللہ بن ابی شیبہ 'ابن نمیر 'ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں 'وہ فرماتی ہیں کہ

لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَ وَضَعَ السِّلَاحَ وَ اغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَ اللّٰهِ مَا نَزَعْنَاهُ فَاخْرُجْ اِلَيْهِمْ قَالَ فَاِلٰى اَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَ اَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس آئے، ہتھیار اتارے، غسل کیا، پھر حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار کھول دیئے مگر ہم فرشتوں نے واللہ ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے، چلئے ان پر حملہ کریں،(ا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس پر؟ جبریل علیہ السلام نے اشارہ سے کہا کہ بنی قریظہ پر، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف لے گئے۔

١٢٨٧ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَرْكَبِ جِبْرِيْلَ حِيْنَ صَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ.

۱۲۸۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، حمید بن ہلال، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں لشکر جبریل علیہ والسلام کا گرد و غبار اب تک بنی غنم میں اڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ بنی قریظہ کی طرف گئے تھے۔

١٢٨٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَا نُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِّنْهُمْ.

۱۲۸۸۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، جنگ خندق کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر کوئی نماز عصر بنی قریظہ کے پاس پہنچ کر پڑھے، مگر نماز کا وقت راستہ ہی میں آ گیا۔ کچھ لوگوں نے کہا ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے، بعض نے کہا کہ ہم تو پڑھ لیتے ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ نہیں تھا کہ نماز قضا کر دی جائے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ نہیں فرمایا۔

١٢٨٩ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَّ حَدَّثَنِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَ النَّضِيْرَ وَ اِنَّ اَهْلِيْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ الَّذِيْنَ

۱۲۸۹۔ عبداللہ بن ابی الاسود، معتمر بن سلیمان (دوسری سند) امام بخاری خلیفہ بن خیاط، معتمر بن سلیمان وہ اپنے دادا سے اور وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کھجور کے درخت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور ہدیہ پیش کیا کرتے تھے، آخر اللہ نے بنی قریظہ اور بنی نصیر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عنایت فرمائی، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو حضور صلی اللہ

(ا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے یہودیوں سے امن و صلح کا معاہدہ کیا ہوا تھا، لیکن یہودی برابر اسلام کیخلاف سازشوں میں لگے رہتے تھے، درپردہ تو ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی ہوتی رہتی تھی لیکن غزوۂ خندق کے موقع پر بنو قریظہ نے بہت کھل کر قریش کا ساتھ دیا تھا اس لیے غزوۂ خندق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ انہیں اب مہلت نہیں ملنی چاہیے۔

كَانُوْ اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهٗ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَجَآءَ تْ اُمُّ اَيْمَنَ وَ جَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ تَقُوْلُ كَلَّا وَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيْكُمْ وَقَدْ اَعْطَانِيْهَا اَوْ كَمَا قَالَتْ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكِ كَذَا وَ تَقُوْلُ كَلَّا وَ اللّٰهِ حَتّٰى اَعْطَاهَا حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ عَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ اَوْ كَمَا قَالَ.

علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں ان سے وہ درخت واپس مانگوں‘ جو آپ کو بطور ہدیہ دیئے تھے‘حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت ام ایمن کو دے دیئے تھے‘ اتنے میں وہ آ گئیں اور میری گردن میں کپڑا ڈال کر کہنے لگیں‘اس خدا کی قسم جو معبود حقیقی ہے یہ درخت رسول پاک نے دیئے ہیں‘ اب تم کو واپس نہیں دیں گے‘ یا ایسا ہی کچھ کہا‘اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ام ایمن تم اتنے درخت ان کے بدلے لے لو‘ مگر وہ یہی کہے جا رہی تھی‘ بخدا میں نہیں دوں گی‘ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان سے دس گنا لے لو یا انس نے کچھ ایسی ہی بات کہی۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ فَاَتٰى عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنٰى مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هٰٓؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَهُمْ وَتَسْبِيْ ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

۱۲۹۰۔ محمد بن بشار‘ منذر‘ شعبہ‘ سعد بن ابراہیم‘ ابوامامہ‘ حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں‘ انہوں نے کہا کہ بنی قریظہ سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے‘ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلوایا‘ وہ گدھے پر بیٹھے ہوئے جب مسجد کے قریب آئے تو آپؐ نے انصار سے فرمایا۔ اٹھو! اپنے سردار کے لینے کے لئے یا یہ فرمایا کہ اٹھو! اس کے لینے کو جو سب میں بہتر ہے‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ سے فرمایا کہ بنی قریظہ تمہارے فیصلہ پر راضی ہو کر اتر آئے ہیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں‘ ان کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں و بچوں کو قیدی بنا لیا جائے‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے خدا کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا یا بادشاہ کی مرضی کے مطابق۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهٗ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَ اغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ

۱۲۹۱۔ زکریا بن یحییٰ‘ عبداللہ بن نمیر‘ ہشام بن عروہ وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں‘ انہوں نے فرمایا کہ سعد کو جنگ خندق میں حبان بن عرفہ ایک قریشی نے تیر مارا جو کہ ہفت اندام کی رگ میں لگا‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا تاکہ ان کی دیکھ بھال کر سکیں‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس آئے‘ ہتھیار اتارے‘ غسل کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آ گئے اور اپنے سر سے گرد و غبار دور کر رہے تھے‘ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ہتھیار اتار دیئے خدا کی قسم! میں نے ابھی تک نہیں کھولے‘ چلئے بنی قریظہ کی طرف

قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَ اللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِهٖ فَرَدَّ الْحُكْمَ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَ اَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَ الذُّرِّيَّةُ وَ اَنْ تُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنْ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَخْرَجُوْا فَاِنِّيْ اَظُنُّ اِنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كَانَ لَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِيْ لَهٗ حَتّٰى اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ وَ اِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ فَافْجُرْهَا وَ اجْعَلْ مَوْتَتِيْ فِيْهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهٖ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ يَّغْذُوْا جُرْحُهٗ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

چلیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر بنی قریظہ کو گھیر لیا، آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہو کر بنو قریظہ قلعہ سے اتر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد جو فیصلہ کر دیں منظور کر لو، پھر سعد آئے اور انہوں نے کہا کہ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو لڑائی کے لائق ہیں، ان کو قتل کر دیا جائے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے، انہیں لونڈی غلام بنایا جائے اور ان کا مال مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے، ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ سعدؓ نے زخمی ہونے کے بعد دعا کی کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھ کو کسی قوم سے اور خصوصاً اس قوم سے جس نے تیرے رسول کو جھوٹا کہا اور مکہ سے نکال دیا لڑنے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں، اے اللہ میں جانتا ہوں کہ تو نے ہماری اور ان کی لڑائی ختم کر دی، پھر بھی اگر کوئی لڑائی باقی ہو تو مجھے تو زندہ رکھ تاکہ تیری راہ میں میں ان سے جہاد کروں اور اگر تیری طرف سے لڑائی کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہو تو پھر میرے زخم کو جاری کر دے تاکہ میں اسی میں شہید ہو جاؤں(۱) چنانچہ ان کے سینہ سے خون جاری ہو گیا جو ڈیرہ سے بہہ کر مسجد میں آ رہا تھا، لوگ ڈر گئے اور بنی غفار سے پوچھنے لگے کہ یہ تمہارے خیمہ سے کیا بہہ کر آ رہا ہے، پھر معلوم ہوا کہ حضرت سعدؓ کے زخم سے خون بہہ رہا ہے آخر وہ اسی میں فوت ہو گئے۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَآءَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَ جِبْرِيْلُ مَعَكَ وَزَادَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ.

۱۲۹۲۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابتؓ سے فرما رہے تھے، مشرکوں کی ہجو کرو، جبریل علیہ السلام تمہاری مدد پر ہیں (دوسری سند) ابراہیم بن طہمان، شیبانی، عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازبؓ سے اتنا اور بڑھایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے اس طرح فرمایا کہ مشرکوں کی ہجو کرو، جبریل علیہ والسلام تمہاری مدد پر موجود ہیں۔

---

(۱) بظاہر یہ موت کی تمنا نظر آتی ہے، لیکن دراصل یہ شہادت کی آرزو ہے کہ اگر تو اس کے بعد کوئی لڑائی ہے تو اے اللہ مجھے اس میں شرکت کا موقع عطا فرمائیے اگر نہیں تو اسی زخم کو میری شہادت کا ذریعہ بنا دیجئے۔

٤٩٩ بَاب غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ فَنَزَلَ نَخْلًا وَّهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِاَنَّ اَبَا مُوْسٰى جَآءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْعَطَّارُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِه فِي الْخَوْفِ فِيْ غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِيْ قَرَدٍ وَّ قَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَّثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَّ اَخَافَ النَّاسَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ.

باب ۴۹۹۔ غزوہ ذات الرقاع 'یہ جنگ قبیلہ محارب سے ہوئی' جو خصفہ کی اولاد تھی اور خصفہ ثعلبہ کی اولاد میں سے تھے ' جو قبیلہ غطفان کی ایک شاخ ہے 'اس لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان میں جاکر اترے تھے' یہ لڑائی جنگ خیبر کے بعد ہوئی 'کیونکہ ابو موسیٰ خیبر کے بعد حبش سے آئے ہیں اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم کو عمران نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے اور ان کو ابو سلمہ نے 'وہ جابر بن عبداللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو نماز خوف ساتویں غزوہ ذات الرقاع میں پڑھائی' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے نماز خوف ذی قرد میں پڑھی' بکر بن سوادہ نے کہا مجھ سے زیاد بن نافع نے ان کو ابو موسیٰ سے وہ جابرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب اور ثعلبہ کی لڑائی میں نماز خوف پڑھائی' ابن اسحاق وہب بن کیسان سے وہ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخل سے ذات الرقاع کی لڑائی میں گئے' وہاں غطفان ملے' مگر لڑائی نہیں ہوئی' ہر ایک ایک دوسرے کو ڈراتا رہا' اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی' یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرد کے دن جہاد میں شریک ہوا۔

۱۲۹۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ يَّزِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ وَّ نَحْنُ سِتَّةٌ

۱۲۹۳۔ محمد بن علا' ابو اسامہ' یزید بن عبداللہ اپنے دادا ابی بردہ سے وہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم چھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک لڑائی کے لئے نکلے' ہم سب کے پاس صرف ایک ہی اونٹ تھا' باری باری سوار ہوتے۔ چلتے

نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا وَ نَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِيْ وَ كُنَّا نَلُفُّ عَلٰى اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلٰى اَرْجُلِنَا وَ حَدَّثَ اَبُوْ مُوْسٰى بِهٰذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ اَصْنَعُ اَنْ اَذْكُرَهُ كَاَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْءٌ مِّنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ.

چلتے پاؤں پھٹ گئے اور میرے تو ایک پیر سے خون بھی بہنے لگا' آخر کیا کرتے اپنے پاؤں پر پرانے کپڑے (چھتڑے) لپیٹ لئے' اسی وجہ سے اس لڑائی کو ذات الرقاع کہا جاتا ہے یعنی چھتڑے والی لڑائی کہ پیر پر چھتڑے باندھے تھے' ابو موسیٰ نے یہ حدیث بیان تو کر دی مگر ان کو اس کا بیان کرنا اچھا معلوم نہیں ہوا' کہنے لگے میں پسند نہیں کرتا کہ اپنے اعمال میں سے کسی کو ظاہر کروں۔

١٢٩٤ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَ طَائِفَةٌ وِّجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّ اَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَاهِشَامٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَّذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ صَلّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِيْ اَنْمَارٍ.

۱۲۹۴۔ قتیبہ بن سعید' امام مالک' یزید بن رومان' صالح بن خوات سے روایت کرتے ہیں جو کہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے کہ نماز خوف کے لئے ایک گروہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے مقابلہ پر موجود رہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی' پھر خاموش کھڑے رہے' مقتدی اپنی دوسری رکعت پوری کر کے لوٹ گئے اور دشمن کے مقابلہ میں جم گئے' پھر دوسرا گروہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر خاموش بیٹھے رہے' مقتدیوں نے ایک رکعت خود پوری کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلام پھیرا' معاذ بن ہشام نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے ابی الزبیر سے وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نخل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے' پھر نماز خوف کا ذکر کیا' جیسا کہ اوپر گزرا' امام مالک نے فرمایا صلوٰۃ الخوف کی سب سے عمدہ یہی روایت میں نے سنی' معاذ بن ہشام کے ساتھ اس حدیث کو لیث بن سعد' انہوں نے زید بن اسلم وہ قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے خوف کی نماز غزوہ بنی انمار میں پڑھی۔

١٢٩٥ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقٰسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَطَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَهٗ وَ طَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّ بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً

۱۲۹۵۔ مسدد' یحییٰ بن سعید قطان' یحییٰ بن سعید انصاری' قاسم بن محمد صالح' بن خوات' سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ صلوۃ خوف کا طریقہ یہ ہے کہ امام قبلہ کو منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ مسلمانوں کا امام کے پیچھے اور ایک گروہ دشمن کے مقابل کھڑا رہے' جو امام کے پیچھے ہیں ان کے ہمراہ ایک رکعت پڑھے (اور خاموش کھڑا رہے) مقتدی اپنی دوسری رکعت

ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هٰؤُلَآءِ اِلٰى مَقَامِ اُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهٗ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ.

پڑھ لیں اور دشمنوں کے مقابلہ پر چلے جائیں' پھر وہ لوگ آئیں اور امام ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھے' اب امام کی دو رکعت ہو گئیں' مقتدی اپنی رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھیں' پھر امام اور یہ سب ایک ساتھ سلام پھیریں۔

١٢٩٦ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٢٩٦۔ مسدد' یحیٰی' شعبہ' عبدالرحمٰن' قاسم بن محمد' صالح بن خوات' حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

١٢٩٧ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَحْيٰى سَمِعَ الْقَاسِمَ اَخْبَرَنِيْ صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهٗ قَوْلَهٗ.

١٢٩٧۔ محمد بن عبید اللہ' ابن ابی حازم' یحیٰی' قاسم بن محمد' صالح بن خوات' حضرت سہلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سہل نے مجھے اپنا قول جس کا اوپر ذکر ہوا ہے' بیان کیا۔

١٢٩٨ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَؓ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَفَفْنَا لَهُمْ.

١٢٩٨۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سالم' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نجد کے جہاد میں' میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہوئے اور صفیں باندھیں۔

١٢٩٩ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ فَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

١٢٩٩۔ مسدد' یزید بن زریع' معمر' زہری' سالم بن عبداللہؓ' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہا' جب وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے گئے' تو دوسرا گروہ آ گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی اور پھر سب کے ساتھ سلام پھیرا' انہوں نے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت مکمل اور تمام کر لی تھی۔

١٣٠٠ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِنَانٌ وَّ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ.

١٣٠٠۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سنان' ابوسلمہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا تھا۔

١٣٠١ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ

١٣٠١۔ اسماعیل' ان کے بھائی' سلیمان' محمد بن ابی عتیق' ابن شہاب' سنان بن ابی سنان الدولی' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے ان سے کہا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا فَجِئْنَا فَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِيْ وَ اَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ لِيْ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ فَهَا هُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

علیہ وسلم کے ہمراہ نجد میں جہاد کیا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے، تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ واپس آیا، پھر ایک ایسے جنگل میں دوپہر ہو گئی، جس میں بہت کانٹے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اتر گئے، وہ لوگ جنگل میں درخت تلاش کرنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھنے درخت کے نیچے آرام کرنے لگے اور تلوار کو اس درخت کے ساتھ لٹکا دیا، حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ابھی سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پکارا، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک دیہاتی (اعرابی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا اور اس نے سونے کی حالت میں میرے اوپر تلوار کھینچ لی، میں اسی وقت اٹھ بیٹھا، تو یہ کہنے لگا اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا اللہ! دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ سزا نہیں دی(۱) اور یہ واقعہ بیان فرماتے رہے۔

وَقَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ تَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ اللّٰهُ! فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ وَّ لِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ

ابان کہتے ہیں ہم سے یحیٰی بن کثیر نے ان سے حضرت جابرؓ نے کہا کہ جنگ ذات الرقاع میں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب کوئی سایہ دار درخت ملتا تو ہم اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوڑ دیتے ایک مشرک نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی درخت میں لٹکی ہوئی تلوار کھینچ لی اور کہا! تم مجھ سے ڈرتے ہو یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا تم کو آج مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ! اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور دھمکایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ ہٹ گئے۔ دشمن کے سامنے چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار ہوئیں دو فرض، دو نفل اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ مسدد کہتے ہیں کہ ابو عوانہ، ابو بشر نے اس کا نام غورث بن

(۱) بعض روایات میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انتقام نہیں لیا اور چھوڑ دیا تو وہ شخص بہت متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا، پھر اپنی قوم کے پاس گیا اور بہت سے لوگ اس کے ذریعہ سے ہدایت حاصل کرنے والے بنے۔

بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَ اِنَّمَا جَآءَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ خَيْبَرَ.

حارث بتایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگ محارب خصفہ کے لوگوں سے لڑی تھی ابو الزبیر، جابرؓ سے کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نخل میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کے جہاد میں خوف کی نماز پڑھی۔ حالانکہ ابوہریرہ خیبر کے دنوں میں آنحضرت کے پاس آئے تھے۔

۵۰۰ بَاب غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَ هِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ وَ ذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَّ قَالَ مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيْثُ الْاِفْكِ فِيْ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ.

باب ۵۰۰۔ قصہ غزوہ بنی مصطلق، بنی مصطلق خزاعہ کی ایک شاخ ہے اس غزوہ کو مریسیع بھی کہتے ہیں کہ ابن اسحاق نے کہا کہ یہ جنگ ۶ھ میں اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ ۴ھ میں ہوئی اور نعمان بن راشد نے زہری سے روایت کی کہ تہمت حضرت عائشہؓ کا واقعہ اسی جنگ میں ہوا۔

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ وَ اشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَآئِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَآئِنَةٌ.

۱۳۰۲۔ قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، ربیع بن ابی عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن حبان، حضرت ابن محیریزؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے مسجد نبوی میں حضرت ابوسعیدؓ خدری کو دیکھا اور ان سے میں نے عزل کا مسئلہ دریافت کیا، آپ نے کہا کہ ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، وہاں عرب کی باندیاں ہاتھ آئیں ادھر ہم کو عورتوں کی خواہش تھی اور بے عورت رہنا مشکل ہو رہا تھا، ہم عزل کرنا چاہتے تھے، مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کا خیال آتے ہی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ مسئلہ پوچھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عزل نہ کرنے میں کیا برائی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم میں جو جان قیامت تک آنے والی ہے وہ ضرور آکر رہے گی۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۳۰۳۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابی سلمہ، حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم نجد کی جنگ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب دوپہر کا وقت آیا تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا اَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّ اسْتَظَلَّ بِهَا وَ عَلَّقَ سَيْفَهٗ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَاِذَا اَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَتَانِيْ وَ اَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِيْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهٗ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرنے لگے اور تلوار کو لٹکا دیا ہم لوگ بھی ادھر ادھر درختوں کے نیچے سایہ کے لئے متفرق ہو گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلایا' ہم گئے اور دیکھا کہ ایک اعرابی پاس بیٹھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اعرابی نے میرے سوتے ہی آ کر تلوار میرے اوپر کھینچ لی' میں جاگ اٹھا یہ میرے سامنے تلوار تانے ہوئے کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا۔ بتاؤ تم کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ۔ پھر تلوار کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا دیکھ یہ بیٹھا ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

٥٠١ بَاب غَزْوَةِ اَنْمَارٍ.

باب ۵۰۱۔ قصہ غزوہ بنی انمار (یہ ایک قبیلہ ہے)

١٣٠٤۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.

۱۳۰۴۔ آدم بن ابی ایاس' ابن ابی وہب' عثمان بن عبداللہ بن سراقہ' حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ انمار میں سواری پر بیٹھے بیٹھے قبلہ کی طرف منہ کر کے نفل نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

٥٠٢ بَاب حَدِيْثِ الْاِفْكِ وَ الْاِفَكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَ النَّجَسُ يُقَالُ اِفْكُهُمْ.

باب ۵۰۲۔ قصہ افک' یعنی حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے کا بیان افک کا لفظ نجس اور نجس کی طرح ہے اور کہتے ہیں اس کو افکھم۔

١٣٠٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَّ اَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَّ قَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمُ

۱۳۰۵۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح بن کیسان' ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے عروہؓ بن زبیر' سعید بن میتب' علقمہ بن وقاص' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حدیث بیان کی' کہ ان چاروں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اس تہمت کا قصہ بیان کیا اور ان میں سے ہر ایک اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا روایت کرتے ہیں اور بعض کو بعض سے یہ حدیث زیادہ یاد تھی' اور بیان کرنے میں بہت صحیح تھے۔ میں نے ہر ایک کی حدیث جو انہوں نے مجھ سے بیان کی یاد رکھی ہے' چنانچہ یہ چاروں

الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَ بَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَّ إِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِه فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ اٰذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلٰى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِّي مِنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ وَ كَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا فَلَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ بِالْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَ حَمَلُوهُ وَ كُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَّلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِه وَ ظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَ كَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَاٰى سَوَادَ

حضرات بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر جانے کا قصد فرماتے تھے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے جن کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے تھے ایک مرتبہ قرعہ میں میرا نام آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ہمراہ لے گئے یہ وقت وہ تھا جب کہ پردہ کی آیات نازل ہو چکی تھیں چنانچہ میں پردہ کے ساتھ اونٹ کے ہودے میں سوار کرائی جاتی تھی اور اتاری جاتی تھی غرض کہ جب ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چلنے کا حکم دیا تو میں رفع حاجت کی غرض سے گئی اور لشکر سے دور نکل گئی واپس آئی اور جب سوار ہونے کے لئے اپنی سواری کے قریب آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا ہار جو خزف یمنی کا تھا وہ کہیں ٹوٹ کر گر پڑا ہے میں فوراً واپس لوٹی اور ہار تلاش کرنے لگی اس میں مجھے دیر ہو گئی جن لوگوں کے سپرد مجھے ہودے پر سوار کرنے کا کام تھا انہوں نے ہودے کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور سمجھے کہ شاید میں اپنے ہودے میں بیٹھی ہوں اس زمانہ میں عورتیں ہلکی ہوتی تھیں، کیونکہ غذا سادی اور غیر مرغن کھائی جاتی تھی اس لئے ہودہ اٹھانے والوں کو کچھ پتہ نہیں چلا دوسرے میں بہت کمسن بھی تھی اس کے بعد وہ سب اونٹ لے کر چل دیئے۔ مجھے ہار اس وقت ملا جب کہ لشکر اپنے مقام سے روانہ ہو چکا تھا میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اس خیال سے کہ جب لوگوں کو میرے رہ جانے کی خبر ہو گی تو وہ ضرور تلاش کرنے کی غرض سے واپس آئیں گے، میں بیٹھے بیٹھے سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی جو بعد کو ذکوانی کے نام سے مشہور ہوئے وہ لشکر کے پیچھے پیچھے رہا کرتے تھے، تاکہ گری پڑی چیزیں اٹھاتے ہوئے آئیں وہ صبح کو جب قریب پہنچے تو مجھے سوتا ہوا دیکھ کر پہچان لیا کیونکہ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ اس نے زور سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنی چادر سے اپنا منہ چھپا لیا خدا کی قسم! ہم دونوں نے کوئی بات نہیں کی اور نہ میں نے سوائے انا للہ کے کوئی بات ان سے سنی۔ صفوان نے اپنی

اِنُسَانٍ نَّائِمٍ فَعَرَفَنِیُ حِیُنَ رَاٰنِیُ وَ کَانَ رَاٰنِیُ قَبُلَ الُحِجَابِ فَاسُتَیُقَظُتُ بِاسُتِرُجَاعِهٖ حِیُنَ عَرَفَنِیُ فَخَمَّرُتُ وَجُهِیُ بِجِلُبَابِیُ وَ اللّٰهِ مَا تَکَلَّمُنَا بِکَلِمَاتٍ وَّ لَا سَمِعُتُ مِنُهُ کَلِمَةً غَیُرَ اِسُتِرُجَاعِهٖ وَهَوٰی حَتّٰی اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِیَٔ عَلٰی یَدِهَا فَقُمُتُ اِلَیُهَا فَرَکِبُتُهَا فَانُطَلَقَ یَقُوُدُ بِیَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰی اَتَیُنَا الُجَیُشَ مُوُغِرِیُنَ فِیُ نَحُرِ الظَّهِیُرَةِ وَهُمُ نُزُوُلٌ قَالَتُ فَهَلَكَ مَنُ هَلَكَ وَ کَانَ الَّذِیُ تَوَلّٰی کِبُرَ الُاِفُكِ عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ اُبَیِّ ابُنِ سَلُوُلَ قَالَ عُرُوَةُ اُخُبِرُتُ اَنَّهٗ کَانَ یُشَاعُ وَ یُتَحَدَّثُ فِیُهِ عِنُدَهٗ فَیُقِرُّهٗ وَ یَسُتَمِعُهٗ وَ یَسُتَوُشِیُهٖ وَقَالَ عُرُوَةُ اَیُضًا لَمُ یُسَمَّ مِنُ اَهُلِ الُاِفُكِ اَیُضًا اِلَّا حَسَّانُ بُنُ ثَابِتٍ وَّ مِسُطَحُ بُنُ اَثَاثَةَ وَ حَمُنَةُ بِنُتُ جَحُشٍ فِیُ نَاسٍ اٰخَرِیُنَ لَا عِلُمَ لِیُ بِهِمُ غَیُرَ اَنَّهُمُ عُصُبَةٌ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اِنَّ کِبُرَ ذٰلِكَ یُقَالُ عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ اُبَیِّ بُنِ سَلُوُلَ قَالَ عُرُوَةُ کَانَتُ عَائِشَةُ تَکُرَهُ اَنُ یُّسَبَّ عِنُدَهَا حَسَّانُ وَ تَقُوُلُ اِنَّهُ الَّذِیُ قَالَ.

فَاِنَّ اَبِیُ وَ وَالِدَهٗ وَ عِرُضِیُ
لِعِرُضِ مُحَمَّدٍ مِّنُکُمُ وَقَاءُ

قَالَتُ عَائِشَةُ فَقَدِمُنَا الُمَدِیُنَةَ فَاشُتَکَیُتُ حِیُنَ قَدِمُتُ شَهُرًا وَّ النَّاسُ یُفِیُضُوُنَ فِیُ قَوُلِ اَصُحَابِ الُاِفُكِ لَا اَشُعُرُ بِشَیُءٍ مِّنُ ذٰلِكَ وَهُوَ یُرِیُبُنِیُ فِیُ وَجُعِیُ اَنِّیُ لَا اَعُرِفُ مِنُ رَّسُوُلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ اللُّطُفَ الَّذِیُ کُنُتُ اَرٰی مِنُهُ حِیُنَ اَشُتَکِیُ اِنَّمَا یَدُخُلُ عَلَیَّ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ فَیُسَلِّمُ ثُمَّ یَقُوُلُ کَیُفَ تِیُکُمُ ثُمَّ یَنُصَرِفُ فَذٰلِكَ یُرِیُبُنِیُ وَ لَا اَشُعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰی خَرَجُتُ حِیُنَ نَقَهُتُ فَخَرَجُتُ مَعَ اُمِّ مِسُطَحٍ قِبَلَ الُمَنَاصِعِ وَ کَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَ کُنَّا لَا نَخُرُجُ اِلَّا لَیُلًا اِلٰی

سواری سے اتر کر اس کے دست و پا کو باندھ دیا اور میں اس پر بیٹھ گئی صفوان آگے آگے اونٹ کو کھینچتا ہوا چلا اور ہم دوپہر کے قریب شدت کی گرمی میں لشکر میں پہنچ گئے اور وہ سب ٹھہرے ہوئے تھے۔ پھر جسے تہمت لگا کر ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اور جو سب سے زیادہ محرک اس حرکت بہتان کا ہوا وہ منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا' عروہ کہتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس جب افک کا ذکر ہوتا تھا تو وہ اس کا اقرار کرتا تھا اور اس کو سنتا اور بیان کرتا تھا عروہ کہتے ہیں کہ بہتان لگانے والوں میں حضرت حسان بن ثابتؓ مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کے علاوہ کوئی بیان نہیں کیا گیا باقی کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ مگر ان کی ایک جماعت ہے جس کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے والذی تولی کبرہ منھم له عذاب الیم یعنی جو ان کا سرغنہ ہے اس کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان سب کا بڑا یہ ہی (عبداللہ بن ابی بن سلول ہے) عروہ کہتے ہیں کہ اگرچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے تہمت لگائی تھی مگر حضرت عائشہؓ ان کو برا کہنا پسند نہیں کرتی تھیں اس لئے کہ یہ شعر حسانؓ ہی نے کہا ہے۔

میرا باپ دادا' اور میری عزت و آبرو
سب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت کا بچاؤ ہیں

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں مدینہ میں ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں تہمت کے متعلق بات چیت ہوتی رہی اور میرا اشک بڑھتا رہا اور قدرے اس وجہ سے زور پیدا ہوتا رہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بیماری میں پہلے کی طرح مہربان نہیں دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لاتے اور صرف اتنا دریافت کر کے چلے جاتے کہ اب تم کیسی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرز عمل سے میری بیماری میں کچھ اضافہ ہوتا تھا' مجھے اس طوفان کی کوئی خبر نہیں تھی' غرض جب مجھے کچھ صحت ہوئی تو میں مسطح کی ماں کے ساتھ رفع حاجت کے لئے گئی اور ہم ہمیشہ راتوں کو جایا کرتے تھے' ایک رات کو جاتے پھر دوسری رات کو جاتے یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے

لَيلٍ وَّ ذٰلِكَ قَبلَ اَنْ نَّتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِّنْ
بُيُوتِنَا قَالَتْ وَ اَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ
قِبَلَ الْغَائِطِ وَ كُنَّا نَتَاَذّٰى بِالْكُنُفِ اَنْ نَّتَّخِذَهَا
عِنْدَ بُيُوتِنَا قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ اُمُّ مِسْطَحٍ
وَّهِيَ ابْنَةُ اَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ
مَنَافٍ وَّ اُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِي
بَكْرِ الصِّدِّيقِ وَ ابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ
بْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَ اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِيْ
حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَانِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ
مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ
مَا قُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ اَيْ
هَنْتَاهُ وَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ قَالَتْ وَ قُلْتُ مَا قَالَ
فَاَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُّ
مَرَضًا عَلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ
دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ لَهٗ اَتَاْذَنُ لِيْ
اَنْ اٰتِيَ اَبَوَيَّ قَالَتْ وَ اُرِيْدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ
مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ يَا اُمَّتَاهُ مَا ذَا
يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلَيْكِ فَوَ
اللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةً عِنْدَ رَجُلٍ
يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ
فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِيْ
دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِيْ
قَالَتْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ
اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْاَلُهُمَا وَ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ
فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ

تھے' اور ہم عربوں کی عادت قدیمہ کی طرح اس کام کے لئے جنگل ہی میں جایا کرتے تھے کیونکہ گھروں میں بیت الخلاء کے بنانے سے ہم کو تکلیف رہتی ہے' میں اور مسطح کی ماں جو کہ ابو رہم بن عبد المطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی اور وہ میرے والد حضرت ابو بکرؓ کی خالہ تھیں اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب اس کا بیٹا تھا ہم اس کے ساتھ گئے' جب دونوں فارغ ہو کر لوٹے' تو اس کا پیر راستہ میں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی اور مسطح کو برا کہا میں نے کہا ارے تم مسطح کو برا کہتی ہو وہ تو جنگ بدر میں شریک تھا' اس نے کہا اے اللہ کی بندی! تم نے مسطح کی بات نہیں سنی' میں نے کہا کیا بات! تو اس نے وہ بات بیان کی یہ سن کر میری بیماری دگنی ہو گئی' میں گھر آئی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور ہی سے سلام علیک کے بعد مجھ سے پوچھا اور فرمایا کیسی ہو؟ میں نے عرض کیا مجھے میرے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دے دیجئے' میرا خیال تھا کہ میں ان کے پاس پہنچ کر اس بات کی تحقیق کر لوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا کر دی میں گھر آئی اور اپنی ماں سے کہا ماں یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا بیٹی تم اس کا بالکل مت غم کرو' یہ تو شروع سے ہوتا چلا آیا ہے کہ جب کسی خوبصورت عورت کی سوکنیں ہوتی ہیں اور شوہر کو اس سے کچھ زیادہ محبت ہوتی ہے' تو اس قسم کے فریب نکلتے رہتے ہیں' میں نے کہا سبحان اللہ! لوگ ایسے باتیں منہ سے نکالنے لگے' خیر میں رات بھر روتی رہی اور صبح ہو گئی نہ آنسو تھمے اور نہ نیند آئی اس کے بعد آپؓ فرماتی ہیں کہ جب وحی الٰہی آنے میں دیر لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہؓ کو بلایا اور اس معاملہ میں مشورہ کیا اسامہ جو ازواج مطہرات کی پاک دامنی سے واقف تھا' کہنے لگا یا رسول اللہ! حضرت عائشہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں اپنے پاس ہی رکھئے' میں ان میں کوئی برائی نہیں دیکھتا۔ وہ نیک اور پاک دامن ہیں پھر حضرت علیؓ سے پوچھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے لئے عورتوں کی کیا کمی ہے اور بھی بہت عورتیں موجود ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ خادمہ سے دریافت کیجئے وہ سب قصہ بیان کر دے گی۔ حضرت

مَنْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَآئَةِ اَهْلِهٖ وَ بِالَّذِیْ يَعْلَمُ لَهُمْ فِیْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اُسَامَةُ اَهْلَكَ وَ لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَّ اَمَّا عَلِیٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ النِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَّسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اَیْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَیْءٍ يُّرِيْبُكِ قَالَتْ بَرِيْرَةُ وَ الَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهٗ غَيْرَ اَنَّهَاجَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِی الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ وَّهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِیْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِیْ عَنْهُ اَذَاهُ فِیْ اَهْلِیْ وَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِیْ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّمَا يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِیْ اِلَّا مَعِیْ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ اَخُوْ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْذِرُكَ فَاِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ وَ اِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَزْرَجِ وَ كَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهٖ مِنْ فَخِذِهٖ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ هُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَ قَالَتْ وَ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ مِنْ رَّهْطِكَ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ يُّقْتَلَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانُ الْاَوْسُ وَ الْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَ

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو طلب کیا اور فرمایا اے بریرہ! عائشہؓ کی کوئی بے جا بات اگر تجھے معلوم ہو اور دیکھی ہو، تو اس کو بیان کر۔ بریرہؓ نے جواب دیا اس خدا قدوس کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا، میں نے حضرت عائشہؓ میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی، کہ میں اس تہمت کی تصدیق کر سکوں، ہاں وہ تو نہایت کمسن لڑکی ہے اور اس کے بھولے پن کی یہ حالت ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر کھا جاتی ہے۔ آنحضرت بریرہ کی بات سن کر کھڑے ہو گئے اور منبر پر آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی سلول کے متعلق فرمایا مسلمانو! اس شخص سے کون بدلہ لیتا ہے۔ جس نے میری بی بی پر الزام لگایا ہے اور اس بدنامی کو مجھ تک لایا ہے، خدا کی قسم! میں اپنی بی بی کو نیک اور پاک دامن ہی سمجھتا ہوں، اور جس غریب کو اس اتہام میں شریک کر رہے ہیں، اس کو اچھا آدمی سمجھتا ہوں، وہ کبھی میری غیر موجودگی میں میری بی بی کے پاس نہیں گیا، یہ کلام سنتے ہی سعد بن معاذ قبیلہ بنی شہل کے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ اگر یہ شخص میرے قبیلہ کا ہے تو بھی اس کی گردن مار کر حاضر کرتا ہوں اور اگر یہ ہمارے بھائیوں خزرج قبیلہ سے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم دیں گے اس پر عمل کیا جائے گا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یہ سن کر قبیلہ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا جس کی ماں حسان کی چچا زاد بہن ہوتی تھی اور اس کے قبیلہ کی تھی اس کا نام سعد بن عبادہ تھا اور وہ خزرج کا سردار تھا کھڑا ہوا اور کہنے لگا بخدا تو جھوٹا ہے اور کبھی اس کو نہیں مار سکتا اور نہ تیری یہ مجال ہے کہ تو اس کو مارے، اور اگر وہ تیری قوم کا ہوتا تو کبھی تو اس کا قتل کرنا گوارہ نہ کرتا، یہ سن کر اسید بن حضیر کھڑے ہو کر کہنے لگے اور اسید سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے خدا کی قسم ہم اس کو ضرور قتل کریں گے، تو منافق ہے اور منافقوں کی حمایت کرتا ہے۔ حالانکہ یہ شخص پہلے نیک تھا مگر اب قوم کی پچ کر رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس گفتگو کے بعد اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ کھڑے ہو گئے اور لڑنے پر مستعد نظر آنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے ان کو

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ كُلَّهُ لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَقَالَتْ وَ اَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَ يَوْمًا لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَظُنُّ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ فَبَيْنَا اَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَ اَنَا اَبْكِيْ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَاقِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَاْنِيْ بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَاعَائِشَةُ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَ كَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَ اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِيْ اللّٰهَ وَ تُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِّيْ فِيْمَا قَالَ فَقَالَ اَبِيْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَآ اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَتْ اُمِّيْ وَ اللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ وَ اَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَثِيْرًا اِنِّيْ وَ اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا

خاموش کر رہے تھے۔ آخر وہ خاموش ہو گئے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں تمام دن روتی رہی نہ آنسو تھمے اور نہ نیند آتی تھی' اور میرے ماں باپ بھی کبیدہ خاطر تھے۔ میں دو رات دن برابر روتی رہی' نہ آنسو تھمے اور نہ نیند آئی' اور میں سمجھنے لگی کہ اب میرا کلیجہ پھٹ جائے گا' ماں باپ میرے پاس موجود تھے۔ اتنے میں انصار کی ایک عورت اجازت لے کر میرے پاس آئی اور وہ بھی رونے لگی۔ مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا آخر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کے بعد میرے پاس بیٹھ گئے' ورنہ ابھی تک اس دن سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نہیں بیٹھے تھے۔ تہمت کے بعد ایک مہینہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے' اور میرے بارے میں کوئی وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آئی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا اے عائشہؓ مجھے تمہاری نسبت اس قسم کی اطلاع ملی ہے۔ اگر تم بے گناہ ہو تو اللہ تعالیٰ عنقریب تمہاری پاک دامنی ظاہر فرمادے گا۔ اگر تم سے کوئی گناہ ہو گیا ہے' تو اللہ سے توبہ کرو اور مغفرت چاہو' اس لئے کہ بندہ اگر اپنے گناہ کا اقرار کرلے اور پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی بات ختم فرما چکے تو حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے آنسو فوراً بند ہو گئے' اور ایک قطرہ بھی نہیں رہا' پھر میں نے اپنے والد سے کہا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دو۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے۔ مگر انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دے دیا۔ جب میں نے ان کو جواب سے عاجز دیکھا۔ تو خود ہی جواب دینا شروع کیا۔ حالانکہ میں اس وقت کم عمر تھی اور قرآن بھی بہت کم جانتی تھی۔ میں نے کہا اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو سنا اور وہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جم گئی اور میری طرف سے شبہ پیدا ہو گیا' اب اگر میں اپنی بے گناہی بھی بیان کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سچا نہیں جانیں گے۔ ہاں اگر میں گناہ کا اقرار کرلوں اور میں حقیقت میں

الْحَدِيْثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَّا تُصَدِّقُوْنِيْ وَ لَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَّ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ مِنْهُ بَرِيْئَةٌ لَّتُصَدِّقُنِّيْ فَوَ اللّٰهِ لَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَّثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَ اَضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ حِيْنَئِذٍ بَرِيْئَةٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَآءَتِيْ وَلٰكِنْ وَّ اللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيًا يُّتْلٰى لِشَاْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ اَحْقَرَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِاَمْرٍ وَّ لٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيًا يُّبَرِّئُنِيَ اللّٰهُ بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَجْلِسَهٗ وَ لَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَآءِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِّنْ ثِقْلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ يَا عَآئِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ قَالَتْ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ وَ اللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاِنِّيْ لَآ اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَتْ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا فِيْ بَرَآءَتِيْ قَالَ اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ وَ كَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَةٍ مِّنْهُ وَفَقْرِهٖ وَ اللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَآئِشَةَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ

اس سے پاک ہوں تو آپ مانیں گے' خدا گواہ ہے اب میری اور آپ کی وہی حالت ہے جو یوسف کے والد (یعقوب) کی تھی عائشہؓ نے کہا فصبر جميل والله المستعان على ماتصفون اب یہی بہتر ہے کہ اچھی طرح صبر کیا جائے یہ کہہ کر میں نے منہ گھما لیا اور بستر پر خاموش لیٹ گئی' کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں اور وہ میری بے گناہی کو ظاہر کر دے گا' مگر مجھے یہ خیال نہ تھا کہ میرے معاملہ میں قران کی کوئی آیت نازل کی جائے گی' اور پھر وہ قیامت تک پڑھی جائیں گی کیونکہ میں اپنی حیثیت اتنی نہ سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کلام فرمائے گا' ہاں یہ امید تھی کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں میرے متعلق کچھ معلوم ہو جائے گا' جس سے میری بے گناہی ثابت ہو جائے گی اس کے بعد رسول اکرم اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے نہ کوئی گھر کا آدمی باہر گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی حالت طاری ہو گئی جیسا کہ وحی کے وقت ہوا کرتی تھی یہ سختی اس کلام کے وزن کی وجہ سے ہوتی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتا تھا کہ سردی کے ایام میں بھی جسم مبارک سے پسینہ ٹپکنے لگتا تھا غرض جب وحی کی حالت گزر چکی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور سب سے پہلی بات یہ فرمائی کہ عائشہؓ اللہ نے تمہاری پاک دامنی بیان فرمادی' میری ماں نے فوراً مجھے کہا کہ اٹھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے کہا خدا کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا نہیں کروں گی۔ بلکہ اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کروں گی' اور اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات اس باب میں نازل فرمائیں ان الذين جاء وا بالا فك الى اخره یعنی جن لوگوں نے تمہارے اوپر یہ بہتان اٹھایا ہے آخر تک اور میرے رب نے میری بے گناہی کو ظاہر فرمادیا حضرت ابو بکر صدیقؓ جو رشتہ دار (۱) کی غربت کی وجہ سے مسطح کے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے' انہوں نے مسطح کے متعلق یہ سوچا تھا کہ اب میں ان کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کروں گا' کیونکہ اس نے عائشہ کو اس طرح متہم کیا ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) جو لوگ تم میں بزرگ اور صاحب فضل

(۱) ام مسطح حضرت ابو بکرؓ کی خالہ تھیں اور مسطح خالہ زاد بھائی تھے۔

اِلٰی قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ بَلٰی وَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحِ النَّفَقَةَ الَّتِیْ کَانَ یُنْفِقُ عَلَیْهِ وَقَالَ وَ اللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَآئِشَةُ وَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ سَاَلَ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ فَقَالَ لِزَیْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْ رَاَیْتِ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ عَآئِشَةُ وَهِیَ الَّتِیْ کَانَتْ تُسَامِیْنِیْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَ طَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَکَتْ فِیْمَنْ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ مِنْ حَدِیْثِ هٰؤُلَآءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهٗ مَا قِیْلَ لَیَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا کَشَفْتُ مِنْ کَنَفِ اُنْثٰی قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

ہیں وہ اس طرح قسم نہ کھائیں' اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ کہنے لگے کہ میں تو خوش ہوں کہ اللہ مجھے بخش دے اور پھر وہ مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا' اور کہنے لگے بخدا میں اس سلسلہ کو کبھی بند نہ کروں گا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہمت کے ایام میں ام المومنین زینب سے جو میری سوکن ہیں میرا حال دریافت کیا کہ تم عائشہؓ کو کیسا جانتی ہو اور تم نے ان کو کیسا پایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے کان اور اپنی آنکھوں کو محفوظ رکھتی ہوں (برائی وغیرہ سے) بخدا میں تو عائشہ کو نیک اور بہتر ہی سمجھتی ہوں' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم کی ازواج میں زینب میرے برابر کی تھیں۔ اللہ نے ان کی نیکی کی وجہ سے ان کو محفوظ رکھا' مگر ان کی بہن حمنہ نے لڑائی شروع کر دی اور وہ بھی تہمت لگانے والوں کے ہمراہ ہلاک ہو گئیں' ابن شہاب کا قول ہے کہ یہ حدیث چار آدمیوں سے مجھے پہنچی عروہ' سعید' علقمہ' عبیداللہ۔ عروہ نے یہ بھی کہا کہ حضرت عائشہ بیان کرتی تھیں کہ بخدا جس شخص سے مجھے متہم کیا گیا تھا یعنی صفوان بن معطل وہ ان باتوں کو سن کر تعجب کرتا اور سبحان اللہ کہتا اور کہتا اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے تو کبھی کسی عورت کا سر بھی نہیں کھولا' (جماع کیسا) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس کے بعد وہ (صفوان) اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَمْلٰی عَلَیَّ هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ مِنْ حِفْظِهٖ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ لِیَ الْوَلِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبَلَغَكَ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ فِیْمَنْ قَذَفَ عَآئِشَةَ قُلْتُ لَا وَلٰکِنْ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَهُمَا کَانَ عَلِیٌّ مُسَلِّمًا فِیْ شَاْنِهَا فَرَاجَعُوْهُ فَلَمْ یَرْجِعْ وَقَالَ مُسَلِّمًا بِلَا شَكٍّ فِیْهِ وَ عَلَیْهِ کَانَ فِیْ اَصْلِ الْعَتِیْقِ کَذٰلِكَ.

١٣٠٦۔ عبداللہ بن محمد' ہشام بن یوسف' معمر' علامہ زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے ولید بن عبدالملک بن مروان نے پوچھا کیا تم کو معلوم ہے کہ حضرت علیؓ بھی تہمت لگانے والوں میں شامل تھے میں نے کہا نہیں' البتہ تمہاری قوم قریش کے دو آدمیوں نے جن کا نام ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابو بکر بن حارث ہے' مجھ سے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ حضرت علیؓ ان کے اس معاملہ میں خاموش تھے' پھر لوگوں نے ہشام بن یوسف سے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے یہی کہا مسلماً کا لفظ) اور علیہ کا لفظ زیادہ کیا۔

١٣٠٧ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا

١٣٠٧۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابو عوانہ' حصین بن عبدالرحمٰن' ابو وائل

اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ رُوْمَانَ وَهِیَ اُمُّ عَآئِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا اَنَا قَاعِدَةٌ اَنَا وَ عَآئِشَةُ اِذْ وَ لَجَتْ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَّ فَعَلَ فَقَالَتْ اُمُّ رُوْمَانَ وَّ مَا ذَاكِ قَالَتْ اِبْنِیْ فِيْمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيْثَ قَالَتْ وَ مَا ذَاكِ قَالَتْ كَذَا وَ كَذَا قَالَتْ عَآئِشَةُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا اَفَاقَتْ اِلَّا وَ عَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَتْهَا الْحُمّٰى بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ فِیْ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهٖ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَآئِشَةُ فَقَالَتْ وَ اللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِیْ وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُوْنِیْ مَثَلِیْ وَ مَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَ بَنِيْهِ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○ قَالَتْ وَ انْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ وَّ لَا بِحَمْدِكَ.

مسروق بن اجدع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے ام رومانؓ حضرت عائشہؓ کی والدہ نے کہا کہ میں اور عائشہؓ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں' کہ اتنے میں ایک انصار یہ عورت آئی اس کا نام مجھے معلوم نہیں' وہ کہنے لگی اللہ فلاں فلاں کو تباہ کرے' میں نے پوچھا ایسا کیوں کہتی ہو کہنے لگی۔ میرا بیٹا بھی اس بات میں شریک ہے' تہمت لگانے والوں میں' ام رومان نے کہا وہ کون سی بات ہے۔ تو پھر اس نے تہمت کا واقعہ بیان کیا' حضرت عائشہ نے کہا کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ کو اس بات کی اطلاع ہو گئی ہے؟ اس نے کہا ہاں! پھر پوچھا اور ابو بکرؓ کو' کہا ہاں بس یہ سنتے ہی عائشہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں ہوش آیا تو بخار لرزے کے ساتھ موجود تھا' میں نے کپڑے اڑھا دیئے اور جسم کو چھپا دیا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے جواب میں کہا کہ ان کو لرزے سے بخار آ گیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس طوفان یعنی تہمت کی بات کا علم ہو گیا ہے! میں نے عرض کیا' جی ہاں پھر عائشہؓ اٹھ کر بیٹھیں اور قسم کھا کر کہنے لگیں کہ اگر میں اپنی بے گناہی بیان کروں تو بھی تم کو یقین نہیں آئے گا' اب تو میرا اور تمہارا حال ایسا ہے جیسا یعقوب اور ان کے بیٹوں کا تھا یعقوب نے صبر کیا اور کہا اللہ سے میں تمہاری بنائی ہوئی پر مدد طلب کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش چلے گئے' آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی ظاہر فرمائی اور وہ کہنے لگیں میں اللہ کے سوا کسی کا شکریہ ادا نہیں کرتی۔

١٣٠٨۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ كَانَتْ تَقْرَاُ اِذْ تَلِقُّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُ الْوَلْقُ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ وَ كَانَتْ اَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ نَزَلَ فِيْهَا.

١٣٠٨۔ یحییٰ بن جعفر' وکیع' نافع' ابن عمر' عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سورۂ نور کی یہ آیت اس طرح تلاوت کی اذتلقونه بالسنتكم لام کے زیر کے ساتھ پڑھی اور فرماتی تھیں کہ یہ ولق سے نکلا ہے اور اس کے معنی جھوٹ کے ہیں۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ اس آیت کو سب سے زیادہ جانتی تھیں کیونکہ یہ انہیں کے معاملہ سے تعلق رکھتی ہے۔

١٣٠٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَتْ ذَهَبْتُ اَسُبُّ

١٣٠٩۔ عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ بن سلیمان' ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور حسان کو

حَسَّانَ عِندَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ لَاتَسُبَّهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هَجَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِيْ قَالَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا.

برا بھلا کہنے لگا' انہوں نے فرمایا تم حسان بن ثابت کو برا مت کہو کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کافروں سے لڑا کرتا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حسان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ مجھے قریش کی مذمت اور ہجو کی اجازت دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کو برا مت کہو کیونکہ میں خود بھی قریشی ہوں حسان نے عرض کیا یہ صحیح ہے مگر میں آپ کو اس طرح نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے کھینچ لیتے ہیں' امام بخاریؒ کہتے ہیں مجھ سے عثمان بن فرقد نے کہا کہ میں نے ہشام سے سنا' انہوں نے اپنے والد عروہ سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے حسان کو برا کہا کیونکہ حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والوں میں تھا مگر (عائشہ نے مجھے روک دیا)۔

۱۳۱۰ ـ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَآئِشَةَ وَ عِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُّنْشِدُهَا شِعْرًا يُّشَبِّبُ بِاَبْيَاتٍ لَّهٗ وَقَالَ:

حِصَانٌ رَّزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُّحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَاْذَنِيْ لَهٗ اَنْ يُّدْخَلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَقَالَتْ وَ اَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى قَالَتْ لَهٗ اِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ اَوْيُهَاجِيْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۱۳۱۰۔ بشر بن خالد' محمد بن جعفر' شعبہ' سلیمان' ابوالضحیٰ' حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت حسان بن ثابتؓ ان کو اشعار سنا رہے تھے اور کہہ رہے تھے

وہ سنجیدہ اور پاک دامن کبھی اس پر تہمت نہ ہوئی
وہ ہر صبح بھوکی نہیں کھاتی نادان بہنوں کا گوشت

حضرت عائشہ نے حسانؓ سے کہا یہ تو ٹھیک ہے مگر تم ایسے نہیں ہو۔ مسروق کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ آپ حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ سورۂ نور میں فرماتا ہے والذی تولی کبرہ منھم عذاب عظیم یعنی جس نے اس تہمت کے لگانے میں زیادہ حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا حضرت عائشہؓ نے فرمایا اندھے ہو جانے سے زیادہ کیا عذاب ہوگا(۱) آپ نے یہ بھی کہا کہ حسانؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کافروں سے مقابلہ کرتا اور مشرکوں کی ہجو کرتا تھا۔

(۱) یہ آیت رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، حضرت عائشہؓ حضرت حسانؓ کی شان میں کسی برے کلمہ کو گوارا نہیں کرتی تھیں، حضرت حسانؓ سے تہمت میں شرکت کی غلطی ضرور ہوئی تھی لیکن سزا اور توبہ کے بعد گناہ معاف ہو گیا تھا، حضرت عائشہ کا دل بھی اگرچہ غلطی سے شریک ہونے والوں کی طرف سے صاف ہو گیا تھا، لیکن جب اس طرح کے تذکرے ہوتے تو دل کا کبیدہ ہو جانا ایک قدرتی بات تھی یہاں بھی حضرت عائشہؓ نے یہ جملہ اسی تاثر میں فرمایا ہے حضرت حسانؓ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

٥٠٣ بَاب غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

باب ۵۰۳۔ جنگ حدیبیہ کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت کر رہے تھے۔

١٣١١۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ بِيْ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَبِرِزْقِ اللّٰهِ وَبِفَضْلِ اللّٰهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَ اَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ وَ كَافِرٌ بِيْ.

١٣١١۔ خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، صالح بن کیسان، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ایک رات بارش ہونے لگی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا، کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ بہت لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کی صبح ہوتی ہے تو میرے اوپر ایمان رکھتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو منکر ہو جاتے ہیں۔ یعنی جو یہ کہتا ہے کہ یہ بارش خدا کے فضل سے ہم پر ہوئی ہے وہ تو ایمان دار ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ نہیں، یہ کسی ستارے کے اثر سے ہوئی ہے، تو وہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے خدا تعالیٰ پر نہیں۔

١٣١٢۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ.

١٣١٢۔ ہدبہ بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ سے اور ان سے حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل چار عمرے ادا کئے سب ماہ ذیقعدہ میں مگر ایک وہ جو حج کے ساتھ ماہ ذی الحجہ میں کیا تھا۔ چنانچہ حدیبیہ کا ذی قعدہ میں ہوا پھر دوسرے سال کا بھی ذی قعدہ میں اس کے بعد جعرانہ کا عمرہ جہاں حنین کے مال غنیمت کو تقسیم کیا گیا وہ ذی قعدہ میں ہوا اور چوتھا عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحجہ کے ماہ میں حج کے ساتھ ادا کیا۔

١٣١٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ اُحْرِمْ.

١٣١٣۔ سعید بن ربیع، علی بن مبارک، یحییٰ بن کثیر، عبداللہؓ بن قتادہ اپنے والد ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں احرام باندھا ہوا تھا مگر میں نے نہیں باندھا تھا۔

١٣١٤ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ تَعُدُّوْنَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَ قَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَّ نَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً وَ الْحُدَيْبِيَّةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰی شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَآءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَ دَعَا ثُمَّ صَبَّهٗ فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اِنَّهَا اَصْدَرَتْنَا مَاشِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا.

۱۳۱۴۔ عبیداللہ بن موسیٰ' اسرائیل' ابو اسحٰق' حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے لوگو! تم اِنَّافَتَحْنَا سے مکہ کی فتح مراد لیتے ہو بے شک مکہ کی فتح بھی ایک فتح ہی ہے مگر ہم تو بیعت رضوان کو جو حدیبیہ میں ہوئی فتح جانتے ہیں چنانچہ ہم سب ۱۴سو آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حدیبیہ ایک کنواں تھا ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک ایک قطرہ نکال لیا کیوں کہ بہت لوگ پیاسے ہو رہے تھے' یہ خبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے' پانی کا برتن منگوا کر وضو کیا کلی کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر بچا ہوا پانی کنویں میں ڈال دیا اور انتظار کرنے لگے پھر تو اس کنویں نے ہم کو اور ہمارے جانوروں کو خوب جی بھر کر پانی پلایا۔

١٣١٥ ـ حَدَّثَنِیْ فَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ اَلْفًا وَّ اَرْبَعَ مِائَةٍ اَوْ اَكْثَرَ فَنَزَلُوْا عَلٰی بِئْرٍ فَنَزَحُوْهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَی الْبِئْرَ وَ قَعَدَ عَلٰی شَفِيْرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآئِهَا فَاُتِیَ بِهٖ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰی ارْتَحَلُوْا.

۱۳۱۵۔ فضل بن یعقوب' حسن بن محمد بن اعین' ابو علی حرانی' زہیر بن معاویہ' ابو اسحٰق سبیعی نے کہا کہ ہم کو حضرت براء بن عازب نے بتایا کہ ہم سب لوگ حدیبیہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۴سو سے کچھ زیادہ تھے ہم ایک کنویں پر آکر ٹھہرے تمام پانی نکال لیا' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پانی باقی نہیں رہا' کیا کرنا چاہیئے؟ آپؐ فوراً تشریف لائے کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا اس کے پانی کا ایک ڈول لے آؤ جو حاضر کیا گیا' آپؐ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور خدا سے دعا فرمائی۔ ذرا ٹھہرے کہ تمام لوگوں نے خود بھی اور اپنے جانوروں کو بھی جی بھر کر پانی پلایا۔

١٣١٦ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَآءٌ نَتَوَضَّاُ بِهٖ وَ لَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا فِیْ رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۳۱۶۔ یوسف بن عیسیٰ' محمد بن فضیل' حصین بن عبدالرحمٰن' سالم حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حدیبیہ کے دن لوگ پانی کی سخت تنگی محسوس کر رہے تھے صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن تھا' جس میں پانی موجود تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا اور لوگوں سے پوچھا کیا حال ہے؟ سب نے کہا یا رسول اللہ! بس یہی اتنا پانی ہے جس سے آپؐ وضو کر رہے ہیں۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے یہ سنتے ہی اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا اور آپ کی انگلیوں سے پانی فوارے کی طرح پھوٹنے لگا

وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَفُوْرُ مِنْ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَ تَوَضَّاْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً.

یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کیا اور خوب پیا' سالم نے دریافت کیا اس دن آپ سب کتنے آدمی تھے انہوں نے فرمایا ہم ایک لاکھ کی تعداد میں بھی ہوتے تب بھی وہ پانی ہمارے لئے کافی ہوتا' مگر اس دن ہم کل پندرہ سو آدمی تھے۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ بَلَغَنِيْ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ كَانُوْا اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ كَانُوْ خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةَ الَّذِيْنَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ.

۱۳۱۷۔ صلت بن محمد' یزید بن زریع' سعید بن ابی عروبہ' حضرت قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ شرکاء حدیبیہ کا شمار ۱۴ سو کرتے ہیں سعید نے جواب دیا کہ مجھے حضرت جابرؓ نے بتایا کہ صلح حدیبیہ کے دن بیعت کرنے والے پندرہ سو حضرات تھے ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہم سے قرہ بن خالد نے کہا انہوں نے قتادہؓ سے اور محمد بن بشار نے بھی ابوداؤد کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ اَنْتُمْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ كُنَّا اَلْفًا وَّ اَرْبَعَ مِائَةٍ وَّ لَوْ كُنْتُ اَبْصِرُ الْيَوْمَ لَاَرَيْتُكُمْ مَّكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْاَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا اَلْفًا وَّ اَرْبَعَ مِائَةٍ وَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى كَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَّ ثَلٰثَ مِائَةٍ وَّكَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

۱۳۱۸۔ علی بن عبداللہ مدینی' سفیان بن عینیہ' عمرو بن دینار' حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن صحابہؓ سے ارشاد فرمایا آج تم تمام زمین والوں سے افضل ہو۔ جابرؓ کہتے ہیں اس دن چودہ سو آدمی تھے۔ اگر آج میں بینا ہوتا' تو تم کو درخت کی جگہ بتاتا اس حدیث کو سفیان کے ساتھی اعمش بھی بیان کرتے ہیں' انہوں نے سالم بن ابی جعد سے سنا اور انہوں نے حضرت جابرؓ سے سنا کہ چودہ سو آدمی تھے' عبداللہ بن معاذ نے شعبہ بن حجاج سے' انہوں نے عمرو بن مرہ سے اور ان سے عبداللہ بن ابی اوفے نے بیان کیا کہ بیعت رضوان میں لوگوں کی تعداد ۱۳ سو تھی اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کے آٹھویں حصہ کے برابر تھے' عبداللہ بن معاذ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ بن بشار نے بھی روایت کیا ہے ان سے ابوداؤد طیالسی نے اور ان سے شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْاَسْلَمِيَّ يَقُوْلُ وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ تَبْقٰى وَحُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَ الشَّعِيْرِ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهِمْ شَيْئًا.

۱۳۱۹۔ ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ بن خالد' اسمٰعیل' قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے مرداس اسلمی سے جو اصحاب شجرہ میں داخل ہیں سنا ہے کہ قیامت کے قریب نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھائے جائیں گے اور ان کے بعد وہ لوگ رہ جائیں گے۔ جو بے کار ہیں جیسے خراب کھجور یا جو کی بھوسی اور اللہ کو انکی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

١٣٢٠ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَّرْوَانَ وَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةً مِنْ اَصْحَابِه فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَ اَشْعَرَ وَ اَحْرَمَ مِنْهَا لَا اُحْصِيْ كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيٰنَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا اَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْاِشْعَارَ وَ التَّقْلِيْدَ فَلَا اَدْرِيْ يَعْنِيْ مَوْضِعَ الْاِشْعَارِ وَ التَّقْلِيْدِ اَوِ الْحَدِيْثَ كُلَّهٗ.

۱۳۲۰۔ علی بن عبداللہ مدینی 'سفیان بن عیینہ 'زہری 'عروہؓ بن زبیر سے اور وہ مروان اور مسور سے کہ انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ حدیبیہ کے سال تقریباً ۱۴ یا ۱۳ سو صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہو کر ذوالحلیفہ پہنچے۔ اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا 'کوہان سے خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھا' علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے اس حدیث کو کتنی مرتبہ سفیان سے سنا ہے آخر وہ کہنے لگے کہ زہری سے ہار ڈالنا اور کوہان چیرنا یاد نہیں رہا' اب مجھے معلوم نہیں کہ ان کا مطلب کیا تھا 'یعنے اشعار اور تقلید کا مقام یاد نہیں رہا یا تمام حدیث یاد نہیں رہی۔

١٣٢١ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ وَّرْقَآءَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰهُ قَمْلُهٗ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِه فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ ؟ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَّهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ اَوْيُهْدِيَ شَاةً اَوْ يَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ.

۱۳۲۱۔ حسن بن خلف 'اسحٰق بن یوسف 'ابوبشر 'ورقاء 'عمر بن ابی نجیح 'مجاہد 'عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ 'کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا کہ ان کے سر سے جوئیں گر رہی ہیں 'ان کے چہرے پر تو آپؐ نے فرمایا تم کو ان کیڑوں سے تکلیف ہے اس نے کہا جی ہاں فرمایا پھر بالوں کو منڈا ڈالو اس وقت آپؐ حدیبیہ میں تھے اور ان کو یہ معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ وہ مکہ سے روکے جائیں گے اور یہیں احرام کھول ڈالنا ہو گا 'بلکہ امید تھی کہ مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ پورا کریں گے 'اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرمائی (سورہ بقرہ میں) اس وقت آنحضرت ﷺ نے کعب کو حکم دیا کہ چھ مسکینوں کو ۱۲ سیر کھانا دے دو یا ایک بکری قربانی کرو یا ۳ روزے رکھو۔

١٣٢٢ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اِلَى السُّوْقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَامْرَاَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلَكَ زَوْجِيْ وَ تَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا وَّ اللّٰهِ مَا يُنْضِجُوْنَ كُرَاعًا وَّلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ وَ خَشِيْتُ اَنْ تَاْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَ اَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ اِيْمَآءِ الْغِفَارِيْ وَقَدْ شَهِدَ اَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۲۲۔ اسمٰعیل بن عبداللہ 'امام مالک 'زید بن اسلم 'اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بازار گیا' وہاں ایک جوان عورت ان کو ملی اور کہنے لگی 'اے امیر المومنین میرا شوہر مر چکا ہے اور چھوٹے بچوں کو چھوڑ گیا ہے' اللہ کی قسم! اتنا بھی نہیں ہے کہ میں بچوں کے لئے کھانا پکا سکوں 'نہ کوئی کھیتی اور دودھ والا جانور ہے' مجھے ڈر ہے کہ کہیں قحط کی وجہ سے وہ مر نہ جائیں 'اور میں خفاف بن ایما غفاری کی لڑکی ہوں اور میرے والد حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے' حضرت عمرؓ نے یہ سن کر فرمایا' مرحبا! تمہارا خاندان تو میرے خاندان سے ملتا ہوا

فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى بَعِيْرٍ ظَهِيْرٍ كَانَ مَرْبُوْطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَاهُمَا طَعَامًا وَّحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَّ ثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيْهِ فَلَنْ يَّفْنٰى حَتّٰى يَاْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى اَبَا هٰذِهٖ وَ اَخَاهَا وَقَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ اَصْبَحْنَا نَسْتَفِيْءُ سُهْمَانَهُمَا فِيْهِ.

ہے اس کے بعد آپؓ نے ایک اونٹ پر اناج دو بوریاں اور انکے درمیان کپڑے اور روپے رکھ کر اونٹ کی رسی عورت کے ہاتھ میں دیدی اور فرمایا یہ لے جاؤ' مجھے امید ہے کہ اس کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس سے بہتر تم کو عطا کر دے گا' ایک شخص نے اس کیفیت کو دیکھ کر کہا' آپ نے اسے بہت زیادہ دے دیا' آپ نے فرمایا، اے تیری ماں تجھے روئے' خدا گواہ ہے کہ میں نے اس عورت کے باپ اور اس کے بھائی کو دیکھا ہے(۱) کہ انہوں نے کافروں کے ایک قلعہ کو اس وقت تک گھیرے رکھا' جب تک وہ فتح نہ ہوا' پھر صبح مال غنیمت سے ان دونوں کا حصہ وصول کیا گیا۔

١٣٢٣ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ اَبُوْ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا بَعْدُ.

۱۳۲۳۔ محمد بن رافع' شبابہ بن سوار' ابو عمر فزاری' شعبہ' قتادہ' سعید بن میتب سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے اس درخت کو دیکھا تھا جس کے نیچے بیعت لی گئی تھی مگر میں نے جب اسے دوبارہ دیکھا تو پہچان نہ سکا شیخ بخاریؒ محمود بن غیلان کہتے ہیں کہ ابن میتب نے کہا کہ میں اس کو بھول گیا۔

١٣٢٤ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُّصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ قَالُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَاَتَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِيْنَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوْهَا وَ عَلِمْتُمُوْهَا اَنْتُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ.

۱۳۲۴۔ محمود' عبید اللہ' اسرائیل بن یونس' طارق بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حج کی غرض سے مکہ جا رہا تھا' راستہ میں دیکھا کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں' میں نے پوچھا یہاں کون سی مسجد ہے؟ جواب دیا یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اکرم ﷺ نے صحابہ سے بیعت لی تھی یہ سن کر میں سعید بن میتب کے پاس آیا اور ان سے یہ بات بیان کی' انہوں نے کہا کہ میرے والد میتب بن حزن ان لوگوں میں ہیں' جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں دوسرے سال آیا تو اس جگہ درخت کو بھول گیا' سعید کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کے اصحابؓ تو اس درخت کو پہچان نہ سکے' تم نے کیسے پہچان لیا؟ کیا تم ان سے زیادہ علم والے ہو۔

١٣٢٥ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا اِلَيْهَا

۱۳۲۵۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابو عوانہ' طارق' سعید بن میتب سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ ان حضرات میں سے تھے' جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی' کہتے ہیں کہ ہم جب دوسرے برس وہاں گئے

(۱) اس عورت کے باپ کا نام خفاف تھا اور خفاف کے دو بیٹے تھے حارث اور مخلا یہاں بھائی سے ان دو میں سے کوئی ایک مراد ہے۔

الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا .

تو پہچان نہ سکے کہ کون سا درخت ہے۔

١٣٢٦ ـ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ وَ كَانَ شَهِدَهَا.

۱۳۲۶۔ قبیصہ بن عقبہ' سفیان ثوری' طارق سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن میتب سے جب اس درخت کا ذکر آیا تو آپ نے ہنستے ہوئے کہا میرے والد نے مجھ سے جو کچھ بیان کیا وہ اوپر گزر چکا اور میرے والد اس بیعت میں شریک تھے۔

١٣٢٧ ـ حَدَّثَنَا ادَمُ ابْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِىْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى الِ اَبِىْ اَوْفٰى.

۱۳۲۷۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' عمرو بن مرہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفے سے سنا جو کہ بیعت رضوان میں شامل تھے کہ آنحضرت ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی قوم آپؐ کے پاس صدقہ لے کر آتی' تو آپ صلی الیہ علیہ وسلم فرماتے' اے اللہ! ان پر اپنا رحم فرما' چنانچہ میرے والد بھی صدقہ لے کر حاضر ہوئے تھے' تو آپ نے فرمایا اے اللہ! تو عبداللہ بن ابی اوفے کی اولاد پر اپنا رحم فرما۔

١٣٢٨ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَ النَّاسُ يُبَايِعُوْنَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلٰى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ قِيْلَ لَهٗ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى ذٰلِكَ اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ.

۱۳۲۸۔ اسمٰعیل بن ابی اویس' عبدالحمید ان کے بھائی' سلیمان' عمرو بن یحیٰی مازنی' عباد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جنگ حرہ کے دن لوگ عبداللہ بن حنظلہؓ سے بیعت کر رہے تھے۔ ابن زید نے پوچھا کہ ابن حنظلہ لوگوں سے کس چیز کی بیعت لے رہے ہیں؟ کسی نے کہا کہ یہ موت پر بیعت لے رہے ہیں' ابن زید نے کہا میں آنحضرتؐ کے بعد اس معاملہ میں کسی سے بیعت نہ کروں گا' کیونکہ ابن زید حضور اکرمؐ کے ہمراہ حدیبیہ کی بیعت میں حاضر تھے۔

١٣٢٩ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيْهِ.

۱۳۲۹۔ یحیٰی بن یعلے محاربی' اپنے والد سے اور وہ ایاس بن سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے جو اصحاب شجرہ میں سے تھے کہا کہ ہم رسالت مآب ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ کر واپس آتے تھے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا کہ ہم اس میں بیٹھتے۔

١٣٣٠ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۱۳۳۰۔ قتیبہ بن سعید' حاتم' یزید بن ابی عبید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کس اقرار کے ساتھ آنحضرت ﷺ سے بیعت کی تھی' وہ کہنے لگے ہم نے موت پر بیعت کی تھی۔ (۱)

(۱) موت پر بیعت کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہم میدان جنگ سے بھاگیں گے نہیں خواہ موت آ جائے۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِشْکَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَقِیْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَکَ صَحِبْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَایَعْتَهٗ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثْنَا بَعْدَهٗ.

۱۳۳۱۔ احمد بن اشکاب' محمد بن فضیل' علاء بن میتب' وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے براءؓ بن عازب سے کہا کہ تم قابل مبارک باد ہو کہ تم کو آنحضرت ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا اور تم نے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سعادت حاصل کی' انہوں نے انکسار سے فرمایا کہ اے بھتیجے! تم کو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا کیا برائیاں کیں۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَةُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ یَّحْیٰی عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَاکِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

۱۳۳۲۔ اسحٰق' یحییٰ بن صالح' معاویہ بن سلام' یحییٰ بن ابی کثیر' ابو قلابہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو ثابت بن ضحاک نے بتایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا. قَالَ الْحُدَیْبِیَّةُ قَالَ اَصْحَابُهٗ هَنِیْئًا مَّرِیْئًا فَمَا لَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْکُوْفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا کُلِّهٖ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَکَرْتُ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَعَنْ اَنَسٍ وَّاَمَّا هَنِیْئًا مَّرِیْئًا فَعَنْ عِکْرِمَةَ.

۱۳۳۳۔ احمد بن اسحاق' عثمان بن عمر' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انا فتحنالك فتحا مبینا سے مراد صلح حدیبیہ ہے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا' آپؐ کے واسطے تو یہ امر باعث تبرک و مسرت ہے مگر ہمارے لئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی لیدخل المومنین و المومنات جنات یعنی مومن مرد اور مومن عورتیں جنت میں داخل کئے جائیں گے' کہتے ہیں کہ میں نے کوفہ آکر قتادہ سے اس حدیث کو بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انا فتحنا کی تفسیر حضرت انسؓ نے بیان کی ہے اور ھنیئا مرئیا عکرمہ سے منقول ہے۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ مَّجْزَاةَ بْنِ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَ کَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ اِنِّیْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَاکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَ عَنْ مَّجْزَاةَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اِسْمُهٗ اَهْبَانُ ابْنُ اَوْسٍ وَکَانَ اشْتَکٰی رُکْبَتَهٗ وَکَانَ اِذَا سَجَدَ جَعَلَ

۱۳۳۴۔ عبداللہ بن محمد' ابو عامر عقدی' اسرائیل بن یونس' مجزاۃ بن زہر اسلمیؒ اپنے والد سے جو شریک حدیبیہ تھے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں گدھے کے گوشت کو پکا رہا تھا (جنگ خیبر میں) کہ آنحضرت ﷺ کے ایک منادی نے ندا دی۔ کہ آنحضرت ﷺ تم کو منع کرتے ہیں' گدھے کا گوشت کھانے سے اور یہی مجزاۃ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس کا نام اہبان بن اوس تھا اور وہ بھی درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے تھا' اس کے گھٹنے میں داد کی بیماری تھی وہ جب سجدہ کرتا تھا تو اس گھٹنے کے نیچے تکیے رکھ لیا کرتا تھا' تاکہ اس میں تکلیف نہ ہو۔

تَحتَ رُکْبَتِهٖ وَسَادَةً.

۱۳۳۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سُوَیْدِبْنِ النُّعْمَانَ وَ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةَ کَانَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ اُتُوْا بِسَوِیْقٍ فَلَا کُوْهُ تَابَعَهٗ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ .

۱۳۳۵۔ محمد بن بشار' ابن عدی' شعبہ' یحییٰ بن سعید' بشیر بن یسار حضرت سوید بن نعمان سے جو اصحابؓ شجرہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ اور ان کے اصحابؓ ستو پی کر گزر کیا کرتے تھے' ابن عدی کی شعبہ سے روایت کرتے ہیں' معاذ نے بھی ساتھ دیا ہے۔

۱۳۳۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِیْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِذَبْنَ عَمْرٍو وَ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ یُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ اِذْ اَوْتَرْتَ مِنْ اَوَّلِهٖ فَلَا تُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ.

۱۳۳۶۔ محمد بن حاتم بن بزیع' شاذان' شعبہ' ابی جمرہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے عائذ بن عمرو سے جو کہ اصحاب شجرہ میں شامل تھے' دریافت کیا کہ کیا وتر کو ہم دوبارہ پڑھا کریں' تو انہوں نے کہا اگر اول شب میں پڑھ لئے' تو پھر آخر شب میں نہیں پڑھنا چاہئے۔

۱۳۳۷ ـ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسِیْرُ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَسِیْرُ مَعَهٗ لَیْلًا فَسَاَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ یُجِبْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ یُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ یَاعُمَرُ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِكَ لَا یُجِیْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّکْتُ بَعِیْرِیْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ اَمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ خَشِیْتُ اَنْ یَّنْزِلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا یَّصْرُخُ بِیْ فَقَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ نَزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ وَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ سُوْرَةٌ لَّهِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا.

۱۳۳۷۔ عبداللہ بن یوسف' امام مالک' زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بعض سفروں میں نبی اکرم ﷺ رات کو چلا کرتے تھے اور حضرت عمرؓ آپؐ کے ہمراہ ہوا کرتے تھے' چنانچہ حضرت عمرؓ نے آپؐ سے کوئی بات پوچھی تو آنحضرت ﷺ نے جواب نہیں دیا' پھر پوچھی پھر جواب نہیں دیا' پھر پوچھی اور پھر جواب نہیں دیا' آخر حضرت عمرؓ اپنے دل میں کہنے لگے اے عمرؓ تیری ماں تجھ کو روئے تو نے تین دفعہ بات پوچھی' اور تجھے آنحضرتؐ نے جواب نہیں دیا' حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اونٹ کو ایڑ لگائی اور مسلمانوں سے آگے نکل گیا' اس خوف سے کہ کہیں میرے متعلق کوئی آیت نہ اترے' تھوڑی دیر کے بعد کوئی مجھے پکار رہا تھا' میں اور خوف زدہ ہوا کہ شاید میرے حق میں قرآن اترا ہے میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ رات کو میرے اوپر ایک سورت اتری ہے اور وہ مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج نے طلوع کیا ہے' پھر آنحضرت ﷺ نے انا فتحنا لك فتحا مبینا تلاوت فرمائی۔

١٣٣٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِيْنَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَفِظْتُ بَعْضَهٗ وَ ثَبَّتَنِيْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَ اَشْعَرَهٗ وَ اَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَّ بَعَثَ عَيْنًا لَّهٗ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيْرِ الْاَشْطَاطِ اَتَاهُ عَيْنُهٗ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوْا لَكَ جُمُوْعًا وَقَدْ جَمَعُوْا لَكَ الْاَحَابِيْشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَا نِعُوْكَ فَقَالَ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَا هُمْ مَّحْرُوْبِيْنَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيْدُ قَتْلَ اَحَدٍ وَّلَا حَرْبَ اَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهٗ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ اَمْضُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ.

١٣٣٨۔ عبداللہ بن محمد ' سفیان بن عیینہ، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے سنا جب کہ وہ اوپر والی حدیث بیان کر رہے تھے ' چنانچہ کچھ میں نے یاد رکھی اور کچھ معمر نے مجھے یاد دلا دی ' وہ عروہ بن زبیر سے اور وہ مسور اور مروان سے روایت کرتے ہیں کہ ان میں کا ہر ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتا ہے ' انہوں نے کہا کہ حدیبیہ کے لئے رسول اللہ ﷺ دس سو سے کئی سو زائد اصحابؓ کے ہمراہ ذی الحلیفہ میں پہنچے تو قربانی کے جانور کے گلے میں ہار پہنایا ' اور اس کا کوہان چیرا ' اور پھر اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا ' اور پھر بنی خزاعہ کے ایک جاسوس کو آپؐ نے آگے روانہ کیا ' اور آنحضرت ﷺ بھی برابر چلتے رہے ' یہاں تک کہ جب مقام غدیر الاشطاط میں پہنچے ' تو جاسوس نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ قریش نے بہت سے قبائل اور جماعتوں کو آپؐ سے لڑنے کیلئے اکٹھا کیا ہے ' وہ آپؐ کو بیت اللہ تک نہیں جانے دیں گے ' آپ نے مسلمانوں سے فرمایا ' لوگو! مجھے اس معاملہ میں بتاؤ کہ کیا کرنا چاہئے ' کیا میں کافروں کے اہل و عیال پر جھک پڑوں اور ان کو تباہ کر دوں ' جو ہم کو کعبہ سے روکنے کی تدبیریں کر رہے ہیں اور اگر وہ مقابلہ کے لئے آئے تو اللہ تعالیٰ مددگار ہے ' اسی نے ہمارے جاسوس کو ان کے ہاتھ سے بچایا ہے ' اگر وہ نہ آئے ' تو ہم ان کو سوئے ہوئے یا مفرور کی طرح چھوڑیں گے ' اس موقعہ پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تو صرف اللہ کے گھر کا ارادہ کر کے حاضر ہوئے ہیں ' کسی سے لڑنا اور مارنا ' یا اسے لوٹنا ہماری غرض نہیں ہے رسول اللہ ﷺ تشریف لے چلیں ' اگر کوئی ہم کو روکے گا تو ہم اس سے جنگ کریں گے ' آنحضرت ﷺ نے فرمایا اٹھو خدا کا نام لے کر چلو۔

١٣٣٩ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ وَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِّنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيْمَا اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ لَمَّا كَاتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

١٣٣٩۔ اسحٰق بن راہویہ ' یعقوب بن ابراہیم ' ابن اخی ابن شہاب ' محمد بن مسلم بن شہاب ' حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں ' انہوں نے کہا کہ میں نے مروان اور مسورؓ سے سنا ہے وہ رسول اکرم ﷺ کے قصہ عمرہ حدیبیہ کو بیان کرتے تھے ' راوی نے کہا کہ عروہ نے جب یہ قصہ مجھ سے بیان کیا تو اس میں یہ بات بھی بیان کی کہ جب حضور اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو سے معاہدہ ایک معینہ مدت کے لئے تحریر کیا ' تو سہیل کی شرطوں میں

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سُهَيْلَ ابْنَ عَمْرٍو وَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهُ قَالَ لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا اَحَدٌ وَ اِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهُ اِلَيْنَا وَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَ اَبٰى سُهَيْلٌ اَنْ يُقَاضِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَّا عَلٰى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَ امْعَضُوْا فَتَكَلَّمُوْ فِيْهِ فَلَمَّا اَبٰى سُهَيْلٌ اَنْ يُقَاضِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى كَاتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَبَاجَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ اِلٰى اَبِيْهِ سُهَيْلِ ابْنِ عَمْرٍو وَّلَمْ يَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا رَدَّهُ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَ اِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَّ جَاءَ تِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ اُمُّ كُلْثُوْمِ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ مِّمَّنْ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَآءَ اَهْلُهَا يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَهَا اِلَيْهِمْ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا اَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآئَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ بَلَغَنَا حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ يَّرُدَّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا اَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ اَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا

سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر ہمارا کوئی آدمی اگرچہ وہ مسلمان ہی ہو گیا ہو' تمہارے پاس آئے گا' تو اسے واپس کرنا ہو گا اور تم اس درمیان میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتے' سہیل بن عمرو اس شرط پر اڑا ہوا تھا اور مسلمان نامنظور کر رہے تھے' لیکن سہیل بن عمرو نے اس شرط کو داخل معاہدہ کر لیا تھا اس کے بعد ابو جندل بن سہیل بن عمرو کو اس کے باپ کے حوالہ کر دیا گیا (یہ آنحضرت ﷺ) کے پاس مکہ سے بھاگ کر آئے تھے اور اس درمیان میں جو کوئی بھی رسالت مآب ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا' آپ اس کو واپس کر دیا کرتے تھے' خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو' چنانچہ کچھ عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں' ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی آئیں اور وہ بالغ تھیں' اس کے رشتہ داروں نے آنحضرت ﷺ سے واپسی کی درخواست کی' اس وقت سورت ممتحنہ کی وہ آیت اتری' (۱) جو عورتوں کے حق میں ہے (یا ایھا الذین امنوا اذجاء کم المومنات) ابن شہاب نے کہا کہ عروہ بن زبیر کہتے تھے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آنحضرت ﷺ کے پاس آیا کرتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے بموجب ان کا امتحان لیا کرتے تھے۔ (یا ایھا النبی اذا جاءك المومنات) یعنی اے ہمارے نبی جو عورتیں آپؐ کے پاس آئیں۔ آخر تک' ابن شہاب' عروہ' زہری کے بھتیجے اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مشرکوں نے اپنی ان بیویوں پر جو ہجرت کر کے چلی آئی ہیں' جو کچھ خرچ کیا ہے ان کو واپس کر دیا جائے چنانچہ ابو بصیر کا قصہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔

(۱) چونکہ معاہدہ کی شرط میں عورتوں کا کوئی ذکر نہیں تھا اس لیے جب عورتوں کا مسئلہ سامنے آیا تو قرآن حکیم میں حکم نازل ہوا کہ عورتوں کو مشرکین کے حوالے نہ کیا جائے کہ اس سے معاہدہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔

بَصِيرٍ فَذَكَرَهٗ بِطُوْلِهٖ.

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجَلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ.

۱۳۴۰۔ قتیبہ ' امام مالک ' نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کرنے کیلئے نکلے اور کہنے لگے اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں حدیبیہ میں کیا تھا' غرض انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا' جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا تھا (یہ زمانہ حجاج اور ابن زبیرؓ کی جنگ کا تھا)

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَهَلَّ وَقَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۳۴۱۔ مسدد ' یحیٰ ' عبید اللہ ' نافع ' حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرہ کرنے کی نیت سے احرام باندھا' اور پھر کہنے لگے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا جب کہ قریش کے کافروں نے آپ کو روکا تھا' پھر یہ آیت تلاوت فرمائی' لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ لَوْ اَقَمْتَ الْعَامَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَّا تَصِلَ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هَدَايَاهُ وَ حَلَقَ وَ قَصَّرَ اَصْحَابُهٗ وَقَالَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا اُرٰى شَاْنَهُمَا اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّسَعْيًا وَّاحِدًا حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا.

۱۳۴۲۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء ' جویریہ ' حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو عبید اللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ ہم دونوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی (دوسری سند) امام بخاری ' موسیٰ بن اسماعیل ' جویریہ ' حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹوں نے ان سے کہا کہ اس سال آپ عمرہ کو نہ جائیے ' کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ تک نہ پہنچ سکیں ' انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ عمرے کی نیت سے نکلے تھے مگر قریش کے کافروں نے بیت اللہ تک نہ جانے دیا ' آخر رسول اکرم ﷺ نے حدیبیہ میں قربانی کے جانور ذبح کر دیئے ' سر منڈوایا اور آپؐ کے اصحابؓ نے بھی بال اتروا دیئے ' پھر ابن عمر نے فرمایا کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا ہے ' اب اگر مجھے لوگوں نے بیت اللہ تک جانے دیا ' تو میں طواف کروں گا اور عمرہ بجالاؤں گا اور اگر مزاحمت کی گئی تو پھر وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا یہ کہہ کر چل دیئے ' کچھ دور جا کر کہا کہ میں نے عمرہ کے ساتھ اپنے ذمہ حج بھی واجب کر لیا ہے اس کے بعد آپ نے حج و عمرہ کا ایک ہی طوائف کیا اور ایک ہی سعی کی اور دسویں تاریخ کو احرام اتار دیا۔

١٣٤٣ ـ حَدَّثَنِيْ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَمِعَ النَّضْرُ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ اَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ اِلٰى فَرَسٍ لَّهٗ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَاْتِيْ بِهٖ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَ عُمَرُ لَا يَدْرِيْ بِذٰلِكَ فَبَايَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْفَرَسِ فَجَآءَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ وَ عُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهٗ حَتّٰى بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِيْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ تَفَرَّقُوْا فِيْ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَاِذَا النَّاسُ مُحْدِقُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا شَانُ النَّاسِ قَدْ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُوْنَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ.

۱۳۴۳۔ شجاع بن ولید ' نضر بن محمد ' صخر بن جویریہ ' حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ سے پہلے اسلام لائے ' یہ درست نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ حدیبیہ کے روز حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو ایک انصاری کے پاس اس لئے بھیجا کہ وہ ان سے ان کا گھوڑا لے کر آئیں تاکہ اس پر بیٹھ کر کافروں سے جہاد کیا جائے اس وقت حضور اکرم ﷺ اصحابؓ سے درخت کے تلے بیعت لے رہے تھے حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہیں تھی ' عبداللہ رسول اکرم ﷺ سے بیعت کر کے گھوڑا لینے گئے اور پھر حضرت عمرؓ کے پاس گھوڑا لئے ہوئے آئے ' حضرت عمرؓ ہتھیار لگا رہے تھے ' عبداللہؓ نے ان سے یہ بات بیان کی ' تو وہ عبداللہؓ کو ساتھ لئے ہوئے گئے اور آنحضرت ﷺ سے جا کر بیعت کی ' یہ ہے وہ بات جس کی وجہ سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ عبداللہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے ہیں۔ (دوسری سند) ہشام بن عمار ' ولید بن مسلم ' عمر بن محمد عمری حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابن عمرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز آنحضرت ﷺ کے ساتھ الگ الگ درختوں کے سایہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ' اچانک نظر آیا کہ لوگ حضور اکرم ﷺ کے گرد جمع ہیں ' حضرت عمرؓ نے (اپنے بیٹے) عبداللہؓ سے کہا ' ذرا جا کر دیکھو ' کہ یہ لوگ کیوں جمع ہیں اور آنحضرت ﷺ کو کس لئے گھیرے ہوئے ہیں ' وہ گئے اور دیکھا کہ لوگ آپؐ سے بیعت کر رہے ' چنانچہ عبداللہؓ نے بھی بیعت کر لی ' پھر واپس آکر حضرت عمرؓ کو خبر دی تو آپؓ بھی گئے اور بیعت کر لی۔

١٣٤٤ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهٗ وَ صَلّٰى وَ صَلَّيْنَا مَعَهٗ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيْبُهٗ اَحَدٌ بِشَيْءٍ.

۱۳۴۴۔ ابن نمیر ' یعلی ' اسمٰعیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی کو کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ' جب کہ آپؐ نے عمرہ ادا کیا چنانچہ آپؐ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ طواف کیا ' پھر آپؐ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی ' آپؐ نے صفا ' مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم آپؐ کی اہل مکہ سے حفاظت کر رہے تھے کہ کوئی آپ کو تکلیف نہ دے سکے۔

١٣٤٥ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا

۱۳۴۵۔ حسن بن اسحاق ' محمد بن سابق ' مالک بن مغول ' ابو حصین '

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ وَآئِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِّنْ صِفِّيْنَ اَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهٗ فَقَالَ اتَّهِمُوْا الرَّاْىَ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِىْ يَوْمَ اَبِىْ جَنْدَلٍ وَّ لَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمْرَهٗ لَرَدَدْتُّ وَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ وَ مَا وَضَعْنَا اَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ يُّفْظِعُنَا اِلا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ قَبْلَ هٰذَا الْاَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خَصْمًا اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خَصْمٌ مَّا نَدْرِىْ كَيْفَ نَاْتِىْ لَهٗ.

ابو وائل ' شفیق بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب سہل بن حنیف جنگ صفین سے واپس آئے تو ہم ان کی واپسی کا سبب معلوم کرنے گئے ' توانہوں نے کہا کہ بھائی اپنی رائے پر ناز مت کرو ' ایک وہ بھی دن تھا کہ میں اتنا مستعد تھا کہ ابو جندل کی واپسی پر کبھی راضی نہ ہوتا اور اگر قدرت رکھتا تو حکم رسول خدا ﷺ کو نہ مانتا اور اچھی طرح لڑتا ' یہ بات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں کہ ہم نے جب کبھی کسی مہم پر تلوار اٹھائی تو وہ کام آسان ہو گیا ' غرض اس جنگ سے پہلے جب بھی تلوار اٹھائی ' تو ہم اسے اپنے لئے اچھا ہی جانتے تھے (مگر اس جنگ (صفین) کا عجیب حال ہے کہ ہم ایک کام کو سنبھالتے ہیں تو دوسرا بگڑ جاتا ہے ' ہم حیران ہیں کہ اس کے انسداد کی کیا تدبیر کریں۔

۱۳۴۶ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَتٰى عَلَىَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ الْقُمَّلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِىْ فَقَالَ يُؤْذِيْكَ هَوَآمُّ رَاْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ اَيُّوْبُ لا اَدْرِىْ بِاَىِّ هٰذَا بَدَاَ.

۱۳۴۶ـ سلیمان بن حرب ' حماد بن زید ' ایوب ' مجاہد ' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ' کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ زمانہ حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جوئیں تم کو تکلیف دیتی ہونگی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تم اپنا سر منڈا دو اور تین روزے رکھو ' یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دو ' یا ایک بکری ذبح کر دو۔ ایوب (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس میں سے پہلی بات آپؐ نے کیا ارشاد فرمائی۔

۱۳۴۷ـ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَ نَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَ قَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ قَالَ وَ كَانَتْ لِىْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَآمُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِىْ فَمَرَّ بِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَآمُّ رَاْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ.

۱۳۴۷ـ محمد بن ہشام ابو عبداللہ ' ہشیم ' ابو بشر ' مجاہد ' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ' کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں حدیبیہ میں رسالت مآب ﷺ کے ہمراہ احرام باندھے ہوئے موجود تھا کہ مشرکوں نے ہم کو روک دیا ' اس وقت میرے سر پر پٹھے بال تھے ' اور ان میں سے جوئیں چہرہ پر گر رہی تھیں ' حضور اکرم ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا ' کیا تم کو یہ جوئیں تکلیف دیتی ہیں ؟ میں نے عرض کیا ' جی ہاں! کعب بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه ففدية من صيام او صدقة او نسك ' یعنی جو تم میں بیمار ہوں ' یا ان کے سر میں تکلیف ہو ' تو وہ اس کے بدلہ میں روزے رکھ لے ' یا صدقہ دے دے

یا قربانی کردے۔

٥٠٤ بَاب قِصَّةُ عُكْلٍ وَّ عُرَيْنَةَ.

باب ۵۰۴۔ قصہ قبائل عکل و عرینہ۔

١٣٤٨ ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُكْلٍ وَّ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ تَكَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَّ لَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ وَّاسْتَوْخَمُوْا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِذَوْدٍ وَّرَاعٍ وَّاَمَرَهُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا فِيْهِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اسْتَاقُوْا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَ تُرِكُوْا فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَ يَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَ اَبَانٌ وَ حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَّ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ.

۱۳۴۸۔ عبدالاعلیٰ بن حماد' یزید بن زریع' سعید' قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ عکل و عرینہ کے کچھ لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں بمقام مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور کلمہ اسلام پڑھنے کے بعد عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم دودھیل جانور والے تھے' یعنی دودھ والے جانور رکھتے تھے' اور کھیتی نہیں کرتے تھے' ہم کو مدینہ کی ہوا ناموافق ہے' رسول اکرم ﷺ نے چند اونٹ اور ایک چرواہا دے کر فرمایا' تم ان کو ساتھ لے کر جنگل میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ وغیرہ استعمال کرو' وہ گئے' مگر حرہ میں پہنچ کر اسلام سے منکر ہو گئے اور آنحضرت ﷺ کے چرواہے (یسار)(۱) کو قتل کر ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ کھڑے ہوئے' رسول اکرم ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پکڑنے کے لئے آدمی بھیجے' چنانچہ پکڑ کر لائے گئے' آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری جائیں' ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور حرہ کے ایک گوشہ میں ڈال دیئے جائیں' آخر وہ اسی حال میں مر گئے' قتادہ کہتے ہیں کہ ہم کو یہ بات بھی پہنچی ہے کہ اس کے بعد ہر وقت رسول اکرم ﷺ لوگوں کو خیرات کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے' شعبہ ابان اور حماد نے قتادہؓ سے صرف عرینہ کا لفظ روایت کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر' ایوب ابو قلابہ نے حضرت انسؓ سے اس طرح روایت کی ہے کہ عکل کے کچھ لوگ آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے تھے۔

١٣٤٩ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَ الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ رَجَآءٍ مَّوْلٰى اَبِيْ

۱۳۴۹۔ محمد بن عبدالرحیم' حفص بن عمر' ابو عمر حوضی' حماد بن زید' ایوب' حجاج صواف' ابورجاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم قسامت کے متعلق کیا جانتے ہو' لوگوں نے کہا کہ قسامت برحق

(۱) چرواہے کا نام یسار النوبی تھا جب قبیلے والے اونٹ لیکر بھاگنے لگے تو انہوں نے مزاحمت کی، اس پر انہوں نے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے زبان اور آنکھوں میں کانٹے گاڑ دیئے جس سے انہوں نے شہادت پائی۔

قِلَابَةَ وَّ كَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوْا حَقٌّ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَآءُ قَبْلَكَ قَالَ وَ اَبُوْ قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيْرِه فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاَيْنَ حَدِيْثُ اَنَسٍؓ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ اِيَّایَ حَدَّثَهٗ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ.

ہے۔ رسول اکرم ﷺ اور آپؐ کے خلفاء نے بھی اس کا حکم دیا ہے' جو کہ آپ سے پہلے گزر چکے ہیں اس وقت ابو قلابہ 'حضرت عمر بن عبدالعزیز کے تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے' اتنے میں عنبسہ بن سعید بولے کہ حضرت انسؓ کی روایت کردہ حدیث عرنیین کہاں ہے۔ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انسؓ نے مجھ سے ہی بیان کی تھی اور اس کو عبدالعزیز بن صہیب نے بھی حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے اس میں صرف عرینہ کا ذکر ہے' مگر ابو قلابہ کی روایت میں حضرت انسؓ سے عکل کا لفظ ذکر کیا گیا ہے جو اس قصہ میں ہے۔

سترھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٥٠٥ بَاب غَزْوَةِ ذَاتِ الْقَرَدِ وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي اَغَرُوْا عَلٰى لِقَاحِ النَّبِيِّ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلاثٍ.

١٣٥٠ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ ابْنَ الاَكْوَعِ يَقُوْلُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَ كَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَرْعٰى بِذِيْ قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غِطْفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْا يَسْتَقُوْنَ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَّ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الاَكْوَعِ اَلْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ. وَ اَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَ اسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلاثِيْنَ بُرْدَةً. قَالَ وَ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ النَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَآءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ.

٥٠٦ بَاب غَزْوَةِ خَيْبَرَ.

١٣٥١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ

سترھواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۵۰۵۔ جنگ ذی قرد کا بیان، یعنی جنگ خیبر سے تین روز پہلے کچھ کافروں نے نبی ﷺ کے (بیس) اونٹوں کو لوٹ لیا تھا۔

۱۳۵۰۔ قتیبہ بن سعید، حاتم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی اذان سے پہلے (جنگل کی طرف) نکلا، مقام ذی قرد میں نبی ﷺ کی دودھ والی اونٹنیاں چر رہی تھیں، مجھ سے عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام ملا اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی اونٹنیاں پکڑی گئیں، میں نے پوچھا کس نے پکڑا؟ اس نے جواب دیا کہ (قوم) عظفان نے۔ تو میں نے تین آوازیں یا صباحاہ (یہ کلمہ دشمن کی آمد کی اطلاع پر لوگوں کو جمع کرنے کیلئے بولا جاتا ہے) کہہ کر لگائیں، جس سے قیام اہل مدینہ کو خبر ہو گئی، پھر میں فوراً سیدھا چلا، حتیٰ کہ ان کافروں کو جا پکڑا وہ ان اونٹنیوں کو پانی پلانے لگے تو میں ان پر تیر چلانے لگا اور میں (بڑا) تیر انداز تھا، میں یہ رجز پڑھتا رہا، کہ میں ابن اکوع ہوں، آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے، حتیٰ کہ میں نے ان سے اونٹنیوں کو چھڑا لیا، اور میں نے ان سے تیس چادریں بھی چھین لیں، سلمہ کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ اور دوسرے لوگ بھی آگئے، میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ میں نے ان لوگوں کو پانی بھی نہیں پینے دیا، حالانکہ وہ پیاسے تھے، لہٰذا فوراً ان کے تعاقب میں لوگوں کو بھیج دیجئے، آپؐ نے فرمایا اے ابن اکوع تم نے انہیں بھگا دیا ہے، لہٰذا اب چھوڑ و بھی، سلمہ کہتے ہیں، پھر ہم واپس آگئے اور رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر مجھے پیچھے بٹھا کر لائے حتیٰ کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

باب ۵۰۶۔ جنگ خیبر کا بیان (جو سن ۷ ھ میں ہوئی)

۱۳۵۱۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سوید بن نعمان سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کے سال

سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَآءِ وَ هِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ وَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

نبی علیہ السلام کے ہمراہ (جنگ کے ارادہ سے) چلے، جب مقام صہباء میں پہنچے، جو خیبر کے قریب ہے، تو آپؐ نے نماز عصر پڑھی، پھر آپؐ نے توشہ سفر (جو کسی کے پاس تھا) طلب فرمایا، تو بجز ستو کے اور کچھ بھی نہ آیا، تو آپؐ کے حکم کے مطابق انہیں پانی میں گھول دیا گیا اور ہم سب نے آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ مل کر کھایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کیلئے کھڑے ہو گئے تو آپؐ نے اور ہم نے کلی کی اور بغیر وضو کے اعادہ کے آپؐ نے نماز پڑھ لی۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَ كَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَ لَا تَصَدَّقْنَا وَ لَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا اَبْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَ اَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَبَيْنَا
وَ بِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَ جَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهِ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ

۱۳۵۲۔ عبداللہ بن مسلمہ، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت علیہ السلام کے ہمراہ خیبر کی جانب (جنگ کے ارادہ سے) چلے، ہم رات میں جا رہے تھے کہ ایک شخص نے عامر سے کہا کہ تم ہمیں اپنے اشعار کیوں نہیں سناتے، عامر ایک شاعر آدمی تھے (یہ سن کر) وہ نیچے اترے اور اس طرح حدی خوانی کرنے لگے۔

اے خدا اگر تیرا حکم نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے
نہ صدقے دیتے اور نہ نماز پڑھتے
ہم تیرے نبی اور دین کے اوپر قربان، ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما
اور جنگ میں ثابت قدم رکھ
اور ہمیں سکون کی دولت سے نواز
جب ہمیں (باطل کی طرف) بلایا جائے گا تو ہم انکار کر دیں گے
اور کافر غل مچا کر ہمارے خلاف اتر آئے ہیں۔

تو نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ حدی خواں کون ہے، صحابہ نے عرض کیا عامر بن اکوع، آپ نے فرمایا، اللہ اس پر رحم کرے، تو جماعت میں سے ایک آدمی (حضرت عمرؓ) نے عرض کیا 'یارسول اللہ! اب یہ جنت یا شہادت کا مستحق ہو گیا، آپؐ نے ہمیں اس سے منتفع ہونے دیا ہوتا '، پھر ہم خیبر پہنچ گئے تو ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا، حتیٰ کہ ہمیں سخت بھوک لگی، پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی، فتح کے دن مسلمانوں نے شام کو (کچھ پکانے کیلئے) خوب آگ سلگائی، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا، یہ کیسی آگ ہے اور تم لوگ اس پر کیا چیز پکا رہے ہو؟ عرض کیا گیا، گوشت اور دریافت فرمایا کس کا گوشت؟

قَالَ عَلٰى اَىِّ لَحمٍ؟ قَالُوْ لَحمِ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْنُهَرِيْقُوْهَا وَ نَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيْرًا فَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِىٍّ لِيَضْرِبَهٗ وَ يَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَاَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ . قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ رَاٰنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِىْ قَالَ مَالَكَ قُلْتُ لَهٗ فِدَاكَ اَبِىْ وَ اُمِّىْ زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِىٌّ مَّشٰى بِهَا مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَاَبِهَا.

عرض کیا پالتوں گدھوں کا گوشت ' آپؐ نے فرمایا پھینک دو 'اور ہانڈیوں کو توڑ دو' ایک شخص نے عرض کیا' یارسول اللہ کیا ہم (گوشت) پھینک کر ہانڈیا دھوڈالیں۔ آپؐ نے فرمایاہاں 'یاایسا کرلو' جب قوم کی صف بندی ہوئی (اور لڑائی شروع ہوئی تو چونکہ) عامر کی تلوار چھوٹی تھی' انہوں نے ایک یہودی کی پنڈلی پر تلوار ماری (لیکن) اس کی دھار پلٹ کر ان کے گھٹنے کی چکتی میں لگی اور اسی سے ان کی وفات ہوگئی ' سلمہؓ کہتے ہیں کہ جب واپسی ہوئی تو نبی ﷺ نے جو میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے مجھے (کچھ مغموم) دیکھا' تو فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان' لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ عامر کے عمل اکارت گئے '(۱) نبی ﷺ نے فرمایا جو ایسا کہتا ہے وہ جھوٹا ہے اور آپؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر فرمایا کہ اسے دوگنا اجر ملے گا وہ تو کوشش کرنے والا مجاہد تھا بہت کم مدینہ میں چلنے والے عربی اس جیسے ہیں قتیبہ نے بواسطہ حاتم یہ الفاظ روایت کئے ہیں نشابھا۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَتٰى خَيْبَرَ لَيْلًا وَ كَانَ اِذَا اَتٰى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَّمْ يُغْرِبِهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَ مَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَ الْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاۤءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ. اَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ اَهْلُهَا بِالْمَسَاحِىْ فَلَمَّا بَصُرُوْا بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّ اللّٰهِ

۱۳۵۳۔ عبداللہ بن یوسف 'مالک ' حمید طویل 'انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے اور آپؐ کی عادت یہ تھی کہ جب آپؐ رات کو پہنچتے تو ان پر صبح تک حملہ نہیں کرتے تھے 'جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے کلہاڑے اور زنبیلیں لے کر نکلے 'جب انہوں نے آنحضرتؐ کو دیکھا تو بے ساختہ کہنے لگے یہ تو محمد (ﷺ) ہیں' واللہ محمد (ﷺ) بمعہ لشکر کے موجود ہیں' آنحضرت (ﷺ) نے فرمایا' خیبر برباد ہوگیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو ان ڈرائے ہوؤں کی صبح بری ہوتی ہے' صدقہ بن فضل 'ابن عیینہ 'ایوب' محمد بن سیرین' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ خیبر میں صبح سویرے موجود تھے کہ اہل خیبر اپنے کلہاڑے لے کر نکلے' جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو محمد ہیں' بخدا محمد (ﷺ) مع لشکر کے موجود ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا 'اللہ اکبر' خیبر برباد ہوگیا' جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو

(۱) بعض صحابہ کو ان کے حبط اعمال کا شبہ اس لیے ہوا کیونکہ وہ اپنی تلوار کے لگنے سے ہی شہید ہوگئے تھے، لیکن چونکہ جان بوجھ کر انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ حقیقت میں یہ خودکشی نہیں ہے۔

مُحَمَّدٌ وَ الْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَاَصَبْنَا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَنَادٰى مُنَادِى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ.

ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے' حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہمیں گدھوں کا گوشت ملا' تو آنحضرت ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) تمہیں گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں' کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍؓ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَاءَهٗ جَاءٍ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِى النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَ اِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ.

۱۳۵۴۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' عبدالوہاب' ایوب' محمد' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! گدھے کھالئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر اس نے آکر دوبارہ عرض کیا کہ گدھے کھالئے گئے' آپ نے جواب نہ دیا پھر اس نے تیسری مرتبہ آکر عرض کیا کہ (اب تو) گدھے ختم ہو گئے تو آپؐ نے ایک منادی کو حکم دیا جس نے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں' تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں گوشت خوب پک رہا تھا۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيْبًا مِّنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِى السِّكَكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ . وَ كَانَ فِى السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ اِلٰى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَنْتَ قُلْتَ لِاَنَسٍؓ مَا اَصْدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَاْسَهٗ تَصْدِيْقًالَّهٗ.

۱۳۵۵۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے قریب اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھی' پھر فرمایا اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے' اہل خیبر نکل کر گلی کوچوں میں بھاگنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ کرنے والوں کو تو قتل کر دیا اور بچوں (وغیرہ) کو قید کر لیا' قیدیوں میں (حضرت) صفیہؓ بھی تھیں (پہلے تو) وہ دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں چلی گئیں آپؐ نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کا مہر ان کی آزادی کو مقرر فرمایا' عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے کہا کہ اے ابو محمد کیا تم نے انس سے کہا تھا کہ آنحضورؐ نے ان کا کیا مہر مقرر فرمایا تھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اپنا سر ہلا دیا۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ

۱۳۵۶۔ آدم' شعبہ' عبدالعزیز بن صہیب' انس رضی اللہ عنہ سے

الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَفِيَّةَ فَاَعْتَقَهَا وَ تَزَوَّجَهَا . فَقَالَ ثَابِتٌ لِاَنَسٍ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ اَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَاَعْتَقَهَا.

۱۳۵۷ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَ الْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَى عَسْكَرِهٖ وَ مَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فَقِيْلَ مَا اَجْزَاَمِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهٗ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَ اِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهٗ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ . فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَ مَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ فِي الْاَرْضِ وَ ذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو قید کیا پھر انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تو ثابت نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کیا مہر مقرر فرمایا؟ حضرت انسؓ نے کہا خود ان کو ہی ان کا مہر مقرر فرمایا کہ انہیں آزاد کر دیا۔

۱۳۵۷۔ قتیبہ 'یعقوب 'ابی حازم 'سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین (یعنی یہود خیبر) صف آرا ہو کر خوب لڑے 'پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے لوگ اپنے اپنے لشکروں کی طرف واپس آئے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے لشکر) میں ایک ایسا بھی آدمی (۱) تھا جو کسی اکیلے یہودی کو بغیر تلوار سے قتل کئے نہ چھوڑتا تھا' مسلمانوں میں مشہور ہوا کہ ہماری طرف سے جتنا کام آج فلاں شخص نے کیا کسی نے نہیں کیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو وہ دوزخی ہے (یہ سن کر) ایک آدمی نے کہا میں (امتحان کے طور پر) اس کے ساتھ رہوں گا' چنانچہ وہ اس کے پیچھے ہو گیا کہ جب وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ تیزی سے چلتا تو یہ بھی چلنے لگتا وہ کہتا ہے کہ پھر اس شخص کے ایک سخت زخم لگا (جس کی تکلیف برداشت نہ کرتے ہوئے) اس نے جلدی سے مرنا چاہا تو اس نے اپنی تلوار زمین پر ٹیک کر اس کی نوک اپنے سینہ کے درمیان رکھی' پھر اس پر اپنا بوجھ ڈال کر جھول گیا اور خودکشی کر لی تو یہ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے 'اس نے عرض کیا کہ ابھی آپؐ نے جو ایک شخص کے دوزخی ہونے کے متعلق فرمایا تھا تو لوگوں کو یہ چیز دشوار سی معلوم ہوئی تو میں نے کہا اس کی حقیقت معلوم کرنے کا ذمہ دار ہوں' تو میں اس کی تلاش میں چلا پھر وہ سخت زخمی ہوا اور جلدی مرنے کے لئے اپنی تلوار کو زمین پر ٹیک کر اس کی نوک اپنے سینہ کے درمیان رکھ لی' پھر اس پر اپنا بوجھ ڈال کر خودکشی کر لی تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان لوگوں کی نظر میں جنتیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے 'کہ کوئی

(۱) اس شخص کا نام قزمان تھا۔

وَ سَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

ایسا کام کرتا ہے کہ جس سے پہلے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں اور کوئی شخص لوگوں کی نظر میں دوزخیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

١٣٥٨ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ اَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَاَهْوٰى بِيَدِهِ اِلٰى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا اَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ قُمْ يَا فُلَانُ فَاَذِّنْ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَيْبَرَ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَيْبَرَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ سَعِيْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

١٣٥٨۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سعید بن میتب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر میں حاضر تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدعی اسلام کے بارے میں جو آپؐ کے ساتھ تھا فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے (لیکن) جب جہاد شروع ہوا تو اس نے زبردست جہاد کیا یہاں تک کہ بہت زیادہ زخمی ہو گیا اب بعض لوگوں کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر) کچھ شبہ سا ہوا کہ نہ جانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے کیا مقصد ہے' جسے ہم سمجھ نہ سکے اس زخمی شخص کو زخموں کی تکلیف زیادہ محسوس ہوئی تو اس نے اپنا ہاتھ ترکش میں ڈال کر کچھ تیر نکالے اور انہیں اپنے گلے میں بھونک لیا تو کچھ مسلمان تیزی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی بات کو سچا کر دکھایا کہ فلاں شخص نے گلے میں تیر بھونک کر خودکشی کر لی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی سے) فرمایا کہ اے فلاں شخص کھڑے ہو کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومن کے سوا اور کوئی نہیں جائے گا اور اللہ (کبھی) بدکار شخص کے ذریعہ بھی اپنے اس دین کی مدد فرماتا ہے' صالح نے زہری سے اس حدیث کے متابع حدیث روایت کی ہے اور شعیب نے ابواسامہ یونس' ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ مجھے ابن میتب اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہؓ نے یہ الفاظ فرمائے شهدنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور ابن مبارک نے بواسطہ یونس' زہری' سعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے صالح نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور زبیدی نے بواسطہ زہری' عبدالرحمٰن بن کعب' عبیداللہ بن کعب یہ الفاظ کہے ہیں اخبر نی من شهد مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور زہری نے بواسطہ عبیداللہ بن عبداللہ اور سعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٣٥٩ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَيْبَرَ اَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰى وَادٍ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَ لَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَّهُوَ مَعَكُمْ وَ اَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَمِعَنِىْ وَ اَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِىْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِىْ وَ اُمِّىْ. قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

۱۳۵۹۔ موسیٰ بن اسماعیل' عبدالواحد' عاصم' ابو عثمان' حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر چڑھائی کی یا یہ فرمایا کہ جب آپؐ خیبر کی طرف چلے تو لوگ ایک وادی پر پہنچ کر بلند آواز سے تکبیر پڑھنے لگے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ پر نرمی کرو (یعنی زور سے نہ چیخو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر موجود ذات کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم سننے والے کو جو قریب بھی ہے' پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ساتھ ہے ابو موسیٰ کہتے ہیں' میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے تھا تو آپؐ نے مجھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے' میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! ضرور بتایئے آپؐ نے فرمایا (وہ) لاحول ولاقوۃ الا باللہ (ہے)۔

١٣٦٠ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِىْ سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَّا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهٖ ضَرْبَةٌ؟ اَصَابَتْنِىْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةَ.

۱۳۶۰۔ مکی بن ابراہیم' یزید بن ابی عبید سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں تلوار کی چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے پوچھا اے ابو مسلم! یہ چوٹ کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے یہ چوٹ خیبر کے دن لگی تھی تو لوگوں نے تو یہ کہا کہ سلمہ مر گیا (لیکن) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپؐ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمادیا تو مجھے اس وقت سے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

١٣٦١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ الْمُشْرِكُوْنَ فِىْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَاقْتَتَلُوْا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِى الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهٖ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجْزَاَ اَحَدُهُمْ مَا

۱۳۶۱۔ عبداللہ بن مسلمہ' ابن ابی حازم' ان کے والد' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک جہاد (یعنی خیبر) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین مقابل ہو کر خوب لڑے پھر ہر قوم اپنے اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئی مسلمانوں میں ایک شخص تھا جو اکیلے مشرک کو نہ چھوڑتا تھا بلکہ اس کے پیچھے سے آکر اس کے تلوار مارتا (اور قتل کر دیتا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! جتنا کام فلاں نے کیا کسی نے نہیں

اَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالُوْا اَيُّنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَاَتَّبِعَنَّهُ فَاِذَا اَسْرَعَ وَ اَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْاَرْضِ وَ ذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَاذَاكَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو دوزخی ہے' صحابہؓ نے دل میں کہا اگر وہ دوزخی ہے تو پھر ہم میں جنتی کون ہو گا' اتنے میں مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں اس کے پیچھے رہوں گا تاکہ اس کا امتحان کروں' جب وہ تیز چلتا یا آہستہ' تو میں اس کے ساتھ رہتا حتی کہ وہ زخمی ہوا اور زخموں کی تکلیف سے بے تاب ہو کر جلدی مرنا چاہا' لہٰذا اس نے تلوار کا قبضہ زمین پر ٹکا کر اس کے پھل کو اپنے سینہ کے درمیان رکھا پھر اس پر اپنا بوجھ ڈال کر خودکشی کر لی اب وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپؐ نے فرمایا کیا بات ہوئی' تو اس نے وہ واقعہ آپ کو سنا دیا آپؐ نے فرمایا کہ کوئی آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی لوگوں کی نظر میں دوزخیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ اَنَسٌ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَاٰى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَاَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُوْدُ خَيْبَرَ.

۱۳۶۲۔ محمد بن سعید خزاعی' زیاد بن ربیع' ابو عمران سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے (بصرہ میں) جمعہ کے دن لوگوں پر ایسی چادریں دیکھیں جو یہود خیبر کی چادروں کی طرح رنگین تھیں' تو فرمایا کہ یہ لوگ اس وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہو رہے ہیں۔

١٣٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَ كَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ؟ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِيْ فُتِحَتْ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا اَوْلَيَاْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ يَفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوْهَا فَقِيْلَ هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ.

۱۳۶۳۔ عبداللہ بن مسلمہ' حاتم' یزید بن ابو عبید' سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم میں مبتلا تھے (اس لئے) وہ جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ آئے پھر حضرت علی نے کہا کہ میں آنحضرتؐ سے پیچھے رہ جاؤں (یہ نہیں ہو سکتا) لہٰذا وہ بھی بعد میں آ گئے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا یہ فرمایا کل ایسا شخص جھنڈا لے گا جس سے اللہ اور رسول محبت رکھتے ہیں' اسی کے ہاتھ پر فتح بھی حاصل ہو گی لہٰذا ہم اس جھنڈے کے امیدوار تھے کہ آنحضرتؐ سے کہا گیا' لیجئے وہ علیؓ آ گئے لہٰذا آپؐ نے انہیں جھنڈا دیا اور ان کے ہاتھ پر فتح ہوئی۔

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

۱۳۶۴۔ قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبدالرحمٰن' ابو حازم' سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلاً يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقِيْلَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَ دَعَالَهٗ فَبَرَاَ كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ اَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَ اللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

وسلم نے خیبر کے دن فرمایا میں کل کو یہ پرچم ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں' سہیل کہتے ہیں کہ لوگوں نے وہ رات بڑی بے چینی سے گزاری کہ دیکھئے کل کسے پرچم عطا ہوتا ہے' جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور ہر ایک اس پرچم کے ملنے کا خواہش مند تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں آپؐ نے فرمای ان کے پاس آدمی بھیج کر انہیں بلاؤ' چنانچہ انہیں بلایا گیا تو آنحضرتؐ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا کر ان کے لئے دعا کی تو وہ ایسے تندرست ہو گئے گویا انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی' تو آپؐ نے انہیں پرچم دے دیا حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں آپؐ نے فرمایا تم سیدھے جا کر ان کے میدان میں اتر پڑو' پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور اسلام میں اللہ کے جو حقوق ان پر واجب ہوں گے وہ بتاؤ' قسم خدا کی! تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا کسی کو (اسلام کی طرف) ہدایت فرما دینا تمہارے لئے سرخ (عمدہ) اونٹوں سے بہتر ہے۔

١٣٦٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَ كَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سُدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

١٣٦٥۔ عبدالغفار بن داؤد' یعقوب بن عبدالرحمٰن (دوسری سند) احمد ابن وہب' یعقوب بن عبدالرحمٰن' زہری' مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر آئے جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قلعہ خیبر میں فتح عنایت فرمادی تو آپؐ سے صفیہؓ بنت حیی کے حسن و جمال کا ذکر کیا گیا' وہ نئی دلہن ہی تھیں کہ ان کا شوہر مارا گیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اپنے لئے انتخاب (١) فرمالیا' آنحضرتؐ انہیں لے کر چلے' یہاں تک کہ جب ہم مقام سد صہباء' میں پہنچے تو صفیہؓ (حیض سے غسل کر کے آنحضرتؐ کے لئے) حلال ہو گئیں آپؐ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی' پھر آپ

(١) اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی کو یہ اختیار حاصل تھا کہ مال غنیمت میں سے جس غلام یا باندی کو چاہتے اپنے لیے متعین فرمالیتے اس اختیار کو "صفی" کہا جاتا ہے اسی اختیار کی بناء پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو اپنے لیے منتخب فرمایا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَتَهٗ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَآءَهٗ بِعَبَآئَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهٗ وَ تَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ.

نے مالیدہ بنا کر چھوٹے سے دستر خوان پر رکھ کر مجھ سے فرمایا اپنے آس پاس کے لوگوں کو جا کر بتا دو (اور بلا لاؤ) چنانچہ یہی حضرت صفیہ کی شادی کا ولیمہ تھا اور ہم مدینہ کی طرف چلے تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صفیہ کے لئے اپنے پیچھے ایک چادر بچھاتے ہوئے دیکھا پھر آپؐ اپنے اونٹ کے قریب بیٹھتے اور اپنا زانوئے مبارک ٹکا دیتے حضرت صفیہؓ آپؐ کے زانوئے مبارک پر اپنا پاؤں رکھ کر سوار ہو جاتیں۔

١٣٦٦ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى اَعْرَسَ بِهَا وَ كَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ.

١٣٦٦۔ اسمٰعیل، برادر اسمٰعیل، سلیمان، یحییٰ، حمید طویل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیہؓ بنت حیی کے پاس خیبر کے راستہ میں تین دن تک ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے ان سے خلوت فرمائی اور وہ ان عورتوں میں تھیں جن پر پردہ مقرر تھا (یعنی امہات المومنین میں سے تھیں)

١٣٦٧ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَ الْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّ لَا لَحْمٍ وَ مَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِلَالًا بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاَلْقٰى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَ الْاَقِطَ وَ السَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ؟ قَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ. فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّاَ لَهَا خَلْفَهٗ وَ مَدَّ الْحِجَابَ.

١٣٦٧۔ سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے راستہ میں تین دن فروکش رہے جہاں آپؐ نے حضرت صفیہؓ سے خلوت فرمائی چنانچہ میں نے آپؐ کے ولیمہ میں مسلمانوں کو بلایا اور اس ولیمہ میں نہ روٹی تھی نہ گوشت اس میں صرف یہ ہوا تھا آپ نے (حضرت) بلال کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا چنانچہ وہ بچھا دیئے گئے، تو آپؐ نے اس پر (چھوہارے) پنیر اور گھی رکھ دیا تو مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ صفیہؓ امہات المومنین میں سے ہیں یا آنحضرتؐ کی کنیز ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضرت ان کا پردہ کرائیں گے، تو امہات المومنین میں سے ہوں گی اور اگر پردہ نہ کرایا تو پھر کنیز ہیں، جب آپؐ نے کوچ کیا تو ان کے لئے اپنے پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی اور پردہ کھینچ دیا۔

١٣٦٨ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِيْ

١٣٦٨۔ ابوالولید، شعبہ (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، وہب، شعبہ، حمید بن ہلال، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے ایک ناشتہ دان پھینکا جس پر چربی تھی تو میں اسے لینے

خَيْبَرَ فَرَمٰى اِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَهٗ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ.

کو دوڑا جب پیچھے مڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مجھے بڑی شرم آئی (اور اسے چھوڑ دیا)

۱۳۶۹ـ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ وَّ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ. نَهٰى عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ هُوَ عَنْ نَّافِعٍ وَّحْدَهٗ وَلُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ.

۱۳۶۹ـ عبد بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع و سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے دن لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی، لہسن کے کھانے کی ممانعت کے راوی صرف نافع ہیں اور پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت سالم سے مروی ہے (پالتو گدھے کا گوشت جمہور علماء کے نزدیک حرام اور کچا بدبودار لہسن مکروہ ہے)۔

۱۳۷۰ـ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ الْحَسَنِ ابْنَىْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ اَكْلِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ.

۱۳۷۰ـ یحییٰ بن قزعہ، مالک، ابن شہاب، محمد بن علی کے دونوں لڑکے عبد اللہ اور حسن ان کے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے نکاح متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (اور نکاح متعہ یہ ہے کہ مثلاً ایک دو ہفتہ کے لئے نکاح کر لیا جاوے یہ تمام علماء کے نزدیک بالکل حرام ہے)

۱۳۷۱ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

۱۳۷۱ـ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۱۳۷۲ـ حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ وَّ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

۱۳۷۲ـ اسحٰق بن نصر، محمد بن عبید، عبید اللہ، نافع و سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۷۳ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىٍّ عَنْ جَابِرٍؓ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِى الْخَيْلِ.

۱۳۷۳ـ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت فرمائی۔

١٣٧٤ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَ بَعْضُهَا نُضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَّ أَهْرِيقُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَا عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ.

۱۳۷۴۔ سعید بن سلیمان' عباد' شیبانی' ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ہم پر بھوک کا غلبہ ہوا (اس وقت) ہانڈیوں میں جوش آ رہا تھا اور کچھ پک گئی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آکر کہا کہ گدھوں کا گوشت ذرا سا بھی نہ کھاؤ اور ہانڈیاں اوندھا دو' ابن ابی اوفی کہتے ہیں کہ ہم آپس میں کہنے لگے کہ آنحضرتؐ نے صرف اس لئے منع فرمایا ہے کہ ان میں سے ابھی خمس نہیں نکلا ہے اور بعض نے کہا کہ آپؐ نے یقیناً اس لئے منع فرمایا ہے کہ یہ نجاست کھاتا ہے۔

١٣٧٥ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ.

۱۳۷۵۔ حجاج بن منہال' شعبہ' عدی بن ثابت' حضرت براء اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جنگ خیبر کے موقعہ پر) تھے تو انہیں کھانے کو صرف گدھے ملے انہوں نے انہیں پکایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں پھینک دو۔

١٣٧٦ـ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ.

۱۳۷۶۔ اسحٰق' عبدالصمد' شعبہ' عدی بن ثابت' حضرت براءؓ اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن جب ہانڈیاں چڑھی ہوئی تھیں فرمایا کہ ہانڈیاں پھینک دو۔

١٣٧٧ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۳۷۷۔ مسلم' شعبہ' عدی بن ثابت حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں تھے پھر پہلے کی طرح روایت ذکر کی۔

١٣٧٨ـ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَّ نَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ.

۱۳۷۸۔ ابراہیم بن موسیٰ' ابن ابی زائدہ' عاصم' عامر' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں پالتو گدھوں کا کچا اور پکا گوشت پھینک دینے کا حکم دیا پھر اس کے بعد ہمیں اس کے کھانے کا حکم نہیں دیا۔

١٣٧٩ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ

۱۳۷۹۔ محمد بن ابوالحسین' عمر بن حفص' ان کے والد' عامر' ابن

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا اَدْرِیْ اَنَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ اَوْ حَرَّمَهٗ فِیْ یَوْمِ خَیْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ.

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا تھا کہ وہ لوگوں کی بار برداری کے کام آتا ہے اور ان کے کھا لینے سے لوگوں کو تکلیف ہو گی یا آپؐ نے خیبر کے دن ہمیشہ کے لئے پالتوں گدھوں کا گوشت حرام کر دیا ہے۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَیْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ فَسَّرَهٗ نَافِعٌ فَقَالَ اِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهٗ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ فَرَسٌ فَلَهٗ سَهْمٌ.

۱۳۸۰۔ حسن بن اسحٰق' محمد بن سابق' زائدہ' عبیداللہ بن عمرؓ نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت) اس طرح تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور پیادہ کا ایک حصہ نافع نے اس کی تشریح اس طرح فرمائی کہ اگر کسی کے پاس گھوڑا ہوتا تو اسے تین حصے ملتے ایک اس کا اور دو گھوڑے کے' اور اگر اس کے پاس گھوڑا نہ ہوتا تو اسے ایک حصہ ملتا۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ جُبَیْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ مَشَیْتُ اَنَا وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَیْتَ بَنِیْ الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ وَ تَرَكْتَنَا وَ نَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَّ بَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَیْرٌ وَلَمْ یَقْسِمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لِبَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِیْ نَوْفَلٍ شَیْئًا.

۱۳۸۱۔ یحیٰی بن بکیر' لیث' یونس' ابن شہاب' سعید بن مسیب' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمانؓ بن عفان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور ہم نے عرض کیا کہ آپؐ نے بنوالمطلب کو خیبر کے خمس میں سے حصہ دیا اور ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہم (اور وہ) آپؐ سے قرابت میں ایک درجہ میں ہیں' تو آپؐ نے جواب دیا کہ بنوہاشم اور بنو عبدالمطلب ایک ہیں' جبیر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو کچھ حصہ نہیں دیا۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ نَحْنُ بِالْیَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِیْنَ اِلَیْهِ اَنَا وَ اَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمْ اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَ الْاٰخِرُ اَبُوْ رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَّ اِمَّا قَالَ فِیْ ثَلَاثَةٍ وَّ

۱۳۸۲۔ محمد بن علاء' ابو اسامہ' یزید بن عبداللہ' ابو بردہ' حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کہ ہمیں یمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ہجرت کی خبر ملی تو میں اور میرے دو بھائی جن سے میں چھوٹا تھا ایک ابو بردہ اور دوسرے ابو رحم کچھ اوپر پچاس یا یہ فرمایا کہ ۵۳ یا ۵۲ آدمیوں کے ہمراہ جو میری قوم کے تھے (یمن سے) بقصد ہجرت چلے اور کشتی میں بیٹھ گئے اس کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا' تو وہاں

خَمْسِيْنَ اَوِ اثْنَيْنِ وَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِيْ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبْشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ افْتُتِحَ خَيْبَرُ وَ كَانَ اُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِيْ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَ دَخَلَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَّهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ زَائِرَةً وَّ قَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَ اَسْمَآءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَاٰى اَسْمَآءَ مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهٖ قَالَتْ اَسْمَآءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَ اللّٰهِ كُنْتُمْ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَ كُنَّا فِيْ دَارِ اَوْفِيْ اَرْضِ الْبُعَدَآءِ الْبُغَضَآءِ بِالْحَبَشَةِ وَ ذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِيْ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ نَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَ نُخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَسْاَلُهٗ وَ اللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَ لَا اَزِيْغُ وَ لَآ اَزِيْدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ : يَٰنَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهٗ؟ قَالَتْ قُلْتُ لَهٗ كَذَا وَ كَذَا . قَالَ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ

ہمیں جعفر بن ابی طالب ملے ہم ان کے ساتھ مقیم ہو گئے' وہاں سے ہم سب مدینہ کی طرف چلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح خیبر کے موقعہ پر ملاقات ہوئی کچھ لوگ ہم اہل سفینہ سے یہ کہنے لگے کہ ہجرت میں لوگ تم سے سبقت لے گئے' اسماءؓ بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین حفصہؓ کے پاس زیارت کے واسطے گئیں اور انہوں نے مہاجرین کے ساتھ نجاشی کی طرف بھی ہجرت کی تھی اسماء حضرت حفصہؓ کے پاس ہی تھیں کہ حضرت عمر حضرت حفصہ کے پاس آئے اور اسماء کو دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت حفصہؓ نے جواب دیا کہ اسماءؓ بنت عمیس ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کیا دریا والی حبشیہ اسماءؓ ہیں' یعنی جنہوں نے حبشہ ہجرت کی تھی اور اب براہ سمندر آئی ہیں' اسماء نے کہا ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا ہجرت میں ہم تم پر سبقت لے گئے لہٰذا ہم تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب اور حق دار ہیں' حضرت اسماءؓ کو یہ سن کر غصہ آگیا اور کہا ہرگز نہیں بخدا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپؐ تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے اور ناواقف کو نصیحت و وعظ فرماتے تھے اور ہم غیروں اور دشمنوں کے ملک میں تھے اور یہ سب کچھ (مصائب) اللہ اور اس کے رسول کے راستہ میں ہوتی تھیں' اور خدا کی قسم میرے اوپر کھانا پینا حرام ہے جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری بات نہ کہہ دوں اور ہمیں تو ایذا دی جاتی تھی اور خوف دلایا جاتا تھا' میں بہت جلد یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر کے آپ سے پوچھوں گی بخدا نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ کجراہی اختیار کروں گی اور نہ اس سے زیادہ بات بیان کروں گی' پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماءؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! عمرؓ نے ایسا ایسا کہا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا' انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے اس اس طرح کہا' آپ نے فرمایا وہ تم سے زیادہ میرے قریب اور حقدار نہیں ہیں' کیونکہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ایک مرتبہ ہجرت ہے اور اے اہل سفینہ! تمہاری دو مرتبہ ہجرت ہے' اسماءؓ کہتی ہیں کہ میں ابو موسیٰ اور اہل سفینہ کو دیکھتی کہ وہ میرے پاس گروہ در گروہ آتے اور یہ حدیث مجھ سے پوچھتے' دنیا کی کوئی چیز ان کے دلوں

اَبَا مُوْسٰی وَاَصْحَابَ السَّفِیْنَةِ یَاْتُوْنِیْ اَرْسَالًا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَا مِنَ الدُّنْیَا شَیْءٌ هُمْ اَفْرَحُ وَ لَا اَعْظَمُ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَبَا مُوْسٰی وَ اِنَّهٗ لَیَسْتَعِیْدُ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنِّیْ . قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَ اعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ، وَ اِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَمَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَ مِنْهُمْ حَكِیْمٌ اِذَا لَقِیَ الْخَیْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ یَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ.

میں آنحضرتؐ کے اس فرمان سے بڑی اور مسرت بخش نہیں تھی‘ ابو بردہ کہتے ہیں‘ اسماءؓ نے فرمایا کہ ابو موسیٰ اس حدیث کو بار بار مجھ سے سنتے تھے‘ ابو بردہ واسطہ ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اشعری احباب کے قرآن پڑھنے کی آواز کو جب وہ رات میں آتے ہیں پہچان لیتا ہوں‘ اور میں ان کے رات میں قرآن پڑھنے کی آواز سے ان کی منزلوں کو پہچان جاتا ہوں‘ اگرچہ دن میں میں نے ان کی فرودگاہ نہ دیکھی ہو ان میں سے حکیم بھی ہیں جب وہ کسی جماعت یا دشمن (شک راوی) سے مقابلہ کرتے تو ان سے کہتے میرے احباب تمہیں انتظار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

١٣٨٣ـ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بَعْدَ اَنِ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ یَقْسِمْ لِاَحَدٍ لَمْ یَشْهَدِ الْفَتْحَ غَیْرَنَا.

۱۳۸۳۔ اسحٰق بن ابراہیم‘ حفص بن غیاث‘ برید بن عبداللہ‘ ابو بردہ‘ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتح خیبر کے بعد آئے تو آپؐ نے مال غنیمت میں ہمارے لئے تقسیم کرتے وقت حصہ مقرر فرمایا(۱) حالانکہ ہم غزوہ خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے اور آپؐ نے ہمارے علاوہ کسی کو بھی جو فتح خیبر میں شریک نہ تھا حصہ نہیں دیا۔

١٣٨٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ مَّوْلَی ابْنِ مُطِیْعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: افْتَتَحْنَا خَیْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً اِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَ الْاِبِلَ وَ الْمَتَاعَ وَ الْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۱۳۸۴۔ عبداللہ بن محمد‘ معاویہ بن عمرو‘ ابو اسحاق‘ مالک بن انس‘ ثور‘ ابن مطیع کے آزاد کردہ غلام سالم‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے خیبر فتح کیا اور ہمیں مال غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ گائے‘ اونٹ اسباب اور باغ ملے پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی القری میں آئے اور آپؐ کے ہمراہ مدعم نامی آپؐ کا غلام تھا جو بنو الضباب کے ایک آدمی نے آپ کو نذرانہ میں دیا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا تھا باوجود اس کے کہ یہ لوگ جنگ میں شریک نہیں تھے، اس سے حنفیہ کے موقف کی تائید ہوتی ہے کہ دار الحرب میں لڑائی ختم ہو جانے کے بعد کمک پہنچے، تو وہ لوگ بھی مال غنیمت میں شریک ہوں گے اگرچہ لڑائی میں شریک نہ ہوئے ہوں۔

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰى وَادِى الْقُرٰى وَ مَعَهٗ عَبْدٌ لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ اَهْدَاهُ لَهٗ اَحَدُبَنِى الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتّٰى اَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَّهٗ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِىْ اَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَجَآءَ رَجُلٌ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِشِرَاكٍ اَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ هٰذَا شَىْءٌ كُنْتُ اَصَبْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شِرَاكٌ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ.

وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ اتنے میں ایک ایسا تیر جس کے مارنے والے کا پتہ نہ تھا اس طرف آیا اور اس غلام کے لگ گیا لوگوں نے کہا اس کو شہادت مبارک ہو' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو چادر اس نے خیبر کے دن مال غنیمت میں سے تقسیم ہونے سے پہلے لے لی تھی اس پر آگ کا شعلہ بنے گی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سن کر ایک آدمی ایک یا دو تسمہ لے کر آیا اور کہنے لگا یہ چیز مجھے ملی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تسمے (بھی) آگ کے ہو جاتے۔

١٣٨٥ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زَيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اَمَا وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَتْرُكَ اٰخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَّيْسَ لَهُمْ شَىْءٌ مَّا فُتِحَتْ عَلَىَّ قَرْيَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَيْبَرَ وَ لٰكِنِّىْ اَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَّهُمْ يَقْتَسِمُوْنَهَا.

۱۳۸۵۔ سعید بن ابو مریم' محمد بن جعفر' زید' زید کے والد' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے آنے والی نسلوں کے مفلس ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو جو ملک بھی فتح ہوتا میں اسے اسی طرح (مجاہدین میں) تقسیم کر دیتا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا لیکن میں اسے آنے والوں کے لئے خزانہ کے طور پر چھوڑ رہا ہوں جسے وہ تقسیم کر لیں گے۔

١٣٨٦ ـ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍؓ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ اِلا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَيْبَرَ.

۱۳۸۶۔ محمد بن مثنی' ابن مہدی' مالک بن انس' زید بن اسلم' ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو علاقہ بھی فتح ہوتا میں اسے (انہیں میں) تقسیم کر دیتا جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

١٣٨٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِىَّ وَسَاَلَهٗ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۳۸۷۔ علی بن عبد اللہ' سفیان' زہری' اسمٰعیل بن امیہ نے زہری سے پوچھا تو انہوں نے اس طرح سند بیان کی کہ عنبسہ بن سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سوال کیا کہ غنیمت

وَ سَلَّمَ فَسَالَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ وَاعُجْبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰی مِنْ قَدُوْمِ الضَّاْنِ. وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِیْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِیْ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَبَانَ عَلٰی سَرِيَّةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ اَبَانُ وَ اَصْحَابُهُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَ اِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيْفٌ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ اَبَانُ وَ اَنْتَ بِهٰذَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَاْسِ ضَاْنٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَا اَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ.

خیبر میں سے مجھے بھی حصہ ملے' تو سعید بن عاص کے کسی لڑکے نے کہا یارسول اللہؐ ابوہریرہ کو حصہ نہ دیجئے ابوہریرہؓ نے کہا اسی کو نہ دیجئے کیونکہ یہ ابن قوقل کا قاتل ہے' تو اس نے کہا تعجب ہے اس اوبلے پر جو کوہ ضان کی چوٹیوں سے ابھی اتر کر آیا ہے' زبیدی' زہری' عنبسہ بن سعید' ابوہریرہؓ سعید بن عاص سے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان کو مدینہ سے نجد کی طرف کسی لشکر کا سردار مقرر کر کے روانہ کیا تھا' ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ خیبر میں فتح خیبر کے بعد ابان اور ان کے ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے اور ان کے گھوڑوں کی پیٹیاں چھال کی تھیں یعنی بے سروسامان تھے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ انہیں مال غنیمت میں سے حصہ نہ دیجئے' تو ابان نے کہا اوبلے جو کوہ ضان کی چوٹیوں سے ابھی اتر کر آیا ہے تو یہ بات کہتا ہے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابان بیٹھ جاؤ اور انہیں حصہ نہ دیا۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰی بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَدِّیْ اَنَّ اَبَانَ بْنَ سَعِيْدٍ اَقْبَلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَّ قَالَ اَبَانُ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ اَعَجَبًا لَّكَ وَبْرٌ تَدَاْدَاَ مِنْ قَدُوْمِ ضَاْنٍ يَنْعٰی عَلَیَّ اَمْرًا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِيَدِیْ وَ مَنَعَهُ اَنْ يُّهِيْنَنِیْ بِيَدِهِ.

۱۳۸۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عمرو بن یحییٰ بن سعید' ان کے دادا ابان بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو سلام کیا تو ابوہریرہؓ نے کہا یارسول اللہ یہ ابن قوقل کا قاتل ہے' تو ابان نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ تجھ پر تعجب ہے کہ تو ایک اوبلہ ہے جو کوہ ضان سے اتر کر آیا ہے اور ایسے شخص کے مارنے کا مجھ پر عیب لگاتا ہے جسے اللہ نے میرے ہاتھوں (شہادت دے کر) بزرگی دی اور مجھے اس کے ہاتھ سے (حالت کفر میں قتل کرا کے) ذلیل ہونے سے بچا لیا(۱)۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ

۱۳۸۹۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ دختر نبی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (کسی کو) حضرت ابوبکرؓ کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں بھیجا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مال کی جو اللہ

(۱) ابن قوقلؓ صحابی ہیں ابان بن سعیدؓ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، اسی حالت میں انہوں نے ابن قوقلؓ کو شہید کیا تھا حضرت ابان کی بات کا حاصل یہ ہے کہ میں نے اگر ابن قوقل کو شہید کیا تھا تو وہ میری جاہلیت کا زمانہ تھا اور شہادت ایک مطلوب امر ہے، جس سے ابن قوقلؓ کو اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوئی دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے میں قتل نہیں ہوا اور نہ وہ میری دنیوی اور اخروی ذلت کا سبب بنتا۔

تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَ مَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَ عَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَابَكْرٍ وَّ صَلّٰى عَلَيْهَا وَ كَانَ لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمُبَايَعَتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِنَا اَحَدٌ مَّعَكَ كَرَاهِيَةَ لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ مَا عَسَيْتُهُمْ اَنْ يَّفْعَلُوْا بِيْ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ : اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَ مَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ وَ لَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَ كُنَّا نَرٰى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَصِيْبًا حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

تعالیٰ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں دیا تھا اور خیبر کے بقیہ خمس کی میراث چاہتے ہیں' تو ابو بکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے' ہاں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے (بقدر ضرورت) کھا سکتی ہے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں آپؐ کے عہد مبارک کے عمل کے خلاف بالکل تبدیلی نہیں کر سکتا اور میں اس میں اسی طرح عمل در آمد کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے' یعنی حضرت ابو بکر نے اس میں ذرا سی بھی حضرت فاطمہؓ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا' تو حضرت فاطمہؓ اس مسئلہ میں حضرت ابو بکرؓ سے ناراض ہو گئیں اور انہوں نے اپنی وفات تک حضرت ابو بکر سے گفتگو نہ کی حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے شوہر حضرت علی نے انہیں رات ہی کو دفن کر دیا اور حضرت ابو بکر کو اس کی اطلاع بھی نہ دی' اور خود ہی ان کے جنازہ کی نماز پڑھ لی حضرت فاطمہ کی حیات میں حضرت علیؓ کو لوگوں میں وجاہت حاصل تھی جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت علیؓ نے لوگوں کا رخ پھرا ہوا پایا تو ابو بکر سے صلح اور بیعت کی درخواست کی' حضرت علیؓ نے ان (چھ) مہینوں میں (حضرت فاطمہؓ کی تیمارداری اور دیگر مشاغل و اسباب کی بناء پر) حضرت ابو بکر سے بیعت نہیں کی تھی تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکر کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو یہ اس لئے کہا کہ کہیں عمر نہ آجائیں' حضرت عمر کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمایا نہیں بخدا آپ وہاں تنہا نہ جائیں حضرت ابو بکرؓ نے کہا مجھے ان سے یہ امید نہیں کہ وہ میرے ساتھ کچھ برائی کریں بخدا میں ان کے پاس جاؤں گا لہٰذا ابو بکر ان کے پاس چلے گئے تو حضرت علیؓ نے تشہد کے بعد فرمایا کہ ہم آپ کی فضیلت اور اللہ کے عطا کردہ انعامات کو بخوبی جانتے ہیں نیز ہمیں اس بھلائی میں (یعنی خلافت میں) جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے کوئی حسد نہیں لیکن آپ نے اس امر خلافت میں ہم پر زیادتی کی ہے' حالانکہ قرابت رسول کی بناء پر ہم سمجھتے تھے کہ یہ خلافت ہمارا حصہ ہے' حضرت ابو بکر یہ سن

سَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ وَ اَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَلَمْ اٰلُ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصْنَعُهٗ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُه فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَّوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى اَبُوْ بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَ ذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَ تَخَلُّفَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ وَ عُذْرَهٗ بِالَّذِيْ اِعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَ تَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ حَدَّثَ اَنَّهٗ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّلَا اِنْكَارًا لِّلَّذِيْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّا نَرٰى لَنَا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا. فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ.

کر رونے لگے اور فرمایا قسم ہے خدا کی قرابت رسول کی رعایت میری نظر میں اپنی قرابت کی رعایت سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور میرے اور تمہارے درمیان آنحضرت کے بارے میں جو اختلاف ہوا ہے تو میں نے اس میں ہرگز امر خیر سے کوتاہی نہیں کی اور اس مال میں' میں نے جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا اسے نہیں چھوڑا' حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ زوال کے بعد آپؓ سے بیعت کرنے کا وعدہ ہے جب حضرت ابوبکرؓ نے ظہر کی نماز پڑھ لی تو آپؓ منبر پر بیٹھے اور تشہد کے بعد حضرت علیؓ کا حال' بیعت سے ان کا پیچھے رہنے اور انہوں نے جو عذر پیش کئے تھے انہیں بیان فرمایا' پھر حضرت علیؓ نے استغفار و تشہد کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے حقوق کی عظمت و بزرگی بیان کر کے فرمایا کہ میرے اس فعل کا باعث حضرت ابوبکر پر حسد اور اللہ نے انہیں جس خلافت سے نوازا ہے اس کا انکار نہیں تھا' لیکن ہم سمجھتے تھے کہ امر خلافت میں ہمارا بھی حصہ تھا لیکن حضرت ابوبکرؓ اس میں ہمیں چھوڑ کر خود مختار بن گئے تو اس سے ہمارے دل میں کچھ تکدر تھا' تمام مسلمان اس سے خوش ہو گئے اور کہا کہ آپؓ نے درست کام کیا اور مسلمان حضرت علیؓ کے اس وقت پھر ساتھی ہو گئے جب انہوں نے امر بالمعروف کی طرف رجوع کر لیا۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الْاٰنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا شَبِعْنَا حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ.

۱۳۹۰۔ محمد بن بشار' حرمی' شعبہ' عمارہ' عکرمہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو ہم نے کہا کہ اب ہم کھجوریں پیٹ بھر کر کھایا کریں گے حسن' قرہ بن حبیب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار' عبداللہ بن دینار کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ فتح خیبر سے پہلے ہم نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۵۰۷ بَاب اِسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ.

باب ۵۰۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

۱۳۹۱۔ اسمٰعیل' مالک' عبدالمجید بن سہیل' سعید بن میسب حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے

الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَيْبَرَ فَجَآئَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ وَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ اَخَابَنِیْ عَدِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی خَيْبَرَ فَاَمَّرَهٗ عَلَيْهَا. وَ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِیْ سَعِيْدٍ مِّثْلَهٗ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا وہ آپؐ کے پاس عمدہ کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں یارسول اللہ بخدا ہم (معمولی) کھجوروں کے دو صاع کے بدلہ میں اس (اچھی) کھجور کا ایک صاع اور تین کے بدلہ میں دو صاع لیتے ہیں' آپ نے فرمایا ایسا نہ کرنا کہ یہ سود ہے بلکہ تمام صدقہ کی کھجوروں کو دراہم سے فروخت کر دو پھر ان دراہم سے اچھی کھجوریں خرید لو' عبدالعزیز بن محمد' عبدالمجید' سعید' ابو سعید (خدری) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے بھائی انصاری کو خیبر کا امیر بنا کر بھیجا' عبدالحمید' ابو صالح' سمان' حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

٥٠٨ بَاب مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَهْلَ خَيْبَرَ.

باب ۵۰۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیبر کے ساتھ بٹائی کا معاملہ کرنا۔

١٣٩٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَ يَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

۱۳۹۲۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' جویریہ' نافع' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی زمین) یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی کریں اور اس کی پیداوار کا نصف لے لیں۔

٥٠٩ بَاب الشَّاةِ الَّتِیْ سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

باب ۵۰۹۔ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (کھانے کے) لئے زہر آلود بکری کا بیان' اسے عروہ بواسطہ عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

١٣٩٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ.

۱۳۹۳۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر آلود بکری ہدیہ پیش کی گئی۔

٥١٠ بَاب غَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

١٣٩٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اُسَامَةَ عَلٰى قَوْمٍ فَطَعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعُنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهٖ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَ اِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَ اِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ.

باب ۵۱۰۔ زید بن حارثہ کے غزوہ کا بیان۔

۱۳۹۴۔ مسدد' یحیٰی بن سعید' سفیان بن سعید' عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم (مہاجر و انصار) پر اسامہ (بن زید) کو (کسی جہاد میں) امیر بنایا لوگوں نے ان کے امیر ہونے پر طعن کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا اگر آج تم اسامہ کی امیری پر طعن کر رہے ہو تو پہلے تم نے ان کے باپ کی امیری پر بھی طعن کیا تھا قسم ہے خدا کی وہ امیر ہونے کے مستحق اور اہل تھے اور وہ مجھے تمام لوگوں میں زیادہ محبوب تھے اور ان کے بعد (یہ اسامہ) مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

٥١١ بَاب عُمْرَةِ الْقَضَاءِ ذَكَرَهٗ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

١٣٩٥ ـ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا : هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهٰذَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَ لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ لَا وَ اللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ: هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَ اَنْ لَّا يَخْرُجَ

باب ۵۱۱۔ عمرہ قضاء کا بیان اسے حضرت انسؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۹۵۔ عبیداللہ بن موسیٰ' اسرائیل' ابواسحٰق' براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ذیقعدہ میں عمرہ کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے آپؐ کے مکہ میں داخل ہونے سے انکار کیا' یہاں تک کہ آپؐ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ (آئندہ سال) مکہ میں تین دن مقیم رہیں گے' جب مسلمانوں نے صلحنامہ لکھا (تو اس میں یہ) لکھ دیا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کا صلح نامہ ہے تو کفار نے کہا کہ ہم تو اسکا اقرار نہیں کرتے اگر ہم آپؐ کو اللہ کا رسولؐ سمجھتے تو آپ کو ہم بالکل نہ روکتے' لیکن آپ محمد بن عبداللہ ہیں (یہی لکھئے) تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی' پھر آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ لفظ رسول اللہ مٹا دو' حضرت علیؓ نے عرض کیا' بخدا میں تو اسے کبھی نہیں مٹا سکتا' تو رسول اللہ ﷺ نے وہ صلحنامہ لے لیا' حالانکہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے پھر بھی آپ نے یہ لکھا' (۱) یہ محمد بن عبداللہ کا صلح نامہ ہے کہ آپ مکہ میں سوائے غلاف پوش تلوار کے دوسرے ہتھیار لیکر نہ آئیں گے اور

(۱) شارحین نے یہاں یہ سوال اٹھایا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے تو آپؐ نے یہ کیسے لکھ دیا؟ اس کے متعدد جواب ذکر کیے گئے ہیں (۱) امی اسے نہیں کہتے جو لکھنا نہ جانتا ہو بلکہ امی اس شخص کو کہتے ہیں جسے لکھنے کی عادت نہ ہو (۲) لکھا تو کسی اور نے تھا حکم چونکہ نبی اکرمؐ نے دیا تھا اس لیے نسبت حضورؐ کی طرف کر دی گئی (۳) بطور معجزہ کے رسولؐ نے لکھ دیا تھا۔

مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا وَ مَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِّصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَ زَيْدٌ وَّ جَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ اِبْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ. وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ اَخِيْ. فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْكَ . وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَ خُلُقِيْ. وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَ مَوْلَانَا . وَقَالَ عَلِيٌّ: اَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

اہل مکہ میں اگر کوئی آپؐ کے ساتھ جانا چاہے گا تو آپؐ اسے نہیں لے جائیں گے اور اگر آپؐ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رہنا چاہے گا تو آپ نہ روکیں گے (سال آئندہ) جب آپ مکہ تشریف لائے اور (تین دن کی) مدت پوری ہوگئی تو کفار نے حضرت علیؓ کے پاس آکر کہا کہ آپؐ اپنے ساتھی (آنحضرت) سے کہہ دیجئے کہ تشریف لے جائیں کیونکہ مدت پوری ہوگئی' تو نبی ﷺ مکہ سے تشریف لے گئے' حضرت حمزہ کی صاحبزادی چچا چچا پکارتی ہوئی آپ کے پیچھے چلی تو انہیں حضرت علیؓ نے لے لیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اپنے چچا کی صاحبزادی کو لے لو کہ میں نے اسے لے لیا ہے (مدینہ پہنچ کر) علی' زید اور جعفر نے جھگڑا کیا' حضرت علیؓ نے کہا کہ میں نے ہی (پہلے) اسے لیا ہے اور یہ میرے چچا کی صاحبزادی ہے جعفر نے کہا' یہ میرے چچا کی صاحبزادی ہے' اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے' زید نے کہا یہ میری بھتیجی ہے' رسول اللہ ﷺ نے (حضرت جعفرؓ کے حق میں) اسکی خالہ کی وجہ سے فیصلہ فرمادیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کے درجہ میں ہوتی ہے اور حضرت علیؓ سے بطور تسلی فرمایا کہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت جعفرؓ سے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہے اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور محبوب ہے' حضرت علیؓ نے کہا کہ حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ اِلَّا سُيُوْفًا وَلَا يُقِيْمَ بِهَا اِلَّا مَا اَحَبُّوْا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ

۱۳۹۶۔ محمد بن رافع' سریج' فلیح (دوسری سند) محمد بن حسین بن ابراہیم' انکے والد' فلیح بن سلیمان' نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کے قصد سے چلے تو کفار قریش آپؐ کے بیت اللہ پہنچنے سے آڑے آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں قربانی ذبح فرمائی' اور سر کے بال منڈوائے اور ان سے اس شرط پر صلح کرلی کہ آپؐ آئندہ سال عمرہ ادا کریں گے اور سوائے (غلاف پوش) تلواروں کے کوئی ہتھیار نہ لائیں گے' اور کفار کی خواہش کے مطابق مکہ میں ٹھہریں گے' تو آپؐ نے آئندہ سال عمرہ ادا فرمایا اور مکہ میں صلح کے مطابق آپؐ داخل ہوئے' جب آپؐ تین دن وہاں ٹھہر چکے تو کفار نے آپؐ سے چلے جانے کو کہا تو

الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا اَنْ قَامَ بِهَا ثَلَاثًا اَمَرُوْهُ اَنْ يَّخْرُجَ فَخَرَجَ.

آپؐ چلے گئے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَآئِشَةَ ثُمَّ قَالَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَآئِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِیُّ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَ مَا اعْتَمَرَ فِیْ رَجَبٍ قَطُّ.

۱۳۹۷۔ عثمان بن ابی شیبہ ' جریر ' منصور ' مجاہد کہتے ہیں کہ میں اور عروہؓ بن زبیر مسجد (نبوی) میں پہنچے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ' پھر عروہؓ نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا' چار' پھر ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہؓ نے کہا کہ اے ام المومنین آپؓ نے حضرت ابو عبدالرحمٰن کی بات نہیں سنی کہ آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کئے ہیں ' حضرت عائشہ نے فرمایا (صحیح ہے کیونکہ) نبی ﷺ نے جب بھی عمرہ کیا' تو یہ اس میں موجود تھے (وہاں) آپؐ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰى يَقُوْلُ: لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِيْنَ وَ مِنْهُمْ اَنْ يُّؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۱۳۹۸۔ علی بن عبداللہ ' سفیان ' اسمٰعیل بن ابی خالد ' ابن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں ' انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا' تو ہم نبی ﷺ کی مشرکوں اور ان کے بچوں کی ایذا سے حفاظت کر رہے تھے۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدِمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَّهَنَهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَ اَمَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَ اَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَآءُ عَلَيْهِمْ. وَ زَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِیْ اسْتَاْمَنَ قَالَ: ارْمُلُوْا لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُمْ وَ الْمُشْرِكُوْنَ قِبَلَ قُعَيْقِعَانَ.

۱۳۹۹۔ سلیمان بن حرب ' حماد بن زید ' ایوب ' سعید بن جبیر ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے اصحاب جب (مکہ) آئے تو مشرکوں نے (آپس) میں کہا کہ تمہارے پاس وہ جماعت (مسلمان) آ رہی ہے ' جسے یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو (طواف کے) پہلے تین چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم دیا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلنے کا اور تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم آپؐ نے صرف مسلمانوں پر شفقت اور نرمی کرتے ہوئے نہیں دیا' ابن سلمہ ' ایوب ' سعید بن جبیر ابن عباسؓ کی روایت میں یہ زیادتی بھی ہے کہ جب نبی ﷺ صلح کے سال (مکہ) تشریف لائے تو آپؐ نے (مسلمانوں سے فرمایا) کہ اکڑ کر چلو تاکہ مشرکین مسلمانوں کی قوت دیکھ لیں اور مشرکین کوہ قعیقعان کی جانب سے (کھڑے ہو کر) دیکھا کرتے۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا سَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لِیُرِیَ الْمُشْرِکِیْنَ قُوَّتَهٗ.

۱۴۰۰۔ محمد 'سفیان بن عیینہ 'عمرو 'عطاء 'ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے طواف میں اور صفاو مروہ کے درمیان کافروں کو اپنی قوت دکھانے کی غرض سے دوڑ رہے تھے۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّ بَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَ مَاتَتْ بِسَرِفَ. وَ زَادَ ابْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ وَّ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَآءٍ وَّ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ.

۱۴۰۱۔ موسیٰ بن اسمٰعیل 'وہیب 'ایوب 'عکرمہ 'حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا اور حلال ہونے کے بعد خلوت فرمائی اور حضرت میمونہؓ کا انتقال (مقام) سرف میں ہوا 'ابن اسحٰق 'ابن ابی نجیح 'ابان بن صالح 'عطاء 'مجاہد 'حضرت ابن عباسؓ نے اتنی زیادتی اور روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے عمرہ قضاء میں حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا۔

۵۱۲ بَاب غَزْوَةِ مُوْتَةَ مِنْ اَرْضِ الشَّامِ.

باب ۵۱۲۔ غزوہ موتہ کا بیان 'جو ملک شام میں ہے۔

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ قَالَ وَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَقَفَ عَلٰی جَعْفَرٍ یَّوْمَئِذٍ وَّهُوَ قَتِیْلٌ فَعَدَدْتُّ بِهٖ خَمْسِیْنَ بَیْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَیْسَ مِنْهَا شَیْءٌ فِیْ دُبُرِهٖ یَعْنِیْ فِیْ ظَهْرِهٖ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ مُوْتَةَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنْ قُتِلَ زَیْدٌ فَجَعْفَرٌ وَ اِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: کُنْتُ

۱۴۰۲۔ احمد 'ابن وہب 'عمرو 'ابن ابی ہلال 'نافع 'حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں غزوہ موتہ (۱) میں جعفر کی شہادت کے بعد ان کے پاس کھڑا ہوا تو میں نے ان کے (جسم پر) پچاس نشان نیزہ اور تلوار کے دیکھے 'ان میں سے کوئی بھی زخم ان کی پشت پر نہیں تھا۔ احمد بن ابی بکر 'مغیرہ بن عبدالرحمٰن 'عبداللہ بن سعد 'نافع 'حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو سپہ سالار بنایا 'پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا 'اگر یہ شہید ہو جائیں تو پھر سپہ سالار جعفر ہیں اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ ہیں 'حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں اس غزوہ میں شریک تھا (جنگ ختم ہونے پر) ہم نے حضرت جعفر کو تلاش کیا 'تو وہ شہداء میں ملے اور ہم نے ان کے جسم

(۱) اس غزوہ کے پیش آنے کا سبب یہ ہوا کہ رسول اللہؐ نے اپنا ایک قاصد یعنی حضرت حارثؓ بن عمیر کو قیصر روم کی طرف سے متعین کردہ شام کے امیر شرجیل غسانی کے پاس بھیجا اس نے حضورؐ کے قاصد کو شہید کر دیا اس پر حضورؐ نے تین ہزار کا لشکر حضرت زید بن حارثہؓ کی امارت میں مقام موتہ کی طرف روانہ فرمایا۔

فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلٰى وَ وَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهٖ بِضْعًا وَّتِسْعِيْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَّ رَمْيَةٍ۔

پر کچھ اوپر نوے (۹۰) زخم تیر اور نیزہ کے پائے۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعٰى زَيْدًا وَّ جَعْفَرًا وَّ ابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

۱۴۰۳۔ احمد بن واقد' حماد بن زید' ایوب' حمید بن ہلال' حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زید' جعفر اور ابن رواحہؓ کی شہادت کی خبر لوگوں کو سنائی حالانکہ ابھی تک کوئی خبران کی نہیں آئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (پہلے) زیدؓ نے جھنڈا سنبھالا' اور وہ شہید ہوگئے' پھر جعفرؓ نے سنبھالا تو وہ بھی شہید ہوگئے' پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو وہ بھی شہید ہوگئے' آپ کی آنکھوں سے یہ کہتے وقت آنسو جاری تھے' یہاں تک کہ اللہ کی ایک تلوار (خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھالا حتی کہ اللہ نے عیسائیوں پر فتح عنایت فرمائی:

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: لَمَّا جَآءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ اَنَا اَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ مِنْ شِقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَ ذَكَرَ بُكَآءَ هُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهٗ لَمْ يُطِعْنَهٗ قَالَ فَاَمَرَ اَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ: وَ اللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ فَوَ اللّٰهِ مَا اَنْتَ تَفْعَلُ وَ مَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

۱۴۰۴۔ قتیبہ' عبدالوہاب' یحیٰی بن سعید' عمرہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جب (زید) بن حارثہؓ' جعفر بن ابو طالبؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ (مسجد میں) تشریف فرما ہوئے اور آپؐ پر آثار حزن پائے جاتے تھے' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں دروازہ کی جھریوں میں سے دیکھ رہی تھی کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! جعفرؓ کے گھر کی عورتیں رو رہی ہیں' آپؐ نے فرمایا' انہیں منع کردے' وہ شخص گیا' پھر آکر کہا کہ میں نے انہیں منع کیا' مگر وہ مانتی ہی نہیں' آپؐ نے پھر منع کرنے کا حکم دیا' وہ گیا اور پھر آکر کہنے لگا' بخدا (وہ تو مانتی نہیں ہیں' بلکہ) ہم پر غالب آگئی ہیں' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' پھر ان کا منہ مٹی سے بھر دے' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اس سے کہا اللہ تیری ناک کو خاک آلود کرے تو نہ تو وہ کر سکتا ہے' (کہ انہیں رونے سے روک دے) اور نہ رسول اللہ ﷺ کا پیچھا چھوڑتا ہے۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

۱۴۰۵۔ محمد بن ابو بکر' عمر بن علی' اسمٰعیل بن ابو خالد' عامر سے

عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَيْنِ.

روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت جعفرؓ کے فرزند کو سلام کرتے تو کہتے ' السلام علیك یا ابن ذی الجناحین (یعنی اے دو پروالے کے فرزند تم پر سلام ہو)۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ: لَقَدْ انْقَطَعَتْ فِیْ يَدِیْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ فَمَا بَقِیَ فِیْ يَدِیْ اِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَةٌ.

۱۴۰۶۔ ابونعیم 'سفیان 'اسمٰعیل ' قیس بن ابو حازم 'حضرت خالد بن ولید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا 'کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے (مارتے مارتے) نو تلواریں ٹوٹ گئی تھیں 'صرف ایک یمنی چوڑی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہ گئی۔(۱)

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ لَقَدْ دُقَّ فِیْ يَدِیْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ وَّ صَبَرَتْ فِیْ يَدِیْ صَفِيْحَةٌ لِّیْ يَمَانِيَّةٌ.

۱۴۰۷۔ محمد بن مثنی ' یحییٰ ' اسمٰعیل ' قیس ' حضرت خالد بن ولید ' رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ' انہوں نے بیان کیا کہ جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے (جنگ کرتے کرتے) نو تلواریں ٹوٹ گئیں 'اور میری یمنی چوڑی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہی۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهٗ عَمْرَةُ تَبْكِیْ وَاجَبَلَاهُ وَ كَذَا وَكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِیْ اَنْتَ كَذٰلِكَ.

۱۴۰۸۔ عمران بن میسرہ ' محمد بن فضیل ' حصین ' عامر ' نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ ایک دن بیہوش ہو گئے تو انکی بہن واجبلاہ واکذا و اکذا (ہائے پہاڑ جیسا بھائی ' ہائے یوں ہائے یوں) کہہ کر رونے لگیں (یعنی) انکے اوصاف گن گن کر بیان کرتی تھیں جب انہیں ہوش آیا تو (بہن سے) کہا کہ تم جو جو بات کہتیں تو مجھ سے پوچھا جاتا ' کیا تو ایسا ہی ہے۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ.

۱۴۰۹۔ قتیبہ 'عبثر 'حصین 'شعبی 'نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہؓ بے ہوش ہو گئے اور پہلی حدیث کی طرح روایت بیان کی (مگر اتنی زیادتی تھی کہ) جب عبداللہ کا انتقال ہوا تو ان کی بہن ان پر بالکل نہ روئیں۔

۵۱۳ بَاب بَعْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اِلَی الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ.

باب ۵۱۳۔ قبیلہ جہینہ کی قوم حرقات کی طرف نبی ﷺ کا اسامہ بن زید کو بھیجنا۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۴۱۰۔ عمرو بن محمد 'ہشیم 'حصین 'ابوظبیان 'حضرت اسامہ بن زید

(۱) اسی دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو سیف اللہ کا لقب عطا فرمایا۔

هُشَيْمٌ اَخبَرَنَا حُصَيْنٌ اَخبَرَنَا اَبُوْ ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَى الْحُرُقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ. وَلَحِقْتُ اَنَا وَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْاَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهٗ بِرُمْحِيْ حَتّٰى قَتَلْتُهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَااُسَامَةُ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَازَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حرقہ کی جانب بھیجا ہم نے صبح کو اس قوم پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی' میں اور ایک انصاری اس قوم کے ایک آدمی کے پیچھے لگ گئے جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ' اس انصاری نے تو ہاتھ روک لیا' مگر میں نے اس کے نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا' جب ہم واپس آئے تو نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اسامہ تم نے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی اسے قتل کر دیا' میں نے عرض کیا اس نے جان بچانے کے لئے کہا تھا' مگر آپؐ برابر یہی فرماتے رہے' یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش آج سے پہلے میں اسلام نہ لایا ہوتا۔(۱)

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ ابْنَ الْاَكْوَعِ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَ خَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَّرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً اَبُوْ بَكْرٍ وَّ مَرَّةً اُسَامَةُ.

۱۴۱۱۔ قتیبہ بن سعید' حاتم' یزید بن ابی عبید' سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہا اور دیگر لشکر جو آپؐ (کسی کی سپہ سالاری) میں روانہ فرماتے' ان میں سے نو میں شریک ہوا' ایک مرتبہ ہمارے سپہ سالار ابو بکرؓ تھے اور ایک مرتبہ اسامہؓ' عمر بن حفص بن غیاث' ان کے والد یزید بن ابی عبیدہ' سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہا اور جو دیگر لشکر آپؐ (کسی کی سپہ سالاری میں) روانہ فرماتے ان میں سے نو میں شریک ہوا' ایک مرتبہ ہمارے امیر ابو بکرؓ تھے اور ایک مرتبہ اسامہؓ۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّ غَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهٗ عَلَيْنَا.

۱۴۱۲۔ ابو عاصم' ضحاک بن مخلد' یزید' سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہا اور میں ابن حارثہ کے ساتھ اس غزوہ میں بھی تھا' جس میں آنحضرت نے انہیں ہمارا امیر بنایا تھا۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

۱۴۱۳۔ محمد بن عبداللہ' حماد بن مسعدہ' یزید بن ابو عبید' سلمہ بن

(۱) یہ اس واقعہ پر انتہائی حسرت و افسوس کا اظہار تھا یعنی یہ غلطی اتنی عظیم تھی کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا آج مسلمان ہوتا تو میرے سارے پچھلے گناہ دھل جاتے بہر حال اس جملہ سے صرف اظہار حسرت مقصود تھا۔

حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَ الْحُدَيْبِيَّةَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ قَالَ يَزِيْدُ وَنَسِيْتُ بَقِيَّتَهُمْ.

اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہا' پھر انہوں نے خیبر' حدیبیہ' حنین اور جنگ قرد کا ذکر کیا' یزید نے کہا باقی غزوات کو میں بھول گیا۔

٥١٤ بَاب غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَ مَا بَعَثَ حَاطِبُ ابْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

باب ۵۱۴۔ غزوہ فتح (مکہ) اور حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو آنحضرت ﷺ کی لشکر کشی کی جو اطلاع بھیجی تھی اس کا بیان۔

١٤١٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي رَافِعٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَا وَ الزُّبَيْرَ وَ الْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ قُلْنَا لَهَا اُخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْلَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا ؟ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّي كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ يَقُوْلُ كُنْتُ حَلِيْفًا وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَ كَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مَنْ لَّهُمْ قَرَابَاتٌ يَّحْمُوْنَ اَهْلِيْهِمْ وَ اَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ

۱۴۱۴۔ قتیبہ' سفیان' عمرو بن دینار' حسن بن محمد' عبید اللہ بن ابی رافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ مجھے' زبیر اور مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نبی ﷺ نے بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جاؤ حتی کہ (مقام) روضہ خاخ تک پہنچو۔ وہاں تمہیں ایک کجاوہ نشین عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہوگا' وہ خط اس سے لے لو' حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھوڑے تیزی کے ساتھ ہمیں لے اڑے حتی کہ روضہ خاخ پہنچ گئے' وہاں ہمیں ایک کجاوہ نشین عورت ملی' ہم نے اس سے کہا خط نکال' اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں' ہم نے اس سے کہا کہ یا تو تو خط نکال دے ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار (کر تلاشی) لیں گے' تو اس نے اپنی چوٹی میں سے خط نکالا' ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اس میں لکھا ہوا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین مکہ کے نام' انہیں آنحضرت ﷺ کے بعض معاملات (جنگ) کی اطلاع دے رہے تھے' رسول اللہ ﷺ نے حاطبؓ سے فرمایا' حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' یا رسول اللہ مجھ پر جلدی نہ کیجئے' میں ایسا آدمی ہوں کہ قریش سے میرا تعلق ہے' یعنی میں ان کا حلیف ہوں اور میں ان کی ذات سے نہیں اور آپؐ کے ساتھ جو مہاجر ہیں' ان سب کے رشتہ دار ہیں جو ان کے مال' اولاد کی حمایت کر سکتے ہیں' چونکہ ان سے میری قرابت نہیں تھی اس لئے میں نے چاہا کہ ان پر کوئی ایسا احسان کر دوں جس سے وہ میری رشتہ داری کی حفاظت کریں اور یہ کام میں نے اپنے دین سے پھر

اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَّحْمُوْنَ قَرَابَتِىْ وَلَمْ اَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِىْ وَ لَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِىْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّ يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَنَزَلَ اللّٰهُ السُّوْرَةَ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ.

جانے اور اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہونے کے سبب سے نہیں کیا ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' دیکھو' حاطب نے تم سے سچ سچ کہہ دیا ہے' حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں' آپ نے فرمایا (نہیں نہیں کہ) یہ بدر میں شریک تھے اور تمہیں کیا معلوم ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حاضرین بدر کی طرف التفات کر کے فرمایا تھا' کہ تم جو تمہارا جی چاہے' عمل کرو کہ میں تمہیں بخش چکا' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ "اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ تم ان سے اپنی محبت ظاہر کرو' آخر آیت فقد ضل سوارا لسبیل تک۔

۵۱۵ بَاب غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِىْ رَمَضَانَ.

باب ۵۱۵۔ غزوہ فتح (مکہ) کا بیان' جو رمضان (سن ۸ ھ) میں پیش آیا۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِىْ رَمَضَانَ. قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْكَدِيْدَ الْمَآءَ الَّذِىْ بَيْنَ قُدَيْدٍ وَّعُسْفَانَ اَفْطَرَفَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰى انْسَلَخَ الشَّهْرُ.

۱۴۱۵۔ عبداللہ بن یوسف 'لیث' عقیل' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح (مکہ) رمضان میں کیا' زہری کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسیب سے بھی ایسا ہی سنا ہے اور عبید اللہ نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے روزہ رکھا' یہاں تک کہ جب (مقام) کدید میں اس چشمہ پر پہنچے' جو قدید اور عسفان کے درمیان تو آپؐ نے روزہ افطار کیا' پھر اس ماہ کے ختم ہونے تک روزہ نہیں رکھا۔

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ فِىْ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَ مَعَهٗ عَشَرَةُ الْاٰفٍ وَّذٰلِكَ عَلٰى رَاْسِ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَ نِصْفٍ مِّنْ مَّقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ فَسَارَ هُوَ وَ مَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى مَكَّةَ

۱۴۱۶۔ محمود' عبدالرزاق' معمر' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ رمضان میں (فتح مکہ کے لئے) مدینہ سے چلے اور اس وقت آپؐ کو مدینہ ہجرت کئے ساڑھے آٹھ سال ہوئے تھے' تو آپؐ اور آپؐ کے ہمراہ دوسرے مسلمان مکہ کی طرف روانہ ہوئے کہ آپ بھی روزہ دار تھے' اور دوسرے مسلمان بھی' یہاں تک کہ (مقام) کدید پر پہنچے' جو عسفان

يَصُومُ وَ يَصُومُونَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ مَآءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ اَفْطَرَ وَ اَفْطَرُوا. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ اِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْاٰخِرُ فَالْاٰخِرُ.

اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے تو آپؐ نے بھی روزہ افطار کر لیا اور مسلمانوں نے بھی' زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری فعل لینا چاہئے (یعنی سفر جہاد میں روزہ نہ رکھنا چاہئے ' جیسا آنحضرت نے یہاں روزہ نہیں رکھا)۔

١٤١٧ ـ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي رَمَضَانَ اِلٰى حُنَيْنٍ وَّ النَّاسُ مُخْتَلِفُوْنَ فَصَائِمٌ وَّ مُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ دَعَا بِاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اَوْ مَآءٍ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ ثُمَّ نَظَرَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ لِلصُّوَّامِ اَفْطِرُوْا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ. وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

١٤١٧۔ عیاش بن ولید' عبدالاعلیٰ' خالد' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ حنین کی جانب رمضان میں چلے اور لوگوں کا حال مختلف تھا' بعض روزہ دار تھے اور بعض بغیر روزہ کے' جب آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر بیٹھے تو آپؐ نے دودھ' یا پانی کا گلاس منگایا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھا' پھر آپؐ نے لوگوں کی طرف دیکھا تو بے روزہ داروں نے روزہ داروں سے آنحضرت ﷺ کا یہ فعل دیکھ کر کہا' کہ روزہ توڑ دو' عبدالرزاق' معمر' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح (مکہ) کے سال نکلے' حماد بن زید' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس' آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

١٤١٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَآءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِّيُرِيَهُ النَّاسَؓ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ: قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ يَقُوْلُ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَ اَفْطَرَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ وَ مَنْ شَآءَ اَفْطَرَ.

١٤١٨۔ علی بن عبداللہ' جریر' منصور' مجاہد' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان میں سفر کیا اور روزہ رکھا' یہاں تک کہ آپؐ (مقام) عسفان میں پہنچے' پھر آپؐ نے پانی کا گلاس منگوایا' اور لوگوں کو دکھانے کیلئے اسے دن میں پی لیا' پھر آپؐ نے مکہ آنے تک روزہ نہیں رکھا اور ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا' لہٰذا جس کا دل چاہے رکھے اور جس کا دل چاہے نہ رکھے۔

٥١٦ بَاب اَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

باب ٥١٦۔ فتح (مکہ) کے دن نبی ﷺ نے پرچم کہاں نصب فرمایا:

١٤١٩ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ

١٤١٩۔ عبید بن اسماعیل' ابو اسامہ' ہشام' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ فتح (مکہ) کے سال روانہ ہوئے'

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَّ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَآءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: مَا هٰذِهٖ لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ. فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَآءَ: نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَسْلَمَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِؓ: اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَآئِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ ؟ قَالَ هٰذِهٖ غِفَارٌ قَالَ مَالِيْ وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ وَمَرَّتْ سَعْدُ ابْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. حَتّٰى اَقْبَلَتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ. فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا اَبَا سُفْيَانُ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ. فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمَ الذِّمَارِ. ثُمَّ جَآءَتْ كَتِيْبَةٌ وَّهِيَ اَقَلُّ الْكَتَآئِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ. فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِاَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: اَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ

تو قریش کو اس کی خبر پہنچ گئی' ابوسفیان بن حرب' حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا (قریش کی جانب سے) رسول اللہ ﷺ کی خبر لینے کیلئے نکلے' یہ تینوں چلتے چلتے (مقام) مر الظہران تک پہنچے' وہاں بکثرت آگ اس طرح روشن دیکھی جسطرح عرفہ میں ہوتی ہے' ابوسفیان نے کہا' یہ آگ کیسی ہے' جیسے عرفہ میں ہوتی ہے' بدیل بن ورقاء نے جواب دیا' بنو عمرو کی آگ ہوگی' ابوسفیان نے کہا' عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے' ان تینوں کو آنحضرت ﷺ کے محافظوں نے دیکھ کر پکڑ لیا اور انہیں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا' ابوسفیان تو مسلمان ہوگئے' پھر جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ ابوسفیان کو لشکر اسلام کی تنگ گزرگاہ کے پاس ٹھہرا' تاکہ یہ لشکر اسلام کا نظارہ کرسکیں انہیں حضرت عباسؓ نے وہاں کھڑا کردیا' اب آنحضرت ﷺ کے ساتھ قبائل گزرنے شروع ہوئے' لشکر کا ایک ایک دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرنے لگا' چنانچہ جب ایک دستہ گزرا تو ابوسفیان نے پوچھا' اے عباس یہ کون سا دستہ ہے؟ انہوں نے کہا یہ قبیلہ غفار ہے' ابوسفیان نے کہا کہ میری اور قبیلہ غفار کی تو لڑائی نہ تھی' پھر قبیلہ جہینہ گزرا تو اسی طرح کہا' پھر سعد بن ہذیم گزرا تو اسی طرح کہا' پھر سلیم گزرا تو اسی طرح کہا' پھر ایک دستہ گزرا کہ اس جیسا دیکھا ہی نہ تھا' ابوسفیان نے کہا یہ کون ہے؟ عباسؓ نے کہا' یہ انصار ہیں' ان کے سپہ سالار سعد بن عبادہ ہیں' جن کے پاس پرچم ہے' سعد بن عبادہؓ نے کہا اے ابوسفیان آج کا دن جنگ کا دن ہے' آج کعبہ (میں کافروں کا کشت و خون) حلال ہو جائے گا' ابوسفیان نے کہا' اے عباس ہلاکت (کفار) کا دن کتنا اچھا ہے' پھر ایک سب سے چھوٹا دستہ آیا جس میں آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے (مہاجر) اصحابؓ تھے اور نبی ﷺ کا پرچم زبیر بن عوام کے پاس تھا' جب نبی ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے' تو ابوسفیان نے کہا آپ کو معلوم ہے کہ سعد بن عبادہ نے کیا کہا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کیا کہا ہے؟ ابوسفیان نے کہا ایسا ایسا کہا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سعد نے صحیح نہیں کہا' لیکن آج کا دن تو وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت و بزرگی عطا فرمائے گا اور کعبہ کو آج

عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُّعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَ يَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهٗ بِالْحَجُوْنِ قَالَ عُرْوَةُ وَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ هٰهُنَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ تُرْكُزَ الرَّايَةُ قَالَ وَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَآءٍ وَّ دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ كُدًا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَّجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْاَشْعَرِ وَ كُرْزُ بْنُ جَابِرِ الْفِهْرِىُّ.

غلاف پہنایا جائے گا' عروہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پرچم کو (مقام) حجون میں نصب کرنے کا حکم دیا' عروہ کہتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے بتایا کہ انہوں نے عباسؓ کو زبیر بن عوامؓ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے ابو عبداللہ! رسول ﷺ نے آپ کو یہاں پرچم نصب کرنے کا حکم دیا ہے' عروہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ مکہ کے اوپر کے حصہ یعنی کدا سے داخل ہوں اور خود آنحضرت ﷺ کدا سے داخل ہوئے' اس دن خالد کے دستہ کے دو آدمی حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری شہید ہوئے (باقی اور کسی کا کان بھی گرم نہیں ہوا۔)

١٤٢٠ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مُغَفَّلٍ يَّقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ. وَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِىْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ.

۱۴۲۰۔ ابوالولید' شعبہ' معاویہ بن قرہ' عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو ناقہ پر سوار' خوش الحانی سے سورہ فتح پڑھتے ہوئے دیکھا' معاویہؓ کہتے ہیں کہ اگر مجھے لوگوں کے اردگرد جمع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کی طرح خوش الحانی کر کے دکھاتا (جیسا کہ عبداللہ بن مغفل نے کی تھی)۔

١٤٢١ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَلِىِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ: لَايَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ. قِيْلَ لِلزُّهْرِىِّ وَ مَنْ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهٗ عَقِيْلٌ وَّ طَالِبٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِىْ حَجَّتِهٖ

۱۴۲۱۔ سلیمان بن عبدالرحمن' سعد بن یحییٰ' محمد بن ابی حفصہ' زہری' علی بن حسین' عمرو بن عثمان' اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ کے زمانہ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کل آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کیا عقیل نے ہمارے واسطے ٹھہرنے کی کوئی جگہ چھوڑی ہے؟ پھر آپؐ نے فرمایا' نہ مومن کافر کا وارث ہو سکتا ہے اور نہ کافر مومن کا' زہری سے پوچھا گیا' کہ ابو طالب کا کون وارث ہوا؟ انہوں نے کہا عقیل' اور طالب ان کے وارث ہوئے' معمر نے زہری سے یہ روایت کی ہے کہ آپؐ کل کہاں ٹھہریں گے' آپ کے حج کے زمانہ میں (اسامہ نے کہا) تھا اور یونس کی روایت میں نہ حج کا

وَلَمْ يَقُلْ يُوْنُسُ حَجَّتِهِ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ.

ذکر ہے نہ زمانہ فتح کا۔

١٤٢٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

۱۴۲۲۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے فتح دی تو انشاء اللہ ہمارے ٹھہرنے کی جگہ خیف ہوگی جہاں قریش نے کفر پر قسمیں کھائیں تھیں۔

١٤٢٣ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَّنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهِ بِخَيْفِ بَنِىْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

۱۴۲۳۔ موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہم انشاء اللہ خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے' جہاں کافروں نے کفر پر باہم عہد و پیمان کیا تھا۔

١٤٢٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْمَا نَرٰى وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُّحْرِمًا.

۱۴۲۴۔ یحییٰ بن قزعہ' مالک' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح (مکہ) کے دن سر مبارک پر خود رکھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے' آپ نے خود اتارا ہی تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ ابن خطل (جو کہ چند مسلمانوں کو قتل کر کے مرتد ہوگیا تھا) کعبہ کے پردے پکڑے ہوئے موجود ہے' آپ نے فرمایا' اسے قتل کر دو' مالک کہتے ہیں کہ جہاں تک ہمارا خیال ہے نبی ﷺ اس وقت محرم نہیں تھے۔

١٤٢٥ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ حَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِىْ يَدِهٖ وَ يَقُوْلُ: جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ مَا يُعِيْدُ.

۱۴۲۵۔ صدقہ بن فضل' ابن عیینہ' ابن ابی نجیح' مجاہد' ابو معمر' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ فتح (مکہ) کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کی لکڑی سے ان کو مارتے ہوئے فرماتے تھے "حق آ گیا اور باطل ملیا میٹ ہوگیا" حق آیا اور اب باطل نہ آئے گا اور نہ دوبارہ لوٹے گا۔

١٤٢٦ ـ حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ

۱۴۲۶۔ اسحاق' عبدالصمد' ان کے والد' ایوب' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَبٰى اَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ فَاُخْرِجَ صُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمَاعِيْلَ فِيْ اَيْدِيْهِمَا مِنَ الْاَزْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ لَقَدْ عَلِمُوْا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِيْ نَوَاحِي الْبَيْتِ وَ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ. وَ قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

تشریف لائے تو کعبہ میں (بہت سے) بت تھے' آپ کعبہ میں داخل ہونے سے رکے رہے' تو آپ نے ان بتوں کے نکالنے کا حکم دیا تو انہیں نکالا گیا (ان میں) ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کی تصویریں نکالی گئیں' جن کے ہاتھوں میں (پانسہ) کے تیر تھے' تو نبی ﷺ نے فرمایا' اللہ ان کافروں کو سمجھ دے' انہیں خوب اچھی طرح معلوم ہے ان دونوں بزرگوں نے کبھی پانسہ کے تیر نہیں پھینکے' پھر آنحضرت کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں تکبیر کہی' اور اس میں بغیر نماز پڑھے ہوئے باہر تشریف لے آئے معمر نے بواسطہ ایوب اور وہیب نے بواسطہ ایوب' عکرمہ نبی ﷺ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

٥١٧ بَاب دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ. وقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّ مَعَهٗ بِلَالٌ وَّ مَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ مَعَهٗ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّ بِلَالٌ وَّ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيْهِ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَشَارَ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ. قَالَ عَبْدُ

باب ۵۱۷۔ نبی ﷺ کا مکہ کے اوپر سے داخل ہونے کا بیان: لیث' یونس' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ کے اوپر والے حصہ سے اپنی سواری پر اسامہ بن زید کو بٹھائے ہوئے تشریف لائے' آپؐ کے ساتھ بلالؓ اور حاجب کعبہ عثمان بن طلحہؓ تھے' آپ نے مسجد میں اپنی سواری کو بٹھادیا اور عثمان کو کعبہ کی چابی لانے کا حکم دیا' آنحضرت کے ساتھ اسامہ بن زیدؓ' بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ کعبہ میں داخل ہوگئے اور اس میں بہت دیر تک ٹھہرے رہے' پھر آنحضرت ﷺ باہر تشریف لے آئے اب لوگ دوڑے' سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمرؓ اندر گئے' انہوں نے دروازے کے پیچھے حضرت بلالؓ کو کھڑا ہوا دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ تو بلالؓ نے آنحضرت ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ بتادی' عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں بلالؓ سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آنحضرت نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

اللّٰهِ فَنَسِيتُ اَنْ اَسَالَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ.

١٤٢٧ ـ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءِ الَّتِي بِاَعْلٰى مَكَّةَ. تَابَعَهٗ اَبُو اُسَامَةَ وَ وُهَيْبٌ فِي كَدَآءِ.

۱۴۲۷۔ ہشیم بن خارجہ، حفص بن میسرہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح (مکہ) کے دن کداء سے، جو مکہ کے اوپر والے حصہ میں ہے، داخل ہوئے، ابو اسامہ اور وہیب نے کداء میں اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

١٤٢٨ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَآءِ.

۱۴۲۸۔ عبید بن اسمٰعیل، ابواسامہ، ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ کے اوپر کے حصہ یعنی کداء سے داخل ہوئے:

٥١٨ بَاب مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

باب ۵۱۸۔ فتح (مکہ) کے دن آنحضرت ﷺ کے اترنے کی جگہ کا بیان۔

١٤٢٩ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ اُمِّ هَانِيءٍ فَاِنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّهٗ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ اَرَهٗ صَلّٰى صَلَاةً اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَ السُّجُودَ.

۱۴۲۹۔ ابوالولید، شعبہ، عمرو، ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ام ہانی کے سوا کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے، وہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں غسل فرما کر آٹھ رکعتیں نماز پڑھی، وہ کہتی ہیں، کہ میں نے آنحضرتؐ کو اس نماز سے ہلکی کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپؐ رکوع و سجود پوری طرح ادا فرما رہے تھے۔

٥١٩ بَاب.

باب ۵۱۹۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

١٤٣٠ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهٖ وَ سُجُودِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي.

۱۴۳۰۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ پڑھا کرتے تھے، اے اللہ تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار ہم تیری ہی حمد بیان کرتے ہیں، اے اللہ مجھے بخش دے۔

١٤٣١ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُو عُوَانَةَ

۱۴۳۱۔ ابوالنعمان، ابو عوانہ، ابولبشر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی

عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کَانَ عُمَرُ یُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْیَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُھُمْ : لِمَ تُدْخِلُ ھٰذَا الْفَتٰی مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَآءٌ مِّثْلُہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ فَدَعَاھُمْ ذَاتَ یَوْمٍ وَّ دَعَانِیْ مَعَھُمْ قَالَ وَ مَارُؤْیِتُہٗ دَعَانِیْ یَوْمَئِذٍ اِلَّا لِیُرِیَھُمْ مِنِّیْ. فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ؟ فَقَالَ: بَعْضُھُمْ اُمِرْنَا اَنْ نَّحْمَدَ اللّٰہَ وَ نَسْتَغْفِرَہٗ اِذَا نَصَرَنَا وَ فَتَحَ عَلَیْنَا وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَانَدْرِیْ اَوْلَمْ یَقُلْ بَعْضُھُمْ شَیْئًا وَقَالَ لِیْ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَکَذَا کَ تَقُوْلُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ ھُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَعْلَمَہُ اللّٰہُ لَہٗ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ: فَتْحُ مَکَّۃَ فَذَاکَ عَلَامَۃُ اَجَلِکَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِرَبِّکَ وَ اسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا . قَالَ عُمَرُ مَا اَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ.

اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں 'وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھے (اپنی مجلس میں) مشائخ بدر کے ساتھ بٹھاتے تھے تو بعض نے ان میں سے کہا کہ آپؓ اس لڑکے کو جس کے برابر ہماری اولاد ہے' ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں 'انہوں نے جواب دیا کہ پھر آپ لوگ ابن عباسؓ کو کن لوگوں (کس طبقہ) میں سے سمجھتے ہو 'ابن عباس کہتے ہیں کہ پھر ایک دن انہیں اور ان کے ساتھ مجھے جہاں تک میں سمجھتا ہوں 'صرف اس لئے بلایا کہ انہیں میری طرف سے (علمی کمال) دکھادیں' چنانچہ حضرت عمرؓ نے (ان لوگوں سے) کہا کہ اذاجاء نصر اللہ آخر سورت تک میں تمہاری کیا رائے ہے؟ بعض نے کہا کہ جب اللہ ہماری مدد کرے اور فتح عطا فرمائے' تو اس نے ہمیں حمد و استغفار کا حکم دیا ہے 'بعض نے کہا ہمیں معلوم نہیں' بعض نے کچھ بھی نہیں کہا' تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا اے ابن عباسؓ کیا تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ میں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا جب اللہ کی مدد اور فتح مکہ حاصل ہوئی تو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو وفات کی خبر دی ہے' تو فتح مکہ آپؐ کی وفات کی علامت ہے' لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کیجئے اور استغفار کیجئے اللہ قبول کرنے والا ہے' حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے جو تمہارا ہے۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ شُرَحْبِیْلَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَّ ھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْکَ قَوْلاً قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ الْغَدَ یَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَ وَعَاہُ قَلْبِیْ وَ اَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ.حَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِکَ بِھَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِھَا شَجَرًا فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِیْھَا فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ اَذِنَ

۱۴۳۲۔ سعید بن شرحبیل 'لیث' مقبری 'ابو شریح عدوی نے عمرو بن سعید سے جب وہ مکہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا' تو کہا اے امیر مجھے اجازت دے دیجئے کہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کا وہ قول جو آپ نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمایا تھا بیان کروں' آپ سے وہ بات میرے کانوں نے سنی' دل نے محفوظ رکھی' اور جب آپؐ وہ بات فرما رہے تھے تو آپ کو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں' آپؐ نے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا' کہ اللہ نے مکہ کو حرم بنایا ہے لوگوں نے نہیں بنایا ہے (کہ جب چاہا حلال کرلیا' اور جب چاہا حرام) جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے 'اس کیلئے مکہ میں خونریزی کرنا اور مکہ کے درخت کاٹنا جائز نہیں' اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے فتح مکہ کے دن' قتال سے استدلال کرے' تو تم اسے یہ جواب دے دو' کہ اللہ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی' اور تمہیں اجازت نہیں دی اور

لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَ اِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا ذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

مجھے بھی صرف بہت تھوڑی دیر کیلئے اجازت دی تھی' پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی لوٹ آئی' جیسے کل تھی اور (یہ بات) موجود لوگ' غیر موجود لوگوں کو پہنچادیں' ابوشریح سے پوچھا گیا کہ پھر عمرو نے آپ سے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ عمرو نے یہ جواب دیا کہ اے ابوشریح اس بات کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں (لیکن) حرم (مکہ) کسی گنہگار' قاتل اور مفسد کو پناہ نہیں دیتا ہے (یعنی یہ لوگ اس کی حرمت سے مستثنیٰ ہیں۔)

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ.

۱۴۳۳۔ قتیبہ' لیث' یزید بن ابی حبیب' عطاء بن ابی رباح' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فتح (مکہ) کے سال جب آپ مکہ میں تھے' تو فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام کر دیا ہے۔

۵۲۰ بَاب مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ.

باب ۵۲۰۔ نبی ﷺ کے زمانہ فتح میں مکہ میں ٹھہرنے کا بیان۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَشْرًا نَّقْصُرُ الصَّلَاةَ.

۱۴۳۴۔ ابونعیم' سفیان' (دوسری سند) قبیصہ' سفیان' یحییٰ بن ابی اسحاق' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ دس روز تک مکہ میں ٹھہرے رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُّصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ.

۱۴۳۵۔ عبدان' عبداللہ' عاصم' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مکہ میں انیس دن ٹھہرے کہ دو ہی رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ

۱۴۳۶۔ احمد بن یونس' ابوشہاب' عاصم' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ (فتح مکہ میں) بحالت سفر انیس روز ٹھہرے کہ نماز قصر ادا کرتے تھے (۱) ابن

(۱) یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے احناف نے اتنی مدت تک مکہ مکرمہ میں قیام کے باوجود قصر کرنے کی یہ توجیہ بیان کی ہے کہ ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کی نیت یکبارگی نہیں کی تھی اور آپ نے وہاں کا قیام حالات پر موقوف رکھا، کیونکہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین درپیش تھا، اس کے علاوہ مکہ میں مدت اقامت کے بارے میں روایات مختلف ہیں بعض روایتوں میں پندرہ دن کی مدت بھی بیان کی گئی ہے۔

سَفَرٍ تِسعَ عَشرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ وَ نَحنُ نَقصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسعَ عَشرَةَ فَاِذَا زِدْنَا اَتْمَمْنَا.

عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے انیس دن کے درمیان نماز قصر ہی پڑھی اگر اور زیادہ ٹھہرتے تو پوری پڑھتے۔

۵۲۱ بَاب وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابنِ شِهَابٍ اَخبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بنُ ثَعْلَبَةَ بنِ صُعَيرٍ وَّ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

باب ۵۲۱۔ لیث' یونس' ابن شہاب' عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت کرتے ہیں جن کی پیشانی پر آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے سال ہاتھ پھیرا تھا۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنِي اِبرَاهِيمُ بنُ مُوسٰى اَخبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعمَرٍ عَنِ الزُّهرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ اَبِي جَمِيلَةَ قَالَ اَخبَرَنَا وَ نَحنُ مَعَ ابنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَ زَعَمَ اَبُو جَمِيلَةَ اَنَّهُ اَدرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ خَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

۱۴۳۷۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' معمر' زہری' سنین ابی جمیلہ کہتے ہیں کہ ہم ابن مسیب کے ہمراہ تھے' زہری کہتے ہیں کہ ہمیں ابو جمیلہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے' اور آپؐ کے ساتھ فتح مکہ کے سال گئے تھے۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمرِو بنِ سَلِمَةَ قَالَ قَالَ لِي اَبُو قِلَابَةَ اَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْاَلَهُ؟ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاَلتُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِمَآءٍ مَّمَرَّ النَّاسِ وَ كَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكبَانُ فَنَسْاَلُهُم مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرسَلَهُ اَوحٰى اِلَيْهِ اَوْ اَوحَى اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنتُ اَحفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ وَ كَاَنَّمَا يُغرٰى فِي صَدرِي وَ كَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ: اُتْرُكُوهُ وَقَومَهُ فَاِنَّهُ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِم فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ. فَلَمَّا كَانَ وَقعَةُ اَهلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَومٍ بِاِسلَامِهِم وَبَدَرَ اَبِي قَومِي بِاِسلَامِهِم فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُم وَ اللّٰهِ مِنْ عِندِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ: صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُم وَلْيَؤُمَّكُم اَكثَرُكُم قُرآنًا

۱۴۳۸۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' ابو قلابہ' عمرو بن سلمہ سے مروی ہے' ایوب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو قلابہ نے کہا کہ تو عمرو بن سلمہ سے مل کر کیوں نہیں پوچھتا؟ وہ کہتے ہیں کہ میں ان سے ملا اور ان سے پوچھا' تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایک چشمہ پر جہاں لوگوں کی گزر گاہ تھی' رہتے تھے' ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تھے' تو ہم ان قافلوں سے پوچھتے تھے کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور (مدعی نبوت) آدمی کی کیا حالت ہے؟ تو وہ جواب دیتے کہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے' جس کی طرف وحی ہوتی ہے یا یہ کہا کہ اللہ اسے یہ وحی بھیجتا ہے' میں وہ کلام یاد کر لیا کرتا' گویا وہ میرے سینہ میں محفوظ ہے اور اہل عرب اپنے اسلام لانے میں فتح مکہ کا انتظار کرتے تھے اور یہ کہتے کہ آنحضرت اور ان کی قوم (قریش کو) نمٹنے دو' اگر آنحضرت غالب آ گئے تو آپؐ سچے نبی ہیں' چنانچہ جب فتح مکہ کا واقعہ ہوا تو ہر قوم نے اسلام لانے میں سبقت کی اور میرے والد بھی اپنی قوم کے مسلمان ہونے میں جلدی کرنے لگے اور مسلمانوں سے جب واپس آئے تو کہا اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس نبی برحق ﷺ کے پاس سے آیا ہوں' انہوں نے فرمایا ہے کہ فلاں فلاں وقت ایسے ایسے نماز پڑھو' جب نماز کا وقت آ جائے تو ایک آدمی اذان کہے

فَنظَرُوْ فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ. وَ كَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْحَيِّ: اَلَا تُغَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْ فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ.

اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ امام بنے' چونکہ میں قافلہ والوں سے قرآن سیکھ کر یاد کر لیتا تھا' اس لئے ان میں کسی کو بھی مجھ سے زیادہ قرآن یاد نہ تھا' میں ۶ یا ۷ سال کا تھا کہ انہوں نے مجھے (امامت کیلئے) آگے بڑھا دیا اور میرے جسم پر ایک چادر تھی' جب میں سجدہ کرتا تو وہ اوپر چڑھ جاتی (اور جسم ظاہر ہو جاتا) تو قبیلہ کی ایک عورت نے کہا' تم اپنے قاری (امام) کے سرین ہم سے کیوں نہیں چھپاتے' تو انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لئے ایک قمیص بنا دی' تو میں اتنا کسی چیز سے خوش نہیں ہوا' جتنا اس قمیص سے۔

١٤٣٩ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ . وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدٍ اَنْ يَّقْبِضَ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ اِنَّهُ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍؓ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَقْبَلَ مَعَهٗ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ اَخِيْ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهٗ ابْنُهٗ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَخِيْ هٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاِذَا اَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍؓ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدَ ابْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَاٰى مِنْ شِبْهِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍؓ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَلْوَلَدُ

١٤٣٩ـ عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (دوسری سند) لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا تھا کہ زمعہ کی باندی کے لڑکے کو لے لینا اور عتبہ نے کہا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے' جب آنحضرت ﷺ ایام فتح میں مکہ میں تشریف لائے تو سعد بن ابی وقاص زمعہ کی باندی کے لڑکے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ عبد بن زمعہ بھی آیا' سعد نے کہا' یہ میرا بھتیجا ہے' عتبہ نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ اس کا لڑکا ہے' عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی زمعہ کا بیٹا ہے' اس کے فراش پر پیدا ہوا ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے اس بچہ کی طرف دیکھا' تو وہ عتبہ بن ابی وقاص کے زیادہ مشابہ تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ اسے لے لو' یہ تمہارا بھائی ہے' کیونکہ یہ اسی کے فراش پر پیدا ہوا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سودہ! اس سے پردہ کرو کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس کی مشابہت عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ دیکھی تھی' ابن شہاب بواسطہ حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بچہ اس کا ہے' جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں' ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ اس حدیث کو باآواز بلند بیان کرتے تھے۔

لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَصِيْحُ بِذٰلِكَ.

۱۴۴۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ اُسَامَةُ فِيْهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: اَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَ تَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَاْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۱۴۴۱ ـ محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، زہری، عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ غزوہ فتح میں نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت نے چوری کی (حضورؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا) اس کی قوم اسامہ بن زید کے پاس سفارش کرانے کیلئے دوڑی آئی، عروہؓ کہتے ہیں جب اسامہؓ نے آنحضرتؐ سے اس عورت کو (معاف کر دینے) کے بارے میں گفتگو کی، تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ تو مجھ سے اللہ کی (مقرر کردہ) حدود میں سفارش کرتا ہے؟ اسامہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ میرے لئے بخشش کی دعا کیجئے، شام کو رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ کی شایان شان تعریف کر کے فرمایا، امابعد تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کیا ہے کہ اگر ان میں کوئی شریف اور بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی ضعیف اور چھوٹا آدمی چوری کرتا، تو اس پر حد جاری کر دیتے اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضہ (قدرت) میں میری جان ہے، اگر فاطمہؓ بنت محمد (ﷺ) چوری کرے (اعاذھا اللہ عنھا) تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت پر حکم جاری فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر اس کی توبہ مقبول ہو گئی اور اس نے (کسی سے) نکاح کر لیا، عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس کے بعد وہ عورت (میرے پاس) آیا کرتی تھی اور اس کی جو ضرورت ہوتی تھی اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیتی۔

۱۴۴۱ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُجَاشِعٌ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِاَخِيْ بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُكَ بِاَخِيْ لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ: ذَهَبَ اَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيْهَا. فَقُلْتُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ الْاِيْمَانِ وَ الْجِهَادِ. فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَ كَانَ اَكْبَرَهُمَا

۱۴۴۱ ـ عمرو بن خالد، زہیر، عاصم، ابوعثمان، مجاشع کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا، اور عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے بھائی (مجالد) کو آپ کی خدمت میں لایا ہوں کہ آپؐ اس سے ہجرت پر بیعت لیں، آپؐ نے فرمایا کہ ہجرت کی فضیلت تو مہاجرین نے حاصل کر لی، میں نے عرض کیا کہ پھر کس چیز پر آپ اس سے بیعت لیں گے؟ آپؐ نے فرمایا، اسلام، ایمان، جہاد پر، پھر میں نے ابو معبد سے جو ان دونوں میں سب سے بڑے تھے ملاقات کی اور ان سے (اس حدیث کے متعلق) پوچھا تو

فَسَالْتُهٗ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ.

انہوں نے کہا کہ مجاشع نے سچ کہا ہے:

۱۴۴۲ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِنْطَلَقْتُ بِاَبِیْ مَعْبَدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لِیُبَایِعَهٗ عَلَی الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا اُبَایِعُهٗ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ الْجِهَادِ فَلَقِیْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ اَنَّهٗ جَآءَ بِاَخِیْهِ مُجَالِدٍ.

۱۴۴۲ـ محمد بن ابو بکر، فضیل بن سلیمان، عاصم، ابو عثمان نہدی، مجاشع بن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ابو معبد کو ہجرت پر بیعت لینے کے لئے لے کر آیا تو آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین پر ختم ہو چکی، میں اس سے اسلام اور جہاد پر بیعت لوں گا، پھر میں نے ابو معبد سے ملاقات کر کے پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ مجاشع نے سچ کہا ہے، خالد، ابو عثمان، مجاشع سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے بھائی مجالد کو لے کر آئے۔

۱۴۴۳ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُهَاجِرَ اِلَی الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلٰکِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَکَ فَاِنْ وَجَدْتَّ شَیْئًا وَ اِلَّا رَجَعْتَ وَقَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: لَا هِجْرَةَ الْیَوْمَ اَوْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۴۴۳ـ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابو بشر، مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہوں، تو انہوں نے کہا کہ ہجرت تو ختم ہو چکی، اب تو جہاد ہے، لہٰذا تم جاؤ اور اپنے دل میں غور و فکر کرو، اگر تم کچھ (طاقت جہاد کی) پاتے ہو (تو خیر) ورنہ باز آجاؤ، نضر، شعبہ، ابو بشر، مجاہد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے ہجرت کرنے کو کہا تو انہوں نے فرمایا کہ اب یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ہجرت نہیں رہی۔

۱۴۴۴ـ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عُبَیْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَکِّیِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کَانَ یَقُوْلُ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

۱۴۴۴ـ اسحاق بن یزید، یحیٰی بن حمزہ، ابو عمرو، اوزاعی، عبیدہ بن ابو لبابہ، مجاہد بن جبر مکی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ فتح (مکہ) کے بعد ہجرت ختم ہو گئی (کیونکہ تمام ملک دار الاسلام بن گیا)

۱۴۴۵ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَآئِشَةَ مَعَ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ فَسَاَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْیَوْمَ کَانَ الْمُؤْمِنُ یَفِرُّ اَحَدُهُمْ بِدِیْنِهٖ اِلَی اللّٰهِ وَ اِلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ یُّفْتَنَ عَلَیْهِ.

۱۴۴۵ـ اسحاق بن یزید، یحیٰی بن حمزہ، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح، سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس آیا اور ان سے ہجرت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اب ہجرت نہیں ہے (پہلے چونکہ اسلام غالب نہ تھا اس لئے) مسلمان اپنے دین کو فتنہ سے محفوظ رکھنے کیلئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگتا تھا، لیکن اب تو اللہ نے اسلام کو غالب کر

فَامَّا الْيَوْمَ فَقَدْ اَظْهَرَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَيْثُ شَآءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّ نِيَّةٌ.

دیا ہے' لہٰذا مومن جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کرے' ہاں ابھی جہاد اور (اخلاص) نیت باقی ہے۔

١٤٤٦ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَ الْاَرْضَ فَهِىَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِىْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِىْ وَلَمْ تَحْلِلْ لِىْ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَ الْبُيُوْتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ حَلَالٌ. وَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ بِمِثْلِ هٰذَا اَوْ نَحْوِ هٰذَا رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۱۴۴۶۔ اسحاق' ابوعاصم' ابن جریج' حسن بن مسلم' مجاہد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن (خطبہ کیلئے) کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش کے دن سے مکہ کو حرم قرار دیا ہے' لہٰذا یہ قیامت تک اللہ کے (حکم) حرم کی وجہ سے حرم ہے' نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا' نہ میرے بعد کسی کیلئے حلال ہوگا اور علاوہ تھوڑی دیر کے میرے لئے بھی حلال نہیں ہوا' نہ اس کے شکار کو بھگانا جائز ہے' نہ اس کے کانٹوں کا اکھیڑنا درست ہے' نہ اس کی گھاس کاٹنا جائز ہے' اور نہ اس کی پڑی ہوئی کسی چیز کو اٹھانا جائز ہے' علاوہ اس کے جو لوگوں کو اطلاع دے دے' تو عباسؓ بن عبدالمطلب نے کہا سوائے اذخر (گھاس) کے یارسول اللہ! کیونکہ لوہاروں کو اور ہمارے گھروں میں اس کی ضرورت رہتی ہے تو حضور خاموش ہوئے' پھر فرمایا سوائے اذخر کے کہ وہ (اس کا کاٹنا) حلال ہے' ابن جریج' عبدالکریم عکرمہ' ابن عباسؓ سے بھی اسی طرح روایت ہے' ابوہریرہ نے نبی ﷺ سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

٥٢٢ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

باب ۵۲۲۔ فرمان الٰہی (یاد کرو) حنین (۱) کے دن کو جب تم اپنی کثرت پر پھول گئے تھے' تو اس نے تمہیں کچھ فائدہ نہ دیا اور زمین باوجود اپنی فراخی کے تم پر تنگ ہوگئی' پھر تم نے پشت پھیر لی' پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری تسکین (کی صورت) نازل فرمائی۔ غفور رحیم تک کا بیان:

١٤٤٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ رَاَيْتُ بِيَدِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ

۱۴۴۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر' یزید بن ہارون' اسمٰعیل سے مروی ہے کہ میں نے ابن ابی اوفی کے ہاتھ میں چوٹ کا نشان دیکھا' انہوں نے کہا میرے یہ چوٹ حنین کے دن نبی ﷺ کے ہمراہ لگی تھی' میں نے کہا کیا آپ (معرکہ) حنین میں شریک تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ

(۱) فتح مکہ کے بعد جب اکثر اہل مکہ اور قبائل عرب مسلمان ہوگئے' ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تشریف فرما تھے کہ آپ کو اطلاع ملی کہ قبیلہ ہوازن مسلمانوں سے لڑنے کے ارادے سے جمع ہو رہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ ان سے مقابلہ کیلئے چلے' پھر شوال ۸ھ میں یہ غزوہ حنین پیش آیا۔

شَهِدْتَّ حُنَيْنًا؟ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ.

میں اس سے پہلی (جنگوں میں) بھی شریک ہوتا تھا۔

۱۴۴۸ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عُمَارَةَ اَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرَاْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.

۱۴۴۸ـ محمد بن کثیر، سفیان، ابواسحاق سے مروی ہے کہ براء بن عازب نے اس شخص سے جس نے آکر ان سے پوچھا تھا کہ اے ابو عمارہ کیا آپ نے حنین کے دن پشت دکھادی تھی؟ فرمایا کہ دیکھو میں گواہ ہوں کہ نبی ﷺ نے پشت نہیں پھیری، لیکن قوم میں سے جلد بازوں نے جلدی کی، تو قوم ہوازن نے ان پر تیر اندازی شروع کر دی اور ابوسفیان بن حارث آنحضرت کے خچر کا سر پکڑے ہوئے تھے اور آپ فرمارہے تھے کہ میں سچا نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

۱۴۴۹ـ حَدَّثَنَا اَبُوا الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قِيْلَ لِلْبَرَآءِ وَ اَنَا اَسْمَعُ اَوَلَّيْتُمْ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَمَّا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَا كَانُوْا رُمَاةً فَقَالَ اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.

۱۴۴۹ـ ابوولید، شعبہ، ابواسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے براء بن عازبؓ سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کے دن بھاگ گئے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تو نہیں بھاگے، وہ لوگ تیر انداز تھے تو آپؐ یہ فرمارہے تھے کہ میں سچا نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

۱۴۵۰ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَّ اِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوْا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِزِمَامِهَا وَ هُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ قَالَ اِسْرَآئِيْلُ وَ زُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ.

۱۴۵۰ـ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابواسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے براءؓ سے سنا، جب ان سے قبیلہ قیس کے ایک آدمی نے پوچھا کیا تم رسول اللہ ﷺ کو حنین کے دن چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا مگر رسول اللہ ﷺ تو نہیں بھاگے (ہوا یہ کہ) قوم ہوازن بہت زیادہ تیر انداز تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گئے، ہم مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہوگئے، تو ہمارے سامنے سے تیر آنے لگے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپؐ کے سفید خچر پر دیکھا جس کی لگام ابوسفیان پکڑے ہوئے تھے اور آپؐ فرمارہے تھے کہ میں سچا نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، اسرائیل اور زہیر نے یہ روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنے خچر سے اتر آئے تھے۔

۱۴۵۱ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ لَيْثٌ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۴۵۱ـ سعید بن عفیر، لیث، عقیل ابن شہاب (دوسری سند) اسحق، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب کے بھتیجے، محمد بن شہاب، عروہ بن زبیرؓ، مروان اور مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ

اَخِیْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ وَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يُّرَدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالُهُمْ وَسَبْيُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَعِیْ مَنْ تَرَوْنَ وَ اَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَیَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْیَ وَ اِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ وَ كَانَ اَنْظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِضْعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِی الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَ اِنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِیْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِیْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَآئُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآءُ هُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَ اَذِنُوْا هٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْ سَبْیِ هَوَازِنَ.

کے پاس ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا اور آپؐ سے درخواست کی کہ ان کے قیدی اور مال انہیں واپس کر دیئے جائیں' تو آپؐ نے ان سے فرمایا میرے پاس جنہیں تم دیکھ رہے ہو' وہ (میرے صحابہ) ہیں اور مجھے سب سے زیادہ سچی بات پسند ہے' لہذا تم دو میں سے ایک چیز پسند کر لو' یا قیدی' یا مال اور میں نے تو تمہاری وجہ سے (تقسیم غنیمت میں) تاخیر بھی کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپس تشریف لاتے وقت دس سے زیادہ دن تک (قوم ہوازن کا) انتظار کیا تھا' جب ان پر یہ روشن ہو گیا کہ نبی ﷺ صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے' تو انہوں نے کہا ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں' تو رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے اللہ کی شایان شان تعریف کر کے فرمایا اما بعد! تمہارے بھائی (کفر سے) توبہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں' اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں' لہٰذا تم میں سے جو شخص احسان کے طور پر چھوڑنا چاہے وہ ایسا کرے' اور جو اپنے حصہ کو نہ چھوڑنا چاہے بلکہ وہ یہ چاہے کہ ہم اس کے عوض میں اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ اول فے میں ہمیں عطا فرمائے' اسے دیں' تو ایسا کرے' لوگوں نے کہا' یا رسول اللہ! ہم احسان کرنا چاہتے ہیں' آپؐ نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں' کہ تم میں سے کس نے پسند کر کے اجازت دی ہے کس نے نہیں؟ لہٰذا تم واپس چلے جاؤ' یہاں تک کہ تمہارے سردار آکر ہمارے پاس یہ معاملہ پیش کریں' لوگ واپس چلے گئے اور ان سے ان کے سرداروں نے گفتگو کی' پھر وہ سردار رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو بتایا کہ سب لوگ خوشی سے اس کی اجازت دیتے ہیں' یہ وہ حدیث ہے جو مجھے ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں معلوم ہوئی ہے۔

١٤٥٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

۱۴۵۲۔ ابوالنعمان' حماد بن زید' ایوب' نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ (دوسری سند) محمد بن مقاتل' عبداللہ' معمر' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

اَخبرَنَا مَعمَرٌ عَنْ اَیُّوبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَیْنٍ سَاَلَ عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ نَّذْرٍ کَانَ نَذَرَہٗ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اعْتِکَافٌ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِوَفَآئِه. وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ وَّ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوبَ عن نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ.

کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم غزوہ حنین سے واپس ہو رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے اپنے اعتکاف کی نذر کے بارے، میں پوچھا' جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مانی تھی' تو آنحضرت ﷺ نے انہیں اس نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا اور بعض نے اس طرح سند بیان کی' حماد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمرؓ اور جریر بن حازم' حماد بن سلمہ' ایوب' نافع' ابن عمرؓ نے بھی نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ یَّحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَضَرَبْتُهٗ مِنْ وَّرَآئِه عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِه بِالسَّیْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِیْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَکَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ. فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَّهٗ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَالَكَ یَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِهٖ مِنِّیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: لَا هَا اللّٰهِ اِذًا لَا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اَسَدِ اللّٰهِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ

۱۴۵۳۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' یحییٰ بن سعید' عمر بن کثیر بن افلح' ابو محمد' ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ حنین کے سال نکلے' جب ہم مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں انتشار سا ہوا' میں نے ایک مشرک کو ایک مسلمان پر غالب دیکھا' میں نے اس کے عقب سے اس کی گردن پر تلوار ماری' تو اس کی زرہ کاٹ دی' وہ پلٹ کر مجھ پر آیا اور مجھے اتنے زور سے دبوچا کہ مجھے موت نظر آنے لگی' پھر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا' پھر میں حضرت عمرؓ سے ملا' تو میں نے ان سے کہا' لوگوں کو کیا ہو گیا (کہ منتشر ہو رہے ہیں) انہوں نے جوابدیا کہ حکم خدا ہی ایسا ہے' پھر مسلمان پلٹے اور حملہ آور ہوئے' اب نبی ﷺ (جو میدان میں جوہر شجاعت دکھا رہے تھے) بیٹھ گئے اور فرمایا جس نے کسی (کافر) کو قتل کیا اور اس کے پاس گواہ بھی ہو تو اسے مقتول کا تمام سامان ملے گا' تو میں نے کہا کہ میری گواہی کون دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا' پھر نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا' میں پھر کھڑا ہوا اور میں نے کہا' میری گواہی کون دیگا؟ اور میں بیٹھ گیا' پھر نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا' پھر میں کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا' ابو قتادہ کیا ہوا؟ تو میں نے آپ کو واقعہ بتا دیا' ایک آدمی نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہے اور اس کے مقتول کا سامان میرے پاس ہے' لیکن آپ میری طرف سے (اس مال کے میرے پاس رہنے پر) اسے راضی کر لیجئے' تو ابو بکرؓ نے کہا بخدا! رسول اللہ یہ ارادہ نہیں کریں گے کہ اللہ کے ایک شیر سے جو اللہ و رسولؐ کی جانب سے لڑتا ہے اسباب لے کر تجھے دیدیں' تو نبی ﷺ نے فرمایا' یہ بات بالکل صحیح

وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاٰخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَخْتِلُهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ لِيَقْتُلَهٗ فَاَسْرَعْتُ اِلَى الَّذِيْ يَخْتِلُهٗ فَرَفَعَ يَدَهٗ لِيَضْرِبَنِيْ وَ اَضْرِبُ يَدَهٗ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ اَخَذَنِيْ فَضَمَّنِيْ ضَمًّا شَدِيْدًا حَتّٰى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَتَلْتُهٗ وَ انْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَ انْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَاِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا شَاْنُ النَّاسِ؟ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيْلٍ قَتَلَهٗ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ لِاَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيْلِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَّشْهَدُ لِيْ فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِيْ فَذَكَرْتُ اَمْرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيْلِ الَّذِيْ يَذْكُرُ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنْهُ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهٖ اُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّ يَدَعَ اَسَدًا مِّنْ اَسَدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَّاهُ اِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ اَوَّلَ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ.

ہے' لہٰذا یہ اسباب ابو قتادہ کو دے دو' اس نے وہ اسباب مجھے دیدیا' میں نے اس سے بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا' اسلام میں یہ پہلا مال ہے جسے میں نے جمع کیا' لیث' یحییٰ بن سعید' عمر بن کثیر بن افلح' ابو قتادہ کے آزاد کردہ غلام' ابو محمد' ابو قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حنین کے دن میں نے ایک مسلمان کو ایک مشرک سے مارتے ہوئے دیکھا ایک دوسرا مشرک مسلمان کو قتل کرنے کیلئے اس کے پیچھے سے تاک لگا رہا تھا جو تاک لگا رہا تھا میں اس کے پیچھے دوڑا' اس نے مجھے مارنے کیلئے اپنا ہاتھ اٹھایا میں نے اس کے ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ دیا پھر اس نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے اتنے زور سے دبوچا کہ مجھے (موت کا) خوف ہو گیا' پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا' اور ڈھیلا پڑ گیا' میں نے اسے ہٹا کر اسے قتل کر دیا مسلمان بھاگے' میں بھی ان کے ساتھ بھاگا' تو مجھے لوگوں میں عمرؓ بن خطاب ملے' میں نے ان سے کہا' لوگوں کو کیا ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا اللہ کا حکم' پھر لوگ نبی ﷺ کے پاس پلٹے' تو آنحضرت نے فرمایا جو اپنے قتل کئے ہوئے (کافر) پر گواہ پیش کرے' تو اسے مقتول کا تمام اسباب ملے گا' میں اپنے مقتول پر گواہ کی تلاش میں اٹھ کھڑا ہوا' لیکن مجھے کوئی گواہ نہیں ملا پھر میری سمجھ میں آیا' تو میں نے اپنا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ جس مقتول کا ذکر یہ کر رہے ہیں اس کا اسباب میرے پاس ہے' لیکن انہیں میری طرف سے راضی کر دیجئے (کہ وہ یہ اسباب میرے پاس رہنے دیں) تو ابو بکرؓ نے کہا' ہرگز نہیں آنحضرت ﷺ یہ اسباب اللہ کے اس شیر کو چھوڑ کر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے لڑتا ہے' ایک قریشی بزدل کو نہیں دیں گے' تو آنحضرت ﷺ نے وہ مال مجھے دلوا دیا' میں نے اس سے ایک باغ خریدا' اسلام میں یہ سب سے پہلا مال ہے جسے میں نے جمع کیا۔

٥٢٣ بَاب غَزَاةِ اَوْطَاسٍ.

باب ۵۲۳۔ غزوہ اوطاس کا بیان۔

١٤٥٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۱۴۵۴۔ محمد بن علاء' ابو اسامہ' برید بن عبداللہ' ابو بردہ' ابو موسیٰ

أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰی جَیْشٍ اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَیْدٌ وَ هَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهٗ. قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَ بَعَثَنِیْ مَعَ اَبِیْ عَامِرٍ فَرُمِیَ اَبُوْ عَامِرٍ فِیْ رُکْبَتِهٖ رَمَاهُ جُشَمِیٌّ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهٗ فِیْ رُکْبَتِهٖ فَانْتَهَیْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِی الَّذِیْ رَمَانِیْ فَقَصَدْتُ لَهٗ فَلَحِقْتُهٗ فَلَمَّا رَاٰنِیْ وَلّٰی فَاتَّبَعْتُه وَ جَعَلْتُ اَقُوْلُ لَهٗ اَلَا تَسْتَحْیِ اَلَا تَثْبُتُ فَکَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَیْنِ بِالسَّیْفِ فَقَتَلْتُهٗ ثُمَّ قُلْتُ لِاَبِیْ عَامِرٍ قَتَلَ اللّٰهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَا مِنْهُ الْمَآءُ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اَقْرِئِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامَ وَقُلْ لَهٗ: اسْتَغْفِرْ لِیْ وَ اسْتَخْلَفَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ عَلَی النَّاسِ فَمَکَثَ یَسِیْرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِهٖ عَلٰی سَرِیْرٍ مُرْمَلٍ وَّ عَلَیْهِ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِیْرِ بِظَهْرِهٖ وَ جَنْبَیْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِخَبَرِنَا وَ خَبَرِ اَبِیْ عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهٗ اسْتَغْفِرْ لِیْ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ وَ رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِیْ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَهٗ وَ اَدْخِلْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِیْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِیْ مُوْسٰی.

اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ابو عامر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر قوم اوطاس کی جانب بھیجا' ان کا مقابلہ درید بن صمہ سے ہوا' درید مارا گیا اور اس کے ساتھیوں کو اللہ نے شکست دی' ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تو ابو عامر کے گھٹنہ میں ایک تیر آکر لگا' جو ایک جشمی آدمی نے پھینکا تھا وہ تیر ان کے زانو میں اتر گیا' میں ان کے پاس گیا اور پوچھا' چچا جان آپ کے کس نے تیر مارا ہے؟ انہوں نے ابو موسیٰ کو اشارہ سے بتایا کہ میرا قاتل وہ ہے' جس نے میرے تیر مارا ہے' تو میں اس کی تاک میں چلا' جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے کہتا جا رہا تھا' او بے غیرت او بے غیرت ٹھہر تا کیوں نہیں' وہ ٹھہر گیا میں اور وہ ایک دوسرے پر تلواروں سے حملہ آور ہوئے' اور میں نے اسے قتل کر دیا' پھر میں نے ابو عامر سے کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو ہلاک کر دیا ہے' انہوں نے کہا میرا یہ پیوست شدہ تیر تو نکالو' میں نے وہ تیر نکالا تو اس (زخم) سے پانی نکلا' انہوں نے کہا' برادر زادہ نبی ﷺ سے میرا اسلام کہنا اور آپ سے عرض کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں' ابو عامر نے مجھے اپنی جگہ امیر لشکر نامزد کیا' تھوڑی دیر زندہ رہ کر شہید ہو گئے' میں واپس لوٹا اور نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپؐ اپنے مکان میں ایک بانوں والی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور اس پر (برائے نام ایسا) فرش تھا کہ چارپائی کے بانوں کے نشانات آپ کی پشت اور پہلو میں پڑ گئے' چنانچہ میں نے آپ کو اپنے اور ابو عامر کے حالات کی اطلاع دی اور (میں نے کہا کہ) انہوں نے آپ سے یہ عرض کرنے کو کہا ہے کہ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے' آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا' پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا' اے خدا عبید ابی عامر کی مغفرت فرما اور (آپ کے ہاتھ اتنے اونچے تھے کہ) آپ کی بغلوں کی سفیدی میں دیکھ رہا تھا پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! اسے قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت عطا فرما میں نے عرض کیا کہ میرے لئے بھی دعائے مغفرت فرمائیے' آپ نے فرمایا اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہوں کو بخش دے' اور قیامت کے دن اسے معزز جگہ داخل فرما' ابو بردہ کہتے ہیں کہ ان میں سے

ایک دعا ابو عامر کیلئے تھی اور دوسری ابو موسیٰ کیلئے۔

٥٢٤ بَاب غَزْوَةِ الطَّآئِفِ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ قَالَهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ.

باب ۵۲۴۔ غزوہ طائف کا بیان جو بقول موسیٰ بن عقبہ شوال سن ۸ھ میں ہوا۔

١٤٥٥ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدِيْ مُخَنَّثٌ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّآئِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَآءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هِيتٌ.

۱۴۵۵۔ حمیدی ' سفیان ' ہشام ' ان کے والد زینب دختر ابو سلمہ ' ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لائے آپ نے اس ہیجڑے کو عبداللہ بن امیہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے عبداللہ دیکھو تو ' اگر کل کو اللہ تعالیٰ تمہیں طائف پر فتح عطا فرمائے ' تو دختر غیلان کو لے لینا کیونکہ وہ (اتنی گدازبدن ہے کہ) جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل پڑتے ہیں اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹیں پڑتی ہیں ' تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ لوگ تمہارے پاس نہ آنے پائیں (ان سے پردہ کرو) ابن عیینہ اور ابن جریج نے کہا کہ اس مخنث کا نام ھیت تھا۔

١٤٥٦ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرٌ الطَّآئِفَ يَوْمَئِذٍ.

۱۴۵۶۔ محمود نے اسامہ ' ہشام سے بھی یہی روایت کی ہے مگر اتنی زیادتی ہے کہ آپ اس وقت طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

١٤٥٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْاَعْمٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّآئِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا نَذْهَبُ وَ لَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ. قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ كُلَّهُ.

۱۴۵۷۔ علی بن عبداللہ ' سفیان ' عمرو ' ابو العباس ' نابینا شاعر ' عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا اور ان سے آپ کو کچھ حاصل نہ ہوا ' تو آپ نے فرمایا ' انشاء اللہ ہم (محاصرہ اٹھا کر) واپس چلے جائیں گے ' مسلمانوں پر یہ بات گراں سی گزری اور کہنے لگے کہ بغیر اسے فتح کئے ہوئے ہم واپس چلے جائیں (راوی نے کبھی نذھب کی جگہ) نقفل کہا تو آپ نے فرمایا اچھا صبح جا کر لڑنا ' چنانچہ وہ لڑے تو زخمی ہو گئے ' (۱) آپ نے فرمایا کل ان شاء اللہ ہم لوٹ چلیں گے ' اب مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان اچھا معلوم ہوا تو آنحضرت ﷺ ہنسے ' سفیان نے کبھی کہا کہ مسکرائے ' حمیدی کہتے ہیں کہ یہ ساری حدیث ہم سے سفیان نے بیان کی۔

١٤٥٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ

۱۴۵۸۔ محمد بن بشار ' غندر ' شعبہ ' عاصم ' ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں

(۱) پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو صحابہ کو طبعاً اچھا نہ لگا لیکن جب کچھ زخمی ہو گئے، پھر فرمایا تو سب نے واپسی کا اظہار فرمایا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَّ هُوَ اَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اَبَا بَكْرَةَ وَ كَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّآئِفِ فِيْ اُنَاسٍ فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَقَالَ هِشَامٌ وَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَوْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَّاَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ اَجَلْ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ اَمَّا الاٰخَرُ فَنَزَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلٰثَةٍ وَ عِشْرِيْنَ مِنَ الطَّآئِفِ.

نے سعد سے جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر پھینکا تھا اور ابو بکرہ سے جو چند آدمیوں کے ساتھ (حضور ﷺ کی خدمت میں آنے کے لئے کفر سے نکل کر) قلعہ طائف کی دیوار پر چڑھ گئے تھے' پھر ابو بکرہ نبی ﷺ کے پاس آگئے تھے' یہ دونوں حضرات نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو اپنے آپ کو غیر باپ (یا قوم) کی جانب باوجود یہ کہ اسے علم ہے منسوب کرے' تو اس پر جنت حرام ہے' ہشام' بواسطہ' معمر' عاصم روایت کرتے ہیں کہ ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی نے کہا کہ میں نے سعد اور ابو بکرؓ سے آنحضرت ﷺ کی روایت سنی' عاصم کہتے ہیں' میں نے کہا' آپ سے روایت ایسے دو آدمیوں نے بیان کی ہے' جو آپ کو (یقین کیلئے) کافی ہیں' انہوں نے کہا ہاں (اور کیوں نہ ہو) جب کہ ایک ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا اور دوسرے وہ جو طائف سے بائیس آدمیوں کے ہمراہ آنحضورؐ کے پاس آگئے تھے۔

١٤٥٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: اَلَا تُنْجِزُ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَ اَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَ اَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَآءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

١٤٥٩ـ محمد بن علاء' ابو اسامہ' برید بن عبداللہ' ابو بردہ' ابو موسیٰؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان (مقام) جعرانہ میں فروکش ہوئے تھے اور آپؐ کے ساتھ بلالؓ بھی تھے' ایک اعرابی نے آپ کی خدمت میں آکر کہا' کیا آپ مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ فرمائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا (ثواب عظیم کی) بشارت حاصل کر' اس نے کہا' آپؐ بارہا بشارت بشارت فرما چکے ہیں (میں اس کا کیا کروں) تو آپؐ نے غضبناک صورت میں ابو موسیٰ اور بلال کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس نے تو بشارت کو قبول نہ کیا' لہٰذا تم اسے قبول کرو' انہوں نے کہا ہم نے قبول کیا' پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اپنے ہاتھ اور منہ دھو کر اس میں کلی کی' پھر ان دونوں سے فرمایا کہ اس سے پیو اور اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو' اور بشارت حاصل کرو' انہوں نے پیالہ لے لیا اور ایسا ہی کیا' ام سلمہؓ نے پردہ کے پیچھے سے پکار کر کہا کہ اپنی ماں کے (یعنی میرے) لئے بھی کچھ چھوڑ دینا' تو انہوں نے ان کیلئے بھی ایک حصہ چھوڑ دیا۔

۱۴۶۰ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَخْبَرَ اَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُوْلُ : لَيْتَنِیْ اَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ مَعَهٗ فِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَاءَهٗ اَعْرَابِیٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِیْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِیْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِالطِّيْبِ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلَى يَعْلَى بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَ فَجَآءَ يَعْلَى فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِیْ يَسْاَلُنِیْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَاُتِیَ بِهٖ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِیْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّكَ.

۱۴۶۰ـ یعقوب بن ابراہیم ' اسمٰعیل ' ابن جریج ' عطاء ' صفوان بن یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ یعلی کہا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کو نزول وحی کے وقت دیکھتا ' وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ (مقام) جعرانہ میں تھے اور آپؐ پر ایک کپڑے کا سائبان تھا ' جس میں آپؐ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے کہ آپؐ کے پاس ایک دیہاتی آیا ' جو خوشبو لگا ہوا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے ' اس نے کہا ' یا رسول اللہ اس شخص کے بارے میں جس نے عمرہ کا احرام ایک ایسے جبہ میں جس میں خوشبو لگی ہے ' باندھا ' آپ کا کیا حکم ہے ؟ تو حضرت عمرؓ نے یعلیٰؓ کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بلایا کہ آؤ ' یعلیٰؓ نے آکر اس سائبان میں سر ڈال کر دیکھا تو آنحضرت ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور زور زور سے سانس چل رہا تھا ' تھوڑی دیر یہ کیفیت رہ کر پھر ختم ہو گئی ' تو آپؐ نے فرمایا جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے بارہ میں مسئلہ پوچھا تھا ' وہ کہاں ہے ؟ اس آدمی کو تلاش کر کے لایا گیا ' تو آپؐ نے اس سے فرمایا کہ اس خوشبو کو دھو کر جبہ کو اتار ڈالو اور عمرہ میں اپنے حج کی طرح تمام افعال ادا کرو۔

۱۴۶۱ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِی النَّاسِ فِی الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَكَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا اِذَا لَمْ يُصِبْهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ وَ كُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِیْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَنُّ قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تُجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ. قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا

۱۴۶۱ـ موسیٰ بن اسمٰعیل ' وہیب ' عمرو بن یحییٰ ' عباد بن تمیم ' عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت کرتے ہیں ' وہ فرماتے ہیں کہ حنین کے دن اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسولؐ کو مال غنیمت عطا فرمایا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جن کے دل کو ایمان پر جمانا مقصود تھا وہ مال دیدیا اور انصار کو بالکل نہ دیا ' جب مال اوروں کو ملا اور انہیں نہ ملا تو انہیں کچھ رنج ہوا تو آپ نے ان کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: اے گروہ انصار ! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا ؟ تو اللہ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت بخشی اور تم میں نا اتفاقی تھی ' تو اللہ نے میری وجہ سے تم میں الفت پیدا کر دی ' اور کیا تم فقیر نہیں تھے ؟ تو اللہ نے میری وجہ سے تمہیں مالدار بنایا ' آپؐ جب بھی کچھ فرماتے تو انصار عرض کرتے کہ اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے ' آپ نے فرمایا مگر تم چاہو تو (مجھ سے) کہہ سکتے ہو کہ آپؐ ہمارے پاس ایسی ایسی حالت میں تشریف لائے تھے (تو ہم نے آپؐ کو مدد دی)

كَذَا وَ كَذَا أَتَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَلْبَعِيْرِ وَ تَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمْ؟ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا' الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَ النَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ.

کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں نبی علیہ السلام کو لے کر جاؤ' اگر (میں نے) ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر اور لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان یا گھاٹی میں جاؤں گا' انصار استر (اندر کا کپڑا) ہیں اور دوسرے لوگ ابرا (باہر کا کپڑا) تم میرے بعد دوسروں کی ترجیح کو دیکھو گے' تو صبر کرنا حتی کہ حوض کوثر پر میری ملاقات ہو۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ' فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَ يَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ. قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّ لَمْ يَدَعْ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟ فَقَالَ فُقَهَآءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا ' وَ اَمَّا نَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّ يَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَاِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ' اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَ تَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمْ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا

۱۴۶۲۔ عبداللہ بن محمد' ہشام' معمر' زہری' انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کا مال غنیمت عطا فرمایا ور آپ بعض آدمیوں کو سو سو اونٹ عطا فرمانے لگے' تو کچھ انصاری آدمیوں نے کہا اللہ اپنے رسول کی مغفرت فرمائے' ہمیں نظر انداز کر کے قریش کو مال دے رہے ہیں' حالانکہ قریش کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے' انس کہتے ہیں کہ آنحضرت علیہ السلام کو انصار کی یہ بات معلوم ہو گئی تو آپ علیہ السلام نے انہیں چمڑے کے خیمہ میں بلا کر جمع کیا اور ان کے ساتھ کسی کو نہیں بلایا' جب وہ آکر جمع ہو گئے تو آنحضرت علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فرمایا' وہ کیسی بات ہے' جو مجھے تمہاری معلوم ہوئی ہے' علماء انصار نے جواب دیا' یا رسول اللہ انصار کے بڑوں نے تو کچھ نہیں کہا' ہاں ہم میں کچھ نو عمر ایسے تھے جنہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول علیہ السلام کی مغفرت فرمائے' ہمیں نظر انداز کر کے قریش کو مال دے رہے ہیں' حالانکہ ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے' تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا میں نو مسلم آدمیوں کو تالیف قلب (اسلام پر دل جمانے) کیلئے دیتا ہوں' کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال لے کر جائیں' اور تم اپنے گھروں میں آنحضرت علیہ السلام کو لے کر جاؤ؟ اللہ کی قسم! تم جو چیز لے کر جاؤ گے ان کی لے جائی ہوئی چیز سے (بہت بہت) بہتر ہے' انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں' پھر ان سے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا' تم میرے بعد (اپنے اوپر دوسروں کی) بے انتہا ترجیح دیکھو گے' تو صبر کرنا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام سے مل جاؤ اور میں تمہیں حوض (کوثر) پر ملوں گا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار نے صبر نہیں کیا۔

يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُوْنَ أُثْرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوْا.

١٤٦٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ.

۱۴۶۳۔ سلیمان بن حرب ' شعبہ ' ابوالتیاح ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے جب مال غنیمت قریش میں تقسیم کر دیا تو انصار کو رنج ہوا تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں، ہم راضی ہیں ' آپ ﷺ نے فرمایا اگر لوگ ایک میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان یا گھاٹی میں چلوں گا۔

١٤٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقٰى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ الْآفٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوْا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدَيْكَ، لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ. فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوْا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

۱۴۶۴۔ علی بن عبداللہ ' ازہر ' ابن عون ' ہشام بن زید بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حنین کے دن قوم ہوازن سے مقابلہ ہوا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ دس ہزار (مہاجر و انصار) اور مکہ کے نو مسلم تھے ' تو یہ (میدان سے) بھاگے ' آنحضرت نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا 'لبیك یا رسول اللہ وسعدیك ونحن بین یدیك (ہم حاضر اور آپ کی مدد کو موجود ہیں اور آپ کے سامنے ہیں) آنحضرت ﷺ اتر پڑے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' چنانچہ مشرکوں کو شکست ہوئی ' آپؐ نے مہاجرین اور مکہ کے نو مسلموں کو (مال غنیمت) دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا' وہ باہم گفتگو کرنے لگے ' آپؐ نے انہیں بلا کر ایک خیمہ میں بٹھایا پھر فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ اگر سب لوگ ایک میدان میں چلیں اور انصار دوسرے میں چلیں ' تو میں انصار کے میدان میں چلوں گا۔

١٤٦٥ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ، اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُيُوْتِكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰی قَالَ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ.

۱۴۶۵۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے انصار کے آدمیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ قریش نو مسلم اور تازہ مصیبت اٹھائے ہوئے ہیں' میں نے سوچا ہے کہ ان کی دل جوئی کر دوں' کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر جاؤ' انصار نے کہا' کیوں نہیں' ہم راضی ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اگر سب لوگ ایک میدان میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں تو میں انصار کے میدان یا فرمایا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

١٤٦٦ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَا اَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی مُوْسٰی لَقَدْ اُوْذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

۱۴۶۶۔ قبیصہ' سفیان' اعمش' ابووائل' حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کر دیا تو ایک انصاری آدمی (۱) نے کہا کہ آپؐ نے اس تقسیم میں حکم خداوندی ملحوظ نہیں رکھا (عبداللہ کہتے ہیں) کہ میں نے آکر آنحضرت ﷺ کو یہ بات بتادی تو آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا' پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی مگر انہوں نے صبر کیا۔

١٤٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا اَعْطَی الْاَقْرَعَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَ اَعْطٰی عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ اَعْطٰی نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَّا اُرِيْدُ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهَ اللّٰهِ فَقُلْتُ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰی قَدْ اُوْذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

۱۴۶۷۔ قتیبہ بن سعید' جریر' منصور' ابووائل' حضرت عبداللہؓ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حنین کے دن آنحضرت ﷺ نے بعض لوگوں کو زیادہ دیا' چنانچہ اقرع اور عیینہ کو سو اونٹ دیئے اور دوسرے (قریشی) لوگوں کو بھی دے دیا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں حکم خداوندی کی رعایت نہیں ہوئی' میں نے کہا' یہ بات میں ضرور آنحضرت ﷺ کو بتاؤں گا آپ نے (یہ بات سن کر) فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم کرے' انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی' تو انہوں نے صبر کیا۔

١٤٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ

۱۴۶۸۔ محمد بن بشار' معاذ بن معاذ' ابن عون' ہشام بن زید بن انس بن مالک' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حنین کے دن قبیلہ ہوازن و غطفان وغیرہ اپنے

(۱) بعض محدثین کی رائے یہ ہے کہ اس شخص کا نام معتب بن قشیر انصاری تھا اور یہ منافقین میں سے تھا۔

عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَ غِطْفَانُ وَ غَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَ ذَرَارِيِّهِمْ وَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ الْاٰفٍ وَّمِنَ الطُّلَقَاءِ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهٗ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يُخْلِطْ بَيْنَهُمَا اِلْتَفَتَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ: ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا كَانَتْ شَدِيْدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَيُعْطَى الْغَنِيْمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَ تَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ وَ اَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَ اَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ.

جانور اور اپنے بال بچوں سمیت مقابلہ میں آئے ' آنحضرت کے ساتھ دس ہزار (مہاجر و انصار) اور کچھ نو مسلم تھے ' تو یہ بھاگ نکلے ' یہاں تک کہ آپ اکیلے رہ گئے ' تو آپ نے دو آوازیں ایسی دیں جو بالکل صاف اور واضح تھیں ' آپؐ نے داہنی طرف رخ کر کے فرمایا: اے جماعت انصار! انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں یا رسول اللہؐ! آپ فکر نہ کیجئے ' ہم آپ کے ساتھ ہیں ' پھر بائیں طرف رخ کر کے آپؐ نے فرمایا کہ اے جماعت انصار! انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ آپ فکر نہ کریں ' ہم آپ کے رکاب میں حاضر ہیں ' آپؐ اس دن سفید خچر پر تھے تو آپؐ نیچے اتر پڑے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں ' چنانچہ مشرکوں کو شکست ہو گئی اور اس دن بہت سا مال غنیمت ملا ' تو آپ نے مہاجرین اور نو مسلموں کو تقسیم فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا ' انصار نے کہا کہ سختی کے وقت تو ہم پر پکار پڑتی ہے اور مال غنیمت دوسروں کو ملتا ہے ' آنحضرت کو یہ بات معلوم ہو گئی تو آپؐ نے انہیں ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا اے جماعت انصار! وہ کیسی بات ہے جو مجھے تمہاری جانب سے معلوم ہوئی ہے ' انصار خاموش رہے ' آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسولؐ کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے کہا ہم راضی ہیں ' پھر آپ نے فرمایا ' اگر لوگ ایک میدان میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں ' تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا ' ہشام نے (حضرت انسؓ سے) پوچھا کہ اے ابو حمزہ آپ اس وقت موجود تھے انہوں نے کہا میں آپؐ سے جدا کب ہوتا تھا۔

٥٢٥ بَاب السَّرِيَّةِ الَّتِيْ قِبَلَ نَجْدٍ .

باب ۵۲۵۔ نجد کی طرف دستہ کی روانگی کا بیان۔

١٤٦٩ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيْهَا فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّ نُفِّلْنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيْرًا .

۱۴۶۹۔ ابو النعمان ' حماد ' ایوب ' نافع ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے نجد کی طرف جو دستہ روانہ فرمایا تھا ' میں اس میں شریک تھا (مال غنیمت میں) ہمارے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے پھر ایک ایک اونٹ ہمیں زیادہ ملا ' تیرہ ' تیرہ اونٹ لے کر ہم واپس آئے۔

۵۲۶ بَاب بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ.

۱۴۷۰ـ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ حَدَّثَنِيْ نُعَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا صَبَاْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَّقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَاْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ: وَ اللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَ لَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَّرَّتَيْنِ.

باب ۵۲۶۔ بنی جذیمہ کی طرف نبی ﷺ کا خالد بن ولیدؓ کو روانہ کرنے کا بیان۔

۱۴۷۰۔ محمود' عبدالرزاق' معمر (دوسری سند) نعیم' عبداللہ' معمر' زہری' سالم' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے خالد بن ولید کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا' خالد نے انہیں دعوت اسلام دی تو انہوں نے یہ دعوت تو قبول کر لی' مگر اپنی زبان سے انہوں نے "ہم مسلمان ہوگئے" کہنے کو اچھا نہ سمجھا' تو یوں کہنے لگے کہ "ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا" (۱) مگر حضرت خالدؓ انہیں قتل و قید کرنے لگے اور قیدیوں کو ہم میں سے ہر ایک کے حوالے کر دیا' ایک دن حضرت خالدؓ نے ہمیں اپنے اپنے قیدی قتل کر دینے کا حکم دیا تو میں نے کہا اللہ کی قسم! نہ میں اپنے قیدی کو' اور نہ میرے ساتھی اپنے اپنے قیدیوں کو قتل کریں گے' یہاں تک کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں واپس آگئے' تو میں نے آپؐ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو آنحضرت ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دو مرتبہ فرمایا۔ اے اللہ! میں خالد کے فعل سے بری ہوں۔

۵۲۷ بَاب سَرِيَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ اِنَّهَا سَرِيَّةُ الْاَنْصَارِ.

۱۴۷۱ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ فَغَضِبَ فَقَالَ اَلَيْسَ اَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطِيْعُوْنِيْ قَالُوْا بَلٰى

باب ۵۲۷۔ عبداللہ بن حزافہ سہمی' اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے دستہ کا بیان' اور اسی کو "سریہ انصار" بھی کہا جاتا ہے۔

۱۴۷۱۔ مسدد' عبدالواحد' اعمش' سعد بن عبیدہ' ابو عبدالرحمٰن' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا تو اس کا امیر ایک انصاری کو بنایا اور اہل دستہ کو اس کی اطاعت کا حکم دیا' اس امیر کو غصہ آیا' تو کہنے لگا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں دیا ہے' اس نے کہا کہ میرے لئے لکڑیاں جمع کرو! چنانچہ جمع کر دی گئیں' اس نے کہا ان میں آگ لگا دو' چنانچہ آگ لگا دی

(۱) حضرت خالدؓ نے ان کے الفاظ سے سمجھا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں، جبکہ اپنے تئیں وہ مسلمان ہونے کا ہی اظہار کرنا چاہ رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جلد بازی پر اظہار افسوس فرمایا۔

قَالَ فَاجْمَعُوْا اِلَى حَطَبًا فَجَمَعُوْا فَقَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْهَا فَقَالَ ادْخُلُوْهَا فَهَمُّوْا وَ جَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَ يَقُوْلُوْنَ فَرَرْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوْا حَتّٰى خَمِدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهٗ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَآ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ.

گئی، اس نے کہا' اس آگ میں گھس جاؤ' لوگوں نے گھسنے کا ارادہ کیا' مگر ایک دوسرے کو گھسنے سے روکتا رہا اور کہا ہم دوزخ سے بھاگ کر ہی تو آنحضرت ﷺ کی پناہ میں آئے ہیں' وہ برابر اسی شش و پنج میں رہے حتی کہ آگ بجھ گئی' اور اس امیر کا غصہ بھی فرد ہو گیا جب نبی ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر وہ اس آگ میں گھس جاتے' تو قیامت تک اس سے نہ نکلتے' فرمانبرداری نیک کام میں ہوتی ہے۔

٥٢٨ بَاب بَعْثِ اَبِيْ مُوْسٰى وَ مُعَاذٍ اِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

باب ۵۲۸۔ حجۃ الوداع سے پہلے ابو موسیٰؓ اور معاذؓ کو یمن روانہ کرنے کا بیان۔

١٤٧٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا مُوْسٰى وَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَ بَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مِخْلَافٍ. قَالَ وَ الْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ: يَسِّرَا وَ لَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰى عَمَلِهٖ وَ كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِذَا سَارَ فِيْ اَرْضِهٖ كَانَ قَرِيْبًا مِّنْ صَاحِبِهٖ اَحْدَثَ بِهٖ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِيْ اَرْضِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ صَاحِبِهٖ اَبِيْ مُوْسٰى فَجَاءَ يَسِيْرُ عَلٰى بَغْلَتِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ وَ اِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَ اِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَيُّمَ هٰذَا قَالَ: هٰذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ قَالَ لَا اَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ . قَالَ اِنَّمَا جِيْءَ بِهٖ لِذٰلِكَ فَانْزِلْ. قَالَ مَا اَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَاُ اَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ: اَنَامُ

۱۴۷۲۔ موسیٰ' ابو عوانہ' عبدالملک' ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰؓ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور ہر ایک کو الگ الگ صوبہ میں بھیجا' یمن کے دو صوبے تھے' پھر آپؐ نے فرمایا' تم دونوں نرمی کرنا' سختی نہ کرنا' لوگوں کو خوش رکھنا' رنجیدہ نہ کرنا' چنانچہ ہر ایک اپنی اپنی حکومت پر چلا گیا' ابو بردہ کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک جب اپنی حدود حکومت میں سیر کرتا' اور وہ حصہ اس کے لئے دوسرے ساتھی سے قریب ہوتا' تو وہ ملاقات کر کے سلام کرتا' معاذ بن جبل' ابو موسیٰ کی حدود کے قریب اپنی حدود میں اپنے خچر پر سیر کرتے کرتے ابو موسیٰؓ کے پاس آگئے' ابو موسیٰؓ بیٹھے تھے اور ایک آدمی جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں اور اس کے ارد گرد لوگ جمع تھے' ان کے پاس تھا' معاذؓ نے ابو موسیٰؓ سے کہا کہ اے عبداللہ بن قیس یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ آدمی اسلام لا کر مرتد ہو گیا ہے' معاذؓ نے کہا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں (اپنی سواری) سے نہ اتروں گا۔ ابو موسیٰ نے کہا اسے قتل ہی کے لیے لایا گیا ہے' لہٰذا آپؓ اتر آئیں' معاذ نے کہا جب تک یہ قتل نہ ہو میں نہ اتروں گا' چنانچہ ابو موسیٰ کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا' پھر معاذ (خچر سے) اترے' معاذ نے پوچھا اے عبداللہ تم قرآن کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا' میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں' ابو موسیٰ نے کہا' اے معاذ تم کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں

اَوَّلَ اللَّيْلِ فَاَقُوْمُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِيْ مِنَ النَّوْمِ فَاَقْرَاُ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِيْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِيْ.

اول رات میں سو جاتا ہوں، پھر ایک نیند لے کر اٹھ جاتا ہوں اور جتنا خدا کو منظور ہوتا ہے پڑھ لیتا ہوں میں اپنی نیند میں بھی عبادت کے برابر ثواب سمجھتا ہوں۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ فَسَاَلَهُ عَنْ اَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ؟ قَالَ الْبِتْعُ وَ الْمِزْرُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ؟ قَالَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيْذُ الشَّعِيْرِ. فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ: رَوَاهُ جَرِيْرٌ وَّ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ.

۱۴۷۳۔ اسحق، خالد، شیبانی، سعید بن ابی بردہ، ان کے والد، ابو موسیٰؓ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یمن کی جانب بھیجا تو ابو موسیٰ نے یمنی شرابوں کا مسئلہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا وہ کون کون سی شرابیں ہیں؟ ابو موسیٰؓ نے کہا، تبع اور مرز، سعید راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بردہؓ سے پوچھا کہ تبع کیا، انہوں نے کہا شہد کا شیرہ اور مرز جو کا شیرہ: تو آپ نے انہیں جواب دیا کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے، اس روایت کو جریر نے بواسطہ عبدالواحد، شیبانی، ابو بردہ سے روایت کیا ہے۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ اَبَا مُوْسٰى وَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَ لَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَ تَطَاوَعَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيْرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِاَبِيْ مُوْسٰى: كَيْفَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا وَّ عَلٰى رَاحِلَتِيْ وَ اَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَ اَقُوْمُ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِيْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِيْ. وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ اَبَا مُوْسٰى فَاِذَا رَجُلٌ مُّوْثَقٌ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى. يَهُوْدِيٌّ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ. تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَ وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِيْعٌ وَ النَّضْرُ وَ اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ

۱۴۷۴۔ مسلم، شعبہ، سعید بن ابی بردہ، ان کے والد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے دادا ابو موسیٰ اور معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا، نرمی کرنا، سختی نہ کرنا، لوگوں کو خوش رکھنا، رنجیدہ نہ کرنا اور تم دونوں متفق رہنا، ابو موسیٰ نے کہا یا رسول اللہؐ ہمارے ملک میں جو کی شراب مرز (نامی) اور شہد کی تبع (نامی) شراب ہے (ان کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ چنانچہ یہ دونوں چلے گئے، معاذؓ نے ابو موسیٰؓ سے پوچھا، تم کس طرح قرآن پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا، کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، سواری پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں، معاذ نے کہا میں تو سو جاتا ہوں اور پھر اٹھتا ہوں اور اپنی نیند میں بھی وہی ثواب سمجھتا ہوں، جو اپنی عبادت میں، پھر ابو موسیٰ نے ایک خیمہ نصب کرایا اور ایک دوسرے کی ملاقات ہونے لگی۔ ایک دن معاذ ابو موسیٰ کے پاس آئے تو ایک آدمی کی مشکیں کسی ہوئی دیکھیں، معاذ نے کہا یہ کیا (قصہ) ہے؟ ابو موسیٰ نے جواب دیا، یہ یہودی (تھا اب) اسلام لا کر مرتد ہو گیا ہے، معاذ نے کہا میں اس کی گردن مار دوں گا۔ عقدی اور وہیب نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی، اور وکیع، نضر اور ابو داؤد نے بواسطہ شعبہ، سعید اور ان کے والد، ان کے دادا، نبی ﷺ سے روایت کی اور جریر بن عبدالحمید نے بواسطہ شیبانی، ابو بردہؓ سے روایت کی۔

الْحَمِيدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.

١٤٧٥ - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ: أَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ. لَبَّيْكَ أَهْلَالًا كَإِهْلَالِكَ قَالَ فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ. قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَ اسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى مَشَطَتْ لِي امْرَأَةٌ مِّنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ. وَ مَكُثْنَا بِذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ.

۱۴۷۵۔ عباس بن ولید' عبدالواحد' ایوب بن عائذ' قیس بن مسلم' طارق بن شہاب' حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کے ملک میں (عامل بنا کر) بھیجا اس وقت آنحضرت ﷺ (مقام) ابطح میں ٹھہرے ہوئے تھے' تو آپ ﷺ نے پوچھا اے عبداللہ بن قیس! کیا تم نے احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تو نے کیسے کہا تھا؟ میں نے عرض کیا' کہ میں نے کہا تھا' اے اللہ میں حاضر ہوں اور آپؐ کی طرح احرام باندھا ہے' آپؐ نے فرمایا' کیا تو اپنے ساتھ قربانی لایا ہے؟ میں نے عرض کیا' نہیں' آپ نے فرمایا' بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے احرام کھول دو' میں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ بنو قیس کی ایک عورت نے میری کنگھی بھی کر دی اور ہم حضرت عمرؓ کی خلافت تک ایسا ہی کرتے رہے۔

١٤٧٦ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ : إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَّشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ

۱۴۷۶۔ حبان' عبداللہ' زکریا بن اسحاق' یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی' حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام معبد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے معاذؓ بن جبل کو یمن بھیجتے وقت فرمایا' کہ تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے' لہٰذا جب تم وہاں پہنچ جاؤ تو ان لوگوں کو کلمہ توحید و شہادت کی طرف بلاؤ اگر وہ اس دعوت کو قبول کر لیں (اور مسلمان ہو جائیں) تو پھر انہیں یہ تعلیم دو کہ اللہ نے ان پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اگر وہ مان لیں' تو پھر یہ بتاؤ کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو مالداروں سے لے کر غریبوں کو دی جائے گی' اگر وہ تمہاری یہ بات بھی تسلیم کر لیں' تو تمہیں ان کے عمدہ مال (زکوٰۃ میں) لینے سے بچنا چاہیئے اور مظلوم کی بددعا سے بھی ڈرتے رہنا' کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے' ابو عبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ طوعت' طاعت اور اطاعت ایک ہی لغت ہے' اور طِعتُ۔ طُعتُ اور اَطَعتُ کے ایک ہی معنی ہیں۔

حِجَابٌ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ طَوَّعَتْ: طَاعَتْ وَاَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَ طُعْتُ وَ اَطَعْتُ.

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ اَنَّ مُعَاذً رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْیَمَنَ صَلّٰی بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَاَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَیْنُ اُمِّ اِبْرَاهِیْمَ. زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَرَاَ مُعَاذٌ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ فَلَمَّا قَالَ وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ: قَرَّتْ عَیْنُ اُمِّ اِبْرَاهِیْمَ.

۱۴۷۷۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' حبیب بن ابی ثابت' سعید بن جبیر' عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذؓ بن جبل جب یمن میں آئے تو لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت پڑھی کہ "اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنالیا" تو ایک آدمی نے کہا(۱) ابراہیم (علیہ السلام) کی ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی' معاذ نے بواسطہ شعبہ' حبیب' سعید' عمرو اس روایت میں زیادتی اس طرح بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذؓ کو جب یمن بھیجا تو معاذ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں سورت نساء پڑھی' جب یہ آیت آئی کہ "اللہ نے ابراہیم علیہ اسلام کو دوست بنالیا۔" تو ایک آدمی نے پیچھے سے کہا "ابراہیم علیہ السلام کی ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی۔"

۵۲۹ بَاب بَعْثِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامِ وَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی الْیَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

باب ۵۲۹۔ علی بن ابی طالب اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حجتہ الوداع سے پہلے یمن کی طرف روانگی کا بیان۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِیًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهٗ فَقَالَ: مُرْ اَصْحَابَ خَالِدٍ مَّنْ شَآءَ مِنْهُمْ اَنْ یُّعَقِّبَ مَعَكَ فَلْیُعَقِّبْ وَ مَنْ شَآءَ فَلْیُقْبِلْ فَكُنْتُ فِیْمَنْ عَقَّبَ مَعَهٗ قَالَ: فَغَنِمْتُ اَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ.

۱۴۷۸۔ احمد بن عثمان' شریح بن مسلمہ' ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق' ان کے والد' ابو اسحاق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے خالد بن ولید کے ساتھ یمن بھیجا پھر اس کے بعد ان کی جگہ حضرت علیؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ خالدؓ کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ جانا چاہے چلا جائے اور جو آنا چاہے آجائے (براءؓ کہتے ہیں کہ) میں پیچھے رہ جانے والوں میں تھا اور مجھے غنیمت میں سے بہت سے اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) ملے تھے۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

۱۴۷۹۔ محمد بن بشار' روح بن عبادہ' علی بن سوید بن منجوف' عبداللہ

(۱) یمن کے لوگوں کو ابھی یہ معلوم نہیں تھا کہ نماز میں بات کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس لیے انہوں نے نماز کے دوران ہی جب حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ سنا تو بول پڑے۔ آنکھ کے ٹھنڈی ہونے سے مراد مسرت وسرور ہے۔

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ ابْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اِلٰى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَ كُنْتُ اُبْغِضُ عَلِيًّا وَّقَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ: اَلَا تَرٰى اِلٰى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ اَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَاِنَّ لَهٗ فِي الْخُمُسِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

بن بریدہ اپنے والد (بریدہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو حضرت خالدؓ کے پاس خمس لینے کو بھیجا (حضرت علی نے اس میں سے ایک باندی لے لی' میں سمجھا انہوں نے خیانت کی لہٰذا) میں ان کا مخالف ہو گیا اور (لطف یہ کہ انہوں نے رات کو اس سے خلوت کی اور صبح کو) غسل کیا' تو میں نے خالدؓ سے کہا کہ تم اسے نہیں دیکھ رہے (کہ خیانت کی ہے) جب ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تو میں نے آپ سے یہ بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا' اے بریدہ! کیا تم علی سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا' ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ بغض نہ کرو کہ اس کا حصہ تو خمس میں اس سے بھی زیادہ ہے۔

۱۴۸۰ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ اَدِيْمٍ مُّقْرُوْظٍ لَّمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَّ اَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَّ زَيْدِ الْخَيْلِ وَ الرَّابِعُ اِمَّا عَلْقَمَةُ وَ اِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ كُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا تَاْمَنُوْنِيْ وَ اَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَآءِ يَاْتِيْنِيْ خَبَرُ مَنْ فِي السَّمَآءِ صَبَاحًا وَّ مَسَآءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ وَيْلَكَ اَوَ لَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ يَّتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ يُصَلِّيْ

۱۴۸۰۔ قتیبہ' عبدالواحد' عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ' عبدالرحمٰن بن ابی نعم' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کے لئے رنگے ہوئے چمڑے کے تھیلے میں تھوڑا سا سونا بھیجا' جس کی مٹی اس سونے سے جدا نہیں کی گئی (کہ تازہ کان سے نکلا تھا) آپؐ نے اسے چار آدمیوں عیینہ بن بدر' اقرع بن حابس' زید بن خیل' اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان تقسیم کر دیا' آپ کے اصحابؓ میں سے ایک آدمی نے کہا کہ ہم اس کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہیں' آنحضرت ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں مجھ پر اطمینان نہیں ہے؟ حالانکہ میں آسمان والے کا امین ہوں۔ میرے پاس صبح و شام آسمان والے کی خبریں آتی ہیں' تو ایک آدمی دھنسی ہوئی آنکھوں والا' رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی' اونچی پیشانی' گھنی داڑھی' منڈا ہوا سر' تہ بند اٹھائے ہوئے تھا کھڑا ہو کر بولا' یارسول اللہ! اللہ سے ڈر! آپ نے فرمایا' تو ہلاک ہو' کیا میں تمام روئے زمین پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے کا مستحق نہیں ہوں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا' تو خالد بن ولید نے عرض کیا' یارسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ مار دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں' ممکن ہے وہ نماز پڑھتا ہو (یعنی ظاہری اسلام سے وہ مستحق قتل نہیں رہا) خالدؓ نے عرض کیا' اور بہت سے ایسے نمازی ہیں جو زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں' جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں' (یعنی منافق ہوتے ہیں) تو رسول

فَقَالَ خَالِدٌ: وَ كَمْ مِّنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ مَا لَيْسَ فِيْ قَلْبِهٖ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَمْ اُوْ مَرْاَنْ اَنْقُبَ قُلُوْبَ النَّاسِ وَ لَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ . قَالَ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ: اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَ اَظُنُّهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

اللہ علیہ نے فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں کو کریدنے اور ان کے پیٹوں کو چاک کر (کے باطنی حالات معلوم کر) نے کا حکم نہیں ہے' ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ جب وہ پیٹھ موڑے جا رہا تھا تو آنحضرت نے پھر اس کی طرف دیکھ کر فرمایا اس شخص کی نسل سے وہ قوم پیدا ہو گی' جو کتاب اللہ کو مزے سے پڑھے گی' حالانکہ وہ ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا' دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے پار نکل جاتا ہے' ابو سعیدؓ کہتے ہیں' مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اگر میں اس قوم کے زمانہ میں ہوتا تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کرتا۔

١٤٨١ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهٖ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَ اَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا.

۱۴۸۱۔ مکی بن ابراہیم' ابن جریج' عطاء' جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اپنے (احرام پر قائم رہو) محمد بن ابو بکر نے بواسطہ ابن جریج' عطاء اور جابر اتنی زیادتی اور روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے وصول کردہ محصول (یمن سے) لے کر تشریف لائے تھے' تو ان سے آنحضرت علیہ نے فرمایا اے علیؓ تم نے کون سا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی علیہ کا سا احرام باندھا ہے' آپ علیہ نے فرمایا تم قربانی بھیج دو اور حالت احرام میں ٹھہرے رہو' جیسے اب ہو' راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ نے آنحضورؐ کے لئے قربانی بھیجی تھی۔

١٤٨٢ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ اَنَّهٗ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ فَقَالَ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَ اَهْلَلْنَا بِهٖ مَعَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مِّنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اَهْلَلْتَ فَاِنَّ مَعَنَا اَهْلَكَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمْسِكْ فَاِنَّ مَعَنَا هَدْيًا.

۱۴۸۲۔ مسدد' بشر بن مفضل' حمید طویل' بکر سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ذکر کیا کہ انس لوگوں سے یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا تھا' تو انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ حج کا احرام باندھا' جب ہم مکہ آئے تو آپؐ نے فرمایا جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا' وہ اس احرام کو عمرہ (کا احرام) بنالے اور عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے' اور نبی علیہ کے ساتھ قربانی کے جانور تھے' پھر حضرت علیؓ یمن سے حج کے ارادہ سے آ گئے' تو نبی علیہ نے ان سے فرمایا کہ اے علی! تم نے کون سا احرام باندھا ہے؟ کیونکہ ہمارے ساتھ تمہارے گھر والے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے نبی علیہ جیسا احرام باندھا ہے' آپؐ نے فرمایا تو تم (حالت احرام میں) رکے رہو' کیونکہ ہمارے ساتھ تو قربانی ہے۔

٥٣٠ بَاب غَزْوَةِ ذِی الْخَلَصَة.

١٤٨٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُوْ الْخَلَصَةِ وَ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا تُرِيْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِيْ مِائَةٍ وَّ خَمْسِيْنَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَ لِاَحْمَسَ.

١٤٨٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ وَ كَانَ بَيْتًا فِيْ خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَ مِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَ كَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ وَّكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِیْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِيْ صَدْرِیْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَ حَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَ الَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ. قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَ رِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

١٤٨٥ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَ مِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَ كَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ وَ

باب ۵۳۰۔ غزوہ ذی الخلصہ کا بیان۔

۱۴۸۳۔ مسدد' خالد' بیان' قیس' جریر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مکان تھا جسے ذوالخلصہ' کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کہتے تھے' تو مجھ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ (کی فکر) سے نجات نہ دو گے؟ (کہ اسے گرادو) تو میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چل دیا اسے گرا کر' جو لوگ اس کے اردگرد تھے' انہیں قتل کر دیا' پھر میں نے آکر آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے ہمارے اور (قبیلہ) احمس کے لئے دعا فرمائی۔

۱۴۸۴۔ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ' اسماعیل' قیس' جریر سے مروی ہے کہ مجھ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے ذی الخلصہ (کی فکر) سے نجات نہ دو گے؟ وہ قبیلہ خثعم میں ایک مکان تھا' جسے کعبہ یمانیہ کہتے تھے' تو میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چل دیا اور وہ (میرے ساتھی) گھوڑوں پر تھے اور میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تھا تو آنحضرتؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' حتیٰ کہ آپؐ کی انگلیوں کے نشان میں نے اپنے سینہ میں دیکھے' آپ نے فرمایا' اے اللہ اسے (گھوڑے پر) جمادے اور اسے ہدایت کرنے والا' اور ہدایت یافتہ بنا' وہ کعبہ یمانیہ پہنچے' اور اسے گرا کر جلادیا' پھر انہوں نے نبی ﷺ کے پاس قاصد بھیجا' اس قاصد جریر نے آپؐ سے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میں جب وہاں سے چلا ہوں تو وہ مکان خارشی اونٹ کی طرح (جل کر) سیاہ ہو گیا تھا' تو آپؐ نے پانچ مرتبہ احمس کے سوار اور پیادوں کو برکت کی دعا دی۔

۱۴۸۵۔ یوسف بن موسیٰ' ابو اسامہ' اسماعیل بن ابی خالد' قیس' جریر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا کیا تو مجھے ذوالخلصہ (کی فکر) سے نجات نہ دے گا؟ میں نے عرض کیا ضرور نجات دوں گا۔ لہٰذا میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چل پڑا وہ سب گھوڑوں پر تھے اور میں گھوڑے پر قائم نہ رہ سکتا تھا' تو میں نے یہ نبی ﷺ سے ذکر کیا آپؐ نے میرے سینہ میں ہاتھ مارا'

كُنْتُ لا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ. قَالَ وَ كَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيْلَةَ فِيْهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ. قَالَ فَاَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَ كَسَرَهَا.قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيْرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْاَزْلَامِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا فَاِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ. قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا اِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيْرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَاَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ. قَالَ فَكَسَرَهَا وَ شَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيْرٌ رَجُلًا مِّنْ اَحْمَسَ يُكْنّٰى اَبَا اَرْطَاةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهٗ بِذٰلِكَ فَلَمَّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ. قَالَ فَبَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

جس سے میں نے آپؐ کے ہاتھ کا نشان اپنے سینہ میں دیکھا اور آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! اسے گھوڑے پر قائم رکھ اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا' جریر کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی بھی گھوڑے سے نہیں گرا' جریر کہتے ہیں کہ ذوالخلصہ یمن میں (قبیلہ) خثعم اور بجیلہ کا ایک مکان تھا جس میں بتوں کی عبادت ہوتی تھی اسے کعبہ بھی کہتے تھے' قیس کہتے ہیں کہ جریر وہاں پہنچے اور اسے آگ سے جلا کر ڈھا دیا' قیس کہتے ہیں کہ جب جریر یمن میں آئے تو وہاں ایک آدمی تیروں سے فال نکالا کرتا تھا' اس سے کسی نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے قاصد یہاں ہیں' اگر انہیں تیرا پتہ چل گیا تو تیری گردن ماردیں گے' راوی کہتا ہے کہ وہ ایک دن فال نکال رہا تھا کہ جریر وہاں پہنچ گئے اور اس سے کہا کہ ان تیروں کو توڑ اور مسلمان ہو جا' ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا' تو اس نے وہ تیر توڑ دیئے اور مسلمان ہو گیا' پھر جریر نے (قبیلہ) احمس کے ایک آدمی ابا ارطاۃ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس فتح کی خوشخبری دینے کے لئے بھیجا' اس نے آکر آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میں وہاں سے چلا ہوں تو اس مکان کو میں نے دیکھا کہ خارشی اونٹ کی طرح (جل کر سیاہ) ہو گیا تھا' تو نبی ﷺ نے احمس کے سواروں اور پیادوں کو پانچ مرتبہ برکت کی دعا دی۔

٥٣١ بَاب (غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ) وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَ جُذَامَ قَالَهٗ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ عُرْوَةَ هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ وَ بَنِي الْقَيْنِ.

باب ۵۳۱۔ غزوہ سلاسل کا بیان' اسمٰعیل بن ابو خالد نے کہا ہے کہ یہ (قبائل) لخم و جذام سے جنگ ہوئی تھی اور ابن اسحٰق نے بواسطہ یزید' عروہ سے روایت کیا ہے کہ یہ (قبائل) بلی' عذرہ' اور بنوالقین کے شہر ہیں۔

١٤٨٦۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّ

۱۴۸۶۔ اسحٰق' خالد بن عبداللہ' خالد حذاء' ابو عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش ذات السلاسل (۱) میں عمرو بن عاص کو

(۱) بعض روایات کے مطابق اس غزوہ کا نام سلاسل اس لیے قرار پایا کہ اس غزوے میں کافروں نے اپنے آپکو ایک دوسرے سے باندھ لیا تھا تاکہ کوئی بھاگ نہ سکے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ: اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ فِیْ اٰخِرِهِمْ.

امیر بنا کر بھیجا' عمرو کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آکر پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ میں نے کہا مردوں میں؟ آپؐ نے فرمایا' ان کے والد (ابو بکرؓ) میں نے عرض کیا' پھر کون' آپؐ نے فرمایا عمرؓ' پھر آپؐ نے چند اور آدمیوں کا نام لیا' بس میں اس خوف سے کہ میں سب سے آخر میں نہ آجاؤں' خاموش ہو گیا۔

۵۳۲ بَاب ذَهَابِ جَرِيْرٍ اِلَى الْيَمَنِ.

باب ۵۳۲۔ جریرؓ کا یمن کی طرف جانے کا بیان۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ الْعَبْسِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِيْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَّ ذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ اُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُوْ عَمْرٍو وَلَئِنْ كَانَ الَّذِیْ تَذْكُرُ مِنْ اَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلٰى اَجَلِهٖ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَّ اَقْبَلَا مَعِیْ حَتّٰى اِذَا كُنَّا فِیْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَدِيْنَةِ فَسَاَلْنَاهُمْ فَقَالُوْا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ النَّاسُ صَالِحُوْنَ فَقَالَا: اَخْبِرْ صَاحِبَكَ اِنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَرَجَعَا اِلَى الْيَمَنِ فَاَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرٍ بِحَدِيْثِهِمْ قَالَ اَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِیْ ذُوْ عَمْرٍو يَا جَرِيْرُ اِنَّ بِكَ عَلَیَّ كَرَامَةً وَّاِنِّیْ مُخْبِرُكَ خَبَرًا اَنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَّا كُنْتُمْ اِذَا هَلَكَ اَمِيْرٌ تَاَمَّرْتُمْ فِیْ اٰخَرَ فَاِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوْا مُلُوْكًا يَغْضَبُوْنَ غَضَبَ الْمُلُوْكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوْكِ.

۱۴۸۷۔ عبداللہ بن ابو شیبہ عبسی، ابن ادریس' اسمٰعیل بن ابی خالد' قیس' جریر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں (سفر) دریا میں تھا کہ یمن کے دو آدمیوں ذوکلاع اور ذوعمرو سے ملاقات ہوئی تو میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرنے لگا' تو ان سے ذو عمر نے کہا کہ اگر یہ بات تمہارے نبی (ﷺ) کی ہے' جو تم بیان کر رہے ہو تو ان کی وفات کو تین روز گزر گئے اور وہ دونوں میرے ساتھ آئے' جب ہم ایک راستہ میں تھے' تو مدینہ کی جانب سے ہمیں کچھ سوار آتے نظر آئے' ہم نے ان سے پوچھا' تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی ہے اور لوگوں کے مشورہ سے حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہو گئے' ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے امیر سے کہہ دینا کہ ہم آئے تھے' اور عنقریب انشاء اللہ واپس آئیں گے' اور وہ دونوں یمن کو واپس چلے گئے' میں نے ابو بکرؓ سے ان کی بات بیان کی' تو انہوں نے کہا کہ تم انہیں لے کر کیوں نہیں آئے؟ پھر اس کے بعد مجھ سے ذو عمرو نے کہا کہ اے جریر تو مجھ سے بزرگ ہے اور میں تجھے ایک بات بتا رہا ہوں' وہ یہ کہ تم اہل عرب ہمیشہ کامیاب رہو گے' جب تک تم ایک امیر کے فوت ہونے پر دوسرے کو امیر بناؤ گے' اگر یہ امارت تلوار کے ذریعہ ہوتی تو یہ بادشاہوں کی طرح ہوتے انہیں کی طرح غصہ کرتے اور انہیں کی طرح راضی ہوتے۔

۵۳۳ بَاب غَزْوَةِ سَيْفِ الْبَحْرِ وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيْرًا لِّقُرَيْشٍ وَ اَمِيْرُهُمْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ.

باب ۵۳۳۔ غزوہ سیف البحر (ساحل سمندر) کا بیان اور وہ (اسی جنگ میں) قافلہ قریش کے منتظر تھے اور مسلمانوں کے

امیر ابو عبیدہؓ تھے۔

١٤٨٨ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَ اَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَ كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ فَاَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِاَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجَمَعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يَقُوْتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلٌ قَلِيْلٌ حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيْبُنَا اِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلَى الْبَحْرِ فَاِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَاَكَلَ مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا.

۱۴۸۸۔ اسماعیل ' مالک ' وہب بن کیسان ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو عبیدہؓ کو امیر بنا کر تین سو آدمیوں کا ایک لشکر ساحل کی طرف بھیجا ' ہم چل پڑے ' ہم راستہ ہی میں تھے کہ زادراہ ختم ہو گیا ' ابو عبیدہ نے تمام لشکر کے توشے حکم دے کر جمع کر لئے تو وہ کھجور کے دو تھیلے ہوئے ' ابو عبیدہؓ ہمیں روز تھوڑا تھوڑا دیتے یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہو گیا ' اب ہمیں ایک ایک کھجور ملنے لگی ' میں نے جابرؓ سے کہا ایک کھجور سے کیا پیٹ بھرتا ہو گا؟ جابر نے کہا اس ایک کھجور کے ملنے کی حقیقت جب معلوم ہوئی کہ جب وہ بھی ختم ہو گئی ' یہاں تک کہ ہم (ساحل) سمندر پر پہنچ گئے تو دیکھا کہ ایک مچھلی پہاڑی کی طرح موجود ہے ' اس لشکر نے وہ مچھلی اٹھارہ دن تک کھائی ' پھر ابو عبیدہ (رضی اللہ عنہ) نے اس مچھلی کی دو پسلیاں کھڑی کرائیں اور ایک سواری کو اس کے نیچے سے گزارا ' تو بغیر اس کے لگے ہوئے سواری نیچے سے صاف نکل گئی۔

١٤٨٩ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ اِلَيْنَا اَجْسَامُنَا فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَعَمَدَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهٗ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ وَ اَخَذَ رَجُلًا وَ بَعِيْرًا فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ جَابِرٌ وَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

۱۴۸۹۔ علی بن عبداللہ ' سفیان ' عمرو بن دینار ' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم تین سو سواروں پر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہؓ کو امیر بنا کر قریش کے قافلہ کی گھات میں بھیجا تھا ' ہم ساحل پر پندرہ دن ٹھہرے ' وہاں سخت بھوک نے ہم پر غلبہ کیا یہاں تک کہ ہم نے پتے کھا کر گزارہ کیا ' اسی لئے اسے جیش الخبط (پتوں والا لشکر) کہتے ہیں ' سمندر نے عنبر نامی ایک مچھلی باہر پھینک دی تو اسے ہم نے پندرہ دن تک کھایا اور ہمیں اس کی چربی ملی، تو ہمارے جسم اپنی اصلی حالت (فربہی) پر آ گئے ' حضرت ابو عبیدہؓ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کرائی ' سفیان نے کبھی ضلعاً من اضلاعہ روایت کیا ' پھر اپنے ساتھیوں میں سب سے لمبے آدمی کو اونٹ پر بٹھا کر گزارا۔ تو وہ اس کے نیچے سے صاف گزر گیا ' حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ لشکر کے ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کئے ' پھر تین ذبح کئے ' پھر حضرت ابو عبیدہؓ نے اسے منع کر دیا ' عمرو نے بواسطہ ابو صالح ' قیس بن سعد ' ان کے والد سے روایت کرتے

نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ. ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ. ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ. ثُمَّ اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ اَنَّ قَيْسَ ابْنَ سَعْدٍ قَالَ لِاَبِيْهِ: كُنْتُ فِيْ الْجَيْشِ فَجَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيْتُ.

ہیں کہ میں بھی اس لشکر میں تھا' جب سخت بھوک لگی تو حضرت سعد نے ان سے کہا کہ اونٹ ذبح کرو' وہ کہتے ہیں کہ میں نے ذبح کر دیا' جب پھر بھوک لگی تو انہوں نے پھر کہا کہ اونٹ ذبح کرو' میں نے پھر ذبح کر دیا جب پھر بھوک لگی' تو انہوں نے کہا کہ اونٹ ذبح کرو' میں نے پھر ذبح کر دیا' پھر جب بھوک لگی تو انہوں نے کہا کہ اونٹ ذبح کرو تو میں نے کہہ دیا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

۱۴۹۰ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَمَطِ وَ اُمِّرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَّمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ كُلُوْا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَاَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَاَكَلَهُ.

۱۴۹۰۔ مسدد' یحییٰ' ابن جریج' عمرو حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم جیش الخبط کے جہاد میں تھے اور ہمارے امیر حضرت ابو عبیدہؓ تھے تو ہمیں سخت بھوک لگی تو سمندر نے ایک مری ہوئی مچھلی جسے عنبر کہتے ہیں' باہر پھینک دی' ہم نے اس جیسی مچھلی دیکھی ہی نہ تھی' ہم نے اسے پندرہ دن تک کھایا' حضرت ابو عبیدہؓ نے اس کی ایک ہڈی لی' تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا' پھر ابو زبیر نے حضرت جابرؓ سے یہ روایت مجھے بتائی کہ حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا' کھاؤ' تو جب ہم مدینہ آئے تو آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا' یہ اللہ کا بھیجا ہوا رزق ہے کھاؤ' اگر تمہارے پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ' کسی نے آپ ﷺ کو لا کر دیا تو آپؐ نے بھی کھایا۔

۵۳۴ بَاب حَجِّ اَبِيْ بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِيْ سَنَةِ تِسْعٍ.

باب ۵۳۴۔ ۹ ہجری میں حضرت ابو بکرؓ کا لوگوں کا حج کرانے کا بیان۔

۱۴۹۱ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُوْ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

۱۴۹۱۔ سلیمان بن داؤد' ابو الربیع' فلیح' زہری' حمید بن عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس حج میں جس میں انہیں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے امیر بنایا تھا' مجھے ایک جماعت کے ساتھ دس تاریخ کو بھیجا کہ لوگوں میں اعلان کر دوں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر نہ کیا جائے (مشرکین عام طور پر جاہلیت میں ننگے طواف کرتے تھے۔)

۱۴۹۲ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ

۱۴۹۲۔ عبداللہ بن رجاء' اسرائیل' ابو اسحاق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جو سورت سب

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَآءَةُ وَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَآءِ. يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلَالَةِ.

سے آخر میں پوری اتری ہے وہ سورت برات ہے اور آخری آیت جو اتری تو وہ سورہ نساء کی آیت ہے 'یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلاله الخ:

٥٣٥ بَاب وَفْدِ بَنِىْ تَمِيْمٍ.

باب ۵۳۵۔ بنو تمیم کے وفد کا بیان۔

١٤٩٣ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ صَخْرَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتٰى نَفَرٌ مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْبَلُوْا الْبُشْرٰى يَا بَنِىْ تَمِيْمٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَرُؤِىَ ذٰلِكَ فِىْ وَجْهِهٖ فَجَآءَ نَفَرٌ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوْا الْبُشْرٰى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

۱۴۹۳۔ ابو نعیم 'سفیان 'ابو صخرہ 'صفوان بن محرز مازنی 'حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنو تمیم کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپؐ نے فرمایا اے بنو تمیم ! بشارت قبول کرو 'انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ نے بشارت تو دے دی 'اب ہمیں کچھ دلوائیے 'آنحضرت کے چہرہ مبارک پر اس کا اثر معلوم ہوا 'پھر یمن کا وفد آیا تو آپ نے فرمایا کہ بنو تمیم نے تو بشارت قبول نہیں کی 'لہٰذا تم قبول کرو 'انہوں نے عرض کیا 'ہم نے قبول کی یا رسول اللہ!

٥٣٦ بَاب قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ ابْنِ حَصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِى الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ بَعَثَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَاَغَارَ وَ اَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبٰى مِنْهُمْ نِسَآءً.

باب ۵۳۶۔ ابن اسحاق کہتے ہیں 'عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو آنحضرت ﷺ نے بنو تمیم کی شاخ بنو عنبر سے جنگ کرنے کیلئے بھیجا تو انہوں نے شبخون مار کر مردوں کو تہ تیغ کر کے ان کی عورتوں کو قیدی بنالیا۔

١٤٩٤ ـ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِىْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا فِيْهِمْ: هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِىْ عَلَى الدَّجَّالِ ' وَ كَانَتْ فِيْهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمٍ اَوْ قَوْمِىْ.

۱۴۹۴۔ زہیر بن حرب 'جریر 'عمارہ بن قعقاع 'ابو زرعہ 'حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بنو تمیم کے حق میں تین باتیں سنی ہیں 'انہیں برابر دوست رکھتا ہوں 'بنو تمیم میری امت میں دجال کے مقابلہ میں سب سے زیادہ سخت ہیں 'حضرت عائشہؓ کے پاس اس قوم کی ایک باندی تھی تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو 'کیونکہ یہ اولاد اسماعیل میں سے ہے 'جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ میری قوم یا فرمایا قوم کا صدقہ ہے۔

١٤٩٥ ـ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ عَنِ

۱۴۹۵۔ ابراہیم بن موسیٰ 'ہشام بن یوسف 'ابن جریج 'ابن ابی ملیکہ 'حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنو تمیم کے

ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُ قَدِمَ رَکْبٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ. قَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ. قَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَّا اَرَدْتُّ اِلَّا خِلَافِیْ. قَالَ عُمَرُ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَتَمَارَیَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِیْ ذٰلِكَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا حَتّٰى انْقَضَتْ.

سوار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے تو ابو بکرؓ نے عرض کیا' ان کا امیر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو بنائیے' عمرؓ نے عرض کیا نہیں' بلکہ اقرع بن حابس کو بنائے' تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا' تم ہمیشہ مجھ سے اختلاف کرتے ہو' حضرت عمرؓ نے کہا' میں آپؓ سے اختلاف کا قصد نہیں کرتا' دونوں میں تکرار ہوئی' یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں' تو اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پیش قدمی نہ کرو' آخر تک"

٥٣٧ بَاب وَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ.

باب ۵۳۷۔ وفد عبد القیس کا بیان۔(۱)

١٤٩٦۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ لِیْ جَرَّةً یُّنْتَبَذُ لِیْ نَبِیْذٌ فَاَشْرَبُهُ حُلْوًا فِیْ جَرٍّ اِنْ اَکْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَاَطَلْتُ الْجُلُوْسَ خَشِیْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ فَقَالَ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَیْرَ خَزَایَا وَ لَا النَّدَامٰى فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ مُّضَرَ وَ اِنَّا لَا نَصِلُ اِلَیْكَ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَ نَدْعُوْ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَ نَا . قَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَّ اَنْهَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ : الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَ اِیْتَآءُ الزَّکَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَ اَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَ اَنْهَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: مَّا انْتُبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَ النَّقِیْرِ وَ الْحَنْتَمِ وَ الْمُزَفَّتِ.

۱۴۹۶۔ اسحاق' ابو عامر عقدی' قرہ' ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لئے نبیذ تیار ہوتی ہے میں اس نبیذ کو میٹھا کر کے آب خورہ میں پی لیتا ہوں' مجھے خوف ہے کہ اگر میں وہ نبیذ زیادہ پی کر لوگوں کے ساتھ دیر تک بیٹھوں تو میں (نشہ پینے کی تہمت سے) رسوا ہو جاؤں' حضرت ابن عباسؓ نے کہا' وفد عبد القیس آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا' خوش آمدید اے قوم جو نہ نقصان میں ہے اور نہ شرمسار' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان مشرکین مضر حائل ہیں' اس لئے ہم سوائے اشہر حرم (رجب' ذیقعدہ' ذی الحجہ' محرم) کے آپؐ کے پاس نہیں آسکتے ہمیں کچھ ایسی مختصر باتیں بتا دیجئے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو جنت میں چلے جائیں اور ہمارے پیچھے جو لوگ (رہ گئے) ہیں' انہیں بھی اس کی دعوت دیں' آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار سے منع کرتا ہوں' اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں جانتے ہو اللہ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اور نماز پڑھنا' زکوۃ دینا' رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس دینا' اور میں تمہیں چار چیزوں سے روکتا ہوں' کدو کی بنی تقیر' لکڑی کے برتن' سبز ٹھلیا اور روغن کئے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے۔

(۱) بحرین کے علاقے کی ایک بستی جواثی سے تیرہ افراد پر مشتمل یہ وفد فتح مکہ سے پہلے حضورؐ کی خدمت میں آیا تھا۔

۱۴۹۷ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَ الْحَيَّ مِنْ رَّبِيْعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ شَهْرٍحَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَشْيَآءَ نَاْخُذُ بِهَا وَ نَدْعُوْ اِلَيْهَا مَنْ وَّرَآءَ نَا قَالَ: اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّ اَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ : الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً اِقَامِ الصَّلاةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ اَنْ تَؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَ النَّقِيْرِ وَ الْحَنْتَمِ وَ الْمُزَفَّتِ.

۱۴۹۷۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ابو حمزہ' ابن عباسؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ وفد عبدالقیس نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ربیعہ کا قبیلہ ہیں اور کفار مضر ہمارے اور آپؐ کے درمیان حائل ہیں۔ لہٰذا ہم آپؐ کی خدمت میں سوائے شہر حرام کے نہیں آسکتے لہٰذا ہمارے عمل کرنے کے لئے اور جو لوگ ہم سے پیچھے ہیں انہیں دعوت دینے کے لئے کچھ چیزوں کا حکم فرما دیجئے' آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں' اور چار چیزوں سے روکتا ہوں اللہ پر ایمان لانا' یعنی اللہ کے ایک معبود ہونے کی شہادت دینا (اور آپؐ نے انگلی سے ایک کے عدد کی طرف اشارہ کیا) نماز پڑھنا' زکوٰۃ دینا' مال غنیمت سے خمس اللہ کے لئے ادا کرنا اور میں تمہیں کدو کی' نقیر لکڑی کے برتن' سبز ٹھلیا' اور روغن کئے برتنوں (کے استعمال) سے روکتا ہوں۔

۱۴۹۸ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ كُرَيْبًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ وَ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ اَرْسَلُوْا اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اَقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وَ كُنْتُ اَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَاَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ اِلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا وَ اِنَّهٗ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَ عِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتَ قُوْمِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقُوْلِيْ: تَقُوْلُ

۱۴۹۸۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمرو (دوسری سند) بکر بن مضر' عمرو بن حارث بکیر' ابن عباس مولی کریب سے مروی ہے کہ ابن عباس' عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے حضرت عائشہؓ کے پاس (مجھے) بھیجا اور کہا کہ ہم سب کی طرف سے انہیں سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعت (نفل) کے بارے میں ان سے پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ ﷺ عصر کے بعد یہ دو رکعت پڑھتی ہیں' حالانکہ ہمیں آنحضرتؐ کی یہ حدیث معلوم ہوئی ہے کہ آپؐ نے ان دو رکعتوں سے منع فرمایا ہے ابن عباس نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ لوگوں کو ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر مارتا تھا' کریب کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور انہیں ان لوگوں کا پیغام پہنچایا' حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ ام سلمہؓ سے جا کر معلوم کرو (کریب کہتے ہیں کہ) میں نے ان لوگوں کو حضرت عائشہؓ کی بات بتا دی تو انہوں نے مجھے ام سلمہؓ کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ کو دیا تھا' تو ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کو ان دو رکعتوں سے منع فرماتے ہوئے سنا اور آپؐ (ایک دن) نماز عصر پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے' اس وقت میرے پاس بنو حرام (انصار) کی عورتیں تھیں تو آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں' میں نے آپؐ کے پاس خادمہ کو بھیجا اور اس سے کہا کہ آنحضرتؐ کے پہلو

اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ اَسْمَعْكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاخِرِىْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا بِنْتَ اَبِىْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِاِنَّهٗ اَتَانِىْ اُنَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِىْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ.

میں کھڑی ہو کر عرض کر کہ ام سلمہؓ یہ کہہ رہی ہے کہ یا رسول اللہ! کیا میں نے آپؐ سے نہیں سنا کہ آپؐ ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے تھے حالانکہ اب میں آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں' اگر آپؐ ہاتھ سے اشارہ کریں تو تو پیچھے ہٹ جانا' چنانچہ وہ خادمہ گئی اور اس نے ایسا ہی کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ ہٹ گئی' پھر جب آپ چلنے لگے تو فرمایا اے دختر ابوامیہ تو عصر کے بعد دو رکعتوں کو' پوچھتی ہے میرے پاس عبدالقیس کے آدمی اسلام لانے کے لئے آئے' تو میں ان کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا' تو یہ دو رکعتیں وہی ہیں۔

۱۴۹۹ - حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِىْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى يَعْنِىْ قَرْيَةً مِّنَ الْبَحْرَيْنِ.

۱۴۹۹۔ عبداللہ بن محمد جعفی' ابو عامر عبدالملک' ابراہیم بن طہمان' ابو جمرہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی مسجد میں جمعہ کی نماز ہونے کے بعد سب سے پہلے جہاں جمعہ کی نماز ادا کی گئی' وہ (مقام) جواثی میں عبدالقیس کی مسجد ہے' جواثی بحرین ایک جگہ کا نام ہے۔

۵۳۸ بَاب وَفْدِ بَنِىْ حَنِيْفَةَ وَ حَدِيْثِ ثُمَامَةَ بْنِ اُثَالٍ.

باب ۵۳۸۔ وفد بنو حنیفہ' اور ثمامہ بن اثال کے قصہ کا بیان۔

۱۵۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِىْ خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ اِنْ تَقْتُلْنِىْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا

۱۵۰۰۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' سعید بن ابوسعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سواروں کو بھیجا' وہ بنی حنیفہ کے آدمی ثمامہ بن اثال کو پکڑ لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ اسے باندھ دیا' رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا اے ثمامہ کیا خیال ہے؟ اس نے کہا اے محمد (ﷺ) میرا خیال بہتر ہے اگر آپؐ مجھے قتل کر دیں گے تو ایک خونی کو قتل کریں گے' اور اگر احسان کریں گے تو ایک شکر گزار پر احسان کریں گے' اور اگر آپؐ مال چاہتے ہیں تو جتنا دل چاہے مانگ لیجئے' حتی کہ دوسرا دن ہو گیا' پھر آپؐ نے اس سے فرمایا کیا خیال ہے؟ اے ثمامہ! اس نے کہا میرا وہی خیال ہے جو میں آپؐ سے کہہ چکا' کہ اگر

قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ فَتَرَكَهٗ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ : فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، يَا مُحَمَّدُ وَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَیَّ ، وَ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَیَّ، وَ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَیَّ، وَ اِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَ اَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ. فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ صَبَوْتَ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَ اللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

آپؐ احساس کریں گے تو ایک شکر گزار پر احسان کریں گے، آپؐ نے اسے (اسی حال پر) چھوڑ دیا، حتی کہ تیسرا دن ہوا پھر آپ نے پوچھا، کیا خیال ہے اے ثمامہ؟ اس نے کہا میرا وہی خیال ہے جو میں آپؐ سے کہہ چکا، آپ نے فرمایا ثمامہ کو رہا کر دو، چنانچہ ثمامہ نے مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد میں آکر کہا (اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد رسول الله، اے محمد (ﷺ) روئے زمین پر آپؐ سے زیادہ بغض مجھے کسی سے نہ تھا، مگر اب آپؐ سے زیادہ محبوب مجھے روئے زمین پر کوئی نہیں، بخدا آپؐ کے دین سے زیادہ دشمنی مجھے کسی دین سے نہیں تھی، مگر اب آپؐ کے دین سے زیادہ محبت مجھے کسی دین سے نہیں، اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند مجھے کوئی شہر نہیں تھا، مگر اب آپؐ کے شہر سے زیادہ پسندیدہ کوئی شہر نہیں، آپؐ کے سواروں نے مجھے اس وقت پکڑا جب میں عمرہ کے ارادہ سے جا رہا تھا، اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے بشارت دی اور اسے عمرہ کرنے کا حکم دیا، جب وہ مکہ آیا، تو اس سے کسی نے کہا تو بے دین ہو گیا ہے، انہوں نے جواب دیا نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا ہوں، اور اللہ کی قسم! تمہارے پاس نبی ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچ سکتا۔

١٥٠١ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِیْ مُحَمَّدٌ مِّنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِیْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّ فِیْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلَمَةَ فِیْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِیْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَ لَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ

۱۵۰۱۔ ابو الیمان، شعیب، عبداللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مسیلمہ کذاب نبی ﷺ کے زمانے میں (مدینہ) میں آکر کہنے لگا کہ اگر محمد (ﷺ) اپنے بعد مجھے خلیفہ بنا دیں تو میں ان کا متبع ہو جاؤں اور مدینہ میں اپنی قوم کے بہت سے آدمیوں کو لے کر آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ ثابت بن قیس بن شماس کو ہمراہ لے کر اس کی طرف چلے، آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی، حتی کہ آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ مسیلمہ کے پاس ٹھہر گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے گا تو میں تجھے نہ دوں گا (چہ جائیکہ خلافت) اور تیرے بارے میں اللہ کا حکم غلط نہیں ہو سکتا (کہ تو دوزخی ہے) اگر تو نے (مجھ سے) روگردانی کی، تو اللہ تجھے ہلاک کر دے گا، اور میں تو تجھے ویسا ہی دیکھ رہا ہوں، جیسا مجھے

اللّٰهُ وَاِنِّیْ لَاَرَاكَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْهِ مَا رَاَیْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُكَ عَنِّیْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اُرَی الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْهِ مَا رَاَیْتُ فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِیْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ فِی الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ بَعْدِیْ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِیُّ وَ الْاٰخَرُ مُسَیْلِمَةُ۔

خواب میں نظر آیا ہے اور یہ ثابت ہیں' جو میری طرف سے تجھے جواب دیں گے پھر آپ واپس آگئے' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے قول کہ "میں تو تجھے ایسا ہی دیکھ رہا ہوں' جیسا مجھے خواب میں نظر آیا ہے" کا مطلب دریافت کیا' تو مجھے ابوہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے' مجھے انکی حالت سے رنج ہوا تو خواب میں ہی مجھے وحی کی گئی کہ ان دونوں پر پھونک مارو' میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے' میں نے خواب کی تعبیر ان دو کذابوں سے کی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے' ایک عنسی' دوسرے مسیلمہ۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ كَفِّیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَیَّ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَیْنِ اللَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَصَاحِبَ الْیَمَامَةِ۔

۱۵۰۲۔ اسحاق بن نصر' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک دن سو رہا تھا کہ مجھے دنیا کے تمام خزانے دے دیئے گئے' پھر میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے' جو مجھ پر شاق گزرے' تو مجھے وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو' میں نے پھونک ماری' تو وہ غائب ہو گئے تو میں نے اس کی تعبیر ان دو کذابوں سے کی' جن کے درمیان میں ہوں' یعنی صنعاء والا (عنسی) اور یمامہ والا (مسیلمہ)۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَهْدِیَّ بْنَ مَیْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَآءٍ الْعُطَارِدِیَّ یَقُوْلُ: كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَاِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ اَخْیَرُ مِنْهُ اَلْقَیْنَاهُ وَ اَخَذْنَا الْاٰخَرَ فَاِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَیْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهٖ فَاِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْاَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِیْهِ حَدِیْدَةٌ وَّلَا سَهْمًا فِیْهِ حَدِیْدَةٌ اِلَّا نَزَعْنَاهُ فَاَلْقَیْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَّ سَمِعْتُ اَبَا رَجَآءٍ یَقُوْلُ كُنْتُ یَوْمَ بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَرْعَی الْاِبِلَ عَلٰی اَهْلِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوْجِهٖ فَرَرْنَا اِلَی النَّارِ اِلٰی مُسَیْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

۱۵۰۳۔ صلت بن محمد' مہدی بن میمون' ابورجاء عطاردی کہتے ہیں کہ ہم پتھروں کی عبادت کرتے تھے' اگر ہمیں اس سے اچھا پتھر مل جاتا تو ہم پہلے کو پھینک کر وہ اٹھالیتے اور اگر ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا' تو ہم مٹی کا ڈھیر جمع کر کے ایک بکری لاتے اور اس پر اس کا دودھ دوھ کر اس کا طواف کرتے اور جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ (یہ مہینہ) تیروں وغیرہ کی انی دور کرنے والا ہے' چنانچہ ہم کسی نیزہ اور تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہ چھوڑتے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینہ پھینکتے رہتے (مہدی کہتے ہیں کہ) ابورجاء یہ بھی فرماتے تھے کہ جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو میں بچہ تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا' جب ہم نے آپؐ کے ظہور کے بارہ میں سنا' تو ہم دوزخ یعنی مسیلمہ کذاب کی طرف بھاگے۔

٥٣٩ بَاب قِصَّةِ الْاَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ.

١٥٠٤ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اِبْنِ عُبَيْدَةَ ابْنِ نَشِيْطٍ وَّ كَانَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِیْ دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ بِنْتُ الْحَارِثِ ابْنُ كُرَيْزٍ وَّهِیَ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِیْ يُقَالُ لَهٗ خَطِيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيْبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهٗ، فَقَالَ لَهٗ مُسَيْلَمَةُ: اِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْاَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهٗ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَاَلْتَنِیْ هٰذَا الْقَضِيْبَ مَا اَعْطَيْتُكَهٗ وَ اِنِّیْ لَاَرَاكَ الَّذِیْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَّ سَيُجِيْبُكَ عَنِّیْ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيْتُ اَنَّهٗ وُضِعَ فِیْ يَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَ كَرِهْتُهُمَا فَاُذِنَ لِیْ فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِیُّ الَّذِیْ قَتَلَهٗ فَيْرُوْزُ بِالْيَمَنِ وَ الْاٰخَرُ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ.

باب۵۳۹۔ اسود عنسی کے قصہ کا بیان۔

۱۵۰۴۔ سعید بن محمد جرمی' یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد' صالح' ابن عبیدہ بن نشیط عبداللہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ مسیلمہ کذاب مدینہ آیا ہے اور دختر حارث کے مکان میں ٹھہرا ہے' اس کے نکاح میں ام عبداللہ بن عامر' حارث بن کریز کی لڑکی تھی تو آنحضرت ﷺ ثابت بن قیس بن شماس جنہیں خطیب رسول اللہ ﷺ کہا جاتا تھا ساتھ لئے ہوئے مسیلمہ کے پاس پہنچے' اور آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی' آپؐ نے رک کر اس سے گفتگو کی تو مسیلمہ نے کہا' اگر آپ ﷺ چاہیں' تو آپؐ ہمارے اور حکومت کے درمیان حائل نہ ہوں' پھر اسے اپنے بعد ہمارے لئے کر دیجئے' تو اس سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے گا تو میں تجھے نہ دوں گا اور میں تو تجھے ویسے ہی دیکھ رہا ہوں جیسے میں نے خواب میں دیکھا ہے اور یہ ثابت بن قیس ہیں' میری طرف سے تجھے جواب دیں گے' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس آگئے' عبید اللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ خواب کے بارے میں پوچھا' تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا' تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے ہیں' میں گھبرا گیا اور وہ مجھے برے معلوم ہوئے' تو مجھے حکم ہوا تو میں نے ان پر پھونک ماری' تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تعبیر دو کذابوں سے کی' جو نکلیں گے' عبید اللہ نے کہا کہ ایک ان میں سے عنسی تھا' جسے فیروز نے یمن میں قتل کر دیا تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا۔

٥٤٠ بَاب قِصَّةِ اَهْلِ نَجْرَانَ.

باب۵۴۰۔ (نصاریٰ) اہل نجران کے قصہ کا بیان۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنِیْ عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَیْنِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَ السَّیِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدَانِ اَنْ یُلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَا تَفْعَلْ فَوَ اللّٰهِ لَئِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا اِنَّا نُعْطِیْكَ مَاسَاَلْتَنَا وَ ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِیْنًا وَّ لَا تَبْعَثْ مَعَنَا اِلَّا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ مَعَکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ یَا اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

۱۵۰۵۔ عباس بن حسین 'یحییٰ بن آدم 'اسرائیل 'ابو اسحاق 'صلہ بن زفر 'حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عاقب اور سید 'نجران کے دو سردار آنحضرت ﷺ کے پاس مباہلہ کرنے آئے (مباہلہ یہ ہے کہ دونوں فریق اپنے اپنے اہل و عیال کو لے کر جنگل میں جا کر اللہ سے دعا کریں کہ جو ہم سے کاذب ہو 'اس پر عذاب نازل فرما) تو ایک نے اپنے ساتھی سے کہا 'مباہلہ مت کرنا' اللہ کی قسم! اگر وہ نبی ہوا اور ہم نے مباہلہ کیا تو ہم اور ہمارے بعد ہماری اولاد کبھی فلاح نہیں پا سکتے 'توان دونوں نے کہا کہ آپ ہم سے جو طلب فرمائیں ہم اسے ادا کرتے رہیں گے 'اور ہمارے ساتھ ایک امین آدمی کو بھیج دیجئے خائن کو نہ بھیجے 'آپؐ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امین کو بھیجوں گا جو پکا اور سچا امین ہے 'اصحاب رسول منتظر تھے تو آپؐ نے فرمایا اے ابو عبیدہ بن جراح تم کھڑے ہو جاؤ 'جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا یہ اس امت کے امین ہیں:

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

۱۵۰۶۔ محمد بن بشار 'محمد بن جعفر' شعبہ ابو اسحاق' صلہ بن زفر' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اہل نجران نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر کہا کہ ہمارے لئے ایک امین آدمی بھیج دیجئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ پکے اور سچے امین کو بھیجوں گا تو لوگ منتظر رہے (کہ دیکھیں آپؐ کس خوش نصیب کو وہاں بھیجتے ہیں) تو آپؐ نے ابو عبیدہ بن جراح کو بھیج دیا۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

۱۵۰۷۔ ابو الولید 'شعبہ 'خالد ابو قلابہ 'حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

۵۴۱ بَاب قِصَّةِ عُمَّانَ وَ الْبَحْرَیْنِ.

باب ۵۴۱۔ عمان اور بحرین کے قصہ کا بیان۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعَ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ لَقَدْ اَعْطَیْتُكَ هٰکَذَا وَ هٰکَذَا ثَلَاثًا.

۱۵۰۸۔ قتیبہ بن سعید 'سفیان 'ابن منکدر 'حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اس طرح اس طرح (تین مرتبہ اشارہ کیا) دوں گا' آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں وہاں سے مال نہ آسکا 'جب وہ مال حضرت ابو بکرؓ کے

فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى : مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِيْ قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ اَبَابَكْرٍ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا. قَالَ فَاَعْطَانِيْ قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِيْ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ اَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِيْ وَ اِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّيْ فَقَالَ اَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّيْ وَاَيُّ دَآءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَ اَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُعْطِيَكَ. وَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جِئْتُهٗ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ بَكْرٍ : عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ.

پاس آیا تو ان کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ اگر نبی ﷺ کے پاس کسی کا قرض ہو' یا آپؐ نے کسی سے کچھ وعدہ فرمایا ہو' تو وہ میرے پاس آ جائے' جابرؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ اگر بحرین سے مال آیا' تو میں تجھے ایسے ایسے (تین مرتبہ) دوں گا' جابرؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے مجھے مال دے دیا اس کے بعد پھر میں نے حضرت ابو بکرؓ کے پاس آ کر مال مانگا' تو انہوں نے نہ دیا' میں پھر آیا' تو بھی نہ دیا' میں تیسری مرتبہ پھر آیا' تب بھی کچھ نہ دیا' تو میں نے کہا میں آپؓ کے پاس آیا' مگر آپؓ نے کچھ نہ دیا' پھر دوبارہ آیا' پھر بھی نہ دیا' پھر تیسری مرتبہ آیا' پھر بھی نہ دیا' لہٰذا یا تو مجھے مال دیجئے' ورنہ (میں سمجھوں گا کہ) آپ مجھ سے بخل کر رہے ہیں' ابو بکر نے کہا' تم نے یہ کہا کہ "آپ مجھ سے بخل کر رہے ہیں۔" بخل سے زیادہ بری کونسی بیماری ہے' یہ تین مرتبہ فرمایا' میں نے تمہیں جب بھی مال دینے سے منع کیا' تو میں یہ چاہتا تھا کہ تمہیں (کہیں سے) دے دوں' عمرو' محمد بن علی' جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں ابو بکرؓ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا اس مال کو شمار کرو' میں نے دیکھا' تو پانچ سو تھے' ابو بکرؓ نے کہا اتنے ہی دو مرتبہ اور لے لو۔

۵۴۲ بَاب قُدُوْمِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وَ اَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُمْ.

باب ۵۴۲۔ اشعریوں اور یمنیوں کی آمد کا بیان' ابو موسیٰ نے نبی ﷺ کا یہ قول (اشعریین کے بارے میں) نقل کیا ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّ اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَآئِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَ اَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَّا نَرَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّ اُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ.

۱۵۰۹۔ عبداللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر' یحییٰ بن آدم' ابن ابی زائدہ' ان کے والد' ابو اسحاق' اسود بن یزید' حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے اور ایک زمانہ تک (آنحضرت ﷺ کی خدمت میں) ٹھہرے رہے' عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی ماں کو آنحضرتؐ کے یہاں بکثرت آنے جانے اور اکثر ساتھ رہنے کی وجہ سے ہم اہل بیت ہی سے سمجھتے رہے۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ

۱۵۱۰۔ ابو نعیم' عبدالسلام' ایوب' ابو قلابہ' زہدم کہتے ہیں کہ جب

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَكْرَمَ هٰذَا الْحَیَّ مِنْ جَرْمٍ وَّاِنَّا لَجُلُوْسٌ عِنْدَهٗ وَهُوَ يَتَغَدّٰى دُجَاجًا وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ فَدَعَاهُ اِلَى الْغَدَآءِ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ فَقَالَ اِنِّیْ حَلَفْتُ لَا اٰكُلُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنْ يَمِيْنِكَ: اِنَّا اَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَاَبٰى اَنْ يَّحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُتِیَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا اَبَدًا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنْ لَّا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهَا.

حضرت موسیٰ آئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بڑا اعزاز کیا' ہم ان کے پاس بیٹھے تھے اور وہ مرغی کھا رہے تھے' لوگوں میں ایک اور آدمی بھی تھا' جسے ابو موسیٰؓ نے کھانے کیلئے بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے اس مرغی کو کچھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے' اس لئے مجھے اس کے کھانے سے کراہت آتی ہے' ابو موسیٰ نے کہا آ جا' میں نے نبی علیہ السلام کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے' اس نے کہا کہ میں نے قسم کھالی ہے کہ نہیں کھاؤں گا' ابو موسیٰؓ نے کہا آ جاء' تیری قسم کے بارے میں میں بتاؤں گا کہ ہم اشعرین کی ایک جماعت میں آنحضرت علیہ السلام کے پاس سواری طلب کرنے آئے' آپؐ نے منع فرمادیا۔ ہم نے پھر سواری طلب کی' تو آپؐ نے سواری نہ دینے کی قسم کھالی' تھوڑی دیر کے بعد آپؐ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے' تو آپؐ نے ہمیں پانچ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا جب ہم نے وہ اونٹ لے لئے تو ہم نے کہا' آنحضرت علیہ السلام اپنی قسم کو بھول گئے ہم کبھی (ایسی حالت میں) کامیاب نہیں ہو سکتے' تو میں نے آپ کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور اب آپ نے سواری دے دی' آپ نے فرمایا جی ہاں میں اگر کوئی قسم کھالوں اور اس کے خلاف مجھے بھلائی نظر آئے تو میں اس بھلائی کو اختیار کر لیتا ہوں۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِیُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَآءَ تْ بَنُوْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا بَنِیْ تَمِيْمٍ قَالُوْا اَمَّا اِذَا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

۱۵۱۱۔ عمرو بن علی' ابو عاصم' سفیان' ابو صخرہ جامع بن شداد' صفوان بن محرز مازنی' حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جب بنو تمیم رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو آپؐ نے فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت حاصل کرو انہوں نے کہا کہ آپؐ نے بشارت تو دے دی' اب کچھ عطا فرمایئے' تو آنحضرت علیہ السلام کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا' پھر یمن کے کچھ لوگ آئے تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بنو تمیم نے تو بشارت کو قبول نہیں کیا ہے' تم قبول کر لو تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے قبول کر لی۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ

۱۵۱۲۔ عبداللہ بن محمد جعفی' وہب بن جریر' شعبہ' اسماعیل بن ابی خالد' قیس بن ابی حازم' حضرت ابو مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت علیہ السلام نے

حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الاِیْمَانُ ههُنَا وَ اَشَارَ بِیَدِهٖ اِلَی الْیَمَنِ وَ الْجَفَآءُ وَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ رَبِیْعَةَ وَ مُضَرَ.

اپنے ہاتھ سے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان یہاں ہے' درشتی اور سخت دلی ربیعہ اور مضر میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس آواز لگاتے ہیں جہاں سے سورج نکلتا ہے۔

۱۵۱۳ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ ذَکْوَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَ اَلْیَنُ قُلُوْبًا الاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ' وَ الْفَخْرُ وَ الْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَةُ وَ الْوَقَارُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ سَمِعْتُ ذَکْوَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۱۳ـ محمد بن بشار' ابن ابی عدی' شعبہ' سلیمان' ذکوان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں' جو رقیق القلب اور نرم دل ہیں' ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے' فخر اور تکبر اونٹ والوں میں ہے' سکون و وقار بکری والوں میں ہے' غندر نے بواسطہ شعبہ' سلیمان' ذکوان' حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۵۱٤ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَ الْفِتْنَةُ ههُنَا' ههُنَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ.

۱۵۱۴ـ اسمٰعیل' ان کے بھائی' سلیمان' ثور بن یزید' ابوالغیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یمنی ہے اور فتنہ یہاں ہے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

۱۵۱۵ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَّ اَرَقُّ اَفْئِدَةً الْفِقْهُ یَمَانٍ وَّ الْحِکْمَةُ یَمَانِیَّةٌ.

۱۵۱۵ـ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تمہارے پاس یمنی آئے ہیں' جو نرم دل اور رقیق القلب ہیں فقہ یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

۱۵۱٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَّعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَجَآءَ خَبَّابٌ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَیَسْتَطِیْعُ هٰؤُلَآءِ الشَّبَابُ اَنْ یَقْرَاُوْا کَمَا تَقْرَاُ قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ شِئْتَ اَمَرْتُ بَعْضَهُمْ یَقْرَاُ عَلَیْكَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ اقْرَاْ

۱۵۱۶ـ عبدان' ابوحمزہ' اعمش' ابراہیم' علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ابن مسعودؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ خبابؓ تشریف لائے اور انہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا یہ جوانوں کا طبقہ آپ کی طرح قرآن پاک پڑھ سکتا ہے؟ عبداللہ نے کہا اگر تم چاہو تو میں ان میں سے کسی کا قرآن تمہیں سنواؤں' انہوں نے کہا جی ہاں! سنوائیے تو عبداللہ نے کہا اے علقمہ پڑھو' زیاد بن حدیر کے بھائی

يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ اَخُوْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ اَتَاْمُرُ عَلْقَمَةَ اَنْ يَّقْرَاَ وَ لَيْسَ بِاَقْرَئِنَا قَالَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْمِكَ وَقَوْمِهٖ فَقَرَاْتُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ قَدْ اَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا اَقْرَاُ شَيْئًا اِلَّا وَهُوَ يَقْرَاُهٗ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى خَبَّابٍ وَّ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: اَلَمْ يَاْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ اَنْ يُّلْقٰى قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

یزید بن حدیر نے کہا کہ علقمہ تو ہم سے زیادہ اچھا پڑھنے والے نہیں ہیں' پھر بھی آپ ان سے پڑھوا رہے ہیں' عبداللہ نے جواب دیا اگر تو کہے تو میں رسول اللہ ﷺ کا وہ قول جو تیری قوم اور اس کی قوم کے بارے میں ہے تجھے بتا دوں (علقمہ کہتے ہیں کہ) میں نے سورہ مریم کی پچاس آیتیں پڑھیں' عبداللہ نے پوچھا (اے خباب) کیا رائے ہے انہوں نے کہا کہ اچھا پڑھتا ہے' عبداللہ نے کہا جس طرح میں پڑھتا ہوں (علقمہ) بھی اسی طرح پڑھتا ہے' پھر عبداللہ نے خباب کی جانب جن کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی متوجہ ہو کر فرمایا کیا ابھی اس کے پھینکنے کا وقت نہیں آیا ہے؟ خباب نے کہا آج کے بعد سے آپ اسے نہ دیکھیں گے اور انگوٹھی پھینک دی' اسے غندر نے شعبہ سے روایت کیا۔

۵۴۳ بَاب قِصَّةِ دَوْسٍ وَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ.

باب ۵۴۳۔ (قبیلہ) دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کے قصہ کا بیان۔

۱۵۱۷ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَ اَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ.

۱۵۱۷۔ ابو نعیم' سفیان' ابن ذکوان' عبدالرحمٰن اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو دوسی نے آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر کہا کہ قوم دوس ہلاک ہو' اس نے نافرمانی کی ہے اور اسلام سے انکار کر دیا لہٰذا آپ ان پر بددعا کیجئے آپؐ نے فرمایا اے خدا قوم دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (اسلام میں) لے آ۔

۱۵۱۸ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيْقِ ـ

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَ عَنَائِهَا

عَلٰى اَنَّهَا مِنْ دَارِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

وَ اَبَقَ غُلَامٌ لِّيْ فِي الطَّرِيْقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهٗ فَبَيْنَا اَنَا عِنْدَهٗ اِذَا طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ

۱۵۱۸۔ محمد بن علاء' ابو اسامہ' اسماعیل' قیس' حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آ رہا تھا تو میں نے راستہ میں کہا۔

اے رات باوجود درازی و مشقت کے (تیرا شکریہ)

کہ تو نے مجھے دارالکفر سے تو نجات دی!

اور میرا ایک غلام راستہ میں بھاگ گیا تھا' جب میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آ کر آپؐ سے بیعت کر لی تو (ایک دن) میں آپ کے پاس تھا کہ اچانک وہ غلام آ گیا' تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ ہے تیرا غلام' میں نے کہا اسے میں نے لوجہ اللہ آزاد کر دیا۔

هُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَاَعْتَقْتُهٗ.

٥٤٤ بَاب قِصَّةِ وَفْدِ طَیِّءٍ وَّ حَدِیْثِ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ.

١٥١٩۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْنَا عُمَرَ فِيْ وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُوْ رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيْهِمْ فَقُلْتُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: بَلٰى اَسْلَمْتَ اِذْ كَفَرُوْا وَ اَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوْا وَاَوْفَيْتَ اِذْ غَدَرُوْا وَ عَرَفْتَ اِذْ اَنْكَرُوْا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا اُبَالِيْ اِذًا.

الحمد للّٰہ سترھوان پارہ ختم ھوا!!

باب ۵۴۴۔ وفد بنی طے اور عدی بن حاتمؓ کے قصہ کا بیان۔

۱۵۱۹۔ موسیٰ بن اسماعیل' ابو عوانہ' عبدالمالک' عمرو بن حریث' عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک وفد میں حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو وہ ایک ایک آدمی کو نام لے کر بلانے لگے میں نے کہا اے امیر منین! کیا آپؓ مجھے نہیں پہچانتے؟ فرمایا کیوں نہیں جب لوگ کافر تھے تو تم اسلام لائے' جب لوگ پیچھے تھے تو تم آگے آئے' جب لوگوں نے دھوکہ دیا تو تم نے وفا کی' جب لوگوں نے (حقانیت اسلام سے) انکار کیا تو تم نے پہچانا' عدی نے کہا اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

الحمد للہ کہ سترھواں پارہ ختم ہوا!!

اٹھارھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۵۴۵ بَاب حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَايَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَعَهٗ مَكَّةَ وَ اَنَا حَائِضٌ وَّ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَ لَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَ امْتَشِطِيْ وَ اَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَّاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا.

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اِذَ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ

اٹھارھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۵۴۵۔ حجتہ الوداع (۱) کا بیان۔

۱۵۲۰۔ اسماعیل بن عبداللہ 'امام مالک 'ابن شہاب 'عروہ بن زبیر 'حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع کے لئے ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ گئے اور جب احرام باندھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ قربانی کا جانور اپنے ہمراہ لائے ہیں وہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر لیں اور اس وقت تک احرام نہ کھولیں 'جب تک دونوں کام پورے طور پر انجام نہ دے لیں 'غرض میں جب مکہ پہنچی تو حائضہ تھی 'اس لئے نہ تو میں نے کعبہ کا طواف کیا اور نہ صفا مروہ کی سعی کی 'تو میں نے رسول اکرمؐ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا 'سر کھول کر بالوں میں کنگھی کر لو اور حج کی نیت سے احرام باندھ لو اور عمرے کو رہنے دو چنانچہ میں نے یہی کیا 'پھر جب حج سے فارغ ہو چکی 'تو آپ نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے ہمراہ مقام تنعیم میں بھیجا 'پس میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا 'آپ نے فرمایا یہ عمرہ اس کے بدلہ میں ہے جو تم نے ترک کر دیا تھا 'عائشہؓ فرماتی ہیں جن لوگوں نے عمرہ کی نیت سے احرام باندھا تھا 'جب وہ مکہ پہنچے تو طواف کعبہ اور صفاء مروہ کی سعی کی پھر اپنا احرام اتار دیا اس کے بعد حج سے فارغ ہو کر منیٰ سے مکہ آئے تو حج کا دوسرا طواف اور سعی کی اور جو ایسے لوگ تھے کہ انہوں نے حج و عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھا تھا ان کو ایک ہی مرتبہ طواف و سعی کرنا پڑی۔

۱۵۲۱۔ عمرو بن علی 'یحییٰ بن سعید 'ابن جریج 'عطاء ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب عمرہ کرنے والا کعبہ کا طواف کرے تو حلال ہو جاتا ہے تو میں (ابن جریج) نے عطاء سے

(۱) اس حج کو وداع اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں حضورؐ نے لوگوں کو الوداع کیا اس کے بعد پھر آپ نے کوئی حج نہیں کیا، مدینہ سے آکر آپ نے صرف یہی ایک مرتبہ حج کیا، ہاں مکہ میں رہتے ہوئے آپ نے متعدد حج کیے تھے بعثت سے پہلے بھی اور بعثت کے بعد بھی (عمدۃ القاری ج ۱۹: ص ۳۶)

فَقُلْتُ مِنْ اَیْنَ قَالَ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَ مِنْ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یَّحِلُّوْا فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

پوچھا کہ یہ مسئلہ ابن عباسؓ نے کہاں سے لیا تو انہوں نے کہا خدا کے اس ارشاد سے کہ "پھر ان کا حلال ہونا بیت العتیق کے پاس ہے" اور خود حضور اکرم ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے حجۃ الوداع میں احرام کھول دینے کا حکم دیا' میں نے کہا یہ تو وقوف عرفہ کے بعد ہے' تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس کا یہ خیال تھا کہ عرفات میں پہنچنے سے پہلے اور بعد جب بھی طواف کرے احرام کھول سکتا ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِیْ بَیَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَآءِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ کَیْفَ اَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّیْكَ بِاِهْلَالٍ کَاِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَیْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ اَتَیْتُ امْرَاَةً مِنْ قَیْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِیْ.

۱۵۲۲۔ بیان' نضر' شعبہ' قیس' طارق' ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ بطحا میں موجود تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا: تم نے حج کا احرام باندھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا' جی ہاں! آپؐ نے فرمایا' تم نے احرام کیا کہہ کر باندھا؟ میں نے عرض کیا' لبیك با هلال كا هلال رسول الله ﷺ یعنی میں بھی وہی احرام باندھتا ہوں جو آنحضرتؐ نے باندھا ہے' اس کے بعد آپ نے فرمایا کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد احرام اتار ڈالنا' لٰہذا میں نے طواف کیا' سعی کی' احرام کھولا اور پھر قبیلہ قیس کی ایک عورت سے سر کی جوئیں نکلوائیں۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ عَیَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ یَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا یَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُّ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُّ هَدْیِیْ فَلَسْتُ اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ هَدْیِیْ.

۱۵۲۳۔ ابراہیم بن منذر' انس بن عیاض' موسیٰ بن عقبہ' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے آنحضرت ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہؓ نے بتایا کہ حجۃ الوداع میں حضور اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے ارشاد فرمایا کہ تم سب احرام کھول ڈالو' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ: آپؐ کیوں نہیں احرام کھولتے؟ فرمایا کہ میں نے اپنی قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ باندھا ہے' اور بالوں کو جمالیا ہے قربانی ہار پہنا کر ساتھ لایا ہوں' لٰہذا جب تک اپنا جانور ذبح نہ کرلوں میں احرام نہیں اتار سکتا۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ الفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍؓ رَدِیْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۵۲۴۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' محمد بن یوسف' اوزاعی' ابن شہاب' سلیمان بن یسار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں سواری پر بیٹھے ہوئے تھے اور فضل بن عباسؓ آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے باپ پر حج فرض ہو چکا ہے' مگر وہ اس قدر بوڑھا ہے کہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتا' تو کیا میں اس کی طرف سے حج

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِىَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِىْ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! کر سکتی ہو۔

۱۵۲۵ - حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ اُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتّٰى اَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَآءَهٗ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ ثُمَّ اَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُوْلَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَآئِمًا مِّنْ وَّرَآءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلّٰى بَيْنَ ذٰلِكَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِىْ يَسْتَقْبِلُكَ حِيْنَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَ نَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَآءُ.

۱۵۲۵۔ محمد، سریح بن نعمان فلیح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال اپنی اونٹنی قصواء (۱) پر سوار تھے اور حضرت اسامہؓ آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، حضرت بلالؓ اور عثمانؓ بن طلحہؓ ہمراہ تھے یہاں تک کہ کعبہ کے پاس آئے اور اونٹنی کو بٹھایا (عثمان بن طلحہ) سے کنجی مانگی کعبہ کا دروازہ کھولا، تو آنحضرت ﷺ اور حضرت اسامہؓ، بلالؓ اور عثمان اندر داخل ہوئے اور پھر دروازہ اندر سے بند کر لیا، بہت دیر کے بعد باہر تشریف لائے، تو بہت سے لوگ اندر داخل ہونے کے لئے بڑھے، مگر میں سب سے پہلے اندر گیا، حضرت بلالؓ کواڑ کے پاس کھڑے تھے، تو میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ نے نماز کس جگہ ادا فرمائی ہے، وہ کہنے لگے کہ یہ چھ ستون ہیں، ان میں سے پہلے جو تین ستون ہیں، ان دو کے درمیان آپؐ نے نماز پڑھی ہے، آپؐ کی پشت مبارک دروازہ کی طرف تھی اور منہ سامنے کی جو دیوار ہے اس کی طرف تھا، حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں یہ معلوم کرنا بھول گیا کہ آنحضرت ﷺ نے کتنی رکعات ادا فرمائی تھیں اور جہاں آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے (اس مقام میں) کوئی سرخ پتھر تھا، یا نہیں۔

۱۵۲٦ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُمَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَىٍّ زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۲٦۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت صفیہؓ حجۃ الوداع کے دن حائضہ ہو گئیں، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کی وجہ سے کیا ہمیں ٹھہرنا پڑے گا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ تو مکہ واپس آکر طواف زیارت کر چکی ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا

(۱) یہ حضور ﷺ کی اونٹنی کا نام ہے جو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خریدی تھی اور اسی اونٹنی پر آپ ہجرت کے وقت تشریف فرما تھے۔

وَسَلَّمَ حَابِسَتُنَاهِيَ فَقُلْتُ اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ.

کہ پھر کیا فکر ہے، ہمارے ساتھ مدینہ چلو، کیونکہ طواف وداع کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

١٥٢٧ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَ لَا نَدْرِيْ مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِيْ ذِكْرِهٖ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهٗ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ وَّ النَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اِنَّهٗ يَخْرُجُ فِيْكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ شَانِهٖ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلٰى مَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ ثَلٰثًا اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَ اِنَّهٗ اَعْوَرُ عَيْنَ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثًا وَيْلَكُمْ اَوْ وَيْحَكُمْ اُنْظُرُوْا لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

١٥٢٧ـ یحیٰی بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، محمد بن زید، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک بار حجۃ الوداع کا ذکر کر رہے تھے اور آنحضرت ﷺ ہم میں موجود تھے مگر ہم کو یہ معلوم نہیں تھا کہ حجۃ الوداع کسے کہتے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے اللہ کی تعریف کے بعد مسیح دجال کا حال بہت تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا، پھر ارشاد فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں آیا کہ جس نے اپنی امت کو مسیح دجال سے نہ ڈرایا ہو، یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے پیغمبروں نے بھی ڈرایا، وہ ضرور نکلے گا اور تمہارے پہچاننے کے لئے یہ علامت کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا، اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس کی داہنی آنکھ کانی ہوگی اور انگور کے دانے کی طرح پھولی ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اچھی طرح سن لو کہ جس طرح آج اس شہر اور مہینہ میں مسلمانوں کے خون اور مال کو حرام کیا گیا ہے، اسی طرح آئندہ بھی حرام ہے، اس کے بعد آپؐ نے پوچھا کیا میں نے اللہ کے احکامات آپ کو پہنچا دیئے؟ سب نے یک زبان ہو کر اقرار کیا اور کہا جی ہاں! پھر آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا، پھر فرمایا، کہ دیکھو، یہ افسوسناک کام مت کرنا کہ میرے بعد کافر بن جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

١٥٢٨ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ ابْنُ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَّ اَنَّهٗ حَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَ بِمَكَّةَ اُخْرٰى.

١٥٢٨ـ عمرو بن خالد، زہیر، ابو اسحاق سبیعی، زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے انیس جہاد فرمائے اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج کیا، جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں اس کے بعد آپؐ نے کوئی حج نہیں کیا، ابو اسحاق کا بیان ہے کہ آپؐ نے ایک حج اس وقت کیا تھا جس وقت آپ مکہ میں تھے۔

١٥٢٩ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيْرٍ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ

١٥٢٩ـ حفص بن عمر، شعبہ، علی بن مدرک، ابی زرعہ بن عمرو بن جریر حضرت جریر بجلی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ سب لوگوں کو خاموش کرا دو تاکہ میں جو کہوں وہ سن سکیں، اس کے بعد آپؐ نے

لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

فرمایا' اے لوگو! میرے بعد ایسا مت کرنا کہ اسلام سے پھر جاؤ اور کافر ہو کر آپس میں ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگو:

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُّتَوَالِیَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحَجَّةِ وَ الْمُحَرَّمِ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ ذُوالْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَ اَعْرَاضَكُمْ عَلَیْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَیَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ یُّبَلِّغُهٗ اَنْ یَّكُوْنَ اَوْعٰی لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ یَقُوْلُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَیْنِ.

۱۵۳۰۔ محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' ایوب' محمد' ابن ابی بکر' حضرت ابو بکرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع کے دن نبی ﷺ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا' دیکھو زمانہ گھوم پھر کر پھر اسی مقام پر آ گیا جہاں پیدائش آسمان و زمین کے دن تھا' سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں' ان میں سے چار اشہر حرم ہیں' تین تو متواتر ہیں ذیقعدہ' ذی الحجہ' محرم اور چوتھا رجب کا مہینہ ہے جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان آتا ہے پھر آپؐ نے پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو خوب معلوم ہے' آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے' ہم کو خیال ہوا کہ آپؐ اس مہینہ کا نام کوئی دوسرا فرمائیں گے' آپؐ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں ہے؟ عرض کیا جی ہاں! پھر آپؐ نے پوچھا یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو خوب معلوم ہے آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے ہم نے خیال کیا کہ آپ اس شہر کا نام کوئی دوسرا فرمائیں گے آپ نے فرمایا کیا اس کا نام مکہ نہیں ہے عرض کیا ہاں! پھر آپ نے پوچھا آج دن کیا ہے؟ عرض کیا اللہ و رسول کو خوب معلوم ہے' آپؐ پھر خاموش رہے' ہم کو خیال ہوا کہ شاید آپ کوئی دوسرا نام فرمائیں گے' آپؐ نے فرمایا کیا آج یوم النحر نہیں ہے؟ عرض کیا جی ہاں' اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' خوب سن لو! تمہاری جانیں تمہارے مال' محمد کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ابو بکرہ نے یہ بھی کہا تھا کہ تمہاری آبروئیں اسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ مہینہ' شہر اور دن حرام ہیں' تم کو ایک روز اپنے رب کے پاس جانا ہے وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا' لہٰذا یہ مت کرنا کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو اور گمراہ ہو جاؤ تو پھر جو لوگ یہاں حاضر ہیں وہ اس کو دوسروں تک پہنچا دیں' جو یہاں موجود نہیں ہیں' کیونکہ کبھی یہ ہوتا ہے کہ پہنچانے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جس کو پہنچائی جائے۔ محمد اس حدیث کو بیان کرتے وقت کہہ رہے تھے کہ رسول خدا نے سچ فرمایا آخر میں آپؐ نے فرمایا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا' یہ دو مرتبہ فرمایا۔

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالُوْا لَوْنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اَيَّةُ اٰيَةٍ فَقَالُوْا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ مَكَانٍ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ.

۱۵۳۱۔ محمد بن یوسف' سفیان' قیس بن مسلم' حضرت طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ کچھ یہودیوں نے اس طرح کہا کہ اگر سورہ مائدہ کی یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے' حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ کون سی آیت؟ یہودی نے کہا یہ آیت کہ "آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی" حضرت عمرؓ نے جواب دیا مجھے معلوم ہے جہاں یہ آیت نازل ہوئی تھی' یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی' جب کہ آنحضرت ﷺ عرفات میں تشریف فرما تھے۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّ عُمْرَةٍ وَ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ.

۱۵۳۲۔ عبداللہ بن مسلمہ' امام مالک' ابوالاسود' محمد بن عبدالرحمٰن' عروہؓ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول خدا ﷺ کے ساتھ حجتہ الوداع کے لئے نکلے تو کچھ لوگوں نے عمرے کی نیت کی تھی کچھ نے حج کی اور کچھ نے دونوں کی اور رسول خدا ﷺ نے حج کی نیت فرمائی تھی تو جس نے صرف حج کی یا حج وعمرہ دونوں کی نیت کی تھی' تو وہ احرام باندھے رہے جب تک کہ ذی الحجہ کی دس تاریخ نہیں آگئی (یعنی قربانی کے دن)۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۵۳۳۔ عبداللہ بن یوسف' امام مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس حدیث کو اس طرح بیان کیا کہ ہم حجتہ الوداع میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِّثْلَهٗ.

۱۵۳۴۔ اسمٰعیل بن اویس کا بیان ہے کہ امام مالک نے مجھ سے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری ہے۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَ اَنَا ذُوْ مَالٍ وَّ لَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا قُلْتُ

۱۵۳۵۔ احمد بن یونس' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' عامر بن سعد' سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں حجتہ الوداع میں مرض میں مبتلا ہو کر موت کے قریب پہنچ گیا' رسول اللہ ﷺ میری عیادت کیلئے تشریف لائے' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ میں کتنا سخت بیمار ہو گیا ہوں اور بچنے کی کوئی امید نہیں ہے' اور میں بہت مال رکھتا ہوں' اور صرف ایک بیٹی ہے اور کوئی میرا وارث نہیں ہے' کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں' میں نے عرض کیا کہ اچھا آدھا

فَالثُّلُثُ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّ رِفْعَةً وَّ لَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّ يُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَآئِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ.

کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے منع فرمایا' میں نے عرض کیا اچھا تیسرا حصہ' آپؐ نے فرمایا' ہاں دے سکتے ہو' مگر اپنے وارثوں کو محتاج چھوڑنے سے مالدار چھوڑنا اچھا ہے' نہیں تو وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں گے حقیقت یہ ہے کہ تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب ملے گا' حتیٰ کہ اس لقمہ کا بھی جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ گے' پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جاؤں گا' اور وہ آپؐ کے ساتھ مدینہ چلے جائیں گے' آپؐ نے فرمایا اور اگر رہ بھی گئے تو اللہ کی مرضی پر چلو گے' تو مرتبہ بڑھے گا اور کوئی تعجب نہیں کہ تم زیادہ دن زندہ رہو' اور تمہاری وجہ سے لوگوں کو فائدہ پہنچے اور کافروں کو نقصان اے اللہ! میرے اصحابؓ کی ہجرت کو پورا کر دے اور ان کو پیچھے مت پھیرنا' البتہ سعد بن خولہ مکہ میں انتقال کر گئے' (۱) جس کا آنحضرت ﷺ کو بہت صدمہ ہوا۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۵۳۶۔ ابراہیم بن منذر' ابوضمرہ' موسیٰ بن عقبہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجتہ الوداع میں تمام ارکان ادا کرنے کے بعد اپنا سر منڈوا دیا تھا۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَخْبَرَهٗ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ.

۱۵۳۷۔ عبیداللہ بن سعید' محمد بن بکر' ابن جریج' موسیٰ بن عقبہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع میں رسول اللہ ﷺ اور بعض صحابہ نے بال منڈوائے اور کسی نے صرف کتروائے تھے۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اَقْبَلَ يَسِيْرُ عَلٰى حِمَارٍ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۳۸۔ یحییٰ بن قزعہ' امام مالک' ابن شہاب' لیث' یونس' ابن شہاب عبیداللہ بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک گدھے پر بیٹھا ہوا آرہا تھا اور رسول اللہ ﷺ حجتہ الوداع کے موقع پر منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے' ابھی تھوڑی سی جماعت کے سامنے سے میرا گدھا گزرا تھا

(۱) حضرت سعد بن خولہ بدری صحابی ہیں، انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی حجتہ الوداع کے موقع پر ان کی تمنا یہ تھی کہ مکہ میں موت نہ آئے، اس لیے کہ یہ اللہ کیلئے مکہ سے ہجرت کر چکے تھے تو اب انہیں یہ بات پسند نہ تھی کہ جس شہر کو اللہ تعالیٰ کیلئے چھوڑا تھا اس میں موت آئے، لیکن انکی تمنا پوری نہیں ہوئی اور مکہ ہی میں فوت ہو گئے، چونکہ انکی تمنا پوری نہیں ہوئی تھی اس لیے حضورؐ کو ان پر رحم آیا اور موت پر صدمہ ہوا۔

وَسَلَّمَ قَآئِمٌ بِمِنًى فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَىْ بَعْضِ الصَّفِ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

کہ میں نیچے اتر کر نماز میں شامل ہو گیا۔

۱۵۳۹ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَ اَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

۱۵۳۹۔ مسدد یحییٰ' ہشام بن عروہ' اپنے والد عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں سن رہا تھا کہ کسی نے اسامہ بن زید سے پوچھا کہ حجۃ الوداع میں حضور اکرم ﷺ اپنی سواری کس طرح چلاتے تھے انہوں نے کہا' درمیانی چال سے اگر جگہ کشادہ ہوتی تو تیز بھی چلاتے تھے۔

۱۵۴۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ جَمِيْعًا.

۱۵۴۰۔ عبداللہ بن مسلمہ' امام مالک' یحییٰ بن سعید' عدی بن ثابت عبداللہ بن یزید خطمی' حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کی ہے۔

٥٤٦ بَاب غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهِىَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ.

باب ۵۴۶۔ جنگ تبوک (۱) کا بیان اور اسے غزوہ عسرۃ بھی کہتے ہیں۔

۱۵۴۱ ـ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ اَرْسَلَنِىْ اَصْحَابِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ اِذْ هُمْ مَّعَهٗ فِىْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِىَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابِىْ اَرْسَلُوْنِىْ اِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَىْءٍ وَّا فَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَ لَا اَشْعُرُ وَ رَجَعْتُ مَزِيْنًا مِّنْ مَّنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَّخَافَةِ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِىْ نَفْسِهٖ عَلَىَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَصْحَابِىْ فَاَخْبَرْتُهُمُ الَّذِىْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا

۱۵۴۱۔ محمد بن علاء' ابو اسامہ' برید بن عبداللہ' اپنے دادا ابو بردہ سے' وہ اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے جنگ تبوک کے موقع پر مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں ان سے سواری طلب کروں' میں نے آکر خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے میرے ساتھیوں نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے' تاکہ میں آپؐ سے سواری طلب کروں' آپؐ نے فرمایا' خدا کی قسم! میں تمہیں کوئی سواری نہ دوں گا' اور آپؐ اس وقت غصہ میں تھے' میں اس حالت کو سمجھا نہیں' میں افسوس کرتا ہو واپس آیا اور اپنے ساتھیوں سے حال بیان کر دیا' مجھے ایک غم تو یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں سواری نہیں دی اور دوسرا یہ رنج تھا کہ کہیں نبی ﷺ مجھ سے خفا نہ ہو جائیں میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور جو کچھ نبی ﷺ نے کہا تھا اس کی انہیں اطلاع دی'

(۱) یہ غزوہ ۹ھ میں پیش آیا یہ وہ آخری غزوہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت فرمائی۔

سُوَيْعَةً اِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِيْ اَيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَاَجَبْتُهُ فَقَالَ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْكَ فَلَمَّا اَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ لِسِتَّةِ اَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِيْنَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ اِلٰى اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوْهُنَّ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَآءِ وَلٰكِنِّيْ وَ اللّٰهِ لَا اَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيْ بَعْضُكُمْ اِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوْا اَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَّمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِيْ اِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَّ لَنَفْعَلَنَّ مَا اَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ مُوْسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى اَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ اِيَّاهُمْ ثُمَّ اِعْطَآءَ هُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ اَبُوْ مُوْسٰى.

تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ حضرت بلالؓ پکارتے ہوئے آئے' میں نے جواب دیا' وہ کہنے لگے' چلو آنحضرت ﷺ تم کو بلاتے ہیں' میں حاضر ہوا' تو آپؐ نے فرمایا' یہ اونٹ کے جوڑے (۲اونٹ) لے جاؤ' اور اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ یہ اونٹ' اللہ' یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو سواری کے واسطے دیئے ہیں' انھیں کام میں لاؤ' میں اونٹ لے کر ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا کہ یہ اونٹ آنحضرت ﷺ نے تمہیں سواری کے واسطے عنایت فرمائے ہیں' مگر میں تمہیں ان لوگوں کے پاس لے چلوں گا جنہوں نے پہلی بار نبی ﷺ کا منع فرمانا سنا ہے' کیونکہ شاید تم مجھے جھوٹا خیال کرو اور یہ سمجھو کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں فرمایا۔ ساتھیوں نے کہا' نہیں ہم تم کو سچا جانتے ہیں' پھر بھی اگر تم کہتے ہو تو ہم چلیں گے' آخر ایک آدمی میرے ساتھ وہاں آیا' جہاں انکار کو سننے والے موجود تھے' انہوں نے میری تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ واقعی رسول اللہ ﷺ نے پہلے منع فرمادیا تھا۔

١٥٤٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ اَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَآءِ قَالَ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا.

• ۱۵۴۲۔ مسدد' یحیٰ' شعبہ' حکم' مصعب بن سعد' سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تبوک کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بچوں اور عورتوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا علیؓ تم کو خوش ہونا چاہئے کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ یہ ہے' جیسے حضرت موسیٰ کے نزدیک ہارون کا' مگر یہ کہ میرے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا' ابو داؤد طیالسی نے اسے اس طرح روایت کیا کہ شعبہ نے حکم سے اور حکم نے مصعب سے سنا۔

١٥٤٣ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً يُّخْبِرُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ ابْنُ يَعْلَى بْنِ

۱۵۴۳۔ عبید اللہ بن سعید' محمد بن بکر' ابن جریج' عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ صفوان کہتے تھے کہ میرے والد یعلی بن امیہ بیان کرتے تھے کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ

اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ اَوْثَقُ اَعْمَالِيْ عِنْدِيْ قَالَ عَطَآءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلٰى فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ قَالَ عَطَآءٌ فَلَقَدْ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ الْاٰخَرَ فَنَسِيْتُهٗ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ اِحْدٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ قَالَ عَطَآءٌ وَّحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَاَنَّهَا فِيْ فِيْ فَحْلٍ يَّقْضَمُهَا.

تبوک میں حاضر تھا، یعلی کہتے ہیں کہ میں اپنے تمام عملوں میں سے اس عمل پر زیادہ اعتماد کرتا ہوں' عطاء نے کہا کہ صفوان نے مجھے بتایا کہ یعلی نے ایک شخص کو ملازم رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اور پھر دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا اور گوشت منہ میں بھر لیا' جسے بڑی دقت سے چھڑایا گیا' مگر کاٹنے والے کا دانت نکل پڑا' پھر یہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے' مگر آپ نے دانت والے کو کوئی دیت نہیں دلائی' عطاء کا بیان ہے کہ صفوان نے اس کاٹنے والے کا نام تو بتایا تھا' مگر میرے ذہن سے اتر گیا اور شاید صفوان نے یہ بھی کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں دے دیتا جو تم اونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

٥٤٧ بَاب حَدِيْثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا.

باب ۵۴۷۔ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین اشخاص کی معافی کا بیان' کعب بن مالک کی حدیث اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا "اور ان تین آدمیوں پر جو پیچھے رہ گئے۔"

١٥٤٤ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَّلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ

۱۵۴۴۔ یحییٰ بن بکیر 'لیث' عقیل' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ' اپنے والد عبداللہ بن کعب سے جو اپنے والد کو نابینا ہو جانے کی وجہ سے پکڑ کر چلایا کرتے تھے' روایت کرتے ہیں کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا' انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمام لڑائیوں میں حاضر رہا۔ مگر تبوک اور بدر میں پیچھے رہ گیا' مگر بدر میں پیچھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نہیں ہوا' جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کی غرض یہ تھی کہ قافلہ قریش کا تعاقب کیا جائے۔ دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نے اچانک حائل کر دیا' اور جنگ ہو گئی' میں لیلتہ العقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اسلام پر قائم رہنے کا عہد لیا اور مجھے تو لیلتہ العقبہ جنگ بدر کے مقابلہ میں عزیز ہے' اگرچہ جنگ بدر کو لوگوں میں زیادہ شہرت اور فضیلت حاصل ہے' اور جنگ تبوک میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے قبل کبھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں' مگر اس غزوہ کے وقت میں دو سواریوں کا مالک بن گیا' اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ کا یہ دستور تھا کہ جب

كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِيْ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهٗ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاهَبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنْ سَيَخْفٰى لَهٗ مَالَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ فَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا فَقُلْتُ اَتَجَهَّزُ بَعْدَهٗ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ اَنْ فَصَلُوْا لِاَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِيْ فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْلِيْ ذٰلِكَ فَكُنْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہیں جنگ کا خیال کرتے ' تو صاف صاف پتہ نشان اور جگہ نہیں بتاتے تھے ' بلکہ کچھ گول مول الفاظ میں ظاہر کرتے تھے تاکہ کوئی دوسرا مقام سمجھتا رہے ' غرض جب لڑائی کا وقت آیا تو گرمی بہت شدید تھی ' راستہ طویل اور بے آب و گیاہ تھا ' دشمن کی تعداد زیادہ تھی ' لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پورے طور پر آگاہ کر دیا کہ ہم تبوک جا رہے ہیں تاکہ تیاری کر لیں اس وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے ' مگر کوئی ایسی کتاب وغیرہ نہیں تھی کہ اس میں سب کے نام لکھے ہوئے ہوں ' کعب کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں تھا کہ جو اس لڑائی میں شریک ہونا نہ چاہتا ہو ' مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی کرتے تھے کہ کسی کی غیر حاضری آنحضرت ﷺ کو اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتی ' جب تک کہ وحی نہ آئے ' غرض آنحضرت ﷺ نے لڑائی کی تیاریاں شروع کر دیں اور یہ وقت تھا جب کہ میوہ پک رہا تھا اور سایہ میں بیٹھنا اچھا معلوم ہوتا تھا ' سب تیاریاں کر رہے تھے مگر میں ہر صبح کو یہی سوچتا تھا کہ میں تیاری کر لوں گا ' کیا جلدی ہے ' میں تو ہر وقت تیاری کر سکتا ہوں ' اسی طرح دن گزرتے رہے ' ایک روز صبح کو آنحضرت ﷺ روانہ ہو گئے ' میں نے سوچا ان کو جانے دو اور میں دو ' ایک دن میں تیاری کر کے راستہ میں ان سے شامل ہو جاؤں گا ' غرض دوسری صبح کو میں نے تیاری کرنی چاہی مگر نہ ہو سکی اور میں یوں ہی رہ گیا ' تیسرے روز بھی یہی ہوا اور پھر میرا برابر یہی حال ہوتا رہا ' اب سب لوگ بہت دور نکل چکے تھے ' میں نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل جاؤں مگر تقدیر میں نہ تھا کاش! ایسا کر لیتا ' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے جانے کے بعد میں جب مدینہ میں چلتا پھرتا تو مجھ کو یا تو منافق نظر آتے یا وہ نظر آتے جو کمزور ضعیف اور بیمار تھے ' مجھے بہت افسوس ہوتا تھا آنحضرت ﷺ نے راستہ میں مجھے کہیں بھی یاد نہیں کیا ' البتہ تبوک پہنچ کر جب سب لوگوں میں تشریف فرما ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' کعب بن مالک کہاں ہیں؟ بنی سلمہ کے ایک آدمی عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو اپنے حسن و جمال پر ناز کرنے کی وجہ سے رہ گئے ہیں ' تو معاذ رضی اللہ عنہ نے

وَسَلَّمَ فَطَفِقْتُ فِيهِمْ اَحْزَنَنِي اِنِّيْ لَا اَرٰى اِلَّا
رَجُلًا مَّغْمُوْصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ اَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ
عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَآءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ
وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهٗ
بُرْدَاهُ وَنَظَرُهٗ فِيْ عِطْفِهٖ فَقَالَ مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ
بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاعَلِمْنَا عَلَيْهِ
اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ
تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِيْ هَمِّيْ وَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ
الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَاذَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا
وَّاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَاْيٍ مِّنْ اَهْلِيْ
فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ اَنِّيْ
لَنْ اَخْرُجَ مِنْهُ اَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ فَاَجْمَعْتُ
صِدْقَهٗ وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَادِمًا وَّكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ
بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ
فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَآءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا
يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَكَانُوْا بِضْعَةً
وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَجِئْتُهٗ فَلَمَّا
سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ
تَعَالَ فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ
فَقَالَ لِيْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِابْتَعْتَ ظَهْرَكَ
فَقُلْتُ بَلٰى اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ
اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ
بِعُذْرٍ وَّلَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ

کہا کہ تم نے اچھی بات نہیں کی۔ خدا کی قسم اے اللہ کے رسول! ہم تو انہیں اچھا آدمی جانتے ہیں' آنحضرت ﷺ یہ سن کر خاموش ہو رہے' کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ واپس آرہے ہیں' تو میں سوچنے لگا کہ کوئی ایسا حیلہ بہانہ ہاتھ آجائے' جو آنحضرت ﷺ کے غصہ سے مجھے بچا سکے' پھر میں اپنے گھر کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ کرنے لگا کہ اس سلسلہ میں کچھ تم بھی سوچو' مگر جب یہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ﷺ مدینہ کے بالکل قریب آگئے ہیں' تو میرے دل سے اس حیلہ کا خیال دور ہو گیا' اور میں نے یقین کرلیا کہ جھوٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے نہیں بچا سکے گا' صبح کو آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے' اب جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے' انہوں نے آنا شروع کیا اور اپنے اپنے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے' یہ لوگ اسی (۸۰) تھے یا کچھ اس سے کچھ زیادہ' آنحضرت ﷺ نے ان سے ان کے عذر قبول کرلئے اور ان سے دوبارہ بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور ان کے دلوں کے خیالات کو خدا کے حوالے کر دیا' کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بھی آیا السلام علیکم کیا' آپ نے ایسی مسکراہٹ سے جس میں غصہ بھی جھلک رہا تھا جواب دیا' اور فرمایا آؤ' میں سامنے جا کر بیٹھ گیا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا' کعب تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ حالانکہ تم نے تو سواری کا بھی انتظام کر لیا تھا' میں نے عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا درست ہے' میں اگر کسی اور کے سامنے ہوتا تو ممکن تھا' کہ اس سے بہانہ وغیرہ کر کے چھوٹ جاتا' کیونکہ میں بول بھی خوب سکتا ہوں' مگر خدا گواہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ اگر آج میں نے جھوٹ بول کر آپ کو راضی کر لیا تو کل اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دیگا' اس لئے میں سچ ہی بولوں گا' چاہے آپ میرے اوپر غصہ ہی کیوں نہ فرمائیں' آئندہ کو تو خدا کی مغفرت اور بخشش کی امید رہے گی' خدا کی قسم میں قصور وار ہوں' حالانکہ مال و دولت میں کوئی بھی میرے برابر نہیں ہے' مگر میں یہ سب کچھ ہوتے ہوئے

عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَاللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَاكَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ وَّاللّٰهِ مَاكُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ اَنْ لَّا تَكُوْنَ اَعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُوْنَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللّٰهِ مَازَا لُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَّقِيَ هٰذَا مَعِيْ اَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعُمْرَوِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَّاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی شریک نہ ہو سکا' آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ کعب نے صحیح بات بیان کر دی' اچھا جاؤ اور خدا کے حکم کا اپنے حق میں انتظار کرو' غرض میں اٹھ کر چلا' تو بنی سلمہ کے آدمی بھی میرے ساتھ ہو لئے اور کہنے لگے کہ ہم نے تو اب تک تمہارا کوئی گناہ نہیں دیکھا ہے' تم نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح آنحضرت ﷺ کے سامنے کوئی بہانہ پیش کر دیا ہوتا' حضور کی دعاء مغفرت کے لئے کافی ہوتی' وہ برابر مجھے یہی سمجھاتے رہے' یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خیال آنے لگا کہ واپس آنحضرت ﷺ کے پاس جاؤں اور پہلے والی بات کو غلط ثابت کر کے کوئی بہانہ پیش کر دوں' پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کوئی اور بھی ہے؟ جس نے میری طرح اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے' انہوں نے کہا ہاں دو آدمی اور بھی ہیں' جنہوں نے اقرار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علی وسلم نے ان سے بھی وہی فرمایا ہے جو کہ تم سے ارشاد کیا ہے' میں نے ان کے نام پوچھے' تو کہا ایک مرارہ بن ربیع عمروی' دوسرے ہلال بن امیہ واقفی' یہ دونوں نیک آدمی تھے' اور جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے' مجھے ان سے ملنا اچھا معلوم ہوتا تھا' غرض ان دو آدمیوں کا نام سن کر مجھے اطمینان ہو گیا اور میں چل دیا' رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو منع فرما دیا تھا کہ ان تین آدمیوں سے کوئی کلام نہ کرے' مگر دوسرے رہ جانے والے اور جھوٹے بہانے کرنے والوں کے لئے یہ حکم نہیں دیا تھا' آخر لوگوں نے ہم سے الگ رہنا شروع کر دیا اور ہم ایسے ہو گئے جیسے ہمیں کوئی جانتا ہی نہیں ہے' گویا آسمان و زمین بدل گئے ہیں' غرض پچاس راتیں اسی حال میں گزر گئیں' میرے دونوں ساتھی تو گھر میں بیٹھ گئے' مگر میں ہمت والا تھا نکلتا رہا' نماز جماعت میں شریک ہوتا' بازار وغیرہ جاتا' مگر کوئی بات نہیں کرتا تھا' میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھی آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مصلے پر رونق افروز ہوتے' میں سلام کرتا اور مجھے ایسا شبہ ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ ہل رہے ہیں' شاید سلام کا جواب دے رہے ہیں' پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی نماز پڑھنے لگتا' مگر آنکھ چرا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھتا رہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے رہتے ہیں' چنانچہ میں جب نماز میں ہوتا تو آپ صلی اللہ

فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَفِي مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَأَقُوْلُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِّنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَفَاِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَآئِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَارَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَهٗ فَنَشَدْتُّهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَهٗ فَنَشَدْتُّهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى إِذَا جَآءَ نِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيْهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَانُوَا سِكَ فَقُلْتُ لَمَّاقَرَأْتُهَا وَهٰذَا أَيْضًا مِّنَ الْبَلَآءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهٗ بِهَا حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً مِّنَ الْخَمْسِيْنَ إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِي فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَّاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَابَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَتَكُوْنِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَآءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

علیہ وسلم مجھے دیکھتے رہتے اور جب میری نظر آپ سے ملتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیا کرتے تھے' اس حال میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں کی خاموشی سے عاجز آگیا اور پھر اپنے چچازاد بھائی ابو قتادہ کے پاس باغ میں آیا اور سلام کیا اور اس سے مجھے بہت محبت تھی، مگر خدا کی قسم! اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا' میں نے کہا اے ابو قتادہ تو مجھے اللہ اور اس کے رسول کا طرفدار جانتا ہے یا نہیں؟ مگر اس نے جواب نہ دیا' پھر میں نے قسم کھا کر یہی بات کہی' مگر جواب ندارد! میں نے تیسری مرتبہ یہی کہا تو ابو قتادہ نے صرف اتنا جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم ہے' پھر مجھ سے ضبط نہیں ہو سکا' آنسو جاری ہو گئے اور میں واپس چل دیا' میں ایک دن بازار میں جا رہا تھا کہ ایک نصرانی کسان جو ملک شام کا رہنے والا تھا اور اناج فروخت کرنے آیا تھا' وہ میرا پتہ لوگوں سے معلوم کر رہا تھا تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ یہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں' وہ میرے پاس آیا اور غسان کے نصرانی بادشاہ کا ایک خط مجھے دیا' جس میں لکھا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر بہت زیادتی کر رہے ہیں' حالانکہ اللہ نے تم کو ذلیل نہیں بنایا ہے' تم بہت کام کے آدمی ہو' تم میرے پاس آجاؤ' ہم تم کو بہت آرام سے رکھیں گے میں نے سوچا' یہ دوہری آزمائش ہے' اور پھر اس خط کو آگ کے تنور میں ڈال دیا' ابھی صرف چالیس راتیں گزری تھیں اور دس باقی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد حزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو' میں نے کہا' کیا مطلب ہے؟ طلاق دے دوں یا کچھ اور' حزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا' بس الگ رہو' اور مباشرت وغیرہ مت کرو' ایسا ہی حکم میرے دونوں ساتھیوں کو بھی ملا تھا' غرض میں نے بیوی سے کہا کہ تم اپنے رشتہ داروں میں جا کر رہو' جب تک اللہ تعالیٰ میرا فیصلہ نہ فرمادے' کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم' ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ میرا خاوند بہت بوڑھا ہے' اگر میں اس کا کام کر دیا کروں تو کوئی برائی تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ
بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَّيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ
اَنْ اَخْدُمَهٗ قَالَ وَلٰكِنْ لَّايَقْرَبُكِ قَالَتْ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ
مَابِهٖ حَرَكَةٌ اِلٰى شَىْءٍ وَّاللّٰهِ مَازَالَ يَبْكِىْ
مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَاكَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا فَقَالَ
لِىْ بَعْضُ اَهْلِىْ لَوِاسْتَاذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ امْرَاَتِكَ كَمَا اَذِنَ لِامْرَاَةِ
هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا
اَسْتَاذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا يُدْرِيْنِىْ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاذَنْتُهٗ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ
فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَلَيَالٍ حَتّٰى كَمُلَتْ لَنَا
خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ
صَلٰوةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَّاَنَا عَلٰى
ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى
الْحَالِ الَّتِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَىَّ نَفْسِىْ
وَضَاقَتْ عَلَىَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ
صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِاَعْلٰى
صَوْتِهٖ يَاكَعْبُ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ
سَاجِدًا وَّعَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَآءَ فَرَجٌ وَّاٰذَنَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ
صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا
وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَىَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَىَّ
رَجُلٌ فَرَسًا وَّسَعٰى سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ فَاَوْفٰى عَلَى
الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا
جَآءَنِى الَّذِىْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِىْ نَزَعْتُ
لَهٗ ثَوْبَىَّ فَكَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ
غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَّاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا
وَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کچھ نہیں' مگر وہ صحبت
نہیں کر سکتا اس نے عرض کیا حضور اس میں تو ایسی خواہش ہی
نہیں ہے' اور جب سے یہ بات ہوئی ہے رو رہا ہے' اور جب سے اس
کا یہی حال ہے' کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کچھ میرے
عزیزوں نے کہا کہ تم بھی آنحضرت ﷺ کے پاس جا کر اپنی بیوی
کے بارے میں ایسی ہی اجازت حاصل کر لو' تاکہ وہ تمہاری خدمت
کرتی رہی' جس طرح ہلال رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اجازت مل گئی
ہے، میں نے کہا خدا کی قسم! میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا معلوم نہیں کہ
آنحضرت ﷺ کیا فرمائیں' میں نوجوان آدمی ہوں' ہلال کی مانند
ضعیف نہیں ہوں' غرض اس کے بعد وہ دس راتیں بھی گزر گئیں'
اور میں پچاسویں رات کی صبح کو نماز کے بعد اپنے گھر کے پاس بیٹھا تھا
اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ زندگی اجیرن ہو چکی ہے' اور زمین میرے
لئے باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو چکی ہے کہ اتنے میں کوہ سلع پر
سے کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا کہ اے کعب بن مالک رضی اللہ
عنہ تم کو بشارت دی جاتی ہے' اس آواز کے سنتے ہی میں خوشی سے
سجدہ میں گر پڑا اور یقین کر لیا کہ اب یہ مشکل آسان ہو گئی' کیونکہ
آنحضرت ﷺ نے نماز فجر کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے تم لوگوں کا قصور معاف کر دیا ہے' اب تو لوگ میرے پاس اور
میرے ان ساتھیوں کے پاس خوشخبری اور مبارکباد کیلئے جانے لگے'
اور ایک آدمی زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے کو بھگاتے
میرے پاس آئے اور ایک دوسرا آدمی بنی سلمہ کا سلع پہاڑ پر چڑھ گیا'
اس کی آواز جلدی میرے کانوں تک پہنچ گئی' اس وقت میں اس قدر
خوش ہوا کہ اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کو دے دیئے' میرے
پاس ان کے سوا کوئی دوسرے کپڑے نہیں تھے' میں نے ابو قتادہ
رضی اللہ عنہ سے دو کپڑے لے کر پہنے' پھر آنحضرت ﷺ کی
خدمت میں جانے لگا' راستہ میں لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو مجھے
مبارکباد دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام تمہیں
مبارک ہو' کعبؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا' آنحضرت ﷺ
تشریف فرما تھے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے' طلحہ بن عبید
اللہ مجھے دیکھ کر دوڑے' مصافحہ کیا' پھر مبارکباد دی' مہاجرین میں

وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّونِيْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حتی صَافَحَنِیْ وَهَنَّانِیْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ اِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ وَلَا اَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ قُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ؟ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اَمْسِكُ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا نَجَّانِیْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِیْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِیْ مَاتَعَمَّدْتُ مُنْذُذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِیْ هٰذَا كَذِبًا وَّاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِیَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكُوْنُوْا مَعَ

سے یہ کام صرف طلحہؓ نے کیا' خدا گواہ ہے کہ میں ان کا یہ احسان کبھی نہ بھولوں گا' کعب کہتے ہیں کہ پھر جب میں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے کعب! یہ دن تمہیں مبارک ہو' جو سب دنوں سے اچھا ہے' تمہاری پیدائش سے لے کر آج تک' میں نے عرض کیا حضور! یہ معافی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے' فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاف کیا گیا ہے' اور آنحضرت ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو چہرہ مبارک چاند کی طرح چمکنے لگتا تھا' اور ہم آپ کی خوشی کو پہچان جاتے تھے' پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی اس نجات اور معافی کے شکریہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خیرات نہ کر دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' تھوڑا کرو اور کچھ اپنے لئے بھی رکھو' کیونکہ یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے' میں نے عرض کیا ٹھیک ہے' میں اپنا خیبر کا حصہ روک لیتا ہوں' پھر میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول میں نے سچ بولنے کی وجہ سے نجات پائی ہے' اب میں تمام زندگی سچ ہی بولوں گا' خدا کی قسم! میں نہیں کہہ سکتا کہ سچ بولنے کی وجہ سے اللہ نے کسی پر ایسی مہربانی فرمائی ہو' جیسی مجھ پر کی ہے' اس وقت سے جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سچی بات کہہ دی' پھر اس وقت سے اب تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور میں امید کرتا ہوں کہ زندگی بھر خدا مجھے جھوٹ سے بچائے گا' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی' لقد تاب اللہ علی النبی و المھاجرین والانصار' یعنی اللہ نے نبی کو اور مہاجرین وانصار کو معاف کر دیا خدا کی قسم قبول اسلام کے بعد اس سے بڑھ کر میں نے کوئی انعام اور احسان نہیں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے مجھے سچ بولنے کی توفیق دے کر ہلاک ہونے سے بچا لیا' ورنہ دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی تباہ اور ہلاک ہو جاتا جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا' جھوٹے حلف اٹھائے' تو پھر یہ آیت نازل ہوئی سیحلفون بااللہ لکم اذا نقلبتم' یعنی یہ لوگ جھوٹے ہے' کعب

الصّٰدِقِیْنَ فَوَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ هَدَانِیْ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ صِدْقِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَکُوْنَ کَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ کَمَاهَلَكَ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا حِیْنَ اَنْزَلَ الْوَحْیَ شَرَّمَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ لَایَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ قَالَ کَعْبٌ وَکُنَّا تَخَلَّفْنَا اَیُّهَا الثَّلٰثَةَ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَلَفُوْالَهٗ فَبَایَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَلَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰی قَضَی اللّٰهُ فِیْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا وَلَیْسَ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِیْفُهٗ اِیَّانَا وَاِرْجَآءُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَیْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

کہتے ہیں، ہم تینوں ان منافقوں سے علیحدہ ہیں، جنہوں نے نہ جانے کے بہانے بنائے اور جھوٹے حلف اٹھائے اور آنحضرت ﷺ نے ان کی بات کو قبول کرلیا اور ان سے بیعت لے لی اور دعائے مغفرت فرمائی، مگر ہمارا معاملہ چھوڑ دیا، یہاں تک کہ خداتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وعلی الثلاثة الذین خلفوا یعنی ان تین کو معاف کیا جو پیچھے رہ گئے تھے، اس سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو جان بوجھ کر رہ گئے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہم ان سے پیچھے رہے، جنہوں نے قسمیں کھائیں، عذر بیان کئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر کو قبول کرلیا۔

۵۴۸ بَاب نُزُوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ.

باب ۵۴۸۔ آنحضرت ﷺ کے مقام حجر (۱) میں قیام فرمانے کا بیان۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَّا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اَجَازَ الْوَادِیَ.

۱۵۴۵۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ جنگ تبوک کو جاتے ہوئے مقام حجر سے گزرے تو فرمایا یہ ظالموں کی زمین ہے، جہاں ان کے گھر تھے، خدا کی نافرمانی کی وجہ سے ان پر عذاب نازل کیا گیا، تم اس طرف مت جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی عذاب آجائے لہٰذا اس مقام سے روتے ہوئے گزرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو چھپالیا، اور تیزی کے ساتھ اس جگہ نکل گئے۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

۱۵۴۶۔ یحییٰ بن بکیر، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی

(۱) "حجر" حضرت صالحؑ کی قوم ثمود کی بستی کا نام ہے، یہ وہی قوم ہے جس پر اللہ کا عذاب، زلزلہ شدید دھماکوں اور بجلی کی کڑک وچمک کی صورت میں نازل ہوا تھا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کیلئے تشریف لے جارہے تھے تو یہ مقام راستے میں پڑا تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِلَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجر کے مقام میں مسلمانوں سے فرمایا' اس جگہ یہاں کے لوگوں پر عذاب نازل ہوا تھا' روتے ہوئے جلدی اور خدا کا خوف کرتے گزر جاؤ' ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب نازل ہو جائے' جو ان پر ہوا تھا۔

۱۰۴۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقُمْتُ اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَآءَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ .

۱۵۴۷۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عبدالعزیز بن ابی سلمہ' سعد بن ابراہیم' نافع' ابن جبیر' عروہ بن مغیرہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ایک بار) رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے' واپس آئے تو میں وضو کے لئے پانی ڈالنے لگا' آپ نے منہ کو دھویا' پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے' مگر آستین تنگ تھی' اس لئے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے تھے' پھر موزوں پر مسح کیا' عروہ کہتے ہیں کہ میرے والد مغیرہ نے یہ جنگ تبوک کا واقعہ بیان کیا تھا۔

۱۰۴۸ ۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ حَتّٰى اِذَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَّهٰذَا اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ .

۱۵۴۸۔ خالد بن مخلد' سلیمان' عمرو بن یحییٰ' عباس بن سہل بن سعد' حضرت ابی حمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جنگ تبوک سے واپس جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طابہ آگیا' (مدینہ کا نام) اور یہ کوہ احد ہے' جو کہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

۱۰۴۹ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَّا سِرْتُمْ مَّسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ .

۱۵۴۹۔ احمد بن محمد' عبداللہ بن مبارک' حمید طویل' حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم جنگ تبوک سے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ لوٹے آرہے تھے تو مدینہ کے قریب پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مدینہ میں رہ کر بھی ہر جگہ تمہارے ساتھ رہے' لوگوں نے تعجب سے عرض کیا' یارسول اللہ مدینہ میں رہ کر؟ فرمایا ہاں! وہ اپنے (سچے) عذر کی وجہ سے رہ گئے تھے (گویا ان کے دل تمہارے ساتھ تھے)

۵۴۹ بَاب كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ۵۴۹۔ نبی ﷺ کے ان خطوط کا ذکر جو کسریٰ اور قیصر

وَسَلَّمَ اِلٰی کِسْرٰی وَقَیْصَرَ .

(۱) کو لکھے گئے۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللّٰه عنه اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِیْ کِتَابِهٖ اِلٰی کِسْرٰی مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِیِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّدْفَعَهٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ .

۱۵۵۰۔ اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ نے عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو خط دے کر کسریٰ کے عامل بحرین منذر بن ساوا کے پاس بھیجا، چنانچہ عامل بحرین نے وہ خط لے کر کسریٰ کے پاس روانہ کر دیا، مگر اس نے خط دیکھ کر پھاڑ ڈالا، زہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب کا یہ بھی بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس خبر کو سن کر فرمایا کہ اے اللہ ایران والوں کو اسی طرح پھاڑ دے، جس طرح کہ انہوں نے خط کو پھاڑا تھا۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِی اللّٰهُ بِکَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَاکِدْتُّ اَنْ اَلْحَقَ بِاَصْحَابِ الْجَمَلِ فَاُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا عَلَیْهِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً .

۱۵۵۱۔ عثمان بن ہیثم، عوف، حسن، ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا، یعنی جنگ جمل کے دن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر میں شریک تھا، قریب تھا کہ میں مسلمانوں سے لڑتا کہ مجھے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد یاد آگیا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کی بیٹی (۲) کے تخت نشین ہونے کی خبر سن کر فرمایا تھا کہ بھلا وہ قوم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جو اپنا کام ایک عورت کے حوالے کر دے۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ عَنِ السَّآئِبِ ابْنِ یَزِیْدَ یَقُوْلُ اَذْکُرُ اَنِّیْ خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْیَانُ مَرَّةً مَّعَ الصِّبْیَانِ .

۱۵۵۲۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اس بات کو بھولا نہیں ہوں کہ میں کچھ لڑکوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع تک آنحضرت ﷺ کا استقبال کرنے آیا تھا، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس آرہے تھے اور سفیان نے اس حدیث میں کبھی غلمان کی جگہ صبیان کہا ہے۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّآئِبِ اَذْکُرُ اَنِّیْ خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْیَانِ نَتَلَقَّی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

۱۵۵۳۔ عبد اللہ بن محمد، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ میں بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع تک آنحضرت ﷺ کے استقبال کے

(۱) کسریٰ ملک فارس کے ہر بادشاہ کا لقب ہوا کرتا تھا جبکہ قیصر روم کے بادشاہ کا لقب ہوا کرتا تھا۔

(۲) کسریٰ کی بیٹی کا نام بوران تھا، جب کسریٰ کے خاندان میں کوئی مرد حکومت کے قابل نہیں رہا تو لوگوں نے اسکی بیٹی کو بادشاہ بنادیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ.

لئے گیا تھا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔

۵۵۰ بَاب مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهٖ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَرَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ رضى الله عنها كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِےْ مَرَضِهِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَآئِشَةَ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِىْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانٌ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ اَبْهَرِىْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ.

باب ۵۵۰۔ آنحضرت ﷺ کی بیماری اور وفات کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ انك ميت الخ یعنی اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے شک تم کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے، پھر قیامت کے دن تم سب اپنے رب کے سامنے جھگڑا کرو گے۔ یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ اپنی بیماری میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت واقع ہوئی، فرماتے تھے کہ خیبر میں مجھے جو زہر دیا گیا تھا، اس کا درد پیٹ میں مجھے ہمیشہ معلوم ہوتا رہا ہے اور (اب) یوں معلوم ہو رہا ہے کہ یہ درد میری رگیں کاٹ رہا ہے۔

۱۵۵۵ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنه عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلّٰى لَنَا بَعْدَهَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ.

۱۵۵۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس، ام فضل بنت حارث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورہ المرسلات پڑھتے سنا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک کوئی نماز نہیں پڑھائی، گویا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نماز تھی۔

۱۵۵۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنه قَالَ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رضى الله عنه يُدْنِىْ ابْنَ عَبَّاسٍ رضى الله عنه فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ اِنَّ لَنَا اَبْنَاءً مِّثْلَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضى الله عنه عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ اِيَّاهُ فَقَالَ مَا

۱۵۵۶۔ محمد بن عرعرہ، شعبہ، ابن بشر، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پاس بٹھاتے تھے، عبدالرحمٰن نے کہا کہ ہمارے اس جیسے بچے ہیں، آپ اسے کیوں بٹھاتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان سے میرا یہ سلوک اس لئے ہے کہ انہیں علم آتا ہے، پھر ابن عباسؓ سے اذا جاء نصر اللہ کے متعلق معلوم کیا، تو انہوں نے کہا کہ یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب نازل فرمائی گئی، گویا یہ وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور اس طرح آپ کو یہ بتا دیا کہ اب وفات کا وقت قریب ہے، حضرت عمر

اَعْلَمَ مِنْهَا اِلَّا مَاتَعْلَمَ .

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

۱۵۵۷ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَا زَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَاشَانُهُ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ وَاَوْصَاهُمْ بِثَلٰثٍ قَالَ اَخْرِجُوْا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِمَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْقَالَ فَنَسِيْتُهَا .

۱۵۵۷۔ قتیبہ' سفیان' سلیمان' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جمعرات کا دن جمعرات کا دن' ہاں اسی دن آنحضرت ﷺ کو سخت شدت کا درد ہو رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' لاؤ سامان لکھنے کا' میں ایک تحریر لکھوادوں' اگر تم نے اس پر عمل کیا تو پھر گمراہ نہ ہوگے' لوگ جھگڑنے لگے اور نبی ﷺ کے سامنے جھگڑا کرنا اچھا نہیں ہے' کسی نے کہا' بیماری کی شدت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بول رہے ہیں' لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبارہ پوچھو' لوگوں نے پوچھنا شروع کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رہنے دو' میں جس مقام میں ہوں وہ اس سے اچھا ہے' جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی تین ہدایات فرمائیں' اول میرے بعد مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا' دوسرے سفیروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا' سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس تیسری بات بھول گئے۔

۱۵۵۸ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰه عنه قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَكْثَرُ وَاللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللّٰه عنه اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ

۱۵۵۸۔ علی بن عبداللہ' عبدالرزاق' معمر' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا آؤ' میں تمہارے لئے ایک وصیت لکھ دوں تاکہ تم گمراہ نہ ہو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت آنحضرت ﷺ کو بہت تکلیف ہے' وصیت لکھنے کی ضرورت نہیں ہے' تمہارے پاس قرآن ہے اور ہمارے لئے قرآن کافی ہے' اس کے بعد لوگ جھگڑنے لگے' کوئی کہتا تھا ہاں لکھوالو' اچھا ہے' تم گمراہ نہ ہوگے' کسی نے کچھ اور کہا اور باتیں بہت ہی زیادہ ہونے لگیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ' عبیداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد افسوس سے کہا' یہ کیسی مصیبت ہے کہ جو لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے درمیان اور آپ کی وصیت لکھوانے کے درمیان حائل کر دی اپنے اختلاف اور ان کے جھگڑے کی وجہ سے۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

۱۵۵۹ ـ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيْلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِيْ شَكْوِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِهٖ يَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ.

۱۵۵۹۔ یسرہ بن صفوان ابن جمیل لخمی 'ابراہیم بن سعد 'سعد بن ابراہیم 'عروہ بن زبیر 'حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے قریب وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ آہستہ کچھ باتیں کیں ' جن کو سن کر وہ رونے لگیں اور پھر کچھ اور فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی (یعنی بعد وفات) تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے پہلے تو یہ کہا تھا کہ میں اس بیماری میں ہی وفات پا جاؤں گا ' تو میں رونے لگی ' پھر فرمایا کہ میرے اہل بیت سے سب سے پہلے تم ہی مجھے ملوگی ' تو پھر میں خوش ہو گئی۔

۱۵۶۰ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهٗ لَا يَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَّقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ الْاٰيَةَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ.

۱۵۶۰۔ محمد بن بشار 'غندر 'شعبہ 'سعد 'عروہ بن زبیر 'حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا تھا کہ نبی کو موت سے پہلے اختیار دیا جاتا ہے ' چاہے تو وہ اس جہان میں رہے اور چاہے تو آخرت کے قیام کو پسند کرے ' چنانچہ میں نے اس مرض میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت واقع ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ آیت مع الذین انعم اللہ علیہم تلاوت فرما رہے تھے ' یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے ' میں جان گئی کہ آپ نے آخرت کو پسند فرمایا۔

۱۵۶۱ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ جَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى.

۱۵۶۱۔ مسلم 'شعبہ 'سعد 'عروہ 'حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ اس مرض میں بیمار ہوئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ فرماتے تھے فی الرفیق الاعلی 'اعلیٰ مرتبہ کے رفقیوں میں رکھنا۔

۱۵۶۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ عَائِشَةَ رضی اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَّقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ

۱۵۶۲۔ ابوالیمان 'شعیب 'زہری 'عروہ بن زبیر 'حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ تندرستی کی حالت میں فرمایا تھا کہ کوئی نبی اس وقت تک انتقال نہیں کرتا جب تک کہ جنت میں اس کی جگہ

حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُحَیَّا اَوْ یُخَیَّرَ فَلَمَّا اشْتَکٰی وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَاْسُهٗ عَلٰی فَخِذِ عَآئِشَةَ غُشِیَ عَلَیْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهٗ نَحْوَ سَقْفِ الْبَیْتِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی فَقُلْتُ اِذًا لَّا یُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حَدِیْثُهُ الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِیْحٌ .

١٥٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَیْرِیَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رضی الله عنها دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُسْنِدَتُهٗ اِلٰی صَدْرِیْ وَمَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ یَّسْتَنُّ بِهٖ فَاَبَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهٗ وَنَفَضْتُهٗ وَطَیَّبْتُهٗ ثُمَّ دَفَعْتُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا اَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَهٗ اَوْ اِصْبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ثَلٰثًا ثُمَّ قَضٰی وَکَانَتْ تَقُوْلُ مَاتَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ .

١٥٦٤ ـ حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ رضی الله عنها اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِیَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَکٰی وَجَعَهُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ طَفِقْتُ اَنْفِثُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِیْ کَانَ یَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِیَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ .

١٥٦٥ ـ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ

اسے نہیں دکھائی جاتی' پھر اس کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ چاہے تو دنیا میں رہے اور چاہے تو آخرت کو پسند فرمائے' آنحضرت جب بیمار ہوئے اور وقت قریب آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غش آگیا اور فرمایا الھم فی الرفیق الاعلیٰ میں کہنے لگی' اب آپ ہم میں رہنا گوارا نہیں فرما رہے ہیں اور معلوم ہو گیا کہ آپ نے جو بات تندرستی کے زمانہ میں فرمائی تھی وہ پوری ہو رہی ہے۔

۱۵۶۳۔ محمد بن یحییٰ' عفان' صخر بن جویریہ' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک ہاتھ میں ہری مسوک لئے ہوئے داخل ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے ان سے لے کر اور دانتوں سے نرم کر کے دھو کر آنحضرت ﷺ کو دے دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح مسواک کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے اچھی مسکواک کرتے پہلے نہیں دیکھا تھا' پھر جب آنحضرت ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا الھم بالرفیق الاعلیٰ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت واقع ہو گئی' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ہنسلی اور تھوڑی کے قریب ٹکا ہوا تھا۔

۱۵۶۴۔ حبان' عبداللہ' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آیات اور دعائیں پڑھ کر دم کرتے تھے اور اپنے ہاتھوں پر دم کر کے تمام جسم پر پھیر لیا کرتے تھے' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے بیمار ہوئے' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے وہی سورتیں اور دعائیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ کے ہاتھ کو آپ کے جسم مبارک پر پھرا دیا۔

۱۵۶۵۔ معلّی بن اسد' عبدالعزیز' ہشام بن عروہ' عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَيَّ ظَهْرَهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ.

نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ کی موت کا وقت قریب ہوا تو آنحضرت مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے تو میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ اللھم اغفرلی و ارحمنی و الحقنی بالرفیق الا علی یااللہ مجھے بخش دے، رحم فرمااور بلند رفقیوں سے ملا۔

۱۵۶۶ ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِّنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَّسَاجِدَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ خَشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا.

۱۵۶۶۔ صلت بن محمد، ابو عوانہ، ہلال بن حمید وزان، عروہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ مرض الموت میں وفات سے کچھ قبل فرمارہے تھے کہ اللہ یہودیوں پر لعنت کرے، جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہو تا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کھول دیا جاتا۔

۱۵۶۷ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَه اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَاللّٰهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَآئِشَةُ رضی الله عنها فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی الله عنه هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَآئِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۶۷۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے اور مرض نے شدت اختیار کرلی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری سب بیویوں سے اس بات کی اجازت چاہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رہیں تو سب نے اجازت دے دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباسؓ اور دوسرے شخص کا سہارا(۱) لیے ہوئے میرے گھر تشریف لائے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے جب حضرت ابن عباسؓ سے دوسرے شخص کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت علی بن ابی طالبؓ تھے، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف اور بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا کہ سات مشکیزے پانی کے لاؤ، اور مجھے دھارو شاید میں اس قابل ہو جاؤں، کچھ وصیت کر سکوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ

(۱) دوسرے شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکا نام نہیں لیا۔ بعض مورخین نے اسکی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ اصل میں ایکطرف تو حضرت ابن عباس ہی ہوتے تھے، دوسری جانب کبھی حضرت علی اور کبھی حضرت اسامہ ہوتے تھے۔ چونکہ ایک شخص متعین نہیں تھا اس لئے حضرت عائشہؓ نے صرف دوسرا شخص کہنے پر اکتفاء کیا، کوئی عداوت وغیرہ نہیں تھی۔

وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتِيْ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ قَالَ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ فَاَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا بِيَدِهٖ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ وَهُوَ كَذٰلِكَ يَقُوْلُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَّسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اِلَّا تَشَآءَ مَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَّوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

آنحضرت ﷺ کے ایک برتن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشکیزے سے پانی دھارنا شروع کیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو ہم رک گئے' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے 'لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر کچھ وصیتیں فرمائیں' زہری کہتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ بیماری میں منہ کو چادر سے چھپانے لگے اور جب دل گھبراتا' تو کھول دیتے اور پھر اسی حالت میں اس طرح ارشاد فرماتے کہ یہود اور نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس بری حرکت سے منع فرماتے تھے، زہری کہتے ہیں، کہ عبید اللہ نے مجھے بتایا، کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے فرمایا، کہ جب میرے والد ابو بکرؓ کو آپ نے امامت کا حکم دیا، تو میں نے کئی مرتبہ اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دہرایا، میرا خیال تھا، کہ جو شخص آپ کی جگہ امام بنے گا، لوگ اس کو کبھی بھی محبت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے، بلکہ اسے برا خیال کریں گے، لہٰذا میں چاہتی تھی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں امامت سے معاف کر دیں، (امام بخاری کہتے ہیں) کہ اس حدیث کو عبداللہ بن عمرؓ ابو موسیٰ اشعریؓ ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے گویا سب اس میں متفق ہیں۔

١٥٦٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۶۸۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن الہاد، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی، تو آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا، اور جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزع کو دیکھا ہے، کسی کیلئے موت کی سختی کو برا خیال نہیں کرتی ہوں۔

١٥٦٩ ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ

۱۵۶۹۔ اسحاق، بشر بن شعیب بن ابی حمزہ، ابی حمزہ، زہری، عبداللہ بن

شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَحَدَ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا حَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهٖ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلٰثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَجَعِهٖ هٰذَا اِنِّيْ لَاَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْاَلْهُ فِيْمَنْ هٰذَا الْاَمْرُ اِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِيْ غَيْرِنَا عَلِمْنَا فَاَوْصٰى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ اِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْنَا هَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا هَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهٗ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَسْاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کعب بن مالک انصاری، اور کعب بن مالک ان تین میں سے ایک تھے، جن کی توبہ قبول کی گئی، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے تو لوگوں نے حضرت علیؓ سے پوچھا، کہ اے ابوالحسنؓ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا پایا، انہوں نے کہا الحمد للہ! کہ آپ اچھے ہیں، حضرت عباسؓ نے حضرت علی کا ہاتھ تھام کر کہا، خدا کی قسم! تین دن کے بعد تم لاٹھی کے غلام بنو گے، کیونکہ میں سمجھتا ہوں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں وفات فرما جائیں گے، اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اولاد عبدالمطلب کا چہرہ موت کے قریب کیسا ہو جاتا ہے، لہٰذا تم اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں، اور معلوم کر لیں، کہ آپ کے بعد کون آپ کا جانشین ہوگا، اگر آپ بنی ہاشم کو خلافت دیں، تو ٹھیک ہے، اور اگر کسی دوسرے کو دیں، تو پھر اس کو ہمارے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت فرما دیں گے، تو حضرت علی نے جواب دیا، کہ خدا کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا، کیونکہ اگر آپ نے منع کر دیا، تو پھر لوگ ہم کو کبھی خلیفہ نہیں بنائیں گے، لہٰذا میں آپ سے ایسی بات معلوم نہیں کروں گا۔

۱۵۷۰ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍؓ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَا هُمْ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ لَهُمْ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ فِيْ صُفُوْفِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَنَسٌ وَّهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا

۱۵۷۰۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ ہم لوگ مسجد نبوی میں پیر کے دن حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کر رہے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا، کہ سب نماز میں مشغول ہیں، آپ مسکرا دیئے، حضرت ابو بکرؓ نے خیال کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے تشریف لا رہے ہیں، تو انہوں نے پیچھے ہٹنا شروع کیا، آپ نے اشارہ سے منع کر دیا، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی، اور وہ نیت توڑنا چاہتے تھے کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود نماز پڑھائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ.

کردیا (جس کا مطلب یہ تھا) کہ اپنی نماز کو پورا کرو، پھر آپ حجرہ شریف میں داخل ہوگئے، اور پردہ کو چھوڑ دیا۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو وَذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِّعَمِ اللّٰهِ عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَيْتِیْ وَفِیْ يَوْمِیْ وَبَيْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِیْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَّعَمْ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ يَّشُكُّ عُمَرُ فِيْهَا مَآءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِی الْمَآءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ.

۱۵۷۱۔ محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، اباعمر اور ذکوان (حضرت عائشہؓ کے آزاد کردہ غلام) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ یہ خدا کی ایک نعمت اور عنایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باری کے دن میں، میرے گھر میں، میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے وفات پائی اور وفات کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرا اور حضور کا لعاب بھی ملا دیا، بات یہ ہوئی، کہ عبدالرحمٰن ہری مسواک لئے ہوئے گھر میں داخل ہوئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، تو آپ نے ان کی طرف دیکھا، میں نے عرض کیا، کیا آپ مسواک چاہتے ہیں؟ آپ نے اشارہ سے ہاں فرمایا، لہٰذا میں نے ان سے مسواک لیکر چبائی، تاکہ نرم ہو جائے، پھر آپ کو دی، آپ نے اچھی طرح مسواک کی، اور آپ کے پاس پانی کا ایک برتن رکھا تھا، آپ اپنا ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ پر پھیرتے، اور فرماتے لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات، یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، بیشک موت کی بڑی تکلیف ہوتی ہے، پھر آپ نے ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، اللھم بالرفیق الاعلی، اس کے بعد آپ رحلت فرما گئے اور ہاتھ نیچے آ گیا۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ يَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَآءَ فَكَانَ فِیْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِی الْيَوْمِ الَّذِیْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَیَّ فِيْهِ فِیْ بَيْتِیْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ لَبَيْنَ نَحْرِیْ وَسَحْرِیْ وَخَالَطَ رِيْقُهٗ رِيْقِیْ ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ

۱۵۷۲۔ اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الموت میں باربار یہ دریافت فرماتے، کہ این غدا، این غدا، یعنی کل میں کہاں ہونگا، مطلب آپ کا یہ تھا کہ عائشہؓ کی باری کب آئے گی؟ یہ کیفیت دیکھ کر آپ کی بیویوں نے اجازت دیدی، کہ آپ جہاں مناسب سمجھیں قیام فرمائیں، چنانچہ آپ تاوقت وفات میرے ہی گھر پر مقیم رہے، اور جب وفات ہوئی، تو وہ میری ہی باری کا دن تھا، اور اللہ تعالیٰ نے اس آخر وقت میں میرے لعاب دہن سے آپ کا لعاب دہن بھی شامل کردیا، بات یہ ہوئی کہ عبدالرحمٰن (بن ابو بکرؓ) ایک ہری مسواک

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ وَّمَعَهٗ سِوَاكٌ يَّسْتَنُّ بِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِنِیْ هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْطَانِيْهِ فَقَضَمْتُهٗ ثُمَّ مَضَغْتُهٗ فَاَعْطَيْتُهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى صَدْرِیْ.

لئے ہوئے داخل ہوئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، تو میں نے کہا، اے عبدالرحمٰن یہ مسواک مجھے دے دیجئے، اس نے مسواک مجھے دے دی، میں نے ان سے مسواک لیکر اپنے دانتوں سے اسے نرم کیا، اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی، تو آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے مسواک فرمائی۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ وَفِیْ يَوْمِیْ وَبَيْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَكَانَتْ اِحْدَانَا تُعَوِّذُهٗ بِدُعَآءٍ اِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ اُعَوِّذُهٗ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ وَقَالَ فِی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى فِی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى وَ مَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ فِیْ يَدِهٖ جَرِيْدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهٗ بِهَا حَاجَةً فَاَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَاْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَاَحْسَنِ مَاكَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيْهَا فَسَقَطَتْ اَوْسَقَطَتْ مِنْ يَّدِهٖ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيْقِیْ وَرِيْقِهٖ فِیْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَ اَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ.

۱۵۷۳۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں، میری باری کے دن، میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے فوت ہوئے ہمارا دستور تھا، کہ جب آپ بیمار ہوتے، تو ہم آپ کیلئے دعائیں پڑھ کر شفا طلب کرتے، چنانچہ میں نے یہ کام شروع کر دیا، رسول اکرم نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں، اور فرمایا، کہ فی الرفیق الاعلی، فی الرفیق الاعلی، اتنے میں عبدالرحمٰن آگئے' ان کے ہاتھ میں ہری مسواک تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا، میں جان گئی، اور فوراً ان سے لیکر چبایا اور نرم کر کے آپ کے ہاتھ میں دیدی، آپ نے اچھی طرح دانتوں میں مسواک کی، پھر وہ مسواک آپ مجھے دینے لگے تو وہ آپ کے ہاتھ سے گر پڑی، خدا کا فضل دیکھو، کہ اس نے آپ کے آخری دن میں میرا لعاب دہن آپ کے لعاب دہن سے ملا دیا۔

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ مَّسْكَنِهٖ بِالسُّنُحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغْشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ وَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِیْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ

۱۵۷۴۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ (وفات حضور اکرم کے بعد) اپنے گھر سخ سے مدینہ میں آئے، تو مسجد نبوی میں گئے، پھر خاموشی کے ساتھ میرے حجرے میں آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش شریف کو کھولا، تو جھکے، اور بوسہ دیا، اور گریہ فرمایا، پھر ارشاد کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو دو مرتبہ موت نہیں دے گا، ایک رحلت ہے، جو واقع ہو چکی ہے، زہری کہتے ہیں، کہ مجھ سے ابو سلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی ہے، کہ حضرت ابو بکرؓ جب باہر آئے، تو دیکھا، کہ حضرت عمرؓ مسجد میں یہ کہہ رہے

الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَّجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ قَالَ اللّٰهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا أَبُوبَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِّنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعُقِرْتُ حَتّٰى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتّٰى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِيْنَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ.

تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی ہے، اور نہ اس وقت تک پائیں گے جب تک تمام منافقوں کو ختم نہ کریں گے، حضرت ابو بکرؓ نے خاموش کرانا چاہا، اور کہا بیٹھ جاؤ، مگر یہ نہیں مانے، لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پاس جمع ہوگئے، آپ نے ان کو چھوڑ کر تقریر شروع کردی، اور فرمایا، اے لوگو سنو! تم میں سے جو کوئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا، تو وہ فوت ہوگئے، اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے فوت نہیں ہوگا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "وما محمد الا رسول" یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سوائے رسول کے اور کچھ نہیں، ان سے پہلے بھی ایسے رسول گزر چکے ہیں، ابن عباسؓ کا بیان ہے، کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے یہ آیت تلاوت کی، تو ایسا معلوم ہوا، کہ جیسے کسی کو اس آیت کی خبر ہی نہیں ہے، پھر تو جسے دیکھو، وہ یہی آیت پڑھ رہا ہے، زہری کہتے ہیں کہ سعید بن میتب نے کہا، کہ حضرت عمرؓ نے اس آیت کو سن کر کہا، کہ میں نے یہ آیت سنی ہی نہیں، اس وقت میں ڈر گیا اور پاؤں کانپنے لگے، میں گر پڑا، اور معلوم ہوا، کہ واقعی حضور اکرم انتقال فرما گئے۔

١٥٧٥ ۔ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُّوسَى ابْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

۱۵۷۵۔ عبداللہ، یحییٰ، سفیان، موسیٰ بن ابی عائشہ، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت ابو بکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا بوسہ لیا۔

١٥٧٦ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَّا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَايُبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّوَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۷۶۔ علی، یحییٰ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، ہم نے رسول اکرم کو دوائی پلائی، آپ اشارہ سے منع فرمارہے تھے، مگر ہم نے سوچا، کہ یہ تو ہر مریض کرتا ہے، لہٰذا ہم نے پلا ہی دی، جب آپ کو افاقہ ہوا، تو آپ نے فرمایا، کہ میں منع کرتا رہا، اور تم نے دوا پلادی، میں نے کہا، کہ ہمارا خیال تھا، کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہی ہے جیسے بیمار منع کیا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، اچھا اب گھر میں جتنے آدمی ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے، صرف عباس کو چھوڑ دو، کہ وہ حاضر نہ تھے، اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے

ہشام سے انہوں نے عروہ سے، انہوں نے عائشہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۵۷۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهٗ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَمُسْنِدَتُهٗ اِلٰى صَدْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ.

۱۵۷۷ـ عبداللہ بن محمد، ازہر، ابن عون، ابراہیم نخعی، حضرت اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے کسی نے یہ بات کہی، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنے بعد اپنا جانشین اور وصی بنایا تھا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کون کہتا ہے میں تو خود موجود تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینہ سے سہارا لگائے ہوئے تھے، آپ نے کلی کرنے کیلئے طشت طلب کی، پھر آپ انتقال کر گئے، اور مجھے بھی معلوم نہ ہو سکا کہ علیؓ کو کب وصی اور جانشین بنایا۔

۱۵۷۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰیؓ اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ اَوْاُمِرُوْا بِهَا قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ.

۱۵۷۸ـ ابونعیم، مالک بن مغول، طلحہ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے عبداللہ بن اوفی سے روایت کیا، کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو وصیت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، کسی کو کوئی وصیت نہیں فرمائی، میں نے کہا، پھر لوگوں کو کس طرح وصیت کرنی چاہیئے؟ فرمایا جو کچھ قرآن میں لکھا ہے اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔

۱۵۷۹ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً.

۱۵۷۹ـ قتیبہ، ابوالاحوص، ابواسحٰق، معمر، عمرو بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار چھوڑے، نہ درہم، نہ غلام، نہ لونڈی، صرف ایک خچر چھوڑا ہے، جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے، اور کچھ تھوڑی سی زمین چھوڑی ہے، جسے آپ نے اپنی حیات میں مسافروں کی ضرورت کیلئے وقف کر دیا تھا۔

۱۵۸۰ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا اَنَسُ

۱۵۸۰ـ سلیمان بن حرب، حماد' ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی زیادتی سے بے ہوش ہو گئے، حضرت فاطمہؓ نے روتے ہوئے کہا، افسوس میرے والد کو بہت تکلیف ہے، آپ نے فرمایا، آج کے بعد پھر نہیں ہوگی، پھر جب آپ کی وفات ہو گئی، تو حضرت فاطمہؓ یہ کہہ کر روئیں، کہ اے میرے والد آپ کو اللہ نے قبول کر لیا ہے، اے میرے والد آپ کا مقام جنت الفردوس ہے، ہائے میرے ابا جان میں آپ کی وفات کی خبر جبریل کو سناتی ہوں، جب آپ کو دفن کیا جا چکا، تو

اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ .

۵۵۱ بَاب اٰخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۸۱ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ رِجَالٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اِذًا لَّا يَخْتَارُنَا ، عرفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صحيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ اٰخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللّٰهمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى .

۵۵۲ باب وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۸۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ وَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا .

۱۵۸۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ .

۵۵۳ بَاب ـ

حضرت فاطمہؓ نے انسؓ سے کہا، تم لوگوں نے کیسے گوارہ کر لیا، کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی میں چھپا دو۔

باب ۵۵۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات سے قبل آخری کلام کا بیان۔

۱۵۸۱۔ بشر بن محمد، عبداللہ، یونس، زہری، سعید، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے کئی معزز حضرات کی موجودگی میں فرمایا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں دعا فرمایا کرتے تھے، کہ ہر نبی کو جنت میں اس کا ٹھکانا اور مقام دکھا دیا جاتا ہے اور پھر اسے یہ اختیار دیا جاتا ہے، کہ وہ اگر چاہے تو دنیا کو پسند کر لے چاہے تو آخرت کو پسند کر لے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے، تو آپ کا سر میری ران پر تھا، آپ نے آنکھیں کھولیں، اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا، اللہم الرفیق الاعلیٰ، میں سمجھ گئی کہ آپ کو اختیار دیا گیا، مگر آپ ہم لوگوں میں رہنا پسند نہیں فرماتے، اور میں یہ بھی سمجھ گئی، کہ یہ وہی بات ہے، جو آپ تندرستی میں فرمایا کرتے، اور آپ کا آخری کلام بھی یہی تھا، کہ اللہم الرفیق الاعلیٰ، کہ اے اللہ بلند مرتبہ رفیقوں میں مجھے رکھنا۔

باب ۵۵۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اور وفات کا تذکرہ۔

۱۵۸۲۔ ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد دس سال مکہ معظمہ میں مقیم رہے، اس عرصہ میں قرآن کریم آپ پر برابر نازل ہوتا رہا، پھر ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے، اور دس برس قیام فرمایا۔

۱۵۸۳۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ برس کی عمر میں انتقال فرمایا، ابن شہاب کا بیان ہے، کہ حضرت سعید بن میتب نے بھی اسی طرح کی روایت مجھ سے بیان کی ہے۔

باب ۵۵۳۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

۱۵۸۴ـ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ .

۱۵۸۴۔ قبیصہ، سفیان، اعمش، ابراہیم، اسود بن یزید، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم کی چادر ایک یہودی ابوالشحم کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی، تیس صاع اناج کے عوض میں، مگر آپ اس کو چھڑا نہیں سکے، اور انتقال ہو گیا۔

۵۵۴ بَاب بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ؓ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ .

باب ۵۵۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الموت میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کہ بغرض جہاد امیر لشکر بنا کر روانہ فرمانے کا بیان۔

۱۵۸۵ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ .

۱۵۸۵۔ ابوعاصم ضحاک بن مخلد، فضیل بن سلیمان موسیٰ بن عقبہ. سالم، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زیدؓ کو سردار لشکر بنا کر جب ملک شام کی طرف روانہ کیا، تو لوگوں میں کچھ چرچا ہونے لگا، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جانتا ہوں، جو تم کہہ رہے ہو، حالانکہ اسامہؓ مجھ کو تم میں سب سے زیادہ پسند ہے۔

۱۵۸۶ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ .

۱۵۸۶۔ اسماعیل، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کی سرداری میں روم کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا، اور اس لشکر میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ جیسے حضرات بھی شامل تھے، اسامہ کی سرداری پر بعض لوگوں نے چہ میگوئیاں شروع کر دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا، کہ تمہاری یہ روش یعنی اسامہ بن زید پر اعتراض 'کوئی قابل تعجب نہیں ہے، تم اس سے پہلے اس کے باپ پر بھی اعتراض کر چکے ہو، خدا کی قسم! وہ سرداری کے لائق تھے، اور مجھے سب سے زیادہ محبوب تھے، اسی طرح اسامہؓ بھی مجھ کو پسند ہیں۔

۵۵۵ بَاب ـ

باب ۵۵۵۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

۱۵۸۷ـ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ

۱۵۸۷۔ اصبغ، ابن وہب، عمرو، ابن ابی حبیب، ابی الخیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ میں نے صنابحی سے پوچھا کہ تم اپنے گھر سے ہجرت کر کے مدینہ کب آئے، انہوں نے جواب دیا، کہ ہم یمن سے ہجرت کی نیت کر کے چلے اور جب جحفہ میں پہنچے تو ہم کو مدینہ طیبہ سے ایک سوار آتا ہوا ملا، جب ہم نے اس سے حالات

دَفَنَّا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِیْ بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فِی السَّبْعِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ.

پوچھے، تو اس نے کہا کہ میں مدینہ سے آیا ہوں، اور آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ دن ہوئے، کہ آپ وفات پاگئے، ابوالخیر کہتے ہیں، کہ میں نے صنابحی سے یہ بھی پوچھا، کہ تم شب قدر کے متعلق کچھ جانتے ہو؟ تو انہوں نے کہا، کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا، کہ شب قدر رمضان کے اخیر عشرہ کی ستائیسویں رات ہوتی ہے۔

۵۵۶ بَاب كَمْ غَزَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۵۵۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد، اور ان کی تعداد کا بیان۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ زَيْدَ ابْنَ اَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ.

۱۵۸۸۔ عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقمؓ سے دریافت کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر جہاد فرمائے، اور آپ کو ان کے ہمراہ کتنے جہادوں میں شریک ہونے کا موقع ملا، انہوں نے کہا، کہ آپ نے سب ۱۹ جہاد کئے، اور میں ان کے ہمراہ ۱۷ جہادوں میں شریک ہوا۔

۱۵۸۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ.

۱۵۸۹۔ عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحٰق، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ جہادوں میں شرکت کی ہے۔

۱۵۹۰ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

۱۵۹۰۔ احمد بن حسن، احمد بن محمد بن جنبل بن ہلال، معتمر بن سلیمان، کہمس، حضرت ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میرے والد بریدہ بن حصیب کہتے تھے، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر سولہ جہادوں میں شرکت کی سعادت حاصل کی ہے۔

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ اَلرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَّاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ.

رحمٰن اور رحیم دونوں لفظ رحمت سے بنے ہیں، اور دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی مہربان جیسے علیم اور عالم کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی جاننے والا۔

۵۵۷ بَاب مَاجَآءَ فِیْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُمِّيَتْ اُمُّ الْكِتٰبِ اَنَّهٗ يُبْدَاُ بِكِتَابَتِهَا فِی

باب ۵۵۷۔ سورہ فاتحہ کی تفسیر اور فضیلت کا بیان، اس کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ یہ سب سورتوں سے پہلے

الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَآءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَآءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ.

لکھی جاتی ہے اور نماز میں بھی سب سے پہلے اسی کو پڑھتے ہیں، اور دین کے معنی ہیں "جزا" اچھی یا بری، جس طرح کہتے ہیں کہ "جیسا کرے گا ویسا بھرے گا" مجاہد نے کہا کہ "بالدین" کے معنی ہیں "حساب" اسی طرح "مدینین" کے معنی ہیں "حساب کئے گئے"۔

١٥٩١ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَقَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ قُلْتُ لَهٗ اَلَمْ تَقُلْ لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ.

۱۵۹۱۔ مسدد، یحیٰی، شعبہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، ابن سعید بن معلٰی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں مسجد نبوی میں ایک دن نماز ادا کر رہا تھا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا، میں نماز سے فارغ ہو کر حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نماز میں تھا، اس لئے حاضر ہونے میں تاخیر ہوئی، آپ نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا، کہ جب تم کو اللہ کا رسول بلائے، تو فوراً اس کی خدمت میں پہنچو، اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا، قبل اس سے کہ میں مسجد سے جاؤں، تم کو قرآن پاک کی ایک ایسی سورت بتاؤں گا، جو کہ ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑی ہے، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، اور باہر جانے لگے، میں نے یاد دہانی کرائی، تو ارشاد ہوا کہ وہ الحمد کی سورت ہے، اور اس میں سات آیات ہیں، اس کو ہر رکعت میں پڑھتے ہیں، ان آیات کو سبع مثانی کہتے ہیں، اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

٥٥٨ بَاب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

باب ۵۵۸۔ "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" کی تفسیر کا بیان۔

١٥٩٢ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَمَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۱۵۹۲۔ عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب امام "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" کہے، تو تم کو آمین کہنا چاہئے، جس کا آمین فرشتوں کے آمین سے مل جائے گا، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

سورہ بقرہ کا بیان

٥٥٩ بَاب قَوْلِهٖ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ

باب ۵۵۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان کہ "آدم کو تمام

كُلَّهَا.

١٥٩٣ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِيْ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَیْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهٗ فَيَسْتَحْيِيْ اِئْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُوَالَهٗ رَبَّهٗ مَالَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِيْ فَيَقُوْلُ اِئْتُوْا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اِئْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰةَ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّبِّهٖ فَيَقُوْلُ اِئْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوْحَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اِئْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَنْطَلِقُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُهٗ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّلِيْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ اِلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّلِيْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَقُوْلُ مَابَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ

چیزوں کے نام سکھادیئے"۔

۱۵۹۳۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ (دوسری سند) خلیفہ یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز مسلمان آپس میں کہتے ہوں گے، کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی کی سفارش لائی جائے، لہٰذا سب مل کر حضرت آدم کے پاس جائیں گے، اور ان سے کہیں گے کہ آپ تمام انسانوں کے والد ہیں، اللہ نے تمہیں خود اپنے ہاتھ سے بنایا، ملائکہ سے سجدہ کرایا، اور پھر تمام اشیاء کے نام آپ کو سکھائے، لہٰذا آپ اللہ کی بارگاہ میں ہم سب کی سفارش فرمائیں، تاکہ یہ مصیبت ختم ہو کر چین حاصل ہو، حضرت آدم فرمائیں گے، آج مجھے اپنا گناہ یاد آرہا ہے، مجھے پروردگار کی بارگاہ میں جاتے ہوئے حجاب معلوم ہوتا ہے، لہٰذا تم سب حضرت نوح کے پاس جاؤ، وہ اللہ کی طرف سے زمین میں پہلے نبی بنائے گئے تھے، چنانچہ سب ان کی خدمت میں پہنچیں گے اور اپنی درخواست پیش کریں گے، وہ کہیں گے کہ آج مجھ میں یہ ہمت نہیں ہے، میں خود اس کی بارگاہ میں شرم کر رہا ہوں، لہٰذا تم سب حضرت ابراہیم کی خدمت میں جاؤ، سب خلیل اللہ کے پاس پہنچیں گے، اور ان سے اپنی حاجت بیان کریں گے، وہ فرمائیں گے میں اس قابل کہاں، تم سب حضرت موسیٰ کی خدمت میں جاؤ، وہ کلیم اللہ ہیں، اور خدا نے انہیں تورات دی ہے، تو سب لوگ حاضر خدمت ہونگے، تو وہ کہیں گے کہ مجھ میں یہ ہمت نہیں ہے، مجھے ایک آدمی کے خون ناحق کا خیال بارگاہ الٰہی میں جانے سے مانع ہے، لہٰذا تم سب حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ روح اللہ، اللہ کے بندے، رسول اور کلمۃ اللہ ہیں، سب ان کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں، تم سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، کہ اللہ نے ان کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف فرمادیئے ہیں، تو میں سب کو لیکر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت چاہوں گا، اجازت ملنے پر میں سجدہ میں گر پڑوں گا، اور جب تک خدا چاہے گا، سجدہ میں رہوں گا، حکم الٰہی ہوگا، اے محمد! سر کو سجدہ سے اٹھاؤ، مانگو کیا مانگتے ہو، ہم سنیں گے اور تمہاری سفارش قبول کریں گے، میں سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ تعریف کروں گا، جو

وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ يَعْنِيْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى خٰلِدِيْنَ فِيْهَا .

مجھے اس کی طرف سے سکھائی جائے گی، اس کے بعد سفارش کروں گا، جس کی حد مقرر کر دی جائے گی، میں ایک گروہ کو بہشت میں داخل کر کے آؤں گا، پھر سجدے میں گر جاؤں گا، اور وہی کیفیت ہو گی جو پہلے ہوئی تھی، پھر ایک گروہ کو بہشت میں داخل کر کے آؤں گا، پھر تیسری مرتبہ بھی داخل کرونگا، پھر چوتھی مرتبہ بھی سفارش کروں گا، پھر اپنے رب سے عرض کروں گا، کہ اب تو وہی باقی رہ گئے ہیں، جن کو قرآن نے منع کیا ہے، اور وہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہنے والے ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں، دوزخ میں وہی لوگ ہمیشہ رہیں گے جن کیلئے قرآن میں خالدین فیھا ابداً وارد ہوا ہے۔

٥٦٠ بَاب قَالَ مُجَاهِدٌ اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ اَصْحَابِهِمْ مِّنَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اللّٰهُ جَامِعُهُمْ عَلَى الْخَاشِعِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا قَالَ مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَّعملُ بِمَا فِيْهِ وَقَالَ اَبُوالْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ صِبْغَةٌ دِيْنٌ وَّمَا خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِّمَنْ بَقِيَ لَا شِيَةَ فِيْهَا لَابَيَاضَ وَقَالَ غَيْرُهٗ يَسُوْمُوْنَكُمْ يُوْلُوْنَكُمْ الْوِلَايَةَ مَفْتُوْحَةٌ مَّصْدَرُالْوَلَآءِ وَهِيَ الرُّبُوْبِيَّةُ وَاِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُفَهِيَ الْاِمَارَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحُبُوْبُ الَّتِيْ تُؤْكَلُ كُلُّهَا فُوْمٌ فَادَّارَءُ تُمْ اِخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَآءُ وْا فَانْقَلَبُوْا وَقَالَ غَيْرُهٗ يَسْتَفْتِحُوْنَ يَسْتَنْصِرُوْنَ شَرَوْا بَاعُوْارَاعِنَا مِنَ الرَّعُوْنَةِ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّحَمِّقُوْا اِنْسَانًا قَالُوْا رَاعِنَا لَاتَجْزِيْ لَاتُغْنِيْ اِبْتَلٰى اِخْتَبَرَ خُطُوَاتٌ مِّنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنٰى اٰثَارُهٗ .

باب ۵۶۰۔ مجاہد کا بیان ہے، کہ شیاطین سے منافق اور مشرک مراد ہیں، اور "محیط بالکافرین" کا مطلب یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو جمع فرمائے گا اور "علی الخاشعین" سے ایمان والے مراد ہیں، اور مجاہد کہتے ہیں، کہ "بقوۃ" سے عمل مراد ہے، اور ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ "مرض" کے معنی شک کے ہیں اور "صبغۃ" کے معنی دین کے ہیں اور "وما خلفھا" سے مراد یہ ہے، کہ پچھلے لوگوں کیلئے عبرت ہے جو قائم رہے "لاشیۃ فیھا" کا مطلب ہے کہ اس میں سفیدی نہیں، ابوالعالیہ نے کہا کہ "یسومونکم" کے معنی تم کو ہمیشہ تکلیف پہنچاتے تھے اور "ولایۃ" کو اگر واؤ کی زیر سے پڑھیں تو معنی ہیں امیری اور اگر زبر سے پڑھیں تو "ربوبیت" کے معنی ہیں، اور بعض کا خیال ہے کہ جو اناج کھایا جائے اس کو "فوم" کہتے ہیں اور "فادرأ تم" یعنی تم نے اختلاف کیا، قتادہ نے کہا کہ "فباء وا" کے معنی لوٹ لئے "یستفتحون" کے معنی مدد مانگتے تھے اور "شروا" کے معنی "باعوا" ہیں "راعنا" کو رعونت سے بنایا گیا ہے بمعنی بیوقوف، کیونکہ عرب احمق کو "راعن" کہتے تھے "لا تجزی" کے معنی کچھ کام نہ آئے گی "ابتلی" کے معنی آزمائش "خطوات" خطوہ کی جمع ہے، معنی

ہیں آثار یعنی قدموں کے نشان۔

٥٦١ بَاب قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

باب ۵۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرما کہ "کسی کو اللہ کا شریک مت بناؤ، حالانکہ تم جانتے ہو"۔

١٥٩٤ ـ حَدَّثَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الذُّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ اَنْ تَزْنِىَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ .

۱۵۹۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابووائل، عمر بن شرجیل، حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ خدا کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے، آپ نے جواب دیا، یہ کہ تم کسی کو اللہ کے برابر قرار دے دو، حالانکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے، میں نے عرض کیا صحیح ہے اور اس کے بعد دوسرا گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اپنی اولاد کو اس اندیشہ سے مار ڈالنا، کہ ان کو کھلانا اور پرورش کرنا پڑے گا، میں نے کہا صحیح ہے، اس کے بعد پھر بڑا گناہ کیا ہے؟ فرمایا، اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا۔

٥٦٢ بَاب قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَارَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْمَنُّ صَمْغَةٌ وَّالسَّلْوٰى الطَّيْرُ .

باب ۵۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلویٰ کلوا من طیبات ما رزقنکم وما ظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون" اس آیت کی تفسیر میں مجاہد کا بیان ہے کہ "من" ایک درخت کا گوند ہے (جسے ترنجبین کہتے ہیں) اور "سلویٰ" ایک پرندے کا نام ہے (جسے بٹیر کہتے ہیں)۔

١٥٩٥ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُ هَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ .

۱۵۹۵۔ ابونعیم، سفیان، عبدالمالک، عمر بن حریث، سعید بن زید، سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کھنبی یعنی ترنجبین ایک قسم کا گوند ہے جو درختوں سے نکالا جاتا ہے، اور اس کا پانی آنکھوں کی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔

٥٦٣ بَاب قَوْلِهٖ وَاِذْقُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْحِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

باب ۵۶۳۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول "واذ قلنا ادخلوا ھذہ القریۃ فکلوا منھا حیث شئتم رغداً وداخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفرلکم خطایاکم وسنزید المحسنین" کی تفسیر کا بیان "رغداً" کے معنی ہیں فراغت،

رَغَدًا وَّاسِعٌ كَثِيْرٌ.

وسعت اور اچھی طرح کے۔

١٥٩٦ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوْا وَقَالُوْا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ.

۱۵۹۶۔ محمد، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن المبارک، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا، کہ شہر کے دروازہ میں نہایت عاجزی سے داخل ہوں، اور اپنی زبان سے "حطۃ، حطۃ" کہتے جاؤ، یعنی بخشش مانگتے ہیں، انہوں نے یہ کیا کہ زمین پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور "حطۃ" کو چھوڑ کر "حبۃ فی شعرۃ" کہنا شروع کر دیا یعنی دانہ بالی کے اندر رہے۔

٥٦٤ بَاب قَوْلِهٖ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جِبْرَ وَمِيْكَ وَ سَرَافِ عَبْدٌ اِيْلُ اللّٰهُ.

باب ۵۶۴۔ ارشاد خداوندی "من کان عدوا لجبریل" کی تفسیر، عکرمہ نے کہا کہ "جبر"، "میک" اور "سرف" کے معنی ہیں بندہ اور "ایل" بمعنی اللہ (یعنی تمام کے معنی ہیں، اللہ کا بندہ)۔

١٥٩٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَآئِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَّاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَّاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا

۱۵۹۷۔ عبداللہ بن منیر، عبداللہ بن بکر، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ یہودی عالم عبداللہ بن سلام باغیچہ میں میوہ توڑ رہے تھے، کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے کی خبر ہوئی، وہ فوراً حاضر خدمت ہوئے، اور رسول خدا سے عرض کیا، کہ میں آپ سے تین باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں، جن کو ماسوائے نبی کے اور کوئی نہیں بتا سکتا، ایک یہ کہ قیامت کی پہلی علامت کیا ہوگی، دوسرے یہ کہ جنتی سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے، تیسرے یہ کہ بچہ اپنے باپ یا ماں کے مشابہ کس وجہ سے ہوتا ہے، آپ نے فرمایا، مجھے ابھی جبریل بتا کر گئے ہیں، ابن سلام نے کہا، جبریل! وہ تو یہودیوں کا سب فرشتوں میں سب سے بڑا دشمن ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی من کان عدوا آخر تک، اس کے بعد آپ نے فرمایا، قیامت کی پہلی نشانی یہ ہے، کہ ایک آگ اٹھے گی، جو آدمیوں کو مشرق سے مغرب کی طرف بھگا کر لے جائے گی، اور جنتیوں کو سب سے پہلے مچھلی کا جگر کھانے کا ملے گا، اور بچہ کے مشابہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مرد عورت میں سے جس کا مادہ منویہ غالب رہتا ہے، بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے، اگر ماں کا غالب ہے تو ماں سے اگر باپ کا غالب ہے تو باپ سے، عبداللہ بن سلام نے اس کے بعد کہا کہ میں

بِاِسْلَامِیْ قَبْلَ اَنْ تَسْاَلَهُمْ یَبْهَتُوْنِیْ فَجَآءَ تِ الْیَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِیْکُمْ قَالُوْا خَیْرُ نَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِ نَا قَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِیْ کُنْتُ اَخَافُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ .

گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ابن سلام نے کہا یا رسول اللہ! یہودی بڑی جھوٹی قوم ہے اور بہت مفتری، ان کو میرا مسلمان ہونا بہت ناگوار ہوگا، اور وہ بڑے بہتان میرے اوپر تراشیں گے، اتنے میں کچھ یہود آپ کے پاس آئے، ابن سلام نے کہا، کہ آپ میرے متعلق ان سے سوال کریں (اور خود آڑ میں ہوگئے) پھر آپ نے یہودیوں سے پوچھا کہ تم ابن سلام کو کیسا جانتے ہو، انہوں نے کہا کہ وہ بہت اچھا آدمی ہے، اور اچھے آدمی کا بیٹا ہے، ہمارا سردار ہے اور سردار کا فرزند ہے، آپ نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے، یہود نے کہا خدا اسے اس سے پناہ دے، ابن سلام سن کر باہر نکل آئے اور کہا "اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله"، یہودیوں نے یہ دیکھ کر کہا، ابن سلام ہم میں بہت ذلیل اور ذلیل آدمی کا فرزند ہے، اور بہت سی برائیاں کرنے لگے، عبداللہ بن سلام نے کہا، کہ یا رسول اللہ مجھے تو پہلے ہی ڈر تھا، کہ یہ لوگ برا کہنے لگیں گے۔

٥٦٥ بَاب قَوْلِهٖ مَانَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْنُنْسِهَا.

باب ۵۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جب ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے مثل حکم دیتے ہیں" کی تفسیر کا بیان۔

١٥٩٨ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَقْرَؤُنَا اُبَیٌّ وَاَقْضَانَا عَلِیٌّ وَّاِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ اُبَیٍّ وَذَاكَ اَنَّ اُبَیًّا یَقُوْلُ لَااَدَعُ شَیْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَانَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْنُنْسِهَا .

۱۵۹۸۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ کہتے تھے، کہ ہم سب میں قرآن کے بہترین قاری ابی بن کعب ہیں، اور دینی احکام کو حضرت علیؓ زیادہ جانتے ہیں، مگر اس کے باوجود ہم ابی بن کعب کی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ میں قرآن کریم کی کسی آیت کی تلاوت کو نہیں چھوڑوں گا، جس کو میں نے آنحضرت سے سنا ہے، حالانکہ خود اللہ نے یہ فرما کر مانَنسخ من ایۃٍ یہ ثابت کر دیا کہ قرآن کی بعض آیات منسوخ کی گئی ہیں۔

٥٦٦ بَاب قَوْلِهٖ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ.

باب ۵۶۶۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "ان یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنالیا ہے" کی تفسیر کا بیان۔

١٥٩٩ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ جُبَیْرٍ

۱۵۹۹۔ ابوالیمان، شعیب، عبداللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِيَ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَزَعَمَ اَنِّيْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا كَانَ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ وَلَدٌ فَسُبْحَانِيْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ آدمی مجھے جھٹلاتا ہے، اور اس کو یہ نہیں کرنا چاہئے تھا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے، کہ وہ کہتا ہے، کہ میں مارنے کے بعد زندہ نہیں کر سکتا ہوں، اور گالی یہ ہے کہ آدمی کہتا ہے کہ خدا کے اولاد ہے، حالانکہ میری ذات اس سے بالکل پاک ہے، کہ کسی کو بیوی اور کسی کو اولاد بناؤں۔

٥٦٧ بَاب قَوْلِهٖ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى مَّثَابَةً يَّثُوْبُوْنَ يَرْجِعُوْنَ۔

باب ۵۶۷۔ ارشاد باری تعالیٰ "واتخذوا من مقام ابراهیم مصلے" کی تفسیر "مثابۃ" کے معنی ہیں مرجع کے یعنی لوٹنے کی جگہ۔

١٦٠٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ عُمَرُؓ وَافَقْتُ اللّٰهَ فِيْ ثَلٰثٍ اَوْ وَافَقَنِيْ رَبِّيْ ثَلٰثٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَّقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِيْ مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَآئِهٖ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ اِنِ انْتَهَيْتُنَّ اَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَآئِهٖ خَيْرًا مِّنْكُنَّ حَتّٰى اَتَيْتُ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ قَالَتْ يَا عُمَرُ اَمَا فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَآءَهٗ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبَدِّلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنْ عُمَرَ۔

۱۶۰۰۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، تین باتیں میری ایسی ہیں جو وحی الٰہی کے موافق ہوئیں، یا یہ کہا، کہ اللہ تعالیٰ نے میری تین باتوں سے اتفاق کیا، پہلی بات تو یہ ہے، کہ میں نے آنحضرت سے عرض کیا، کہ آپ طواف کے بعد مقام ابراہیم میں نماز ادا کریں، چنانچہ اس کے موافق واتخذ واالخ میں نماز کا حکم ہوا، دوسری بات یہ کہ میں نے کہا یارسول اللہ آپ کے پاس منافق اور دوسرے غیر لوگ بھی آتے ہیں، اچھا ہو اگر آپ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم فرمائیں' تو اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی، تیسری یہ کہ مجھے معلوم ہوا، کہ آپ بیویوں سے ناراض ہیں، تو میں ان کے پاس پہنچا، اور کہا کہ دیکھو تم آنحضرت کو ناراض نہ کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر عورتیں اپنے رسول کو عطا فرما سکتا ہے، مگر ایک بیوی صاحبہ نے کہا، اے عمر! کیا حضور ہم کو نصیحت نہیں کر سکتے جو تم نصیحت کرنے آئے ہو، جاؤ اپنی نصیحت رہنے دو، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، عسی ربہ ان طلقکن الخ یعنی کوئی تعجب نہیں، کہ رسول تم کو طلاق دے دے، اور اللہ تمہارے بدلے میں تم سے بھی بہتر بیویاں ان کو عطا فرمائے (دوسری سند) ابن ابی مریم کہتے ہیں، کہ یہی حدیث یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انسؓ سے اور وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

٥٦٨ بَاب قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

باب ۵۶۸۔ ارشاد باری تعالیٰ "واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسمٰعیل ربنا تقبل منا انك انت السمیع

مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الْقَوَاعِدُ اَسَاسُهٗ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ .

العلیم" کی تفسیر، یعنی جس وقت حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل نے کعبہ کی تعمیر کی، تو بارگاہ رب العزۃ میں عرض کیا، کہ اے ہمارے اللہ ہماری طرف سے اس کو قبول فرما، بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَ اَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ.

۱۶۰۱۔ اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد ابن بکر، عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کہ کیا تم کو اس بات کا علم نہیں کہ تیری قوم کے آدمیوں یعنی قریش نے جب کعبہ کو اپنے وقت میں تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے اس کو چھوٹا کر دیا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اسے پھر اسی طرح بنا دیجئے، آپ نے فرمایا میں تو کر دیتا، مگر تیری قوم نے نیا نیا اسلام قبول کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کی سماعت کے بعد کہا، کہ اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے، تو میں خیال کرتا ہوں، کہ شاید یہی وجہ ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کونوں کو نہیں چھوتے تھے، جو حطیم کے پاس ہیں، کیونکہ وہ کونے بنیاد ابراہیمی پر نہیں بنائے گئے تھے۔

٥٦٩ بَاب وَقَوْلِهٖ قُوْلُوْآ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا .

باب ۵۶۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "تم کہو ہم اللہ پر ایمان لائے، اور جو کچھ ہماری طرف نازل کیا گیا، اس پر بھی ایمان لائے"۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَاُوْنَ التَّوْرٰةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَا اُنْزِلَ الْاٰيَةَ.

۱۶۰۲۔ محمد بن بشار، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی سلمہ، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ اہل کتاب یعنی یہودی تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے، اور پھر مسلمانوں کو عربی زبان میں اس کا ترجمہ کر کے سمجھاتے تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا کہ تم ان کو نہ سچا کہو، اور نہ جھوٹا کہو، بلکہ تم اس طرح کہا کرو، کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر، اور اس پر جو اس نے، نازل فرمایا' ہماری طرف۔

۵۷۰ بَاب قَوْلِهٖ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ .

باب ۵۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "بیوقوف لوگ جلدی کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس نے پرانے قبلہ کی طرف سے پھیر دیا' اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ وہ قبلہ اور یہ قبلہ یعنی مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کی راہ بتاتا ہے کی تفسیر۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدَسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّ كَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَ اَنَّهٗ صَلّٰى اَوْ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَ كَانَ الَّذِىْ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوْا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ .

۱۶۰۳۔ ابو نعیم' زہیر' ابو اسحٰق' حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہجرت فرمانے کے بعد مدینہ میں ۱۶ یا ۱۷ مہینہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی' مگر کعبہ کی طرف نماز پڑھنے کا خیال دل میں بسا ہوا تھا آخر ایک دن (بحکم الٰہی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھی' سب لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی' ایک شخص عبداللہ بن عباد جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر چکے تھے' مسجد قبا کی طرف گئے' دیکھا کہ لوگ وہاں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں' اس شخص نے اسی حالت میں جب کہ وہ رکوع میں تھے پکار کر کہا کہ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے' یہ سن کر سب کعبہ کی سمت گھوم گئے' البتہ لوگوں کو یہ تشویش تھی کہ جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہوئے انتقال کر گئے ان کی نمازیں ہوئیں یا نہیں۔ چنانچہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وما کان اللہ الخ یعنی اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہاری عبادتوں کو ضائع کر دے بلکہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان اور رحیم ہے:

۵۷۱ بَاب وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا.

باب ۵۷۱۔ (اللہ تعالیٰ کا قول کہ) اسی طرح بنایا ہم نے تم کو امت وسط تاکہ قیامت کے دن دوسروں پر تم گواہی دو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہی دے (تاکہ کوئی انکار نہ کر سکے)

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ اللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۱۶۰۴۔ یوسف بن راشد' جریر' ابو اسامہ' اعمش' ابو صالح' (دوسری سند) ابو اسامہ' ابو صالح' حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے

اَبِیْ صَالِحٍ وَّقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُلَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُهٗ فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّ سَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَّ الْوَسَطُ الْعَدْلُ.

ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام کو بلائیں گے' وہ آئیں گے اور عرض کریں گے کہ اے رب میں حاضر ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تم نے ہمارے احکامات کو لوگوں تک پہنچا دیا تھا؟ کہیں گے جی ہاں! اس کے بعد ان کی امت سے دریافت کیا جائے گا کہ تمہارے پاس خدا کے احکامات لے کر کوئی رسول آیا تھا یا نہیں؟ امت کہے گی نہیں آیا' رب فرمائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے کہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت اس وقت میری امت گواہی دے گی کہ بے شک نوح علیہ السلام نے احکام الٰہی کی تبلیغ کی تھی اور میں کہوں گا کہ یہ سب لوگ سچے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب یہی ہے اور وسط کے معنی عدل کے ہیں۔

۵۷۲ بَاب قَوْلِهٖ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

باب ۵۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جس قبلہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رہ چکے ہیں وہ تو اس لئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون رسول کا اتباع کرتا ہے اور کون پیچھے ہٹتا جاتا ہے' اور یہ قبلہ کا بدلنا لوگوں پر بڑا ثقیل ہے' مگر جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے اور اللہ ایسے نہیں ہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دیں اور واقعی اللہ تو ایسے لوگوں پر بہت ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

١٦٠٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰه عنه بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ فِیْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ اِذْ جَآءَ جَآءٍ فَقَالَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْاٰنًا اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا فَتَوَجَّهُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ.

۱۶۰۵۔ مسدد' یحییٰ' سفیان' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کچھ آدمی مسجد قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ لوگوں اللہ نے قرآن میں اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ اپنا منہ کعبہ کی طرف کرلو' لہٰذا تم بھی کعبہ کی طرف پھر جاؤ چنانچہ اس آواز کو سنتے ہی لوگ نماز ہی کی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

۵۷۳ بَاب قَوْلِهٖ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ اِلٰى عَمَّا تَعْلَمُوْنَ

باب ۵۷۳۔ ارشاد باری تعالیٰ "کہ ہم بار بار تمہارے منہ کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں" آخر تک۔

١٦٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ

۱۶۰۶۔ علی بن عبداللہ' معتمر' سلیمان' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تمام صحابہ میں اب صرف میں وہ شخص باقی

يَبْقَ مِمَّنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي.

رہ گیا ہوں جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی ہے:

٥٧٤ بَاب قَوْلِهِ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ ايَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ اِلَى قَوْلِهِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِينَ.

باب ۵۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہل کتاب کے پاس جملہ دلائل اور نشانیاں پیش کریں جب بھی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کو نہ مانیں گے۔" آخر تک کی تفسیر۔

١٦٠٧ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَآءَ هُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ اَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَقَالَ وَجْهُ النَّاسِ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ اِلَى الْكَعْبَةِ.

۱۶۰۷۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص بشیر بن عباد نے کہا کہ آج رات کو رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور ان کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لو، چنانچہ یہ بات سنتے ہی سب لوگ اسی نماز کی حالت میں ہی کعبہ کی طرف گھوم گئے (حالانکہ پہلے رخ شام کی طرف تھا)

باب ٥٧٥ ـ قَوْلِهِ الَّذِينَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ اَبْنَائَهُمْ وَ اِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ اِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُمْتَرِينَ.

باب ۵۷۵۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ پہچانتے ہیں رسول کو جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بعض ان میں سے امر واقعی کو خوب جانتے ہیں اور اخفا کرتے ہیں لہٰذا تم شک کرنے والوں میں شمار نہ ہونا۔" کی تفسیر۔

١٦٠٨ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّ قَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَ كَانَتْ وُجُوهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا اِلَى الْكَعْبَةِ.

۱۶۰۸۔ یحییٰ بن قزعہ، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فجر کی نماز لوگ مسجد قبا میں پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے پکار کر کہا لوگو! آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا آپ حضرات بھی اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لیجئے، اس وقت سب بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے، لہٰذا اس بات کو سن کر سب کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

٥٧٦ بَاب وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اَيْنَمَا تَكُونُوا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

باب ۵۷۶۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "ہر ایک کے لئے ایک قبلہ مقرر ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے سو تم نیک کاموں میں سبقت کرو، تم جہاں کہیں ہو گے، اللہ تم کو جمع فرمادے گا، بے

قَدِیرٌ.

شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" کی تفسیر۔

١٦٠٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِیْ اَبُو اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْبَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

۱۶۰۹۔ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ' سفیان' ابواسحاق' حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ۱۶ یا ۱۷ مہینہ تک برابر بیت المقدس کی طرف نماز ادا کی ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا اور ہم بھی پھر گئے۔

٥٧٧ بَاب قَوْلِهٖ وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ شَطْرَهٗ تِلْقَآوَهٗ.

باب ۵۷۷۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "جس جگہ بھی آپ جائیں اپنا منہ نماز میں مسجد حرام یعنی کعبہ کی طرف کیجئے اور یہ بالکل حق ہے اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے۔ (اور) شطر کے معنی طرف کے ہیں۔

١٦١٠ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی الله عنه يَقُوْلُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَآءٍ اِذْجَآءَ هُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ فَاَمَرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَ اسْتَدَارُوْا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ اِلَى الشَّامِ.

۱۶۱۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' عبدالعزیز بن مسلم' عبداللہ بن دینار' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ بات یہ ہوئی کہ کچھ لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ آج رات کو آنحضرت ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے لہٰذا آپ لوگ بھی اپنا اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لو! یہ سنتے ہی سب لوگ اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے' اس وقت سب بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے۔

٥٧٨ بَاب قَوْلِهٖ وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ حَيْثُمَا كُنْتُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ.

باب ۵۷۸۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "آپ جہاں بھی جائیں' اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف رکھیں' اور تم لوگ جہاں بھی ہو' اپنا چہرہ کعبہ کی طرف رکھو' تاکہ لوگوں کو تمہارے مقابلہ میں گفتگو کی مجال نہ رہے۔" آخر آیت تک کی تفسیر۔

١٦١١ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَآءٍ اِذْجَا هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَ كَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ

۱۶۱۱۔ قتیبہ بن سعید' امام مالک' عبداللہ بن دینار' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ آج رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس خدا کا یہ حکم آیا ہے کہ کعبہ کو اپنا قبلہ بناؤ' لہٰذا تم سب بھی اپنا اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لو' چنانچہ ہم سب لوگ بیت المقدس کی طرف سے کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

فَاسۡتَدَارُوۡا اِلَى الۡقِبۡلَةِ.

۵۷۹ بَاب قَوۡلِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ مَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ شَعَآئِرُ عَلَامَاتٌ وَّاحِدَتُهَا شَعِيۡرَةٌ وَّ قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ الصَّفۡوَانُ الۡحَجَرُ وَيُقَالُ الۡحِجَارَةُ الۡمُلۡسُ الَّتِيۡ لَا تُنۡبِتُ شَيۡئًا وَ الۡوَاحِدَةُ صَفۡوَانَةٌ بِمَعۡنَى الصَّفَا وَ الصَّفَا لِلۡجَمِيۡعِ.

باب ۵۷۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانی ہیں' پھر جو کوئی کعبہ کا طواف کرے یا عمرہ کا ارادہ کرے تو اگر کوئی ان دونوں کے درمیان سعی کرے (دوڑے) تو کوئی حرج نہیں ہے 'شعائر' شعیرہ کی جمع ہے' اس کے معنی ہیں نشانیاں' علامتیں' ابن عباس کہتے ہیں صفوان کا جو لفظ ہے اس کا مطلب ہے پتھر' بعض کا قول ہے صفوان کے معنی چکنے پتھر کے ہیں اور اس کا واحد صفوانہ ہے جس طرح صفا یہ بھی جمع ہے اور اس کا مفرد صفا ہے۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ يُوۡسُفَ اَخۡبَرَنَا مَالِكٌ عَنۡ هِشَامِ بۡنِ عُرۡوَةَ عَنۡ اَبِيۡهِ اَنَّهٗ قَالَ قُلۡتُ لِعَائِشَةَ زَوۡجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا يَوۡمَئِذٍ حَدِيۡثُ السِّنِّ اَرَاَيۡتِ قَوۡلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ شَيۡئًا اَنۡ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتۡ عَائِشَةُ كَلَّا لَوۡ كَانَتۡ كَمَا تَقُوۡلُ كَانَتۡ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنۡزِلَتۡ هٰذِهِ الۡاٰيَةُ فِي الۡاَنۡصَارِ كَانُوۡا يُهِلُّوۡنَ الۡمَنَاةَ وَّ كَانَتۡ مَنَاةُ حَذۡوَ قُدَيۡدٍ وَّ كَانُوۡا يَتَحَرَّجُوۡنَ اَنۡ يَّطُوۡفُوۡا بَيۡنَ الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَةِ فَلَمَّا جَآءَ الۡاِسۡلَامُ سَاَلُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَنۡ ذٰلِكَ

۱۶۱۲۔ عبداللہ بن یوسف' امام مالک' ہشام بن عروہ' عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا اور میں اس وقت بچہ تھا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ صفا(۱) اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں' لہذا کوئی شخص حج یا عمرہ کا ارادہ کرے تو ان کا طواف کر لینے میں کوئی مضائقہ یعنی گناہ نہیں ہے تو اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کا طواف نہ بھی کرے تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ بات تو نہیں ہے اگر یہ بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس طرح فرماتا کہ اگر کوئی ان کا طواف نہ بھی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے" درحقیقت یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے' کیونکہ وہ احرام کی حالت میں منات بت کا نام لیتے تھے' جو قدید کے پاس رکھا ہوا تھا انصار کو صفا اور مروہ کا طواف اچھا معلوم نہیں ہوتا تھا جب اسلام آیا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا' تو اس

(۱) مفسرین نے لکھا ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں مکہ کے اندر ایک مرد و عورت نے زنا کیا' اللہ تعالیٰ نے انکی صورتیں مسخ فرمادیں' لوگوں نے انکے بت بنا کر صفا اور مروہ پر بطور عبرت کے رکھ لیے' جب کچھ زمانہ گزر گیا تو لوگوں نے ان بتوں کی عبادت شروع کر دی تو اسلام آنے کے بعد بعض لوگوں کو صفا و مروہ کی سعی میں کچھ تردد ہوا اور انہوں نے اس کے متعلق سوال کیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ انکا طواف (سعی) کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں' اس آیت کے شان نزول کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا.

وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں تو جو کوئی حج یا عمرہ کرے تو ان کا طواف کرنے پر اس پر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

١٦١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرٰى اَنَّهُمَا مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا.

۱۶۱۳۔ محمد بن یوسف 'سفیان' عاصم بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صفا اور مروہ کی سعی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمانہ ابتداء اسلام میں اس طریقہ کو جاہلیت کی ایک رسم سمجھتے تھے اور اس وجہ سے ہم نے اسے چھوڑ رکھا تھا' آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں' آخر آیت تک۔

٥٨٠ بَاب قَوْلِهٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا اَضْدَادًا وَّاحِدُهَا نِدٌّ.

باب ۵۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو کارساز بنا لیتے ہیں' انداداً ند کی جمع ہے اور ند کے معنی ہیں مقابل یا ہمسر یا شریک۔

١٦١٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَّ قُلْتُ اُخْرٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُوْ لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۱۶۱۴۔ عبدان' ابی حمزہ' اعمش' شقیق' حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اور پھر مر گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا' میں نے کہا' اور جس نے اللہ کا کسی کو شریک نہیں کیا اور مر گیا' آپ نے فرمایا' وہ جنت میں داخل ہو گا۔

٥٨١ بَاب قَوْلِهٖ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ اِلٰى قَوْلِهٖ عَذَابٌ اَلِيْمٌ عُفِيَ تُرِكَ.

باب ۵۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "اے ایمان والو تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے' مقتولین کے بارے میں' آزاد کے بدلے آزاد' عذاب الیم تک "عفی" کے معنی ہیں "ترک" یعنی معاف کیا گیا۔

١٦١٥۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى

۱۶۱۵۔ حمیدی' سفیان' عمرو' مجاہد' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص کا قانون تھا' مگر دیت کا رواج نہیں تھا' امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے دیت کا حکم نازل فرمایا' لہٰذا جو کسی کو قتل کر ڈالے اس پر قصاص واجب ہے جان کے بدلے جان' آزاد کے بدلے آزاد' غلام کے بدلے غلام' عورت کے بدلے عورت اور اگر دیت ادا کرنے کا

بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَالْعَفْوُ اَنْ يَّقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمَدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُؤَدِّيْ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَتَلَ بَعْدَ قُبُوْلِ الدِّيَةِ.

خیال ہو تو مقتول کے وارثوں کو چاہئے کہ باہمی طور پر مقرر کر کے قبول کر لیں اور قاتل کو اچھی طرح دیت ادا کرنا چاہئے کہ یہ دیت کا حکم اللہ تعالیٰ کی ایک مہربانی اور تخفیف ہے' اگلے لوگوں پر قصاص کا حکم تھا اور تم کو دیت کی بھی رعایت دی گئی ہے' لہٰذا اس کے بعد بھی اگر کوئی زیادتی کرے گا تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے (یعنی قبول دیت کے بعد قتل)

١٦١٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ.

۱۶۱۶۔ محمد بن عبداللہ انصاری' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے' بشرطیکہ دیت قبول نہ کریں:

١٦١٧ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهٗ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا اِلَيْهَا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعَرَضُوا الْاَرْشَ فَاَبَوْا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَوْا اِلَّا الْقِصَاصَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ.

۱۶۱۷۔ عبداللہ بن منیر' عبداللہ بن بکر سہمی' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک عورت کا دانت توڑ دیا جو سامنے کا تھا' ربیع کے رشتہ داروں نے معافی کی کوشش کی' مگر عورت کے رشتہ داروں نے معاف نہیں کیا' آخر معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور قصاص کا مطالبہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم جاری کر دیا' ربیع کے بھائی انس بن نضر نے کہا یا رسول اللہ! کیا واقعی ربیع کا دانت توڑ دیا جائے گا' میں اس اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے' ربیع کا دانت نہ توڑا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے' اس کے بعد یہ ہوا کہ عورت کے رشتہ دار معاف کرنے پر راضی ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر اللہ کی قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

٥٨٢ بَاب قَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ.

باب ۵۸۲۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے(۱) تاکہ تم پرہیزگاری کرو۔

(۱) یہ تشبیہ نفس روزہ کی فرضیت میں ہے کہ جس طرح تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں اسی طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے، باقی کونسے دنوں کے اور کتنے روزے؟ اس بات میں امتیں مختلف رہی ہیں، مثلاً حضرت آدم علیہ السلام پر ایام بیض کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر یوم عاشورہ کا روزہ فرض قرار دیا گیا تھا۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُوْرَآءُ يَصُوْمُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَ مَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۱۶۱۸۔ مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا' اس کے بعد اسلام میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا کہ اب عاشورہ کا روزہ تمہاری مرضی پر ہے دل چاہے تو رکھو' نہ چاہے تو نہ رکھو۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ كَانَ عَاشُوْرَآءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَ مَنْ شَآءَ اَفْطَرَ.

۱۶۱۹۔ عبد اللہ بن محمد' ابن عیینہ' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رمضان کے روزے فرض نہیں تھے' تو لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے' جب رمضان کے روزے فرض ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے جو نہ چاہے نہ رکھے۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْاَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يُّنْزَلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَدُنْ فَكُلْ.

۱۶۲۰۔ محمود عبید اللہ' اسرائیل' منصور' ابراہیم نخعی' علقمہ' حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عاشورہ کے دن اشعث بن قیس میرے پاس آئے تو میں اس وقت کھانا کھا رہا تھا' اشعث نے کہا کہ آج تو عاشورہ کا دن ہے' ابن مسعود نے جواب دیا کہ رمضان کے روزے ہونے سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا مگر رمضان کے بعد عاشورہ کا روزہ ختم ہو گیا' آؤ تم بھی کھاؤ۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَ اَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيْضَةَ وَ تُرِكَ عَاشُوْرَآءُ فَكَانَ مَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَ مَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۱۶۲۱۔ محمد بن مثنیٰ' یحییٰ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں قریش کے لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور نبی ﷺ بھی یہ روزہ رکھتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو بھی روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا مگر جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے' تو عاشورہ کا روزہ ترک کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ جس کا دل چاہے (عاشورہ کا روزہ) رکھے اور دل نہ چاہے تو نہ رکھے۔

۵۸۳ بَاب قَوْلِهٖ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ

باب ۵۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "چند مقررہ دنوں کے روزے فرض کئے گئے ہیں' پھر جو کوئی تم سے بیمار ہو' یا سفر میں ہو' تو وہ دوسرے دنوں میں رکھ لے اور جن کو طاقت ہے روزہ کی' ان کے ذمہ بدلا ہے ایک فقیر کا کھانا' پھر جو

خَيرٌ لَّهٗ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَسَنُ وَ اِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُرْضِعِ وَ الْحَامِلِ اِذَا خَافَتَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا اَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَ اَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ اِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ اَطْعَمَ اَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا اَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا خُبْزًا وَّ لَحْمًا وَّ اَفْطَرَ قِرَآءَ ةُ الْعَامَّةِ يُطِيْقُوْنَهٗ وَهُوَ اَكْثَرُ.

خوشی سے نیکی کرے، تو اس کے لئے اچھا ہے اور روزہ تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو، عطاء کا کہنا ہے کہ ہر بیماری میں روزہ چھوڑ سکتے ہیں، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، حسن بصری اور ابراہیم کہتے ہیں کہ اگر کسی دودھ پلانے والی یا حاملہ کو اپنی جان یا بچہ کی جان جانے کا اندیشہ ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے، پھر بعد میں قضا کرے، اور بہت ضعیف یعنی شیخ کبیر اگر روزہ نہ رکھ سکے تو اسے چاہئے کہ فدیہ ادا کرے، حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بہت بوڑھے ہو گئے اور روزہ کی طاقت نہ رہی، تو ایک سال یا دو سال آپ نے روزہ نہیں رکھا اور بطور فدیہ ہر روز ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلاتے رہے، اس آیت میں سب لوگوں نے یُطِیقونہ پڑھا ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَءُ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَ الْمَرْاَةُ الْكَبِيْرَةُ لَا يَسْتَطِيْعَانِ اَنْ يَّصُوْمَا فَلْيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا.

۱۶۲۲۔ اسحاق، روح، زکریا، عمرو بن دینار، عطاء روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے وعلی الذین یطوقونہ یعنی جو لوگ روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ انکے ذمہ ایک غریب کو کھانا کھلانا ہے، ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں، بلکہ اس کا حکم ضعیف مردوں اور بوڑھی عورتوں کے حق میں ہے، جو روزہ نہیں رکھ سکتے لہٰذا وہ ایک مسکین کو ہر روز کھانا کھلائیں۔

٥٨٤ بَاب قَوْلِهٖ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.

باب ۵۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جو شخص رمضان کو پائے وہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔"

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَرَاَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ قَالَ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ.

۱۶۲۳۔ عیاش بن ولید، عبدالاعلی، عبیداللہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پوری آیت یعنی وعلی الذین یطیقونہ الخ اس آیت یعنی فمن شھد منکم الشھر سے منسوخ ہو گئی ہے۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ

۱۶۲۴۔ قتیبہ، بکر بن مضر، عمرو بن حارث، بکیر، یزید بن ابی عبید،

عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيْدَ.

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ یعنی تندرست آدمی بھی اگر چاہے تو روزہ نہ رکھے اور فدیہ ادا کر دے چنانچہ اس کے بعد پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ فمن شھد منکم الشھر تو اس آیت سے وہ اگلی آیت منسوخ کر دی گئی۔ بکیر کا انتقال یزید سے قبل ہوا ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا مَجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ يَقُوْلُ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَهٗ قَالَ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ الَّذِيْ لَا يُطِيْقُ الصَّوْمَ اَمَرَانْ يُّطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا قَالَ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا يَقُوْلُ وَ مَنْ زَادَ وَ اَطْعَمَ اَكْثَرَ مِنْ مِسْكِيْنٍ فَهُوَ خَيْرٌ.

ابو معمر، عبدالوارث، حمید، مجاہد، ابن عباس وعلی الذین یطوقونہ پڑھتے تھے یعنی جو برداشت کر سکے اس سے مراد وہ بوڑھا ہے جو روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور جو زیادہ مساکین کو کھلائے گا وہ بہتر ہے۔

۵۸۵ بَاب قَوْلِهٖ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ.

باب ۵۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "حلال ہوا تم کو روزے کی رات میں بے حجاب ہونا اپنی عورتوں سے، وہ پوشاک ہیں تمہاری اور تم پوشاک ہو ان کی، اللہ کو معلوم ہے کہ تم خیانت کرتے تھے اپنی جانوں سے، سو معاف کیا تم کو اور درگزر کیا تم سے، پھر ملو تم اپنی عورتوں سے اور طلب کرو جو لکھ دیا اللہ نے تمہارے لیے۔

۱۶۲۵ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوْا لَا يَقْرَبُوْنَ النِّسَآءَ رَمَضَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ رِجَالٌ يَّخُوْنُوْنَ اَنْفُسَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ.

۱۶۲۵۔ عبیداللہ، اسرائیل، ابواسحاق، براء بن عازب (دوسری سند) احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رمضان المبارک کے روزے فرض کئے گئے، تو لوگ رات کو بھی اپنی عورتوں سے الگ رہا کرتے، یہاں تک کہ تمام رمضان گزر جاتا، مگر بعض لوگوں نے چپکے سے جماع کر لیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ۔ یعنی اللہ نے جانا کہ تم اپنے آپ کی خیانت کرتے تھے تو تم سے معاف کر دیا۔

۵۸۶ بَاب قَوْلِه وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوْا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَ لا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِى الْمَسَاجِدِ اِلٰى قَوْلِه تَتَّقُوْنَ الْعَاكِفُ الْمُقِيْمُ.

باب ۵۸۶۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ صاف نظر آئے تم کو دھاری سفید صبح کی جدا دھاری سیاہ سے' پھر پورا کرو روزے کو رات تک اور نہ ملو عورتوں سے جب تک کہ تم معتکف ہو مسجدوں میں' یہ حدیں ہیں اللہ کی سو ان کے نزدیک نہ جاؤ' اسی طرح بیان فرماتا ہے اللہ اپنی آیات لوگوں کیلئے تاکہ وہ بچتے رہیں' عاکف کے معنی ہیں اقامت۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ قَالَ اَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا اَبْيَضَ وَ عِقَالًا اَسْوَدَ حَتّٰى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِيْنَا فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِىْ قَالَ اِنَّ وِسَادَكَ اِذًا لَّعَرِيْضٌ اَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ وَ الْاَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ.

۱۶۲۶۔ موسیٰ بن اسماعیل' ابو عوانہ' حصین' عامر شعبی' حضرت عدی بن حاتم طائی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دو دھاگے سیاہ اور سفید پاس رکھے اور رات کو دیکھتا رہا اور جب تک ان میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوا' کھاتا رہا' صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' کہ یارسول اللہ میں نے رات کو ایسا کیا کہ دو سیاہ و سفید دھاگے اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لئے تھے' آپ نے عدی کی بات سن کر ہنستے ہوئے فرمایا کہ تمہارا تکیہ بہت بڑا ہے' کہ صبح کی سفید دھاری اور رات کی کالی دھاری اس کے نیچے آ گئی۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ اَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ اِنَّكَ لَعَرِيْضُ الْقَفَا اِنْ اَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

۱۶۲۷۔ قتیبہ بن سعید' جریر' مطرف' شعبی' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس آیت میں کالے اور سفید دھاگے سے کیا مطلب ہے؟ کیا جو میں نے کیا وہی مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی عجیب نادان ہو کہ رات کو کالے اور سفید دھاگے دیکھا کرتے ہو حالانکہ اس سے تو رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی مراد ہے۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَ اُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ وَ كَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوْا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِىْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَ الْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَ يَزَالُ يَاْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ مِنَ الْفَجْرِ

۱۶۲۸۔ سعید بن ابی مریم' ابو غسان' محمد بن مطرف' ابو حازم سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جب کلوا واشربوا والی آیت نازل ہوئی' تو کچھ لوگوں نے اپنے پیر میں کالا اور سفید دھاگا باندھ لیا اور رات کو جب تک ان دھاگوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا کھاتے پیتے رہے' پھر اس کے بعد (من الفجر) کے الفاظ نازل ہوئے تو سب کو پتہ چلا کہ سیاہ دھاگے سے مراد رات اور سفید دھاگے سے مراد دن ہے (یعنی صبح صادق کی روشنی تک کھانے پینے کی اجازت ہے)

فَعَلِمُوْا اَنَّمَا يَعْنِیْ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ.

۵۸۷ بَاب قَوْلِه وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَ اْتُوْا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَ اتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

باب ۵۸۷۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ گھروں میں پشت کی طرف سے دیوار پھاند کر داخل ہوا جائے (۱) بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی پرہیزگاری کرے اور گھر میں دروازہ سے داخل ہو اور اللہ سے ڈرو' تاکہ فلاح پاؤ" کی تفسیر۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانُوْا اِذَا اَحْرَمُوْا فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَتَوْ الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِه فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَيْسَ الْبِرَّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّمَنِ اتَّقٰى وَ اْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا.

۱۶۲۹۔ عبید اللہ بن موسیٰ' اسرائیل' ابواسحق' حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب کے لوگ احرام کی حالت میں جب اپنے گھر آتے تو مکان کی پشت کی طرف سے دیوار پھاند کر یا چھت پر چڑھ کر آتے تھے' اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

۵۸۸ بَاب قَوْلِه قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ.

باب ۵۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اور قتل کرو تم ان کو یہاں تک کہ فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے اور دین خالص اللہ کا غالب ہو اور زیادتی مت کرو مگر ظالموں پر" کی تفسیر۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِیْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا وَ اَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَ صَاحِبُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ دَمَ اَخِیْ فَقَالا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّ كَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَ اَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَ زَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ

۱۶۳۰۔ محمد بن بشار' عبدالوہاب' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن زبیر کے فتنہ کے زمانہ میں دو آدمی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں میں کیسا فتنہ و فساد برپا ہے حالانکہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور صحابی رسول اکرم ہیں' آپ اس وقت کیوں نہیں اٹھتے اور اس فتنہ و فساد کو کیوں نہیں روکتے؟ میں نے کہا کہ میں اس لئے خاموش ہوں کہ اللہ نے مسلمان کا مسلمان کو خون کرنے سے منع فرمایا ہے' وہ کہنے لگے کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ "ان سے لڑو' یہاں تک فتنہ ختم ہو جائے" میں نے کہا کہ یہ کام ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کر چکے اور یہاں تک کیا کہ شرک و کفر کا فتنہ مٹ گیا اور خالص خدا کا دین رہ گیا۔ اب تم چاہتے ہو کہ لڑ کر فتنہ بڑھ

(۱) اس آیت کے شان نزول کے بارے میں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں، حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی شخص سفر کے ارادے سے گھر سے نکلتا مگر پھر سفر پر جانے کا ارادہ ترک کر دیتا، تو اب گھر میں داخل ہونے کیلئے اسکا دروازہ استعمال نہ کرتا بلکہ پچھلی جانب سے گھر میں داخل ہوتا تو یہ آیت نازل ہوئی جس میں اس طریقہ کو ختم فرما دیا گیا۔

فُلَانٌ وَّ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو وَ الْمَعَافِرِيِّ اَنَّ بُكَيْرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ تَحُجَّ عَامًا وَ تَعْتَمِرَ عَامًا وَّ تَتْرُكَ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغِبَ اللّٰهُ فِيْهِ قَالَ ابْنَ اَخِيْ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ اِيْمَانٍ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَ اَدَآءِ الزَّكٰوةِ وَ حَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَ اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْاِسْلَامُ قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهٖ اِمَّا قَتَلُوْهُ وَ اِمَّا يُعَذِّبُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّعُثْمَانَ قَالَ اَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ عَفَا عَنْهُ وَ اَمَّا اَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُ وَ اَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهٗ وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ هٰذَا بَيْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ.

جائے' عثمان بن صالح کہتے ہیں کہ عبداللہ بن وہب نے اس حدیث کو اس طرح بیان کیا ہے' عبداللہ بن لہیعہ' حیوۃ بن شریح' بکر بن عمرو معافری' بکیر بن عبداللہ' نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے ابا عبدالرحمٰن! یہ آپ کو کیا ہوا کہ ایک سال حج کرتے ہو ایک سال عمرہ کرتے ہو اور جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر رکھا ہے' حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کی بڑی فضیلت بیان کی ہے اور جہاد کرنے کی رغبت دلائی ہے' آپ نے فرمایا' اے میرے بھائی! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اول توحید و رسالت کا اقرار دوم نماز پنجگانہ' سوم رمضان کے روزے' چہارم زکوٰۃ کا ادا کرنا' پنجم حج' اس کے بعد اس آدمی نے کہا کہ کیا تم نے اللہ کا یہ حکم نہیں سنا کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑنے لگیں' تو ان میں صلح کرا دو۔ اور اگر کوئی گروہ نہ مانے اور دوسرے پر زیادتی کرے تو پھر اس سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک کہ وہ اللہ کا حکم ماننے لگے' اور ان سے لڑو جب تک فتنہ ختم نہ ہو جائے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم زمانہ رسالت مآب میں یہ کام کر چکے ہیں حالانکہ اس وقت مسلمان بہت قلیل اور کافر بہت زیادہ تھے' یہ کافر مسلمانوں کو پریشان کرتے' اور ان کے دین کو خراب کیا کرتے تھے' آخر مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی' فتنہ ختم ہو گیا' اس آدمی نے پھر کہا کہ اچھا یہ تو فرمائیے کہ علی رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصور کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا ہے' مگر تم اب بھی ان کو برا کہتے ہو' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور داماد ہیں' ان کا گھر تم یہ سامنے دیکھ رہے ہو' ان کے لئے کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

٥٨٩ بَاب قَوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ التَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ.

باب ۵۸۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "اللہ کے راستہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت پڑو اور احسان کرو' اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے' تہلکہ اور ہلاکت کے ایک ہی معنی ہیں' یعنی ہلاکت' بربادی۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَآئِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِی النَّفَقَةِ.

۱۶۳۱۔ اسحٰق' نضر' شعبہ' سلیمان' حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حذیفہ بن یمان سے سنا کہ یہ آیت انفقوا فی سبیل اللہ الخ یعنی اللہ کے راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو' اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے متعلق اتاری گئی ہے۔

۵۹۰ بَاب قَوْلِهٖ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖ اَذًی مِّنْ رَّاْسِهٖ.

باب ۵۹۰۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "اگر تم سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو۔" کی تفسیر کا بیان۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُّ اِلٰی کَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ الْکُوْفَةِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ فِدْیَةٍ مِّنْ صِیَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ الْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْهِیْ فَقَالَ مَا کُنْتُ اُرٰی اَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَاْسَكَ فَنَزَلَتْ فِیَّ خَاصَّةً وَّهِیَ لَکُمْ عَامَّةً.

۱۶۳۲۔ آدم' شعبہ' عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن معقل کو میں نے کہتے ہوئے سنا کہ میں کوفہ کی مسجد میں کعب بن عجرہ کے ہمراہ بیٹھا تھا میں نے ان سے فدیہ صیام کے متعلق دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے لوگوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا' اس وقت میرے سر سے جوئیں چہرہ پر گر رہی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا تم تو بہت تکلیف میں ہو' تمہارے پاس کوئی بکری نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا' نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھا' تین روزے رکھ لو' یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دو کہ ہر مسکین کو نصف صاع اناج کامل جائے اور اپنے سر کو منڈوا دو۔ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آیت (یعنی فمن کان منکم مریضاً) خاص میرے لئے نازل ہوئی تھی' مگر اس کا حکم تم سب لوگوں کے لئے یکساں عام ہے۔

۵۹۱ بَاب قَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ.

باب ۵۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جو شخص عمرہ کے بعد حج کا احرام باندھے" کی تفسیر کا بیان۔

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عِمْرَانَ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اُنْزِلَتْ اٰیَةُ الْمُتْعَةِ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُنْزَلْ قُرْاٰنٌ یُّحَرِّمُهٗ وَلَمْ یَنْهَ عَنْهَا حَتّٰی مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْیِهٖ مَا شَآءَ.

۱۶۳۳۔ مسدد' یحییٰ' عمران ابی بکر' ابورجاء' عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب تمتع کی آیت نازل ہوئی' تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمتع کیا' پھر اس کے بعد ایسی کوئی آیت نہیں آئی' جس کی رو سے تمتع سے منع کیا گیا ہو' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنی رائے علیحدہ رکھتے ہیں۔

۵۹۲ بَاب قَوْلِهٖ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ.

باب ۵۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "حج کے زمانہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو" کی تفسیر۔

١٦٣٤ ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَ مَجَنَّةُ وَ ذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَتَاَثَّمُوْا اَنْ یَّتَّجِرُوْا فِی الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ.

۱۶۳۴ـ محمد 'سفین بن عینیہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جاہلیت کے زمانہ میں تین بازار تھے' عکاظ' مجنہ' ذوالمجاز' حج کے زمانہ میں بھی ان بازاروں میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے' مگر مسلمان ہونے کے بعد اس کو معیوب خیال کرتے تھے' چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ حج کے زمانہ میں تجارت کرنا گناہ نہیں ہے۔

٥٩٣ بَاب قَوْلِهٖ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ .

باب ۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جس جگہ سے لوگ واپس لوٹیں' اسی جگہ سے تم بھی لوٹ جاؤ۔" کی تفسیر۔

١٦٣٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللّٰه عنها كَانَتْ قُرَیْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِیْنَهَا یَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَ كَانُوْا یُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ وَ كَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ یَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْتِیَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ یَقِفُ بِهَا ثُمَّ یُفِیْضُ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسِ.

۱۶۳۵ـ علی بن عبداللہ' محمد بن حازم' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ قریش اور ان کے ہم خیال لوگ مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے' اور انہیں خمس کہا جاتا تھا اور عرب کے دوسرے قبائل عرفات میں قیام کیا کرتے تھے۔ اسلام کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ سب کو عرفات پہنچ کر وقوف کرنا چاہئے اور واپسی پر مزدلفہ میں ٹھہریں' چنانچہ اس آیت (ثم افیضو امن حیث افاض الناس) کو اسی مقصد کے لئے نازل کیا گیا تھا۔

١٦٣٦ ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِیْ كُرَیْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَطَوَّفُ الرَّجُلُ بِالْبَیْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتّٰی یُهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا رَكِبَ اِلٰی عَرَفَةَ فَمَنْ تَیَسَّرَ لَهٗ هَدِیَّةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَوِ الْبَقَرِ اَوِ الْغَنَمِ مَا تَیَسَّرَ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ اَیَّ ذٰلِكَ شَاءَ غَیْرَ اِنْ لَّمْ یَتَیَسَّرْ لَهٗ فَعَلَیْهِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَذٰلِكَ قَبْلَ یَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ كَانَ اٰخِرُ یَوْمٍ مِّنَ الْاَیَّامِ الثَّلٰثَةِ یَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ ثُمَّ لِیَنْطَلِقْ حَتّٰی یَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ یَّكُوْنَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِیَدْفَعُوْا مِنْ عَرَفَاتٍ اِذَا

۱۶۳۶ـ محمد بن ابی بکر' فضیل بن سلیمان' موسیٰ بن عقبہ' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جو شخص تمتع کرے' تو عمرہ کر کے احرام اتار دے اور پھر حج کا احرام باندھنے تک بیت اللہ کا طواف کرتا رہے' پھر حج کا احرام باندھ کر عرفات جائے اور بعد حج جو جانور مل سکے' اونٹ' گائے یا بکری قربانی کرے اور جس کو قربانی کی طاقت نہ ہو اسے حج سے پہلے تین دن کے روزے رکھنا چاہئے اور اگر تیسرا روزہ عرفات کے دن آجائے' تو کوئی حرج نہیں ہے' عرفات میں پہنچ کر عصر کے وقت سے لے کر رات کی تاریکی تک ٹھہرے' پھر سب کے ساتھ واپس لوٹے اور پھر سب کے ساتھ مزدلفہ میں رات کو وقوف کرے اور رات بھر تک یاد خدا اور تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لاالہ الااللہ) میں مشغول رہے' پھر صبح کو مزدلفہ سے منیٰ واپس آجائے' سب کے

اَفَاضُوْا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِىْ يَبِيْتُوْنَ بِهٖ ثُمَّ لِيَذْكُرِاللّٰهَ كَثِيْرًا وَّاَكْثِرُوْا التَّكْبِيْرَ وَالتَّهْلِيْلَ قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا ثُمَّ اَفِيْضُوْا فَاِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ.

ہمراہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ثم افیضو امن حیث افضا الناس یعنی پھر وہاں سے لوٹو' جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو' بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے' پھر شیطان کے کنکریاں مارو۔

٥٩٤ بَاب قَوْلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

باب ۵۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری دنیا اچھی بنادے اور آخرت بھی اچھی بنادے (۱) اور ہم کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھ" کی تفسیر۔

١٦٣٧ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَنَسٍ رضى الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ.

۱۶۳۷۔ ابو معمر' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اس طرح دعا فرماتے تھے کہ "اے اللہ ہم کو دنیا اور آخرت میں دونوں جگہ اچھائیاں عنایت فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

٥٩٥ بَاب قَوْلِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ وَقَالَ عَطَآءٌ النَّسْلُ الْحَيْوَانُ.

باب ۵۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "وہ بہت سخت جھگڑالو ہے" کی تفسیر کا بیان۔

١٦٣٨ ـ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها تَرْفَعُهُ قَالَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ.

۱۶۳۸۔ قبیصہ' سفیان ثوری' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو خصومت رکھنے والا اور جھگڑا کرنے والا ہے۔

١٦٣٩ ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضى اللّٰه

۱۶۳۹۔ سفیان ثوری' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ سے مندرجہ بالا حدیث

(۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بعض دیہاتی مسلمان وقوف میں اپنی دعا میں صرف دنیوی حاجات مانگتے، آخرت کا تذکرہ دعاء میں نہ کرتے، تو یہ آیت نازل ہوئی، جس کا مفہوم یہ ہے کہ بعض لوگ وہ ہیں جو صرف دنیا مانگتے ہیں ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اسکے بالمقابل مومن جب دعاء کرتے تو اس میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں مانگتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ بعض وہ لوگ ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

عَنهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ .

۵۹۶ بَاب قَولِهٖ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَّسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ اِلٰی قَرِیْبٌ.

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللّٰه عنه حَتّٰی اِذَا اسْتَیْاَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ کُذِبُوْا خَفِیْفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَ تَلا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ اَلا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ فَلَقِیْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ فَذَکَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رضی اللّٰه عنها مَعَاذَ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ مِنْ شَیْءٍ قَطُّ اِلا عَلِمَ اَنَّهٗ کَآئِنٌ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ وَلٰکِنْ لَّمْ یَزَلِ الْبَلاءُ بِالرُّسُلِ حَتّٰی خَافُوْا اَنْ یَّکُوْنَ مَنْ مَّعَهُمْ یُکَذِّبُوْنَ هُمْ فَکَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ کُذِّبُوْا مُثَقَّلَةً.

۵۹۷ بَاب قَوْلِهٖ تَعَالٰی نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ الاٰیَةَ.

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَمْ یَتَکَلَّمْ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ فَاَخَذْتُ عَلَیْهِ یَوْمًا فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَکَانٍ قَالَ تَدْرِیْ فِیْمَا اُنْزِلَتْ قُلْتُ لا قَالَ اُنْزِلَتْ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ مَضٰی وَ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ اَیُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ قَالَ

کی روایت کرتے ہیں۔

باب۵۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم بغیر کچھ عمل کئے جنت میں داخل ہو جاؤ گے‘ حالانکہ تم پر وہ وقت نہیں آیا‘ جو پہلے لوگوں پر آیا تھا‘ انہیں سختیاں اور اذیتیں برداشت کرنا پڑیں۔

۱۶۴۰۔ ابراہیم بن موسیٰ‘ ہشام‘ ابن جریج‘ ابن ابی ملیکہ‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب حتیٰ اذا استیاس الرسل الخ یہ ہے کہ رسول ناامید ہو کر یہ خیال کرنے لگے تھے کہ لوگوں سے جو وعدہ مدد کا کیا ہے اس کی خلاف ورزی ہو گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آئی‘ اس کے بعد یہ آیت پڑھی حتی یقول الرسول الخ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے رسولوں سے کبھی غلط وعدہ نہیں فرمایا ہے‘ البتہ انبیاء کرام کو یہ پریشانی ضرور پہنچی کہ ان کی قوم کے لوگ انہیں جھٹلاتے رہے‘ چنانچہ جب آپ کو مایوسی ہوئی اور یہ خیال کرنے لگے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں جھوٹا ثابت ہوں تو اس وقت اللہ نے فتح عنایت فرمائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس آیت میں کذبوا کی دال کو مشدد پڑھتیں‘ اور ابن عباس بلا تشدید پڑھتے۔

باب۵۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ ”عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ‘ مباشرت کرو‘ لیکن اپنے لئے آگے کا خیال مد نظر رکھو۔“

۱۶۴۱۔ اسحٰق‘ نضر‘ عبداللہ بن عون‘ نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کے درمیان کسی سے بات نہ کرتے تھے‘ ایک دن میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ بقر پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ’نسائو کم حرث لکم تو فرمایا تم کو معلوم ہے کہ یہ آیت کس وقت اتری؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا‘ تو آپ نے وجہ نزول بیان کی اور پھر تلاوت میں مصروف ہو گئے (دوسری سند) عبدالصمد‘ عبدالوارث‘ ایوب نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ فاتوا

يَأْتِيهَا فِي رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حرثکم انی شئتم سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے جماع کرے، بعض لوگ اغلام کرتے تھے، چنانچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے، یہی حدیث یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

١٦٤٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَّرَآئِهَا جَآءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ.

۱۶۴۲۔ ابو نعیم، سفیان، ابن منکدر، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جو آدمی اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے جماع کرتا ہے اس کی اولاد احول یعنی بھینگی پیدا ہوتی ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر یہود کے اس عقیدہ اور خیال کو غلط قرار دیا اور فرمایا جس طرح چاہو جماع کر سکتے ہو۔

٥٩٨ بَاب قَوْلِهِ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ.

باب ۵۹۸۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "جب تم نے عورتوں کو طلاق دی پھر پورا کر چکیں اپنی عدت کو، تو اب نہ روکو ان کو اس سے کہ نکاح کر لیں اپنے انہی خاوندوں سے جبکہ آپس میں راضی ہو جائیں۔

١٦٤٣ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ.

۱۶۴۳۔ عبید اللہ بن سعید، ابو عامر عقدی، عباد بن راشد، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ معقل بن یسار کی چچا زاد بہن کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی اور پھر عدت گزرنے کے بعد اس سے نکاح کرنا چاہا، تو معقل نے روک دیا اور کہا تم ایسا نہیں کر سکتے ہو، اس وقت اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرمائی (دوسری سند) امام بخاری، ابو معمر، عبد الوارث، یونس، حسن بصری، معقل بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ اس کی بہن کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی، اور تمام حدیث روایت کی ہے۔

٥٩٩ بَاب قَوْلِهِ وَ الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا إِلَى تَعْمَلُوْنَ خَبِيرٌ يَعْفُوْنَ يَهَبْنَ.

باب ۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "جن عورتوں کے شوہر مر جائیں، ان کو چاہئے کہ چار ماہ دس دن کی عدت پوری کریں اور جب عدت پوری ہو جائے، آخر تک یعفون کے معنی ہیں کہ معاف کر دیں۔

١٦٤٤ ـ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ

۱۶۴۴۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، حبیب، ابن ابی ملیکہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان

ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الآيَةُ الأُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا أَوْ تَدَعُهَا قَالَ يَا بْنَ أَخِيْ لا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهِ.

سے کہا کہ یہ آیت (الذین یتوفون منکم الخ دوسری آیت سے منسوخ ہو گئی ہے' پھر آپ اسے مصحف میں کیوں درج کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا' اے بھتیجے! میں تو جو نازل ہوا' اسے لکھوں گا اور کوئی چیز بدلوں گا نہیں (آیت کا مطلب یہ ہے) (کہ متوفی کو اپنے بیوی کے لئے ایک سال کے خرچ کی وصیت کرنی چاہئے اور اگر وہ خود اس عرصہ میں چلی جائیں تو تم پر گناہ نہیں ہے۔)

١٦٤٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَ إِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضى الله عنه نَسَخَتْ هٰذِهِ الآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَ إِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَ لا سُكْنٰى لَهَا وَ عَنْ مَحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ بِهٰذَا وَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنه قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهِ الآيَةُ عِدَّتَهَا

١٦٤٥۔ اسحاق' روح' شبل' ابن ابی نجیح' مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ والذین یتوفون سے پہلے یعنی زمانہ جاہلیت میں ایک سال کی عدت عورت کو اپنے گھر پوری کرنا ضروری سمجھتے تھے' اس وقت یہ آیت نازل ہوئی' کہ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ یعنی اگر یہ عورتیں چار ماہ دس دن کے بعد اپنے خاوند کے گھروں سے نکل جائیں تو خاوند کے وارثوں پر کوئی گناہ نہیں' اس آیت میں ایک سال پورا کرنے کے لئے سات ماہ اور بیس دن زیادہ خاوند کے گھر میں رکنا وصیت پر منحصر رکھا گیا ہے' مگر عورت کو اختیار ہے' چاہے تو شوہر کی وصیت کے مطابق شوہر کے گھر میں ایک سال پورا کرے اور چاہے تو عدت پوری کر کے چلی جائے' ابن عباس کا کہنا ہے کہ اس آیت سے ایام عدت عورت کو اپنے شوہر کے گھر میں رہ کر پورا کرنے کا جو حکم تھا' منسوخ ہو گیا ہے' وہ چاہے تو کہیں اور بھی عدت کو پورا کر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول غَيْرَ إِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے' عطاء کہتے ہیں کہ اگر عورت چاہے تو اپنے خاوند کے گھر والوں میں عدت پوری کرے اور خاوند کی وصیت کے مطابق اسی کے گھر میں رہے' اور اگر نکل جائے اور دستور کے موافق کوئی کام کرے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے' عطاء کہتے ہیں اس کے بعد میراث کی آیت نازل ہوئی اور عورت کو حکم ملا کہ جہاں چاہے اپنی عدت پوری کرے' اب نان و نفقہ ان کے ذمہ نہیں رہا' اس حدیث کو محمد بن یوسف' ورقاء بن عمر' ابن ابی نجیح' مجاہد سے اور ابن ابی نجیح' عطاء بن ابی رباح' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں عدت پوری کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے اور اس کو اختیار مل گیا کہ جہاں چاہے' عدت گزارے' شوہر کے وارث وراثت دے کر اسے علیحدہ کر سکتے

فِیۡ اَھۡلِھَا فَتَعۡتَدُّ حَیۡثُ شَآءَ تۡ لِقَوۡلِ اللّٰہِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ نَّحۡوَہٗ.

تھے۔

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ عَوۡنٍ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ سِیۡرِیۡنَ قَالَ جَلَسۡتُ اِلٰی مَجۡلِسٍ فِیۡہِ عُظۡمٌ مِّنَ الۡاَنۡصَارِ وَفِیۡھِمۡ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ ابۡنُ اَبِیۡ لَیۡلٰی فَذَکَرۡتُ حَدِیۡثَ عَبۡدِ اللّٰہِ ابۡنِ عُتۡبَۃَ فِیۡ شَانِ سُبَیۡعَۃَ بِنۡتِ الۡحَارِثِ فَقَالَ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ وَلٰکِنَّ عَمَّہٗ کَانَ لَا یَقُوۡلُ ذٰلِکَ فَقُلۡتُ اِنِّیۡ لَجَرِیۡءٌ اِنۡ کَذَبۡتُ عَلٰی رَجُلٍ فِیۡ جَانِبِ الۡکُوۡفَۃِ وَرَفَعَ صَوۡتَہٗ قَالَ ثُمَّ خَرَجۡتُ فَلَقِیۡتُ مٰلِکَ بۡنَ عَامِرٍ اَوۡ مَالِکَ بۡنِ عَوۡفٍ قُلۡتُ کَیۡفَ کَانَ قَوۡلُ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ فِیۡ الۡمُتَوَفّٰی عَنۡھَا زَوۡجُھَا وَھِیَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابۡنُ مَسۡعُوۡدٍ اَتَجۡعَلُوۡنَ عَلَیۡھَا التَّغۡلِیۡظَ وَ لَا تَجۡعَلُوۡنَ لَھَا الرُّخۡصَۃَ لَنَزَلَتۡ سُوۡرَۃُ النِّسَآءِ الۡقُصۡوٰی بَعۡدَ الطُّوۡلٰی وَقَالَ اَیُّوۡبُ عَنۡ مُحَمَّدٍ لَقِیۡتُ اَبَا عَطِیَّۃَ مَالِکَ بۡنَ عَامِرٍ.

۱۶۴۶۔ حبان بن موسیٰ' عبداللہ بن مبارک' عبداللہ بن عون' حضرت محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مجلس میں موجود تھا' انصار کے بڑے بڑے لوگ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیٹھے تھے' میں نے وہ حدیث بیان کی جو عبداللہ بن عتبہ نے سبیعہ بنت حارث کے متعلق روایت کی تھی' عبدالرحمٰن کہنے لگے کہ عبداللہ بن عتبہ کے چچا ابن مسعود تو اس کے قائل نہیں تھے' میں نے ذرا بلند آواز سے کہا' تب تو میں نے جھوٹ بولنے میں بہت جرات کی ہے کہ جو شخص کوفہ میں بیٹھا ہے' میں اس پر افترا باندھ رہا ہوں' اس کے بعد میں باہر نکلا تو عامر بن مالک یا مالک بن عوف (راوی کو شک ہے) سے ملاقات ہوئی' چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ بتائیے عبداللہ بن مسعود اس حاملہ عورت کے متعلق کیا کہتے ہیں جس کا خاوند مر جائے' انہوں نے جواب دیا کہ ابن مسعود کا قول ہے کہ حاملہ وضع حمل کے بعد عدت سے خارج ہو جاتی ہے' کیونکہ یہ آیت واولات الاحمال الخ والذین یتوفون کے بعد اتری ہے' ابو ایوب کہتے ہیں کہ محمد نے بیان کیا کہ میں نے مالک بن عامر سے ملاقات کی تھی۔

۶۰۰ بَاب قَوۡلِہٖ حَافِظُوۡا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی .

باب ۶۰۰۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "حفاظت کرو نمازوں پر خصوصاً درمیانی نماز پر" کی تفسیر کا بیان۔

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَزِیۡدُ اَخۡبَرَنَا ھِشَامٌ عَنۡ مَحَمَّدٍ عَنۡ عُبَیۡدَۃَ عَنۡ عَلِیٍّ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیۡ عَبۡدُالرَّحۡمٰنِ حَدَّثَنَا یَحۡیَی ابۡنُ سَعِیۡدٍ قَالَ ھِشَامٌ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنۡ عُبَیۡدَ ۃَ عَنۡ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوۡمَ الۡخَنۡدَقِ حَبَسُوۡنَا عَنۡ صَلٰوۃِ الۡوَسۡطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمۡسُ مَلَا اللّٰہُ قُبُوۡرَھُمۡ بُیُوۡتَھُمۡ اَوۡ اَجۡوَافَھُمۡ شَکَّ یَحۡیٰی نَارًا.

۱۶۴۷۔ عبداللہ بن محمد' یزید بن ہارون' ہشام' محمد' عبیدہ' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا (دوسری سند) عبدالرحمٰن' یحییٰ' ہشام' ابن سیرین عبیدہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ خندق کے دن فرمایا' ان کافروں نے ہم کو درمیانی نماز سے روک دیا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو اور ان کے گھروں کو' یا ان کے پیٹوں کو (یحییٰ راوی کو شک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسا لفظ بولا) آگ سے بھر دے۔

٦٠١ بَاب قَوْلِهِ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ مُطِيْعِيْنَ.

باب ۶۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ کے آگے ادب کے ساتھ کھڑے ہو"قانتین" کے معنی ہیں فرمانبردار۔

١٦٤٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِى الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا اَخَاهُ فِىْ حَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْ لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

۱۶۴۸۔ مسدد' یحییٰ' اسمٰعیل بن ابی خالد' حارث بن شبیل' ابو عمرو شیبانی' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم کو نماز میں اگر کوئی ضرورت پیش آ جاتی تھی، تو ہم باتیں کر لیا کرتے تھے' تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ نمازوں پر حفاظت کرو۔ خصوصاً درمیانی نماز پر اور خاموش ہو کر اللہ کے سامنے کھڑے رہا کرو' تو ہمیں خاموشی کا حکم دیا گیا۔

٦٠٢ بَاب قَوْلِه عَزَّ وَ جَلَّ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيُّهٗ عِلْمُهٗ يُقَالُ بَسْطَةً زِيَادَةً وَّ فَضْلًا اَفْرِغْ اَنْزِلْ وَ لَا يَؤُوْدُهٗ لَا يُثْقِلُهٗ اٰدَنِىْ اَثْقَلَنِىْ وَ الْاٰدُوَ الْاَيْدِ الْقُوَّةُ السِّنَةَ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ فَبُهِتَ ذَهَبَتْ حُجَّتَهٗ خَاوِيَةٌ لَا اَنِيْسَ فِيْهَا عُرُوْشُهَا اَبْنِيَتُهَا السِّنَةُ نُعَاسٌ نُنْشِزُهَا نُخْرِجُهَا اِعْصَارٌ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَآءِ كَعَمُوْدٍ فِيْهِ نَارٌ وَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضى الله عنه صَلْدًا لَّيْسَ عَلَيْهِ شَىْءٌ وَّ قَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَّطَرٌ شَدِيْدٌ الطَّلُّ النَّدٰى وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ.

باب ۶۰۲۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "اگر تم خطرناک جگہ پر ہو' تو جیسا موقع ہو نماز پڑھو' سوار ہو کر یا پیادہ اور پھر جب امن قائم ہو جائے تو جس طرح اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اسی طرح پڑھو' سعید بن جبیر نے کہا "وسع کرسیہ" میں کرسی سے مراد اللہ کا علم ہے "بسطتہ" سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے "افرغ" سے مراد اتارنا "ولا یودہ" اس پر بار نہیں ہے اسی سے "ادنی" یعنی مجھ کو بوجھل کر دیا "اد" اور "اید" قوت کو کہتے ہیں۔ "سنة" کے معنی اونگھ "لم یتسنه" "نہیں بگڑا" "فبهت" یعنی دلیل میں ہار گیا "خاوية" یعنی خالی جہاں کوئی ہمدم نہ ہو "عروشها" اس کی عمارتیں "سنة" اونگھ "ننشزها" ہم نکالتے ہیں "اعصار" تند ہوا جو زمین سے اٹھ کر آسمان کی طرف ایک تیر کی طرح جاتی ہے' اس میں آگ ہوتی ہے' ابن عباس نے کہا "صلدا" چکنا صاف جس پر کچھ نہ رہے' اور عکرمہ نے کہا "وابل" زور کا مینہ "طل" کے معنی شبنم (اوس) یہ مومن کے نیک عمل کی مثال ہے (کہ ضائع نہیں جاتا) "لم یتنسه" کے معنی بدل جائے' بگڑ جائے۔

١٦٤٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ

۱۶۴۹۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے صلوۃ

اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ قَالَ یَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَ طَآئِفَۃٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُصَلِّیْ بِھِمُ الْاِمَامُ رَکْعَۃً وَّتَکُوْنُ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ الْعَدُوِّ لَمْ یُصَلُّوْا فَاِذَا صَلَّوُا الَّذِیْنَ مَعَہٗ رَکْعَۃً اسْتَاْخَرُوْا مَکَانَ الَّذِیْنَ لَمْ یُصَلُّوْا وَ لَا یُسَلِّمُوْنَ وَ یَتَقَدَّمُ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْا فَیُصَلُّوْنَ مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ یَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَیَقُوْمُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَیْنِ فَیُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ رَکْعَۃً بَعْدَ اَنْ یَّنْصَرِفَ الْاِمَامُ فَیَکُوْنُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَیْنِ قَدْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ھُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلُّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِھِمْ اَوْ رُکْبَانًا مُّسْتَقْبِلِی الْقِبْلَۃِ اَوْ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْھَا قَالَ مَالِکٌ قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ ذَکَرَ ذٰلِکَ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

خوف پڑھنے کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ امام آگے کھڑا ہو' اور کچھ لوگ اس کے ساتھ کھڑے ہوں اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے کھڑے ہوں' اور وہ نماز میں شامل نہ ہوں' جب یہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکیں' تو پھر پیچھے ہٹ کر ان کی جگہ چلے جائیں' جو نماز میں شامل نہیں ہوئے تھے' اس کے بعد وہ لوگ آئیں اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں' اب امام کو سلام پھیر دینا چاہئے' کیونکہ وہ دونوں رکعات پڑھ چکا ہے اور دوسرے لوگ اپنی دوسری رکعت پوری کریں اور اس طرح سب کی دو رکعتیں پوری ہو جاتی ہیں' اور اگر خوف کی حالت زیادہ شدید ہو' تو پھر قبلہ رخ ہونا اور سوار و پیادہ ہونا بھی ضروری نہیں ہے' امام مالک فرماتے ہیں کہ نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میرا خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ (حدیث) آنحضرت ﷺ ہی سے روایت کی ہے۔

٦٠٣ بَابُ قَوْلِہٖ وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا.

باب ۶۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جن مردوں کا انتقال ہو جائے اور بیویاں چھوڑ جائیں" کی تفسیر۔

١٦٥٠۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَ یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ الشَّھِیْدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰی قَوْلِہٖ غَیْرَ اِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْھَا الْاُخْرٰی فَلِمَ تَکْتُبُھَا قَالَ تَدَعُھَا یَا ابْنَ اَخِیْ لَا اُغَیِّرُ شَیْئًا مِّنْہُ مِنْ مَّکَانِہٖ قَالَ حُمَیْدٌ اَوْ نَحْوَ ھٰذَا.

۱۶۵۰۔ عبداللہ بن ابی الاسود' حمید بن الاسود' یزید بن زریع' حبیب بن شہید' ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ آیت تو غَیْرَ اِخْرَاجٍ تک منسوخ ہے تو آپ نے اسے قرآن میں کیوں درج کر لیا ہے؟ انہوں نے فرمایا اے میرے بھائی کے بیٹے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا ہوں' حمید (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ آپ نے کچھ ایسا ہی فرمایا تھا۔

٦٠٤ بَابُ قَوْلِہٖ وَ اِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی.

باب ۶۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرے رب مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے؟

١٦٥١ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ.

۱۶۵۱۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابی سلمہ، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ تو ہم کو شک کرنا چاہئے تھا،(۱) جب کہ انہوں نے کہا اے رب مجھے دکھا کہ تو مردے کس طرح زندہ فرماتا ہے؟ اللہ نے جواب دیا کیا تم کو یقین نہیں ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب یقین تو ہے، مگر دیکھ لوں گا، تو دل کو اطمینان حاصل ہو جائے گا۔

٦٠٦ بَاب قَوْلِهٖ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ اِلٰى قَوْلِهٖ تَتَفَكَّرُوْنَ.

باب ۶۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "کیا تم میں سے کسی کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کا ایک باغ ہو" آخر تک کی تفسیر۔

١٦٥٢ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنه قَالَ وَسَمِعْتُ اَخَاهُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمًا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ قَالُوْا اللّٰهُ اَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ قُوْلُوْا نَعْلَمُ اَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهَا شَيْءٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ يَا بْنَ اَخِيْ قُلْ وَلَا تُحَقِّرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضى الله عنه ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ اَيُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضى الله عنهما لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِيْ حَتّٰى اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ.

۱۶۵۲۔ ابراہیم، ہشام، ابن جریج، عبداللہ بن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ملیکہ کے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ سے بھی سنا ہے، وہ عبید بن عمیر سے روایت کرتے تھے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول سے پوچھا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ اس آیت کا جو اوپر گزری کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذرا سخت لہجہ میں کہا کہ صاف کہو کہ ہم کو معلوم ہے یا نہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے، آپ کہیں تو کہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بھتیجے ضرور کہو اور خود کو کمتر خیال مت کرو، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ عمل کی مثال بیان کی گئی، حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیسے عمل کی، تو ابن عباس نے کہا بس عمل کی، آخر حضرت عمرؓ نے خود فرمایا کہ یہ ایک مالدار آدمی کی مثال ہے جو اللہ کی فرمانبرداری اور نیک عمل کرتا ہے، پھر شیطان کے بہکانے سے گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنے تمام نیک اعمال برباد اور ضائع کر دیتا ہے۔

٦٠٦ بَاب قَوْلِهٖ لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا

باب ۶۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "وہ لوگ آدمیوں سے لپٹ

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تواضعاً ارشاد فرمائی کہ ہم زیادہ لائق تھے کہ ہمیں شک ہو جاتا جب ہمیں شک نہیں ہوا تو حضرت ابراہیمؑ کو بطریق اولیٰ شک نہیں ہوا ہو گا۔

يُقَالُ الْحَفَ عَلَيَّ وَ اَلَحَّ عَلَيَّ وَ اَحْفَانِيُ بِالْمَسْئَلِةِ فَيُحْفِ كُمْ يُجْهِدُ كُمْ.

کر نہیں سوال کرتے ہیں' الحاف' الحاء اور احفاء کا مطلب یہ ہے کہ لپٹ کر کوشش سے مانگے۔

١٦٥٣ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيُ شَرِيُكُ ابْنُ اَبِيُ نَمِرٍ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ وَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيُ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيُ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَ التَّمْرَتَانِ وَ لَا اللُّقْمَةُ وَ لَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيُ يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ يَعْنِيُ قَوْلَهٗ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا.

۱۶۵۳۔ سعید بن ابی مریم' محمد بن جعفر' شریک بن ابی نمر' عطاء و عبدالرحمٰن' دونوں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے کہ جس کو چھوہارے اور کھانے کا لالچ در بدر لئے پھرتا ہے' بلکہ مسکین تو وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے' اگر تم مسکین کا مطلب جاننا چاہتے ہو' تو اس آیت یعنی لا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا (کہ وہ لوگوں سے لپٹ کر اور کوشش سے نہیں مانگتے) کو پڑھو اور سمجھو۔

٦٠٧ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا الْمَسُّ الْجُنُوْنُ.

باب ۶۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے" مس کا مطلب ہے دیوانگی اور جنوں۔

١٦٥٤ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۱۶۵۴۔ عمر بن حفص بن غیاث' اعمش' مسلم' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ جب سورہ بقرہ کی آخر کی آیات سود کے بارے میں نازل ہوئیں تو آنحضرت ﷺ نے سب کے سامنے اس آیت کو پڑھا' اور اس کی حرمت ظاہر فرمادی' اس کے بعد شراب کی تجارت کو بھی حرام کر دیا گیا۔

٦٠٨ بَاب قَوْلِهٖ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يُذْهِبُهٗ.

باب ۶۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "اللہ سود کو مٹاتا ہے" کی تفسیر۔

١٦٥٥ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ الْاَوَاخِرُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۱۶۵۵۔ بشر' محمد' شعبہ' سلیمان' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت سورہ بقرہ کی نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ گھر سے مسجد میں تشریف لائے اور ان آیات کو پڑھ کر لوگوں کو سنایا' پھر اس کے بعد ہی شراب کی تجارت حرام کر دی گئی۔

٦٠٩ بَاب قَوْلِهٖ فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوْا.

باب ۶۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "فاذنو بحرب من الله" کی

تفسیر۔

١٦٥٦ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۱۶۵۶۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' منصور' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب سورہ بقرہ کی آخر کی آیات نازل ہوئی' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لوگوں کو اس کا مطلب سمجھایا' پھر اس کے بعد شراب کی تجارت کو حرام فرمادیا۔

٦١٠ بَاب قَوْلِهِ وَ إِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَّ أَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ.

باب ۶۱۰۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "اگر قرضدار نادار اور غریب ہو تو قرض خواہ کو لازم ہے کہ ذرا توقف کرے تاکہ وہ ادائیگی کے قابل ہو سکے اور اگر تم معاف کر دو تو اچھا ہے' اگر تم جانتے ہو۔

١٦٥٧ ـ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَّالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۱۶۵۷۔ محمد بن یوسف' سفیان' منصور' اعمش' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری چند آیات نازل ہوئیں' تو آنحضرت ﷺ نے ہم سب کو اس کا مطلب سمجھایا اس کے بعد شراب کی تجارت سے منع فرمایا گیا تھا۔

٦١١ بَاب قَوْلِهِ وَ اتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ.

باب ۶۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ڈرتے رہو" اس دن سے جس دن اللہ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔" کی تفسیر۔

١٦٥٨ ـ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَّزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا.

۱۶۵۸۔ قبیصہ بن عقبہ' سفیان' عاصم' شعبی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ پر آخر میں جو آیت نازل ہوئی' وہ سود کے متعلق تھی۔

٦١٢ بَاب قَوْلِهِ وَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

باب ۶۱۲۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "اگر تم اپنے دل کی باتیں چھپاؤ یا ظاہر کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری سب باتوں کا تم سے حساب لے گا' پھر جسے چاہے گا بخشے گا جسے چاہے گا عذاب کریگا اور اللہ سب کاموں پر قدرت رکھتا ہے۔

١٦٥٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا

۱۶۵۹۔ محمد' عبداللہ بن محمد نفیلی' مسکین بن بکیر' شعبہ' خالد حذاء'

مِسْكِيْنٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ الاٰيَةَ.

مروان اصفر' آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں' سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ (یعنی اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے نفس میں ہے یا اسے چھپاؤ) والی آیت لایکلف اللہ نفساً والی آیت سے منسوخ ہو گئی ہے۔

۶۱۳ بَاب قَوْلِهٖ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللّٰه عنه اِصْرًا عَهْدًا وَّيُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ فَاغْفِرْلَنَا.

باب ۶۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "رسول اس چیز پر ایمان لایا کہ جو اللہ کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے' اصراً کے معنی عہد اور میثاق کے ہیں' غفرانك اور مغفرتك کے ایک ہی معنی ہیں یعنی مغفرت۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا.

۱۶۶۰۔ اسحاق بن منصور' روح بن عبادہ' شعبہ' خالد حذاء' مروان' آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ (ان تبدوا) والی آیت' لایکلف اللہ نفسا سے منسوخ ہو گئی ہے۔ راوی کہتا ہے یہ صحابی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی تھے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ

سورہ آل عمران!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تُقَاةٌ وَّ تَقِيَّةٌ وَّاحِدَةٌ صِرٌّ بَرْدٌ شَفَا حُفْرَةٍ مِّثْلُ الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا الْمُسَوَّمُ الَّذِيْ لَهٗ سِيْمَاءٌ بِعَلَامَةٍ اَوْ بِصُوْفَةٍ اَوْ بِمَا كَانَ رِبِّيُّوْنَ الْجَمِيْعُ وَ الْوَاحِدُ رِبِّيٌّ تَحُسُّوْنَهُمْ تَسْتَاْصِلُوْنَهُمْ قَتْلًا غُزًّا وَّاحِدُهَا غَازٍ سَنَكْتُبُ سَنَحْفَظُ نُزُلًا ثَوَابًا وَّ يَجُوْزُ وَ مُنْزَلٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ كَقَوْلِكَ اَنْزَلْتُهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَّ الْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْحِسَانُ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَّ حَصُوْرًا لَا يَاْتِي النِّسَاءَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ فَوْرِهِمْ مِّنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ وَّ قَالَ مُجَاهِدٌ يُخْرِجُ الْحَيَّ النُّطْفَةُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"تقاۃ" اور "تقیہ" دونوں کے معنی ڈر اور بچاؤ کے ہیں "صر" سردی "شفا حفرۃ" گڑھا یا کنویں کی من "تبوی" تم محاذ پر فوج کو جمع کرتے تھے "ربیون" ربی کی جمع ہے' یعنی خدا پرست لوگ "تحسونهم" تم قتل کر کے ان کو جڑ سے ختم کر رہے تھے "غزا" جمع ہے غاز کی' جہاد کرنے والا "سنکتب" عنقریب حفظ کریں گے "نزلا" ثواب اور "منزل" کے بھی یہی معنی ہیں' مجاہد کہتے ہیں کہ "الخیل المسومة" سے مراد فربہ اور تندرست گھوڑے ہیں' ابن جبیر کہتے ہیں کہ "حصور" کے معنی ہیں وہ شخص جو عورت سے مباشرت پر قادر نہ ہو' عکرمہ کہتے ہیں "فور" کے معنی غضب اور جوش کے ہیں' جو انہوں نے بدر کے دن دکھایا' مجاہد کا بیان ہے کہ "یخرج الحی من المیت" کا مطلب یہ ہے کہ پہلے بے جان ہوتا ہے' پھر اسے جان دار

تُخرِجُ مَيِّتَةً وَّ يَخرُجُ مِنهَا الحَيُّ الاِبْكَارُ اَوَّلُ الفَجرِ. وَ العَشِيُّ مَيلُ الشَّمسِ اُرَاهُ اِلٰى اَنْ تَغرُبَ.

بنا کر پیدا کرتا ہے' "ابکار" کے معنی ہیں پہلا پہر اور "عشی کے معنی اس وقت کے ہیں' جو سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔

٦١٤ بَاب مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَّ قَالَ مُجَاهِدٌ الحَلالُ وَ الحَرَامُ وَ اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ يُّصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَا يُضِلُّ بِهِ اِلَّا الفٰسِقِيْنَ وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ يَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لا يَعْقِلُوْنَ وَ كَقَوْلِهِ وَ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى زَيْغٌ شَكٌّ ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ المُشْتَبِهَاتِ وَالرَّاسِخُوْنَ يَعْلَمُوْنَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهِ.

باب ۶۱۴۔ مجاہد کہتے ہیں کہ "محکمات" سے حلال و حرام کی آیات مراد ہیں اور "متشابہات" سے وہ آیات جو ایک دوسرے سے ملتی ہوئی ہیں' جیسے "وَ مَا يُضِلُّ بِهِ اِلَّا الفٰسِقِيْنَ" یا جیسے "ويجعل الرجس على الذين لا يعقلون" یا جیسے والذين اهتدو ازادهم هدى" کیونکہ ان سب کا مطلب یہ ہے کہ فاسق گمراہ ہوا کرتا ہے "زیغ" شک "ابتغاء الفتنة" میں فتنہ کے معنی متشابہات کی پیروی کرنا ہے "الراسخون فی العلم" پکے علم والے' جو کہیں گے کہ ایمان لائے ہم اللہ کی کتاب پر کیونکہ اس کا حکم اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

١٦١٦۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الاٰيَةَ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الكِتٰبَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الكِتَابِ وَ اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهِ اِلٰى قَوْلِهِ اُولُوا الاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ.

۱۶۱۶۔ عبداللہ بن مسلمہ' یزید بن ابراہیم' ابن ابی ملیکہ' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الكِتٰبَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الكِتَابِ وَ اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهِ سے آخر آیت یعنی اولو الالباب تک تلاوت فرمائی تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن شریف کی متشابہ آیات کی ٹٹول میں لگے رہتے ہیں' تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں انہی کا ذکر فرمایا ہے' لہٰذا ان کی صحبت سے پرہیز کرتے رہو۔

٦١٥ بَاب قَوْلِهِ وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

باب ۶۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان سے بچانے کیلئے تیری پناہ مانگتی ہوں۔"

١٦٦٢۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ المُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

۱۶۶۲۔ عبداللہ بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان ہر بچے کو جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے'

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا وَ الشَّيْطَانُ يَمَسُّهٗ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَ ابْنَهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ اقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَ اِنِّيْ أُعِيْذُ هَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

چھوتا ہے اور بچہ اس کے چھونے سے چلا کر روتا ہے' لیکن حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہاتھ نہیں لگایا' اس کے بعد راوی کہتے ہیں کہ اگر تم اس کی تصدیق چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو' وَ اِنِّیْ اُعِیْذُ ھَا بِكَ الخ کہ میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

٦١٦ بَاب قَوْلِهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً اُوْلٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ لَا خَيْرَ اَلِيْمٌ مُّؤْلِمٌ مُّوْجِعٌ مِّنَ الْاَلَمِ وَهُوَ فِيْ مَوْضِعِ مُّفْعِلٍ.

باب ۶۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ اس عہد کے بدلہ میں جو اللہ سے کیا ہے اور اپنی قسموں کے بدلہ میں رقم حاصل کرتے ہیں' انکے لئے کوئی حصہ نہیں' یعنی آخرت میں ان کے لئے کوئی بھلائی نہیں " اَلِیْمٌ " کے معنی دکھ دینے والا جیسے مولم' یہ فعیل بمعنی مفعل ہے۔

١٦٦٣ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ يَمِيْنَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُوْلٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ فَقُلْتُ اِذًا يَّحْلِفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ وَّ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ.

۱۶۶۳۔ حجاج بن منہال' ابو عوانہ' اعمش' ابو وائل' حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' جو آدمی مسلمان کا مال مارنے کی غرض سے جھوٹی قسم کھاتا ہے' جب قیامت کے دن اللہ سے ملے گا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ فرمائے گا' پھر اللہ تعالیٰ نے یہی مضمون قرآن میں نازل فرمایا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الاٰخِرَةِ' یعنی وہ لوگ جو اللہ کے عہد کے بدلے اور اپنی قسموں کے بدلے دنیا کا حقیر مال لیتے ہیں۔ ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے' آخر آیت تک' ابو وائل کہتے ہیں کہ اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ عبداللہ بن مسعود نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے ان سے یہ حدیث بیان کی' تو کہنے لگے کہ یہ آیت تو میرے حق میں نازل ہوئی تھی' کیونکہ میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا اور میں نے اس پر مال خرچ کیا تھا' وہ انکار کرتا تھا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گواہ لے کر آؤ' ورنہ اس سے قسم لے لو' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو قسم کھالے گا، چنانچہ اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کا مال مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔

١٦٦٤ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ اَبِيْ هَاشِمٍ سَمِعَ

۱۶۶۴۔ علی بن ہاشم' ہشیم' عوام بن حوشب' ابراہیم بن عبدالرحمٰن'

هُشَيْمًا اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى اَنَّ رَجُلًا اَقَامَ سِلْعَةً فِى السُّوْقِ فَحَلَفَ فِيْهَا لَقَدْ اَعْطٰى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهٖ لِيُوْقِعَ فِيْهَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص بازار میں کوئی چیز فروخت کرنے لایا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ لوگ اس کی اتنی قیمت لگا رہے ہیں' حالانکہ اس کا یہ کہنا غلط تھا اور کوئی بھی اتنی قیمت جو وہ بتا رہا تھا' نہیں دے رہا تھا' اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی' اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا آخر آیت تک۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِىْ بَيْتٍ اَوْ فِى الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ اِحْدٰهُمَا وَقَدْ اُنْفِذَ بِاِشْفًا فِىْ كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْاُخْرٰى فَرُفِعَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنه فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضى الله عنه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَآءُ قَوْمٍ وَّ اَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوْهَا بِاللّٰهِ وَاقْرَءُوْا عَلَيْهَا اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ فَذَكَّرُوْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

۱۶۶۵۔ نصر بن علی بن نصر' عبداللہ بن داؤد' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ' سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں ایک مکان میں ساتھ بیٹھ کر موزہ سیا کرتی تھیں' ان میں سے ایک باہر آئی اور کہنے لگی کہ میرے ہاتھ میں اس (دوسری) نے موزہ سینے کا سوا چبھو دیا ہے' جو ہاتھ میں لگا ہوا تھا' آخر یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو دعویٰ کرنے پر دلا دیا جاتا' تب تو بہت سوں کے مال اور خون تلف اور ضائع ہو جاتے اور دوسری عورت سے فرمایا کہ تم کو قسم کھانا ہو گی' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی' اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ' یعنی جھوٹی قسم کھانے سے ڈرا بھی دیا' چنانچہ اس کے بعد وہ عورت ڈر گئی اور اپنے جرم کا اقرار کر لیا' حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔

٦١٧ بَاب قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ سَوَآءٌ قَصْدٌ.

باب ۶۱۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "کہہ دیجئے" اے اہل کتاب آؤ ایک کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ اللہ کے سوائے کسی کی بندگی نہ کریں گے۔

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مَّعْمَرٍ ح وَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ عَبَّاسٍ رضى الله عنه قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سُفْيَانَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِىَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِى الْمُدَّةِ الَّتِىْ كَانَتْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا

۱۶۶۶۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' معمر' ح' عبداللہ بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوسفیان نے یہ حدیث میرے سامنے بیان کی کہ جب ہماری اور آنحضرت ﷺ کی صلح تھی' اس وقت میں ملک شام میں تھا' اسی زمانہ میں آنحضرت ﷺ کا خط دحیہ الکلبی لے کر ہرقل کے پاس آئے تھے' پہلے یہ خط دحیہ نے بصریٰ کے سردار کو دیا' اس نے ہرقل کے پاس بھیج دیا' ہرقل نے خط پڑھ کر کہا کہ دیکھو یہ جس کا خط ہے اور جو

بِالشَّامِ اِذْجِیْءَ بِکِتَابٍ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَ كَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَآءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِىْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيْتُ فِىْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِىْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَجْلَسُوْا اَصْحَابِىْ خَلْفِىْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَّهُمْ اِنِّىْ سَآئِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِىْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِىْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ يُّؤْثِرُوْا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مَّلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَيَتْبَعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ يَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُّصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِىْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِىْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِىْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا

نبوت کا دعویٰ بھی کرتا ہے' اس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے' لوگوں نے کہا ہاں! اس کی قوم کے لوگ یہاں موجود ہیں' ابوسفیان کا بیان ہے کہ میں اور میرے چند قریبی ساتھی ہرقل کے دربار میں بلائے گئے تو اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھایا' پھر پوچھا کہ تم میں اس (پیغمبر) کا قریبی رشتہ دار کون ہے؟ میں نے کہا' میں ہوں' اس نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا اور دوسرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا اور پھر اپنے ایک آدمی سے کہا کہ تم ابوسفیان کے ساتھیوں سے کہو کہ میں محمد (ﷺ) کے متعلق ابوسفیان سے کچھ دریافت کروں گا' اگر یہ غلط بیانی سے کام لے تو تم اس کی تردید کر دینا' ابوسفیان نے بیان کیا' کہ اگر مجھے اپنے ہمراہیوں کا خوف نہ ہوتا (کہ مجھے جھٹلا دیں گے) تو ضرور کچھ غلط باتیں بھی کہتا' (ا) آخر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے محمد (ﷺ) کا حسب دریافت کرو' انہوں نے پوچھا' تو میں نے کہا کہ وہ محمد (ﷺ) ہم میں سب سے زیادہ عالی حسب ہیں، پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ تو میں نے جواب دیا' نہیں' پھر اس نے دریافت کیا' کیا تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی ان کو جھوٹ بولتے سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں' پھر اس نے پوچھا کہ اس کی اطاعت میں امیر لوگ زیادہ آتے ہیں یا غریب؟ میں نے جواب دیا غریب' پھر اس نے دریافت کیا کہ ان کے ماننے والے زیادہ ہو رہے ہیں' یا کم؟ میں نے جواب دیا کہ بڑھتے جا رہے ہیں، پھر اس نے پوچھا کہ اس کے ماننے والوں میں سے کبھی کوئی اپنے مذہب سے پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں' پھر اس نے پوچھا' کیا تم نے اس سے کبھی جنگ بھی کی ہے اور اس کی کیا صورت رہی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ کبھی وہ غالب ہوئے اور کبھی ہم' پھر اس نے پوچھا کہ کیا محمد (ﷺ) نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے؟ میں نے جواب دیا' نہیں مگر آج کل ہمارا اور ان کا ایک معاہدہ ہوا ہے' معلوم نہیں اس کی کیا صورت ہوتی ہے' ابوسفیان نے بیان کیا' کہ مجھ کو سوائے اس آخری بات کے کچھ زیادہ بڑھانے کی گنجائش نہیں ملی' پھر اس نے پوچھا' کیا محمد (ﷺ) سے پہلے بھی کبھی

(ا) جھوٹ اس قدر ناپسندیدہ کام ہے کہ ابوسفیان باوجود مشرک ہونے کے اس وقت بھی جھوٹ نہیں بولا کہ بعد میں لوگ مجھے جھوٹا کہیں یہ بات مجھے گوارا نہیں۔

غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْحَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْكَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَآئِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَآؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَآءُ هُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُ لَكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّافَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكِذْبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَّنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنَ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْكَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَاتَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَّقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَآئَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ

کسی نے ان کے خاندان سے اس طرح کا دعویٰ کیا ہے' میں نے جواب دیا نہیں' اس کے بعد ہر قل نے کہا اے ترجمان' تو ابوسفیان سے کہہ دے کہ تم سے ان کا حسب پوچھا گیا' تو تم نے کہا کہ وہ عالی حسب ہے' اور پیغمبر ہمیشہ عالی حسب ہوتے ہیں' پھر پوچھا گیا کہ ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے' تم نے کہا نہیں' ہر قل کا بیان ہے کہ اس سوال کے وقت میں نے سوچا تھا' کہ اگر سفیان نے کہا کہ کوئی بادشاہ ہوا ہے' تو میں کہہ دوں گا کہ دعویٰ نبوت غلط ہے' اپنے ملک کو حاصل کرنا چاہتے ہیں' میں نے ان کے ماننے والوں کے متعلق پوچھا کہ وہ امیر ہیں یا غریب' تو تم نے کہا غریب' اور پیغمبروں کے ماننے والے اکثر غریب ہی ہوتے ہیں اور میں نے پوچھا کہ تم نے اس کو کبھی جھوٹ بولتے سنا ہے' تو تم نے کہا نہیں' اس لئے میں جان گیا کہ بیشک جو لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو اللہ تعالیٰ پر وہ کیسے جھوٹ بولے گا اور میں نے تجھ سے سوال کیا کہ اس کے دین سے کوئی بدظن ہو کر پھر بھی گیا ہے' تو تم نے کہا' نہیں' لہٰذا ایمان کی علامت یہی ہے' کہ جب وہ دل میں بیٹھ جاتا ہے تو پھر نکلتا نہیں ہے' پھر میں نے پوچھا' کہ اس کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں' تو تم نے کہا' کہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ وہ بڑھتا ہی رہتا ہے' پھر میں نے پوچھا کہ کیا تم نے ان سے کبھی جنگ بھی کی ہے' تو تم نے کہا' ہاں! اور اس میں کبھی وہ کبھی ہم غالب رہے ہیں' اور رسولوں کی یہی حالت ہوا کرتی ہے اور آخر وہی فتح پاتے ہیں' پھر میں نے پوچھا کہ وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں یا نہیں' تو تم نے کہا' نہیں اور رسول وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتے' پھر میں نے تم سے پوچھا' کہ اس سے پہلے بھی کبھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے' تو تم نے کہا نہیں' ہر قل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا' کہ اگر کسی نے دعویٰ کیا ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ یہ نبی نہیں ہے' بلکہ اپنے پہلے والے کی پیروی کر رہا ہے' پھر تم سے میں نے پوچھا کہ محمد (ﷺ) تم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں' تو تم نے کہا کہ وہ نماز' زکوٰۃ' صلہ رحمی' اور پرہیز گاری کا حکم دیتے ہیں' اس کے بعد ہر قل نے کہا کہ اگر تو اپنے بیان میں سچا ہے تو بے شک وہ سچے نبی ہیں اور میں جانتا تھا کہ وہ پیدا ہونے والے ہیں' مگر یہ معلوم نہ تھا کہ وہ تم میں پیدا ہوں گے اگر یہ معلوم ہوتا تو

وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَاتَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهٗ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ اِلٰى قَوْلِهٖ اِشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَآئَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهٗ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاُمِرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِىْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِىْ كَبْشَةَ اَنَّهٗ لَيَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِى الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَآءَ الرُّوْمِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ دَارٍ لَّهٗ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَّكُمْ فِى الْفَلَاحِ وَ الرُّشْدِ اٰخِرَ الْاَبَدِ وَ اَنْ يَّثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِالْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَا فَقَالَ اِنِّىْ اِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِىْ اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ

میں ان سے ضرور ملاقات کرتا' اور ان کے دیدار سے مستفیض ہوتا' اور ان کے پاؤں دھو کر پیتا اور ان کی حکومت ضرور میرے ان قدموں تک پہنچے گی' اس کے بعد ہر قل نے نبی ﷺ کے خط کو دوبارہ پڑھا' مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے' روم کے بادشاہ ہر قل کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو دین حق کی پیروی کرے گا' اس پر سلام' میں تم کو کلمہ اسلام کی طرف بلاتا ہوں' اگر تو نے اسلام قبول کر لیا تو سلامت رہے گا اور دوگنا ثواب تم کو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا' اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا' تو تمام رعایا کے اسلام نہ لانے کا گناہ بھی تیرے ہی سر رہے گا' اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے' اس کی طرف آؤ' اور وہ بات یہ ہے کہ ہم تم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں' آخر آیت تک ابوسفیان نے کہا کہ ہر قل جب خط سے فارغ ہوا تو دربار میں عجیب ہل چل مچ گئی' اور پھر ہم کو باہر کر دیا گیا' میں نے باہر نکلتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ یعنی رسول اللہ کے کام میں بڑی مضبوطی پیدا ہو گئی ہے' اور اب اس سے بادشاہ بھی ڈرنے لگے ہیں' میں تو کفر کی حالت میں یقین رکھتا تھا کہ آپ کو ضرور غلبہ ہو گا' زہری کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہر قل نے تمام رؤسا کو اپنے پاس بلایا' اور ان سے کہا کہ اے اہل روم! کیا تم چاہتے ہو کہ ہمیشہ سلامت رہو اور تمہارے ملک تمہارے ہاتھ میں رہیں' تو ہدایت اور ہمیشہ کی سلامتی کی طرف آؤ' راوی کا بیان ہے کہ لوگ یہ بات سن کر سخت ناراض ہو کر دروازوں کی طرف بھاگے' مگر دروازے بند پائے' ہر قل نے کہا بھاگو نہیں' میرے قریب آؤ' سب آگئے' تو ہر قل نے کہا' میں تم لوگوں کا امتحان لے رہا تھا' میں خوش ہوں کہ تم اپنے دین پر قائم اور ثابت ہو' اس کے بعد سب خوش ہو گئے اور ہر قل کو سجدہ کر کے واپس چلے گئے۔

٦١٨ بَاب قَوْلِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اِلٰى بِهٖ عَلِيْمٌ.

باب ۶۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جبتک تم اپنی محبوب شے کو اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرو گے آخر آیت تک۔

١٦٦٧۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ

۱۶۶۷۔ اسمٰعیل' مالک' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' حضرت انس

عَنْ اِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ نَخْلاً وَّ كَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءٍ وَّ كَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِىْ اِلَىَّ بَيْرُحَاءُ وَ اِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ وَّ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَ اِنِّىْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِى الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِىْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِىْ عَمِّهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ مَالٌ رَّايِحٌ.

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ کے انصار میں سے سب سے زیادہ باغات ابو طلحہ کے پاس تھے اور انہیں اپنے تمام باغوں میں بیر حاء سب سے زیادہ پسند تھا اور یہ باغ مسجد نبوی کے قریب تھا' حضور اکثر وہاں تشریف لے جایا کرتے اور اس کے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کو پیا کرتے' پھر جب یہ آیت نازل ہوئی' تو آپ کھڑے ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو معلوم ہے کہ میں بیر حاء کو بہت پسند کرتا ہوں' اور اللہ فرماتا ہے کہ پسندیدہ چیز کو خرچ کر کے ہی تم نیکی کو پہنچ سکتے ہو' لہٰذا میں بیر حا کو اللہ کے نام پر خیرات کرتا ہوں' اور اللہ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح چاہیں' اس باغ کو خدا کی مرضی کے مطابق استعمال میں لائیں' آنحضرت نے ان کی اس سخاوت پر تحسین کی اور فرمایا یہ کام تم کو آخرت میں بہت فائدہ پہنچائے گا' اے ابو طلحہ میں نے تمہاری نیت معلوم کرلی' میرا خیال ہے کہ تم اس باغ کو اپنے غریب رشتہ داروں میں تقسیم کردو' ابو طلحہ نے عرض کیا بہت اچھا' پھر اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا' عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ذلك مال رائح" یہ مال نفع دینے والا ہے' بخاری کہتے ہیں کہ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے اس طرح یہ روایت کی ہے کہ " ذلك مال رايح" یعنی یہ مال فنا ہونے والا ہے۔

١٦٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ رضى الله عنه قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَ اُبَيٍّ وَّ اَنَا اَقْرَبُ اِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِّىْ مِنْهَا شَيْئًا.

۱۶۶۸۔ محمد بن عبداللہ' انصاری' ان کے والد' ثمامہ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابو طلحہ نے بیر حاء کو تقسیم کرتے وقت حسان اور ابی بن کعب کو تو دیا' مگر مجھے نہیں دیا' حالانکہ میں ان سے رشتہ میں بہت قریب تھا۔

٦١٩ بَاب قَوْلِهٖ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ.

باب ۶۱۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے تورات کو لاؤ اور اس کو پڑھو' اگر تم سچے ہو۔"

١٦٦٩۔ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ

۱۶۶۹۔ ابراہیم بن منذر' ابو ضمرہ' موسیٰ بن عقبہ' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی اپنی قوم کے ایک آدمی کو رسول

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُ وْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَ امْرَاَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ بِمَنْ زَنٰى مِنْكُمْ قَالُوْ نُحَمِّمُهُمَا وَ نَضْرِبُهُمَا فَقَالَ اَلا تَجِدُ وْنَ فِي التَّوْرٰةِ الرَّجْمَ فَقَالُوْا لا نَجِدُ فِيْهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلامٍ كَذَبْتُمْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِيْ يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَاُ مَا دُوْنَ يَدِهٖ وَ مَا وَرَآءَ هَا وَ لا يَقْرَءُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهٗ مِنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ فَلَمَّا رَاَوْ ذٰلِكَ قَالُوْا هِيَ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِّنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ صَاحِبَهَا يَجْنَأُ عَلَيْهَا يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ.

اللہ ﷺ کے پاس لائے اور ایک عورت کو بھی جنہوں نے زنا کیا تھا' آپ نے فرمایا' تمہارے یہاں زنا کی کیا سزا ہے؟ کہنے لگے دونوں کا منہ کالا کر کے اچھی طرح مارتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو تورات میں زانی کے سنگسار کرنے کا حکم نہیں ملا ہے؟ کہنے لگے کہ نہیں' عبداللہ بن سلام نے اس موقعہ پر کہا کہ تم غلط کہتے ہو تورات لاکر پڑھو' اگر تم سچے ہو' تو وہ تورات لے کر آئے' تو جب ان کے عالم نے پڑھا' تو رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ادھر ادھر سے پڑھنا شروع کر دیا' عبداللہ بن سلام نے ان کے ہاتھ کو ہٹا کر کہا' دیکھو! یہ کیا ہے' انہوں نے اسے دیکھا تو وہ آیت رجم تھی' کہنے لگے کہ یہ آیت رجم ہے' آنحضرت نے اس کے بعد ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا' چنانچہ مسجد میں ایک علیحدہ جگہ بنی تھی' وہ سنگسار کئے گئے' راوی کا بیان ہے کہ میں دیکھ رہا تھا کہ زانیہ کا ساتھی زانیہ پر جھک جاتا تھا' تاکہ پتھروں سے اسے بچا سکے۔

٦٢٠ بَاب قَوْلِهٖ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ.

باب ۶۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تم بہترین امت ہو' جو لوگوں کی اصلاح کیلئے پیدا کئے گئے۔

١٦٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَاْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلاسِلِ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْنَ فِي الاسْلامِ.

۱۶۷۰۔ محمد بن یوسف' سفیان' میسرہ بن عمار اشجعی' ابی حازم' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے آیت "تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کی اصلاح کیلئے پیدا کی گئی ہو" کے متعلق فرمایا کہ کچھ لوگ دوسروں کیلئے نفع بخش ہیں کہ انہیں زنجیروں میں باندھ کر لاتے ہیں اور بالآخر وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

٦٢١ بَاب قَوْلِهٖ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلا.

باب ۶۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جب تم میں سے دو جماعتوں نے جی چھوڑ دیا تھا۔" کی تفسیر۔

١٦٧١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِيْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلا وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُوْ حَارِثَةَ وَبَنُوْ سَلَمَةَ وَ مَا نُحِبُّ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَّ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ

۱۶۷۱۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ قرآن کی یہ آیت ہمارے حق میں نازل کی گئی تھی' کیونکہ ہمارے ہی دو گروہ تھے۔ ایک بنی سلمہ' ایک بنی حارث ہم اس آیت کے نزول کو اچھا خیال کرتے ہیں' اگرچہ اس میں ہماری کمزوری کا ذکر ہے' مگر وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا کی وجہ سے ہم خوش ہیں اور ابوسفیان کا بیان ہے کہ ہم کو

اللّٰہِ وَ اللّٰہُ وَلِیُّھُمَا.

اس وجہ سے خوشی ہوئی کہ اللہ ہمارا محافظ اور مددگار ہے۔

۶۲۲ بَاب قَوْلِہٖ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ.

باب ۶۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تمہارے اختیار میں کچھ نہیں ہے

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْفَجْرِ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا بَعْدَ مَا یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ رَوَاہُ اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ.

۱۶۷۲۔ حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ فجر کی نماز کی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ کر آنحضرت ﷺ نے اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا اے اللہ لعنت بھیج فلاں فلاں اور فلاں پر، راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے کان سے سنا کہ، اس وقت یہ آیت لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ الخ اللہ نے نازل فرمائی کہ اے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں کچھ نہیں، اللہ چاہے گا، تو ان پر مہربانی فرمائے گا یا عذاب دے گا، تحقیق وہ ظالم ہیں، اس حدیث کو اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ یَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَّ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ اللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْھَا سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ یَجْھَرُ بِذٰلِكَ وَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلَاتِہٖ فِیْ صَلَاۃِ الْفَجْرِ اللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا لِاَحْیَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ الْاٰیَۃَ.

۱۶۷۳۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی دوست یا دشمن کیلئے دعا کرتے تھے تو رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لك الحمد کہہ کر فرماتے اے اللہ! نجات دے ولید بن ولید کو، سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو "اے اللہ قوم مضر کو سختی سے پکڑ اور ان پر زمانہ یوسف علیہ السلام کی سی قحط سالی ڈال دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس قسم کی دعائیں بلند آواز سے کیا کرتے تھے، کبھی کبھی فجر کی نماز میں بعض قبائل عرب کے لئے ارشاد فرماتے، اے اللہ! تو لعنت بھیج فلاں اور فلاں، آخر یہ آیت نازل ہوئی، لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ الخ یعنی اے رسول تمہارے اختیار میں کچھ نہیں ہے، آخر آیت تک۔

۶۲۳ بَاب قَوْلِہٖ وَ الرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْ اُخْرٰکُمْ وَھُوَ تَانِیْثُ اٰخِرِکُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللّٰہ عنہ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ فَتْحًا اَوْ شَھَادَۃً.

باب ۶۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول "کہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو پچھلی جماعت میں بلاتا ہے، اخری مونث ہے، آخر کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم دو نیکیوں میں سے کسی ایک کے منتظر رہو، ایک فتح اور دوسرے شہادت۔

١٦٧٤ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَ اَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ اُخْرَاهُمْ وَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَيْرُ اثْنَىْ عَشَرَ رَجُلاً.

۱۶۷۴۔ عمرو بن خالد 'زہیر 'ابواسحاق 'حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کی ایک جماعت پر رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن جبیر کو سردار بنایا' مگر ان لوگوں نے اپنے سردار سے روگردانی کی' چنانچہ اس آیت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تھے اور باقی سب منتشر ہو گئے تھے۔

٦٢٤ بَاب قَوْلِهِ اَمَنَةً نُّعَاسًا.

باب ۶۲۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "پر امن یعنی اونگھ نازل فرمائی

١٦٧٥ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَ نَحْنُ فِيْ مَصَافِنَا يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ وَ اٰخُذُهٗ.

۱۶۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن ابو یعقوب' حسین بن محمد' شیبان' قتادہ' حضرت انس' حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جنگ احد کے دن جب کہ ہم میدان جنگ میں موجود تھے' ایسی نیند آنے لگی کہ کئی دفعہ تو میرے ہاتھ سے تلوار گرنے لگی' مگر میں نے ہر مرتبہ اس کو پکڑ لیا۔

٦٢٥ بَاب قَوْلِهِ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ الْقَرْحُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوْا يَسْتَجِيْبُ يُجِيْبُ.

باب ۶۲۵۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "جن لوگوں نے کہا مانا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حالانکہ وہ زخمی ہو رہے تھے' تو جن لوگوں نے نیک کام کئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے' ان کے لئے بڑا ثواب ہے "قرح" کے معنی ہیں زخم "اسْتَجَابُوْ" اور "اجابوا" کے ایک ہی معنی ہیں یعنی حکم سنا اور مانا۔

٦٢٦ بَاب اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ الْاٰيَةَ.

باب ۶۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "لوگ تمہارے لئے جمع ہوئے" کی تفسیر۔

١٦٧٦ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اُرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰه عنه حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّاسَ

۱۶۷۶۔ احمد بن یونس' ابو بکر' ابو حصین' ابوالضحیٰ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت یعنی "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت فرمایا تھا' جب کہ ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور یہی آیت آنحضرت ﷺ نے اس وقت پڑھی تھی' جب منافقوں نے مسلمانوں کو ڈرانے کیلئے کہا تھا' کہ تم سے لڑنے کو بہت لوگ جمع

قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ.

ہو گئے ہیں۔

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ حِيْنَ اُلْقِىَ فِى النَّارِ حَسْبِىَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ.

۱۶۷۷۔ مالک بن اسمٰعیل' اسرائیل' ابی حصین' ابی الضحیٰ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا' تو آپ کا آخری کلمہ یہ تھا' حَسْبِىَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

٦٢٧ بَاب قَوْلِهٖ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ سَيُطَوَّقُوْنَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهٗ بِطَوْقٍ.

باب ۶۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "خداداد مال میں جو لوگ کنجوسی کرتے ہیں' تم ان کی کنجوسی کو ان کے لئے اچھا مت سمجھو" آخر تک کی تفسیر "سَيُطَوَّقُوْنَ" کا مطلب ہے کہ ان کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا۔

١٦٧٨ - حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِىْ بِشِدْقَيْهِ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

۱۶۷۸۔ عبداللہ بن منیر' ابو نضر' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار ان کے والد' ابو صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی' تو قیامت کے روز اس کا مال اس کے لئے سانپ بن جائے گا' اس کے سر پر بال اور آنکھوں پر دو نقطے ہوں گے' اور پھر یہ سانپ اس کے گلے میں طوق کی طرح ڈالا جائے گا اور وہ سانپ اپنی زبان سے کہتا ہو گا کہ میں تیرا مال ہوں' میں تیرا جمع کردہ خزانہ ہوں' اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی' ولا تحسبن الذین آخر تک۔

٦٢٨ بَاب قَوْلِهٖ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا.

باب ۶۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تم ان لوگوں سے اپنی بہت برائیاں سنو گے' جن کو کہ تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ان سے بھی جو کافر و مشرک ہیں" کی تفسیر:

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى قَطِيْفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَّ اَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّرَآءَهٗ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِىْ بَنِى الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ

۱۶۷۹۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اپنے گدھے پر بیٹھے تھے' جس پر شہر فدکیہ کی بنی ہوئی چادر پڑی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہؓ کے دیکھنے کو تشریف لے گئے' اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے' راستہ میں آپ صلی اللہ

وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَىِّ سَلُوْلَ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَىٍّ فَاِذَا فِى الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَ الْيَهُوْدِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِى الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عُجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَىٍّ اَنْفَهٗ بِرِدَآئِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَ قَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَىِّ بْنِ سَلُوْلَ اَيُّهَا الْمَرْءُ اِنَّهٗ لَا اَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِيْنَا بِهٖ فِىْ مَجْلِسِنَا ارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَآءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهٖ فِىْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَ الْمُشْرِكُوْنَ وَ الْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَنُوْا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَآبَّةً فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ يُّرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اُبَىٍّ قَالَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لَقَدْ جَآءَ بِالْحَقِّ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْنَهٗ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِىْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ

علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے' ان میں مشہور منافق عبداللہ بن ابی بن ابی سلول بھی بیٹھا ہوا تھا اور وہ اس وقت تک ظاہراً بھی اسلام نہیں لایا تھا' اس مجلس میں مسلمان مشرک اور یہودی بھی بیٹھے تھے' اور ان میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے جو مسلمان اور صحابی تھے' چنانچہ گدھے کے چلنے سے گرد اڑی' جوان پر پڑی' تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک کو چادر سے چھپادیا اور کہا کہ گرد مت اڑاؤ' آنحضرت ﷺ نے سلام کیا'(۱) پھر سواری سے اترے' قرآن کی تلاوت فرمائی' اور ان سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی' عبداللہ بن ابی نے کہا اگر تم سچے ہو اور تمہاری بات بھی بہت عمدہ ہے' مگر ہمارے کان مت کھاؤ' اپنے گھر میں جاؤ' اور جو وہاں تمہارے پاس جائے' اس کو سناؤ' عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں یارسول اللہ! آپ ہمارے گھر میں تشریف لایا کیجئے' اور ہم کو سنایا کیجئے' کیونکہ ہم کو یہ باتیں بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں' اس کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں کچھ ناگوار تلخ گفتگو شروع ہو گئی' یہاں تک کہ ہاتھاپائی تک نوبت پہنچ گئی' آخر معاملہ رفع دفع ہو گیا اور آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو گئے' اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے ابوحباب سے باتیں کی ہیں؟ یعنی عبداللہ بن ابی نے اس قسم کی باتیں سنی ہیں' حضرت سعد بن عبادہ نے یہ سن کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ فکر نہ کریں اور اس کی باتوں کا کوئی خیال نہ فرمائیں وہ اپنے حسد کی وجہ سے یہ سب کچھ کرنے پر مجبور ہے' میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس نے آپ پر قرآن اتارا ہے' جو کچھ آپ پر نازل ہو رہا ہے' وہ برحق اور صحیح ہے' اور آپ اللہ کے سچے نبی اور رسول ہیں' بات یہ ہے کہ مدینہ کے لوگوں نے آپ کے تشریف لانے سے پہلے یہ طے کر لیا تھا کہ ہم عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار بنائیں گے اور اس کو تاج پہنائیں گے' لیکن پھر آپ تشریف لے آئے اور اس کو یہ بات ناگوار گزری۔ اس لئے وہ آپ کی شان میں گستاخی کرتا ہے' نبی ﷺ نے اس کو معاف کر دیا کیونکہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب

(۱) جس مجلس میں مسلمان بھی ہوں اور کفار بھی تو مسلمانوں کی نیت کر کے انہیں سلام کیا جاسکتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ يَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ وَ اَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَ يَصْبِرُوْنَ عَلَى الْاَذٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا الْاٰيَةَ وَ قَالَ اللّٰهُ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةَ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَاَوَّلُ الْعَفْوَ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ حَتّٰى اَذِنَ اللّٰهُ فِيْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهٖ صَنَادِيْدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ وَ مَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوْا الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا.

کی یہ عادت تھی کہ وہ ہمیشہ کافروں کی گستاخیوں کو معاف کر دیا کرتے تھے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اوپر کی آیت وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا الْاٰيَةَ گزری' اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةَ آنحضرت ﷺ ہمیشہ کافروں کی تکلیف کے بارے میں وہی کیا کرتے تھے' جو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا کرتا تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں سے جہاد کا حکم نازل فرمایا' اور اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے بدر کی جنگ کی' اور مکہ کے بڑے' بڑے کفار مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کئے گئے' اس وقت عبداللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سے کہتا تھا کہ اب یہ دین غالب ہو گیا ہے اور اس میں شریک ہونے کا وقت آگیا ہے' لہٰذا مسلمان ہو جاؤ' اور ظاہر میں آنحضرت ﷺ سے بیعت کر کے خود کو مسلمان ظاہر کرتے رہو گویا منافق بنے رہو۔

٦٢٩ بَاب قَوْلِهٖ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا.

باب ۶۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا قولہ "جو لوگ معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے خوش ہوئے اور یہ بات اچھی سمجھی کہ ہماری بھی ان کے ساتھ تعریف کی جائے۔

١٦٨٠۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَ اَحَبُّوْا اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا

۱۶۸۰۔ سعید بن ابی مریم' محمد بن جعفر' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگ منافق تھے' تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد پر تشریف لے جانے لگے' تو یہ لوگ الگ ہو گئے اور بہت خوش ہوئے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نہیں گئے' پھر جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے آئے' تو یہ لوگ حاضر ہو کر عذر کرنے لگے' اور حلف اٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کے لئے کوشش کر رہے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ جہاد کرنے والوں کے ساتھ ان کی بھی تعریف کی جائے' اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ الْاٰيَةَ.

١٦٨١ ـ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِه اِذْهَبْ يَا رَافِعُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنه فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَ اَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضى الله عنه وَمَا لَكُمْ وَلِهٰذِه اِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَ اَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِه فَاَرَوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوْا اِلَيْهِ بِمَا اَخْبَرُوْهُ عَنْهُ فِيْهَا سَاَلَهُمْ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَوْلِه يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْ وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ اَخْبَرَ اَنَّ مَرْوَانَ بِهٰذَا.

۱۶۸۱۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ' حضرت علقمہ بن وقاص سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن مروان بن حکم (۱) نے اپنے خادم سے کہا کہ جا کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معلوم کرو' کہ جو شخص اس چیز سے خوش ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بطور نعمت دی گئی ہے' اور بغیر کسی کام کے کئے ہوئے اپنی تعریف کرانے کو اچھا خیال کرے' تو اس کو آخرت میں عذاب ہوگا' یہ اگر صحیح ہے' تو پھر تو ہم ضرور عذاب میں ڈالے جائیں گے' تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کو اس بات سے کیا سروکار؟ تم جس آیت سے یہ خیال دل میں لائے ہو' وہ بات تو یہ ہے کہ ایک دفعہ نبی ﷺ نے کچھ یہودیوں کو بلا کر کوئی بات دریافت کی انہوں نے اصلی بات کو چھپالیا اور غلط بات بتادی' اور یہ خیال کرنے لگے کہ چلو مفت میں ہماری نیک نامی ہوئی' اور وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ سے آیت ولاتحسبن الذين تک پڑھی' ہشام کے ساتھ عبدالرزاق نے بھی ابن جریج نے اس حدیث کو ابن ابی ملیکہ کے ذریعہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی بیان کیا ہے کہ مروان نے اس حدیث کو مجھ سے نقل کیا ہے۔

٦٣٠ بَاب قَوْلِه اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْاٰيَةَ.

باب ۶۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "آسمان اور زمین کی پیدائش میں" آخر آیت تک کی تفسیر۔

١٦٨٣ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِه سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ

۱۶۸۳۔ سعید بن ابی مریم' محمد بن جعفر' شریک بن عبداللہ بن ابی نمر' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنی خالہ میمونہؓ کے یہاں رات کو رہا تھا' تو آنحضرت ﷺ تشریف لائے' کچھ دیر تو حضرت میمونہؓ سے باتیں کیں' پھر سو گئے' اس کے بعد رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوئے' آسمان کی طرف دیکھا' اور یہ آیت پڑھی' ان فی خلق السموات الخ یعنی آسمان اور زمین کی پیدائش میں' رات اور دن کے

(۱) مروان بن حکم ان دنوں حضرت معاویہؓ کی جانب سے مدینہ کا گورنر تھا۔

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّا وَ اسْتَنَّ فَصَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

اختلاف میں، عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں' اس کے بعد وضو کیا' مسواک فرمائی' پھر گیارہ رکعت نماز ادا کی' حضرت بلالؓ نے اذان کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا فرمائی' پھر مسجد میں تشریف لاکر فرض نماز جماعت سے پڑھائی۔

۶۳۱ بَاب قَوْلِهِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ.

باب ۶۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اٹھتے بیٹھتے اور کروٹیں بدلتے یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں اللہ کی حکمتوں پر غور کرتے ہیں۔

١٦٨٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنه قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طُوْلِهَا فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْاٰيٰتِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ اَتٰى شَنًّا مُّعَلَّقًا فَاَخَذَهٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ اَخَذَ بِاُذُنِيْ فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ.

۱۶۸۳۔ علی بن عبداللہ' عبدالرحمٰن بن مہدی' امام مالک بن انس' مخرمہ بن سلیمان' کریب' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا' اور رات کو وہیں ٹھہرا اور خیال کیا کہ آج دیکھوں گا کہ آنحضرت ﷺ رات میں نماز کس طرح پڑھتے ہیں' آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تکیہ اور چادر بچھائی گئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے' میں بھی پائنتی کی طرف لیٹ گیا' نصف رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے' چہرے پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد سورت آل عمران کی آخر کی دس آیات کی تلاوت فرمائی جن میں یہ آیت بھی آجاتی ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزے سے پانی لیا' وضو فرمایا' پھر نماز کی نیت باندھ لی' میں بھی اس وقت اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہی کرتا رہا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے تھے' میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے کانوں کو چھوا' پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر وتر پڑھے (یعنی کل تیرہ رکعت)

۶۳۲ بَاب قَوْلِهِ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ.

باب ۶۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے ہمارے رب جس کو تو نے آگ میں داخل کیا' بے شک وہ ذلیل ہو گیا' اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

١٦٨٤ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَّخْرَمَةَ ابْنِ

۱۶۸۴۔ علی بن عبداللہ' معن بن عیسیٰ' مالک' مخرمہ بن سلیمان' کریب (حضرت عبداللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام) حضرت

سُلَیْمَانَ عَنْ کُرَیْبٍ مَّوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰه عنه اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللّٰه عنه اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَهْلُهٗ فِیْ طُوْلِهَافَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِیْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِیْلٍ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِه بِیَدَیْهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الاٰیَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ الِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِه فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی رَاْسِیْ وَ اَخَذَ بِاُذُنِیْ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی یَفْتِلُهَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ.

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں‘ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ رات کو اپنی خالہ حضرت میمونہؓ زوجہ نبی ﷺ کے یہاں ٹھیرا‘ اور آنحضرت ﷺ کے بستر پر ایک طرف کو سو رہا اور آنحضرت ﷺ بھی سو رہے‘ جب آدھی رات ہوئی یہ آدھی رات سے کچھ پہلے یا آدھی رات سے کچھ زیادہ وقت ہو گیا‘ تو آنحضرت ﷺ بیدار ہوئے‘ آنکھیں ملیں‘ پھر سورت آل عمران کی دس آخری آیات کی تلاوت فرمائی (جن میں مذکورہ بالا آیت بھی ہے) پھر مشکیزے کی طرف گئے‘ اس سے پانی لے کر وضو کیا‘ اور بہت اچھی طرح وضو کیا‘ اس کے بعد آپ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے‘ میں بھی اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو کر وہی سب کچھ کرتا رہا‘ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا‘ پھر میں جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا‘ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ مرے سر پر رکھا‘ اور میرے کانوں کو مروڑنے لگے پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی‘ پھر دو رکعت نماز پڑھی‘ پھر دو رکعت نماز پڑھی‘ پھر دو رکعت نماز پڑھی‘ پھر دو رکعت پڑھی‘ پھر تین وتر پڑھے‘ پھر تھوڑی دیر لیٹ رہے پھر موذن نے اذان کہی‘ آپ کھڑے ہو گئے اور ہلکی سی دو رکعت نماز پڑھی (یعنی صبح کی سنتیں) پھر مسجد میں گئے اور فجر کے فرض پڑھائے۔

٦٣٣ بَاب قَوْلِهٖ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ الاٰیَةَ.

باب ۶۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف پکار رہا تھا۔

١٦٨٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ کُرَیْبٍ مَّوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰه عنه اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَهْلُهٗ فِیْ طُوْلِهَافَنَامَ رَسُوْلُ

۱۶۸۵۔ قتیبہ بن سعید‘ مالک‘ مخرمہ بن سلیمان‘ کریب (حضرت ابن عباسؓ) کے آزاد کردہ غلام‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں‘ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا زوجہ آنحضرت ﷺ کے گھر ٹھہر گیا‘ میں رات کو آپ کے بستر کے عرض میں لیٹ گیا‘ اور آنحضرت ﷺ اس کے طول میں لیٹ گئے‘ یہاں تک کہ جب رات آدھی ہو گئی یا تھوڑا سا اس سے پہلے یا تھوڑا سا اس کے بعد‘ تو رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَ اَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

ﷺ بیدار ہوئے' تو بیٹھ کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا' پھر سورت آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی۔ (انہیں میں یہ آیت بھی شامل ہے) پھر آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے' اس سے پانی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' اور بہت اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اٹھ کھڑا ہوا اور جو کچھ آپ نے کیا تھا' اسی طرح میں نے بھی کیا' پھر جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا' تو رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا پھر میرے کان کو موڑ کر مجھے سیدھی طرف کر دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت (یعنی بارہ رکعات نماز ادا کی) پھر وتر پڑھے' پھر ذرا آرام فرمایا' پھر موذن نے اذان کہی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر فجر کی دو سنتیں پڑھیں' اور پھر مسجد میں تشریف لا کر صبح کی نماز جماعت سے ادا فرمائی۔

سُوْرَةِ النِّسَآءِ

سورہ نساء کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَّسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ قِوَامًا قِوَامُكُمْ مِّنْ مَّعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيْلًا يَّعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَ الْجَلْدَ لِلْبِكْرِ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَثْنٰى وَثُلٰثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَّ اَرْبَعًا وَّ لَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ.

ابن عباس کہتے ہیں کہ "يَّسْتَنْكِفُ" کے معنی غرور کرنے کے ہیں اور "قواماً" کے معنی معاش کے ہیں "لَهُنَّ سَبِيْلًا" سے مراد یہ ہے کہ شادی شدہ کو سنگسار کرنا' کنواری کو درے لگانا' ابن عباس کے علاوہ تمام لوگوں نے "مَثْنٰى وَثُلٰثَ" کے معنی دو' دو' تین' تین اور چار چار کے کئے ہیں' اہل عرب اس سے زیادہ پر اس کو نہیں بولتے۔

٦٣٤ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ وَ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى.

باب ۶۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اگر تم ڈرو کہ یتیم عورتوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے۔

١٦٨٦۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهٗ يَتِيْمَةٌ فَنَكَحَهَا وَ كَانَ لَهَا عَذْقٌ وَّ كَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَّفْسِهٖ شَيْءٌ

۱۶۸۶۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' ہشام بن عروہ' عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ ایک شخص ایک یتیم لڑکی کی پرورش کرتا تھا' اس لڑکی کا ایک کھجور کا باغ تھا' اس شخص نے اس باغ کے لالچ میں نکاح کر لیا' مگر دل میں محبت نہ تھی' چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی جو اوپر گزری'

فَنَزَلَتْ فِيهِ وَ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى اَحْسِبُهٗ قَالَ كَانَتْ شَرِيْكَتَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْعَذْقِ وَ فِيْ مَالِهٖ.

ابراہیم کہتے ہیں کہ شاید ہشام نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ عورت اس آدمی کے باغ اور دوسرے مال وغیرہ میں شریک کی حیثیت رکھتی تھی۔

۱٦۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ هٰذِهِ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تَشْرِكُهٗ فِيْ مَالِهٖ وَ يُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَ جَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهٗ فَنُهُوْا عَنْ اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا لَهُنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَّتِيْمَتِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا عَنْ مَّنْ رَّغِبُوْ فِيْ مَالِهٖ وَجَمَالِهٖ فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ قَلِيْلَاتِ الْمَالِ وَ الْجَمَالِ .

۱٦۸۷۔ عبدالعزیز بن عبداللہ 'ابراہیم بن سعد' صالح بن کیسان' ابن شہاب' عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا کہ اے میری بہن کے بچے! وہ یتیم لڑکی جو اپنے والی کے مال میں شریک ہوتی تھی' تو والی کو اس مال اور اس کا حسن پسند ہوتا تھا اور وہ سوچتا کہ نکاح کے ساتھ مال اور عورت دونوں ملیں گے' (ا) مہر کے بارے میں بھی نیت ٹھیک نہیں ہوتی تھی' اور اس کا خیال ہوتا تھا کہ دوسری سے کم مہر ادا کر دوں گا' اس لئے ایسی عورتوں سے نکاح کرنے سے روک دیا گیا' مگر اس صورت میں کہ مال اور مہر میں انصاف مدنظر ہو' اور یہ حکم دیا گیا کہ ان یتیم عورتوں کے علاوہ جو بھی تمہیں پسند ہوں' ان سے نکاح کر لو' عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کئی آدمیوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا' تو اللہ تعالیٰ نے آیت يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ الخ نازل فرمائی' حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ وترغبون ان تنکحوھن الخ سے وہ عورتیں مراد ہیں جو مال میں اور حسن میں کم ہوں' اور ان کی طرف لوگ ان باتوں کی وجہ سے متوجہ نہیں ہوتے تھے' لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جو یتیم ہیں اور مال و حسن میں کم ہیں اور تم رغبت نہیں کرتے' تو پھر مال اور حسن والی کے ساتھ تم نکاح نہیں کر سکتے' تاوقتیکہ تم مال اور ان کے مہر وغیرہ کے سلسلے میں انصاف کو پیش نظر نہ رکھو۔

٦٣٥ بَاب قَوْلِهٖ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ

باب ٦٣٥۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جو شخص فقیر ہو' تو وہ اس

(ا) زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ یہ کرتے کہ اسکی پرورش میں جو یتیم لڑکی ہوتی تھی وہ اس پر اپنا کپڑا ڈال دیتا یہ اس بات کی علامت سمجھی جاتی تھی کہ اب کبھی بھی کوئی مرد اس سے نکاح نہیں کر سکتا اگر وہ خوبصورت ہوتی تو یہ شخص خود نکاح کر لیتا و گرنہ اسکو یونہی رہنے دیتا حتی کہ وہ مر جاتی اور یہ اس کے مال پر قبضہ کر لیتا اس آیت میں اس سے ممانعت فرمائی گئی۔

بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ الاٰيَةَ وَبِدَارًا مُّبَادَرَةً اعْتَدْنَا اَعْدَدْنَا اَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ.

(یتیم) کے مال میں سے اتنا جس قدر اس نے اس کی پرورش پر خرچ کیا ہو، لے سکتا ہے اور جب ان کو مال دینے لگو' تو ان پر گواہ کر لو' الایۃ "بدارًا" کے معنی جلدی جلدی "اعتدنا" ہم نے تیار کر رکھا ہے یہ عتاد سے نکلا ہے۔

١٦٨٨ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ اِذَا كَانَ فَقِيْرًا اَنَّهٗ يَاْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهٖ عَلَيْهِ بِمَعْرُوْفٍ.

۱۶۸۸۔ اسحق' عبداللہ بن نمیر' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت "وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا یعنی جو غنی ہو' وہ معاف رکھے اور جو فقیر ہو تو دستور کے مطابق کھائے' خاص یتیموں کے مال کے حق میں نازل فرمائی گئی ہے' اس حالت میں جب کہ پالنے والا غریب ہو' تو اس یتیم کے مال سے جس قدر کہ خرچ کیا ہو لے سکتا ہے۔

٦٣٦ بَاب قَوْلِهٖ وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُوْلُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ الاٰيَةَ.

باب ۶۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جب ترکہ کی تقسیم کرنے کے وقت رشتہ دار' یتیم اور مساکین حاضر ہو جائیں" الآیۃ۔

١٦٨٩ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُوْلُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ تَابَعَهٗ سَعِيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۶۸۹۔ احمد بن حمید' عبیداللہ الاشجعی' سفیان' شیبانی' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ الخ یعنی "جب ترکہ تقسیم کرنے کے وقت رشتہ دار' یتیم' مساکین حاضر ہو جائیں' منسوخ نہیں ہوئی ہے بلکہ محکم ہے' سعید بن جبیر نے بھی اس حدیث کو ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

٦٣٧ بَاب قَوْلِهٖ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ.

باب ۶۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے۔

١٦٩٠ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ مُنْكَدِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فِيْ مَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ.

۱۶۹۰۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ دونوں بنی سلمہ کے یہاں میری عیادت کو تشریف لائے' اور میرا حال معلوم کیا' میں بیہوش پڑا تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا' وضو کیا اور باقی بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا' مجھے ہوش آگیا' میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال کے متعلق کیا کروں' چنانچہ آیت يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ الخ اسی زمانہ میں نازل ہوئی۔

٦٣٨ بَاب قَوْلِه وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ.

١٦٩١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَآءَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَ جَعَلَ لِلْاَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَ الثُّلُثُ وَ جَعَلَ لِلْمَرْاَةِ الثُّمُنَ وَ الرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ.

باب ۶۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تمہارے لئے نصف ہے جو تمہاری بیویوں نے چھوڑا ہے۔"

۱۶۹۱۔ محمد بن یوسف' ورقاء' ابن ابی نجیح' عطاء' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ابتدائے اسلام میں کل مال بیٹے کو ملتا تھا' اور ماں باپ کو وہ ملتا جس کی وصیت کی جاتی تھی' اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اسے منسوخ فرمادیا اور مرد کے لئے عورت سے دگنا مقرر فرمایا' ماں باپ کے لئے چھٹا حصہ اور تہائی حصہ مقرر فرمایا' بیوی کے آٹھواں یا چوتھائی مقرر فرمایا اور خاوند کو نصف یا چوتھائی عطا کیا۔

٦٣٩ بَاب قَوْلِه لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا الْاٰيَةَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لَا تَقْهَرُوْهُنَّ حُوْبًا اِثْمًا تَعُوْلُوْا تَمِيْلُوْا نِحْلَةً النِّحْلَةُ الْمَهْرُ.

باب ۶۳۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "تمہارے لئے حلال نہیں ہے کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ الآیۃ' ابن عباس کہتے ہیں "لاتعضلوھن" کے معنی ہیں' ان پر جبر و قہر مت کرو "حوبا" کے معنی گناہ کے ہیں "تعولوا" کے معنی ایک طرف جھک جانا اور "نحلہ" کے معنی مہر کے ہیں۔

١٦٩٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَ ذَكَرَهُ اَبُو الْحَسَنِ السَّوَائِيُّ وَ لَا اَظُنُّهُ ذَكَرَهُ اِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا وَّ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ قَالَ كَانُوْا اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ اَوْلِيَاءُهٗ اَحَقَّ بِامْرَاَتِهٖ اِنْ شَآءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَ اِنْ شَآءُوْا زَوَّجُوْهَا وَ اِنْ شَآئُوْا لَمْ يُزَوِّجُوْهَا فَهُمْ اَحَقُّ بِهَا مِنْ اَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۶۹۲۔ محمد بن مقاتل' اسباط بن محمد' شیبانی' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے' شیبانی نے کہا کہ اس روایت کو ابو الحسن سوائی نے بھی نقل کیا ہے' اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' انہوں نے کہا کہ یہ آیت یاایھا الذین آمنو الخ یعنی اے ایمان والو' تمہارے لئے حلال نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بنو' اور نہ انہیں اس لئے بند رکھو کہ جو تم نے دیا ہے اس میں سے واپس لے لو' اس وقت اتری کہ جب کوئی شخص مر جاتا' تو اس کے وارث اس کی عورت کے مالک بن جاتے' اگر چاہتے تو خود نکاح کرتے' اگر چاہتے' تو کسی اور کے ساتھ کر دیتے اور اگر چاہتے' تو یونہی بغیر نکاح کے اسے رہنے دیتے' چنانچہ یہ آیت اسی معاملہ کے بارہ میں نازل ہوئی۔

٦٤٠ بَاب قَوْلِه وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ الْاٰيَةَ مَوَالِيَ اَوْلِيَآءَ وَرَثَةً عَاقَدَتْ هُوَ مَوْلَى

باب ۶۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ہر وہ چیز جو ماں باپ نے یا رشتہ داروں نے اور شوہروں نے چھوڑی ہے' ہم نے اس کے وارث مقرر کئے ہیں۔" "موالی" سے مراد اس کے

الْيَمِيْنِ وَهُوَ الْحَلِيْفُ وَ الْمَوْلٰى اَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَ الْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَ الْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَ الْمَوْلَى الْمَلِيْكُ وَ الْمَوْلٰى مَوْلًى فِي الدِّيْنِ.

اولیاءاور وارث ہیں "عاقدت" سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو بذریعہ قسم اپنا وارث بناتے یعنی حلیف اور " مولی " کے کئی معنی آئے ہیں' چچا کا بیٹا' غلام یا لونڈی کا مالک جو اس پر احسان کر کے اسے آزاد کر دے' خود وہ غلام جو آزاد کیا جائے' مالک' دینی تعلق جس سے ہو۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَ الَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْاَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِي اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ وَ الَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَ الرِّفَادَةِ وَ النَّصِيْحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَ يُوْصِيْ لَهُ سَمِعَ اَبُوْ اُسَامَةَ اِدْرِيْسَ وَ سَمِعَ اِدْرِيْسُ طَلْحَةَ.

۱۶۹۳۔ صلت بن محمد' ابو اسامہ' ادریس' طلحہ بن مطرب' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ اس آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ آخر تک کی تفسیر کی تفصیل یہ ہے کہ جب مکہ سے مہاجرین مدینہ میں آئے' تو وہ اپنے انصاری بھائیوں کے وارث ہوتے تھے' اور انصار کے رشتہ دار اور ذوی الارحام وارث نہیں ہوتے تھے' کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم کر دیا تھا' تو جب یہ آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ الآیۃ نازل ہوئی' تو سابقہ بھائی بندی کی میراث کا سلسلہ منسوخ ہو گیا' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا' جنہوں نے قسموں کے ساتھ عہد باندھے ہوں ان کے لئے بھی ترکہ نہیں رہا' البتہ وصیت باقی ہے' اس حدیث کو ابو اسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے طلحہ سے سنا ہے۔

٦٤١ بَاب قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِيْ زِنَةَ ذَرَّةٍ.

باب ۶۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی ظلم پسند نہیں کرتا ہے "مِثْقَالَ" کا مطلب وزن ہوتا ہے۔

١٦٩٤۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُنَاسًا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيْهَا

۱۶۹۴۔ محمد بن عبدالعزیز' ابو عمر حفص بن میسرہ' زید بن اسلم' عطا بن یسار' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے چند لوگوں نے عرض کیا' کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا قیامت کے دن ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا' ہاں! دیکھو گے' دوپہر کے وقت جب کہ ابر وغیرہ کچھ نہ ہو' صاف روشنی پھیلی ہو' کیا سورج کے دیکھنے میں تم کو اختلاف ہے؟ عرض کیا نہیں' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چودھویں رات کو جب ابر موجود نہ ہو' چاند کے دیکھنے میں تم کو کوئی اختلاف ہے؟ عرض کیا کہ نہیں! تو نبی ﷺ نے فرمایا' پس اسی طرح

سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تُضَآرُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اِلَّا كَمَا تُضَآرُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا
كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ يَتَّبِعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا
كَانَتْ تَعْبُدُ فَلا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ
مِنَ الْاَصْنَامِ وَ الْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي
النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ بَرٌّ
اَوْ فَاجِرٌ وَ غُبَّرَاتُ اَهْلِ الْكِتَابِ فَتُدْعَى الْيَهُوْدُ
فَيُقَالُ لَهُمْ مَّنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ
عُزَيْرَ بْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَّا اتَّخَذَ اللّٰهُ
مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُوْنَ
فَقَالُوْا عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ اَلَّا تَرِدُوْنَ
فَيُحْشَرُوْنَ اِلَى النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَّحْطِمُ
بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى
النَّصَارٰى فَيُقَالُ لَهُمْ مَّنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا
كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ بْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ
مَّا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّ لَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ
مَّاذَا تَبْغُوْنَ فَكَذٰلِكَ مِثْلَ الْاَوَّلِ حَتّٰى اِذَا لَمْ
يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ
اَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فِيْ اَدْنٰى صُوْرَةٍ مِّنَ الَّتِيْ
رَاَوْهُ فِيْهَا فَيُقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَّا
كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى
اَفْقَرِمَا كُنَّا اِلَيْهِمْ لَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَ نَحْنُ نَنْتَظِرُ
رَبَّنَا الَّذِيْ كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَّرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا.

تم قیامت کے دن رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھو گے' (۱) اور کوئی دقت نہیں ہوگی، جس طرح سورج یا چاند کے دیکھنے میں نہیں ہوتی ہے اور قیامت کا دن ایسا دن ہوگا کہ کوئی پکارنے والا پکارے گا کہ اے لوگو! تم میں جو آدمی جس کو پوجتا تھا' اسی کے ساتھ ہولے' لٰہذا اللہ کے سوا کی پرستش کرنے والا کوئی باقی نہ رہے گا' چنانچہ تمام جھوٹے پجاری اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ دوزخ میں گریں گے' اور صرف وہی باقی رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کو پوجتے تھے اور اس میں اچھے برے سب ہی ہوں گے پھر کچھ اہل کتاب یعنی یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا' کہ تم نے خدا کے علاوہ کسی اور کو بھی پوجا تھا وہ جواب دیں گے کہ ہاں! ہم حضرت عزیر کو بھی پوجتے تھے کہ وہ خدا کے بیٹے تھے' تو ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو' خدا کے نہ بیوی ہے نہ بیٹا' پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم کو پیاس لگی ہے' تھوڑا سا پانی مل جائے' لٰہذا ان کے لئے ایک ریتے کا میدان بنایا جائے گا' جو پانی کی طرح چمکتا ہوگا حالانکہ وہ دوزخ ہوگی' اس کے پاس بھیجا جائے گا اور وہ ان کو جلا کر بھسم کردیگی' اس کے بعد نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے بھی یہی سوال ہوگا' کہ تم نے اللہ کے علاوہ کس کو پوجا ہے؟ وہ بولیں گے ہم تو یسوع مسیحؑ کو پوجتے تھے' کہ وہ خدا کے فرزند ہیں' جواب ملے گا کہ تم کاذب ہو' کیونکہ اللہ کے کوئی اولاد یا بیوی نہیں ہے' پھر پوچھا جائے گا' اچھا تم کیا چاہتے ہو؟ وہ بھی وہی جواب دیں گے' جو یہودیوں نے دیا تھا' پھر چلیں گے اور دوزخ میں گر پڑیں گے' پھر تو میدان میں صرف وہی باقی ہوں گے' جو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے' ان میں بھی اچھے اور برے سب ہی ہوں گے' مگر اللہ ان کو اس صورت پر نظر نہ آئے گا جس کو وہ جانتے تھے' تو ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں کس کا انتظار ہے؟ حالانکہ ہر فرقہ اپنے ٹھکانے پر جاچکا، جواب دیں گے کہ ہم اس معبود برحق کی راہ دیکھ رہے تھے' جس کی عبادت کرتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں' پھر سب لوگ کہیں گے کہ

(۱) قرآن وحدیث کی نصوص اس بات پر دال ہیں کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور لوگ اپنے رب کا دیدار کریں گے، لیکن دنیا میں جاگتے ہوئے رویت باری تعالیٰ نہیں ہوگی، جمہور صحابہ وفقہا اور محدثین کی بھی یہی رائے ہے۔

ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک اور ساجھی نہیں بناتے یہ جملہ دو یا تین مرتبہ کہیں گے۔

٦٤٢ بَاب قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيدًا الْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ نَّطْمِسُ نُسَوِّيَهَا حَتّٰى تَعُودُ كَأَقْفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ سَعِيرًا وَّ قُودًا.

باب ۶۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "پس کیا حال ہوگا جب کہ ہم ہر فرقہ پر ایک ایک گواہ بنائیں گے اور اے محمد ﷺ آپ کو ان کا گواہ بنائیں گے "مختال" اور "ختال" کے ایک ہی معنی ہیں یعنی مغرور "نطمس وجوھا" کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو مٹادیں گے اور "سعیرا" کے معنی ایندھن کے ہیں۔

١٦٩٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيٰى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّ جِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيدًا قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

۱۶۹۵۔ صدقہ بن فضل، یحییٰ بن سعید، سفیان ثوری، سلیمان، ابراہیم نخعی، عبیدہ بن عمرو سلیمانی، حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور! قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے اور سناؤں میں! فرمایا ہاں! مجھ کو دوسرے کی زبان سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے، تو میں نے سورت نساء کی تلاوت شروع کی اور جس وقت اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا الخ یعنی پس کیا حال ہوگا کہ جب کہ ہر فرقہ سے ہم ایک ایک گواہ بلائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنائیں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہوگئی، آنسو گرنے لگے اور فرمایا، بس کرو۔

٦٤٣ بَاب قَوْلِهِ وَ إِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ صَعِيدًا وَّجْهَ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا فِي جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَّ فِي أَسْلَمَ وَاحِدٌ وَّ فِي كُلِّ حَيٍّ وَّاحِدٌ كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَ الطَّاغُوتُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَّ الطَّاغُوتُ الْكَاهِنُ.

باب ۶۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آئے، یا عورت سے مباشرت کی ہو "صعیدا" کے معنی ہیں، سطح زمین، جابر کہتے ہیں کہ طاغوت وہ لوگ ہیں جن کے پاس کافر اپنے مقدمات لے جایا کرتے تھے، زمانہ جاہلیت میں ہر قبیلہ میں ایک کاہن ہوتا تھا، جن کے قبضہ میں شیطان بھی ہوتے تھے، ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "جبت" کے معنی جادو کے ہیں اور "طاغوت" سے مراد کاہن ہیں۔

١٦٩٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِاَسْمَآءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَ لَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَّ لَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَصَلُّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِيْ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ.

۱۶۹۶۔ محمد ' عبدہ ' ہشام ' عروہ ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار سفر میں میرا ہار کھو گیا جو میں نے اپنی بہن اسماء سے مانگا تھا آنحضرت ﷺ نے چند لوگوں کو تلاش کرنے کیلئے بھیجا' وہ لوگ ابھی تلاش کر ہی رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا' ان کے وضو نہ تھے اور پانی بھی دور تک نہ تھا' لہٰذا نماز بغیر وضو کے ادا کر لی' اس وقت یہ آیت نازل کی گئی (یعنی تیمم کی آیت)

٦٤٤ بَاب قَوْلِهٖ اُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْاَمْرِ.

باب ۶۲۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اپنے حاکموں کی اطاعت کرو" یعنی جو صاحب امر ہیں۔

١٦٩٧ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ اِذْ بَعَثَهٗ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ.

۱۶۹۷۔ صدقہ بن فضل 'حجاج بن محمد 'ابن جریج 'یعلی بن مسلم 'سعید بن جبیر 'حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے' آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک فوج کا سردار بنا کر روانہ فرمایا تھا' انہوں نے فوج کا امتحان لینے کیلئے راستہ میں آگ جلائی اور فوج سے کہا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ' تو بہت سے لوگوں نے انکار کر دیا اور کچھ راضی بھی ہو گئے تھے۔

٦٤٥ بَاب قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ.

باب ۶۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "قسم ہے تیرے رب کی کہ یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے' حتیٰ کہ آپس کے اختلاف میں تم کو حاکم نہ بنالیں۔

١٦٩٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شَرِيْجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَحْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ وَ اسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ

۱۶۹۸۔ علی بن عبداللہ 'محمد بن جعفر 'معمر 'زہری 'حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے کہا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری سے ایک بار جھگڑا ہو گیا' کہ کون پہلے کھیت کو پانی پہنچائے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے زبیر! تم پہلے اپنے کھیت کو پانی دے لو اور پھر پڑوسی کے لئے پانی کو چھوڑ دو' انصاری نے کہا' اے اللہ کے رسول آپ نے ایسا شاید اس لئے فرمایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہیں' یہ بات سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پہلے تم اپنے باغ کو پانی دو اور مینڈھیر تک بھر دو' پھر پڑوسی کیلئے چھوڑ دو' زہری کہتے ہیں

حِينَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ كَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَّهُمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا اَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اِلَّا نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ.

کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا حق دلا دیا' ورنہ پہلے حکم میں دونوں کی رعایت رکھی گئی تھی' یہ اس لئے ہوا کہ انصاری نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا تھا' حضرت زبیرؓ کہتے ہیں' کہ میرے خیال میں یہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الخ اسی واقعہ کے لئے نازل ہوئی تھی۔

٦٤٦ بَاب قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ.

باب ۶۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "وہ لوگ ان کے ساتھ ہیں' جن پر اللہ نے انعام کیا' نبیوں سے آخر تک کی تفسیر۔

١٦٩٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ كَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ.

۱۶۹۹۔ محمد بن عبداللہ بن 'جوشب' ابراہیم بن سعد' ان کے والد' عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر نبی کو یہ اختیار دیا جاتا ہے' کہ وہ دنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کو رہنے کے لئے پسند کرے' جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے' تو آپ کی آواز میں کرختگی پیدا ہو گئی آپ فرما رہے تھے' مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ چنانچہ میں سمجھ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اختیار ملا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو ترجیح دی ہے۔

٦٤٧ بَاب قَوْلِهٖ وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَى الظَّالِمِ اَهْلُهَا.

باب ۶۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تمہیں کیا ہے؟ کہ تم خدا کے راستہ میں نہیں لڑتے' الظالم اھلھا تک کی تفسیر۔

١٧٠٠۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ اُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ.

۱۷۰۰۔ عبداللہ بن محمد' سفیان' عبیداللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں اور میری ماں (ام الفضل) کمزوروں میں سے تھے۔

١٧٠١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ تَلَا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ اُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ وَ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ حَصِرَتْ ضَاقَتْ تَلْوُوْا اَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ

۱۷۰۱۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت "اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ الآية کو پڑھا اور فرمانے لگے کہ میں اور میری والدہ (ام فضل) کمزوروں میں شامل ہیں' اللہ نے ہم دونوں کو معذور رکھا' حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حصرت ضاقت ہم کے معنی یہ ہیں کہ ان کے دل تنگ ہیں اور "تَلْوُوْا اَلْسِنَتَكُمْ" کے معنی ہیں کہ زبان کو پھیر کر گواہی دو' اور دوسرے

قَوۡمِیۡ مَوۡقُوۡتًا مُّوَقَّتًا وَّقۡتَهٗ عَلَیۡهِمۡ.

لوگوں نے کہا کہ "اَلۡمُرَاغَمُ" کے معنی ہیں ہجرت کا مقام اور "موقوتاً" کے معنی ہیں وقت مقررہ۔

٦٤٨ بَاب قَوۡلِهٖ فَمَا لَكُمۡ فِی الۡمُنٰفِقِیۡنَ فِئَتَیۡنِ وَ اللّٰهُ اَرۡكَسَهُمۡ قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ بَدَّدَهُمۡ فِئَةٌ جَمَاعَةٌ.

باب ۶۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تم منافقین" کے بارے میں دو گروہ کیوں ہو گئے؟ حالانکہ اللہ نے انہیں گمراہ کر دیا' ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہیں منتشر کر دیا "فئة" کا مطلب ہے گروہ اور جماعت۔

١٧٠٢۔ حَدَّثَنِیۡ مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنۡدُرٌ وَّ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ عَدِیٍّ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ یَزِیۡدَ عَنۡ زَیۡدِ ابۡنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمۡ فِی الۡمُنٰفِقِیۡنَ فِئَتَیۡنِ رَجَعَ نَاسٌ مِّنۡ اَصۡحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مِنۡ اُحُدٍ وَّكَانَ النَّاسُ فِیۡهِمۡ فِرۡقَتَیۡنِ فَرِیۡقٌ یَّقُوۡلُ اقۡتُلۡهُمۡ وَفَرِیۡقٌ یَّقُوۡلُ لَا فَنَزَلَتۡ فَمَا لَكُمۡ فِی الۡمُنٰفِقِیۡنَ فِئَتَیۡنِ وَقَالَ اِنَّهَا طَیۡبَةُ تَنۡفِی الۡخَبَثَ كَمَا تَنۡفِی النَّارُ خَبَثَ الۡفِضَّةِ.

۱۷۰۲۔ محمد بن بشار' غندر' عبدالرحمٰن' شعبہ' عدی' عبداللہ بن یزید' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت فَمَا لَكُمۡ فِی المنافقین الخ اس وقت نازل ہوئی جب کہ جنگ احد میں کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کے اصحاب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر الگ ہو گئے تھے' اس وقت مسلمانوں کی ان کے متعلق دو رائیں ہو گئیں تھیں' ایک فریق تو کہتا تھا کہ انہیں قتل کر دو اور کچھ کہتے تھے کہ نہیں ایسا مت کرو' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدینہ کا نام طیبہ ہے' یہ ناپاکی اور خباثت کو اس طرح دور کر دیتا ہے' جس طرح آگ چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

٦٤٩ بَاب قَوۡلِهٖ وَ اِذَا جَآءَهُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِهٖ اَفۡشَوۡهُ یَسۡتَنۡبِطُوۡنَهٗ یَسۡتَخۡرِجُوۡنَهٗ حَسِیۡبًا كَافِیًا اِلَّا اِنَاثًا الۡمَوَاتَ حَجَرًا اَوۡ مَدَرًا وَّ مَا اَشۡبَهَهٗ مَرِیۡدًا مُّتَمَرِّدًا فَلَیُبَتِّكُنَّ قَطَّعَهٗ قِیۡلًا وَّ قَوۡلًا وَّاحِدٌ طُبِعَ خُتِمَ.

باب ۶۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب ان کے پاس کوئی خبر امن یا سلامتی کی آتی ہے' تو اس کو فاش کر دیتے ہیں "یَسۡتَنۡبِطُوۡنَهٗ" کے معنی ہیں تحقیق کریں اور حَسِیۡبًا کے معنی ہیں کافی "اناثا" کہتے ہیں' غیر جاندار چیزوں کو' مثلاً پتھر وغیرہ "مرید" کہتے ہیں دلیر اور بیباک کو اور "فَلَیُبَتِّكُنَّ" کا مطلب ہے کاٹنا "قِیۡلًا" اور "قَوۡلًا" کے ایک ہی معنی ہیں اور "طُبِعَ" کے معنی ہیں مہر کر دی۔

٦٥٠ بَاب قَوۡلِهٖ وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ.

باب ۶۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جو کسی مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا' اس کی سزا یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

١٧٠٣۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بۡنُ اَبِیۡ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ حَدَّثَنَا مُغِیۡرَةُ بۡنُ النُّعۡمَانِ قَالَ سَمِعۡتُ

۱۷۰۳۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' مغیرہ بن نعمان' حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ اہل کوفہ کو اس

سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيهَا اَهْلُ الْكُوفَةِ فَرَحَلْتُ فِيهَا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآئُهٗ جَهَنَّمُ هِيَ اٰخِرُ مَا نَزَلَ وَ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

آیت کے حکم میں اختلاف تھا' کیونکہ بعض اسے منسوخ اور بعض غیر منسوخ مانتے تھے' لہٰذا میں نے اس بات کو حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت یعنی وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا الخ قتل وغیرہ کے متعلق سب سے آخر میں نازل ہوئی تھی اور منسوخ نہیں ہے۔

٦٥١ بَاب قَوْلِهٖ وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا السِّلْمُ وَ السَّلَمُ وَ السَّلَامُ وَاحِدٌ.

باب ۶۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جو تم کو ملاقات کے وقت السلام علیکم کہے" اسے یہ مت کہو کہ تو مومن نہیں ہے اور سلم" "سَلَم" اور سَلام" سب کے ایک ہی معنی ہیں' یعنی سلامتی۔

١٧٠٤ـ حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِىْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوْهُ وَ اَخَذُوْا غُنَيْمَتَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِىْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِهٖ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ قَالَ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامُ.

۱۷۰۴۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو بن دینار' عطاء' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ "وَلَاتَقُوْلُوا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَيْكُمَ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤمِناً" والی آیت کا شان نزول یہ ہے کہ کچھ مسلمان کسی جہاد سے واپس آ رہے تھے' کہ انہیں راستہ میں ایک گڈریا ملا' تو اس نے مسلمانوں سے "السلام علیکم" کہا' مسلمانوں نے اس کو مار ڈالا اور اس کی تمام بکریاں لے لیں' چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی' ابن عباسؓ نے اس آیت میں "السَّلَامُ" کا لفظ پڑھا ہے۔

٦٥٢ بَاب لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب ۶۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اپنے گھروں میں بیٹھ رہنے والے مومن' اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے" کی تفسیر کا بیان۔

١٧٠٥ـ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهٗ رَاٰى مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ فِى الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَآءَهٗ ابْنُ اُمِّ

۱۷۰۵۔ اسماعیل بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح بن کیسان' ابن شہاب' حضرت سہل بن ساعدیؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا' کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں دیکھا' تو میں آ کر اس کے پہلو میں بیٹھ گیا' تو اس نے حضرت زید بن ثابت سے یہ روایت کی' کہ انہوں نے بیان کیا' رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مجھے لکھوائی لَايَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ یعنی گھروں میں بیٹھ رہنے والے ایماندار' اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں کہ اتنے میں ابن ام مکتوم آئے' تو اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے جہاد کی طاقت ہوتی' تو میں ضرور جہاد کرتا اور وہ نابینا تھے' آنحضرت

مَکْتُوْمٍ وَّهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَ كَانَ اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ.

ﷺ میری ران کو اپنی ران سے دبائے ہوئے بیٹھے تھے کہ اسی حال میں آپ پر وحی آئی اور میری ران پر اتنا بوجھ اور وزن پڑا کہ میں نے خیال کیا کہ کہیں میری ہڈی نہ ٹوٹ جائے، جب یہ وزن کم ہوا، تو یہ الفاظ نازل ہوئے "غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ" یعنی دکھ درد والے اور معذور نہ ہوں۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَشَكَا ضِرَارَتَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ.

۱۷۰۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ نازل ہوئی، تو آپ نے زید بن ثابتؓ کو بلایا اور اسے لکھنے کا حکم دیا کہ ابن ام مکتوم آگئے اور اپنے نابینا ہونے کی معذرت کرنے لگے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے "غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ" نازل فرمائی۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوْا فُلَانًا فَجَآءَهٗ وَ مَعَهُ الدَّوَاةُ وَ اللَّوْحُ اَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا ضَرِيْرٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۱۷۰۷۔ محمد بن یوسف، اسرائیل، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ زید بن ثابتؓ کو بلاؤ، وہ دوات اور قلم اور ہڈی لئے ہوئے آئے، تو آپ نے فرمایا یہ آیت لکھو، لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ابن ام مکتوم آنحضرت ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں تو ایک نابینا شخص ہوں اور جہاد کے قابل نہیں ہوں، تو اس وقت یہ الفاظ نازل ہوئے کہ اپنے گھروں میں بیٹھ رہنے والے (سوائے معذوروں کے) اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، (یعنی مجاہدین کا درجہ بہت بلند ہے)

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ ح وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَنَّ مِقْسَمًا مَّوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ بَدْرٍ وَّ الْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ.

۱۷۰۸۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ح، اسحاق، عبدالرزاق، ابن جریج، عبدالکریم، مقسم، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو لوگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے اور "مجاہدین" سے وہ لوگ مراد ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

٦٥٣ بَاب قَوْلِه اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا الْاٰيَةَ.

باب ۶۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "وہ لوگ (۱) جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں جس حالت میں یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوں گے' تو فرشتے پوچھیں گے کہ تم کس حال میں تھے؟ یہ کہیں گے کہ ہم زمین میں کمزور تھے وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہیں کوئی اور جگہ نہ ملی وہاں تم ہجرت کر کے چلے جاتے۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهٗ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيْهِ فَلَقِيْتُ عِكْرَمَةَ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ فَنَهَانِیْ عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْیِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِی السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهٖ فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ اَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ.

۱۷۰۹۔ عبداللہ بن یزید المقری' حیوۃ بن شریح' محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ اہل مدینہ پر چڑھائی کیلئے ایک لشکر تیار کیا گیا' اس میں میرا نام بھی تھا' میں عکرمہ (حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) سے ملا اور انہیں اس کی خبر دی تو انہوں نے بڑی سختی سے مجھے اس سے منع کیا پھر کہا کہ مجھے حضرت ابن عباسؓ نے بتایا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کچھ مسلمان کافروں کے ساتھ شامل ہوگئے تھے (کسی مجبوری کی وجہ سے) تاکہ ان کی تعداد زیادہ ہو جائے' پھر ایک تیر آتا' یا تلوار کے ہاتھ سے مارے جاتے' تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلَائِكَةُ الخ یعنی وہ لوگ جنہیں فرشتے فوت کرتے' اس حالت میں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں' اس حدیث کو لیث نے بھی اسود سے بیان کیا۔

٦٥٤ بَاب قَوْلِه اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا.

باب ۶۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مگر کمزور آدمی' عورتیں اور بچے جو کوئی بھی حیلہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی انہیں راستہ چلنے کی طاقت تھی (یعنی ان کا ٹھکانہ دوزخ نہیں ہے)

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ قَالَ كَانَتْ اُمِّیْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ.

۱۷۱۰۔ ابوالنعمان' حماد' ایوب' ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا' کہ حضرت ابن عباسؓ نے اس روایت کو پڑھ کر کہا کہ میری ماں ایسے ہی لوگوں میں شامل ہے جن کو اللہ نے ہجرت سے معذور رکھا۔

٦٥٥ بَاب قَوْلِه فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ

باب ۶۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "قریب ہے اللہ تعالیٰ کہ

(۱) اس آیت کے شان نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا مگر دل سے مسلمان نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے ہجرت کی، شان نزول کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں۔

عَنۡهُمۡ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوۡرًا.

انہیں معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے بخشنے والا ہے۔

١٧١١ - حَدَّثَنَا اَبُوۡ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيۡبَانُ عَنۡ يَحۡيٰى عَنۡ اَبِىۡ سَلَمَةَ عَنۡ اَبِىۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ بَيۡنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الۡعِشَآءَ اِذۡ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَالَ قَبۡلَ اَنۡ يَّسۡجُدَ اللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بۡنَ اَبِىۡ رَبِيۡعَةَ اللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بۡنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ نَجِّ الۡوَلِيۡدَ بۡنَ الۡوَلِيۡدِ اللّٰهُمَّ نَجِّ الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اللّٰهُمَّ اشۡدُدۡ وَطۡاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهُ سِنِيۡنَ كَسِنِىۡ يُوۡسُفَ.

۱۷۱۱۔ ابو نعیم 'شیبان' یحیٰ' ابی سلمہ 'حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے' کہ آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَه کے بعد سجدہ سے پہلے اس طرح دعا فرمائی کہ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو کافروں کے ظلم اور ہاتھ سے نجات عطا کر' اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما' اے اللہ ولید بن ولید کو بھی نجات دے' اے اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دلا دے' اے اللہ مضر کے کافروں کو اچھی طرح سزا دے اور ان پر حضرت یوسف کے زمانہ کا سا طویل قحط ڈال دے۔

٦٥٦ بَاب قَوۡلِه وَ لَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِنۡ كَانَ بِكُمۡ اَذًى مِّنۡ مَّطَرٍ اَوۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰى اَنۡ تَضَعُوۡا اَسۡلِحَتَكُمۡ.

باب ۶۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول' کہ اگر تم بارش کی تکلیف سے' یا مرض کی وجہ سے' یا کسی زخم کی وجہ سے ہتھیار اتار کر رکھ دو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

١٧١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ مُقَاتِلٍ اَبُوۡ الۡحَسَنِ اَخۡبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابۡنِ جُرَيۡجٍ قَالَ اَخۡبَرَنِىۡ يَعۡلٰى عَنۡ سَعِيۡدِ بۡنِ جُبَيۡرٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اِنۡ كَانَ بِكُمۡ اَذً مِّنۡ مَّطَرٍ اَوۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰى قَالَ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ بۡنُ عَوۡفٍ كَانَ جَرِيۡحًا.

۱۷۱۲۔ محمد بن مقاتل ابو الحسن' حجاج' ابن جریج' یعلی' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زخمی ہو گئے تھے' چنانچہ انہیں کے متعلق یہ آیت اِنۡ كَانَ بِكُمۡ اَذًى مِّنۡ مَّطَرٍ اَوۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰى نازل ہوئی۔

٦٥٧ بَاب قَوۡلِه وَيَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ وَ مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتَابِ فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ.

باب ۶۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے رسول لوگ آپ سے عورتوں کی میراث کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو' اللہ اس بارے میں حکم دیتا ہے اور جو چیز تم پر کتاب الٰہی میں یتیم عورتوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہے۔

١٧١٣ - حَدَّثَنَا عُبَيۡدُ بۡنُ اِسۡمَاعِيۡلَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بۡنُ عُرۡوَةَ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ عَآئِشَةَ وَيَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ اِلٰى قَوۡلِه وَ تَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ قَالَتۡ هُوَ الرَّجُلُ تَكُوۡنُ عِنۡدَهُ الۡيَتِيۡمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَ

۱۷۱۳۔ عبید بن اسماعیل' ابو اسامہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ اس آیت وَيَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ الخ سے مراد وہ آدمی ہے جو کسی یتیم عورت کا وارث ہو' اور اس کے کسی مال میں شریک بھی ہو اور پھر اس سے نکاح بھی کرنا چاہے' اور دوسرے سے نکاح کرنے کو برا جانے' اس

وَارِثُهَا فَاَشْرَكَتْهُ فِیْ مَالِهٖ حَتّٰی فِی الْعَذْقِ فَیَرْغَبُ اَنْ یَّنْكِحَهَا وَیَكْرَهُ اَنْ یُّزَوِّجَهَا رَجُلًا فَیَشْرَكُهٗ فِیْ مَالِهٖ بِمَا شَرِكَتْهُ فَیَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ.

لئے کہ وہ غیر آدمی اس کے مال میں اس کے شریک ہو جائے گا' لہٰذا اس بنا پر عورت کو دوسرے سے نکاح کرنے سے روکے' چنانچہ اس کے لئے یہ ہدایت نازل فرمائی گئی۔

٦٥٨ بَاب قَوْلِهٖ وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ وَّ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحُّ هَوَاهُ فِی الشَّیْءِ یَحْرِصُ عَلَیْهِ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِیَ اَیِّمٌ وَّ لَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوْزًا بُغْضًا.

باب ۶۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو عورت اپنے خاوند کے لڑنے یا منہ پھیرنے سے ڈرے' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ "شِقَاقٌ" کا معنی فساد اور جنگ ہے' "شُحٌّ" کا مطلب حرص اور خواہش نفسانی ہے اور "كَالْمُعَلَّقَةِ" کا مطلب ہے کہ بیچ میں لٹکی ہوئی' گویا نہ بیوہ نہ شوہر والی اور "نُشُوْزًا" کا مطلب ہے' ناراضگی خفگی اور بغض وغیرہ۔

١٧١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتِ: الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْاَةُ لَیْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا یُرِیْدُ اَنْ یُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ اَجْعَلُكَ مِنْ شَاْنِیْ فِیْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ ذٰلِكَ.

۱۷۱۴۔ محمد بن مقاتل' عبداللہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے اچھا برتاؤ نہیں کرتا تھا اور چاہتا تھا' کہ اس کو الگ کر دیا جائے عورت نے کہا' اچھا میں اپنا نان و نفقہ معاف کئے دیتی ہوں' مگر تم مجھے طلاق مت دو' اس وقت یہ آیت نازل فرمائی گئی یعنی تم آپس میں صلح کرلو' یہی اچھی بات ہے۔

٦٥٩ بَاب قَوْلِهٖ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْفَلَ النَّارِ نَفَقًا سَرَبًا.

باب ۶۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "منافقین دوزخ کے نیچے کے طبقہ میں رہیں گے' ابن عباس کہتے ہیں یعنی دوزخ کے نیچے کی آگ "نَفَقًا" سرنگ اور زمین دوز راستہ کو کہتے ہیں۔

١٧١٥۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِیْ حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَآءَ حُذَیْفَةُ حَتّٰی قَامَ عَلَیْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰی قَوْمٍ خَیْرٍ مِّنْكُمْ قَالَ الْاَسْوَدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَیْفَةُ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَفَرَّقَ اَصْحَابُهٗ فَرَمَانِیْ بِالْحَصَا فَاَتَیْتُهٗ

۱۷۱۵۔ عمر بن حفص' حفص بن غیاث' اعمش' ابراہیم' اسود سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم اور چند دوسرے لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' کہ اتنے میں ایک صحابی حذیفہ بن یمان آئے اور سلام کیا' پھر کہا کہ نفاق ایسی بلا ہے' جو تم سے اچھے لوگوں پر نازل ہو چکی ہے' میں نے ذرا تعجب سے کہا سبحان اللہ' اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ منافق دوزخ کے نچلے حصہ میں رہیں گے' عبداللہ بن مسعود مسکرائے اور حذیفہ اٹھ کر مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئے' عبداللہ کے شاگرد بھی اٹھ گئے' حذیفہ نے ایک کنکری میری طرف پھینکی اور اشارہ سے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ میں عبداللہ بن مسعود کے مسکرانے

فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضِحْكِهِ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوْا خَيْرًا مِّنْكُمْ ثُمَّ تَابُوْا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ.

سے تعجب میں پڑ گیا' کیونکہ جو کچھ میں نے کہا وہ انہوں نے اچھی طرح سمجھ لیا' بیشک نفاق اس قوم پر آیا جو تم سے بہتر تھی' پھر اسلام سے پھر گئی۔ پھر توبہ کی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا کو معاف کر دیا۔

٦٦٠ بَاب قَوْلِهٖ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمَانَ .

باب ۶۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی' جس طرح نوح اور دوسرے نبیوں کی طرف" آخر آیت تک:

١٧١٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

۱۷۱۶۔ مسدد' یحییٰ' سفیان' اعمش' ابو وائل' حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے یونس بن متی پر فضیلت مت دو (کیونکہ ممکن ہے تم یہ سمجھو کہ وہ بے صبری کی وجہ سے عرصہ تک مچھلی کے شکم میں رہے)

١٧١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ.

۱۷۱۷۔ محمد بن سنان' فلیح بن سلیمان' ہلال بن علی' عطاء بن یسار' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں' تو اس نے جھوٹ کہا۔

٦٦١ بَاب قَوْلِهٖ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَ الْكَلَالَةُ مَنْ لَّمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوْ اِبْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ.

باب ۶۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "آپ سے کلالہ کے متعلق پوچھتے ہیں' آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے' کہ اگر کوئی آدمی مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو، صرف ایک بہن ہو' تو اس کے مال کا نصف حصہ بہن کا ہے اور وہ اپنی بہن کا وارث ہے' اگر بہن کے اولاد نہ ہو "کلالہ" کہتے ہیں جس کے باپ اور بیٹا نہ ہو' یہ لفظ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ سے نکلا ہے' یعنی نسب سے اس کے دونوں کنارے خراب کر دیئے۔

١٧١٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَرَآءَةٌ وَّ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ.

۱۷۱۸۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' ابی اسحاق' حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں' کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ سورت برات ہے اور آخر میں جو آیت اتری وہ یہ آیت ہے يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ الخ

اَلْمَآئِدَةُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حُرُمٌ وَّاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمُ الَّتِىْ كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوْءُ تَحْمِلُ دَآئِرَةٌ دَوْلَةٌ وَّ قَالَ غَيْرُهُ الْاِغْرَآءُ التَّسْلِيْطُ اُجُوْرَهُنَّ مُهُوْرَهُنَّ الْمُهَيْمِنُ الْاَمِيْنُ الْقُرْاٰنُ اَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهٗ قَالَ سُفْيَانُ مَا فِى الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ عَلَىَّ مِنْ لَّسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ مَّنْ اَحْيَاهَا يَعْنِىْ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا اِلَّا بِحَقٍّ حَيِىَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيْعًا شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّ سُنَّةً.

سورہ مائدہ کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"حُرم" جمع ہے حرام کی اور "فَبِمَا نَقْضِهِمْ" کا معنی ہے کہ عہد توڑنے کی وجہ سے "كَتَبَ اللّٰهُ" کے وہی معنی ہیں جو "جَعَلَ اللّٰهُ" کے ہیں "تَبُوْءُ" تو اٹھائے "دَآئِرَةٌ" گردش زمانہ "اِغْرَآءٌ" کے معنی ہیں لگادینا' ابو عبیدہ کے نزدیک "اُجُوْرَهُنَّ" کے معنی ہیں' ان کے حق مہر "اَلْمُهَيْمِنُ" کے معنی امانتدار' قرآن گویا اگلی کتابوں کا محافظ ہے' سفیان کہتے ہیں' کہ میرے خیال میں اس سے سخت آیت اور کوئی نہیں کہ "تم کسی بات پر نہیں ہو' جب تک کہ تورات' انجیل اور قرآن پر پوری طرح عمل نہ کرو "مَخْمَصَةٌ" کے معنی بھوک کے ہیں "مَنْ اَحْيَاهَا" کے معنی ہیں' جس نے قتل انسانی کو حرام جانا' علاوہ حق شرعی کے "شِرْعَةً" شریعت کو کہتے ہیں' "مِنْهَاجًا" سنت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کہتے ہیں۔

٦٦٢ بَاب قَوْلِهٖ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْمَصَةٌ مَّجَاعَةٌ.

باب ۶۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور ابن عباس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا کہ "مَخْمَصَةٌ" کے معنی ہیں بھوک۔

١٧١٩۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ اٰيَةً لَّوْ نَزَلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ اُنْزِلَتْ وَ اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ اِنَّا وَ اللّٰهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَ اَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمْ لَا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ.

۱۷۱۹۔ محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' قیس' طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے یہودیوں سے کہا کہ یہ آیت جو تم پڑھتے ہو' گر ہمارے متعلق نازل ہوتی' تو ہم اس دن کو جس دن یہ اتری' عید کا دن بنالیتے' حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب کہاں اور کس وقت نازل ہوئی تھی' اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں رونق افروز تھے' خدا کی قسم! کہ جب یہ نازل ہوئی تو ہم عرفات میں تھے' سفیان کہتے ہیں' کہ مجھے یہ اچھی طرح یاد نہیں ہے' کہ وہ جمعہ تھا' یا کوئی اور دن تھا۔

٦٦٣ بَاب قَوْلِهٖ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوْا تَعَمَّدُوْا اٰمِّيْنَ عَامِدِيْنَ اَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَّقَالَ

باب ۶۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اگر تم کو سفر میں پانی نہ ملے' تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔" "تَيَمَّمُوْا" کے معنی قصد اور ارادہ کے ہیں "آمِّیْن" کے معنی قصد کرنے والے

ابْنُ عَبَّاسٍ لَامَسْتُمْ وَ تَمَسُّوْهُنَّ وَ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَ الْإِفْضَآءُ النِّكَاحُ.

"اَمَّمْتُ" اور "تَيَمَّمْتُ" دونوں کے ایک ہی معنی ہیں' ابن عباسؓ نے کہا کہ "لامستم" اور "تمسوھن" اور "دخلتم بھن اور "افضا" ان سب کے معنی مباشرت (جماع) کے ہیں۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّیْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَآئِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّأْسَهٗ عَلٰى فَخِذِیْ قَدْنَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ قَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِیْ بِيَدِهٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ وَ لَا يَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَّا هِیَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِیْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهٗ.

۱۷۲۰۔ اسمٰعیل' امام مالک' عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ زوجہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کو گئی' جب ہم مقام بیداء میں پہنچے' تو میرا ہار کہیں گم ہو گیا' تو رسول اللہ ﷺ اسی جگہ ٹھہر گئے اور لوگ ہار ڈھونڈنے لگے اور یہ جگہ ایسی تھی کہ پانی کا کہیں نام و نشان نہیں تھا' اور ساتھ میں بھی پانی موجود نہ تھا' کچھ لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آکر کہنے لگے کہ یہ عجیب بات ہوئی ہے کہ حضرت عائشہؓ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اور دوسرے سب لوگوں کو رکنا پڑا ہے' اور نہ وہ پانی پر ہیں' اور نہ ہی ان کے پاس پانی ہے' اس وقت رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ آئے اور کہنے لگے کہ اے عائشہؓ! تم نے رسول اللہ ﷺ کو اور تمام لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے کہ جہاں پانی بھی دستیاب نہیں ہے اور نہ ہی ان کے پاس پانی موجود ہے' اور انہوں نے مجھے سخت سست کہا ہے' میں اس لئے خاموش ہو رہی کہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے' حالانکہ انہوں نے میری کوکھ میں انگلی بھی ماری تھی۔ آخر صبح کو آنحضرت ﷺ بیدار ہوئے' مگر پانی موجود نہیں تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (یعنی آیت تیمم) نازل فرمائی' حضرت اسید بن حضیر نے کہا کہ اس آیت کے نزول کا سبب حضرت ابو بکر کی اولاد کی بزرگی اور کرامت ہے' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میرا اونٹ کھڑا ہوا' تو ہار اس کے نیچے سے برآمد ہوا اور مجھے مل گیا۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

۱۷۲۱۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمرو بن حارث' عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان

بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِّيْ بِالْبَيْدَآءِ وَ نَحْنُ دَاخِلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ فَاَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَزَلَ فَثَنٰى رَاْسَهٗ فِيْ حَجْرِيْ رَاقِدٌ اَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَكَزَنِيْ لَكْزَةً شَدِيْدَةً وَّ قَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِيْ قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَوْجَعَنِيْ ثُمَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ وَ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتَمِسَ الْمَآءُ فَلَمْ يُوْجَدْ فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاٰيَةَ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ بَارَكَ اللّٰهُ لِلنَّاسِ فِيْكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ مَّا اَنْتُمْ اِلَّا بَرَكَةٌ لَّهُمْ.

کیا کہ ہم مدینہ کو واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں مقام بیداء میں میرا ہار گم ہو گیا' جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا' تو آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا اور اسی جگہ ٹھہر گئے' اور آرام کرنے لگے' اور اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ لیا' تھوڑی دیر میں میرے باپ حضرت ابو بکرؓ آئے اور میرے سینہ پر ہاتھ مار کر کہا' تم نے سب لوگوں کو یہاں روک کر بڑی پریشانی میں ڈال دیا ہے' مجھے بڑی تکلیف ہوئی' مگر آنحضرت ﷺ کے خیال سے برداشت کر گئی اور خاموش رہی' صبح کو جب آنحضرت ﷺ جاگے' تو پانی طلب کیا' مگر پانی موجود نہیں تھا' چنانچہ اس وقت آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ آخر تک نازل ہوئی اس موقع پر اسید بن حضیر نے کہا کہ اے اولاد ابو بکرؓ تم لوگوں کیلئے باعث برکت و رحمت ہو' کہ تمہاری وجہ سے آیت تیمم نازل ہوئی۔

٦٦٤ بَاب قَوْلِهٖ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ.

باب ۶۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تم اور تمہارا رب جا کر لڑو' ہم تو یہاں بیٹھے ہیں" کی تفسیر۔

١٧٢٢۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ شَهِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وَ حَدَّثَنِيْ حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ لِمُوْسٰى فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ وَلٰكِنِ امْضِ وَ نَحْنُ مَعَكَ فَكَاَنَّهٗ سُرِّيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۲۲۔ ابو نعیم' اسرائیل' مخارق' طارق بن شہاب' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت مقداد' ح' حمدان بن عمر' ابو النضر' اشجعی' سفیان' مخارق' طارق' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا' کہ جب آنحضرت ﷺ بدر کو تشریف لے جانے لگے' تو آپ نے تمام صحابہؓ سے مشورہ کیا' مقداد کہنے لگے اے اللہ کے رسول! بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا' کہ تم اور تمہارا رب جا کر لڑو' ہم کبھی ایسا نہیں کہیں گے' بلکہ ہم تو کہیں گے کہ آپ فکر مت کیجئے' ہم ہر حال میں آپ کے ساتھ ہیں' اس بات سے آنحضرت ﷺ کو بڑی مسرت حاصل ہوئی' وکیع' سفیان' مخارق' طارق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مقدادؓ نے یہ بات آنحضرت ﷺ سے عرض کی تھی۔

٦٦٥ بَاب قَوْلِهٖ اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي

باب ۶۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہیں مانا اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کی

الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ الْمُحَارِبَةُ لِلّٰهِ اَلْكُفْرُ بِهٖ.

‘ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں‘ یا ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں‘ یا جلا وطن کئے جائیں ”محاربہ کے معنی کفر ہے۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلْمَانُ اَبُوْ رَجَآءٍ مَّوْلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَذَكَرُوْا وَذَكَرُوْا فَقَالُوْا وَقَالُوْا قَدْ اَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَآءُ فَالْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ اَوْ قَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْاِسْلَامِ اِلَّا رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ بِكَذَا وَ كَذَا قُلْتُ اِيَّایَ حَدَّثَ اَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوْهُ فَقَالُوْا قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْاَرْضَ فَقَالَ هٰذِهٖ نَعَمٌ لَّنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوْا فِيْهَا فَاشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَخَرَجُوْا فِيْهَا فَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَ اَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوْا وَمَالُوْا عَلَى الرَّاعِيْ فَقَتَلُوْهُ وَ اطَّرَدُوْا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَاُ مِنْ هٰؤُلَآءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَخَوَّفُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِيْ قَالَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا اَنَسٌ قَالَ وَقَالَ يَآاَهْلَ كَذَا اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَّا اُبْقِيَ هٰذَا فِيْكُمْ وَ مِثْلُ هٰذَا.

۱۷۲۳۔ علی بن عبداللہ ‘ محمد بن عبداللہ الانصاری ‘ ابن عون ‘ سلیمان ابو رجاء (ابن قلابہ کا آزاد کردہ غلام) ابوقلابہ ‘ حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں ‘انہوں نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگوں نے قسامت کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ قسامت میں قصاص لازم ہوگا ‘کیونکہ خلفاء نے بھی قصاص کا حکم دیا ‘عمر بن عبدالعزیز نے گھوم کر دیکھا ‘ تو ابوقلابہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے ‘عمر بن عبدالعزیز نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ اے عبداللہ بن زید اس معاملہ میں تم کیا کہتے ہو ‘انہوں نے کہا ‘ میرا خیال ہے کہ کوئی آدمی مسلمان ہوتے ہوئے سوائے ان تین شخصوں کے واجب القتل نہیں ہے ‘اول جو محصن ہو کر زنا کرے ‘ دوم جس نے ناحق کسی کو مار ڈالا ہو ‘سوم وہ جس نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا ہو ‘ یہ بات سن کر عنبسہ بن سعید کہنے لگے ہم نے تو انس (بن مالک) کو کہتے سنا ہے ‘کہ قصاص ہونا چاہئے ‘ پھر یہ حدیث بیان فرمائی کہ عرینہ کے کچھ آدمی حضور اکرم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی اور بدہضمی ہوگئی ہے ‘ آپ نے فرمایا اچھا ہمارے اونٹ چرنے جنگل کو جا رہے ہیں ‘ تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ ‘ اور ان کا دودھ وغیرہ پیو ‘ وہ گئے اور تندرست ہوگئے ‘ پھر انہوں نے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ گئے ‘ کیا ایسے لوگوں کے قتل میں کوئی تامل ہو سکتا ہے ‘کہ انہوں نے ایک آدمی کو مار دیا ‘ اللہ و رسول سے لڑے ‘ اور نافرمانی کی اور اس طرح انہوں نے رسول پاک کو خوفزدہ کیا ‘ یہ سن کر عنبسہ نے سبحان اللہ کہا ، میں نے کہا کیا تم مجھ کو جھٹلاتے ہو؟ انہوں نے کہا ‘ بلکہ حضرت انسؓ نے یہ حدیث مجھ سے بھی بیان کی ہے مجھے تو تعجب ہوا کہ آپ کو حدیث (خوب یاد رہتی ہے) اس کے بعد عنبسہ نے کہا اے اہل شام تم ہمیشہ خوش رہو گے ‘ جب تک تم میں ابوقلابہ جیسے عالم موجود رہیں گے۔

٦٦٦ بَاب قَوْلِهِ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ.

١٧٢٤ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ لَا وَ اللَّهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ.

باب ٦٦٦۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ہر بات کا بدلہ اس کے مثل لیا جائیگا"

١٧٢٤۔ محمد بن سلام، فزاری، حمید، حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میری پھوپھی ربیع نے ایک انصاریہ کے دو دانت توڑ ڈالے، تو اس کی قوم والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے قصاص کا حکم صادر فرما دیا، میرے چچا انس بن نضر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم اس کے دانت نہیں توڑے جا سکتے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس! یہ اللہ کا حکم ہے یہ بات ہو رہی تھی کہ انصاریہ کے رشتہ دار راضی ہو گئے اور دیت لینا منظور کر لیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نیک بندہ جب کسی بات کی قسم کھا لیتا ہے تو اللہ اس کی بات کو پورا کر دیتا ہے اور اسے جھوٹا نہیں ہونے دیتا۔

٦٦٧ بَاب قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ.

١٧٢٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَ اللَّهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةَ.

باب ٦٦٧۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے رسول پہنچا دیجئے، جو آپ کے اوپر آپ کے رب نے نازل کیا ہے۔"

١٧٢٥۔ محمد بن یوسف، سفیان، اسمٰعیل، شعبی، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جو آدمی یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خدا کے کسی حکم کو چھپا لیا ہے وہ کاذب ہے، اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ تبلیغ کا حکم فرما دیا ہے اور انبیائے کرام خدا کے حکم کے مطابق ہی تعلیم دیتے ہیں۔

٦٦٨ بَاب قَوْلِهِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ

١٧٢٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَ اللَّهِ وَبَلَى وَ اللَّهِ.

باب ٦٦٨۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ تعالیٰ تم" کو تمہاری بیکار قسموں پر گرفت نہیں فرمائے گا۔

١٧٢٦۔ علی بن سلمہ، مالک بن سعیر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت لایواخذکم اللہ الخ اس آدمی کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے، جو اپنی عادت سے مجبور ہو کر بلا قصد قسم کھاتا ہو، جیسے لوگ واللہ اور باللہ باتیں کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِیْ يَمِيْنٍ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَا اَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللّٰهِ وَفَعَلْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ۔

۱۷۲۷۔ احمد بن ابی رجاء' نضر' ہشام' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد ابو بکرؓ اپنی قسم کے خلاف کبھی نہیں کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ کفارۃ کی یہ آیت نازل ہوئی' چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے ہر اس قسم کو توڑ دیا جس میں میں نے بھلائی دیکھی اور کفارہ ادا کر دیا اور اچھے کام کو اختیار کیا۔

٦٦٩ بَاب قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔

باب ۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ''اے ایمان والو! جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کر دیا ہے اسے حرام مت ٹھہراؤ۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِیْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَّتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ لَكُمْ۔

۱۷۲۸۔ عمرو بن عون' خالد' اسمٰعیل' قیس' عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد پر گئے اور عورتیں ہمارے ساتھ نہیں تھیں' ہم نے اپنی حرارت اور خواہش سے مجبور ہو کر عرض کیا کہ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا' ایسا مت کرو اور فرمایا کہ تھوڑے یا کم دن کے لئے جس پر عورت راضی ہو جائے' نکاح کر لو' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی' یا ایھا الذین آمنو الاتحرموا الخ۔

٦٧٠ بَاب قَوْلِهٖ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَزْلَامُ الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُوْنَ بِهَا فِی الْاُمُوْرِ وَ النُّصُبُ اَنْصَابٌ يَّذْبَحُوْنَ عَلَيْهَا وَ قَالَ غَيْرُهٗ الزُّلَمُ الْقِدْحُ لَارِيْشَ لَهٗ وَ هُوَ وَاحِدُ الْاَزْلَامِ وَ الْاِسْتِقْسَامُ اَنْ يُّجِيْلَ الْقِدَاحَ فَاِنْ نَهَتْهُ انْتَهٰى وَ اِنْ اَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَاْمُرُهٗ وَقَدْ اَعْلَمُوْا الْقِدَاحَ اَعْلَامًا بِضُرُوْبٍ يَّسْتَقْسِمُوْنَ بِهَا وَ فَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَ الْقُسُوْمُ الْمَصْدَرُ۔

باب ۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ''شراب' جوا اور بت اور فال کے تیر سب ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔'' ابن عباس کہتے ہیں کہ ''ازلام'' سے مراد فال کھولنے کے تیر ہیں جن سے کہ قسمت کا حال معلوم کیا کرتے تھے اور ''نصب'' سے تھان مراد ہیں جن پر کافر لوگ قربانیاں کیا کرتے تھے' دوسرے لوگوں نے کہا کہ ''ازلام'' ''زلم'' کی جمع ہے زلم کہتے ہیں بے پر کی تیر کا پھرانا مراد ہے' اگر منع کی فال نکلتی' تو وہ کام نہ کرتے اور اگر حکم کی فال نکلتی' تو اس کام کو کرتے ان تیروں پر مشرکوں نے قسم قسم کی تصویریں بنا رکھی تھیں جن سے اپنی اپنی قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے'' استقسام'' کے معنی کو متکلم کے صیغہ میں لے جاؤ' تو کہیں گے''

قسمت"اور"قسوم"مصدر ہے۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَاِنَّ فِی الْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةُ اَشْرِبَةٍ مَّا فِيْهَا شَرَابُ الْعِنَبِ.

۱۷۲۹۔ الحق بن ابراہیم 'محمد بن بشر' عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، نافع 'حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ حرمت شراب کی جس دن یہ آیت نازل ہوئی (یعنی انما الخمر والمیسر الخ) تو مدینہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب تھی مگر انگوری نہیں تھی۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَّا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِیْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ فَاِنِّیْ لَقَائِمٌ اَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ وَ فُلَانًا وَّ فُلَانًا اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوْا وَ مَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوْا اَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا اَنَسُ قَالَ فَمَا سَاَلُوْا عَنْهَا وَ لَا رَاجَعُوْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

۱۷۳۰۔ یعقوب بن ابراہیم 'ابن علیہ 'عبدالعزیز بن صہیب 'حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن میرے گھر میں سوائے کھجور کے شراب کے اور کوئی شراب نہیں تھی میں طلحہؓ اور دوسرے لوگوں کو فضیح (یعنی کھجور کی شراب) پلا رہا تھا کہ ایک شخص آئے اور کہنے لگے کہ کیا تم کو معلوم نہیں 'پوچھا کیا؟ تو کہنے لگے کہ شراب حرام کر دی گئی ہے 'تو انہوں نے کہا اے انس! ان مٹکوں کو بہا دو 'انسؓ کہتے ہیں کہ پھر کسی نے کوئی بات نہیں پوچھی اور نہ اس بات کے خلاف کوئی کام کیا۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ اُنَاسٌ غَدَاةَ اُحُدٍ الْخَمْرَ فَقُتِلُوْا مِنْ يَّوْمِهِمْ جَمِيْعًا شُهَدَآءَ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِهَا.

۱۷۳۱۔ صدقہ بن فضل 'ابن عیینہ 'عمرو حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے صبح کے وقت جنگ احد میں شراب پی 'پھر سب میدان میں مارے گئے 'یہ قصہ اس وقت پیش آیا 'جب کہ حرمت شراب کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى وَ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَ التَّمْرِ وَ الْعَسَلِ وَ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيْرِ وَ الْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

۱۷۳۲۔ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی 'عیسیٰ و ابن ادریس 'ابی حیان 'شعبی 'حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ کو خلافت کے زمانہ میں منبر رسول اللہ ﷺ پر تقریر کرتے ہوئے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ لوگو! شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے 'انگور 'گیہوں 'کھجور 'شہد اور جو شراب کی خاصیت یہ ہے کہ عقل کو زائل کر دیتی ہے۔

۶۷۱ بَاب قَوْلِهٖ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ.

باب ۶۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں 'جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اس چیز میں جو انہوں نے کھا پی لی 'واللّٰہ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ تک۔

١٧٣٣ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الْخَمْرَ الَّتِیْ اُهْرِيقَتِ الْفَضِيخُ وَ زَادَنِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِی النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِیَ الْقَوْمِ فِیْ مَنْزِلِ اَبِیْ طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هٰذَا مُنَادٍ يُّنَادِیْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِیْ اذْهَبْ فَاَهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِیْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَ كَانَتْ خَمْرُ هُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَّهِیَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا .

۱۷۳۳ـ ابوالنعمان ' حماد بن زید ' ثابت ' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب شراب پھینکی گئی تھی ' تو میں ابو طلحہ کے یہاں سب کو شراب پلا رہا تھا ' اس وقت حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تھا ' ہوا یہ کہ رسول اکرمؐ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ منادی کر دے ' وہ منادی کرتا ہوا ادھر آیا ' تو ابو طلحہ نے کہا کہ دیکھو یہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں باہر آیا تو دیکھا کہ ایک منادی کرنے والا پکار پکار کر کہہ رہا ہے " کہ اے لوگو! خبردار ہو جاؤ ' آج سے شراب حرام کر دی گئی ہے ' اس کے بعد ابو طلحہؓ نے فرمایا ' جاؤ شراب کو پھینک دو۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اس دن مدینہ کے راستوں میں شراب بہی بہی پھر رہی تھی(۱) اور اس دن شراب فضیح تھی کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ مسلمان اس حال میں مارے گئے کہ ان کے پیٹ میں شراب بھری تھی چنانچہ اس وقت یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ نازل کی گئی۔

٦٧٢ بَاب قَوْلِهٖ لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

باب ۶۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ " ایسی باتیں مت پوچھو ' جن کے ظاہر ہونے سے تم کو رنج ہو۔

١٧٣٤ـ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُوْدِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَّا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ حَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِیْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۷۳۴ـ منذر بن ولید بن عبدالرحمٰن الجارودی ' ان کے والد ' شعبہ موسیٰ بن انس ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نے ایسا خطبہ پڑھا ' جو میں نے پہلے نہیں سنا تھا ' آپ نے فرمایا ' جو کچھ میں جانتا ہوں ' اگر تم اس کو جانتے ' تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے ' یہ بات سن کر اصحاب نے اپنے چہرے چادر سے چھپالئے اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی ' ایک آدمی نے پوچھا حضور! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا ' فلاں شخص تیرا باپ ہے ' کیونکہ اسے لوگ حرامی کہا کرتے تھے ' آپ نے اس کے پوچھنے پر وہی نام بتایا ' جس کی طرف یہ منسوب کیا جاتا تھا ' یہ سن کر اسے بہت رنج ہوا ' تب یہ آیت نازل ہوئی ' اسے نضر ' روح بن عبادہ ' شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

١٧٣٥ـ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو

۱۷۳۵ـ فضل بن سہل ' ابوالنضر ' ابو خیثمہ ' ابوالجویریہ ' حضرت ابن

(۱) یہ تھا صحابہ کرامؓ کا جذبہ ایمانی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کا مظاہرہ کہ محض ایک اعلان سے شراب بہادی، حالانکہ یہ لوگ شراب کے عادی و دلدادہ تھے، مگر بہاتے وقت کسی نے بھی نہ تو حکمت پوچھی نہ کوئی تاویل کی۔

النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوالْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَّسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتِهْزَآءً فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مَنْ اَبِىْ وَيَقُوْلُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهٗ اَيْنَ نَاقَتِىْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ كُلِّهَا.

عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے بطور مذاق رسول اللہ ﷺ سے کچھ باتیں دریافت کیں' ایک آدمی نے کہا' میرا باپ کون ہے؟ ایک نے کہا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے' وہ کہاں ہے؟ تو اس وقت یہ آیت یا ایھا الذین آمنوا یعنی اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو' جو اگر ظاہر کر دی جائیں' تو تمہیں بری لگیں' آخر آیت تک نازل ہوئی۔

٦٧٣ بَاب قَوْلِهٖ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَقُوْلُ وَ " اِذْ " هٰهُنَا صِلَةٌ الْمَآئِدَةِ اَصْلُهَا مَفْعُوْلَةٌ كَعِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَّ تَطْلِيْقَةٍ بَآئِنَةٍ وَّ الْمَعْنٰى مِيْدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُّقَالُ مَا دَنِىْ يَمِيْدُنِىْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُّتَوَفِّيْكَ مُمِيْتُكَ.

باب ۶۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ نے بحیرہ' سائبہ' وصیلہ اور حام کو جائز نہیں رکھا ہے" کی تفسیر " اذقال اللہ" الخ میں " یقول" کے معنی مستقبل کے لئے ہیں اور "اذ" زائد ہے " مائدۃ" میں مائدہ اسم فاعل بمعنی مفعول ہے' جیسے " راضیة (عیشة راضیة) اس میں مرضیته کے معنی مراد ہیں اور " بائنه" بھی بمعنی مفعول ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ " متوفیك" کے معنی ہیں' میں تجھ کو موت دینے والا ہوں۔

١٧٣٦ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ الْبَحِيْرَةُ الَّتِىْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ فَلَا يَحْلُبُهَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَ السَّآئِبَةُ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَىْءٌ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ الْخُزَاعِىَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِى النَّارِ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ وَ الْوَصِيْلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِىْ اَوَّلِ نِتَاجِ الْاِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّىْ بَعْدُ بِاُنْثٰى وَكَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهُمْ لِطَوَاغِيْتِهِمْ اِنْ وَصَلَتْ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَّ الْحَامُ فَحْلُ الْاِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُوْدَ فَاِذَا قَضٰى

۱۷۳۶۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابراہیم بن سعد' صالح بن کیسان' ابن شہاب' حضرت سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بحیرہ اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے' جس کو کفار کسی بت کی نذر کر کے آزاد چھوڑ دیتے تھے' اور اس کا دودھ نہ دوہتے تھے اور سائبہ وہ اونٹنی ہے جو بتوں کی نذر کی جاتی اور جس پر کوئی سواری نہ کی جاتی تھی اور نہ اس سے کوئی کام لیتے تھے' ابن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دوزخ میں چلتے ہوئے دیکھا' اس کی انتڑیاں باہر نکلی ہوئی تھیں اور وہ ان کو گھسیٹتا تھا' یہ وہ آدمی ہے' جس نے سب سے پہلے بتوں کے نام پر اونٹنی کو چھوڑا تھا اور وصیلہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی اور دوسری مرتبہ میں مادہ جنے اور اس کو بت کے نام پر چھوڑ دیا جائے (یعنی متصل دو دفعہ مادہ جنے) جن کے درمیان نر نہ ہو اور حام اس اونٹ کو کہتے ہیں' جس کیلئے کفار کہتے تھے کہ اگر اس سے ہماری اونٹنی کے دس یا بیس (مقررہ تعداد) بچے پیدا ہوں' تو ہمارے لئے

ضِرَابَهٗ وَ دَعُوْهُ لِلطَّوَاغِيْتِ وَ اَعْفُوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّ سَمُّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيْدًا قَالَ يُخْبِرُهٗ بِهٰذَا قَالَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَّ رَاَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهٗ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ.

ہوں گے اور اگر زائد ہوں' تو ہمارے بتوں کے لئے ہوں گے' پھر جو زائد ہوتے ہیں' ان کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس سے کچھ کام نہیں لیا کرتے تھے' بخاری کا بیان ہے کہ یہ حدیث ابوالیمان نے' بتوسط شعیب' انہوں نے زہری سے' انہوں نے سعید بن مسیب سے بیان کی' انہوں نے کہا کہ ابوہریرہؓ کہتے ہیں' میں نے آنحضرت سے اسی طرح سنا ہے' ابن الہاد نے بواسطہ ابن شہاب' سعید' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا' محمد بن ابی یعقوب' ابوعبداللہ الکرمانی' حسان بن ابراہیم' یونس' زہری' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اپنے آپ کو کچل رہی تھی اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو اپنی آنتیں کھینچتے ہوئے دیکھا' اسی نے سب سے پہلے بتوں کے نام پر سانڈھ چھوڑے تھے۔

٦٧٤ بَاب قَوْلِهٖ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ.

باب ۶۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "میں ان کا گواہ تھا' جب تک میں ان میں تھا اور جب تو نے مجھے اٹھالیا' تو ان کا نگہبان اور گواہ تو ہے' اور تو ہر چیز کو دیکھتا ہے"۔

١٧٣٧۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَ اِنَّ اَوَّلَ الْخَلَآئِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ اَلَا وَ اِنَّهٗ يُجَآءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُصَيْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ

۱۷۳۷۔ ابوالولید' شعبہ' مغیرہ بن نعمان' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی طرف ننگے پیر اور ننگے بدن اور بلاختنہ کئے اٹھائے جاؤ گے' پھر آپ نے یہ آیت كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ الخ تلاوت فرمائی' یعنی جس حال میں تم کو پیدا کیا ہے' اسی حال میں تم کو قیامت کے دن اٹھائیں گے اس وعدہ کے مطابق جو ہم نے کیا ہے' اور ہم اس کام کے کرنے والے ہیں' اس کے بعد فرمایا' سب سے اول حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا' پھر چند آدمی میری امت کے لائے جائیں گے' اور فرشتے ان کو دوزخ کی طرف لے چلیں گے' تو میں عرض کروں گا' کہ اے رب یہ تو میرے صحابی ہیں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا' ہاں' مگر تم کو نہیں معلوم کہ

الصَّالِحُ وَ کُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ فَیُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا کام کئے'(۱) اس وقت میں حضرت عیسیٰ کی طرح عرض کروں گا کہ وَ کُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ' آخر آیت تک' پھر ارشاد باری ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے جدا ہوتے ہی دین سے پھر گئے تھے۔

۶۷۵ بَاب قَوْلِهٖ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمِ.

باب ۶۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اگر تو ان کو عذاب دے' تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو معاف کر دے' تو تو غالب اور دانا ہے۔

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا مُغِیْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ وَ اِنَّ نَاسًا یُّؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ کُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ اِلٰی قَوْلِهِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ.

۱۷۳۸۔ محمد بن کثیر' سفیان' مغیرہ بن نعمان' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاؤ گے' پھر تم میں سے کچھ لوگوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا' اس وقت میں حضرت عیسیٰ کی طرح وہی کہوں گا' جو انہوں نے کہا تھا کہ "میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا' العزیز الحکیم تک۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

سورہ انعام کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَّعْرُوْشَاتٍ مَّا یُعْرَشُ مِنَ الْکَرْمِ وَ غَیْرِ ذٰلِكَ حَمُوْلَةً مَّا یُحْمَلُ عَلَیْهَا وَلَلَبَسْنَا لَشَبَّهْنَا یَنْاَوْنَ یَتَبَاعَدُوْنَ تُبْسَلُ تُفْضَحُ اُبْسِلُوْا اُفْضِحُوْا بَاسِطُوْا اَیْدِیْهِمْ الْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَکْثَرْتُمْ اَضْلَلْتُمْ کَثِیْرًا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَ مَالِهِمْ نَصِیْبًا وَلِلشَّیْطَانِ وَ الْاَوْثَانِ نَصِیْبًا اَکِنَّةً وَّاحِدُهَا کِنَانٌ اَمَّا اشْتَمَلَتْ یَعْنِیْ هَلْ تَشْتَمِلُ اِلَّا عَلٰی ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی فَلِمَ تُحَرِّمُوْنَ بَعْضًا وَّ تُحِلُّوْنَ بَعْضًا مَّسْفُوْحًا مُّهْرَاقًا صَدَفَ

ابن عباس کہتے ہیں کہ "فِتْنَتُهُمْ" کے معنی ان کا عذر اور بہانہ' "مَعْرُوْشَاتٍ" وہ بیلیں جو دیواروں' چھپروں پر پھیلتی ہیں' جیسے انگور وغیرہ "حمولتہ" کے معنی وہ جانور جن پر بوجھ لادا جاتا ہے' "للبسنا" کے معنی ہم شبہ ڈال دیں گے "ینأون" کے معنی دور رہتے ہیں "تُبْسَلُ" کے معنی رسوا و خوار کیا جائے "ابسلوا" ہلاکت میں ڈالے گئے۔ "باسطوا اَیْدِیْهِمْ" اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے "بسط" "مارنا" "استکثرتم" "تم نے بہت سے انسان گمراہ کئے" "ذرا من الحرث" یعنی انہوں نے اپنے مالوں اور پھلوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کے واسطے ٹھہرایا اور ایک حصہ اپنے بتوں کیلئے مقرر کیا "اکنتہ" کے معنی پردہ یہ "کنان" کی جمع ہے "اما اشتملت" یعنی نر

(۱) ان لوگوں سے مراد منافقین اور وہ دیہاتی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ڈر یا طمع کی بناء پر ظاہراً ایمان لے آئے تھے بعد میں مرتد ہوگئے جلیل القدر مخلص صحابہ مراد نہیں ہیں۔

اَعْرَضَ اُبْلِسُوْا اُوْيِسُوْا وَاُبْسِلُوْا اُسْلِمُوْا سَرْمَدًا دَآئِمًا اِسْتَهْوَتْهُ اَضَلَّتْهُ يَمْتَرُوْنَ يَشُكُّوْنَ وَقْرٌ صَمَمٌ وَّاَمَّا الْوِقْرُ الْحِمْلُ اَسَاطِيْرُ وَاحِدُهَا اُسْطُوْرَةٌ وَّ اِسْطَارَةٌ وَّهِيَ التُّرَّهَاتُ الْبَاْسَآءُ مِنَ الْبَاْسِ وَيَكُوْنُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مُّعَايَنَةً الصُّوْرُ جَمَاعَةُ صُوْرَةٍ كَقَوْلِهٖ سُوْرَةٌ وَّ سُوَرٌ مَّلَكُوْتٌ مُّلْكٌ مِّثْلَ رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّحَمُوْتٍ وَيَقُوْلُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تُرْحَمَ جَنَّ اَظْلَمَ يُقَالُ عَلَى اللّٰهِ حُسْبَانُهٗ اَيْ حِسَابُهٗ وَيُقَالُ حُسْبَانًا مَّرَامِيَ وَ رُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَّ مُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَ الْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَ الْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِّثْلُ صِنْوٍ وَّ صِنْوَانٍ.

اور مادہ کے سوا کسی اور جنس پر مشتمل نہیں ہوتے' پھر تم کیوں ایک کو حلال اور دوسرے کو حرام ٹھہراتے ہو "مسفوحاً" بہتا ہوا "صدف" اس سے پھرے "ابلسوا" نامید ہو گئے "ابسلوا" پھانسے گئے' ہلاکت کے سپرد کئے گئے "سرمدًا" ہمیشہ قائم رہنے والا "استھوتہ" اس کو پھینک دیا "تمترون" تم شبہ کرتے ہو "وقر" بمعنی ڈاٹ "صمم" کے معنی بہراپن "حمل" بمعنی وزن "اساطیر" بے سند باتیں' جس کا واحد "اسطورۃ" اور "اسطارۃ" یعنی کہانی وغیرہ "الباساء" محتاجی و سختی "باس" اور "بوس" کے معنی محتاجی اور سختی "جھرۃ" سامنے روبرو' "الصور" صورتیں جیسے سورۃ سور میں' "ملکوت" کا مطلب ہے بادشاہت' "رھبوت" کے معنی بہت ڈر "رحموت" مہربانی' اور کہتے ہیں تیرا ڈرایا جانا تجھ پر مہربانی کرنے سے بہتر ہے "جَنَّ" رات کی اندھیری میں چھا گئی "حسبانہ" کے معنی "حسباناً" اور "حسبان" کے معنی بھی یہی ہیں نیز "حسبان" کے معنی شیطان کو تیر مارنے کے بھی ہیں "مستقر" کا مطلب ہے رہنے کی جگہ "صلب" بمعنی پیٹھ "مستودع" عورت کا رحم "القنو" گچھا خوشہ اس کا تثنیہ اور جمع "قنوان" ہے اور اسی طرح "صنو" کا "صنوان" ہے' یعنی جڑ ملے ہوئے درخت۔

٦٧٦ بَاب قَوْلِهٖ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ.

باب ٦٧٦۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ غیب کے خزانے اللہ ہی کے پاس ہیں اور ان کو سوائے خدا کے' کوئی نہیں جانتا۔

١٧٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ.

١٧٣٩۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ غیب کے پانچ خزانے ہیں' جن کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے' اول قیامت کا علم (کہ کب آئے گی) دوم بارش کا علم (کہ کب ہو گی) سوم رحم میں کیا ہے؟ (یعنی نر یا مادہ) چہارم کل کیا کرے گا؟ اور پنجم یہ کہ موت کہاں (اور کب) آئے گی؟ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا اور خبردار ہے۔

٦٧٧ بَاب قَوْلِهٖ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ الْاٰيَةَ

باب ٦٧٧۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اس بات پر قادر ہے' کہ تم پر اوپر سے عذاب نازل کرے" آخر

يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ مِنَ الاِلْتِبَاسِ يَلْبِسُوْا يَخْلِطُوْا شِيَعًا فِرَقًا.

تک " یلبسکم" کا معنی ملادے 'خلط کردے' یہ التباس سے نکلا ہے" شیعًا" گروہ گروہ' فرقے فرقے۔

١٧٤٠ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ قَالَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَهْوَنُ اَوْ هٰذَا اَيْسَرُ.

۱۷۴۰۔ ابوالنعمان 'حماد بن زید' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت "قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا" الخ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "اعوذبوجهك" الخ یعنی میں پناہ لیتا ہوں تیری ذات کی' یعنی اس عذاب کی بابت آپ نے معافی چاہی' پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اومن تحت ارجلکم" آپ نے اس سے بھی پناہ مانگی' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اویلبسکم شیعاً" الخ تو آپ نے فرمایا' ہاں یہ اس سے آسان ہے کہ ان پر یہ عذاب مسلط کر دیا جائے۔

٦٧٨ بَاب قَوْلِهِ وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ.

باب ۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم واستبداد سے مخلوط نہیں کیا۔

١٧٤١ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُهٗ وَ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ.

۱۷۴۱۔ محمد بن بشار' ابن ابی عدی' شعبہ' سلیمان' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں' کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی (یعنی ولم یلبسوا ایمانهم بظلم) تو آپ کے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے؟ جس نے ظلم نہ کیا ہو' تو اس کے بعد یہ آیت نازل فرمائی گئی' کہ ان الشرك لظلم عظيم' یعنی ظلم سے مراد شرک ہے۔

٦٧٩ بَاب قَوْلِهِ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَّ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ.

باب ۶۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ہم نے یونس' لوط اور تمام انبیاء کو تمام عالم پر فضیلت بخشی ہے۔

١٧٤٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

۱۷۴۲۔ محمد بن بشار' عبدالرحمٰن بن مہدی' شعبہ' قتادہ' ابوالعالیہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں (یعنی آنحضرت ﷺ) یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

١٧٤٣ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

۱۷۴۳۔ آدم بن ابی ایاس' شعبہ' سعد بن ابراہیم' حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بندے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مجھ کو یونس بن متی سے افضل خیال کرے۔

٦٧٩ بَاب قَوْلِه اُوْلٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ.

باب ۶۷۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ "ان نبیوں کو اللہ نے ہدایت بخشی تھی' اے رسول ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔

١٧٤٤ ـ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَفِيْ صٓ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُّجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ.

۱۷۴۴۔ ابراہیم بن موسیٰ 'ہشام 'ابن جریج' سلیمان 'احول' مجاہد سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ سورہ ص میں سجدہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ہے' پھر یہ آیت پڑھی اولئك الذين الخ یعنی انبیا کی پیروی ضروری ہے' انہیں میں حضرت داؤد بھی ہیں' جن کے سجدہ کا اس سورت میں ذکر ہے' اسی حدیث کو یزید بن ہارون محمد بن عبید اور سہل بن یوسف نے عوام بن حوشب سے اور وہ مجاہد سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے معلوم کیا' تو انہوں نے فرمایا کہ پیغمبر ﷺ کو بھی اگلے انبیاء کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

٦٨٠ بَاب قَوْلِه وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَّ مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا الاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الْبَعِيْرُ وَ النَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَ قَالَ غَيْرُهُ هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدًا وَّاَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ.

باب ۶۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ یہودی ہو گئے' ہم نے ان پر ناخن والے جانور حرام کر دیئے اور گائے بکری کی چربی حرام کر دی' آخر آیت تک' حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ "ذی ظفر" سے شتر مرغ اور اونٹ مراد ہے اور "حوایا" کا مطلب ہے وہ آنتیں جن میں مینگنی رہتی ہے' اور بعض کا کہنا ہے کہ "ہادوا" کا مطلب یہود ہو گئے اور سورہ اعراف میں اس کے معنی ہیں' توبہ کرنے والے:

١٧٤٥ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْهَا وَقَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۴۵۔ عمرو بن خالد 'لیث' یزید بن ابی حبیب' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ جب چربی کو ان کے لئے حرام کیا گیا' تو انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا اور اس کی قیمت وصول کی اور اس کو تیل کہنے لگے اور اس طرح اسے کھایا (دوسری سند) ابو عاصم' عبدالحمید' یزید' عطا' حضرت جابرؓ نبی ﷺ نے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

٦٨١ بَاب قَوْلِه وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ.

١٧٤٦ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ لَا شَيْءَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَكِيلٌ حَفِيظٌ وَّمُحِيطٌ بِه قُبُلًا جَمْعُ قَبِيلٍ وَّ الْمَعْنٰى اَنَّهُ ضُرُوْبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِّنْهَا قَبِيلٌ زُخْرُفٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ كُلُّ بِنَآءٍ بَنَيْتَهُ وَ يُقَالُ لِلْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَّيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَّحِجًى وَّ اَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُوْدَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَّ مِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَاَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَّحْطُوْمٍ مِّثْلُ قَتِيلٍ مِّنْ مَّقْتُوْلٍ وَّ اَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ.

باب ۶۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "مت قریب جاؤ فحش چیزوں کے جو ظاہر ہیں اور جو باطن ہیں۔

۱۷۴۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے تمام ظاہر و باطن کی فحش چیزوں کو حرام کر دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ تعریف کو پسند کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی تعریف فرمائی اور ہم کو بھی حکم دیا (جیسے الحمد للہ) عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابو وائل سے اس حدیث کو سن کر کہا کہ کیا آپ نے یہ حدیث حضرت ابن مسعود سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں! اس کے بعد میں نے کہا کہ اس کا سلسلہ رسول اکرم تک پہنچتا ہے؟ فرمایا ہاں! بخاری کہتے ہیں کہ "وکیل" کے معنی "حفیظ" و "محیط" کے ہیں، "قبلا" سے مراد ہر قسم کا عذاب ہے "زخرف" کے معنی بیکار چیز جس کو ظاہر اطوار پر خوبصورت کہا گیا ہو، اور "وحرث حجر" میں "حجر" کے معنی ممنوع، حرام، عمارت، مادہ گھوڑی عقل کے ہیں اور "اصحاب حجر" اور "حجر" سے مراد قوم ثمود کی بستی ہے، اور علاقہ ممنوعہ کو بھی کہتے ہیں اور خانہ کعبہ کے حطیم کو بھی "حجر" کہا جاتا ہے حطیم بمعنی محطوم کے ہے، جس طرح کہ "قتیل" "مقتول" کے معنی میں ہے اور "حجر الیمامہ" ایک مقام کا نام ہے یا ایک منزل کا۔

٦٨٢ بَاب قَوْلِه هَلُمَّ شُهَدَآءَ كُمْ لُغَةُ اَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَ الْجَمِيْعِ.

١٧٤٧ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ.

باب ۶۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تم اپنے گواہوں کو بلاؤ، یا لے آؤ" "ہلم" اہل حجاز کا محاورہ ہے، واحد تثنیہ اور جمع سب کے لئے بولا جاتا ہے۔

۱۷۴۷۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی، جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا، پھر جب آدمی اسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، مگر یہ وقت ایسا ہوگا کہ اس وقت کا ایمان لانا کسی کو مفید نہ ہوگا، جیسا کہ فرمایا، لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ آخر آیت تک۔

۱۷۴۸ـ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا ثُمَّ قَرَاَ الْاٰیَةَ.

۱۷۴۸ـ اسحٰق، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک کہ سورج مغرب سے نہیں نکلے گا؛ پھر اس حال کو دیکھ کر سب لوگ ایمان لائیں گے مگر یہ وقت ایسا ہوگا کہ جو پہلے ایمان نہیں لایا ہے، اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

سورہ اعراف کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّ رِیَاشًا اَلْمَالُ الْمُعْتَدِیْنَ فِی الدُّعَآءِ وَ فِیْ غَیْرِهٖ عَفَوْا كَثُرُوْا وَ كَثُرَتْ اَمْوَالُهُمْ الْفَتَّاحُ الْقَاضِیْ افْتَحْ بَیْنَنَا اقْضِ بَیْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ اٰسٰی اَحْزَنُ تَاْسَ تَحْزَنُ وَ قَالَ غَیْرُهٗ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ یَقُوْلُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ یَخْصِفَانِ اَخَذَ الْخِصَافَ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ یُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ یَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهٗ اِلٰی بَعْضٍ سَوْاٰتِهِمَا كِنَایَةٌ عَنْ فَرْجَیْهِمَا وَ مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ هٰهُنَا اِلَی الْقِیَامَةِ وَ الْحِیْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰی مَا لَا یُحْصٰی عَدَدُهَا، الرِّیَاشُ وَ الرِّیْشُ وَاحِدٌ وَّهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ، قَبِیْلُهٗ جِیْلُهُ الَّذِیْ هُوَ مِنْهُمْ، اِدَّارَكُوْا اِجْتَمَعُوْا وَ مَشَاقُ الْاِنْسَانِ وَ الدَّآبَّةِ كُلُّهُمْ یُسَمّٰی سُمُوْمًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَّهِیَ عَیْنَاهُ وَ مَنْخِرَاهُ وَفَمُهٗ وَ اُذُنَاهُ وَ دُبُرُهٗ وَاِحْلِیْلُهٗ، غَوَاشٍ مَا غُشُّوْا بِهٖ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِیْلًا یَغْنَوْا یَعِیْشُوْا حَقِیْقٌ حَقٌّ اسْتَرْهَبُوْهُمْ مِّنَ الرَّهْبَةِ تَلَقَّفُ تَلْقَمُ طَآئِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوْفَانٌ مِّنَ السَّیْلِ وَیُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِیْرِ الطُّوْفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ یُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ، عُرُوْشٌ وَّ عَرِیْشٌ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ "وریشا" میں بعض قرآت "ریاشا" بھی آیا ہے جس کے معنی ریشا کے ہوتے ہیں یعنی مال "معتدین" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت نہیں کرتا، جو دعا میں حد سے بڑھ جاتے ہیں "عفوا" کے معنی ہیں مال کی زیادتی "فتاح" کے معنی ہیں، فیصلہ کرنے والا، جیسے "اِفْتَحْ بَیْنَنَا" ہمارا فیصلہ کردو، "نتقنا" کے معنی ہیں اٹھایا ہم نے "اِنْبَجَسَتْ" کے معنی ہیں جاری ہوگئے یا پھوٹ نکلے "متبر" خسارہ پانے والے "آسی" کے معنی ہیں غم کروں، ان کے علاوہ دوسرے کہتے ہیں "مامنعك ان لاتسجد" میں "لا" زائدہ ہے اور معنے ہوئے کس چیز نے سجدہ سے روکا اور "یَخْصِفَانِ" کے معنی ہیں کہ آدم و حوا نے بہشت کے پتوں سے شرمگاہ کو چھپایا "مَتَاعٌ اِلٰی حِین" میں "حین" سے مراد قیامت ہے اور "ریاش وریش" کے معنی ہیں لباس "قبیلہ" سے ذات والے مراد ہیں "اِدَّارَكُوا" کے معنی ہیں سب اکٹھے ہو جائیں گے "مَسَامّ" اور "مشاق" کے معنی سوراخ کے ہیں، جیسے آنکھ، کان، ناک اور قبل ودبر وغیرہ "غواش" غلاف کو کہتے ہیں "نشرًا" کے معنی ہیں متفرق "نکدًا" کے معنی قلیل یعنی تھوڑا "یغنوا" کے معنی ہیں زندگی گزار دی "حقیق" کے معنی ہیں حق اور سچائی "استرہبوھم" رھبتہ کے معنی ہیں ان کو ڈراؤ "تلقف" کے معنی ہیں ان کو لقمہ بنائے گا "طار" کے معنی قسمت، تقدیر "طوفان" کے معنی ہیں بارش، موت "قمل" جوئیں "اسباط" قبائل بنی اسرائیل "یعدون" حد شریعت سے بڑھتے تھے "تعد" کے معنی حد سے بڑھنا ہے "شرعا" کے معنی

بِنَآءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَّدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِيْ يَدِهِ الْاَسْبَاطُ قَبَآئِلُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدُّوْنَ لَهٗ يُجَاوِزُوْنَ تَعْدُ تُجَاوِزْ شُرَّعًا شَوَارِعَ، بَئِيْسٍ شَدِيْدٍ اَخْلَدَ قَعَدَ وَ تَقَاعَسَ، سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَأْتِيْهِمْ مِّنْ مَّاْمَنِهِمْ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاَتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا مِنْ جِنَّةٍ مِّنْ جُنُوْنٍ فَمَرَّتْ بِهٖ اسْتَمَرَّبِهَا الْحَمْلُ فَاَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُّلِمٌّ بِهٖ لَمَمٌ وَّ يُقَالُ طَآئِفٌ وَّ هُوَ وَاحِدٌ يَّمُدُّوْنَهُمْ يُزَيِّنُوْنَ وَخِيْفَةً خَوْفًا وَّ خُفْيَةً مِّنَ الْاِخْفَآءِ وَ الْآصَالُ وَ احِدُهَا اَصِيْلٌ مَّا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِهٖ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا.

ہیں پانی کی سطح پر ظاہر "بئیس" کے معنی بہت شدید "اخلدالی الارض" بیٹھ گیا دیر کی' یعنی پستی کی طرف جھک گیا اور خواہش کی کہ ہمیشہ اسی جگہ رہوں گا" "سنستدر جھم" کے معنی ہیں ہم ان کو ان کی امن کی جگہ سے لائیں گے، فاتا ھم اللہ من حیث لم یحتسبوا' یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب ادھر سے آگیا' جہاں سے انہیں عذاب کا وہم و گمان بھی نہیں تھا" جنہ" دیوانگی "فَمَرَّتُ بہ" کے معنی ہیں اس نے اپنے پیٹ کی مدت پوری کی "ینزغنك" بہکائے تجھ کو "طائف" جمع "طیف" جس کے معنی ہیں' مجمع' بھیڑ وغیرہ "یمدونھم" وہ ان کو خوبصورت کر کے دکھلاتے ہیں "خیفته" "خوف" اور خفیۃ سب کے ایک ہی معنی ہیں' یعنی خوف اور ڈر "آصال" جمع ہے "اصیل" کی جس کے معنی ہیں عصر سے مغرب تک کا وقت' جیسے اللہ کا قول "بکرۃ و اصیلا"

٦٨٣ بَاب قَوْلِهٖ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ.

باب ۶۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے فواحشات کو حرام کیا ہے' کھلے ہوں یا چھپے۔

١٧٤٩ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ قَالَ لَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ.

۱۷۴۹۔ سلیمان بن حرب' شعبہ' عمرو بن مرہ' ابو وائل' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ سب سے زیادہ غیرت مند اللہ کی ذات ہے' یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو جو کھلے ہوں' یا چھپے ہوں حرام کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہے' اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی ہے۔

٦٨٤ بَاب قَوْلِهٖ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ

باب ۶۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب موسیٰ ہمارے بتائے ہوئے وقت پر آئے اور انکے رب نے ان سے باتیں کیں' تو انہوں نے کہا اے میرے رب مجھے قوت دے کہ میں تیری طرف دیکھوں' اللہ نے کہا تم دیکھ نہ سکو گے' مگر پہاڑ کو دیکھو' اگر اپنی جگہ قائم رہا' تو شاید تو مجھے دیکھ سکے' تو جب اللہ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی' (۱) تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا' اور موسیٰ بیہوش ہو

(۱) تجلی سے مراد اللہ تعالیٰ کا نور ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے بہت تھوڑی سی تجلی ظاہر فرمائی تھی، حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار پردوں میں سے ایک درہم کی بقدر تجلی ڈالی تھی جس سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔

تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرِنِیْ اَعْطِنِیْ۔

کر گر پڑے 'جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے تو پاک ہے میں توبہ کرتا ہوں اور پہلا ایمان والا ہوں 'ابن عباس کہتے ہیں کہ "ارنی" سے مراد ہے مجھے اپنے دیدار سے عزت عطا کر۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهٗ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِكَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَطَمَ فِیْ وَجْهِیْ قَالَ ادْعُوْهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ مَرَرْتُ بِالْیَهُوْدِ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ وَ الَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَخَذَتْنِیْ غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهٗ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ مِنْ بَیْنِ الْاَنْبِیَآءِ فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَآئِمَةٍ مِّنْ قَوَآئِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُزِیَ بَصَعْقَةِ الطُّوْرِ۔

۱۷۵۰۔ محمد بن یوسف 'سفیان 'عمرو بن یحییٰ 'مازنی 'انکے والد حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک یہودی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں فریاد کی کہ آپ کے ایک انصاری صحابی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے اور نشان پڑ گیا ہے 'آپ نے فرمایا صحابی کو بلاؤ 'جب وہ آئے تو آپ نے پوچھا کہ تم نے تھپڑ کیوں مارا ہے؟ صحابی نے کہا کہ میں جب اس یہودی کے پاس سے گزرا تو یہ کہہ رہا تھا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے 'میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اس نے تو آپ پر بھی موسیٰ کو افضل بتایا ہے مجھے غصہ آگیا 'اور میں نے اسے طمانچہ مار دیا 'آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت نہ دو 'کیونکہ قیامت کے دن سب بیہوش ہو جائیں گے اور پھر سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا 'تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں 'اب میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا بے ہوش ہی نہیں ہوئے۔

٦٨٥ بَاب قَوْلِهِ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰی۔

باب ۶۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول "المن والسلوی" یعنی ترنجبین اور بٹیریں۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَ مَآءُهَا شِفَآءُ الْعَیْنِ۔

۱۷۵۱۔ مسلم 'شعبہ 'عبدالملک 'عمرو بن حریث 'حضرت سعید بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت سے سنا کہ کھنبی مَنّ کی قسم ہے (خودرو ہے) اور اس کا پانی آنکھ کیلئے فائدہ مند ہے۔

٦٨٦ بَاب قَوْلِهِ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَا نِ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ کَلِمَاتِهٖ وَ

باب ۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے لوگو! میں تمہاری سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں 'اس اللہ کی طرف سے جس کی حکومت زمین اور آسمان میں ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں 'وہی زندہ کرتا ہے 'وہی مارتا ہے تم ایمان لاؤ 'اللہ پر اور اس کے رسول پر جو امی ہیں اور اللہ اور اس کی باتوں پر یقین

اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ.

رکھتے ہیں اس کی اطاعت کرو تاکہ تم سیدھا راستہ پاؤ۔

١٧٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ يَقُوْلُ كَانَتْ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَاَغْضَبَ اَبُوْ بَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ يَسْاَلُهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتّٰى اَغْلَقَ بَابَهُ فِيْ وَجْهِهِ فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ وَ نَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَ نَدِمَ عُمَرُ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى سَلَّمَ وَ جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ وَ غَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّقُوْلُ وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ اِنِّيْ قُلْتُ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ.

۱۷۵۲۔ عبداللہ' سلیمان بن عبدالرحمٰن' موسیٰ بن ہارون' ولید بن مسلم' عبداللہ بن العلاء بن زبر' بسر بن عبید اللہ' ابوادریس خولانی' حضرت ابودرداءؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان لڑائی ہوئی' تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ پر غصہ کیا' تو حضرت عمرؓ ان کے پاس سے چل دیئے مگر حضرت ابوبکرؓ بھی پیچھے ہوئے اور معافی چاہی' مگر حضرت عمرؓ نے معاف نہیں کیا' اور دروازہ بند کر لیا۔ ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرت ابودرداء کہتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' تو آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے دوست کسی سے لڑ کر آرہے ہیں' پھر حضرت عمرؓ بھی آئے اور تمام قصہ بیان کیا اور نادم ہوئے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے معاف کیوں نہیں کیا؟ اور رسول اللہ ﷺ کچھ غصہ ہوئے' حضرت ابوبکرؓ نے کہا' یا رسول اللہ! خدا کی قسم! میں ہی قصوروار ہوں' آنحضرت ﷺ نے فرمایا' میرے ایسے صحابی کو مجھ سے الگ کر دینا چاہتے ہو' آپ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی' پھر ارشاد فرمایا کہ جب میں نے یہ کہا تھا کہ یاایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعًا الخ (یعنی اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں) تو تم سب نے مجھے جھٹلایا تھا اور صرف ایک ابوبکرؓ تھے' جنہوں نے میری تصدیق کی تھی' ابو عبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لڑ کر پہلے معافی چاہتا ہے' اس نے نیکی کرنے میں سبقت کی۔

٦٨٧ بَاب قَوْلِهٖ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ.

باب ۶۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ہم کو معاف کر دیجئے"

١٧٥٣ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

۱۷۵۳۔ اسحٰق' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ تم بیت المقدس کے دروازہ میں عاجزی کے ساتھ حطة کہتے ہوئے داخل ہو' تو ہم تمہارے

وَّقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْلَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

گناہ معاف کر دیں گے، مگر بنی اسرائیل نے اس حکم کو نہیں مانا اور زمین پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور حطۃ کی جگہ "حبة فی شعرة" یعنی اناج کا دانہ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔

۶۸۸ بَاب قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ الْعُرْفُ الْمَعْرُوْفُ.

باب ۶۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے رسول عفو کو اختیار کرو اور اچھی باتوں کا حکم دو اور جاہلوں سے چشم پوشی کرو "عرف" کے معنی ہیں "معروف" یعنی اچھا کام۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَّ كَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَ كَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَ مُشَاوَرَتِهِ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَ اللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ وَ اِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ وَ اللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَ كَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ.

۱۷۵۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آئے، حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت عمرؓ کے مقرب تھے، حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ وہ مقرب اسی کو بناتے تھے، جو عالم اور قاری ہوتا، غرض ایسے ہی لوگ ان کی مجلس میں شامل ہوتے تھے، بوڑھے، جوان کی کوئی پابندی نہ تھی، عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو حضرت عمر تک رسائی ہے، ذرا مجھے بھی ان کے پاس لے چلو، حر بن قیس نے کہا اچھا میں اجازت طلب کرتا ہوں، آخر حر نے عیینہ کیلئے اجازت حاصل کرلی، عیینہ جب حضرت عمرؓ کے پاس گئے، تو کہنے لگے کہ اے خطاب کے بیٹے! نہ تو تم انصاف کرتے ہو اور نہ ہمارے ساتھ کچھ سخاوت سے پیش آتے ہو، حضرت عمرؓ یہ سن کر غصہ ہوئے اور قریب تھا کہ اسے ماریں، اس وقت حر نے کہا۔ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ سے فرمایا ہے کہ "خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ" اور بیشک یہ بھی جاہلوں سے ہے، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ جس وقت حر نے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ اَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۵۵۔ یحییٰ، وکیع، ہشام، عروہ، عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو (یعنی خذا العفو الخ) اخلاق انسانی کیلئے نازل فرمایا ہے، عبداللہ بن براء کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث ابواسامہ نے روایت کی اور کہا کہ ہشام نے اپنے والد سے اور وہ ابن زبیرؓ کے ذریعہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اور تمام انسانوں کو درستی اخلاق کے لئے، عفو کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے

اَنْ يَّأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخلاقِ النَّاسِ اَوْ كَمَاقَالَ.

یا کچھ اس قسم کی کوئی اور بات فرمائی۔

سُوْرَةُ الاَنْفَالِ

سورہ انفال کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٦٨٩ بَاب قَوْلِهٖ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الاَنْفَالِ قُلِ الاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمْ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ.

باب ۶۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے رسول آپ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں' آپ کہہ دیجئے کہ مال غنیمت (کی تقسیم) اللہ اور رسول کے ہاتھ ہے اور تم اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو ابن عباس کہتے ہیں کہ انفال سے لوٹ کا مال مراد ہے' قتادہ کہتے ہیں "رِيحُكُمْ" سے لڑائی مراد ہے "نافلة" کے معنی عطیہ۔

١٧٥٦۔حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ بَدْرٍ الشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِیْ وَ اَرْدَفَنِیْ جَآءَ بَعْدِیْ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْ اَوْ جَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ، فَيَرْكُمَهُ يَجْمَعُهُ شَرِّدْ فَرِّقْ وَ اِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنُ يَغْلِبُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَآءً اِدْخَالُ اَصَابِعِهِمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ، وَتَصْدِيَةً الصَّفِيْرُ، لِيُثْبِتُوْكَ لِيَحْبِسُوْكَ.

۱۷۵۶۔ محمد بن عبدالرحیم' سعید بن سلیمان' ہشیم' ابوبشر' حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ سورہ انفال کا شان نزول کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ سورت جنگ بدر میں نازل ہوئی تھی "شوکة" کے معنی تیز دھارا "مُرْدِفِيْنَ" غول کے غول' فوج در فوج "رَدِفَنِی" اور "اَرْدَفَنِی" میرے بعد آیا "ذوقوا" عذاب کو چکھو "فیرکمه" کے معنی ہیں جمع کرے اس کو "شرد" کا مطلب جدا کر دے "جنحوا" کے معنی ہیں طلب کریں۔ "یثخن" کے معنی ہیں' غالب ہوں' مجاہد کہتے ہیں کہ "مکار" کے معنی ہیں انگلیاں منہ پر رکھنا اور "تصدیة" کے معنی ہیں سیٹی بجانا اور "لیثبتوك" کے معنی ہیں کہ تجھے قید کرلیں' محبوس کرلیں۔

٦٩٠ بَاب اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ.

باب ۶۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ کے نزدیک حیوانوں سے بھی وہ لوگ برے ہیں جو گونگے اور بہرے ہیں اور عقل نہیں رکھتے۔

١٧٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِّنْ بَنِیْ

۱۷۵۷۔ محمد بن یوسف' ورقاء' ابن ابی نجیح' مجاہد' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ اس آیت اِنَّ شَرَّالدَّوَاب عِنْدَ اللّٰهِ الخ کو اللہ تعالیٰ نے بنی عبدالدار کے ایک گروہ کے حق میں اتارا اور مراد اس سے بدکردار لوگ ہیں۔

عَبۡدِ الدَّارِ.

۶۹۱ بَاب قَوۡلِه يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ وَ اعۡلَمُوۡا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوۡلُ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَ قَلۡبِه وَ اَنَّهٗ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ اِسۡتَجِيۡبُوۡا اَجِيۡبُوۡا لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ يُصۡلِحُكُمۡ.

باب ۶۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی طرف آؤ' جب وہ تمہیں تمہاری اصلاح کے لئے بلائیں' اور جان لو کہ اللہ' آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور بیشک تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے "اِسۡتَجِيبوا" کے معنی قبول کرو "يُحۡيِيكُمۡ" تم کو زندہ کرے "يصلحكم" تمہاری اصلاح کرے۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنِیۡ اِسۡحٰقُ اَخۡبَرَنَا رَوۡحٌ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ خُبَيۡبِ بۡنِ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ سَمِعۡتُ حَفۡصَ بۡنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنۡ اَبِیۡ سَعِيۡدِ بۡنِ الۡمُعَلّٰى قَالَ كُنۡتُ اُصَلِّیۡ فَمَرَّبِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِیۡ فَلَمۡ اٰتِه حَتّٰى صَلَّيۡتُ ثُمَّ اَتَيۡتُهٗ فَقَالَ مَامَنَعَكَ اَنۡ تَاۡتِیَ اَلَمۡ يَقُلِ اللّٰهُ يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ ثُمَّ قَالَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعۡظَمَ سُوۡرَةٍ فِی الۡقُرۡاٰنِ قَبۡلَ اَنۡ اَخۡرُجَ فَذَهَبَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لِيَخۡرُجَ فَذَكَرۡتُ لَهٗ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ خُبَيۡبٍ سَمِعَ حَفۡصًا سَمِعَ اَبَا سَعِيۡدٍ رَّجُلًا مِّنۡ اَصۡحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ هِیَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ السَّبۡعُ الۡمَثَانِیۡ.

۱۷۵۸۔ اسحٰق' روح بن عبادہ' شعبہ' خبیب بن عبدالرحمٰن' حفص بن عاصم' حضرت ابو سعید بن معلّی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ نماز ادا کر رہا تھا کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس سے گزرے اور مجھ کو پکارا میں بدستور نماز پڑھتا رہا' فارغ ہو کر میں خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آگیا' آپ نے فرمایا کہ تم کو میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ "يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ ولِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ" تم کو معلوم نہیں ہے کہ جس وقت تم کو رسول اللہ ﷺ پکاریں یا بلائیں' تو تم فوراً ان کا حکم قبول کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تم کو ایک عمدہ سورت بتاؤں گا' جب آپ مسجد سے باہر جانے لگے تو میں نے عرض کیا اور یاد دلایا تو آپ نے فرمایا وہ سورہ الحمد ہے اور اس کو "سبع مثانی" بھی کہا جاتا ہے۔ ایک دوسری سند میں حضرت ابو سعید کا نام بھی اس حدیث کے سامعین میں ملتا ہے۔

۶۹۲ بَاب قَوۡلِه وَ اِذۡ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنۡ كَانَ هٰذَا هُوَ الۡحَقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ فَاَمۡطِرۡ عَلَيۡنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ قَالَ ابۡنُ عُيَيۡنَةَ مَا سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى مَطَرًا فِی الۡقُرۡاٰنِ اِلَّا عَذَابًا وَّ تُسَمِّيۡهِ الۡعَرَبُ الۡغَيۡثَ وَهُوَ قَوۡلُهٗ تَعَالٰى يُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ مِنۡ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا.

باب ۶۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ (کافروں نے کہا) اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو پھر ہم پر آسمانوں سے پتھر برسایا' ہمیں سخت عذاب دے' ابن عیینہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں "مطر" سے عذاب ہی مراد لیا ہے "غیث" کے معنی باران رحمت کے ہیں' جیسا کہ عرب کہتے ہیں اور اس آیت میں بھی ہے' وَيُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ مِنۡ بَعۡدِ مَاقنطوا۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ هُوَ ابْنَ کُرْدِیْدٍ صَاحِبُ الزِّیَادِیِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّایُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰیَةَ.

۱۷۵۹۔ احمد' عبید اللہ بن معاذ' معاذ بن معاذ' شعبہ' عبدالحمید بن کردید صاحب الزیادی' حضرت انسؓ بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ابو جہل نے یہ کہا کہ اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسا' یا ہمیں دردناک عذاب دے' تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی' وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ الخ یعنی اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں' اور اللہ عذاب نہیں دے گا' اس لئے کہ وہ استغفار کرتے رہتے ہیں' اور اللہ مشرکوں کو عذاب کیوں نہ دے کہ وہ تو لوگوں کو مسجد حرام سے روکتے رہتے ہیں۔

۶۹۳ بَاب قَوْلِهٖ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ .

باب ۶۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دیگا جب تک کہ آپ ان میں ہیں اور اللہ انہیں عذاب نہیں کرے گا کہ وہ استغفار کرتے رہتے ہیں۔

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ صَاحِبِ الزِّیَادِیِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَ مَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا کَانَ لَهُمْ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰیَةَ.

۱۷۶۰۔ محمد بن نضر' عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' عبدالحمید صاحب الزیادی' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ابو جہل نے جس وقت یہ کہا کہ اے اللہ اگر قرآن تیرا سچا کلام ہے' اور تیری طرف سے ہے' اور ہم جھٹلاتے ہیں تو پھر ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا دے' یا کوئی بڑا دردناک عذاب ہم پر بھیج دے' تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ "اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں کرے گا اس لئے کہ آپ ان میں رہتے ہیں اور اللہ انہیں عذاب نہیں کرے گا' کہ وہ بخشش مانگتے ہیں' اور اللہ انہیں عذاب کیوں نہ کرے' حالانکہ وہ لوگوں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں۔

۶۹۴ بَاب قَوْلِهٖ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ.

باب ۶۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان سے لڑتے رہو' حتّٰی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالص اللہ کا ہو جاوے۔

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا حَیْوَةُ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَهٗ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَکَرَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ

۱۷۶۱۔ حسن بن عبدالعزیز' عبداللہ بن یحییٰ' حیوۃ' بکر بن عمر بکیر' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ دیکھو اس وقت مسلمانوں کے دو گروہ حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ لڑ رہے ہیں' کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جب مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں' تو ان میں صلح کرادو' اور اگر

الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ لَّا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَا اُقَاتِلُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اِلٰى اٰخِرِهَا قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْاِسْلَامُ قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهٖ اِمَّا يَقْتُلُوْهُ وَ اِمَّا يُوْثِقُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَاٰى اَنَّهٗ لَا يُوَافِقُهٗ فِيْمَا يُرِيْدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّ عُثْمَانَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِيْ فِيْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ اَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُ وَ اَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ خَتَنُهٗ وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ وَ هٰذِهٖ بَيْتُهٗ اَوْ بِنْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ .

وہ نہ مانیں تو لڑ کر انہیں درست کر دو' تو پھر آپ کو کون چیز مانع ہے' جو آپ خاموش ہیں؟ میں نے کہا کہ اے بھائی کے بیٹے' اگر میں اس حکم کی تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑوں تو یہ مجھ کو اچھا لگتا ہے' اس بات سے کہ میں وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کی تاویل کروں' تو پھر اس نے کہا کہ اچھا آپ اس آیت کو کیا کریں گے کہ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ' الخ میں نے کہا واہ یہ جنگ تو ہم آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کر چکے ہیں' اور جو شخص فتنہ اٹھاتا تھا' ہم اسے مار ڈالتے تھے یا قید کر دیتے تھے' یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی' اب اس آیت والا فتنہ کہاں باقی ہے؟ جب اس آدمی نے میری رائے کو اپنے موافق میں نہیں پایا تو حضرت علی و حضرت عثمان کے متعلق کہنے لگا کہ یہ تو احد سے بھاگ گئے تھے' (۱) ان کے متعلق آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ میں نے کہا حضرت عثمان کو اللہ تعالیٰ نے معافی دے دی' مگر تم ان کے معاف کئے جانے کو برا سمجھتے ہو' رہ گئے حضرت علی تو وہ داماد رسول اور آپ کے چچازاد بھائی ہیں' راوی کا بیان ہے کہ اتنا کہہ کر حضرت ابن عمرؓ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو ان کا تو یہ مکان سامنے موجود ہے۔

١٧٦٢ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ اَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا اَوْ اِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرٰى فِيْ قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَ هَلْ تَدْرِيْ مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَ كَانَ الدُّخُوْلُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةٌ وَّلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ.

۱۷۶۲۔ احمد بن یونس' زہیر' بیان بن بشر' سبرہ بن عبدالرحمٰن' حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہمارے پاس عبداللہ بن عمرؓ آئے' تو ایک آدمی نے کہا دیکھئے' یہ فتنہ اور فساد ہو رہا ہے' آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ تم کیا جانو فتنہ کس کو کہتے ہیں' فتنہ تو مشرکوں کا تھا اور آنحضرت ان سے لڑتے تھے' اور ان کا جنگ کرنا تم لوگوں کا سا نہیں تھا کہ جو حصول ملک کی خاطر ہو بلکہ صرف دین کیلئے لڑتے تھے۔

٦٩٥ بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ

باب ۶۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے نبی! مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی ترغیب دلائیے' اگر تم بیس ثابت قدم ہو گئے تو تم دو سو (کافروں) پر غالب رہو گے' اور اگر تم سو ثابت قدم ہو گے تو ایک ہزار کافروں پر غالب رہو گے' اس لئے کہ وہ

(۱) بظاہر یہ سوال کرنے والا شخص خارجی تھا جو حضرات ختنین (عثمانؓ و علیؓ) کے بارے میں صحیح نظریہ نہیں رکھتے تھے۔

كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ.

کافر سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

١٧٦٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ اَنْ لَّا يَفِرَّ عِشْرُوْنَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتِ الْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمُ الاٰيَةَ فَكُتِبَ اَنْ لَّا يَفِرَّ مِائَةٌ مِّنْ مِّائَتَيْنِ زَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَّزَلَتْ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ اُرَى الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا.

۱۷۶۳۔ علی بن عبداللہ‘ سفیان‘ عمرو‘ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر بیس مسلمان ہوں صبر کرنے والے تو دو سو کافروں سے نہ بھاگیں‘ تو پھر اس وقت یہ بات لازم کر دی گئی کہ اگر ایک ہو تو دس کے مقابلہ سے بھاگے نہیں‘ سفیان نے کئی مرتبہ یہ بھی کہا‘ کہ اگر بیس مسلمان ہوں تو دو سو کافروں سے نہ بھاگیں‘ پھر اس کے بعد یہ آیت اتری کہ "اللہ نے اب تمہارے لئے تخفیف کر دی ہے اور جان لیا ہے کہ تم اب کس قدر کمزور ہو گئے ہو لہٰذا یہ کہا گیا ہے کہ سو دو سو سے نہ بھاگیں‘ سفیان کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شبرمہ کوفہ کے قاضی تھے‘ کہتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ امر بالعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی حکم پایا جاتا ہے۔

٦٩٦ بَاب قَوْلِهٖ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا الاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ.

باب ۶۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی اور جان لیا ہے کہ تم میں کچھ کمزوری پیدا ہو گئی ہے‘ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ تک۔

١٧٦٤ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ ابْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حِيْنَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَجَآءَ التَّخْفِيْفُ فَقَالَ الاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ.

۱۷۶۴۔ یحییٰ بن عبداللہ سلمی‘ عبداللہ بن مبارک‘ جریر بن حازم‘ زبیر بن حزیت‘ عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں‘ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنْ يَّكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُوْنَ الخ یعنی اگر تم میں بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو (کافروں) پر غالب آ جائیں گے‘ تو مسلمانوں پر یہ بات بہت بھاری ہوئی کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے‘ تو اللہ نے آیت تخفیف نازل فرمائی‘ یعنی الاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا الخ کہ اب اللہ نے آسانی کر دی ہے اور جان لیا کہ تم میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے‘ تو اب اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آ جائیں گے‘ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اس تخفیف سے مسلمانوں کے استقلال میں بھی فرق آ گیا۔

الحمد للہ کہ اٹھارھواں پارہ ختم ہوا

انیسویں پارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سُوۡرَةُ بَرَآءَةَ

وَلِيۡجَة كُلّ شَيۡءٍ اَدۡخَلۡتَهٗ فِيۡ شَيۡءٍ الشُّقَّةُ السَّفَرُ خَبَالُ الۡفَسَادُ وَ الۡخَبَالُ الۡمَوۡتُ وَ لا تَفۡتِنّيۡ لا تُوَبِّخۡنِيۡ كَرۡهًا وَّ كُرۡهًا وَّاحِدٌ مُدَّخَلاً يَدۡ خُلُوۡنَ فِيۡهِ يَجۡمَحُوۡنَ يُسۡرِعُوۡنَ وَ الۡمُؤۡتَفِكَاتِ ائۡتَفَكَتۡ اِنۡقَلَبَتۡ بِهَا الۡاَرۡضَ اَهۡوٰى اَلۡقَاهُ فِيۡ هُوَّةٍ عَدۡنٍ خُلۡدٍ عَدَنۡتُ بِاَرۡضٍ اَيۡ اَقَمۡتُ وَمِنۡهُ مَعۡدَنٌ وَّيُقَالُ فِيۡ مَعۡدِنِ صِدۡقٍ فِيۡ مَنۡبَتِ صِدۡقٍ الۡخَوَالِفُ الۡخَالِفُ الَّذِيۡ خَلَفَنِيۡ فَقَعَدَ بَعۡدِيۡ وَ مِنۡهُ يَخۡلُفُهٗ فِي الۡغَابِرِيۡنَ وَ يَجُوۡزُ اَنۡ يَّكُوۡنَ النِّسَآءُ مِنَ الۡخَالِفَةِ وَ اِنۡ كَانَ جَمۡعَ الذُّكُوۡرِ فَاِنَّهٗ لَمۡ يُوۡجَدۡ عَلٰى تَقۡدِيۡرِ جَمۡعِهٖ اِلا حَرۡفَانِ فَارِسٌ وَّ فَوَارِسُ وَ هَالِكٌ وَّ هَوَالِكُ الۡخَيۡرَاتُ وَاحِدُهَا خَيۡرَةٌ وَّهِيَ الۡفَوَاضِلُ مُرۡجَؤُوۡنَ مُؤَخَّرُوۡنَ الشَّفَا شَفِيۡرٌ وَّ هُوَ حَدُّهٗ وَ الۡجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُوۡلِ وَالۡاَوۡدِيَةِ هَارٍ هَآئِرٍ يُّقَالُ تَهَوَّرَتِ الۡبِئۡرُ اِذَا انۡهَدَمَتۡ وَ انۡهَارَ مِثۡلَهٗ لَاَوَّاهٌ شَفَقًا وَّ فَرَقًا وَّ قَالَ

اِذَا مَا قُمۡتُ اَرۡحَلُهَا بِلَيۡلٍ
تَاَوَّهُ اٰهَةَ الرَّجُلِ الۡحَزِيۡنِ.

۶۹۷ بَاب قَوۡلِه بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِه اِلَى الَّذِيۡنَ عَاهَدۡتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ وَ قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ اُذُنٌ يُّصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمۡ وَ تُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَ نَحۡوُهَا كَثِيۡرٌ وَّ الزَّكَاتُ

انیسویں پارہ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورہ برات کی تفسیر!

"ولیجه" کسی چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا "الشقة" سے مراد سفر ہے۔ "خبال" کے معنی فساد اور موت دونوں کے آتے ہیں۔ "ولاتفتنی" مت جھڑک مجھ کو "کرها و کرها" یعنی زبردستی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے "مدخلا" داخل ہونے کی جگہ "یحمحون" دوڑتے جائیں "مئوتفکات" وہ بستیاں جو عذاب سے الٹ دی گئیں "اھوی" گڑھے میں دھکیل دیا "عدن" ہمیشہ کی جگہ یعنی جنت جسے بہشت بھی کہتے ہیں' معدن اسی سے نکلا ہے عرب کا منقولہ ہے "معدن صدق" جہاں صدق پیدا ہوتا ہے معدن سے نبت سے مراد لیتے ہیں "خوالف" خالف کی جمع ہے جس کے معنی ہیں پیچھے بیٹھنے والا "یخلفه فی الغابرین" اسی سے نکلا ہے یعنی چھوڑ دیا اسے پیچھے رہنے والوں میں اور اگر خوالف کو خالفہ کی جمع مان لیا جائے تو اس سے مراد عورتیں ہوں گی "خیرات" فائدے' نیکیاں' بھلائیاں' اس کا واحد "خیرة" آتا ہے "مرجون" مہلت دیئے گئے جیسے "موخرون" تاخیر میں ڈالے گئے ملتوی کئے گئے "الشفا" کے معنی شفیر کے ہیں یعنی کنارہ "جرف" نالیاں "ھار" گرنے والی' تھورت البئر اور "انھارت" اسی سے نکلا ہے یعنی کنواں گر گیا "لأواه" نرم دل ہونا' خوف خدا سے ڈرنے والا' آہ وزاری کرنے والا جیسے شاعر کہتا ہے۔

رات کو اٹھ کر جب میں اپنی اونٹنی کستا ہوں
تو وہ غمزدہ مردوں کی آہ کرتی ہے

باب ۶۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جن مشرکوں کے ساتھ تم نے عہد کر رکھا تھا' اب ان کو اللہ و رسول کی طرف سے صاف جواب دے دو' ابن عباس کہتے ہیں کہ "اذن یہ ہے" کہ کسی کی بات سن کر اسے سچا جان لے "تُطَهِّرُهُمۡ وَ

الطَّاعَةُ وَ الاِخلَاصُ لَا یُؤتُونَ الزَّکٰوۃَ لَا یَشْهَدُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ یُضَاهِئُوْنَ یُشَبِّهُوْنَ.

تُزَکِّیهِمْ" کے ایک ہی معنی ہیں کہ وہ پاک کرتا ہے "زکوۃ" کے معنی اخلاص اور اطاعت کے ہیں " لایوتون الزکاۃ" یعنی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی تصدیق نہیں کرتے "یضاهئون" کے معنی ہیں 'ایسی باتیں کرتے ہیں جیسے اگلے کافر بناتے تھے:

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یَقُوْلُ اٰخِرُ اٰیَةٍ نَّزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ نَّزَلَتْ بَرَآءَةٌ.

۱۷۶۵۔ ابوالولید 'شعبہ 'ابی اسحاق 'حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ" اسی طرح آخری سورت برات ہے جو کہ سب سے آخر میں نازل ہوئی۔

۶۹۸ بَاب قَوْلِه فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْکَافِرِیْنَ. سِیْحُوْا سِیْرُوْا.

باب ۶۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے مشرکو! تم چار ماہ ذیقعدہ ذی الحجہ 'محرم اور (صفر) چین سے ملک میں چلو پھرو اور یاد رکھو کہ تم خدا کو ہرا نہیں سکتے 'اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ذلیل فرمائے گا" "فَسِیْحُوْا" کا مطلب ہے چلو پھرو۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِیْ مُؤَذِّنِیْنَ بَعَثَهُمْ یَوْمَ النَّحْرِ یُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًی اَنْ لَّا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّ لَا یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ قَالَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ اَمَرَهُ اَنْ یُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِیٌّ یَّوْمَ النَّحْرِ فِیْ اَهْلِ مِنًی بِبَرَآءَةٍ وَ اَنْ لا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّ لَا یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ .

۱۷۶۶۔ سعید بن عفیر 'لیث 'عقیل 'ابن شہاب 'حمید بن عبدالرحمٰن 'حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سن ۹ ھ کے حج میں حضرت ابو بکر کو سالار حجاج بنایا گیا تھا اور مجھے اس بات پر مقرر کیا گیا تھا کہ میں یوم نحر میں اس امر کا اعلان کر دوں کہ اس سال کے حج کے بعد اب کوئی مشرک حج نہ کرے 'اور اسی طرح کوئی کعبہ کا ننگے ہو کر طواف نہ کر سکے گا۔ حمید کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کو روانہ فرمایا کہ تم سورۃ برات کے احکامات کا اعلان کر دینا چنانچہ وہ بھی ہمارے ہمراہ منیٰ میں موجود تھے 'اور اعلان کر رہے تھے کہ کوئی مشرک اب نہ حج کر سکتا ہے 'اور نہ برہنہ ہو کر طواف کر سکتا ہے 'ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ اعلان کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو اچھی طرح آگاہ کر دیا جائے۔

۶۹۹ بَاب قَوْلِه وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ غَیْرُ

باب ۶۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ حج اکبر کے دن لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں 'تم اگر تم باز آجاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے 'اور اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ تم اللہ کو

مُعجِزِی اللّٰهِ وَ بَشِّرِ الَّذِینَ کَفَرُوا بِعَذَابٍ اَلِیمٍ اٰذِنْهُمْ اَعْلَمَهُمْ.

ہرا نہیں سکتے' اور اے پیغمبر تم کافروں کو دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے "اذنهم" کے معنی ہیں' ان کو اطلاع دیدیں۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِی حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِی اَبُو بَکْرٍ فِی تِلْكَ الْحَجَّةِ فِی الْمُؤَذِّنِینَ بَعَثَهُمْ یَوْمَ النَّحْرِ یُؤَذِّنُونَ بِمِنًی اَنْ لَا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا یَطُوفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ، قَالَ حُمَیْدٌ ثُمَّ اَرْدَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فَاَمَرَهُ اَنْ یُؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِیٌّ فِی اَهْلِ مِنًی یَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَآءَةٍ وَ اَنْ لَا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّ لَا یَطُوفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ.

۱۷۶۷۔ عبداللہ بن یوسف 'لیث' عقیل 'ابن شہاب' حمید بن عبدالرحمٰن 'حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے قربانی کے دن اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا اور کہا کہ اعلان کردو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ توحج کرے گا اور نہ ہی برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرے گا' حمید کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو بعد میں بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ' سورت برات کے احکام کافروں کو سنادو' حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ ہی یوم النحر میں یہ اعلان فرمایا کہ اس سال کے بعد نہ تو کوئی مشرک حج کرے گا اور نہ برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرسکے گا۔

۷۰۰ بَاب قَوْلِهِ اِلَّا الَّذِینَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِینَ.

باب ۷۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مگر جن مشرکوں سے تم نے صلح کا عہد کررکھا تھا۔

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ بَعَثَهُ فِی الْحَجَّةِ الَّتِی اَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِی رَهْطٍ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَنْ لَا یُحَجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَ لَا یَطُوفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ فَکَانَ حُمَیْدٌ یَقُولُ یَوْمَ النَّحْرِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ مِنْ اَجَلِ حَدِیثِ اَبِی هُرَیْرَةَ.

۱۷۶۸۔ اسحٰق 'یعقوب بن ابراہیم 'ابراہیم 'صالح' ابن شہاب' حمید بن عبدالرحمٰن 'حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حجۃ الوداع سے پہلے والے حج میں آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج بناکر بھیجا تھا۔ لہٰذا حضرت ابوبکرؓ نے مجھے اور کئی لوگوں کو یہ اعلان کرنے کے واسطے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ توحج کو آئے گا اور نہ ہی بیت اللہ کا طواف کوئی شخص برہنہ ہو کر کرسکے گا' حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ذی الحجہ کا دسواں دن یوم النحر ہے۔

۷۰۱ بَاب قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْکُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَیْمَانَ لَهُمْ.

باب ۷۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم کفار کے سرغنوں سے خوب لڑو کیونکہ ان کے معاہدوں کا کوئی اعتبار اور بھروسہ نہیں۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ حُذَیْفَةَ فَقَالَ مَابَقِیَ مِنْ

۱۷۶۹۔ محمد بن مثنی' یحییٰ' اسمٰعیل' زید بن وہب' حضرت حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت سے تعلق رکھنے والے یعنی مخاطبین میں صرف تین مسلمان اور چار منافق زندہ ہیں۔ اتنے میں ایک

اَصۡحَابِ هٰذِهِ الۡاٰيَةِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ وَ لَا مِنَ الۡمُنَافِقِيۡنَ اِلَّا اَرۡبَعَةٌ فَقَالَ اَعۡرَابِیٌّ اِنَّكُمۡ اَصۡحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ تُخۡبِرُوۡنَا قَالَ فَلَا نَدۡرِیۡ فَمَا بَالُ هٰؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ يُبَقِّرُوۡنَ بُيُوۡتَنَا وَ يَسۡرِقُوۡنَ اَعۡلَاقَنَا قَالَ اُولٰٓئِكَ الۡفُسَّاقُ اَجَلۡ لَمۡ يَبۡقَ مِنۡهُمۡ اِلَّا اَرۡبَعَةٌ اَحَدُهُمۡ شَيۡخٌ كَبِيۡرٌ لَّوۡ شَرِبَ الۡمَآءَ الۡبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرۡدَهٗ.

دیہاتی نے کہا کہ آپ سب رسول پاک کے صحابی ہیں، ہمیں ان لوگوں کا حال بتائیے جو کہ ہمارے گھروں میں نقب لگا کر اچھی اچھی چیزیں چرا لیتے ہیں، کیونکہ ہم ان کا حال نہیں جانتے۔ (۱) حضرت حذیفہ نے فرمایا، وہ سب فاسق و بدکار ہیں، اور ان میں سے چار آدمی اب بھی زندہ ہیں، میں ان کو جانتا ہوں اور ان میں سے ایک تو اس قدر بوڑھا ہو چکا ہے کہ ٹھنڈے پانی کی ٹھنڈک کا بھی اسے احساس نہیں ہوتا ہے (یعنی بڑھاپے کی وجہ سے اس کی عقل ماری گئی ہے)

٧٠٢ بَاب قَوۡلِهٖ وَ الَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَ الۡفِضَّةَ وَ لَا يُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ .

باب ۷۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں اور اسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ ان کو دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجئے۔

١٧٧٠۔ حَدَّثَنَا الۡحَكَمُ بۡنُ نَافِعٍ اَخۡبَرَنَا شُعَيۡبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبۡدَ الرَّحۡمٰنِ الۡاَعۡرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِیۡ اَبُوۡ هُرَيۡرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ يَكُوۡنُ كَنۡزُ اَحَدِكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقۡرَعَ.

۱۷۷۰۔ حکم بن نافع، شعیب، ابو الزناد، عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تم میں سے کسی کا خزانہ جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جاتی ہو، وہ گنجا سانپ بن جائے گا (جس سانپ کے سر کے بال گر جائیں، اس کے زہر میں بہت تیزی پیدا ہو جاتی ہے)

١٧٧١۔ حَدَّثَنَا قُتَيۡبَةُ بۡنُ سَعِيۡدٍ حَدَّثَنَا جَرِيۡرٌ عَنۡ حُصَيۡنٍ عَنۡ زَيۡدِ بۡنِ وَهۡبٍ قَالَ مَرَرۡتُ عَلٰى اَبِیۡ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلۡتُ مَا اَنۡزَلَكَ بِهٰذِهِ الۡاَرۡضِ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَاۡتُ وَ الَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَ الۡفِضَّةَ وَ لَا يُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ قَالَ مُعٰوِيَةُ مَا هٰذِهٖ فِيۡنَا مَا هٰذِهٖ اِلَّا فِیۡ اَهۡلِ الۡكِتَابِ قَالَ قُلۡتُ اِنَّهَا لَفِيۡنَا وَفِيۡهِمۡ.

۱۷۷۱۔ قتیبہ بن سعید، جریر، حصین، زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مقام ربذہ میں ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ آپ یہاں جنگل میں کس لئے آکر پڑے ہوئے ہیں؟ فرمانے لگے کہ میں ملک شام میں تھا اور میرا معاویہ سے جھگڑا ہو گیا، لہٰذا میں نے یہ آیت پڑھی کہ وَالَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ الخ تو معاویہ کہنے لگے، یہ آیت ہمارے حق میں نہیں ہے بلکہ یہود و نصاریٰ کے لئے نازل ہوئی ہے، میں نے کہا نہیں، یہ سب کے لئے ہے، چنانچہ میں اس جھگڑے کی وجہ سے سب کچھ چھوڑ کر یہاں چلا آیا ہوں۔

٧٠٣ بَاب قَوۡلِهٖ عَزَّوَجَلَّ يَوۡمَ يُحۡمٰى عَلَيۡهَا فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰی بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَ جُنُوۡبُهُمۡ وَ ظُهُوۡرُهُمۡ هٰذَا مَا

باب ۷۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جس دن جمع کردہ چاندی اور سونا دوزخ میں تپایا جائے گا اور پھر اس سے ان کے پہلو اور پیشانی اور پشتیں داغی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا، یہ ہے،

(۱) حضرت حذیفہؓ کا لقب "صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" تھا حضورؐ نے ان کو منافقین کے نام بتائے ہوئے تھے، اس بناء پر منافقین کی جس قدر پہچان انہیں تھی کسی اور صحابی کو اتنی پہچان نہیں تھی۔

كَنَزْتُمْ لِاَ نْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ.

وہ سرمایہ 'جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا' لو اب اس مال کا ذائقہ چکھو۔

١٧٧٢۔ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْاَمْوَالِ.

۱۷۷۲۔ احمد بن شعیب بن سعید 'یونس 'ابن شہاب 'خالد بن اسلم ' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ یہ حکم زکوۃ سے پہلے کا ہے 'پھر جب زکوۃ کا حکم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس زکوۃ کو مال کی پاکیزگی کا سبب بنادیا۔

٧٠٤ بَاب قَوْلِهٖ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ.

باب ۷۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ کے نزدیک اس کی کتاب میں زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سے مہینوں کی گنتی بارہ ہے 'ان سے چار مہینے حرمت والے ہیں "قیم" کے معنی قائم مستقیم یعنی درست اور سیدھے کے ہیں۔

١٧٧٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحِجَّةِ وَ الْمُحَرَّمُ وَ رَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَ شَعْبَانَ.

۱۷۷۳۔ عبداللہ بن عبدالوہاب 'حماد بن زید 'ایوب 'محمد 'ابن ابی بکرہ 'رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو! زمانہ پھر اسی نقشہ پر آگیا جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا 'ایک سال 'بارہ مہینہ کا ہوتا ہے 'ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں 'جن میں تین مہینے مسلسل ہیں 'یعنی ذیقعدہ 'ذی الحجہ 'محرم اور ایک رجب کا مہینہ ہے جو کہ جمادی الآخر اور ماہ شعبان کے درمیان آتا ہے۔

٧٠٥ بَاب قَوْلِهٖ ثَانِىَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِى الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِيْنَةُ فَعِيْلَةٌ مِّنَ السُّكُوْنِ.

باب ۷۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جب غار میں دو میں سے ایک آپ تھے "معنا" کے معنی ناصرنا یعنی اللہ ہمارا مددگار ہے "سکینتہ" بر وزن فعیلہ 'بمعنی سکون و اطمینان۔

١٧٧٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْغَارِ فَرَاَيْتُ اٰثَارَ الْمُشْرِكِيْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهٗ رَاٰنَا قَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ

۱۷۷۴۔ عبداللہ بن محمد 'حبان 'ہمام 'ثابت 'انس 'حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ہمراہ غار میں موجود تھا کہ مشرکوں کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی تو میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اگر کسی نے قدم اٹھایا تو ہمیں دیکھ لے گا 'اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! تم ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال کرتے ہو کہ جن کا تیسرا اللہ

ثَالِثُهُمَا.

تعالیٰ ہے۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ اَبُوْهُ الزُّبَيْرُ وَ اُمُّهُ اَسْمَآءُ وَ خَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ اَبُوْبَكْرٍ وَ جَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ اِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ اِنْسَانٌ وَّ لَمْ يَقُلِ ابْنُ جُرَيْجٍ.

۱۷۷۵۔ عبداللہ بن محمد 'ابن عیینہ 'ابن جریج 'ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے کہا کہ جب میرے اور ابن عباس کے درمیان بیعت ابن زبیر پر گفتگو ہوئی اور میں نے بیعت سے انکار کیا تو ابن عباس نے کہا کہ وہ بہت عمدہ آدمی ہیں 'ان کے والد ابن عوام عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں 'ان کی ماں حضرت ابو بکر کی صاحبزادی اور حضرت عائشہ کی ہمشیرہ ہیں 'جو ذات النطاقین ہیں اور ان کی خالہ حضرت عائشہ ہیں اور دادا ابو بکر ہیں 'اور دادی حضرت صفیہ جو کہ عبدالمطلب کی صاحبزادی اور آں حضرت کی پھوپھی ہیں۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ وَ كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَتُرِيْدُ اَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللّٰهِ فَقَالَ مَعَاذَاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَ بَنِي اُمَيَّةَ مُحِلِّيْنَ وَ اِنِّي وَ اللّٰهِ لا اُحِلُّهُ اَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَ اَيْنَ بِهٰذَا الاَمْرِ عَنْهُ اَمَّا اَبُوْهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ الزُّبَيْرَ وَ اَمَّا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيْدُ اَبَا بَكْرٍ وَّ اُمُّهُ فَذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيْدُ اَسْمَآءَ وَ اَمَّا خَالَتُهُ فَاُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ وَ اَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجُ النَّبِيِّ يُرِيْدُ خَدِيْجَةَ وَ اَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُهُ يُرِيْدُ صَفِيَّةَ ثُمَّ عَفِيْفٌ فِي الاِسْلامِ قَارِئٌ لِّلْقُرْاٰنِ وَ اللّٰهِ اِنْ وَصَلُوْنِي وَصَلُوْنِي مِنْ قَرِيْبٍ وَّاِنْ رَبُّوْنِي رَبَّنِي اَكْفَاءٌ كِرَامٌ فَاٰثَرَ التُّوَيْتَاتِ وَ الْاُسَامَاتِ وَ الْحُمَيْدَاتِ يُرِيْدُ اَبْطُنًا مِنْ بَنِي اَسَدٍ بَنِي تُوَيْتٍ وَ بَنِي اُسَامَةَ وَ بَنِي اَسَدٍ اِنَّ ابْنَ اَبِي الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَ اِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ.

۱۷۷۶۔ عبداللہ بن محمد 'یحییٰ بن معین 'حجاج 'ابن جریج 'ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ میں خلافت کے متعلق اختلاف ہوا تو میں نے ابن عباس سے ملاقات کی اور کہا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ ابن زبیرؓ سے جنگ کرو 'اور اس طرح اللہ کے حرم کی توہین ہو 'ابن عباس نے فرمایا 'خدا کی پناہ! یہ کام تو ابن زبیر اور بنی امیہ ہی کے حصہ میں لکھا گیا ہے ' میں تو خدا گواہ ہے کہ کبھی یہ کام نہیں کرونگا 'ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے ابن عباس سے کہا کہ آپ ابن زبیر سے بیعت کر لیجئے ' تو وہ کہنے لگے کہ اس میں کیا مضائقہ ہے؟ وہ اس قابل ہیں ' کیونکہ ان کے والد حضور کے معاون تھے اور ان کے نانا حضور کے یار غار تھے 'اور ان کی ماں کو ذات النطاقین ہونے کا شرف حاصل ہے 'اور ان کی خالہ ام المومنین ہیں ' ان کی پھوپھی حضرت خدیجہ آنحضرت ﷺ کی زوجہ تھیں 'ان کی دادی حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں 'پھر وہ خود بھی ہمیشہ پاک دامن رہے ہیں 'اور قرآن کے قاری ہیں 'خدا کی قسم!! اگر وہ ہم سے اچھا برتاؤ کریں اور کرنا ہی چاہئے کہ وہ ہمارے نزدیکی رشتہ دار ہیں اور اگر وہ ہم پر حاکم ہوں ' تو ہمارے برابر ہیں 'مگر عبداللہ بن زبیر نے بنی اسد بنی تویت اور بنی اسامہ کو ہم سے زیادہ اپنا مقرب اور نزدیکی بنالیا ہے اور عبدالملک نے اپنی چال میں غرور پیدا کر لیا ہے مگر ابن زبیر نے یہ کام اچھا نہیں کیا ہے کہ پھر ان ہی لوگوں کو اپنا دوست و مقرب بنالیا ہے۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَلا تَعْجَبُوْنَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِيْ اَمْرِهٖ هٰذَا فَقُلْتُ لَاُحَاسِبَنَّ نَفْسِيْ لَهٗ مَا حَاسَبْتُهَا لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّلا لِعُمَرَ وَلَهُمَا كَانَا اَوْلٰى بِكُلِّ خَيْرٍ مِّنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَ ابْنُ اَخِيْ خُدَيْجَةَ وَ ابْنُ اُخْتِ عَائِشَةَ فَاِذَا هُوَ يَتَعَلّٰى عَنِّيْ وَ لا يُرِيْدُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنِّيْ اَعْرِضُ هٰذَا مِنْ نَّفْسِيْ فَيَدَعُهٗ وَ مَا اَرَاهُ يُرِيْدُ خَيْرًا وَّ اِنْ كَانَ لا بُدَّ لَاَنْ يَّرُبَّنِيْ بَنُوْ عَمِّيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّرُبَّنِيْ غَيْرُهُمْ.

۱۷۷۷۔ محمد بن عبید بن میمون 'عیسیٰ بن یونس' عمر بن سعید 'ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ سے ملا تو کہنے لگے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ابن زبیرؓ خلافت کیلئے کھڑے ہوئے ہیں' میں نے دل میں کہا کہ میں غور کروں گا کہ آیا وہ اس کے مستحق ہیں یا نہیں، ہاں میں نے ابو بکرؓ و عمرؓ کی خلافت کے معاملہ میں کبھی کچھ غور نہیں کیا' کیونکہ وہ ہر طرح اس کے لائق تھے' پھر میں نے دل میں سوچا کہ وہ تو نبی ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے اور زبیر بن عوام کے صاحبزادے ہیں جو کہ عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں اور آنحضرت کے یار غار کے پوتے ہیں اور حضرت خدیجہ کے بھائی کے صاحبزادے اور حضرت اسمٰؓ کے بیٹے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ خود کو مجھ سے افضل خیال کرتے ہیں' اور اس بات کی کوشش نہیں کرتے کہ میں ان کا مقرب بن جاؤ' میں اپنے دل میں ان سے کبھی نہ کھنچوں گا' مگر ابن زبیر میری طرف توجہ نہیں کرتے' ہو سکتا ہے کہ وہ' اس میں کچھ بھلائی پاتے ہوں' لیکن میں اب اپنے چچا کے بیٹے (یعنی عبدالملک) کی بیعت کر لونگا' کیونکہ غیر کے حاکم ہونے سے یہ بہتر ہے کہ ہمارے عزیز حاکم ہو۔

۷۰۶ بَاب قَوْلِهٖ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَاَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ.

باب ۷۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تالیف" قلب کے لئے بھی خرچ کرنا چاہئے" مجاہد کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ تالیف قلوب کے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ اَرْبَعَةٍ وَّ قَالَ اَتَاَلَّفُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا عَدَلْتَ فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ.

۱۷۷۸۔ محمد بن کثیر 'سفیان ان کے والد' ابن ابی نعیم' حضرت ابو سعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں کوئی چیز لائی گئی' آپ نے اس کو چار آدمیوں میں تقسیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ میں نے ان کی تالیف قلوب کے لئے ایسا کیا ہے' ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا' آپ نے فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دین کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

۷۰۷ بَاب قَوْلِهٖ الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَلْمِزُوْنَ يَعِيْبُوْنَ وَجُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ.

باب ۷۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ خیرات کرنے والے مومنین کو طعنہ دیتے ہیں "یلمزون" کے معنی عیب لگاتے ہیں "جهدهم" اور "جهدهم" کے معنی ہیں کہ اپنی کوشش اور طاقت کے موافق۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ

۱۷۷۹۔ بشر بن خالد 'ابو محمد' محمد بن جعفر' شعبہ' سلیمان' ابو وائل'

اَخبَرنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ اَبُوْ عَقِيْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَّجَآءَ اِنْسَانٌ بِاَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَ مَا فَعَلَ هٰذَا الاٰخَرُ اِلَّا رِئَاءً فَنَزَلَتْ الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ الاٰيَةَ.

حضرت ابی مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب خیرات کرنے کا حکم آیا تو ہم مزدوری پر بوجھ اٹھایا کرتے تھے' ایک دن ابو عقیل آدھا صاع کھجور لے کر آئے اور ایک شخص عبدالرحمٰن بن عوف بہت زیادہ مال لے کر آئے منافق کہنے لگے' اللہ اس حقیر خیرات سے بے پرواہ ہے' اور یہ زیادہ مال دکھانے کیلئے لایا گیا ہے' اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ منافق خیرات کرنے والوں کو عیب لگاتے ہیں جو کم دیتا ہے' اسے حقیر کہتے ہیں' اور جو زیادہ دیتا ہے اسے ریاکاری پر محمول کرتے ہیں۔

١٧٨٠ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا حَتّٰى يَجِیْءَ بِالْمُدِّ وَ اِنَّ لِاَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ اَلْفٍ كَاَنَّهٗ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهٖ.

۱۷۸۰۔ اسحٰق بن ابراہیم' ابواسامہ' زائدہ' سلیمان' شقیق' حضرت ابن مسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ ہم کو خیرات کا حکم دیتے تو ہم نہایت کوشش کر کے گیہوں یا کھجور کا ایک مد لا سکتے تھے۔ یعنی بہت تھوڑا خیرات کر سکتے تھے مگر اب ہم ایک لاکھ دینے کی طاقت رکھتے ہیں' پھر حضرت ابو مسعودؓ نے اپنی طرف اشارہ کیا۔

٧٠٨ بَاب اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

باب ۷۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "آپ ان کے لئے دعا مغفرت کریں یا نہ کریں اگر ستر بار بھی دعا کریں" تو بھی اللہ نہیں بخشے گا۔

١٧٨١ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰهِ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيْصَهٗ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّیَ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَنِیَ اللّٰهُ فَقَالَ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَّ سَاَزِيْدُهٗ عَلَى

۱۷۸۱۔ عبید بن اسمٰعیل' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور حضور سے کہا کہ اپنا کرتہ اس کے کفن کیلئے دیدیجئے' آپ نے دیدیا' پھر وہ کہنے لگے کہ آپ ان کی نماز جنازہ بھی پڑھا دیجئے آپ نے چلنے کا ارادہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے آپ کا دامن پکڑ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول!! آپ منافق کی نماز پڑھا رہے ہیں اور دعائے مغفرت فرما رہے ہیں' اللہ تعالیٰ نے تو اس سے منع فرمایا ہے' آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھ کو اختیار دیا ہے کہ میں ان کیلئے دعائے مغفرت کروں' یا نہ کروں اور اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اگر ان کے لئے ستر بار بھی دعائے مغفرت کی جائے گی تو بھی میں ان کو نہیں بخشوں گا۔ لہٰذا میں اس کیلئے ستر بار سے زیادہ مغفرت چاہوں گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا وہ تو منافق

السَّبۡعِیۡنَ قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلّٰی عَلَیۡهِ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ۔

ہے' آخر آپ نے نماز پڑھادی۔ چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ الخ یعنی اے رسول ان منافقوں سے جو بھی مرے اس کی نماز نہ پڑھو' اور نہ اس کی قبر پر جاؤ۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا یَحۡیَی بۡنُ بُکَیۡرٍ حَدَّثَنَا اللَّیۡثُ عَنۡ عُقَیۡلٍ وَّ قَالَ غَیۡرُهٗ حَدَّثَنِیۡ اللَّیۡثُ حَدَّثَنِیۡ عُقَیۡلٌ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ عُبَیۡدُ اللّٰهِ بۡنُ عَبۡدٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ عَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ اُبَیِّ بۡنِ سَلُوۡلَ دُعِیَ لَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیۡهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَثَبۡتُ اِلَیۡهِ فَقُلۡتُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّیۡ عَلَی ابۡنِ اُبَیٍّ وَقَدۡ قَالَ یَوۡمَ کَذَا وَ کَذَا وَ کَذَا قَالَ اُعَدِّدُ عَلَیۡهِ قَوۡلَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرۡ عَنِّیۡ یَا عُمَرُ فَلَمَّا اَکۡثَرۡتُ عَلَیۡهِ قَالَ اِنِّیۡ خُیِّرۡتُ فَاخۡتَرۡتُ لَوۡ اَعۡلَمُ اَنِّیۡ اِنۡ زِدۡتُّ عَلَی السَّبۡعِیۡنَ یُغۡفَرُ لَهٗ لَزِدۡتُّ عَلَیۡهَا قَالَ فَصَلّٰی عَلَیۡهِ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انۡصَرَفَ فَلَمۡ یَمۡکُثۡ اِلَّا یَسِیۡرًا حَتّٰی نَزَلَتِ الۡاٰیَتَانِ مِنۡ بَرَاءَةٍ وَ لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا اِلٰی قَوۡلِهٖ وَهُمۡ فَاسِقُوۡنَ قَالَ فَعَجِبۡتُ بَعۡدُ مِنۡ جُرۡاَتِیۡ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَمُ۔

۱۷۸۲۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل (دوسری سند) عقیل' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ابن عباس' حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی مرا تو آنحضرت ﷺ کو نماز جنازہ پڑھانے کیلئے بلایا گیا' تو جب آپ جانے لگے تو میں نے آنحضرت ﷺ کا دامن پکڑ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول آپ اس کی نماز پڑھائیں گے' جس نے ایک دن یہ باتیں کہیں تھیں' غرض میں نے اس کی حرکتیں آپ کو یاد دلائیں' تو آنحضرت ﷺ قدرے مسکرائے (۱) اور ارشاد فرمایا کہ اے عمرؓ مجھے جانے دو' کیونکہ اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ اگر میں یہ سمجھوں کہ کوئی ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے سے بخش دیا جائے گا تو میں ستر سے زیادہ بار استغفار کروں گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور واپس تشریف لائے کہ فوراً سورت برائت کی یہ آیات نازل کی گئیں کہ ولا تصل علی احد الخ کہ ان میں سے کسی کی بھی نماز جنازہ نہ پڑھیے جو کہ مر جائے اور نہ ہی ان کی قبر پر جایئے' ھم الفسقون تک' حضرت عمرؓ اس کے بعد کہا کرتے تھے کہ مجھے اپنی جرات پر حیرت ہوتی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو نماز جنازہ سے روکا حالانکہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔

۷۰۹ بَاب قَوۡلِهٖ وَ لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ۔

باب ۷۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو نہ اس کی نماز پڑھی جائے' اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہوا جائے۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنِیۡ اِبۡرَاهِیۡمُ بۡنُ الۡمُنۡذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ

۱۷۸۳۔ ابراہیم بن منذر' انس بن عیاض' عبید اللہ' نافع' حضرت

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی منافقین کے بارے سختی کو دیکھ کر تبسم فرمایا۔

بْنُ عَيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهٗ وَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّكَفِّنَهٗ فِيْهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَّ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اِنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ اِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ اَوْ اَخْبَرَنِيْ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَقَالَ سَاَزِيْدُهٗ عَلٰى سَبْعِيْنَ قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ.

ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت عبداللہ بن ابی مرا تو اس کا بیٹا عبداللہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اپنا پیراھن اس کے کفن کے لئے دے دیا' اور پھر اس کے جنازے کی نماز پڑھانے جانے لگے' تو حضرت عمرؓ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ حضور وہ تو منافق تھا' آپ منافق کی نماز کس طرح پڑھانے جا رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو منافقوں کے لئے دعا کرنے سے منع فرماتا ہے آنحضرت نے فرمایا اے عمرؓ اللہ نے مجھ کو اختیار دیا ہے۔ منع نہیں کیا ہے' یا خبردار کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ آپ نے کونسا لفظ فرمایا) اگر میں چاہوں تو استغفار کر سکتا ہوں' یا نہ کروں اور اللہ نے تو یہ فرمایا ہے کہ ستر مرتبہ استغفار کے بعد بھی منافق کو نہیں بخشا جائیگا۔ مگر میں اس سے زیادہ مرتبہ استغفار کروں گا' اس کے بعد ہم نے آپ کے ہمراہ اس کی نماز جنازہ پڑھی' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ الخ۔

۷۱۰ بَاب قَوْلِهٖ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ .

باب ۷۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جب تم پھر کر ان کے پاس جاؤ گے تو وہ بہانے کریں گے اور حلف اٹھائیں گے' تاکہ تم ان سے درگزر کر' پس تم بھی درگزر کرنا' کیونکہ وہ ناپاک ہیں' اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے' یہ ان کے کاموں کی سزا ہے۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ وَ اللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ بَعْدَ اِذْ هَدٰنِيْ اَعْظَمَ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلَكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ اِلَى الْفَاسِقِيْنَ.

۱۷۸۴۔ یحیٰ' لیث' عقیل' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ' عبداللہ بن کعب بن مالک' حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جب میں غزوہ تبوک میں حاضر نہ ہو سکا اور آنحضرت ﷺ وہاں سے واپس آگئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسی نعمت عطا فرمائی جو کہ مسلمان ہونے کے بعد سے اب تک نہیں ملی تھی وہ یہ کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے جھوٹ نہیں بولا اور ہلاک ہونے سے بچ گیا' اور دوسرے جو منافق تھے جھوٹ بول کر ہلاک ہوگئے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر یہ آیت نازل فرمائی۔ سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیھم الخ

۷۱۱ بَاب قَوْلِهٖ وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ

باب ۷۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "دوسرے وہ لوگ ہیں' جو اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوئے اور انہوں نے اپنا نیک کام

سَیِّئًا عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

برے کام سے ملالیا' قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۷۸۵ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا اَتَانِی اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ فَابْتَعَثَانِیْ فَانْتَهَيْنَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّ لَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِیْ ذٰلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَا لِیْ هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا اَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَّ شَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

۱۷۸۵۔ مومل بن ہشام' اسمٰعیل بن ابراہیم' عوف' ابورجا' حضرت سمرہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات کو دو فرشتے آئے اور مجھے ایسے مکان میں لے گئے جو کہ سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا' وہاں میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جن کا نصف بدن نہایت خوبصورت اور نصف بدن بہت ہی بدصورت تھا ایسا کہ تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا' ان فرشتوں نے ان سے کہا کہ اس نہر کے اندر گھسو' وہ اندر گھسے پھر باہر آئے تو ان کی یہ ساری بدصورتی دور ہو چکی تھی' اور وہ خوبصورت بن چکے تھے' فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے' اور آپ کا یہی مقام و ٹھکانہ ہے' پھر فرشتوں نے کہا کہ جن لوگوں کا نصف بدن خوبصورت اور نصف بدن بدصورت دیکھا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں اچھے اور برے دونوں کام کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بخش دیا ہے اور وہ پاک و خوبصورت ہو گئے۔

۷۱۲ بَاب قَوْلِهٖ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ.

باب ۷۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ پیغمبر کو اور ایمانداروں کو مشرکین کے لئے استغفار نہ کرنی چاہیے۔

۱۷۸۶ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدَهٗ اَبُوْجَهْلٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُوْلِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا

۱۷۸۶۔ اسحٰق بن ابراہیم' عبدالرزاق' معمر' زہری' سعید بن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت ابو طالب کا انتقال ہونے لگا تو آنحضرت ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے' اس وقت وہاں ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بیٹھے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے چچا آپ اس چیز کا اقرار کر لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اسی کی بندگی کروں گا' تو میں خدا کے یہاں آپ کیلئے جھگڑ سکونگا۔ ابو جہل اور عبداللہ نے یہ سن کر کہا اے ابو طالب! کیا مرتے وقت اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دو گے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے چچا میں تمہارے لئے خدا سے اس وقت تک استغفار کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھے اس کام سے روکتے نہیں۔ اس وقت یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوئی۔

تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ.

۷۱۳ بَاب لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِمَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

باب ۱۴۳ا۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ نے مہربانی فرمائی نبی پر اور مہاجرین وانصار پر جنہوں نے نبی کی مشکل اور پریشانی کے وقت میں بھی پیروی کی حالانکہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جانے والے تھے' پھر اللہ نے ان پر اپنی مہربانی فرمائی بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ اَحْمَدُ وَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ وَّ كَانَ قَائِدُ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ.

۱۷۸۷۔ احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' احمد' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن کعب' عبداللہ بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ عبداللہ وہی ہیں کہ جب حضرت کعبؓ نابینا ہو گئے تو یہ انہیں سہارا دے کر چلتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ آیت وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا کے بارے میں بیان کرتے تھے اور سب سے آخر میں یہ بات فرماتے تھے کہ میں نے اپنی توبہ کے قبول ہونے کی خوشی میں اپنے تمام مال اللہ کے راستے میں خرچ کر دینا چاہا تھا' مگر حضور نے فرمایا کہ سب مال صدقہ نہ کرو اور کچھ اپنے لئے رکھ لو اور وہ تمہارے لئے مفید ہو گا۔

۷۱۴ بَاب قَوْلِهٖ وَ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْآ اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

باب ۱۴۴ا۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ نے ان تین آدمیوں پر بھی مہربانی فرمائی جو پیچھے رہ گئے تھے' یہاں تک کہ زمین باوجود فراخ ہونے کے تنگ ہو گئی تھی' اور ان کو اپنی جانیں بوجھ معلوم ہونے لگیں' اور انہوں نے جان لیا کہ سوائے اللہ کے اور کہیں پناہ نہ ملے گی' تو اللہ نے ان پر مہربانی کی تاکہ وہ اپنی توبہ پر قائم رہیں' بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّ هُوَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّهٗ لَمْ

۱۷۸۸۔ محمد' احمد بن ابی شعیب' موسیٰ بن اعین' اسحٰق بن راشد' زہری' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کسی بھی لڑائی میں کبھی پیچھے نہیں رہا' مگر سوائے دو لڑائیوں کے' ایک جنگ بدر اور دوسرے جنگ تبوک' چنانچہ جب آنحضرت ﷺ جنگ تبوک سے

يَتخلَّفَ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ
وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَاجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ كُلَّمَا
يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ اِلَّا ضُحًى وَّكَانَ يَبْدَأُ
بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِيْ وَكَلَامِ صَاحِبِيَّ
وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ غَيْرِنَا
فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا. فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتّٰى
طَالَ عَلَيَّ الْاَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَهَمُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ
اَمُوْتَ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَوْ يَمُوْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَكُوْنُ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا
يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَ لَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ تَوْبَتَنَا عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْاٰخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ وَ كَانَتْ
اُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِيْ شَاْنِيْ مَعْنِيَّةً فِيْ اَمْرِيْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ
سَلَمَةَ تِيْبَ عَلٰى كَعْبٍ قَالَتْ اَفَلَا اُرْسِلُ اِلَيْهِ
فَاُبَشِّرَهٗ قَالَ اِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُوْنَكُمُ
النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتّٰى اِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ اٰذَنَ بِتَوْبَةِ
اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ كَانَ اِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ
حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ وَ كُنَّا اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ
الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا عَنِ الْاَمْرِ الَّذِيْ قُبِلَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ
الَّذِيْنَ اعْتَذَرُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا
ذُكِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ وَ اعْتَذَرُوْا بِالْبَاطِلِ
ذُكِرُوْا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهٖ اَحَدٌ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ

واپسی کے وقت مدینہ میں تشریف لائے تو میں بہانہ کرنے کے
بجائے سچ کہنے کا پختہ ارادہ کر چکا تھا' آپ جب سفر سے واپس تشریف
لائے' تو اکثر چاشت کے وقت تشریف لایا کرتے تھے' اور سب سے
پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ
نے لوگوں کو میرے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ بات
کرنے سے روک دیا تھا' مگر دوسرے رہ جانے والوں سے نہیں روکا
تھا' چنانچہ لوگ ہم تینوں سے الگ رہتے اور بات تک نہ کرتے' مجھے
اس بات کا بہت غم تھا کہ کہیں اسی حال میں مر نہ جاؤں' اور
آنحضرت ﷺ مجھ پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھیں' یا خدا نخواستہ خود
آنحضرت ﷺ ہی دنیا سے سفر فرما جائیں اور پھر سب کا ہمارے
ساتھ ایسا ہی برتاؤ رہے' اور لوگ نہ ہمارے ساتھ کلام کریں اور نہ
ہی نماز جنازہ پڑھیں' آخر پچاس دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم
فرمایا اور ایک دن صبح ہی صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس ہماری توبہ کے
قبول ہونے کے متعلق وحی نازل کی گئی' اس وقت آنحضرت ﷺ
حضرت ام سلمہؓ کے یہاں تھے' اور وہ ہماری بہت سفارش کیا کرتی
تھیں۔ چنانچہ آپ نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا کہ کعبؓ کی توبہ
قبول ہو گئی ہے' ام سلمہؓ نے کہا کہ میں ان کے پاس کسی کو بھیجوں جو
جا کر انہیں خبر کر دے؟ آپ نے فرمایا اس وقت سب لوگ جمع ہو
جائیں گے' اور پھر تم کو تمام رات سونا بھی نصیب نہ ہو گا' چنانچہ صبح
کی نماز کے بعد آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو اس بات کی خبر کر دی'
آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور ہر خوشی
کے وقت آپ کا چہرہ اسی طرح چمکنے لگتا تھا۔ ہم تینوں آدمی تمام
منافقوں سے توبہ کے قبول ہونے میں پیچھے رہ گئے تھے' جب تک کہ
اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لئے ایسا برا بھلا کہا کہ کسی کیلئے نہیں کہا اور
یہ آیت ان کے حق میں نازل فرمائی يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ
اِلَيْهِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا الخ یعنی جب تم ان کے پاس جاؤ گے' تو یہ
جھوٹے بہانے بنائیں گے۔ اے رسول! آپ فرما دیجئے کہ اے
منافقو! عذر مت کرو ہم کبھی تم کو سچا نہ جانیں گے' اللہ نے تمہاری
سب باتوں کی ہمیں خبر کر دی ہے اللہ اور رسول اب تمہارے اعمال
دیکھیں گے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ الاٰيَةَ.

٧١٥ بَاب قَوْلِه يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْ مَعَ الصّٰدِقِيْنَ.

باب ۷۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو' اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

١٧٨٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ كَانَ قَائِدُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ فَوَ اللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى قَوْلِه وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ.

۱۷۸۹۔ یحییٰ بن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک' عبداللہ بن کعب بن مالکؓ اور یہ عبداللہ وہی ہیں جو کعب بن مالکؓ کے نابینا ہو چکنے پر ان کو اپنے ساتھ لے کر چلتے تھے' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ خدا گواہ ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے کسی پر سچ بولنے کے صلہ میں اتنا بڑا انعام نہ کیا ہو جتنا مجھ پر عنایت فرمایا ہے' جب سے میں نے آنحضرت ﷺ سے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا ٹھیک ٹھاک سبب بیان کر دیا ہے' تب سے لے کر آج تک جھوٹ بولنے کا قصد بھی نہیں کیا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نزل فرمائی کہ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ الخ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ تک۔

٧١٦ بَاب قَوْلِه لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

باب ۷۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تحقیق آیا تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے کہ اس پر تمہاری تکلیف دشوار گزرتی ہے اور وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے' اہل ایمان پر نہایت مہربانی اور رحم کرنیوالا ہے "روف" رافہ سے بنا بمعنی بہت مہربان: (۱)

١٧٩٠۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيَّ وَ كَانَ مِمَّنْ يَّكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ عِنْدَهٗ

۱۷۹۰۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' ابن سباق' حضرت زید بن ثابت انصاری جو کہ کاتب وحی تھے' سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا' حضرت ابو بکرؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں کسی کو میرے پاس بھیجا اس وقت جنگ یمامہ ہو رہی تھی' میں آپ کے پاس گیا تو

(۱) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم کی چھ صفات جمع فرمائی ہیں (۱) رسالت (۲) نفاست (۳) عزت (۴) دنیا و آخرت میں اپنی امت کو بھلائیاں پہنچانے پر حرص کا ہونا (۵) نرمی (۶) رحمت۔ اس آیت کے تحت بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کیلئے اپنے ناموں میں سے دو نام جمع فرمائے ہیں، رؤف اور رحیم، کسی اور نبی کو یہ شرف حاصل نہیں۔

عُمَرُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنْ تَجْمَعُوْهُ وَ اِنِّيْ لَاَرٰى اَنْ تَجْمَعَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَ اللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ فِيْهِ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِيْ وَرَاَيْتُ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ وَ عُمَرُ عِنْدَهٗ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ وَّلَا نَتَّهِمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَ اللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ وَ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّمْ اَزَلْ اُرَاجِعُهٗ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ اللّٰهُ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَكْتَافِ وَ الْعُسُبِ وَ صُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ اٰيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهُمَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ اِلٰى اٰخِرِهِمَا وَ كَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِيْ جُمِعَ فِيْهَا الْقُرْاٰنُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَ اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّ قَالَ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَقَالَ مُوْسٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ مَّعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ وَ تَابَعَهٗ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ اَبُوْ

آپ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا ہے کہ یمامہ کی لڑائی زوروں پر ہے ایسا نہ ہو کہ حفاظ شہید ہو جائیں اور قرآن کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے' لہٰذا میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ وہ ایک جگہ جمع کر دیا جائے' میں نے یہ جواب دیا کہ میں یہ کام کس طرح کروں' جب کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں کیا' مگر حضرت عمرؓ نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ جمع کر لینا چاہئے' آخر میری رائے بھی یہی ہو گئی ہے۔ زید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ یہ تقریر خاموشی سے سنتے رہے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے کہا کہ دیکھو تم جوان اور عقل والے آدمی ہو' ہم تم کو سچا جانتے ہیں' کیونکہ تم نبی ﷺ کے زمانہ میں بھی قرآن کو لکھا کرتے تھے لہٰذا تم ہی اس کام کو انجام دے دو' خدا کی قسم ہے کہ مجھے یہ کام اس قدر گراں معلوم ہوا کہ ایک پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اس کے سامنے آسان نظر آیا اور میں نے جواب میں کہا کہ جب ایک کام آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا' تو میں کیسے کروں' حضرت ابو بکرؓ کے اصرار کرنے کے بعد حضرت زید بن ثابتؓ نے کہا کہ اچھا اب یہ راز مجھ پر بھی کھل گیا ہے' اور میری بھی وہی رائے ہو گی جو حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکرؓ کی رائے تھی' بس پھر میں قرآن کی تلاش کرنے کھڑا ہو گیا' کہیں ہڈی پر' کہیں کھال پر' کہیں کھجور کی شاخ کے پٹھے پر' اور کہیں لوگوں کے دلوں میں محفوظ پایا' حتی کہ سورۃ توبہ کو خزیمہ انصاری کے پاس جمع کیا' انہیں کے پاس سورہ توبہ کی دو آیات لکھی دیکھیں' جو کسی کے پاس نہ تھیں ایک تو یہ کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اور دوسری یہ آیت فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو اور قرآن کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس رہا' پھر ان کے انتقال کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس آیا' پھر ان کے بعد حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ کے پاس آیا' شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر اور لیث بن سعد نے بھی یونس سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے' لیث کہتے ہیں کہ مجھ سے عبد الرحمٰن بن خالد نے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی' اس میں خزیمہ کی جگہ ابو خزیمہ انصاری ہے اور موسیٰ نے ابراہیم سے روایت کی کہ ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا اس میں بھی ابو خزیمہ ہے موسیٰ کے ساتھ اس کو یعقوب بن ابراہیم نے بھی اپنے

ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَقَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ اَوْ اَبِیْ خُزَيْمَةَ.

باپ سے روایت کیا۔ ثابت کا بیان ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اس حدیث میں صرف خزیمہ 'ابو خزیمہ کا شک ہے۔

سُوْرَةُ يُوْنُس

سورہ یونس کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَنَبَتَ بِالْمَآءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس کہتے ہیں کہ "فاختلط" کے معنی ہیں کہ بارش ہونے کی وجہ سے زمین پر ہمہ اقسام کا سبزہ اگا۔

۷۱۷ بَاب وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ ايَاتُ يَعْنِيْ هٰذِهٖ اَعْلَامُ الْقُرْاٰنِ وَ مِثْلُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَ جَرَيْنَ بِهِمْ الْمَعْنٰى بِكُمْ دَعْوٰهُمْ دُعَاؤُهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ اَحَاطَتْ بِهٖ خِطِيْئَتُهٗ فَاَتْبَعَهُمْ وَ اتَّبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدْوًا مِّنَ الْعُدْوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْاِنْسَانِ لِوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ اِذَا غَضِبَ اللّٰهُمَّ لا تُبَارِكْ فِيْهِ وَ الْعَنْهُ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ لَاُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَ لا مَاتَهٗ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى مِثْلُهَا حُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ مَّغْفِرَةٌ وَّ قَالَ غَيْرُهُ النَّظْرُ اِلٰى وَجْهِهٖ الْكِبْرِيَآءُ الْمُلْكُ.

باب ۷۱۷۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ کا مطلب ہے کہ وہ پاک ہے غنی ہے 'زید بن اسلم کہتے ہیں کہ " قدم صدق سے مراد آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے خیر وفلاح مراد ہے "تلك آيات" یعنی یہ قرآن کی نشانیاں جیسے "جرین بھم" کے معنی وہ کشتیاں تم کو لے چلتی ہیں "دعواھم" کا معنی انکی دعا "احیط بھم" سے مراد ان کو گھیر لیا' یعنی ہلاکت کے قریب پہنچے' جیسے "احاطت بھم خطیئتہ" کے معنی ہیں کہ گناہوں نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے "فاتبعھم" کے معنی ہیں کہ وہ ان کے پیچھے چلا "عدوا" کے معنی ہیں زیادتی کے طور پر مجاہد کہتے ہیں کہ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ سے مراد یہ ہے کہ انسان غصہ میں اپنی اولاد اور مال کو کوستا ہے کہ اے اللہ اس میں برکت نہ کر اور اس پر لعنت فرما تا لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ انکی معیاد پوری ہو چکی ہے وہ جسے کو ستا ہے تباہ ہو جاتا ہے 'للذین احسنوا الحسنی جنہوں نے بھلائی کی ان کے لئے زیادہ مغفرت اور رضامندی ہے دوسرے کہتے ہیں کہ "زیادہ" سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے "الکبریا" سے مراد بندگی اور بادشاہت ہے۔

۷۱۸ بَاب قَوْلِهٖ وَ جَاوَزْنَا بِبَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ

باب ۷۱۸۔ اللہ کا قول کہ ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر

الْبَحْرَ فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّ عَدْوًا حَتّٰی اِذَا اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لا اِلٰهَ اِلا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِه بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. نُنَجِّیْكَ نُلْقِیْكَ عَلٰی نَجْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ وَهُوَ النَّشَرُ الْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ.

دیا فرعون اور اس کی فوج نے سرکشی کے طور پر ان کا پیچھا کیا' یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لایا اس ایک معبود پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں "ننجیك" کے معنی ہیں کہ ہم تیری لاش کو اونچی جگہ رکھ دیں گے تا کہ لوگوں کو دیکھ کر عبرت حاصل ہو۔

١٧٩١۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَ الْیَهُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالُوْا هٰذَا یَوْمٌ ظَهَرَ فِیْهِ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْهُمْ فَصُوْمُوْا.

۱۷۹۱۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' ابوبشر' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت جب مدینہ میں آئے تو تمام یہودی عاشورہ کا رزہ رکھتے تھے' اور وجہ یہ بیان کرتے کہ یہ وہ دن ہے جب کہ حضرت موسیٰؑ کو فرعون پر غلبہ حاصل ہوا تھا اور فرعون بعد لشکر دریا میں ڈوب گیا' چنانچہ رسول اکرم نے ہم سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کے معاملہ میں تم ان سے زیادہ مستحق ہو' لہٰذا تم بھی عاشورہ کا روزہ رکھو۔

سُوْرَةُ هُوْدُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

وَقَالَ اَبُوْ مُیْسَرَةَ الْاَوَّاهُ الرَّحِیْمُ بِالْحَبْشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِیَ الرَّاْیِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَ قَالَ مُجَاهِدٌ الْجُوْدِیُّ جَبَلٌ بِالْجَزِیْرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ یَسْتَهْزِءُ وْنَ بِه وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَقْلِعِیْ اَمْسِكِیْ عَصِیْبٌ شَدِیْدٌ لا جَرَمَ بَلٰی وَ فَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَآءُ وَقَالَ عِكْرَمَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ.

سورہ ہود کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابو میسرہ کہتے ہیں کہ "اواہ" کے معنی حبشی زبان میں مہربان ہیں' ابن عباس نے کہا "بادی الرای" کے معنی جو ہمیں ظاہر ہوا' مجاہد کا بیان ہے کہ "جودی" جزیرہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے حسنؒ کہتے ہیں لانت الحلیم کے معنی بڑا بردبار یہ بطور استہزاء کافر کہتے تھے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں "اقلعی" کے معنی ہیں رک جا' تھم جا اور عصیب کے معنی ہیں شدید "لاجرم" کے معنی کیوں نہیں یعنی ضرور ہے اور "فارالتنور" کے معنی ہیں پانی جوش مارنے لگا' عکرمہ کہتے ہیں کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔

٧١٩ بَاب اَلا اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَقَالَ غَیْرُهٗ وَحَاقَ نَزَلَ

باب ۷۱۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "دیکھو یہ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں تا کہ اللہ سے راز کی باتیں چھپالیں' سن لو! اللہ تعالیٰ تم کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہو' جب بھی تمہاری تمام پوشیدہ باتیں جانتا ہے اور وہ دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا

يَحِيْقُ يَنْزِلُ يَؤُوْسٌ فَعُوْلٌ مِنْ يَئِسْتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ شَكٌّ وَّ امْتِرَآءٌ فِي الْحَقِّ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ مِنَ اللّٰهِ اِنِ اسْتَطَاعُوْا.

ہے دوسروں لوگوں نے کہا کہ "حاق" کے معنی گھیر لیا اور "نزل" کے معنی اترا ہے "یوس" بروزن فعول، بمعنی ناامید، مجاہد نے کہا "فلاتبتئس" کے معنی ہیں، افسوس مت کرو، "یثنون صدورھم" کا مطلب ہے کہ سینوں کو دہرا کرتے ہیں لیستخفوا منه یعنی اگر ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ سے چھپالیں۔

۱۷۹۲ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنِيْ صُدُوْرَهُمْ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ اُنَاسٌ كَانُوْا يَسْتَحْيُوْنَ اَنْ يَّتَخَلَّوْا فَيُفْضُوْا اِلَى السَّمَآءِ وَ اَنْ يُّجَامِعُوْا نِسَآئَهُمْ فَيُفْضُوْا اِلَى السَّمَآءِ فَنَزَلَ ذٰلِكَ فِيْهِمْ.

۱۷۹۲ـ حسن بن محمد بن صباح، حجاج، ابن جریج، محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے، الا انهم يثنونی صدور هم، لہٰذا میں نے ان سے معلوم کیا کہ یہ آیت کس سلسلہ میں نازل ہوئی ہے، انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ پیشاب، پاخانہ یا جماع کے وقت کھلی جگہ میں آسمان کے نیچے یہ کام کرتے وقت گھبراتے اور شرم کرتے، جس کی وجہ سے جھکے جھکے یہ سب کام کرتے، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۷۹۳ـ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَاَ اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنِيْ صُدُوْرَهُمْ قُلْتُ يَا اَبَا الْعَبَّاسِ مَا يَثْنُوْنِيْ صُدُوْرَهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَاَتَهٗ فَيَسْتَحِيْ اَوْ يَتَخَلّٰى فَيَسْتَحِيْ فَنَزَلَتْ اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ.

۱۷۹۳ـ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے الاانهم يثنونی صدور هم پڑھا تو میں نے عرض کیا کہ یااباالعباس اس کا مطلب کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ اپنی عورتوں سے جماع کے وقت یا پیشاب و پاخانہ کے وقت برہنہ ہونے میں شرم کرتے تھے، ان کا خیال تھا کہ ہمیں پروردگار دیکھ رہا ہے لہٰذا یہ آیت نازل اس وقت ہوئی۔

۱۷۹۴ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشُوْنَ يُغَطُّوْنَ رُءُوْسَهُمْ سِيْٓءَ بِهِمْ سَآءَ ظَنُّهٗ بِقَوْمِهٖ وَضَاقَ بِهِمْ بَاَضْيَافِهٖ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَّ قَالَ مُجَاهِدٌ اُنِيْبُ اَرْجِعُ.

۱۷۹۴ـ حمیدی، سفیان، عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ یہ آیت "الاانهم يثنون صدورهم ليستخفوا منه الاحين يستغشون ثيابهم" اسی طرح پڑھی، عمرو بن دینار کے علاوہ اور دوسرے لوگوں کا بیان ہے کہ ابن عباس يستغشون کے معنی سر ڈھاپ لینے کے فرماتے ہیں "سئی بھم" اپنی قوم سے بدگمان ہوا اور "ضاق بھم" یعنی اپنے مہمان کو دیکھ کر رنجیدہ ہوا "بقطع من اللیل" کے معنی رات کی سیاہی میں مجاہد کا بیان ہے کہ، انیب کے معنی میں رجوع کرتا ہوں۔

۷۲۰ بَاب قَوْلِه وَ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ.

باب ۷۲۰۔ اللہ کا قول کہ "اللہ تعالیٰ کا تخت (حکومت) پانی پر ہے۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْفِقْ اَنْفِقْ عَلَیْكَ وَقَالَ یَدُ اللّٰهِ مَلاٰ تَفِیْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ قَالَ اَرَاَیْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَآءَ وَ الاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَدِهٖ وَ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ وَبِیَدِهِ الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَیَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهٗ اَیْ اَصَبْتُهٗ وَ مِنْهُ یَعْرُوْهُ وَاعْتَرَانِیْ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اَیْ فِیْ مِلْكِهٖ وَ سُلْطَانِهٖ عَنِیْدٌ وَّ عَنُوْدٌ وَّ عَانِدٌ وَّاحِدٌ هُوَ تَاكِیْدُ التَّجَبُّرِ اسْتَعْمَرَ كُمْ جَعَلَكُمْ عُمَّارً اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِیَ عُمْرٰی جَعَلْتُهَا لَهٗ نَكِرَهُمْ وَ اَنْكَرَهُمْ وَ اسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ كَاَنَّهٗ فَعِیْلٌ مِّنْ مَّاجِدٍ مَّحْمُوْدٌ مِّنْ حُمِدَ سِجِّیْلٌ الشَّدِیْدُ الْكَبِیْرُ سِجِّیْلٌ وَّ سِجِّیْنٌ وَّ الاَّمُ وَ النُّوْنُ اُخْتَانِ
وَقَالَ تَمِیْمُ بْنُ مُقْبِلٍ

وَ رَجْلَةٍ یَّضْرِبُوْنَ الْبَیْضَ ضَاحِیَةً
ضَرْبًا تَوَاصٰی بِهِ الاَبْطَالُ سِجِّیْنَا

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا اِلٰی اَهْلِ مَدْیَنَ لِاَنَّ مَدْیَنَ بَلَدٌ وَّ مِثْلُهٗ وَ اسْاَلِ الْقَرْیَةَ وَ اسْاَلِ الْعِیْرَ یَعْنِیْ اَهْلَ الْقَرْیَةِ وَ الْعِیْرِوَرَاءَ كُمْ ظِهْرِیًّا یَقُوْلُ لَمْ تَلْتَفِتُوْا اِلَیْهِ وَ یُقَالُ اِذَا لَمْ یَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهٗ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِیْ وَ جَعَلْتَنِیْ ظِهْرِیًّا وَ الظِّهْرِیُّ هٰهُنَا اَنْ تَاْخُذَ مَعَكَ دَآبَّةً اَوْ وِعَآءً تَسْتَظْهِرُ بِهٖ اَرَاذِلُنَا سُقَّاطُنَا اِجْرَامِیْ هُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ اَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ یَقُوْلُ جَرَمْتُ الْفُلْكُ وَ الْفَلَكُ وَاحِدٌ وَّهِیَ السَّفِیْنَةُ وَ السُّفُنُ مُجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَهُوَ مَصْدَرُ اَجْرَیْتُ وَ

۱۷۹۵۔ ابوالیمان' شعیب' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے تو مجھے دے' تو میں تجھے دوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خزانہ بھرا ہوا ہے' اگر رات دن خرچ کرتا ہے' تب بھی خالی نہیں ہوتا' کیا تم یہ نہیں دیکھتے ہو کہ جب سے زمین اور آسمان کو بنایا ہے' کس قدر خرچ کر دیا ہے' مگر پھر بھی اس کی کوئی نعمت کم نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا عرش (تخت) پانی پر ہے' اس کے ہاتھ میں رزق کی ترازو ہے جس طرح چاہتا ہے جھکا دیتا ہے اور جس کے لئے وہ مناسب خیال کرتا ہے اٹھا دیتا ہے "اعتراك" کا مطلب ہے تجھ پر مار پڑ گئی "عروتہ" کے معنی میں نے اس کو پایا' یعروہ "مضارع کا صیغہ ہے "بناصیتها" یعنی اس کی حکومت اور قبضہ میں ہے "غنید" عنود "عائد" سب کے ایک ہی معنی ہیں' یعنی سخت تکبر و سرکشی والا "استعمر" بسایا تم کو عرب کہتے ہیں یعنی یہ گھر میں نے اس کو تمام زندگی کیلئے دے ڈالا "نکر هم وانکر هم" اور "استنکر هم" سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی ہر ملک والا پردیسی "حمید مجید" یہ فعیل کے وزن پر ہے' ماجد سے بمعنی کرم کرنے والا "محمود" کے معنی سراہا گیا" "سجیل" اور "سجین" کے ایک ہی معنی ہیں۔ "سجین" میں لام اور نون دونوں آتے ہیں' تمیم بن مقبل نے کہا

بعض پیدل دن دہاڑے خود پر تیغیں ماریں کرتے ہیں
پہلوان جن کی وصیت کرتے ہیں' ایسی لگاتا پ انہیں

والی مدین کے معنی ہیں ابی مدین کی طرف اور اسی طرح یہ کہا گیا ہے کہ "واسئل القریہ" یعنی بستی سے پوچھ اور اسل العیر کے معنی ہیں قافلہ والوں سے پوچھ "وراء کم ظهریا" یعنی پس پشت ڈال دیا' اس کی طرف توجہ نہیں کی' جب کسی سے کسی کا مقصد پورا نہ ہو تو عرب والے کہتے ہیں کہ ظهرت بحاجتی اور "جعلنی ظهریا" اس جگہ "ظهری" سے وہ جانور مراد ہے جو کام کے لئے ساتھ رکھتے ہیں "اراذلنا" ہمارے کام کیلئے اور اجرامی میرا گناہ بعض کہتے ہیں کہ یہ اجرمت کا مصدر ہے یا جرمت کا جو کہ ثلاثی مجرد ہے "الفلك" واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے' یعنی کشتی اور کشتیاں 'مجراها" کشتی کا چلنا یہ مصدر ہے اجریت کا اسی طرح مرسها مصدر ہے

اَرْسَیْتُ حَبَسْتُ وَ یُقْرَأُ مَرْسَاهَا مِنْ رَسَتْ هِیَ وَ مَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ وَهِیَ مُجْرِیْهَا وَ مُرْسِیْهَا مِنْ فُعِلَ بِهَا الرَّاسِیَاتُ ثَابِتَاتٌ.

"ارسیت" کا یعنی میں نے کشتی کو لنگر لگادیا' بعض نے مرسها بفتح المیم پڑھا ہے جو "رست" سے بنا اسی طرح "مجراها" بھی "جرت" سے ہے بعض نے "مجریها" اور "مرسها" پڑھا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا چلانے والا اور تھامنے والا ہے "الراسیات" کے معنی ہیں لنگر انداز اور "ثابتات" کے معنی ہیں' ٹھہری ہوئی جمی ہوئی۔

۷۲۱ بَاب قَوْلِهٖ وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ وَ احِدُ الْاَشْهَادِ شَاهِدٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ وَّ اَصْحَاب.

باب ۷۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اور کہیں گے گواہ کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر دروغ بانی کی تھی خبردار ہو جاؤ' اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ظالموں پر "اشهد" "شاهد" کی جمع ہے جس طرح "صاحب" کی جمع اصحاب ہے۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ وَّ هِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَیْنَا ابْنُ عُمَرَ یَطُوْفُ اِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْ قَالَ یَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّجْوٰی فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُدْنَی الْمُؤْمِنُ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْهِ کَنَفَهٗ فَیُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ تَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا یَقُوْلُ اَعْرِفُ یَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ مَرَّتَیْنِ فَیَقُوْلُ سَتَرْتُهَا فِی الدُّنْیَا وَ اَغْفِرُهَا لَكَ الْیَوْمَ ثُمَّ تُطْوٰی صَحِیْفَةُ حَسَنَاتِهٖ وَ اَمَّا الْاٰخَرُوْنَ اَوِ الْکُفَّارُ فَیُنَادٰی عَلٰی رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ وَ قَالَ شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ.

۱۷۹۶۔ مسدد' یزید بن زریع' سعید' ہشام' قتادہ' صفوان بن محرز سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور حضرت ابن عمرؓ سے اس نے مخاطب ہو کر کہا کہ اے ابن عمرؓ یا اے ابا عبدالرحمٰن! کیا تم نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کے دن کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت ابن عمرؓ نے جواب دیا ہاں! میں نے سنا ہے آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن مومنین اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب لائے جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر گناہوں کا اقرار کرائے گا' بندے عرض کریں گے جی ہاں! ہم اپنے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کرتے ہیں بے شک ہم سے گناہ ہوئے ہیں چنانچہ دو مرتبہ اسی طرح اقرار کریں گے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں اور قصوروں کو چھپایا تھا' آج تم کو بخش دیتا ہوں' اور تم کو تمہاری نیکیوں کا بدلہ اور جزا دیتا ہوں' مگر کافروں کیلئے فرمائے گا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے' یہ اعلان تمام اہل محشر سنیں گے۔

۷۲۲ بَاب قَوْلِهٖ وَ کَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ. الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ الْعَوْنُ الْمُعِیْنُ

باب ۷۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اسی طرح جب تمہارا رب ظالموں کی بستیاں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہوتی ہے" الرفد المرفود" یعنی مدد جو کہ دی جائے' عربوں

رَفَدْتُهُ اَعَنْتُهُ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا فَلَوْلَا كَانَ فَهَلَّا كَانَ اُتْرِفُوا اُهْلِكُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِيرٌ وَّ شَهِيقٌ شَدِيدٌ وَّ صَوْتٌ ضَعِيفٌ.

کا مقولہ ہے کہ "رفدتہ میں نے اس کی مدد کی "رکنوا" کا مطلب ہے جھکو مائل ہو جاؤ" فلو کان " کیوں نہ ہوئے "اترفوا" ہلاک کئے گئے وہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ "زفیر" کے معنی ہیں آواز خطرناک اور "شہیق" کے معنی ہیں ہلکی آواز۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهُ اَلِيْمٌ شَدِيدٌ.

۱۷۹۷۔ صدقہ بن فضل' ابو معاویہ ' بریدن بن ابی بردہ' ابی بردہ' حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلت دیتا ہے' مگر جب ان کی گرفت فرماتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا ہے اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی و کذلك اخذربك الخ یعنی اس طرح تیرا رب ظالموں کی بستیوں کو پکڑتا ہے اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

۷۲۳ بَاب قَوْلِهِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ وَ زُلَفًا سَاعَاتٍ وَّ مِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَّ اَمَّا زُلْفٰى فَمَصْدَرٌ مِّنَ الْقُرْبٰى اِزْدَلَفُوا اجْتَمَعُوا اَزْلَفْنَا جَمَعْنَا.

باب ۷۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے رسول دن کے اول و آخر حصوں میں اور رات کے وقت زیادہ نماز پڑھا کرو' بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یاد رکھنے والوں کے لئے ایک یادگار ہے زلفاً کے معنی ساعت بساعت اور اسی سے ہے مزدلفہ کہ لوگ وہاں رات کی ساعتوں میں آتے ہیں "زلف" کے معنی ہیں منزل اور زلفی کا مطلب ہے قریب "ازدلفوا" کے معنی ہیں جمع ہو گئے "ازلفنا" کے معنی ہم نے جمع کیا اور یہ متعدی ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ قَالَ

۱۷۹۸۔ مسدد یزید بن زریع ' سلیمان تیمی ' ابو عثمان ' حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک غیر آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیا' اور پھر یہ بات آنحضرت ﷺ کے سامنے آکر بیان کر دی اور معافی کی التجا کی اس وقت یہ آیت نازل فرمائی گئی کہ اقم الصلوة طرفی النهار الخ تو اس آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے یا سب کے لئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا' میری امت میں جو نیک لوگ ہیں ان کی

الرَّجُلُ اِلٰی هٰذِهٖ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِیْ.

نیکی ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے' لہٰذا جو میری امت میں جو بھی غلطی کرے اس کیلئے یہ حکم ہے۔

سُوْرَةُ يُوْسُف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُّتَّكَاً الْاُتْرُجُّ قَالَ فُضَيْلٌ الْاُتْرُجُّ بِالْحَبْشِيَّةِ مُّتْكًا وَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتْكًا كُلُّ شَیْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّيْنِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَذُوْعِلْمٍ عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صَوَاعٌ مَّكُوْكُ الْفَارِسِي الَّذِیْ يَلْتَقِیْ طَرَفَاهُ كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْاَعَاجِمُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُفَنِّدُوْنَ تَجْهَلُوْنَ وَقَالَ غَيْرُهٗ غَيَابَةٌ كُلُّ شَیْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ وَ الْجُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِیْ لَمْ تُطْوَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا بِمُصَدِّقٍ اَشُدَّهٗ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَ فِی النُّقْصَانِ يُقَالُ بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغُوْا اَشُدَّهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدُهَا شَدٌّ وَ الْمُتَّكَاُ مَا اتَّكَاْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ اَوْ لِحَدِيْثٍ اَوْ لِطَعَامٍ وَّاَبْطَلَ الَّذِیْ قَالَ الْاُتْرُجُّ وَلَيْسَ فِیْ كَلَامِ الْعَرَبِ الْاُتْرُجُّ فَلَمَّا احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِاَنَّهُ الْمُتَّكَاُ مِنْ نَّمَارِقَ فَرُّوْا اِلٰی شَرٍّ مِنْهُ فَقَالُوْا اِنَّمَا هُوَ الْمُتْكُ سَاكِنَةُ التَّاءِ وَ اِنَّمَا الْمُتْكُ طَرَفُ الْبَظْرِ وَ مِنْ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهَا مُتْكَاءُ وَ ابْنُ الْمُتْكَاءِ فَاِنْ كَانَ ثَمَّ اُتْرُجٌّ فَاِنَّهٗ بَعْدَ الْمُتَّكَاِ شَغَفَهَا يُقَالُ بَلَغَ شِغَافَهَا وَهُوَ غِلَافُ قَلْبِهَا وَ اَمَّا شَعَفَهَا فَمِنَ الْمَشْعُوْفِ اَصْبُ اَمِيْلُ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ مَا لَا تَاْوِيْلَ لَهٗ وَالضِّغْثُ مِلْءُ الْيَدِ مِنْ حَشِيْشٍ وَّمَا اَشْبَهَهٗ وَ مِنْهُ وَ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا لَا مِنْ قَوْلِهٖ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَّاحِدُهَا ضِغْثٌ نَّمِيْرُ مِنَ الْمِيْرَةِ وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ مَّا يَحْمِلُ

سورۃ یوسف

بسم اللہ الرحمٰن الرحم

فضیل، حصین سے اور وہ مجاہد کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ "متکا" کے معنی لیموں کے ہیں اور خود فضیل بھی کہتے ہیں کہ "متکا" حبشی زبان میں لیموں (ترنج) کو کہتے ہیں' ابن عیینہ' بواسطہ ایک آدمی مجاہد سے بیان کرتے ہیں کہ "متکا" ہر چاقو سے تراشنے والی چیز کو کہتے ہیں' قتادہ کہتے ہیں کہ "لذو علم" سے مراد عالم با عمل ہے' ابن جبیر نے کہا کہ "صواع" کو فارسی میں مکوک یعنی پیالہ کہتے ہیں' اور شراب اسی میں پی جاتی ہے' اور اس کے کنارے ملے ہوئے ہیں' عجم کے لوگ پانی اسی میں پیتے ہیں' ابن عباس فرماتے ہیں کہ "تفندون" کا مطلب ہے کہ مجھے جاہل مت کہو' بعض کہتے ہیں کہ "عنایہ" کے معنی وہ چیز جو دوسری سے چھپا دے اور "جب" اس کو کہتے ہیں جو کچا ہو اور اس کی بندش نہ ہوئی ہو "بمومن لنا" کے معنی ہیں کہ تو ہماری بات سچ ماننے والا نہیں ہے "اشدہ" اور وہ عمر جو انحطاط کے زمانہ سے پہلے ہوتی ہے' عربوں کا مقولہ ہے کہ "بلغ اشدہ" یا بلغوا اشد ھم" یعنی وہ اپنی جوانی کو پہنچا کہتے ہیں کہ "اشد" اشد کی جمع ہے' بعض کہتے ہیں کہ "متکا" اس تکیہ یا مسند کو کہتے ہیں جس پر باتیں کرنے یا کچھ کھانے پینے کے وقت سہارا لیا جائے' اور اترج کے معنی غلط ہیں جو اس کے معنی ترنج کہتا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں' وہ کہتا ہے کہ تیکہ کے معنی ہیں "متك" ہے یعنی "ت" ساکن ہے اور ترنج کے معنی میں "ت" مشدد ہے' یہ بات بہت ہی ہلکی ہے' کیونکہ "ت" ساکن سے اس کے معنی فرج کے ہوتے ہیں' اس لئے گالی کے وقت کہتے ہیں ابن "المتکا" غرض مسند کے معنی صحیح ہیں' اس لئے کہ زلیخا نے جو ترنج عورتوں کے ہاتھ میں دیئے تھے' وہ تکیہ لگانے کے بعد ہی دیئے ہوں گے شغفھا اس کے دل کو ڈھانپ لیا "مشعوف" کے معنی جس کے دل کو محبت نے جلا دیا "اصب" مائل ہو جاؤنگا میں "اضغاث احلام" کے معنی ہیں' پراگندہ خیالات ضغث تنکوں کا مٹھا جو ہاتھ

بَعِيرٌ اٰوٰى اِلَيْهِ ضَمَّ اِلَيْهِ السِّقَايَةُ مِكْيَالٌ تَفْتَأُ لَا تَزَالُ اسْتَيْأَسُوْا يَئِسُوْا لَا تَيْأَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَآءُ خَلَصُوْا نَجِيًّا اعْتَزَلُوْ نَجِيًّا وَّ الْجَمِيْعُ اَنْجِيَةٌ يَتَنَاجُوْنَ الْوَاحِدُ نَجِيٌّ وَّ الْاِثْنَانِ وَ الْجَمِيْعُ نَجِيٌّ وَّ اَنْجِيَةٌ حَرَضًا مُّحْرَضًا يُذِيْبُكَ الْهَمُّ تَحَسَّسُوْا تَخَيَّرُوْا مُزْجَاةٌ قَلِيْلَةٌ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَآمِلَةٌ مُّجَلِّلَةٌ.

میں آجائے جیسا کہ اگلی آیت میں ہے 'حذبيدك ضغثا "اپنے ہاتھ میں جھاڑو پکڑ "نمیر" "میرة" سے نکلا ہے' مطلب ہے ہم کھلائیں گے "نزداد کیل بعیر" ایک اونٹ کا وزن یا پیمانہ مراد ہے "اوی الیه" اپنے پاس جگہ دی' یعنی اپنے پاس رکھا "السقایه" کا مطلب ہے کٹورا یا برتن یا اناج کے ناپنے کا پیمانہ "تفتئو" ہمیشہ رہو گے "تحسسو" تلاش کرو' جستجو کرو' خبر لاؤ" ولاتیا سوا من روح الله" اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو "خلصوانجیا" الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے' نجی کے معنی مشورہ کرنے والا' یہ تثنیہ اور جمع دونوں پر مستعمل ہوتا ہے' "حرضا" "گلایا گیا" "مزجاۃ" تھوڑی "غاشیته من عذاب الله" کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سب کو گھیرے میں لے ہوئے ہیں۔

٧٢٤ بَاب قَوْلِهٖ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحَاقَ.

باب ۷۲۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ تجھ پر اپنی نعمت تمام کرنا چاہتا ہے جس طرح تیرے باپ یعقوب اور دادا ابراہیم و اسحق پر پوری کی ہیں۔

١٧٩٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيْمُ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ.

۱۷۹۹۔ عبداللہ بن محمد' عبدالصمد' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عزت والے' عزت والے کے بیٹے' عزت والے کے پوتے' عزت والے کے پڑپوتے' حضرت یوسف ہیں' ان کے والد یعقوب دادا اسحاق' پردادا ابراہیم سب پیغمبر تھے۔

٧٢٥ بَاب قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ.

باب ۷۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "بیشک حضرت یوسف اور ان کے برادران کے قصہ میں دریافت کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

١٨٠٠ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ

۱۸۰۰۔ محمد' عبدۃ' عبیداللہ' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت والا ہے؟ آپ نے فرمایا جو زیادہ متقی ہے' لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے؟ آپ نے فرمایا' تو پھر خاندان کے اعتبار سے سب سے زیادہ صاحب عزت والے حضرت یوسف ہیں' پیغمبر کے بیٹے' پیغمبر کے پوتے حضرت خلیل کے

اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا تَابَعَهُ أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

پر پوتے' عرض کیا ہمارا یہ مطلب نہیں' آپ نے فرمایا' شاید تم عرب کے خاندان سے متعلق پوچھتے ہو' کہنے لگے جی ہاں! آپ نے فرمایا جو جاہلیت میں شریف تھے وہ اسلام میں بھی شریف ہیں' جب کہ صاحب علم ہوں اور دوسروں کو نفع پہنچائیں' ابو اسامہ بھی عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں

٧٢٦ بَاب قَوْلِهٖ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ .

باب ٧٢٦۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ " یہ تم نے اپنے لئے ایک حیلہ بنایا ہے "سولت" کے معنی اچھا بنا کر دکھانا۔

١٨٠١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَ اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَ تُوْبِيْ اِلَيْهِ قُلْتُ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ لَا اَجِدُ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ.

١٨٠١۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح' ابن شہاب' حجاج' عبداللہ بن نمیر' یونس بن یزید الایلی' زہری' عروہ بن زبیر و سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص وعبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی وہ حدیث جو کہ افک کے متعلق ہے پوری نہیں سنی ہے' بلکہ ہر ایک سے الگ الگ اس کے کچھ حصے سنے ہیں' چنانچہ اس کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ جب بہتان باندھنے والوں نے تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اے عائشہ! اگر تم بے قصور ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہاری بریت کا اظہار کر دے گا' اور اگر تم سے یہ گناہ ہو گیا ہے تو پھر اللہ سے توبہ اور معافی مانگنا چاہئے' حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ واللہ مجھے اس کیلئے کوئی مثال نہیں ملتی ہے' سوائے حضرت یعقوب علیہ السلام کے کہ انہوں نے یہ کہا تھا اور میں بھی وہی کہتی ہوں کہ فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون الخ آخر اللہ نے میری بے قصوری کے سلسلہ میں دس آیات نازل فرمائیں' جن کی ابتدائی آیات یہ ہیں' ان الذین جاؤا بالافک الخ۔

١٨٠٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ اُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا اَنَا وَعَائِشَةُ اَخَذَتْهَا الْحُمّٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِيْ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَ قَعَدَتْ عَائِشَةُ

١٨٠٢۔ موسیٰ' ابو عوانہ' حصین' ابی وائل' مسروق بن الاجدع حضرت ام رومان والدہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ عائشہ ہمارے گھر میں تھیں' ان کو بخار آرہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا شاید اس تہمت کے رنج سے (بخار) آیا ہے' عائشہؓ نے کہا ہاں اور اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہا کہ میری اور آپ کی مثال بالکل حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے حضرت یوسف کی ہے

قَالَتْ مَثَلِیْ وَ مَثَلُکُمْ کَیَعْقُوْبَ وَ بَنِیْهِ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ.

کہ ان کے بھائیوں نے بہانہ بنایا۔ جسے سن کر حضرت یعقوب نے فرمایافصبر جمیل الخ۔

۷۲۷ بَاب قَوْلِهٖ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ وَ قَالَ عِکْرَمَةُ هَیْتَ لَكَ بِالْحَوْرَانِیَّةِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ تَعَالَهْ.

باب ۷۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ”اس عورت نے اپنے گھر میں یوسف کو فریب دیا‘ جبکہ وہ اس کے گھر میں تھے اس نے دروازے بند کر لئے اور یوسف کو بلایا“ ”ہیت“ کے معنی آجاؤ‘ یہ عکرمہ نے کہا ہے سعید بھی یہی کہتے ہیں ”ہیت“ حورانی زبان کا لفظ ہے۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ هَیْتَ لَكَ قَالَ وَ اِنَّمَا نَقْرَءُ هَا کَمَا عُلِّمْنَاهَا، مَثْوَاهُ مَقَامُهٗ وَ اَلْفَیَا وَجَدَا اَلْفَوْا اٰبَآءَ هُمْ اَلْفَیْنَا وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَلْ عَجِبْتَ وَ یَسْخَرُوْنَ.

۱۸۰۳۔ احمد بن سعید‘ بشر بن عمر‘ شعبہ‘ سلیمان‘ ابووائل‘ حضرت ابو مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ”ھیت“ کو ”ہا“ کی فتح سے پڑھتے تھے اور بعض نے ”ہا“ کو پیش سے پڑھا ہے‘ ابن مسعود نے کہا کہ مجھے اسی طرح سکھایا گیا ہے ”مثوی“ مقام ”الفینا“ پایا اور ”الفوا اباھم“ اسی سے ہے‘ اسی طرح ”بل عجبت و یسخرون“ میں تاء کو پیش سے بیان کیا گیا ہے اور پڑھتے ہیں۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ قُرَیْشًا لَّمَّا اَبْطَوْا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ اللّٰهُمَّ اکْفِنِیْهِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی اَکَلُوْا الْعِظَامَ حَتّٰی جَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَی السَّمَآءِ فَیَرٰی بَیْنَهٗ وَ بَیْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ قَالَ اللّٰهُ اِنَّا کَاشِفُوْا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَائِدُوْنَ اَفَیُکْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ قَدْ مَضَی الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ.

۱۸۰۴۔ حمیدی‘ سفیان‘ اعمش‘ مسلم‘ مسروق‘ حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جب قریش نے آنحضرت ﷺ کی بات نہیں مانی‘ تو آپ نے اللہ سے عرض کیا اے اللہ جس طرح تو نے حضرت یوسف کے وقت میں سات سال کا قحط بھیجا تھا‘ اسی طرح قحط بھیج کر مجھے ان سے بچالے۔ چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی‘ لوگ مردہ چیزیں تک کھا گئے‘ بھوک نے لوگوں کو اتنا کمزور بنا دیا کہ جب آسمان کی طرف نظر کرتے تھے تو دھواں معلوم ہوتا تھا‘ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین‘ نیز فرمایا انا کاشفوا العذاب الخ لہٰذا عذاب سے ہی قحط مراد ہے اس لئے کہ آخرت کا عذاب کافروں سے ہٹایا نہیں جائے گا اور دخان اور بطشہ کا ذکر گزر چکا ہے۔

۷۲۸ بَاب قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ اِنَّ رَبِّیْ

باب ۷۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جب حضرت یوسف کے پاس بادشاہ کا آدمی آیا اور کہا کہ تم قید سے رہا ہوتے ہو‘ یوسف نے کہا پہلے ان عورتوں کے حالات بادشاہ سے معلوم کرو

بَكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ وَ حَاشَ وَ حَاشٰى تَنْزِيْهٌ وَ اسْتِثْنَاءٌ حَصْحَصَ وَضَحَ.

جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے' میرا پروردگار ان کے فریب کو اچھی طرح جانتا ہے "حاشا للہ" وہ بالکل بے قصور ہے "حاش" تنزیہہ اور استثناء کیلئے بھی آتا ہے "حصحص" واضح ہو گیا۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ وَ نَحْنُ اَحَقُّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لَهٗ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ.

۱۸۰۵۔ سعید بن تلید' عبدالرحمن بن قاسم' بکر بن مضر' عمرو بن حارث' یونس بن یزید' ابن شہاب' سعید بن مسیب' ابی سلمہ بن عبدالرحمن' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے' انہوں نے قوم کی دشمنی سے مجبور ہو کر کسی طاقتور مددگار کی تمنا کی تھی اور جتنے عرصہ تک حضرت یوسف قید میں رہے' اگر میں رہتا تو رہائی کے حکم کو مان لیتا اور بلانے والے کے ہمراہ فوراً چلا جاتا' اور ہم کو حضرت ابراہیم سے زیادہ شک کرنا سزاوار ہے جب کہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہیں ہمارے مردے زندہ کرنے پر یقین نہیں؟ تو کہا کہ ضرور ہے مگر یہ اطمینان قلب کیلئے چاہتا ہوں۔

۷۲۹ بَاب قَوْلِهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ.

باب ۷۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "یہاں تک کہ جب رسول اللہ ناامید ہو گئے۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهٗ وَهُوَ يَسْاَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ اَكُذِبُوْا اَمْ كُذِّبُوْا قَالَتْ عَائِشَةُ كُذِّبُوْا قُلْتُ فَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا اَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ؟ قَالَتْ اَجَلْ لَعَمْرِيْ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوْا اَنَّ هُمْ قَدْ كُذِبُوْا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنْ يُوْسُفُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَاْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ

۱۸۰۶۔ عبدالعزیز بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' صالح' ابن شہاب عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ لفظ "کذبوا" تشدید کے ساتھ ہے یا بلا تشدید کے؟ فرمایا مشدد ہے' میں نے عرض کیا کہ جب انبیاء کرام نے یقین کر لیا تھا کہ اب قوم ان کو جھٹلائے گی تو پھر "ظنوا" کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا ہاں قسم ہے کہ انہوں نے یقین کر لیا تھا کیونکہ ظن یقین کے معنی دیتا ہے' میں نے عرض کیا کہ "کذبوا" تشدید کے معنی کیا ہوتے ہیں' فرمایا معاذ اللہ! رسول کبھی اللہ کی طرف جھوٹ کا گمان نہیں کیا کرتے تھے' میں نے کہا تو پھر اس صورت میں معنی کیا ہوں گے' آپ نے فرمایا اللہ کے رسولوں کو جن لوگوں نے مانا اور ان کی بات کی تصدیق کی' پھر ان کو کافروں نے ستایا اور ایک مدت تک ان پر مصیبت آتی رہی اور اللہ کی مدد آنے میں دیر لگی اور رسول جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے' اور ان کو یہ

كَذَبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوْهُمْ جَآئَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ.

خیال پیدا ہونے لگا کہ یہ ایمان لانے والے بھی اب تو ہمیں جھوٹا خیال کرنے لگیں گے' اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد نازل فرمائی۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوْا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ.

۱۸۰۷۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ شاید "کذبوا" مخفف ہے فرمایا معاذ اللہ ایسا نہیں ہے بلکہ "کذبوا" یعنی مشدد کے ساتھ ہے۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سورہ رعد کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِىْ عَبَدَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِىْ يَنْظُرُ اِلٰى خِيَالِهِ فِى الْمَآءِ مِنْ بَعِيْدٍ وَّ هُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَنَاوَلَهُ وَ لَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٌ مُّتَدَانِيَاتٌ الْمَثُلَاتُ وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ وَهِيَ الْاَشْبَاهُ وَ الْاَمْثَالُ وَقَالَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا بِمِقْدَارٍ بِقَدَرٍ مُّعَقِّبَاتٌ مَّلَآئِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْاُوْلٰى مِنْهَا الْاُخْرٰى وَ مِنْهُ قِيْلَ الْعَقِيْبُ يُقَالُ عَقَّبْتُ فِىْ اَثَرِهِ الْمُحَالَ الْعُقُوْبَةُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَآءِ رَابِيًا مِّنْ رَبَا يَرْبُوْا وَ مَتَاعٍ زَبَدٌ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهٖ جُفَآءً اَجْفَانَ الْقِدْرُ اِذَا غَلَتِ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ فَكَذٰلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمِهَادُ الْفِرَاشُ يَدْرَءُ وْنَ يَدْفَعُوْنَ دَرَاْتُهٗ دَفَعْتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَىْ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ وَّ اِلَيْهِ مَتَابِ تَوْبَتِىْ اَفَلَمْ يَيْاَسْ لَمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ دَاهِيَةٌ فَاَمْلَيْتُ اَطَلْتُ مِنَ الْمَلِيِّ وَ الْمُلَاوَةِ وَ مِنْهُ مَلِيًّا وَ يُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيْلِ مِنَ الْاَرْضِ مَلًى مِّنَ الْاَرْضِ اَشَقُّ اَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مُعَقِّبٌ مُغَيِّرٌ وَّ قَالَ مُجَاهِدٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ طَيِّبُهَا وَخَبِيْثُهَا السِّبَاخُ صِنْوَانٌ النَّخْلَتَانِ اَوْ اَكْثَرُ فِىْ اَصْلٍ وَاحِدٍ وَّ غَيْرُ

ابن عباس فرماتے ہیں کہ "کبا سط کفیه" الی الماء" یعنی جس طرح کوئی پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے ہو' یہ مشرک کی مثال ہے جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کی پرستش اور عبادت کرتا ہے' جس طرح پانی پیاسے کو نہیں ملتا ہے' اسی طرح غیر اللہ اس کی حاجت روائی نہیں کر سکتے۔ بعض کا بیان ہے کہ "سخر" کے معنی مسخر کیا' تابع کیا "ذلل" محکوم بنا دیا "متجاورات" کے معنی ایک دوسرے سے قریب ہوئے "مثلات" جمع ہے مثلہ کے بمعنی نظیر "مقدار" "اندازہ" "معقبات" نگہبان یعنی جو فرشتے صبح و شام آتے رہتے ہیں "المحال" عذاب "رابیاً" بنا ہے ربا یربو سے' بڑھنے والا جیسے "زبد" جھاگ "متاع" فائدے کی چیز "جفاء" ہانڈی نے جوش مارا' جھاگ آئے اور ہانڈی کے سرد ہونے پر جھاگ ختم ہو گئے' اسی طرح حق باطل سے علیحدہ ہو جاتا ہے "المهاد" بچھونے "بسترے" "یدرون" ہٹاتے ہیں "دراته" سے یہ بنا ہے جس کا مطلب ہے ان کو دور کیا "سلام علیکم" تم سلامت رہو' یہ قول فرشتوں کا مسلمان کیلئے ہوگا "والیه متاب" میں اس سے توبہ کرتا ہوں "افلم ییاس" کیا انہوں نے نہیں جانا' مایوس نہیں ہوئے "لم یتبین" کیا ان پر ظاہر نہیں ہوا "قارعته" کھڑکھڑانے والی "داهه" مصیبت "فاملیت" مہلت دی یہ "ملی" اور "ملاوه" سے بنا ہے' اسی سے "ملیاً" "اشق" اسم تفصیل ہے بہت سخت "معقب" بدلنے والا "متجاورات" کے متعلق مجاہد کا بیان ہے کہ بعض قطعات زمین زرخیز ہیں اور بعض ناقابل کاشت "صنوان" جڑے ہوئے درخت کھجور "غیر صنوان" الگ الگ درخت یہی حال آدمیوں کا ہے کوئی نیک کوئی بد حالانکہ سب حضرت

صِنْوَانٍ وَّحْدَهَا بِمَآءٍ وَّاحِدٍ كَصَالِحِ بَنِیْ اٰدَمَ وَ خَبِیْثُهُمْ اَبُوْهُمْ وَاحِدٌ السَّحَابُ الثِّقَالُ الَّذِیْ فِیْهِ الْمَآءُ كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ یَدْعُوا الْمَآءَ بِلِسَانِهٖ وَیُشِیْرُ اِلَیْهِ بِیَدِهٖ فَلَا یَاْتِیْهِ اَبَدًا سَالَتْ اَوْدِیَةٌ بِقَدَرِهَا تَمْلَا بَطْنَ وَادٍ زَبَدًا رَّابِیًا زَبَدُ السَّیْلِ خَبَثُ الْحَدِیْدِ وَ الْحِلْیَةِ.

آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ "السحاب الثقال" بادل پانی سے بھرے ہوئے "کباسط کفیه" (۱) پیاسا جو ہاتھ اور زبان سے اشارہ کر کے پانی کو بلائے' وہ ہمیشہ ہی محروم رہتا ہے " سالت اودية بقدرها" یعنی نالے اپنے اندازے کے مطابق بہتے ہیں "قدر" اندازہ "رابیا جھاگ پھولے ہوئے "زبدالسیل" سیلاب کے جھاگ' جس طرح لوہے یا کسی اور دھات کے گرم ہونے سے اندر سے میل باہر آتا ہے۔

۷۳۰ بَاب قَوْلِهٖ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ غِیْضَ نُقِصَ.

باب ۷۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ اٹھاتی ہے' اور جو رحم کم کرتے ہیں "غیض' کم ہوا' گھٹایا' کم کیا گیا۔

۱۸۰۸۔حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا یَعْلَمُ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا یَعْلَمُ مَتٰی یَاْتِی الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَ لَا یَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا اللّٰهُ.

۱۸۰۸۔ ابراہیم بن منذر' معن بن عیسیٰ' امام مالک' عبداللہ دینار' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیب کی پانچ باتیں یا کنجیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' ایک تو یہ کہ کل کیا ہونے والا ہے؟' دوسرے یہ کہ عورتوں' جانوروں وغیرہ کے رحموں میں کیا ہے؟ یعنی نر ہے یا مادہ یا کچھ اور' تیسرے یہ کہ بارش کب ہوگی؟ چوتھے آدمی کہاں مرے گا؟ پانچویں قیامت کب آئے گی؟ یہ باتیں صرف اللہ جانتا ہے۔

سُوْرَةُ اِبْرَاهِیْمُ

سورہ ابراہیم کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَّ قَالَ مُجَاهِدٌ صَدِیْدٌ قَیْحٌ وَّ دَمٌ وَّ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اَیَادِیَ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَ اَیَّامَهٗ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ رَغِبْتُمْ اِلَیْهِ فِیْهِ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا یَلْتَمِسُوْنَ لَهَا عِوَجًا وَّ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ اَعْلَمَكُمْ اٰذَنَكُمْ رُدُّوْا اَیْدِیَهُمْ فِیْ

ابن عباس فرماتے ہیں "ھاد" بلانے والا' مجاہد نے کہا "صدید" کے معنی لہو اور پیپ کے ہیں' ابن عیینہ کہتے ہیں کہ "اذکروا نعمة الله علیکم" کے معنی ہیں کہ جو اللہ کی نعمتیں تمہارے پاس ہیں' ان کو یاد کرو اور قدرت سے جو جو ملا ہے' اسے یاد کرو کہ تم نے کیا کیا رغبت کی تھی؟ "تبغونها عوجا" اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہو "واذتاذن ربکم" تمہارے مالک نے تمہیں پہلے ہی جتلا دیا تھا "ردوا ایدیهم

(۱) اس آیت میں ایک مثال کے ساتھ مشرکین کے اپنے بتوں کو پکارنے کا بے فائدہ ہونا بیان کیا گیا ہے، فرمایا کہ مشرکین اپنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں، انہیں پکارتے ہیں یہ ایسے ہی ہے جسے کوئی پیاسا پانی کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا کر پانی کو بلائے ظاہر ہے کہ اسکا کوئی فائدہ نہیں پانی خود بخود اسکے منہ تک نہیں پہنچے گا اسی طرح مشرکین کا اپنے بتوں کو پکارنا بھی بے فائدہ ہے۔

اَفْوَاهِهِمْ هٰذَا مَثَلٌ كَفُّوْا عَمَّا اُمِرُوْا بِهٖ مَقَامِیْ حَیْثُ یُقِیْمُهُ اللّٰهُ بَیْنَ یَدَیْهِ مِنْ وَّرَآئِهٖ قُدَّامَهٗ لَكُمْ تَبَعًا وَّاحِدُهَا تَابِعٌ مِّثْلُ غَیَبٍ وَّ غَآئِبٍ بِمُصْرِخِكُمْ اسْتَصْرَخَنِیْ اسْتَغَاثَنِیْ یَسْتَصْرِخُهٗ مِنَ الصُّرَاخِ وَ لَا خِلَالَ مَصْدَرُ خَالَلْتُهٗ خِلَلًا وَّیَجُوْزُ اَیْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَّ خِلَالٍ اجْتُثَّتْ اسْتُوْصِلَتْ.

افواهھم' یہ ایک عربی مقولہ ہے' مطلب یہ ہوتا ہے کہ حکم سے باز رہے' اللہ اپنے سامنے کھڑا کریگا "من ورائه" سامنے سے " قدامه آگے یا پہلے "لکم تبعا" تابع کی جمع ہے' جیسے "غیب" غائب کی جمع ہے "بمصرخکم" فریاد رسی کی تمہاری' عرب والے کہتے ہیں کہ "استصرخنی" اس نے میری فریاد سنی "یستصرخه" اس کی فریاد' یہ صراخ سے بنا ہے "ولا خلال" اور نہ دوستی و محبت' یہ "خاللته" کا مصدر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "خلته" خلال کی جمع ہوا "اجتثت" جڑ سے اکھاڑا ہوا' یا جڑ سے اکھیڑ لیا گیا۔

۷۳۱ بَاب قَوْلِهٖ كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍ.

باب ۷۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اس پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑیں مضبوط اور جمی ہوئی ہوں اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ پھل لاتا ہو۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا یَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَاهِ وَ لَا تُؤْتِیْ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَیْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ لَا یَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ یَقُوْلُوْا شَیْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ یَا اَبَتَاهُ وَ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ اَرَكُمْ تَكَلَّمُوْنَ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُوْلَ شَیْئًا قَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

۱۸۰۹۔ عبید بن اسمٰعیل' ابی اسامہ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا وہ کون سا درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس میں پھل بھی ہمیشہ آتا ہو؟ مسلمان کی مثال اس درخت کی طرح ہے کہ یہ بھی نہیں اور یہ بھی نہیں اور یہ بھی نہیں ہوتا ہے' یعنی ہمیشہ پھلتا رہتا ہے' ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے چاہا کہ کہدوں' وہ کھجور کا درخت ہے' مگر میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سب خاموش ہیں' کوئی نہیں بولتا' تو میں کس طرح بولوں' آخر حضور نے خود ہی فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے' پھر جب مجلس ختم ہوئی اور سب اٹھے تو میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے کہا کہ میرے دل میں آیا تھا کہ کہدوں وہ کھجور کا درخت ہے' مگر میں آپ سب کو خاموش دیکھ کر خاموش ہو رہا' حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم نے کہہ دیا ہوتا' واللہ مجھے زیادہ سے زیادہ مال ملنے پر بھی اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی تمہارا جواب سن کر ہوتی۔

۷۳۲ بَاب قَوْلِهٖ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ .

باب ۷۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ثابت قدم رکھتا ہے اللہ ان ایمان والوں کو جو پکی بات کہتے ہیں۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

۱۸۱۰۔ ابوالولید' شعبہ' علقمہ بن مرثد' سعید بن عبیدہ' حضرت براء

اَخْبَرَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَیْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذَالِكَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ.

بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں مسلمان سے جس وقت سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں' لہٰذا اس آیت میں قول ثابت سے یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھے گا۔

۷۳۳ بَاب قَوْلِه اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا اَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِه اَلَمْ تَرَ كَیْفَ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ یَبُوْرُ بُوْرًا قَوْمًا بُوْرًا هَالِكِیْنَ.

باب ۷۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا"الم تر" کے معنی ہیں' کیا تو نے نہیں دیکھا جس طرح" الم تر کیف"میں ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا یا" الم ترالی الذین" کے معنی ہوتے ہیں "بوار" کے معنی ہلاکت' بَارَ یبور سے بنائے "قوماً بورًا" ہلاک ہونے والے۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ اَهْلِ مَكَّةَ.

۱۸۱۱۔ علی بن عبداللہ' سفیان' عمرو' عطاء' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اس آیت الم تر الی الذین بدلوا نعمة اللّٰه كفرا سے مراد مکہ کے کافر ہیں۔

سُوْرَةِ الْحِجْرِ

سورہ حجر کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و قَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ اَلْحَقُّ یَرْجِعُ اِلَی اللّٰهِ وَ عَلَیْهِ طَرِیْقُهٗ لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ عَلَی الطَّرِیْقِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَعَمْرُكَ لَعَیْشُكَ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ اَنْكَرَهُمْ لُوْطٌ وَّ قَالَ غَیْرُهٗ كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ اَجَلٌ لَّوْمَا تَاْتِیْنَا هَلَّا تَاْتِیْنَ شِیَعٌ اُمَمٌ وَ الْاَوْلِیَآءُ اَیْضًا شِیَعٌ وَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُهْرَعُوْنَ مُسْرِعِیْنَ لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ لِلنَّاظِرِیْنَ سُكِّرَتْ غُشِّیَتْ بُرُوْدًا مَّنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْحِقَةً حَمَاٍ جَمَاعَةٌ حَمَاةٍ وَّهُوَ الطِّیْنُ الْمُتَغَیِّرُ وَ الْمَسْنُوْنُ الْمَصْبُوْبُ تَوْجَلْ

مجاہد کہتے ہیں کہ "صراط علی مستقیم" کا مطلب یہ ہے کہ وہ سچا راستہ جو اللہ تک جاتا ہے "لبامام مبین" کھلے راستہ پر' ابن عباس کہتے ہیں کہ "لعمرك" تیری جان کی قسم "قوم منكرون" یعنی لوط نے ان کو اجنبی جانا "كتاب معلوم" کا مطلب مدت معینہ "لوماتاتينا" کیوں ہمارے پاس نہیں لاتا "شيع" امتیں' اور کبھی دوستوں کو بھی کہتے ہیں' ابن عباس نے کہا ہے کہ "يهرعون" کے معنی دوڑتے جلدی کرتے ہیں' وہ "للمتوسمين" دیکھنے والوں کیلئے "سكرت" ڈھانکی گئیں' مست کردی گئیں "بروجا" چاند سورج کی منزلیں "لواقح" "ملاقح" "ملحقه" ان سب کے ایک ہی معنی ہیں کہ یعنی بوجھل کرنے والیاں "حماء" "حماة" کی جمع ہے' معنی کیچڑ ہوتے ہیں "مسنون" قالب

تَحَفْ دَابِرَ اٰخِرَ لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ الْاَمَامُ كُلُّ مَا اَئْتَمَمْتُ وَ اهْتَدَيْتُ بِهِ الصَّيْحَةُ الْهَلَكَةُ.

میں ڈالی گئی "لا توجل" مت ڈر "دابر" آخری حصہ یعنی جڑیادم "امام مبین" میں امام کے معنی ہیں جس کی پیروی کی جائے جس سے راہ ملے "صیحتہ" کے معنی ہلاکت اور بربادی وغیرہ۔

٧٣٤ بَاب قَوْلِهٖ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ.

باب ۷۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "مگر وہ (شیطان) جو باتوں کو چراتا ہے پس اس کے پیچھے آگ کے شعلے لگتے ہیں۔

١٨١٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَالسِّلْسِلَةِ عَلٰى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَّ قَالَ غَيْرُهٗ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْرِقُوا السَّمْعِ وَ مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ اٰخَرَ وَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ وَفَرَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ بِهَا اِلٰى صَاحِبِهٖ فَيُحْرِقُهٗ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا اِلَى الَّذِيْ يَلِيْهِ اِلَى الَّذِيْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقُوْهَا اِلَى الْاَرْضِ وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى الْاَرْضِ فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُوْنُ كَذَا وَ كَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَآءِ.

۱۸۱۲۔ علی بن عبداللہ 'سفیان' عمرو' عکرمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کے ساتھ اپنے پر مارنے لگتے ہیں اور غور سے سنتے ہیں اور زنجیر کی سی جھنکار نکلتی ہے جب فرشتے حکم الٰہی کے خوف سے کچھ بے غم ہوتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے؟ تو دوسرے کہتے ہیں' جو کچھ فرمایا ہے وہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بلند برتر ہے' علی کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ فرشتوں کی باتیں شیطان چوری سے اڑاتے ہیں اور یہ شیطان اس طرح تلے اوپر رہتے ہیں اور انگلیوں کا اشارہ کرتے ہوئے بتایا' پھر کبھی فرشتے خبر ہوتے ہی آگ کا شعلہ پھینکتے ہیں اور وہ شعلہ باتیں سننے والوں کو قبل اس سے کہ وہ اپنے ساتھ والے کو بتلائے' جلا ڈالتا ہے اور کبھی اس شعلہ کے اس تک پہنچنے سے پہلے وہ اپنے ساتھی کو بتا دیتا ہے اور اس طرح یہ باتیں زمین تک آجاتی ہیں' پھر ان باتوں کو نجومی کے منہ پر ڈالا جاتا ہے اور وہ اس ایک میں سو جھوٹی باتیں ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے' کوئی کوئی بات اس نجومی یعنی جادوگر کی سچ نکل آتی ہے' تو لوگ کہنے لگتے ہیں کہ دیکھو! اس نجومی نے ہم سے یہ کہا تھا لہٰذا اس کی بات سچ نکلی حالانکہ یہ وہی بات ہے جو آسمان سے اڑائی گئی تھی۔

١٨١٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ وَزَادَ الْكَاهِلُ قَالَ وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ

۱۸۱۳۔ علی بن عبداللہ 'سفیان' عمرو' عکرمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے اسی حدیث کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ساحر کے بعد کاہن کا لفظ زیادہ کیا ہے' سفیان عمرو سے وہ عکرمہ سے' وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم دیتا ہے

عِكْرَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ وَقَالَ عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا؟ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اَنَّ اِنْسَانًا رَوٰى عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ اَنَّهُ قَرَاَفُزِّعَ قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَاقَرَاَ عَمْرٌو فَلَا اَدْرِيْ سَمِعَهُ هٰكَذَا اَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَآئَتُنَا .

اور اس روایت میں علی فم الساحر کا لفظ ہے' علی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے پوچھا' کیا تم نے عمرو سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا' انہوں نے کہاہاں! علی نے سفیان سے کہا کہ ایک شخص نے تم سے اس طرح روایت کی' عمرو' عکرمہ حضرت ابوہریرہ سے' انہوں نے کہا کہ رسول اکرم نے "فزع" پڑھا تھا' سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عمرو کو اسی طرح پڑھتے سنا' اب معلوم نہیں کہ انہوں نے عکرمہ سے سنا تھا یا نہیں' مگر ہماری قرائت یہی ہے۔

۷۳۵ بَاب قَوْلِهٖ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِالْمُرْسَلِيْنَ .

باب ۷۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "بے شک حجر والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔"

١٨١٤ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَاتَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَاتَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَا اَصَابَهُمْ .

۱۸۱۴۔ ابراہیم بن منذر' معن' مالک' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ حجر والوں کے مقام سے گزرے' تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا' کہ اس مقام سے تم کو روتے ہوئے گزرنا چاہئے اگر رونا نہ آئے' تو مت جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذاب ان پر نازل ہوا تھا' تم پر بھی نازل ہو جائے۔

۷۳۶ بَاب قَوْلِهٖ وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمِ .

باب ۷۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "بیشک ہم نے تم کو سات دہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔

١٨١٥ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ مَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصَلِّيْ فَدَعَا فَلَمْ اٰتِهٖ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ فَقَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَقَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۸۱۵۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' حبیب بن عبدالرحمٰن' حفص بن عاصم' بن سعید بن معلٰی سے روایت کرتے ہیں' کہ آنحضرت ﷺ میرے سامنے سے گزرے میں نماز پڑھ رہا تھا' آپ نے مجھے بلایا' میں نہیں گیا' نماز کے بعد گیا' تو آپ نے فرمایا کہ جب میں نے بلایا تھا' تو کیوں نہیں آئے' میں نے عرض کیا' میں نماز پڑھ رہا تھا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ کا رسول بلائے' تو چلے جاؤ' اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا' کہ مسجد سے جانے سے پہلے میں تمہیں قرآن کی بڑی بزرگ و برتر سورت بتاؤنگا' پھر جب جانے لگے' تو میں نے یاد دہانی کرائی' تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورہ "الحمد" ہے' اس میں سات

فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ.

آیات ہیں جو سبع مثانی ہیں اور قرآن عظیم جو مجھے دیا گیا ہے۔

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ.

۱۸۱۶۔ آدم ' ابن ابی ذئب ' سعید مقبری ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ام القرآن جو کہ سورہ فاتحہ ہے 'اسی کو سبع مثانی اور قرآن عظیم کہتے ہیں۔

۷۳۷ بَاب قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ حَلَفُوْا وَمِنْهُ لَا اُقْسِمُ اَيْ اُقْسِمُ وَتُقْرَءُ اُقْسِمُ قَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَالَهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوْا تَحَالَفُوْا.

باب ۷۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "وہ لوگ جنہوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے "مقتسمین" سے وہ کافر مراد ہیں جنہوں نے رات حضرت صالحؑ کے مار ڈالنے کی قسم کھائی تھی "مقتسمین" کے معنی حلف اٹھانے والے "لااقسم" کے معنی میں ہے اور "لا" زائد ہے ' مجاہد کہتے ہیں کہ "تقاسموا" کے معنی تحالفوا یعنی انہوں نے حلف اٹھایا۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّئُوْهُ اَجْزَآءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ.

۱۸۱۷۔ یعقوب بن ابراہیم 'ہشیم 'ابوبشر 'سعید بن جبیر 'حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں 'کہ انہوں نے بیان کیا کہ اس آیت "الذین جعلو القرآن عضین" سے اہل کتاب یعنی یہودی مراد ہیں 'انہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا 'جو تورات کے موافق تھا 'اسے مانا 'جو مخالف تھا اسے نہیں مانا۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ ظِبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ كَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ قَالَ اٰمَنُوْا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوْا بِبَعْضٍ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى.

۱۸۱۸۔ عبیداللہ بن موسیٰ 'اعمش 'ابوظبیان 'حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ' انہوں نے کہا کہ "كَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ" سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں 'کچھ قرآن 'تو انہوں نے قبول کیا اور کچھ قبول نہیں کیا۔

۷۳۸ بَاب قَوْلِهٖ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ قَالَ سَالِمٌ الْمَوْتُ.

باب ۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "عبادت کر اپنے رب کی مرتے دم تک" سالم کہتے ہیں کہ "یقین" سے مراد موت ہے۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ!

سورہ نحل کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رُوْحُ الْقُدُسِ جِبْرِيْلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ فِيْ ضَيْقٍ يُقَالُ اَمْرٌ ضَيْقٌ وَّضَيِّقٌ مِثْلُ هَيْنٍ وَّهَيِّنٍ

"روح القدس" جبریل کو کہتے ہیں "ضَیّق" اور "ضیق" کے معنی ایک ہیں 'جس طرح "میّت" اور "میت" یا "ھین" اور "ھین" یا "لین" اور

وَّلَيِّنٍ وَّلَيْنٍ وَّمَيِّتٍ وَّمَيْتٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ اِخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِيْدُ تَكَفَّأُ مُفْرَطُوْنَ مَنْسِيُّوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِيْدُ تَكَفَّأُمُفْرَطُوْنَ مَنْسِيُّوْنَ وَقَالَ غَيْرُهٗ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ هٰذَا مُقَدَّمٌ وَّمُؤَخَّرٌ وَّذٰلِكَ اَنَّ الْاِسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَآئَةِ وَمَعْنَاهَا الْاِعْتِصَامُ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ تُسِيْمُوْنَ تَرْعَوْنَ شَاكِلَتِهٖ نَاحِيَتِهٖ قَصْدُ السَّبِيْلِ الْبَيَانُ الدِّفْءُ مَا اسْتَدْفَاتَ تُرِيْحُوْنَ بِالْعَشِيِّ وَتَسْرَحُوْنَ بِالْغَدَاةِ بِشِقِّ يَعْنِى الْمَشَقَّةَ عَلٰى تَخَوُّفٍ تَنَقُّصٍ اَلْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً وَّهِيَ تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ وَكَذٰلِكَ النَّعَمُ لِلْاَنْعَامِ جَمَاعَةُ النَّعَمِ سَرَابِيْلَ قُمُصٌ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاسَكُمْ فَاِنَّهَا الدُّرُوْعُ دَخَلًا بَيْنَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ لَّمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ حَفَدَةً مَّنْ وَّلَدِ الرَّجُلِ السَّكَرُمَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ اَنْكَاثًا هِيَ خَرْقَآءُ كَانَتْ اِذَا اَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْاُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتِ الْمُطِيْعُ .

"لین" ابن عباس کہتے ہیں کہ "فی تقلبھم" کے معنی ہیں ان کے چلتے پھرتے، مجاہد کہتے ہیں کہ "تمید" کے معنی جھک جائے، لٹک جائے، الٹ جائے اور "مفرطون" کے معنی آگے بڑھائے ہوئے بعض نے کہا "فاذ اقرات القرآن فاستعذ بالله" میں عبارت آگے پیچھے ہو گئی ہے کیونکہ اعوذ باللہ پہلے پڑھنا چاہئے "استعاذہ" پناہ مانگنا، ابن عباس نے کہا کہ "تسیمون" چراتے ہیں "شاکلته" اپنے اپنے طریق پر" قصد السبیل" سچے راستہ کا بیان "الدف" وہ چیز جس سے سردی دور ہو "ماستدفات" وہ چیز جس سے گرمی حاصل ہو "تریحون" شام کو لاتے ہو" تسرحون" صبح کو چرانے لے جاتے ہیں" بشق" تکلیف اٹھاکر" تخوف" نقصان "انعام" "نعم" کی جمع ہے اور نر و مادہ دونوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ "اکنان" پناہ گاہیں "سرابیل" "تقیکم الحر" سے قمیصیں مراد ہیں اور " سرابیل تقیکم باسکم" سے زرہیں مراد ہیں، "دخل" "ناجائز بات کو کہتے ہیں" یعنی خیانت، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ "حفدہ" کے معنی پوتی یا پوتا کے ہیں؛ یعنی آدمی کی اولاد" السکر" کے معنی نشہ؛ شراب نشے والی" زرقاً حسنا" جس کو اللہ نے حلال کیا، ابن عینیہ، صدقہ سے نقل کرتے ہیں کہ " انکاثاً" کے معنی ٹکڑے ٹکڑے، یہ ایک مکہ کی عورت تھی جو کہ صبح کو سوت کاتتی تھی، اور دوپہر کو ٹکڑے کر دیتی تھی، ابن مسعود کہتے ہیں کہ "الامة" کے معنی ملت، یعنی معلم الخیر کو کہتے ہیں یعنی نیکی سکھانے والا" قانت" فرمانبردار۔

۷۳۹ بَاب قَوْلِهٖ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ .

باب ۷۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

۱۸۱۹ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ .

۱۸۱۹۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ہارون بن موسیٰ، ابو عبداللہ الاعور، شعیب حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے، کہ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بخیلی، سستی اور نکمی عمر سے؛ عذاب قبر سے، دجال کے فتنے اور زندگی و موت کے فتنہ سے۔

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وَالْکَهْفِ وَمَرْیَمَ اِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَّلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِیْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَسَیُنْغِضُوْنَ یَهُزُّوْنَ وَقَالَ غَیْرُهٗ نَغَضَتْ سِنُّكَ اَیْ تَحَرَّکَتْ وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَخْبَرْنَا هُمْ اَنَّهُمْ سَیُفْسِدُوْنَ وَالْقَضَآءُ عَلٰی وُجُوْهٍ وَّقَضٰی رَبُّكَ اَمَرَ رَبُّكَ وَمِنْهُ الْحُکْمُ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَقَضَا هُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ نَفِیْرًا مَّنْ یَّنْفِرُ مَعَهٗ وَلِیُتَبِّرُوْا یُدَمِّرُوْا مَا عَلَوْا حَصِیْرًا مَّحْبِسًا مَّحْصَرًا فَحَقَّ وَجَبَ مَیْسُوْرًا لَّیِّنًا خِطْاً اِثْمًا وَّهُوَ اِسْمٌ مِّنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَاءُ مَفْتُوْحٌ مَّصْدَرُهٗ مِنَ الْاِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنٰی اَخْطَاْتُ تَخْرِقَ تَقْطَعَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰی مَصْدَرٌ مِّنْ نَّاجَیْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنٰی یَتَنَاجَوْنَ رُفَاتًا حُطَامًا وَّاسْتَفْزِزْ اِسْتَخِفَّ بِخَیْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَّتَاجِرٍ وَّتَجْرٍ حَاصِبًا الرِّیْحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ اَیْضًا مَّا تَرْمِیْ بِهِ الرِّیْحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ یُرْمٰی بِهٖ فِیْ جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصَبُهَا وَیُقَالُ حَصَبَ فِی الْاَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِّنَ الْحَصْبَآءِ وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَّرَّةً وَّجَمَاعَتُهٗ تِیَرَةٌ وَّتَارَاتٌ لَاَحْتَنِکَنَّ لَاَسْتَاْصِلَنَّهُمْ یُقَالُ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَّا عِنْدَ فُلَانٍ مِّنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ طَآئِرَهٗ حَظُّهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ کُلُّ سُلْطَانٍ فِی الْقُرْاٰنِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَّلِیٌّ مِّنْ

سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدم، شعبہ، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن مسعود فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل کہف اور مریم اعلیٰ درجہ کی سورتیں ہیں، اور ان کو میں نے بہت پہلے یاد کیا تھا، ابن عباس فرماتے ہیں کہ "فَسَیُنْغِضُوْنَ" کے معنی ہیں کہ اپنا سر ہلائیں گے، کچھ لوگوں کا کہنا کہ یہ "نغضت سنك" سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں، تیرا دانت ہل گیا" وقضینا الیّ بنی اسرائیل "اور ہم نے خبر کردی تھی بنی اسرائیل کو کہ وہ فساد کرینگے "قضا" کے بہت سے معنی آئے ہیں، جیسے "وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاہ" میں حکم کے معنی آتے ہیں، اور فیصلہ کے معنی بھی آتے ہیں، جیسے "ان ربك یقضی بینهم" یعنی فیصلہ کردے ان کے درمیان، اور پیدا کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے "فقضا هن سبع سموات" پیدا کیا ان کو سات آسمان بنا کر "نفیرا" کے معنی ہیں لشکر "من ینفر معه" جو کسی کے ساتھ چلتا ہے "ولیتبروا" کے معنی برباد کر ڈالیں "حصیرًا" کے معنی قید خانہ "فحق" ثابت ہوا "میسورا" کے معنی ہیں نرم "خطا" گناہ، یہ اسم مصدر ہے، "خطئت" سے اور "خطا" مصدر ہے "لن تخرق" نہیں پھاڑ سکتا "لن تقطع" تو ہرگز نہیں کاٹ سکتا "نجویٰ" کے معنی ہیں، آپس میں مشورہ کرتے ہیں "رفاتا" چورہ چورہ کردے "واستفزز" ہلکا کردے، بیوقوف بنادے "بِخَیْلِكَ" اپنے سواروں سے "رجل" کے معنی پیادے، مفرد راجل آتا ہے، جیسے "صاحب" اور "صحب" اور "تاجر" "تجر" حاصبا" آندھی اور "حاصب" ہوا کو بھی کہتے ہیں، جو اڑا کر لائے، چنانچہ اسی سے ہے "حَصَبُ جَهَنَّمَ" یعنی جہنم میں ڈالا گیا "حصب فی الارض" زمین میں گھس گیا، یہ "حصب" حصبا سے ہے معنی پتھروں کے ہوتے ہیں "تارة" کے معنی ایک بار اس کی جمع "تارات" اور "تیرہ" آتی ہے "لاحتنکن" جڑ سے اکھاڑ دوں گا، تباہ کردونگا عربوں کا مقولہ ہے کہ "احتنك فلان ماعند فلان" یعنی اس کو جتنی باتیں معلوم نہ تھیں، وہ سب اس نے معلوم کرلیں "طائرہ" کے معنی اس کا نصیبہ ہے، ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن میں جہاں

الذُّلِّ لَمْ يُحَالِفْ اَحَدًا .

٧٤٠ بَاب۔

١٨٢٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِاِيْلِيَآءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْاَخَذْتَ الْخَمْرَغَوَتْ اُمَّتُكَ .

١٨٢١۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّ اللّٰهُ لِيَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ زَادَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ حِيْنَ اُسْرِيَ بِيْ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ نَحْوَهٗ قَاصِفًا رِيْحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ كَرَّمْنَا وَاَكْرَمْنَا وَاحِدٌ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ عَذَابَ الْحَيَاتِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ عَذَابَ الْمَمَاتِ خِلَافَكَ وَخَلْفَكَ سَوَآءٌ وَّنَاٰى تَبَاعَدَ شَاكِلَتِهٖ نَاحِيَتِهٖ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهٖ صَرَّفْنَا وَجَّهْنَا قَبِيْلًا مُّعَايَنَةً وَّمُقَابَلَةً وَّقِيْلَ الْقَابِلَةُ لِاَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ اَنْفَقَ الرَّجُلُ اَمْلَقَ وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ قَتُوْرًا مُّقْتِرًا لِلْاَذْقَانِ مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقَنٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ مَّوْفُوْرًا وَّافِرًا تَبِيْعًا

"سلطان" کا لفظ آیا ہے، اس کے معنی دلیل اور حجت کے ہیں "ولی من الذل" کے معنی ہیں کہ خدا نے کسی سے ایسی دوستی نہیں کی ہے جو وہ اس کو ذلت سے محفوظ رکھے کیونکہ خدا کسی کا محتاج نہیں ہے۔

باب ۷۴۰۔ (یہ باب ترجمہ الباب سے خالی ہے)

۱۸۲۰۔ عبدان ' عبداللہ ' یونس (دوسری سند) ' احمد بن صالح ' عنبسہ ' یونس ' ابن شہاب ' سعید بن مسیب ' حضرت ابوہریرہ ﷺ بیت المقدس تشریف لے گئے ' آپ کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے ' ایک میں شراب تھا ' اور دوسرے میں دودھ تھا ' آپ نے دونوں کی طرف دیکھا اور پھر دودھ کا پیالہ لے لیا ' حضرت جبریل نے عرض کیا ' کہ الحمد للہ کہ خدا نے آپ کو پیدائشی راستہ یعنی اسلام بتایا ' اگر آپ شراب کے پیالہ کو ہاتھ میں لے لیتے ' تو آپ کی امت گمراہی میں گرفتار ہو جاتی۔

۱۸۲۱۔ احمد بن صالح ' ابن وہب ' یونس ' ابن شہاب ' ابو سلمہ ' حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں ' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ' کہ آپ کہہ رہے تھے کہ جب کافروں نے معراج کو جھٹلایا ' تو میں کعبہ میں مقام حجر میں گیا ' اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا ' میں اسے دیکھ کر نشانیاں بتانے لگا ' یعقوب بن ابراہیم نے اس طرح کہا ' کہ آپ نے فرمایا ' بیت المقدس میں میرے جانے کو کافروں نے جب جھٹلایا "قاصفًا" وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دے "ضعف الحیات" کے معنی زندگی کے عذاب "ضعف الممات" کے معنی موت کا عذاب "کرمنا" اور "اکرمنا" دونوں کے ایک ہی معنی ہیں ' یعنی ہم نے بزرگی دی "خلافك" اور "خلفك" دونوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی تیرے پیچھے "ونای" کے معنی دور ہوا "شاکلته" کے معنی اپنے طریقے پر "صرفنا" ہم نے واضح کیا "قبیلا" کے معنی مقابلہ یعنی آنکھوں کے سامنے "الانفاق" خرچ کرنا "قتورًا" تنگ دل "اذقان" ذقن کی جمع ہے ' جس کے معنی ہیں تھوڑی یا ٹھڈی "موفورا" بھرپور ' یہ مجاہد نے بیان کیا ہے "تبیعًا" بدلہ لینے والا ' مگر حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ مددگار "خبت" کے معنی ہیں بجھ جائے گی ' حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ "لاتبذر" کے معنی یہ ہیں کہ برے کاموں میں

ثَائِرًا وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ نَصِيرًا خَبَتْ طَفِئَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ لَاتُبَذِّرْ لَاتُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ رِزْقٍ مَّثْبُورًا مَّلْعُونًا لَا تَقْفُ لَاتَقُلْ فَجَاسُوْا تَيَمَّمُوْا يُزْجِي الْفُلْكَ يُجْرِي الْفُلْكَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ لِلْوُجُوْهِ.

مت خرچ کرو "ابتغاء رحمة" روزی کی تلاش میں "مثبورًا" کے معنی لعنت کیا گیا "لا تقف" مت پیچھے لگ "تقل" مت کہو "فجاسوا" گھس گئے ' قصد کیا "یزجی الفلك" کشتی چلاتا ہے "یخرون للاذقان" کے معنی ہیں ' منہ کے بل گر پڑتے ہیں ' اس جگہ منہ سے مراد تھوڑیاں ہیں۔

٧٤١ بَاب قَوْلِهٖ وَإِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا الْآيَةَ.

باب ۷۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں' تو اس کے امیروں کو حکم دیتے ہیں ' آخر تک۔

١٨٢٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ لِلْحَيِّ اِذَا كَثُرُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اُمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ اُمِرَ.

۱۸۲۲۔ علی بن عبداللہ ' سفیان ' منصور ' ابی وائل ' حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں ' کہ انہوں نے کہا' کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی قبیلہ کے لوگ زیادہ ہو جاتے ' تو ہم کہا کرتے تھے ' کہ امر بنو فلان (دوسری سند) عبداللہ بن زبیر حمیدی ' سفیان سے روایت کرتے ہیں ' کہ امر میں میم کا کسرہ ہے۔

٧٤٢ بَاب قَوْلِهٖ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا.

باب ۷۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "یہ انکی نسل ہے ' جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا' بیشک وہ شکر گزار بندے تھے۔

١٨٢٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَرَوْنَ مَاقَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۸۲۳۔ محمد بن مقاتل ' عبداللہ ' ابوحیان التیمی ' ابوزرعہ بن عمرو بن جریر ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں ' انہوں نے بیان کیا' کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ کی خدمت میں گوشت لایا گیا' تو آپ کو ایک دست اٹھا کر دی گئی ' کیونکہ دست کا گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا آپ نے اس کو تناول فرمایا' پھر ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن سب کا سردار ہوں ' کیا تم کو معلوم ہے کہ روز قیامت تمام اولین و آخرین ایک ہی میدان میں جمع کئے جائیں گے ' وہ میدان ایسا ہموار اور وسیع ہو گا' کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب سن سکیں گے ' اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا' سورج بہت قریب آ جائے گا' لوگوں کو ایسی تکلیف ہو گی ' کہ برداشت نہ کر سکیں گے ' وہ کہیں گے ' دیکھو! کتنی بڑی تکلیف ہو رہی ہے ' کسی سفارشی کو تلاش کرو' بعض کی رائے ہو گی ' کہ حضرت آدمؑ کے پاس چلو ' لہٰذا سب ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے

فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَاقَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ نَهَانِىْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَانُوْحُ اِنَّكَ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِىْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِىُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّىْ قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَيَّانَ فِى الْحَدِيْثِ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْآ اِلٰى غَيْرِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّىْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ

ہاتھ سے بنایا ہے' اور اپنی روح آپ میں پھونکی ہے' اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا ہے' ہماری سفارش فرمایئے' دیکھئے' ہم کیسی تکلیف میں مبتلا ہیں' حضرت آدم جواب دیں گے' کہ آج میرا رب بہت غصہ میں ہے' اس نے مجھے ایک درخت کے قریب جانے سے روکا تھا' تو میں اس سے شرمندہ ہوں' اور وہ نفسی نفسی کہیں گے اور فرمائیں گے' کہ تم سب حضرت نوح کے پاس جاؤ' وہ سب حضرت نوح کے پاس جائیں گے' اور عرض کریں گے کہ آپ پہلے نبی ہیں' اور خدا نے آپ کو اپنے شکر گزار بندے کے نام سے یاد فرمایا ہے' لہٰذا آپ ہماری سفارش کیجئے' کیونکہ ہماری حالت بہت خراب ہو رہی ہے' حضرت نوح فرمائیں گے' کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غصہ میں ہے' میں نے ایسا غصہ کبھی نہیں دیکھا' اور اس نے تو مجھے ایک دعا دی تھی' وہ میں اپنی امت کیلئے مانگ چکا ہوں' پھر وہ بھی نفسی نفسی فرمائیں گے اور لوگوں سے کہیں گے' کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ' سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور عرض کریں گے' کہ آپ خلیل اللہ ہیں اور اللہ کے پیغمبر ہیں' آپ ہمارے لئے شفاعت کیجئے' وہ بھی یہی جواب دیں گے' کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غصہ میں ہے' غصہ جو نہ پہلے آیا' اور نہ پھر آئے گا' اور میں نے دنیا میں یہ خطا کی تھی' کہ تین جھوٹ بولے تھے' ابوحیان نے ان تینوں جھوٹوں کا بھی بیان کیا ہے' پھر وہ بھی نفسی نفسی' پکاریں گے' اور لوگوں سے فرمائیں گے' کہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ' چنانچہ تمام لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے' اور عرض کریں گے' کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں' خدا نے آپ سے باتیں کیں' اور آپ کو لوگوں پر بزرگی عطا فرمائی ہے' آپ ہماری شفاعت فرمایئے' دیکھئے' ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے' آج تو میرا رب بہت خفا ہے' اس سے پہلے اتنے غصہ میں نہیں آیا اور نہ آئندہ آئے گا' میں نے دنیا میں ایک خطا کی تھی' ایک آدمی کو مار ڈالا تھا' جس کے مارنے کا حکم نہیں تھا' آج مجھے نفسی نفسی پڑی ہے۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ' سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے' اور عرض کریں گے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' اور وہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا اشْفَعْ لَنَا اَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَّفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اِذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اِذْ هَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَانْطَلِقُ فَاٰتِىْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَىَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِىْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِىْ يَارَبِّ اُمَّتِىْ يَارَبِّ اُمَّتِىْ يَارَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّاحِسَابَ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَآءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَابَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرًا وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى .

کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم پر ڈالا تھا آپ اللہ کی روح ہیں' آپ نے بچپن میں لوگوں سے باتیں کی ہیں' لہٰذا ہماری سفارش کیجئے' دیکھئے ہم کیسی مصیبت میں مبتلا ہیں' وہ فرمائیں گے' آج میرا رب بہت غصہ میں ہے' نہ پہلے ایسا غصہ آیا نہ آیندہ آئے گا' پھر وہ دنیا کا کوئی گناہ بیان نہیں کریں گے اور صرف نفسی نفسی فرمائیں گے اور کہیں گے آج تو تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ' لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے' اور عرض کریں گے کہ اے اللہ کے رسول! آپ خاتم الانبیاء ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے' آپ ہماری شفاعت فرمائیے' دیکھئے! ہم کیسی تکلیف میں ہیں' اس وقت میں عرش کے نیچے سجدہ میں گر جاؤں گا' خدا تعالیٰ اپنی حمد و تعریف کا ایسا طریقہ مجھ پر منکشف فرمائے گا' جو اس سے قبل کسی کو نہیں بتایا گیا' لہٰذا میں اس طرح اس کی حمد بجا لاؤں گا' پھر حکم باری ہو گا' اے محمد (ﷺ) اپنے سر کو اٹھائیے اور مانگئے جو آپ مانگنا چاہتے ہیں' جو شفاعت آپ کریں گے' قبول کی جائے گی' میں سجدے سے سر کو اٹھا کر امتی امتی کہوں گا' حکم ہو گا اے محمد (ﷺ) اپنی امت میں ان ستر ہزار لوگوں کو جن کا حساب کتاب نہیں ہو گا' داہنے دروازے سے جنت میں داخل کر دیجئے' اور ان کو بھی اختیار ہے جس دروازے سے چاہیں داخل ہو جائیں' اس کے بعد آپ نے فرمایا' کہ جنت کے ایک دروازہ کی چوڑائی اتنی ہے' جیسا مکہ اور حمیر کے درمیان کا فاصلہ یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان کی مسافت۔

۷۴۳ بَاب قَوْلِهٖ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا .

باب ۷۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی۔

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَالْقِرَآئَةُ فَكَانَ يَاْمُرُبِدَآبَّتِهٖ لِتُسْرَجَ

۱۸۲۴۔ اسحاق بن نصر' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا' کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور کی قرات اس قدر آسان ہو گئی تھی' کہ آپ گھوڑے کو کسنے کا حکم دیتے اور

فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ يَعْنِيُ الْقُرْاٰنَ.

خادم کس کر فارغ بھی نہ ہونے پاتا تھا کہ آپ اسے پڑھ کر فارغ ہو جاتے۔

٧٤٤ بَاب ـ قَوْلِهٖ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا.

باب ۷۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ کہہ دو تم ان کو بلاؤ، جن کو تم نے خدا کے سوا معبود بنایا ہے، نہ وہ تم سے اس عذاب کو دور کر سکیں گے، اور نہ تمہاری حالت کو بدل سکیں گے۔

١٨٢٥ ـ حَدَّثَنِيُ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيُ سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَاسًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هٰٓؤُلَآءِ بِدِيْنِهِمْ زَادَالْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ.

۱۸۲۵۔ عمرو بن علی، یحیٰ، سفیان، سلیمان، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ یہ آیت "الی ربھم الوسیلة" ان کے حق میں ہے جو جنوں کی عبادت کرتے تھے، جنات مسلمان ہوگئے، مگر یہ لوگ ویسے ہی رہے، اشجعی نے سفیان سے اور سفیان نے اعمش سے جو روایت کی ہے، اس میں وہ اتنا اور زیادہ کرتے ہیں کہ اس آیت کا شان نزول ہی یہ ہے۔

٧٤٥ بَاب قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ.

باب ۷۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جن کو مشرک پکار رہے ہیں، وہ خود خدا کے یہاں وسیلہ ڈھونڈھ رہے ہیں۔

١٨٢٦ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْجِنِّ يَعْبُدُوْنَ فَاَسْلَمُوْا.

۱۸۲۶۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت الذین یدعون الخ ان کے حق میں ہے جو جنات کی عبادت کرتے تھے، جنات تو مسلمان ہوگئے مگر یہ لوگ ایسے ہی رہ گئے۔

٧٤٦ بَاب قَوْلِهٖ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ.

باب ۷۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول، کہ اے رسول! جو خواب ہم نے تم کو دکھایا تھا، اسے ہم نے لوگوں کیلئے باعث امتحان بنایا۔

١٨٢٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ.

۱۸۲۷۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ یہ رویا خواب نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے، جو کہ آنحضرت ﷺ کو شب معراج میں دکھلائی گئی تھی، اور جو عالم بیداری میں تھی، اور اس آیت میں شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

٧٤٧ بَاب قَوْلِهٖ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ

باب ۷۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "قرآن فجر" کا حاضر کیا گیا

مَشْهُوْدًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلوٰةَ الْفَجْرِ .

ہے۔ مجاہد کا بیان ہے کہ قرآن فجر سے مراد صبح کی نماز ہے۔

۱۸۲۸ ۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ صَلوٰةِ الْجَمِيْعِ عَلٰی صَلوٰةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً وَّ تَجْتَمِعُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ فِیْ صَلوٰةِ الصُّبْحِ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اِقْرَءُ وَا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِاِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا .

۱۸۲۸۔ عبداللہ بن محمد 'عبدالرزاق 'معمر 'زہری 'ابو سلمہ 'سعید بن مسیّب 'حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جماعت سے نماز پڑھنا 'تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے 'اور صبح کی نماز بڑی عظمت والی ہے 'کیونکہ اس میں دن رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں 'حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تم چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو 'ان قرآن الفجر کان مشھودًا۔

۷۴۸ بَاب قَوْلِهٖ عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا.

باب ۷۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "قریب ہے کہ تمہارا رب تم کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔

۱۸۲۹ ۔ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِيْلُ بْنَ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًّی كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتّٰی تَنْتَهِیَ الشَّفَاعَةُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ .

۱۸۲۹۔ اسمٰعیل بن ابان 'ابوالاحوص 'آدم بن علی 'حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ قیامت کے دن ہر گروہ اپنے اپنے پیغمبر کے پاس جائیں گے 'تو سب ہی جواب دے دیں گے اور آخر شفاعت رسول اللہ ﷺ پر آکر ٹھہرے گی 'اور یہی دن ہوگا 'کہ جس دن اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

۱۸۳۰ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلوٰةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۸۳۰۔ علی بن عباس 'شعیب بن ابی حمزہ 'محمد بن منکدر 'حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا 'کہ رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کوئی اذان سنکر یہ دعا مانگے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ الخ کہ اے اللہ اس دعوت نامہ کے رب اور نماز قائمہ کے مالک محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر 'جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے 'تو اس کو میری شفاعت حلال ہوگی 'اس حدیث کو حمزہ بن عبداللہ 'اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۷۴۹ بَاب قَوْلِهٖ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا يَزْهَقُ يَهْلِكُ.

باب ۷۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول 'کہ آپ فرما دیجئے 'کہ حق آیا اور باطل گیا 'بیشک باطل تو جانے ہی کی چیز ہے "زہق" کے معنی ہیں 'ہلاک ہوا نابود ہوا۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ.

۱۸۳۱۔ حمیدی' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد' ابو معمر' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے وقت جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں آئے' تو کعبہ کے پاس تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے' آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی' آپ اس لکڑی سے ہر بت کو ٹھوکا دے کر مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرما رہے تھے' اور یہ آیت بھی پڑھ رہے تھے کہ "جاء الحق و مایبدی الباطل و مایعید" یعنی حق آگیا باطل مٹ گیا اور اب باطل لوٹ کر نہیں آئے گا۔

۷۵۰ بَاب قَوْلِهٖ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ .

باب ۷۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تجھ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں"

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ وَّهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ اِذْمَرَّ الْيَهُوْدُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ مَارَاْيُكُمْ اِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَايَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالُوْا سَلُوْهُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا .

۱۸۳۲۔ عمر بن حفص' حفص بن غیاث' اعمش' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک کھیت پر موجود تھا' آپ کھجور کے درخت سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ اتنے میں چند یہودی اس طرف گزرے اور کہنے لگے کہ آؤ ان سے روح کے متعلق سوال کریں' تو بعض نے کہا کہ کیوں پوچھتے ہو؟ کیا یہ تمہارے موافق جواب دیں گے؟ تم یہ سمجھتے ہو' بعض نے کہا' مگر ایسا بھی نہ کہیں گے' جو تم کو برا معلوم ہو' آخر انہوں نے آپ سے پوچھا' آپ خاموش بیٹھے رہے' میں سمجھ گیا کہ وحی نازل ہو گی' میں انتظار کرتا رہا' جب وحی ختم ہو چکی' تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یسلونك عَنِ الروح الخ یعنی اے رسول لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ میرے رب کے حکم سے ہے' اور تمہیں علم سے تھوڑا ہی (حصہ) دیا گیا ہے۔

۷۵۱ بَاب قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَاتُخَافِتْ بِهَا.

باب ۷۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اپنی نماز نہ تو بالکل ہی زور سے پڑھو' اور نہ بالکل آہستہ' بلکہ درمیانی آواز سے۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۸۳۳۔ یعقوب بن ابراہیم' ہشیم' ابو بشر' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت ولا تجهر بصلاتك ولاتخافت بها الخ مکہ میں اس وقت نازل ہوئی' جب کہ آنحضرت ﷺ نماز بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے'

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَآءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۔

مشرک جب سنتے، تو قرآن، اس کے اتارنے والے اور جس پر اتارا جارہا تھا، سب کو برا بھلا کہا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی، کہ ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا الآيه، کہ قرات نہ تو زیادہ بلند ہونی چاہئے، کہ مشرکین سن کر بکواس کرنے لگیں، اور نہ اتنی آہستہ ہونی چاہئے، کہ آپ کے ساتھ والے بھی نہ سن سکیں، بلکہ قرات درمیانی آواز میں ہونی چاہئے۔

۱۸۳۴ ۔ حَدَّثَنِيْ طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُنْزِلَ ذٰلِكَ فِي الدُّعَآءِ ۔

۱۸۳۴۔ طلق بن غنام، زائدہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ یہ آیت دعا کے متعلق نازل ہوئی ہے، کہ دعا درمیانی آواز سے ہونا چاہئے۔

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

سورہ کہف کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَقَالَ غَيْرُهٗ جَمَاعَةُ الثَّمَرِ بَاخِعٌ مُهْلِكٌ أَسَفًا نَدَمًا الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيْمُ الْكِتَابُ مَرْقُوْمٌ مَكْتُوْبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ أَلْهَمْنَا هُمْ صَبْرًا لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا شَطَطًا إِفْرَاطًا مِرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ ارْتَفَقْتَ بِهٖ تَزَاوَرُ تَمِيْلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمْيَلُ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمِيْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَآءٌ مِثْلُ زَكْوَةٍ وَزَكَآءٍ الْوَصِيْدُ الْفِنَآءِ جَمْعُهٗ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيْدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ اٰصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ أَحْيَيْنَاهُمْ أَزْكٰى أَكْثَرُ وَيُقَالُ أَحَلُّ وَيُقَالُ أَكْثَرُ رَيْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ الرَّقِيْمُ اللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ كَتَبَ عَامِلُهُمْ أَسْمَآءَ هُمْ ثُمَّ طَرَحَهٗ فِيْ خِزَانَتِهٖ فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰى اٰذَانِهِمْ فَنَامُوْا وَقَالَ غَيْرُهٗ وَأَلَتْ تَئِلُ تَنْجُوْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد کہتے ہیں کہ "تقرضهم" کے معنی ان سے کترا جاتا ہے وكان له "ثمر" کا مطلب سونا اور چاندی ہے، بعض کہتے ہیں کہ مراد پھل ہیں "باخع" کے معنی ہلاک کرنے والا "اسفاً" ندامت "کھف" پہاڑ کی کھوہ "الرقيم" مرقوم یعنی لکھا ہوا رقم سے "ربطنا على قلوبهم" ڈالا ہم ان نے ان کے دلوں میں صبر، جیسے "ربطنا على قلبها" یہاں بھی صبر ہی مراد ہے "شططا" کے معنی حد سے بڑھنا "مرفق" وہ چیز جس پر تکیہ لگاتے ہیں "تزاور" زور سے مشتق ہے یعنی جھک جاتا تھا، اور اسی سے ازور بنا ہے، بہت جھکنے والا "فجوه" کشادہ جمع فجوات ہے "فجاء" بھی آتی ہے جس طرح "زكوة" کی "زكاء" ہے "وصيد" کے معنی آنگن اس کی جمع وَصائد اور وُصُد ہے، کسی کا کہنا ہے کہ "وصيد" کے معنی دروازہ "موصدة" بند کی ہوئی، عرب کہتے ہیں کہ "آصدالباب" اور "اوصدالباب" یعنی دروزاہ بند کر دیا "بعثنا هم" کے معنی زندہ کیا ہم نے "ازكى طعامًا" بستی والوں کی عام خوراک یا جو حلال ہو، یا جو پک کر بڑھ جائے "اكلها" میوہ اپنا ابن عباس کا قول ہے کہ "لم تظلم" کے معنی ہیں کہ میوہ کم نہیں ہوا، سعید، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ "رقيم" ایک تختی ہے جو سیسہ کی ہے، اس پر حاکم وقت نے اصحاب کہف کے نام کھدوا کر خزانہ

مَّوْئِلًا مَّحْرِزًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا لَّايَعْقِلُوْنَ.

میں جمع کر دیا" ضرب الله علی اذانهم" یعنی سو گئے، دوسرے کہتے ہیں کہ "موئلا" جائے پناہ اور یہ "وَأَلَت تئل" سے بنا، مجاہد کہتے ہیں "موئل" محفوظ مقام" لایستطیعون سمعًا" یعنی وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

۷۵۲ بَاب قَوْلِهٖ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا.

باب ۷۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "انسان اکثر چیزوں میں جھگڑا کرنے والا ہے۔ (۱)

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ قَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ فُرُطًا نَدَمًا سُرَادِقُهَا مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِيْ تُطِيْفُ بِالْفَسَا طِيْطِ يُحَاوِرُهٗ مِنَ الْمُحَاوَرَةِ لٰكِنَّا هُوَاللّٰهُ رَبِّيْ اَيْ لٰكِنْ اَنَا هُوَاللّٰهُ رَبِّيْ ثُمَّ حُذِفَ الْاَلِفُ وَاُدْغِمَ اِحْدَى النُّوْنَيْنِ فِي الْاُخْرٰى زَلَقًا لَّايَثْبُتُ فِيْهِ قَدَمٌ هُنَا لِكَ الْوِلَايَةُ مَصْدَرُ الْوَلِيِّ عُقْبًا عَاقِبَةٌ وَّعُقْبٰى وَعُقْبَةٌ وَّاحِدٌ وَّهِيَ الْاٰخِرَةُ قِبَلًا وَّقَبَلًا وَّقَبَلًا اسْتِئْنَافًا لِيُدْحِضُوْا لِيُزِيْلُوْا الدَّحْضُ الزَّلَقُ.

۱۸۳۵۔ علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، علی بن حسین، حسین بن علی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، کہ تم نے تہجد کی نماز نہیں پڑھی، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ہم کو اللہ نے اٹھایا ہی نہیں، یہ بات سن کر آپ واپس ہو گئے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے، وکان الانسان اکثر شیء جدلا "رجمابالغیب" کے معنی ہیں بن دیکھے سنی سنائی بات کرنا" فرطا" حد سے بڑھا ہوا "ندمًا" افسوس" سرادقھا" پردے اور قناتیں گویا آگ پردوں اور قناتوں کی طرح لپٹی ہو گی "یحاورہ" محاورہ سے مشتق ہے، گفتگو کرنا، تکرار کرنا، لکنا ھوا الله ربی، مگر میرا رب وہ اللہ ہے، اس کی اصل یہ ہے کہ لکن انا ھو الله ربی "الف کو گرا کر نون کو نون میں ادغام کر دیا گیا" زلقًا" پھسلنی جس سے قدم پھسلے "ھنالك الولایته" دلا یہ ولی کا مصدر ہے، بمعنی وارث "عقبا" عاقبہ، عقبیٰ، عقبہ "سب کے معنی آخرت کے ہیں" لید حضوا" کے معنی تاکہ پھسلا دیں یہ "دحض" سے نکلا ہے، یعنی حق سے ہٹا دیں۔

۷۵۳ بَاب قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَااَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْاَمْضِيَ حُقُبًا زَمَانًا وَّجَمْعُهٗ اَحْقَابٌ.

باب ۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جب موسیٰؑ" نے اپنے خادم سے کہا کہ میں اسی طرح چلتا رہوں گا، جب تک دو دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں، یا زمانہ تک اسی طرح چلتا رہونگا "حقبا" زمانہ دراز "احقاب اس کی جمع ہے۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۸۳۶۔ حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر سے روایت

(۱) یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی، وہ قرآن کریم کے بارے میں بہت جھگڑتا تھا، یا امیہ بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی وہ قیامت کے بارے میں جھگڑا کیا کرتا تھا۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِا بْنِ عَبَّاسٍؓ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ كَذَبَ عَدُوُّاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى قَامَ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنَّ لِيْ عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهٖ قَالَ تَاْخُذُ مَعَكَ حُوْتًا فَتَجْعَلَهٗ فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِيْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰى اِذَا اَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَارُؤُسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَّاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَآءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهٗ اَنْ يُّخْبِرَهٗ بِالْحُوْتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَالْمَكَانَ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا فَقَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا يَقُصَّانِ اٰثَارَ هُمَا حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ

کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ بنی اسرائیل والے موسیٰ نہیں تھے' ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ اللہ کا دشمن جھوٹ کہتا ہے (۱) مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے خود آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ موسیٰ جو بنی اسرائیل کے نبی تھے' ان سے پوچھا گیا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بڑا عالم کون ہے؟ تو حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ میں ہوں' اللہ کو یہ بات ناگوار ہوئی' اور اس نے عتاب فرمایا' ان کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے' پھر اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا کہ ہمارا ایک بندہ دو سمندروں کے سنگم پر ہے' وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے' چنانچہ موسیٰ نے عرض کیا کہ اے مولا! میں اس کے پاس کس طرح پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی اپنی زنبیل میں رکھ لو' جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے سمجھ لو کہ وہ بندہ وہیں ہے' حضرت موسیٰ نے مچھلی تھیلی میں رکھی اور چل دیئے' آپ کے ساتھ ایک جوان یوشع بن نون بھی تھا' جب دریا کے کنارے پہنچے' تو ایک پتھر سے سر لگا کر سو گئے' مچھلی زنبیل میں پھڑکی اور تڑپ کر دریا میں چلی گئی' حضرت موسیٰ سو کر اٹھے' تو ساتھی نے بھی آپ کو نہیں بتایا' اور آگے بڑھ گئے' مچھلی جو دریا میں گئی تھی' اللہ تعالیٰ نے اس جگہ سے دریا کے پانی کو روک دیا اور ایک نالی سی بنا دی' غرض حضرت موسیٰ اپنے ساتھی کے ساتھ ایک دن رات چلتے رہے، دوسرے دن حضرت موسیٰ نے یوشع سے کہا کہ مجھے تکان معلوم ہوتی ہے ناشتہ تو لاؤ' آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تکان اسی جگہ سے معلوم ہونے لگی تھی' جہاں مچھلی گم ہوئی تھی' حضورؐ نے کہا کہ جو حد اللہ نے بتائی ہے وہاں تک تکان نہیں ہوئی' اس وقت یوشع کو یاد آیا اور اس نے کہا کہ اس پتھر کے پاس مچھلی گم ہو گئی' مگر مجھے شیطان نے بھلا دیا کہ آپ سے ذکر کرتا' وہ تو عجیب طرح سے دریا میں گئی اور اپنا راستہ بنا لیا' اور وہ نشان بنایا' حضرت موسیٰ اور یوشع کو بہت تعجب خیز معلوم ہوا' چنانچہ دونوں اسی جگہ نشان قدم کو دیکھتے ہوئے واپس ہوئے' اور جب موسیٰ پتھر کے پاس پہنچے' تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کپڑے میں لپٹے ہوئے کھڑے ہیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۱) یہ بات حضرت ابن عباسؓ نے غصے میں ارشاد فرمائی، کیونکہ نوف بکالی کی بات صراحتہً غلط تھی، ویسے حقیقت میں وہ شخص مخلص مسلمان تھا۔

عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ؟ قَالَ نَعَمْ! اَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِىْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا يَا مُوْسٰى اِنِّىْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَاتَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰى سَتَجِدُنِىْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْاَلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخِضْرَ فَحَمَلُوْهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ لَمْ يَفْجَا اِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِّنَ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ بِالْقَدُّوْمِ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا قَالَ لَاتُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَآءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ فِى الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِىْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ اِذْ اَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ رَاْسَهٗ بِيَدِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذَا اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى

نے ان کو سلام کیا' خضر نے کہا اس سرزمین میں سلام کہاں سے آیا؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا میں موسیٰ ہوں' انہوں نے پوچھا کیا بنی اسرائیل کے نبی موسیٰ ہو؟ حضرت موسٰی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! میں موسیٰ بنی اسرائیل کا نبی ہوں اور تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے اپنا علم سکھادیں' حضرت خضر نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے' حضرت موسیٰ نے فرمایا' خدا نے چاہا' تو آپ مجھ کو صابر پائیں گے' میں کسی بات میں آپ کے خلاف نہیں کروں گا' حضرت خضر نے فرمایا' اگر تم میرے ہمراہ رہنا چاہتے ہو' تو دیکھو میں کوئی بھی کام کروں گا' مگر آپ اس وقت تک پوچھئے گا نہیں' جب تک میں خود نہ بتاؤں' اس کے بعد حضرت موسیٰ و خضر دریا کے کنارے کنارے روانہ ہوئے' ایک کشتی نظر آئی' حضرت خضر نے ملاحوں سے کہا کہ ہم کو کشتی میں بٹھالو' وہ حضرت خضر کو پہچان گیا' اور کشتی میں بٹھالیا اور کوئی معاوضہ نہیں لیا' جب حضرت موسیٰ و خضر کشتی میں بیٹھ گئے تو حضرت خضر نے کلہاڑی سے کشتی کے ایک تختہ کو کاٹ ڈالا' حضرت موسیٰ نے اس کیفیت کو دیکھ کر کہا' ان بے چاروں نے تو ہم کو مفت میں بٹھایا ہے' اور آپ نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا ہے' سب لوگ ڈوب جائیں گے' یہ تو بہت برا کام ہوا ہے' حضرت خضر نے فرمایا' دیکھو! میں نے تم سے کہا تھا کہ میں جو بھی کروں' صبر کرنا' مگر تم صبر نہیں کرسکے' حضرت موسیٰ نے فرمایا' اچھا اس دفعہ معافی دے دو' آئندہ ایسا نہیں ہوگا' میں بھول گیا تھا' رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ بات تھی جو موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوئی' اس کے بعد ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آکر بیٹھ گئی' اور اپنی چونچ سے پانی پیا' حضرت خضر نے کہا کہ اے موسیٰ! ہمارا اور تمہارا علم اللہ تعالیٰ کے سامنے اتنا ہی ہے' جتنا اس پرندے نے چونچ میں پانی لیا ہے' اس کے بعد کشتی سے نیچے اتر گئے اور اس دریا کے کنارے کنارے چلنے لگے' راستہ میں حضرت خضر نے ایک بچہ کو جو کہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا' پکڑ کر اس کا سر جسم سے علیحدہ کردیا' حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے بلاوجہ ایک بچہ کو اس طرح مار ڈالا' یہ تو کوئی اچھا کام نہیں کیا' حضرت خضر نے کہا' میں تو پہلے ہی سے کہتا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے' اس

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَاتُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَهْلَ قَرْیَةِۣ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ قَالَ مَآئِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ فَاَقَامَهٗ بِیَدِهٖ فَقَالَ مُوْسٰی قَوْمٌ اَتَیْنَاهُمْ فَلَمْ یُطْعِمُوْنَا وَلَمْ یُضَیِّفُوْنَا لَوْشِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ اِلٰی قَوْلِهٖ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَالَمْ تَسْطِعْ عَلَیْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰی كَانَ صَبَرَ حَتّٰی یَقُصَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقْرَاُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَّكَانَ یَقْرَاُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَّكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَیْنِ .

حدیث کے ایک راوی سفیان کہتے ہیں کہ یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا اب میں کوئی سوال نہیں کروں گا' اور اگر کروں تو مجھے اپنے ساتھ مت رکھنا' بے شک آپ نے کافی صبر کیا ہے' اس کے بعد دونوں حضرات ایک گاؤں میں چلتے ہوئے پہنچے۔ گاؤں والوں سے کھانے کو مانگا' مگر گاؤں والوں نے کچھ کھلانے سے انکار کر دیا' گاؤں میں حضرت خضر کو ایک دیوار نظر آئی' جو عنقریب گرنے والی اور جھکی ہوئی تھی' حضرت خضر نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا' حضرت موسیٰ نے کہا' کہ اول تو گاؤں والوں نے ہماری مہمانی نہیں کی' پھر آپ نے ان کے ساتھ یہ بھلائی کہ ان کی دیوار کو سیدھا کر دیا' کچھ مزدوری لینا چاہئے تھی' حضرت خضر نے کہا کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائیگی کا وقت ہے' اللہ تعالیٰ کے قول ذلک تاویل مالم تستطع علیه صبراً الخ تک آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ اچھا لگتا ہے' کہ موسیٰ علیہ السلام خضر کے کاموں پر صبر کرتے اور اس طرح اللہ تعالیٰ ان کی کچھ اور باتوں کی بھی خبر دیتا' سعید بن جبیر کہتے ہیں' کہ حضرت ابن عباسؓ اس آیت میں وکان وراء ھم الخ کی جگہ " امامھم" اور "سفینته" کے آگے " صالحته" پڑھتے تھے اور اس آیت کو واماالغلام فکان ابواہ مومنین الخ اس طرح پڑھتے تھے واما الغلام فکان کافراو کان ابواہ مومنین الخ۔

٧٥٤ بَاب قَوْلِهٖ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا مَّذْهَبًا یَّسْرُبُ یَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبًا بِالنَّهَارِ .

باب ۷۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب وہ مجمع البحرین پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے' اور مچھلی نے دریا میں اپنے چلنے کا نشان کر دیا "سربا" چلنے کا نشان "یسرب" کے معنی راستہ کے آتے ہیں " سارب بالنهار" اسی سے نکلا ہے یعنی دن میں راستے چلنے والا۔

١٨٣٧۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَعْلَی بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو ابْنُ دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ یَّزِیْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ وَغَیْرُ هُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَّا

۱۸۳۷۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' ابن جریج' یعلی بن مسلم' عمرو بن دینار' سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم ابن عباس کے پاس ان کے گھر میں بیٹھے تھے' میں نے ان سے ان کی خواہش پر پوچھا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے' کوفہ کے ایک واعظ "نوف" کا بیان ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے نبی اور تھے' اور جو خضر

لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍؓ فِيْ بَيْتِهٖ اِذْ قَالَ سَلُوْنِيْ قُلْتُ اَيْ اَبَا عَبَّاسٍ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَآءَكَ بِالْكُوْفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهٗ نَوْفٌ يَزْعَمُ اِنَّهٗ لَيْسَ بِمُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِيْ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَاَمَّا يَعْلٰى فَقَالَ لِيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذَكَّرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتّٰى اِذَا فَاضَتِ الْعُيُوْنُ وَرَقَّتِ الْقُلُوْبُ وَلّٰى فَاَدْرَكَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْاَرْضِ اَحَدٌ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَى اللّٰهِ قِيْلَ بَلٰى قَالَ اَيْ رَبِّ فَاَيْنَ قَالَ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ اَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ عَلَمًا اَعْلَمُ ذٰلِكَ بِهٖ فَقَالَ لِيْ عَمْرٌو قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوْتُ وَقَالَ خُذْ نُوْنًا مَّيِّتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِيْ مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ لَا اُكَلِّفُكَ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنِيْ بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوْتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَ كَثِيْرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ فِيْ ظِلِّ صَخْرَةٍ فِيْ مَكَانٍ ثَرْيَانَ اِذْ تَضَرَّبَ الْحُوْتُ وَمُوْسٰى نَائِمٌ فَقَالَ فَتَاهُ لَا اُوْقِظُهٗ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ اَنْ يُّخْبِرَهٗ وَتَضَرَّبَ الْحُوْتُ حَتّٰى دَخَلَ الْبَحْرَ فَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتّٰى كَاَنَّ اَثَرَهٗ فِيْ حَجَرٍ قَالَ لِيْ عَمْرٌو هٰكَذَا كَاَنَّ اَثَرَهٗ فِيْ حَجَرٍ وَّحَلَّقَ بَيْنَ اِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللّٰهُ عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ عَنْ سَعِيْدٍ اَخْبَرَهٗ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَلٰى طِنْفِسَةٍ خَضْرَآءَ عَلٰى كَبِدِ

کے ساتھ رہے وہ اور تھے' کیا یہ درست ہے؟ ابن عباس نے کہا اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا' ابن جریج کا بیان ہے کہ یعلی بن مسلم نے مجھے جو حدیث بیان کی' اس میں یہ تھا کہ ابن عباسؓ نے سعید سے یہ کہا' کہ خدا کے اس دشمن نے جھوٹ بولا' بلکہ ابن عباس نے سعید سے یہ کہا تھا کہ ابی بن کعبؓ نے مجھے کہا تھا' کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے وعظ کہا' لوگوں کو رقت پیدا ہو گئی اور بہت روئے' ایک شخص نے عرض کیا' کہ اے موسیٰ اللہ کے پیغمبر! کیا اس زمین میں آپ سے بھی زیادہ جاننے والا کوئی عالم موجود ہے؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا نہیں' اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی' کیونکہ انہوں نے یہ نہیں کہا' کہ اللہ ہی زیادہ جانتا ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے موسیٰ ہمارے بعض بندے تم سے بھی زیادہ علم والے ہیں' حضرت موسیٰ نے عرض کیا' کہ مولیٰ مجھے ان کا پتہ بتا' تاکہ میں ان سے ملوں' اور علم حاصل کروں' ابن جریج کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے مجھ سے اس طرح کہا کہ اللہ کی طرف سے ارشاد ہوا' کہ اس کا پتہ یہ ہے کہ جہاں تمہاری مچھلی گم ہو جائے گی' خضر تم کو وہیں ملیں گے' یعلی نے بیان کیا' کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا تھا' کہ ایک مری ہوئی مچھلی لے لو' جہاں وہ زندہ ہو جائے گی' بس اسی جگہ وہ شخص تم کو ملے گا' حضرت موسیٰ نے ایک مچھلی تھیلے میں ڈالی اور اپنے خادم یوشع کو ساتھ لیا' اور اس سے کہا کہ تم کو صرف اتنی تکلیف دیتا ہوں' کہ جہاں مچھلی گم ہو جائے' مجھے بتا دینا' یوشع نے عرض کیا کہ یہ کیا بڑی بات ہے' سعید کی روایت میں یوشع بن نون کا نام نہیں ہے' آنحضرت نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ اپنے ساتھی کے ساتھ ایک پتھر کی چٹان کے پاس پہنچے، دریا کے کنارے' تو موسیٰ سو گئے' مچھلی تڑپ کر دریا میں چلی گئی' نوجوان ساتھی نے خیال کیا' کہ جگانا نہیں چاہئے' جب اٹھیں گے' تو کہہ دوں گا مگر ان کے اٹھنے کے بعد بھول گیا' اللہ نے مچھلی کے جانے کی وجہ سے پانی کو روک دیا' اور پانی میں ایک خاص نشان سرنگ کی طرح بن گیا' راوی کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے یہ کہا تھا' کہ وہ مچھلی پانی میں ایک سوراخ بنا کر چھوڑتی چلی گئی اور پھر عمرو نے اپنے دونوں انگوٹھوں اور پاس والی انگلیوں سے حلقہ بنا کر بتایا' اس کے بعد یہ

الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهٗ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهٗ تَحْتَ رَأْسِهٖ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَقَالَ هَلْ بِأَرْضِيْ مِنْ سَلَامٍ مَّنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيّٓ إِسْرَآئِيْلَ ؟قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ أَمَا يَكْفِيْكَ أَنَّ التَّوْرٰةَ بِيَدَيْكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيْكَ يَامُوْسٰى إِنَّ لِيْ عِلْمًا لَّا يَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَعْلَمَهٗ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَّا يَنْبَغِيْ لِيْ أَنْ أَعْلَمَهٗ فَأَخَذَطَائِرٌ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِلْمُنِيْ وَمَا عِلْمُكَ فِيْ جَنْبِ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هٰذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ الْبَحْرِ حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِيْ السَّفِيْنَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هٰذَا السَّاحِلِ إِلٰى أَهْلِ هٰذَا السَّاحِلِ الْاٰخَرِ عَرَفُوْهُ فَقَالُوْ عَبْدُاللّٰهِ الصَّالِحُ قَالَ قُلْنَا لِسَعِيْدٍ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا تَحْمِلُهٗ بِأَجْرٍ فَخَرَقَهَا وَوَتَّدَ فِيْهَا وَتَدًا قَالَ مُوْسٰى أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُنْكَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْأُوْلٰى نِسْيَانًا وَّالْوُسْطٰى شَرْطًا وَّالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَاتُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهٗ قَالَ يَعْلٰى قَالَ سَعِيْدٌ وَّجَدَ غِلْمَانًا يَّلْعَبُوْنَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا ظَرِيْفًا فَأَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ بِالسِّكِّيْنِ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْثِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَرَأَهَا زَكِيَّةً مُّسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًا فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ فَأَقَامَهٗ قَالَ سَعِيْدٌ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَهٗ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيْدًا قَالَ فَمَسَحَهٗ بِيَدِهٖ فَاسْتَقَامَ لَوْشِئْتَ

دونوں حضرات آگے چلے گئے' کچھ دور جا کر حضرت موسیٰ نے فرمایا' کہ مجھے سفر کی تکان معلوم ہوتی ہے، یوشع نے کہا کہ اللہ نے آپ کی تھکن کو دور کر دیا اس کے بعد یوشع نے کہا کہ مچھلی' تو فلاں جگہ گم ہو گئی' اور میں آپ سے کہنا بھول گیا' چنانچہ حضرت موسیٰ لوٹ کر چٹان کے قریب آئے' تو دیکھا کہ خضر کھڑے ہیں' ابن جریج نے کہا' کہ عثمان بن ابی سلیمان کا بیان ہے کہ آپ نے خضر کو دریا میں سبز بستر پر بیٹھے دیکھا' سعید کہتے ہیں کہ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے' اور کپڑے کا ایک کنارا پیروں تلے دبایا ہوا تھا' اور دوسرا کنارہ سر پر تھا' حضرت موسیٰ نے سلام کیا' خضر نے کہا کہ میرے ملک میں سلام کا طریقہ نہیں ہے' تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں' خضر نے کہا' کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو' حضرت موسیٰ نے کہا جی ہاں! خضر نے کہا' پھر یہاں کس کام کے لئے آئے ہو حضرت موسیٰ نے کہا' اس لئے کہ آپ مجھے اپنا علم سکھائیں' خضر نے کہا' کیا تورات اور وحی آپ کو کافی نہیں؟ اے موسیٰ میرا علم تم نہیں سیکھ سکتے اور تمہارا علم میں نہیں سیکھ سکتا' خضر یہ کہہ رہے تھے' کہ ایک چڑیا نے دریا سے ایک چونچ پانی لیا' خضر نے کہا اے موسیٰ ہمارا اور تمہارا علم اللہ کے سامنے ایسا ہے جیسے وہ پانی جو اس پرندہ نے چونچ میں بھرا' پھر وہ ایک چھوٹی سی ناؤ میں سوار ہوئے' جو لوگوں کو ادھر سے ادھر لے جاتی تھی' کشتی والوں نے ان کو پہچان لیا اور بلا اجرت کشتی میں بٹھالیا' خضر نے کشتی کے ایک تختہ کو توڑ دیا' حضرت موسیٰ نے کہا' کہ یہ تو تم نے بہت برا کیا' اس سے تو کشتی والے ڈوب جائیں گے' خضر نے کہا دیکھو' میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا' کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے' درحقیقت یہ پہلا اعتراض موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے کیا تھا' اور دوسری بات خود حضرت موسیٰ نے شرط لگائی کہ اگر پھر ایسا ہوا' تو مجھے ساتھ نہ رکھنا' اور تیسرا اعتراض عمداً کیا' حضرت موسیٰ نے کہا' میں بھول گیا ہوں' بھول پر معاف کرنا چاہئے' اس کے بعد آگے بڑھے' ایک بچہ ملا' خضر نے اسے مار ڈالا اور گلا کاٹ دیا' حضرت موسیٰ نے کہا' یہ تو تم نے بلاوجہ ایک خون کر ڈالا بے گناہ کو مار ڈالا' ابن عباس اس آیت میں "نفسازکیة زاکیة" دونوں طرح پڑھتے ہیں' زاکیة کے معنی اچھا نیک مسلمان' جیسے کہتے ہیں غلاما زکیا'

لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِيْدٌ اَجْرًا نَّا كُلُهٗ
وَكَانَ وَرَآئَهُمْ وَكَانَ اَمَامَهُمْ قَرَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ
اَمَامَهُمْ مَّلِكٌ يَّزْعَمُوْنَ عَنْ غَيْرِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ هُدَدُ
بْنُ بُدَدٍ وَّالْغُلَامُ الْمَقْتُوْلُ اسْمُهٗ يَزْعُمُوْنَ
جَيْسُوْرٌ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا فَاَرَدْتُّ
اِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهٖ اَنْ يَّدَعَهَا لِعَيْبِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْا
اَصْلَحُوْهَا فَانْتَفَعُوْا بِهَا وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
سَدُّوْهَا بِقَارُوْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ بِالْقَارِ كَانَ
اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِيْنَا اَنْ
يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اَنْ يَّحْمِلَهُمَا حُبُّهٗ عَلٰى
اَنْ يُّتَابِعَاهُ عَلٰى دِيْنِهٖ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا
خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً لِقَوْلِهٖ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً
وَّاَقْرَبَ رُحْمًا وَّاَقْرَبَ رُحْمًا هُمَا بِهٖ اَرْحَمُ
مِنْهُمَا بِالْاَوَّلِ الَّذِيْ قَتَلَ خَضِرٌ وَّزَعَمَ غَيْرُ
سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا اُبْدِلَا جَارِيَةً وَّاَمَّا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ
عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّهَا جَارِيَةٌ

اس کے بعد دونوں ایک بستی میں پہنچے 'ایک دیوار جو گرنے والی تھی' اور ٹیڑھی ہو رہی ہے' خضر نے اس کو ہاتھ لگا کر سیدھا کر دیا' سعید نے ہاتھ کا اشارہ کر کے بتایا' کہ دیوار کو اس طرح سیدھا کیا تھا' یعلی کہتے ہیں' کہ میں خیال کرتا ہوں' کہ سعید نے اسی طرح کہا تھا' کہ خضر نے دیوار پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہو گئی' حضرت موسیٰ نے اعتراض کیا' اور کہا کہ اگر تم چاہتے' تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے' اور اس میں کھانا پینا ہو سکتا تھا' اور یہ کہ وکان وراء ھم کے معنی امامھم کے ہیں' ابن عباس نے اسی طرح پڑھا ہے' ابن جریج نے کہا' کہ سعید کے سوا دوسرے راویوں نے بادشاہ بد دین و بد بیان کیا ہے' اور وہ لڑکا جس کو خضر نے مار ڈالا تھا' جیسور تھا کشتی توڑنے کی وجہ خضر نے یہ بتائی کہ وہ بادشاہ جو کہ دریا سے پار تھا' ظالم تھا اور بیگار میں کشتیاں پکڑتا تھا' اسے بیکار سمجھ کر چھوڑ دے گا' کشتی والے اسے ٹھیک کر کے کام چلائیں گے' بعض نے کہا کہ سیسہ گلا کر کشتی جوڑی اور بعض نے کہا کہ لاکھ اور روغن سے جوڑا' وہ لڑکا کافر تھا اور اس کے ماں باپ مومن تھے' مجھے یہ خیال ہوا کہ اس کی محبت والدین کو تباہ نہ کر دے' لہٰذا میں نے اس کو اس لئے مار ڈالا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے ماں باپ کو نیک اولاد عنایت فرما دے' جو اس سے ہر حالت میں نیک اور اچھا ہو' اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کوئی نیک لڑکی عنایت کر دے چنانچہ داؤد بن عاصم کہتے ہیں کہ لڑکی ہی مراد ہے۔

۷۵۵ بَاب قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ
اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
نَصَبًا اِلٰى قَوْلِهٖ عَجَبًا صُنْعًا عَمَلًا حِوَلًا
تَحَوُّلًا قَالَ ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى
اٰثَارِهِمَا قَصَصًا اِمْرًا وَّنُكْرًا دَاهِيَةً يَّنْقَضَّ
يَنْقَاضُّ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ لَتَخِذْتَ
وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ رُحْمًا مِّنَ الرُّحْمِ وَهِيَ
اَشَدُّ مُبَالَغَةً مِّنَ الرَّحْمَةِ وَنَظُنُّ اَنَّهٗ مِنَ

باب ۷۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب موسیٰ (یہاں) سے آگے بڑھے تو اپنے ساتھی سے کہا کہ کھانا لاؤ' ہم کو اس سفر سے تکان معلوم ہوتی ہے' عجباً تک "صنعا" کے معنی عمل "حولا" پھر جانا' بدلنا' ہٹنا "قال ذلك ماكنا نبغ فارتدا على اثارهما قصصا" "امرا" و "نكرا" دونوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی برا کام "ینقض" بمعنی گر جائے گا "لتخذت" اور "اتخذت" دونوں کے ایک ہی معنی ہوتے ہیں' مشدد اور مخفف دونوں طرح معنی ایک ہی ہوں گے

الرَّحِيمِ وَتُدْعٰى مَكَّةُ أُمَّ رُحُمٍ اَيِ الرَّحْمَةِ تَنْزِلُ بِهَا.

"رحما" رحم سے بنا ہے معنی ہیں بہت زیادہ رحمت اور ہمدردی، بعض اس کو "رحیم" سے مشتق کہتے ہیں مکہ کو "ام رحمتہ" کہتے ہیں کیونکہ رحمت وہاں نازل ہوتی ہے۔

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسَى الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّاللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَقِيْلَ لَهٗ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّالْعِلْمَ اِلَيْهِ وَاَوْحٰى اِلَيْهِ بَلٰى عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ اَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيْلُ اِلَيْهِ قَالَ تَاْخُذُ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوْسٰى وَمَعَهٗ فَتَاهُ يُوْشَعُ ابْنُ نُوْنٍ وَّمَعَهُمَا الْحُوْتُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَنَزَلَا عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوْسٰى رَاْسَهٗ فَنَامَ قَالَ سُفْيَانُ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ وَفِيْ اَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لَا يُصِيْبُ مِنْ مَّآءِ هَا شَيْءٌ اِلَّا حَيِيَ فَاَصَابَ الْحُوْتَ مِنْ مَّآءِ تِلْكَ الْعَيْنِ قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا الْاٰيَةَ قَالَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ مَا اُمِرَبِهٖ قَالَ لَهٗ فَتَاهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ الْاٰيَةَ قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِيْ اٰثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِكَا لطَّاقِ مَمَرَّ الْحُوْتِ فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَّلِلْحُوْتِ سَرَبًا قَالَ

۱۸۳۸۔ قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے نبی دوسرے تھے، اور خضر والے موسیٰ دوسرے، ابن عباس نے جواب دیا کہ وہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے، کیونکہ ابی بن کعب نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے اپنی امت میں وعظ کیا، لوگوں نے پوچھا کہ تمام آدمیوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ موسیٰ نے کہا میں ہوں، اور یہ نہیں کہا کہ اللہ جاننے والا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی اور وحی نازل کی کہ میرے بندوں میں ایک بندہ ہے، جو مجمع البحرین میں ہے، اور تم سے زیادہ جاننے والا ہے، موسیٰ نے کہا، اے اللہ میں اس سے کس طرح مل سکتا ہوں؟ مجھے اس کا پتہ بتا، ارشاد ہوا کہ ایک مچھلی اپنی جھولی میں ڈال کر جاؤ، جہاں وہ گم ہو جائے، بس وہ اسی جگہ ہے، حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور اپنے خادم یوشع کو ہمراہ لے کر چلے، اور ایک چٹان کے قریب پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، سفیان کہتے ہیں کہ قتادہ کی روایت میں ہے کہ اس چٹان کی جڑ میں ایک چشمہ تھا جس کو چشمہ آب حیات کہتے تھے، جس مردے پر اس کا پانی پڑ جاتا وہ زندہ ہو جاتا، لہٰذا اس مچھلی پر بھی اس کا پانی پڑا جو زندہ ہو گئی، اور سمندر میں تڑپ کر چلی گئی، حضرت موسیٰ سو کر اٹھے اور خادم کے ساتھ آگے بڑھ گئے، کچھ دور چل کر کہا، ہمارا کھانا لاؤ، اس وقت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ہم اپنی مطلوبہ جگہ سے آگے بڑھ آئے ہیں، چنانچہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے، خادم نے کہا کہ میں آپ سے کہنا بھول گیا تھا کہ پتھر کے نزدیک مچھلی دریا میں گم ہو گئی تھی، اور جس جگہ وہ گزری، وہاں طاق کا سا نشان بنایا تھا، غرض لوٹ کر جب اس جگہ پہنچے، تو ایک بزرگ کو دیکھا جو کپڑے اوڑھے ہوئے تھا، تو حضرت موسیٰ نے سلام کیا، بزرگ نے کہا کہ کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ آپ نے کہا میں موسیٰ

فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ اِذْهُمَا بِرَجُلٍ مُّسَجًّى
بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى قَالَ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ
السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِیْ
اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ
تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا
مُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ
اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ
عَلَّمَنِيْهِ اللّٰهُ لَاتَعْلَمُهٗ قَالَ بَلْ اَتَّبِعُكَ قَالَ فَاِنِ
اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ
فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمْ
فِیْ سَفِيْنَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُوْلُ بِغَيْرِ اَجْرٍ فَرَكِبَا
فِی السَّفِيْنَةِ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُوْرٌ عَلٰى حَرْفِ
السَّفِيْنَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ
لِمُوْسٰى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِیْ وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِیْ
عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ
مِنْقَارَهُ قَالَ فَلَمْ يَفْجَا مُوْسٰى اِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ
اِلٰى قَدُّوْمٍ فَخَرَقَ السَّفِيْنَةَ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى قَوْمٌ
حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ
فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الْاٰيَةَ فَانْطَلَقَا
اِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ
بِرَاْسِهٖ فَقَطَعَهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً
بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَبَوْا
اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
يَّنْقَضَّ فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى
اِنَّا دَخَلْنَا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ
يُطْعِمُوْنَا لَوْشِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِیْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَالَمْ
تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہوں‘ خضر نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا
جی ہاں‘ میں بنی اسرائیل کا موسیٰ ہوں‘ پھر حضرت موسیٰ نے کہا کیا
میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ تم مجھے اپنا علم سکھادو‘ حضرت
خضر نے کہا کہ اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو علم دیا ہے اسے
میں نہیں جان سکتا ہوں‘ اور مجھے جو علم دیا ہے اسے تم نہیں جان سکتے‘
حضرت موسیٰؑ نے کہا میں تو ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا آپ مجھے
ضرور علم سکھادیجئے‘ خضر نے کہا مگر میرے ساتھ تم اس شرط پر رہ
سکتے ہو کہ جو کچھ کرتا رہوں‘ تم ہرگز مت بولنا اور نہ پوچھنا‘ تاوقتیکہ
میں ہی تم کو نہ بتادوں‘ آخر حضرت موسیٰ اور خضر چل دیئے‘ ایک
دریا کے کنارے کنارے جارہے تھے کہ ایک کشتی ملی‘ ملاحوں نے
حضرت خضر کو پہچان لیا اور بلا کسی اجرت کے دونوں کو کشتی میں بٹھا
لیا‘ پھر ایک پرندہ آیا اور اس نے اپنی چونچ میں دریا سے پانی لیا‘ حضرت
خضر نے کہا اے موسیٰ اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے ہمارا اور تمہارا علم
ایسی ہی حیثیت رکھتا ہے جیسے پرندہ کے چونچ کا پانی‘ اس کے بعد خضر
نے ایک جگہ سے کشتی کے ایک تختہ کو توڑ ڈالا‘ حضرت موسیٰ کو بہت
تعجب ہوا اور خضر سے کہنے لگے کہ ان بے چاروں نے تو ہم کو بلا
اجرت کشتی میں بٹھایا ہے اور تم نے اس کو توڑ ڈالا ہے‘ یہ تو تم نے
سب کو غرق کرنے کا کام کیا ہے‘ اچھا نہیں کیا‘ خضر نے کہا کہ میں تو
پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے ہو‘ پھر آگے
بڑھے‘ یہاں تک کہ ایک لڑکے پر آئے جو لڑکوں سے کھیل رہا تھا‘
خضر نے اس کو پکڑ کر مار ڈالا‘ اور اس کے سر کو تن سے جدا کر دیا‘
حضرت موسیٰ نے کہا تم نے اس کو بلا قصور کیوں مار ڈالا؟ خضر نے کہا‘
دیکھو کہ میں نے تو تم سے کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ صبر نہیں کر سکو
گے‘ حضرت موسیٰ نے کہا خیر اب کی مرتبہ اگر میں پوچھوں تو آپ
مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیئے گا‘ پھر ایک گاؤں میں پہنچے‘ وہاں کے لوگوں
سے کھانا طلب کیا‘ مگر گاؤں والوں نے مہمانی سے انکار کر دیا‘ اس
گاؤں میں خضر نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے والی تھی‘ خضر نے اسے
اپنا ہاتھ لگا کر سیدھا کر دیا‘ حضرت موسیٰ نے کہا‘ آپ نے دیوار کو
سیدھا کر دیا‘ حالانکہ انہوں نے ہمیں کھانا بھی نہیں کھلایا‘ اگر آپ
چاہتے تو اس کی اجرت لیتے‘ خضر نے اس مرتبہ حضرت موسیٰ سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا.

فرمایا کہ بس اب تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ' کیونکہ تم میری باتوں پر صبر نہیں کر سکتے اور اب میں تم کو ان باتوں کی حقیقت بھی بتائے دیتا ہوں' اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا ہوتا کہ موسیٰ صبر کرتے تاکہ کچھ اور باتیں ظہور میں آتیں' سعید کہتے ہیں کہ ابن عباس اس طرح پڑھتے تھے و کان امامهم ملك یاخذ کل سفینة صالحة غضباء و اما العلام فکان کافر ا الخ۔

۷۵۶ بَاب قَوْلِهٖ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا .

باب ۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "کہد و! کیا میں تمہیں وہ لوگ بتادوں جو عمل کے اعتبار سے خسارہ اور گھاٹے میں رہتے ہیں۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبِيْ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا هُمُ الْحَرُوْرِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى اَمَّا الْيَهُوْدُ فَكَذَّبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا النَّصَارٰى فَكَفَرُوْا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوْا لَاطَعَامَ فِيْهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُوْرِيَّةُ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيْهِمُ الْفَاسِقِيْنَ .

۱۸۳۹۔ محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' عمر بن مرہ' مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ کیا جن لوگوں کا ذکر اس آیت میں' یعنی قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً الخ میں ہے' وہ حروریہ گاؤں کے لوگ ہیں(۱) آپ نے فرمایا نہیں' بلکہ وہ یہودی ہیں اور نصاری ہیں' کیونکہ یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کو جھٹلایا اور نصاری جنت کا یقین نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ وہاں تو کھانے پینے کی کوئی بھی چیز نہیں ہے' اور حروریہ وہ ہیں کہ جنہوں نے عہد شکنی کی تھی اور سعد ان کو فاسق کہتے تھے۔

۷۵۷ بَاب قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ الْاٰيَةَ .

باب ۷۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کو جھٹلایا اور اس کی ملاقات سے انکار کیا' پس ان کے تمام اعمال اکارت گئے۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَايَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّقَالَ اقْرَءُوْا فَلَانُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا وَّعَنْ يَّحْيٰى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهٗ

۱۸۴۰۔ محمد بن عبداللہ' سعید بن ابی مریم' مغیرہ' ابو الزناد' اعرج حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک بڑا موٹا تازہ آدمی آئے گا' مگر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر سے بھی زیادہ حقیر ہوگا' اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس آیت کا مطلب یہی ہے' فلانقیم لهم یوم القیمة وزنا الخ۔ یعنی ہم قیامت کے دن ان کے لئے وزن قائم نہ کریں گے اس حدیث کو یحییٰ مغیرہ سے وہ ابو الزناد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۱) یہ خارجیوں کا ایک گروہ ہے جو کہ کوفہ کے قریب ایک بستی حرورا کی طرف منسوب ہے۔

کٓھٰیٰعٓصٓ !

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ اَبۡصِرۡ بِهِمۡ وَاَسۡمِعۡ اللّٰهُ يَقُوۡلُهٗ وَهُمُ الۡيَوۡمَ لَايَسۡمَعُوۡنَ وَلَا يُبۡصِرُوۡنَ فِيۡ ضَلَالٍ مُّبِيۡنٍ يَّعۡنِيۡ قَوۡلَهٗ اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرِ الۡكُفَّارُ يَوۡمَئِذٍ اَسۡمَعُ شَيۡءٍ وَّاَبۡصَرُهٗ لَاَرۡجُمَنَّكَ لَاَشۡتُمَنَّكَ، وَرِءۡ يَا مَّنۡظَرًا وَّقَالَ اَبُوۡ وَآئِلٍ عَلِمَتۡ مَرۡيَمُ اَنَّ التَّقِيَّ ذُوۡنُهۡيَةٍ حَتّٰى قَالَتۡ اِنِّيۡ اَعُوۡذُبِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا، وَّقَالَ ابۡنُ عُيَيۡنَةَ تَؤُزُّهُمۡ اَزًّا تُزۡعِجُهُمۡ اِلَى الۡمَعَاصِيۡ اِزۡعَاجًا وَّقَالَ مُجَاهِدٌ اِدًّا عِوَجًا قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ وِرۡدًا عِطَاشًا اَثَاثًا مَّالًا اِدًّا قَوۡلًا عَظِيۡمًا رِكۡزًا صَوۡتًا غَيًّا خُسۡرَانًا بُكِيًّا جَمَاعَةُ بَاكٍ صَلِيًّا صَلِيَ يَصۡلٰى نَدِيًّا وَّالنَّادِيۡ مَجۡلِسًا .

سورہ مریم کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس کا بیان ہے کہ "ابصر بهم واسمع" کہ قیامت کے دن کافر خوب سنتے اور دیکھتے ہوں گے یہ وہ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں رسول اکرم اور خدا کی باتوں کو نہ سنا نہ سمجھا' بخاری نے بھی یہ خیال ظاہر کیا ہے "لارجمنك" کے معنی ہیں کہ میں تجھ پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دوں گا "ورِئیا" کے معنی منظراً کے ہیں یعنی دیکھنے میں' ابودائل کہتے ہیں کہ مریم جانتی تھی کہ جو پرہیزگار ہوتا ہے' وہی عقلمند ہوتا ہے' اسی وجہ سے انہوں نے کہا تھا "انی اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا" سفیان کہتے ہیں کہ "توزهم" کے معنی ہیں کہ شیطان ان کو گناہوں پر ابھارتا ہے' مجاہد کا بیان ہے کہ "اِدًا" کے معنی ٹیڑھا' یعنی غلط بات' ابن عباس کہتے ہیں کہ "وردا" کے معنی پیاسے "اثاثا" کے معنی مال "ادًا" بڑی بات "رکزًا" پست آواز "غیا" خسارہ "بکیا" باک کی جمع' رونے والے "صلیا" یصلی کا مصدر ہے' معنی ہیں آگ میں تپنا "ندیا" مجلس و محفل۔

۷۵۸ بَاب قَوۡلِهٖ وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ.

باب ۷۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "انہیں حسرت کے دن سے ڈرائیے"

۱۸۴۱۔حَدَّثَنَا عُمَرُ بۡنُ حَفۡصِ بۡنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيۡ حَدَّثَنَا الۡاَعۡمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوۡ صَالِحٍ عَنۡ اَبِيۡ سَعِيۡدِ الۡخُدۡرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُؤۡتٰى بِالۡمَوۡتِ كَهَيۡئَةِ كَبۡشٍ اَمۡلَحَ فَيُنَادِيۡ مُنَادٍ يَااَهۡلَ الۡجَنَّةِ فَيَشۡرَئِبُّوۡنَ وَيَنۡظُرُوۡنَ فَيَقُوۡلُ هَلۡ تَعۡرِفُوۡنَ هٰذَا فَيَقُوۡلُوۡنَ نَعَمۡ هٰذَا الۡمَوۡتُ وَكُلُّهُمۡ قَدۡ رَاٰهُ ثُمَّ يُنَادِيۡ يَا اَهۡلَ النَّارِ فَيَشۡرَئِبُّوۡنَ وَيَنۡظُرُوۡنَ فَيَقُوۡلُ هَلۡ تَعۡرِفُوۡنَ هٰذَا فَيَقُوۡلُوۡنَ نَعَمۡ هٰذَا الۡمَوۡتُ وَكُلُّهُمۡ قَدۡرَاٰهُ فَيُذۡبَحُ ثُمَّ يَقُوۡلُ يَا اَهۡلَ الۡجَنَّةِ خُلُوۡدٌ فَلَامَوۡتَ وَيَآ اَهۡلَ النَّارِ خُلُوۡدٌ فَلَا مَوۡتَ ثُمَّ قَرَاَ وَاَنۡذِرۡهُمۡ

۱۸۴۱۔ عمر بن حفص بن غیاث' غیاث' اعمش' ابو صالح' حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن موت کو مینڈھے کی شکل میں لایا جائیگا اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ دیکھو' کہ تم اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں' یہ موت ہے' اس کو سب نے اپنی اپنی موت کے وقت دیکھا تھا' اس کے بعد دوزخیوں سے کہا جائے گا' دیکھو! کیا تم اسے پہچانتے ہو' سب کہیں گے' ہاں یہ موت ہے' اس کو سب نے اپنی اپنی موت کے وقت دیکھا تھا اس کے بعد پھر اس کو ذبح کر دیا جائے گا اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ بے فکر ہو کر جنت میں رہو تم کو اب کبھی موت نہ آئے گی اور اسی طرح دوزخ والوں سے کہا جائے گا' پھر آنحضرت نے اس آیت کو تلاوت فرمایا و انذر هم يوم الحسرة الخ یعنی اے رسول

يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَّهٰؤُلَآءِ فِىْ غَفْلَةٍ اَهْلُ الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ .

آپ ان لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرایئے جس دن پچھتائیں گے 'جب کہ فیصلہ ہو جائے گا اور یہ لوگ پھر بھی غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے ہیں۔

۷۵۹ بَاب قَوْلِهٖ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ.

باب ۷۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں آسکتے۔

١٨٤٢۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ مَايَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَمِمَّا تَزُوْرُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا .

۱۸۴۲۔ ابو نعیم 'عمر بن ذر 'ذر 'سعید بن جبیر 'حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جبریل سے فرمایا کہ اے جبریل تم کو کس نے روکا ہے 'کہ تم جتنی مرتبہ میرے پاس آتے ہو' اس سے زیادہ مرتبہ آؤ' تو یہ آیت اتری کہ وما نتنزل الابامر ربك الخ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے حکم واجازت کے بغیر نہیں آیا کرتا ہوں۔ وہ جب حکم دیتا ہے اسی وقت آتا ہوں۔

٧٦٠ بَاب قَوْلِهٖ اَفَرَاَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا.

باب ۷۶۰۔ اللہ کا قول کہ کیا آپ نے دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے وہاں بھی مال واولاد ملے گا۔

١٨٤٣۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا قَالَ جِئْتُ الْعَاصِىَ بْنَ وَآئِلٍ السَّهْمِىَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِّىْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّىْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ لِىْ هُنَاكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَهٗ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِىُّ وَشُعْبَةُ وَحَفْصٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ .

۱۸۴۳۔ حمیدی 'سفیان 'اعمش 'ابی الضحیٰ 'مسروق 'حضرت خبابؓ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے کہا کہ میں عاص بن ابی وائل سہمی کے پاس آیا اور اس سے اپنی اجرت طلب کی 'اس نے کہا کہ جب تک تم محمد ﷺ کو نہیں چھوڑو گے میں تمہاری اجرت نہیں دونگا' میں نے کہا تو اگر مر کر بھی زندہ ہو جائے یعنی قیامت تک تب بھی کفر نہیں کروں گا 'اس نے کہا کیا میں مر کر پھر زندہ ہو کر اٹھوں گا؟ میں نے کہا ہاں! اس نے کہا تو پھر ٹھیک ہے 'وہاں تو میرے پاس مال واولاد سب ہی کچھ ہوگا تو پھر وہیں دے دوں گا' چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی 'اس حدیث کو ثوری 'شعبہ حفص 'ابو معاویہ 'وکیع 'اعمش سے روایت کرتے ہیں۔

٧٦١ بَاب قَوْلِهٖ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَالرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا .

باب ۷۶۱۔ اللہ کا قول کہ کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا 'یا اس نے اللہ سے کوئی عہد کرالیا ہے "عهدا" کے معنی مضبوط قرار ہے۔

١٨٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

۱۸۴۴۔ محمد بن کثیر 'سفیان 'اعمش 'ابوالضحیٰ 'مسروق 'حضرت خبابؓ

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ کُنْتُ قَیْنًا بِمَکَّۃَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَآئِلِ السَّھْمِیِّ سَیْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاہُ فَقَالَ لَا اُعْطِیْکَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا اَکْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یُمِیْتَکَ اللّٰہُ ثُمَّ یُحْیِیْکَ قَالَ اِذَا اَمَاتَنِیَ اللّٰہُ ثُمَّ بَعَثَنِیْ وَلِیْ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَالرَّحْمٰنِ عَھْدًا قَالَ مَوْثِقًا لَمْ یَقُلِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ سَیْفًا وَّلَا مَوْثِقًا.

سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں مکہ میں لوہے کا کام کیا کرتا تھا' میں نے عاص بن وائل کے لئے ایک تلوار بنائی' پھر ایک دن اس کے پاس پہنچا اور اجرت طلب کی' تو اس نے کہا کہ تم جب تک محمد ﷺ کو برا نہیں کہو گے' میں اجرت نہیں دوں گا' میں نے کہا کہ میں تو ان کے ساتھ کوئی گستاخی اس وقت تک بھی نہ کروں گا جب تک کہ اللہ تجھے مار کر بھی زندہ کر دے' عاص نے کہا کیا اللہ مارنے کے بعد بھی زندہ کرے گا؟ اور اگر کرے گا تو پھر میں وہاں بھی صاحب مال و عیال ہونگا اس وقت دے دونگا' چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی' اشجعی نے سفیان سے جو روایت کی ہے اس میں تلوار کا ذکر نہیں ہے۔

۷۶۲ بَاب قَوْلِہٖ کَلَّا سَنَکْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّلَہٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا.

باب ۷۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم لکھتے ہیں جو وہ کہتا ہے اور روز حساب اسے زیادہ عذاب دیں گے۔

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰی یُحَدِّثُ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ کُنْتُ قَیْنًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَکَانَ لِیْ دَیْنٌ عَلَی الْعَاصِ بْنِ وَآئِلٍ قَالَ فَاَتَاہُ یَتَقَاضَاہُ فَقَالَ لَا اُعْطِیْکَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَکْفُرُ حَتّٰی یُمِیْتَکَ اللّٰہُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَذَرْنِیْ حَتّٰی اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ فَسَوْفَ اُوْتٰی مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِیْکَ، فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا.

۱۸۴۵۔ بشر بن خالد' محمد بن جعفر' شعبہ' سلیمان' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت خبابؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں عہد جاہلیت میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا' عاص بن وائل پر میرے کچھ دام تھے' وہ لینے کیلئے میں اس کے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا کہ میں تیرا واجب الادا' اس وقت تک نہیں دے سکتا ہوں' جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہ کرے گا میں نے کہا' خدا کی قسم میں ان کے ساتھ یہ معاملہ اس وقت تک نہیں کر سکتا ہوں جب تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے مار کر دوبارہ زندہ نہ کرے' عاص نے کہا اچھی بات ہے جب مجھے دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔ تو میرے پاس مال ہو گا اس وقت میں تیرا مطالبہ پورا کردونگا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی افرأیت الذی کفر بایاتنا الخ۔

۷۶۳ بَاب قَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ وَنَرِثُہٗ مَا یَقُوْلُ وَیَاْتِیْنَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ ھَدًّا ھَدْمًا.

باب ۷۶۳۔ اللہ کا قول کہ لکھ لیتے ہیں ہم اس کو جو کہتا ہے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا' ابن عباس کہتے ہیں ہدا کے معنی گر جانا ڈھا کے سے اور ہدما کے معنی منہدم ہو کر گرنا۔

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا قَیْنًا وَّکَانَ لِیْ عَلَی

۱۸۴۶۔ یحییٰ' وکیع' اعمش' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت خبابؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا' عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض آتا تھا' میں وہ لینے کے لئے اس کے

الْعَاصِ بْنِ وَآئِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِيْ لَا اَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ اَكْفُرَ بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ لَمَبْعُوْثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ؟ فَسَوْفَ اَقْضِيْكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّلَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا.

پاس گیا تو اس نے کہا کہ اے خبابؓ جب تم محمد (ﷺ) سے نہیں پھرو گے، میں ادا نہیں کروں گا میں نے کہا میں یہ ہرگز کبھی نہیں کروں گا، اگرچہ تو مر کر دوبارہ بھی زندہ ہو جائے، اس نے جواب دیا، اچھی بات ہے میں مر کر اپنے مال اور اولاد کی طرف لوٹوں گا، اس وقت پورا کروں گا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، افریت الذی الخ یعنی کیا آپ نے دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہا کہ میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا کیا اسے غیب پر اطلاع ہے یا رحمٰن سے پختہ عہد لیا ہے؟ آخر تک۔

سُوْرَةُ طٰهٰ

سورہ طٰہٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَّالضَّحَّاكُ بِالنَّبَطِيَّةِ طٰهٰ يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَالَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْفِيْهِ تَمْتَمَةٌ اَوْ فَاْفَاةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ اَزْرِيْ ظَهْرِيْ فَيُسْحِتَكُمْ يُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى تَانِيْثُ الْاَمْثَلِ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ، فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةً لِكَسْرَةِ الْخَآءِ فِيْ جُذُوْعِ اَيْ عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهٗ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهٗ لَنُذْرِيَنَّهٗ قَاعًا يَعْلُوْهُ الْمَآءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوْا مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا فَاَلْقَيْتُهَا اَلْقٰى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَهٗ اَخْطَاَ الرَّبَّ لَا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا الْعِجْلُ هَمْسًا حِسُّ الْاَقْدَامِ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى عَنْ حُجَّتِيْ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا فِي الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ بِقَبَسٍ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ وَكَانُوْا شَاتِيْنَ فَقَالَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يُّهْدِي الطَّرِيْقَ اٰتِكُمْ بِنَارٍ تُوْقِدُوْنَ وَقَالَ ابْنُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن زبیر اور ضحاک کہتے ہیں کہ حبشی زبان میں "طٰه" کا مطلب ہے کہ او مرد یا اے آدمی "عقدہ" کے معنی گرہ کے ہیں، یعنی جس کی زبان سے صحیح الفاظ نہ نکل سکے "القی" اس نے ڈالا "ازری" کے معنی میری پیٹھ "فیسحتکم" کے معنی ہلاک کر دے گا تم کو؟ "المثلی" یہ مثل کا مونث ہے معنی ہیں بہتر بات، اچھی بات "ثم ائتوا صفا" صفا بنا کر آؤ یعنی نماز کے وقت صف میں آؤ، کھڑے ہو "فاوجس" کے معنی سہم گیا "خیفه" اصل میں خوفاً تھا واو کو یاء سے بدل لیا، فی جذوع النخل کھجور کی شاخوں پر یہاں فی علی کے معنی میں ہے "خطبك" تیرا کیا حال ہے، تیرا معاملہ کیا ہے "مساس" چھونا یہ مصدر ہے "ننسفنه اڑادیں گے ہم اس کو بکھیر دیں گے ہم اس کو "قاعا" وہ زمین جس کے اوپر پانی آ جائے، صفصف، ہموار زمین کو کہتے ہیں، مجاہد کا بیان ہے کہ "زینة القوم" سے مراد قومی بنی اسرائیل کی زیبائش اوزار" کے معنی بوجھ "نقذفها" کے معنی ہیں، میں نے اس کو ڈال دیا یا پھینک دیا "فالقيتها" میں نے اسے ڈال دیا "فنسی" بھول گیا وہ "لایرجع الیهم قولا" یعنی وہ ان کے قول کا جواب بھی نہیں دیتا "همسا" پاؤں کی آہٹ "حشرتنی اعمیٰ" یعنی مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا، دنیا میں تو مجھے روشنی معلوم ہوتی تھی، ابن عباس کہتے ہیں کہ "بقبس" کے معنی

عُيَيْنَةَ اَمْثَلُهُمْ اَعْدَلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَضْمًا لَا يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ عِوَجًا وَّادِيًا اَمْتًارَابِيَةً سِيْرَتَهَا حَالَتَهَا الْاُوْلٰى النُّهٰى التُّقٰى ضَنْكًا الشِّقَاءَ هَوٰى شَقِيَ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ طُوًى اسْمُ الْوَادِيْ بِمَلْكِنَا بِاَمْرِنَا مَكَانًا سُوًى مُّنْصَفٌ بَيْنَهُمْ يَبَسًا يَّابِسًا عَلٰى قَدَرٍ مَّوْعِدٌ لَا تَنِيَا تَضْعُفَا .

ہیں' موسیٰ علیہ السلام راستہ بھول گئے' سردی کا زور تھا کہنے لگے اگر کوئی راستہ بتانے والا ملا تو خیر ورنہ تھوڑی سی آگ ہی لے آؤنگا' ابن عینیہ کہتے ہیں کہ "مثلھم" سے مراد سمجھدار آدمی ہے' ابن عباس کہتے ہیں کہ "ھضما" سے مراد ہے کہ اس پر زیادتی نہیں ہوگی اس کا ثواب کم نہ کیا جائے گا "عوجا" کے معنی کجی "امتا" کے معنی بلندی "سیرت" حالت "النھی" عقل "التقی" بچنا' پرہیزگاری "ضنکا" "بدبختی" "ھوی" "گرا" "شقی" ایذا میں پڑا ؟ مقدس" پاک "طوی" وادی' "بملکنا" اپنے اختیار سے نکالنا سوی' ہموار جگہ 'یبسا" خشک "علی قدر" اندازہ پر "موعد" وقت کے مطابق لانا لا تنیا سستی مت کرو' ضعیف مت ہو۔

٧٦٤ بَاب قَوْلِهٖ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ .

باب ۷۶۴۔ اللہ کا قول کہ "اے موسیٰ میں نے تجھے اپنے لئے بنایا ہے

١٨٤٧ ۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقٰى اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى لِاٰدَمَ اَنْتَ الَّذِيْ اَشْقَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهٖ وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرٰةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَّهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسَى الْيَمُّ الْبَحْرُ.

۱۸۴۷۔ صلت بن محمد' مہدی بن میمون' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ میں ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ کیا تم وہی آدم ہو جنہوں نے سب لوگوں کو محنت میں ڈالا؟ اور جنت سے باہر نکلوایا' حضرت آدم نے فرمایا' کیا تم وہی موسیٰ ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عطا فرمائی' اپنے لئے خاص کیا اور پھر تم پر تورات نازل فرمائی؟ موسیٰ نے جواب دیا جی ہاں! آدم نے کہا تم نے میرے حالات تورات میں پڑھے ہونگے' جواب دیا ہاں! آدم نے کہا کہ کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ یہ غلطی میری پیدائش سے قبل لکھ دی گئی تھی؟ موسیٰ بولے ہاں' حضورؐ نے فرمایا کہ آدم موسیٰ پر غالب آئے "یم" کے معنی سمندر یا دریا۔

٧٦٥ بَاب قَوْلِهٖ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا

باب ۷۶۵۔ اللہ کا قول کہ ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ تم ہمارے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ پھر ان کیلئے دریا میں خشک راستہ بنا دو اور کوئی خوف و اندیشہ مت کرو' فرعون نے اپنے لشکر سمیت انکا پیچھا کیا' پھر انہیں دریا کی لہروں نے ڈھانک لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر کے ہدایت سے

هٰذَا .

۱۸۴۸ ۔ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَالْیَهُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ ظَهَرَ فِیْهِ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْهُمْ فَصُوْمُوْهُ.

۷۶۶ بَاب قَوْلِهٖ فَلَا یُخْرِجَنَّکُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰی .

۱۸۴۹ ۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ یَّحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَآجَّ مُوْسٰی اٰدَمَ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ الَّذِیْ اَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَاَشْقَیْتَهُمْ قَالَ قَالَ اٰدَمُ یَامُوْسٰی اَنْتَ الَّذِیْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِکَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰے اَمْرٍ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ اَوْقَدَّرَهٗ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی

ہٹالیا۔

۱۸۴۸۔ یعقوب بن ابراہیم' روح' شعبہ' ابوبشر' سعید بن جبیر حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جس وقت ہجرت کے بعد مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے اس کی وجہ پوچھی' تو کہنے لگے کہ یہ وہ دن ہے جب کہ حضرت موسیٰ نے فرعون پر غلبہ پایا تھا' آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کے غالب آنے کی ہم کو زیادہ خوشی کرنی چاہئے لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ بھی روزہ رکھیں۔

باب ۷۶۶۔ اللہ کا قول کہ کہیں شیطان تم کو جنت سے نہ نکلوا دے۔

۱۸۴۹۔ قتیبہ' ایوب بن نجار' یحییٰ بن ابی کثیر' ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا تم وہی آدم نہیں ہو جنہوں نے سب لوگوں کو پریشانی میں ڈالا اور جنت سے نکلوادیا؟ تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ سے کہا کیا تم وہی موسیٰ نہیں ہو' جن کو خدا نے اپنی رسالت اور اپنی کلام کے لئے پسند فرمایا؟ تو کیا تم مجھ پر ایک ایسی چیز کا الزام عائد کرتے ہو جسے خدا نے پہلے سے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا' آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ آدم موسیٰ پر اپنی تقدیر سے غالب آگئے۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِیَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۸۵۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَالْکَهْفُ وَمَرْیَمُ وَطٰهٰ وَالْاَنْبِیَآءُ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِیْ وَقَالَ قَتَادَةُ

سورہ انبیاء کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۸۵۰۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' ابواسحاق' عبدالرحمٰن بن یزید عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل' کہف' مریم' طٰہٰ اور انبیاء یہ اگلی سورتیں ہیں جو کہ مکہ میں نازل ہوئی تھیں' اور بہت ہی اچھی اور فصیح ہیں' میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں' قتادہ کہتے ہیں کہ "جذاذا" کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کے

جُذٰاذًا قَطَّعَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ فِيْ فَلَكٍ مِثْلُ فِلْكَةِ الْمِغْزَلِ يَسْبَحُوْنَ يَدُوْرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ نَفَشَتْ رَعَتْ يُصْحَبُوْنَ، يُمْنَعُوْنَ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً قَالَ دِيْنُكُمْ دِيْنٌ وَّاحِدٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ، حَصَبُ، حَطَبُ بِالْحَبَشِيَّةِ، وَقَالَ غَيْرُهُ اَحَسُّوْا تَوَقَّعُوْهُ مِنْ اَحْسَسْتُ خَامِدِيْنَ هَامِدِيْنَ حَصِيْدٌ مُسْتَاْصِلٌ يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ لَايَسْتَحْسِرُوْنَ لَايَعْيُوْنَ وَمِنْهُ حَسِيْرٌ وَّحَسَرْتُ بَعِيْرِيْ عَمِيْقٌ بَعِيْدٌ نُكِسُوْا رُدُّوْا صَنْعَةَ لَبُوْسٍ الدُّرُوْعَ تَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ اخْتَلَفُوْا الْحَسِيْسُ وَالْحِسُّ وَالْجَرْسُ وَالْهَمْسُ وَاحِدٌ وَّهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيِّ اٰذَنَّاكَ اَعْلَمْنَاكَ اٰذَنْتُكُمْ اِذَا اَعْلَمْتَهُ فَاَنْتَ وَهُوَ عَلٰى سَوَآءٍ لَمْ تَغْدِرْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ تُفْهَمُوْنَ ارْتَضٰى رَضِيَ التَّمَاثِيْلُ الْاَصْنَامُ السِّجِلُّ الصَّحِيْفَةُ.

ہیں، حسن بصری کہتے ہیں کہ "کل فی فلك" ہر ایک تارہ ایک آسمان میں گھومتا ہے، جس طرح چرخہ گھومتا ہے، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نفشت کے معنی ہیں چر گئیں "یصحبون" ہٹائے جائیں گے یا روکے جائیں گے "امتکم" کے معنی تمہارا دین مذہب، عکرمہ کہتے ہیں کہ "حصب" کے معنی ہیں، جلانے کی لکڑیاں دوسرے کہتے ہیں کہ "احسوا" کے معنی توقع پائی، یہ "احسست" سے بنا ہے یعنی آہٹ پائی "خامدین" بجھے ہوئے "حصید" جڑ سے کاٹی ہوئی، یہ مفرد تثنیہ، جمع سب پر بولا جاتا ہے "لایَسْتَحْسِرُوْنَ" اکتاتے نہیں، "حسیر" اسی سے نکلا ہے، جیسے "حسرت بعیری" میں اونٹ کو تھکا دیا، "عمیق" دراز دور نکسوا" الٹے کئے گئے، صنعة لبوس" تمہارے لباس کی صنعت تقطعوا امرھم، اپنے کام کو کاٹ دیا، حسیس، حس، جرس اور ھمس" سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی پست آواز، اذناك" آگاہ کیا تجھ کو "اذنتکم" میں نے تمہیں خبر دی "علی سواء" برابری پر مجاہد کہتے ہیں کہ "لعلکم تسئلون" کے معنی ہیں کہ شاید تم سمجھو "ارتضیٰ" راضی ہوا "تماثیل" کے معنی صورتیں سجل پلندہ "صحیفہ" کتاب کتابچہ۔

۷۶۷ بَاب قَوْلِهٖ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ .

باب ۷۶۷۔ اللہ کا قول کہ جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ شَيْخٌ مِّنَ النَّخَعِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ اَلَا اِنَّهٗ يُجَآءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ اِلٰى قَوْلِهٖ شَهِيْدٌ فَيُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَآءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

۱۸۵۱۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، مغیرہ بن نعمان شیخ نخع، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تم اللہ کے سامنے اس طرح ننگے جسم جمع ہوں گے جس طرح تم پیدائش کے وقت ننگے تھے، پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائیگا، خبردار ہو جاؤ، میری امت کے چند لوگ پکڑ کر لائے جائیں گے، فرشتے ان کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے، میں کہوں گا۔ پروردگار! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں، رب فرمائے گا، انہوں نے تمہاری وفات کے بعد طرح طرح کی نئی نئی باتیں نکالی تھیں، اس وقت میں وہی عرض کروں گا جو کہ اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ جب تک میں ان میں تھا ان کا نگران تھا، مگر میرے بعد تو ہی ان کا گواہ ہے ارشاد ہوگا کہ اے محمدؐ جب تم ان سے جدا ہوئے تو یہ ایڑیوں کے بل پھر گئے۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ الْمُخْبِتِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ اِذَا حَدَّثَ اَلْقَى الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ اٰيَاتِهٖ وَيُقَالُ اُمْنِيَّتِهٖ قِرَآءَ اِلَّا اَمَانِيَّ يَقْرَءُوْنَ وَلَا يَكْتُبُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّشِيْدٌ بِالْقِصَّةِ وَقَالَ غَيْرُهٗ يَسْطُوْنَ يَفْرُطُوْنَ مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُوْنَ يَبْطُشُوْنَ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ اُلْهِمُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ اِلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تَشْغَلُ.

سورہ حج کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ "مُخْبِتِيْنَ" عاجزی کرنے والے' اللہ پر بھروسہ کرنے والے ابن عباس کہتے ہیں کہ "امنیتہ" یعنی جب پیغمبر کوئی کلام کرتا ہے تو شیطان اس کی بات میں اپنی آواز ملا کر کچھ باتیں کرتا ہے' پھر اللہ شیطان کی بات مٹا دیتا ہے اور نبی کی بات محکم رکھتا ہے' بعض کہتے ہیں کہ "امنیتہ" سے نبی کی قرات مراد ہے الا امانی یعنی پڑھتے ہیں لکھتے نہیں' مجاہد کہتے ہیں کہ "مشید" چونے سے مضبوط کیا دوسرے کہتے ہیں کہ "یسطون" کے معنی زیادتی کرتے ہیں' بعض کہتے ہیں "کہ اس کے معنی سخت پکڑتے ہیں" "وھدوا الی الطیب من القول" دل میں اچھی بات ڈالی گئی' ابن عباس کہتے ہیں کہ "بِسَبَبٍ" کے معنی رسی کے ہیں' جو چھت سے لگی "تذھل" کے معنی مشغول ہو جائے غافل ہو جائے۔

۷٦۸ بَاب قَوْلِهٖ وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى.

باب ۷٦۸۔ اللہ کا قول کہ روز محشر وہ تم کو اس طرح نظر آئیں گے۔ جیسے مدہوش اور نشہ میں بدمست ہیں۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا اٰدَمُ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادِيْ بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا اِلَى النَّارِ قَالَ يَارَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ اُرَاهُ قَالَ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَحِيْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيْبُ الْوَلِيْدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى تَغَيَّرَتْ وُجُوْهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً

۱۸۵۲۔ عمر بن حفص' حفص' اعمش' ابو صالح' حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدم کو بلائے گا وہ لبیك ربنا و سعدیك کہتے ہوئے آئیں گے' خدا کے حکم سے فرشتہ پکاریگا کہ اے آدم اپنی اولاد میں سے دوزخ کیلئے لاؤ' حضرت آدم کہیں گے کتنے آدمی لاؤں؟ فرشتہ کہے گا' ہزار میں سے نو سو ننانوے لاؤ یہ وقت ایسا ہو گا کہ حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے' جوان بوڑھے ہو جائیں گے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وتری الناس سکاری وماھم بسکری ولکن عذاب الله شدید آنحضرت ﷺ سے یہ بات سن کر صحابہ کے چہرے خوف سے زرد ہو گئے' آنحضرت ﷺ نے ان کی تسکین کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کیوں اس قدر ڈرتے ہو یہ مقدار تو یاجوج ماجوج کے آدمیوں کی ہو گی' اور ہزار میں سے ایک تم میں سے ہو گا' جیسے سفید بیل کے پہلو میں ایک سیاہ

وَّتِسْعِيْنَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ اَنْتُمْ فِى النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِىْ جَنْبِ الثَّوْرِ الْاَبْيَضِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِىْ جَنْبِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ وَاِنِّىْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا رُبْعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَقَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَّعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ سَكْرٰى وَمَا هُمْ بِسَكْرٰى.

بال ہوتا ہے یا سیاہ بیل میں ایک سفید بال ہوتا ہے اور مجھ کو امید ہے کہ تم سارے بہشتیوں میں چوتھائی حصہ ہو گے اور باقی تین حصوں میں دوسری تمام امتیں ہو نگی یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم تہائی حصہ ہو نگے ہم نے پھر تکبیر بلند کی آپ نے فرمایا نہیں تم نصف ہوں گے ہم نے پھر تکبیر کہی ابو اسامہ اعمش سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ یہ مشہور روایت ہے کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکال لو تو یہ حفص کی روایت کے مطابق ہو جاتی ہے ابو معاویہ کی روایت میں سکری مفرد آیا ہے اور قرآن میں بسکاری ہے اور یہی حمزہ اور کسائی کی قرآت ہے۔

٧٦٩ بَاب قَوْلِهٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ شَكٍّ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ اَتْرَفْنَا هُمْ وَسَّعْنَاهُمْ.

باب ۷۶۹۔ اللہ کا قول کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی عبادت حالت تذبذب میں کیا کرتے ہیں اس طرح کہ اگر انہیں کچھ نفع ہو تو مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر کچھ نقصان ہو تو دین سے پھر جاتے ہیں انہیں دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان ہے "اترفنا هم" ہم نے ان کی روزی زیادہ کی ہے۔

١٨٥٣ـ حَدَّثَنِىْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِيْنَةَ فَاِنْ وَّلَدَتْ امْرَاَتُهٗ غُلَامًا وَّنُتِجَتْ خَيْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِيْنٌ صَالِحٌ وَّاِنْ لَّمْ تَلِدِ امْرَاَتُهٗ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِيْنُ سُوْءٍ.

۱۸۵۳۔ ابراہیم بن حارث یحیٰ بن ابو بکر اسرائیل ابو حصین سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص مدینہ میں رہتا تھا اور وہ ایسا تھا کہ اگر اس کی بیوی کے لڑکا پیدا ہوتا اور اس کے جانور نر جنتے تو یہ کہتا کہ اسلام بہت اچھا مذہب ہے اور اگر اس کے برعکس ہوتا تو کہتا کہ یہ دین بہت ہی خراب اور منحوس ہے کہ میرے ہاں مادہ پیدا ہوتے ہیں اور یہی شان نزول ہے مذکورہ بالا آیت کا۔

٧٧٠ بَاب قَوْلِهٖ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِىْ رَبِّهِمْ.

باب ۷۷۰۔ اللہ کا قول کا یہ دو گروہ ہیں جو اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

١٨٥٤ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُقْسِمُ فِيْهَا اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِىْ

۱۸۵۴۔ حجاج بن منہال ھشیم ابو ہاشم ابو مجلز قیس بن عباد حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے قسم کھا کر بیان کیا کہ یہ آیت ھذان خصمان اختصمو افی ربھم الخ حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ اور ان کے مقابل شیبہ و ولید کے متعلق جنگ بدر کے

رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِيْ حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوْا فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ رَّوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ وَّقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَوْلَهُ

دن اس وقت نازل ہوئی' جب کہ یہ جنگ کے لئے جا رہے تھے' اس حدیث کو سفیان ثوری نے ابو ہاشم سے اور عثمان نے جریر سے اور وہ منصور سے' اور وہ ابو ہاشم سے اور وہ ابو مجلز سے روایت کرتے ہیں۔

١٨٥٥۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَيْسٌ وَّفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ بَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ .

۱۸۵۵۔ حجاج بن منہال' معتمر بن سلیمان' ان کے والد' ابو مجلز' قیس بن عباد حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں' قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم اپنے لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے' جو بدر کے دن لڑائی کے لئے میدان میں نکلے تھے' یعنی حضرت علیؓ' حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہؓ مسلمانوں کی طرف سے اور کافروں کی طرف سے عتبہ' شیبہ اور ولید نکلے تھے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

سورہ مومنون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَآئِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَّهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَآئِفِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيْدٌ فَاسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَنَاكِبُوْنَ الْعَادِلُوْنَ كَالِحُوْنَ عَابِسُوْنَ مِنْ سُلٰلَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلٰلَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُوْنُ وَاحِدٌ وَالْغُثَاءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَآءِ وَمَا لَايُنْتَفَعُ بِهٖ يَجْاَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْاَرُ الْبَقَرَةُ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلٰى عَقِبَيْهِ سَامِرًا مِّنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسْحَرُوْنَ تَعْمُوْنَ مِنَ السِّحْرِ.

ابن عتیبہ کا بیان ہے کہ "طرائق" سے سات آسمان مراد ہیں "دلھا سابقون" کے معنی ہیں کہ پیش پیش ہوتے ہیں " دجلہ" ڈرنے والے' حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ " ھیھات ھیھات" کا مطلب ہے دور ہے' دور ہے فاسئل العادین گنتی کرنے والوں سے پوچھو' "لناکبون" سیدھے راستہ سے مڑ جانے والے "کالحون" ترش رو لوگ' بعض کہتے ہیں "سلالہ" کے معنی بچہ اور نطفہ "جنتہ" اور جنون "دیوانگی' پاگل پن' غثا" جھاگ' یا پھین' جس سے نفع نہ اٹھایا جائے " یجارون" آواز بلند کرینگے' جیسے گائے کی وہ آواز جو تکلیف کے وقت نکلتی ہے علی اعقابکم' ایڑیوں کے بل لوٹ گئے' عربوں کا مقولہ ہے " رجع علی عقبیہ ' پیٹھ پھیر کر چل دیا" سامرا" قصہ گو' فسانہ گو' یہ " سمر" کی جمع ہے " تسحرون" جادو سے اندھے ہو رہے ہو۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ اَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهِ الضِّيَآءُ مُذْعِنِيْنَ يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِیْ مُذْعِنٌ اَشْتَاتًا وَّشَتّٰى وَشِتَاتٌ وَّشَتٌّ وَّاحِدٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ سُمِّیَ الْقُرْاٰنُ بِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ السُّوْرَةُ لِاَنَّهَا مَقْطُوْعَةٌ مِّنَ الْاُخْرٰى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ سُمِّیَ قُرْاٰنًا وَّقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِیُّ الْمِشْكَاةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبْشَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ تَاْلِيْفَ بَعْضِهٖ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ فَاِذَا جَمَعْنَاهُ وَاَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ اَیْ مَاجُمِعَ فِيْهِ فَاعْمَلْ بِمَا اَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللّٰهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهٖ قُرْاٰنٌ اَیْ تَاْلِيْفٌ وَسُمِّیَ الْفُرْقَانَ لِاَنَّهٗ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ لِلْمَرْاَةِ مَاقَرَاَتْ بِسَلًا قَطُّ اَیْ لَمْ تَجْمَعْ فِیْ بَطْنِهَا وَلَدًا وَّقَالَ فَرَّضْنَاهَا اَنْزَلْنَا فِيْهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَّمَنْ قَرَاَ فَرَضْنَاهَا يَقُوْلُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ اَوِالطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا لَمْ يَدْرُوْا لِمَا بِهِمْ مِّنَ الصِّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ اُولِی الْاِرْبَةِ مَنْ لَّيْسَ لَهٗ اَرَبٌ وَقَالَ طَاؤُسٌ هُوَا لْاَحْمَقُ الَّذِیْ لَا حَاجَةَ لَهٗ فِی النِّسَآءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَايُهِمُّهٗ اِلَّا بَطْنُهٗ وَلَا يَخَافُ عَلَى النِّسَآءِ .

سورہ نور کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"یخرج من خلاله ' بادل کے پردوں کے بیچ سے نکلتا ہے" سنا برقه اس کی بجلی کی روشنی "مذعنين" عاجزی کرنے والا' یہ مذعن کی جمع ہے "اشتاتاً' شتی ' شتات ' شت" سب کے ایک ہی معنی ہیں' ابن عباس کہتے ہیں کہ "سورة انزلنها" کے معنی بیان کیا ہم نے اس کو اور دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ سورتوں کے مجموعہ کو قرآن اور سورت کو سورت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دوسرے سے الگ ہے اور جو ملے ہوئے ہیں' اس کو قرآن کہتے ہیں' سعد بن عیاض ثمالی کا بیان ہے کہ اس کو ابن شانے وصل کیا ہے" مشكاة" چراغ رکھنے کا طاق یہ حبشی زبان کا لفظ ہے" ان علينا جمعه و قرانه" بیشک ہمارے ذمہ قرآن کا پڑھوا دینا ہے" تالیف اکٹھا کرنا " واذا قراناه فاتبع قرانه" جب ہم پڑھ چکیں تو آپ اس کی پیروی کریں "قراناه" کے معنی ہم اس کو پڑھوا چکیں "الفناه" اکٹھا کریں اس کو' اور قرآن کو فرقان بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ حق و باطل کو علیحدہ علیحدہ کرتا ہے اور اہل عرب عورت کیلئے کہتے ہیں کہ ماقرات بسلاقط یعنی اس نے اپنے شکم میں بچہ کبھی نہیں رکھا ہے' اور جو "فرضنها" تشدید سے پڑھتے ہیں' تو اس کے معنی یہ ہونگے کے ہم نے مختلف فرائض اتارے اور جو "فرضناها" بلا تشدید پڑھتے ہیں تو معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے تم پر اور روز قیامت تک آنے والوں پر فرض کیا مجاہد کہتے ہیں کہ "اوالطفل الذين لم يظهر واعلى عورات النساء" سے مراد وہ بچے ہیں جو ابھی عورتوں کی پردے کی باتوں سے آگاہ نہیں ہوئے۔ شعبی کہتے ہیں اس سے وہ شخص مراد ہے جس میں قوت مردی نہ ہو' اور طاؤس کہتے کہ اس سے وہ احمق مراد ہے جو عورتوں سے بے پرواہ ہو۔ یعنی خیال نہ ہو۔ مجاہد کا بیان ہے کہ " اولی الاربة" اسے کہتے ہیں کہ جو کھانے پینے کے سوا کچھ غرض نہ رکھے اور یہ ڈر نہ ہو کہ عورتوں کو ہاتھ لگائیگا۔

۷۷۱ بَاب قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

باب ۷۷۱۔ اللہ کا قول کہ جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ.

لگائیں مگر ان کے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو' تو ان میں سے ایک کی گواہی یہ ہونی چاہئے کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ یہ کہدے کہ میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔(۱)

۱۸۵۶ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَّكَانَ سَيِّدَ بَنِيْ عِجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ رَجُلٍ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلَ فَسَاَلَهٗ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَآئِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ

۱۸۵۶۔ اسحاق' محمد بن یوسف' اوزاعی' زہری' حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عویمر بن حارث عاصم بن عدی کے پاس آیا جو کہ بنی عجلان کا سردار تھا اور کہنے لگا کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ ایک شخص کسی دوسرے آدمی کو اپنی بیوی سے زنا کرتے ہوئے دیکھے' اگر اسے قتل کرتا ہے تو تم اسے قصاص میں قتل کر دو گے' تو پھر کیا کرے' یہ بات تم آنحضرت ﷺ سے دریافت کرو' عاصم آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور دریافت کیا تو آنحضرت ﷺ نے ایسے مسائل دریافت کرنے کو ناپسند فرمایا' عاصم نے جا کر عویمر سے بیان کر دیا' مگر عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں ہرگز باز نہیں آسکتا جب تک کہ اس مسئلہ کو آنحضرت ﷺ سے پوچھ نہ لوں' پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اگر ایک شخص اپنی بیوی سے دوسرے آدمی کو زنا کرتے دیکھے تو کیا کرے' اگر وہ اسے قتل کرتا ہے تو تم اسے قصاص میں قتل کر دو گے' آخر کیا کرے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیویوں کے حق میں قرآن کی آیت نازل فرمائی ہے اور لعان کا حکم دیا ہے' تو عویمر نے آنحضرت ﷺ کے حکم سے بیوی سے لعان کر لیا' پھر آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر اب میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں تو گویا اس پر ظلم کرتا ہوں' اس لئے

(۱) اگر شوہر اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ زنا میں مبتلا دیکھ لے تو ظاہر ہے کہ وہ دوسروں کو دکھانا پسند نہیں کرے گا، ادھر شریعت میں زنا کے احکام بہت سخت ہیں اسکی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے جتنا ثبوت کا باہم پہنچانا۔ زنا کی شرعی سزا اس وقت دی جاسکتی ہے جب چار سچے اور عادل گواہ عین حالت زنا میں مرد و عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی صاف لفظوں میں گواہی دیں، اگر کسی نے کسی پر زنا کا الزام لگایا اور اسلامی قانون کے مطابق گواہ مہیا نہ کر سکا تو اسکی بھی سزا بہت شدید ہے۔ اب اگر ایک غیرت مند شوہر اپنی بیوی کو اس عظیم گناہ میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کیلئے دہری مصیبت ہے، ظاہر ہے کہ نہ تو وہ یہ گوارہ کرے گا کہ چار گواہوں کو لا کر دکھائے، اور اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے تو حد قذف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور خاموش رہتا ہے تو یہ بھی اس کیلئے ناقابل برداشت ہے۔ ایسی ہی صورتحال حضور اکرمؐ کے زمانے میں پیش آگئی تھی تو قرآن کریم نے اس مشکل کا حل بتانے کیلئے لعان کا حکم نازل فرمایا۔

بِمَاسَمَّى اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ فَلَاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِّمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا فَاِنْ جَآئَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاِلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَآءَ تْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَآءَ تْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ بِهٖ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ.

اسے طلاق دے دی' اس کے بعد مرد اور عورت میں یہی طریقہ جاری ہو گیا' پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس بات کا خیال رکھو اور دیکھو کہ اس عورت کے بچہ کس شکل کا پیدا ہوتا ہے' اگر سانولے رگ' کالی آنکھ' اور بھاری پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو میں جان لوں گا کہ عویمر کا خیال بیوی کے متعلق ٹھیک تھا' اور سرخ رنگ والا جیسا کہ عویمر کا رنگ ہے پیدا ہوا تو میں جانوں گا کہ عویمر نے بیوی پر جھوٹی تہمت لگائی ہے' آخر جب عورت کے بچہ پیدا ہوا اور دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ کالی آنکھ والا' سانولے رنگ اور بڑے سرین والا ہے' لہٰذا بچے کو ماں کی نسبت سے منسوب کیا گیا۔

۷۷۲ بَاب قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ .

باب ۷۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ پانچویں مرتبہ تہمت لگانے والا یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا رَاٰى مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمَا مَاذُكِرَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِيَ فِيْكَ وَفِي امْرَاَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَاَنْكَرَحَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيْرَاثِ اَنْ يَّرِثَهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا .

۱۸۵۷۔ سلیمان بن داؤد' ابو ربیع' فلیح' زہری' سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ یہ بتائیے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی دوسرے سے زنا کرتے ہوئے دیکھے اور وہ اسے مار ڈالے تو تم لوگ اسے قتل کر دو گے' یا اگر وہ نہ مارے تو پھر کیا کرے؟ اس وقت خدا کی طرف سے ان کے متعلق ملاعنہ کی آیت نازل فرمائی گئی اس وقت آنحضرت ﷺ نے عویمر سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے معاملہ میں لعنت بھیجنے کا حکم نازل فرمایا ہے' چنانچہ عویمر نے آنحضرت کے سامنے ملاعنہ کیا اور میں بھی اس وقت موجود تھا مگر پھر عویمر نے کہا کہ اس سے میری تسلی نہیں ہوئی' آپ نے طلاق کا حکم دیا' عورت اس وقت حاملہ تھی' عویمر نے کہا یہ میرا نطفہ نہیں' آخر لڑکا پیدا ہوا تو لوگوں نے اس کو ماں کی طرف منسوب کر دیا اس کے بعد میراث میں بیٹا ماں کا وارث ہو گا اور ماں بیٹا کی اور اسے اتنا حصہ ملے گا جو کتاب اللہ میں موجود ہے۔

۷۷۳ بَاب قَوْلِهٖ وَيَدْرَاُ عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ

باب ۷۷۳۔ اللہ کا قول کہ ملزمہ سے اس طرح سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ کہدے کہ اس کا

الْكَاذِبِيْنَ .

شوہر کاذب ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

۱۸۵۸ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ اَوْحَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَّنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَّالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَايُبَرِّئُ ظَهْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَجَآءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَآئِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَآئَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاِلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَجَآءَ تْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَامَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِیْ وَلَهَاشَانٌ .

۱۸۵۸۔ محمد بن بشار' ابن ابی عدی' ہشام بن حسان' عکرمہ' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء سے زنا کرنے پر آنحضرت ﷺ کے سامنے اتہام لگایا' نبی ﷺ نے فرمایا' ہلال گواہ لاؤ' ورنہ تمہارے پر تہمت لگانے کی حد جاری کی جائے گی' اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! جب ہم سے کوئی اپنی بیوی کو زنا کرتا دیکھے تو گواہ کہاں تلاش کرتا پھرے؟ یہ تو بہت دشوار ہے' مگر آنحضرت ﷺ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ حد قذف جاری کی جائے گی' ہلال نے کہا قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے میں سچا ہوں اور اللہ ضرور میرے معاملہ میں کوئی حکم نازل فرمائے گا' اس وقت حضرت جبریل یہ آیت والذین یرمون ازواجھم صادقین تک لے کر آئے' اس کے بعد آنحضرت ﷺ متوجہ ہوئے عورت کو بلایا' ہلال بھی آئے اور لعان کیا اور آنحضرت ﷺ فرمارہے تھے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سچا کون ہے' اور ایک کی بات ضرور جھوٹی ہے' پھر تم میں سے کوئی ہے جو توبہ کرے' پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور چار مرتبہ اس طرح لعان کیا کہ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ میں سچی ہوں' اور پانچویں مرتبہ جب یہ کہنے لگی کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو اللہ کی مجھ پر لعنت ہو' تو لوگوں نے کہا کہ یہ بہت بڑی اور سخت بات ہے ایسا مت کہو' کیونکہ اگر جھوٹ ہوا تو باعث عذاب ہے' ابن عباسؓ کہتے ہیں یہ سن کر وہ ہچکچائی اور گردن ڈالدی' ہم نے سوچا کہ شاید یہ رجوع کرے گی مگر اس نے پانچویں دفعہ یہ کہتے ہوئے' کہ کیا میں قوم پر دھبہ لگاؤں گی' وہ جملہ ادا کر ہی دیا' حضور نے فرمایا دیکھتے رہو' اگر بچہ سیاہ آنکھوں والا' بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا ہوا تو جان لینا کہ شریک بن سحماء کا ہے' تو عورت اسی طرح کا بچہ جنی' آپ نے فرمایا کہ اگر خدا کی طرف سے حکم لعان نہ آیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ میں اسکو کیسی سزا دیتا۔

۷۷۴ بَاب قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ

باب ۷۷۴۔ اللہ کا قول کہ پانچویں مرتبہ عورت اس طرح

اللّٰہِ عَلَیۡهَا اِنۡ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ .

کہے کہ الزام و تہمت لگانے والا اگر سچا ہو، تو میرے اوپر خدا کی لعنت ہو۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بۡنُ مُحَمَّدِ بۡنِ یَحۡیَی حَدَّثَنَا عَمِّی الۡقَاسِمُ بۡنُ یَحۡیٰی عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰہِ وَقَدۡسَمِعَ مِنۡهُ عَنۡ نَّافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا اَنَّ رَجُلًا رَّمٰی امۡرَاَتَهٗ فَانۡتَفٰی مِنۡ وَّلَدِهَا فِیۡ زَمَانِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَبِهِمَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا کَمَا قَالَ اللّٰهُ ثُمَّ قَضٰی بِالۡوَلَدِلِلۡمَرۡاَةِ وَفَرَّقَ بَیۡنَ الۡمُتَلَاعِنَیۡنِ .

۱۱۸۹۔ مقدم بن محمد یحییٰ، قاسم بن یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی عویمر نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور اس کے حمل کے متعلق کہا کہ یہ میرا نطفہ نہیں ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ کا واقعہ ہے، تو آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ لعان کرایا جائے، دونوں نے لعان کیا اس کے بعد بچہ عورت کو دلا دیا اور شوہر و بیوی میں تفریق کرا دی۔

۷۷۵ بَاب قَوۡلِهٖۤ اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡكِ عُصۡبَةٌ مِّنۡکُمۡ لَا تَحۡسَبُوۡهُ شَرًّا لَّکُمۡ بَلۡ هُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لِکُلِّ امۡرِیءٍ مِّنۡهُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ وَالَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَهٗ مِنۡهُمۡ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝ اَفَّاكٌ کَذَّابٌ .

باب ۷۷۵۔ اللہ کا قول کہ جن لوگوں نے یہ جھوٹ برپا کیا ہے وہ تم میں سے ایک گروہ ہے ان کی اسی تہمت کو اپنے حق میں برا مت جانو، بلکہ وہ تمہارے لئے مفید ہے اور ان جھوٹ بولنے والوں میں سے ہر ایک کو ان کے گناہ کے موافق سزا ملے گی آخر آیت تک "افاك" جھوٹا۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوۡ نُعَیۡمٍ حَدَّثَنَا سُفۡیٰنُ عَنۡ مَّعۡمَرٍ عَنِ الزُّهۡرِیِّ عَنۡ عُرۡوَةَ عَنۡ عَآئِشَةَ وَالَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَهٗ قَالَتۡ عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ اَبَیِّ ابۡنِ سَلُوۡلَ .

۱۸۶۰۔ ابو نعیم، سفیان، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس نے سب سے پہلے اس تہمت کی ابتدا کی وہ شخص عبداللہ بن ابی بن سلول ہے کہ یہ آیت مذکورہ اس کے حق میں نازل ہوئی تھی۔

۷۷۶ بَاب قَوۡلِهٖ وَلَوۡلَآ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ قُلۡتُمۡ مَّا یَکُوۡنُ لَنَآ اَنۡ نَّتَکَلَّمَ بِهٰذَا سُبۡحٰنَكَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِیۡمٌ ۝ لَوۡلَا جَآءُوۡا عَلَیۡهِ بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاِذۡ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنۡدَ اللّٰہِ هُمُ الۡکٰذِبُوۡنَ ۝

باب ۷۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب تم نے اس بات کو سنا تھا تو مومن مردوں اور عورتوں نے آپس میں یہ گمان کیوں کیا، اور یہ کیوں نہ کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جھوٹ ہے یہ لوگ اپنے اس قول پر چار گواہ کیوں نہ لائے اور اگر یہ لوگ گواہ نہ لا سکیں تو خدا کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں۔

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا یَحۡیَی بۡنُ بُکَیۡرٍ حَدَّثَنَا اللَّیۡثُ عَنۡ یُوۡنُسَ عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ عُرۡوَةُ بۡنُ الزُّبَیۡرِ وَسَعِیۡدُ بۡنُ الۡمُسَیَّبِ وَعَلۡقَمَةُ بۡنُ وَقَّاصٍ وَعُبَیۡدُ اللّٰہِ بۡنُ عَبۡدِاللّٰہِ بۡنِ عُتۡبَةَ بۡنِ

۱۸۶۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ غزوہ میں جاتے وقت اپنی بیویوں کے نام کا قرعہ ڈالتے تھے، اور جس کا نام نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے، چنانچہ

مَسْعُوْدٍؓ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْإِفْكِ مَا
قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً
مِّنَ الْحَدِيْثِ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا
وَّاِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضٍ الَّذِيْ
حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ
اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ
بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا
فَخَرَجَ سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَاَنَا
اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِيْ وَاُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا
فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَافِلِيْنَ
اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ
فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ
شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلٰى رَحْلِيْ فَاِذَا عِقْدٌ لِّيْ مِنْ جَزْعِ
ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ وَحَبَسَنِيْ
ابْتِغَاؤُهٗ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرْحَلُوْنَ لِيْ
فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ
كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ وَكَانَ
النِّسَآءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَّمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا
نَاْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ
خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَفَعُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً
حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ
عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ
وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَّلَا مُجِيْبٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِي
الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ وَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ

غزوہ بنی مصطلق پر جاتے وقت جب قرعہ ڈالا گیا تو میرا نام نکل آیا اور
میں آپ کے ساتھ گئی' یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے
بعد کا ہے' میں ایک ہودج میں سوار رہا کرتی تھی' اور اگر اترنے کی
ضرورت ہوتی تو ہودج کے سمیت اتاری جاتی تھی' غرض ہم اسی
طرح سفر کرتے رہے' یہاں کہ آنحضرت ﷺ لڑائی سے فارغ ہو
کر واپس آئے اور جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے' تو ایک رات یہ
اتفاق ہوا کہ آپ نے روانگی کا حکم دیا میں یہ حکم سن کر اٹھی اور لشکر
سے دور رفع حاجت کیلئے چلی گئی' فارغ ہو کر لوٹی تو خیال آیا کہ
میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے' میں اس کو تلاش کرنے لگی' مجھے
تلاش کرنے میں دیر لگ گئی' اس درمیان میں وہ لوگ آگئے جو میرا
ہودج اٹھا کر مجھے اونٹ پر سوار کیا کرتے تھے' انہوں نے ہودج کو اٹھا
کر اونٹ پر رکھ دیا اور یہ سمجھے کہ میں ہودج میں بیٹھی ہوں' کیونکہ
اس وقت عورتیں ہلکی اور مختنی ہوا کرتی تھیں' کیونکہ بہت کم کھاتی
تھیں' لہٰذا ان کو ہودے کے ہلکے اور بھاری ہونے کا کوئی احساس
نہیں ہوا' اور ایک بات یہ بھی تھی کہ میں اس وقت بہت چھوٹی تھی'
غرض وہ ہودج لاد کر چلے گئے' مجھے ہار تلاش کرنے میں اتنی دیر لگ
گئی کہ جب واپس آئی ہوں تو وہاں لشکر کا نام و نشان بھی نہیں تھا' نہ
کوئی انسان کہ جس سے بات کی جائے' میں اسی جگہ جہاں کہ رات ہو
رہی تھی' اس خیال سے بیٹھ گئی کہ جب آپ مجھے نہیں دیکھیں گے تو
اس جگہ ضرور تلاش کرنے آئیں گے' مجھے بیٹھے بیٹھے نیند آنے لگی
اور میں جھونکے کھانے لگی لشکر کے پیچھے ایک آدمی گری پڑی چیز کی
خبر رکھنے والا بھی تھا' جس کا نام صفوان بن معطل سلمی تھا' وہ پھرتا
پھراتا اس جگہ آیا جہاں میں موجود تھی اس نے مجھے پہچان لیا' کیونکہ
پردے کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے اس نے مجھے دیکھا ہوا تھا تو
وہ بلند آواز سے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنے لگے' اس کی آواز
سے میں جاگ اٹھی اور فوراً دوپٹہ سے منہ چھپا لیا' خدا کی قسم اس نے
مجھ سے بات تک نہیں کی اور نہ میں نے اس کے منہ سے سوائے انا
للہ و انا الیہ راجعون کے کوئی اور کلمہ سنا' اس کے بعد اس نے اپنی
اونٹنی بٹھا دی اور اس کے پاؤں کو اپنے پاؤں سے دبائے رکھا' میں
اونٹنی پر سوار ہو گئی' وہ غریب پیدل چلا اور اونٹنی کو ہانکتا رہا' آخر میں

فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ
غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ
الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَآءِ
الْجَيْشِ فَادْلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ
اِنْسَانٍ نَآئِمٍ فَاَتَانِيْ فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَكَانَ
يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ
حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَاللّٰهِ
بِمَا كَلَّمَنِيْ كَلِمَةً وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ
اسْتِرْجَاعِهٖ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى
يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُبِيَ الرَّاحِلَةُ حَتّٰى
اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ
الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى
الْاِفْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا
الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَّالنَّاسُ
يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ لَا اَشْعُرُ
بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَا
اَعْرِفُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَاكَ
الَّذِيْ يَرِيْبُنِيْ وَلَا اَشْعُرُ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَ
مَانَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِيْ اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ
الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا
اِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَّتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ
بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ
الْغَآئِطِ فَكُنَّا نَتَاَذّٰى بِالْكُنُفِ اَنْ نَّتَّخِذَهَا عِنْدَ
بُيُوْتِنَافَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ وَّهِيَ ابْنَةُ اَبِيْ
رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ وَّاُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ
خَالَةُ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ
فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَ اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِيْ قَدْفَرَغْنَا مِنْ
شَاْنِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ
تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَاقُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ

لشکر میں اس وقت پہنچی جب کہ دھوپ بہت تیز ہو چکی تھی' اور بہت
سخت تھی' قافلہ کے بعض لوگوں نے مجھے متہم کیا اور اپنی عاقبت
خراب کرلی' ان میں پہلا شخص عبداللہ بن ابی بن سلول تھا' مدینہ میں
آکر میں بیمار ہو گئی' اور ایک ماہ تک برابر بیمار پڑی رہی اور لوگ یہ خبر
برابر مشہور کرتے رہے اور مجھے اس واقعہ کے متعلق کوئی علم نہ تھا'
البتہ یہ چیز ضرور تکلیف دہ تھی کہ آنحضرت ﷺ پہلے کی سی محبت
مجھ سے نہیں کرتے تھے' صرف اتنا علم تھا کہ آنحضرت ﷺ
میرے دیکھنے اور حال معلوم کرنے کیلئے تشریف لاتے اور حال
دریافت کر کے فوراً واپس تشریف لے جاتے' آپ کے اس وطیرہ
سے میں نے خیال کیا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں' ایک ماہ کے بعد
جب میں کچھ تندرست ہو گئی تو ایک دن ام مسطح کو اپنے ساتھ لے
کر رفع حاجت کیلئے مناصع کی طرف گئی' کیونکہ ہم لوگ حاجت رفع
کرنے کیلئے جنگل ہی کی طرف جاتے تھے اور رات کے وقت ہی باہر
نکلتے تھے' یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ گھروں میں بیت الخلا نہیں
ہوتے تھے اور بدبو کی وجہ سے نہیں بناتے تھے' یہ رسم عربوں میں
عرصہ سے چلی آرہی تھی' غرض واپس آتے ہوئے راستہ میں ام
مسطح کا پاؤں چادر میں الجھ کر رہ گیا اور وہ گرنے کے قریب ہو گئی اور
کہنے لگی کہ مسطح مرے' میں نے کہا یہ کیا کہتی ہے مسطح تو بدر کی جنگ
میں شریک تھا اور تم اسے برا کہتی اور کوستی ہو' ام مسطح نے کہا کہ تم
بہت سیدھی سادھی اور بھولی ہو' کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کیا کہتا
ہے؟ میں نے کہا بتاؤ تو' وہ کیا باتیں کہتا ہے اس وقت ام مسطح نے مجھے
اس جھوٹ بہتان اور اتہام کی ساری باتیں بتائیں ایک تو میں پہلے ہی
سے بیمار تھی' پھر جب یہ سنا تو اور بیمار ہو گئی' واپس گھر میں آئی جب
آنحضرت ﷺ دیکھنے کو آئے تو دور سے ہی سلام کے بعد حال پوچھا'
میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت دیجئے' میں ذرا اپنے والدین
کے گھر جانا چاہتی ہوں' میرا خیال تھا کہ میں ان سے جاکر پوچھوں گی
کہ یہ کیا مصیبت ہے؟ اور کیسا طوفان اٹھایا گیا ہے؟ آنحضرت ﷺ
نے مجھے اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے گھر چلی آئی اور
والدہ سے جاکر دریافت کیا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ والدہ نے
جواب دیا کہ اے میری بیٹی! تم اتنا غم مت کرو' خدا کی قسم! اکثر ایسا

رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ اَیْ هَنْتَاهُ اَوَلَمْ تَسْمَعِیْ مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَ فَاَخْبَرَتْنِیْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰی مَرَضِیْ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰی بَیْتِیْ وَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَیْفَ تِیْكُمْ فَقُلْتُ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اٰتِیَ اَبَوَیَّ قَالَتْ وَاَنَا حِیْنَئِذٍ اُرِیْدُ اَنْ اَسْتَیْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَاَذِنَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَبَوَیَّ فَقُلْتُ لِاُمِّیْ یَا اُمَّتَاهُ مَایَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ یَا بُنَیَّةُ هَوِّنِیْ عَلَیْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِیْئَةٌ عِنْدَرَجُلٍ یُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَیْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَیْتُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ حَتّٰی اَصْبَحْتُ لَا یَرْقَاْلِیْ دَمْعٌ وَّ لَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰی اَصْبَحْتُ اَبْكِیْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ حِیْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ یَسْتَامِرُهُمَا فِیْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ فَاَشَارَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِیْ یَعْلَمُ مِنْ بَرَآئَةِ اَهْلِهٖ وَبِالَّذِیْ یَعْلَمُ لَهُمْ فِیْ نَفْسِهٖ مِنَ الْوُدِّفَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَمَّا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ یُضَیِّقِ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِیْرٌ وَّاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِیَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرِیْرَةَ فَقَالَ اَیْ بَرِیْرَةُ هَلْ رَاَیْتِ مِنْ شَیْءٍ یُرِیْبُكِ قَالَتْ بَرِیْرَةُ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَیْتُ عَلَیْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهُ عَلَیْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِیَةٌ حَدِیْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِیْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِی الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی

معاملہ پیش آیا ہے کہ مرد کے پاس کوئی حسین بیوی ہوتی ہے اور وہ مرد کو محبوب بھی ہوتی ہے' تو اس کی دوسری بیویاں اس طرح کی باتیں کیا کرتی ہیں' میں نے کہا سبحان اللہ! کیا بات ہے لوگوں نے اتنی بڑی بڑی باتیں کی اور آپ ان کو معمولی خیال کرتی ہیں' میں اس رات کو برابر روتی رہی نہ نیند آئی اور نہ ہی آنسو تھے' آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت اسامہؓ کو بلایا تاکہ میرے چھوڑ دینے کا مشورہ کریں' اس لئے کہ وحی آنے میں دیر ہو رہی تھی' حضرت اسامہؓ نے جو کہ اہل بیت سے محبت کرتے تھے کہا کہ اے اللہ کے رسول! عائشہؓ بہت نیک ہیں اور ہم نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی' جو بری ہو' مگر حضرت علی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیوں فکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی تو نہیں ڈالی ہے' بہت سی نیک عورتیں اور موجود ہیں' آپ اس معاملہ میں بریرہ لونڈی سے بھی دریافت کیجئے' رسول اللہ ﷺ نے بریرہؓ کو بلوا کر دریافت فرمایا کہ اے بریرہؓ تم عائشہؓ کی کسی ایسی بات کو جانتی ہو جس سے تمہیں کچھ شبہ گزرا ہو' بریرہ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم! جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے میں نے کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جسے چھپاؤں' ہاں اتنا ضرور ہے کہ حضرت عائشہؓ کم عمر بھولی اور سیدھی سادھی ہیں' یہاں تک کہ آٹا گوندھ کر ویسے ہی چھوڑ کر سو رہتی ہیں اور بکری آکر آٹا کھا لیتی ہے' اس کے بعد آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ کوئی ہے جو عبداللہ بن ابی بن سلول سے اس بات کا بدلہ لے کہ اس نے تہمت لگا کر مجھے رنج پہنچایا ہے اور میرے اہل بیت کو بھی تکلیف میں ڈالا ہے' خدا گواہ ہے کہ میں عائشہؓ کی اچھائی کے سوا کوئی برائی نہیں جانتا اور تہمت لگانے والوں نے اسے متہم کیا ہے' جس کی برائی کبھی دیکھی نہیں گئی' اور وہ شخص ہمیشہ میرے ہمراہ گھر جاتا تھا' آخر حضرت سعد بن معاذ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں اس سے بدلہ لوں گا اگر وہ قبیلہ اوس سے بھی تعلق رکھتا ہے' تب بھی میں اسے تہہ تیغ کر دوں گا اور اگر ہمارے بھائی قبیلہ خزرج سے ہے' تو پھر جو آپ سزا تجویز فرمائیں گے وہ دی جائے گی' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے' حالانکہ یہ آج سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ بْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَاوَرَالْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ فَمَكَثْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ لَايَرْقَأُلِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ فَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَّا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَّلَا يَرْقَأُلِيْ دَمْعٌ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَآءَ فَالِقُ كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَمَاهُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ فَاسْتَاذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِسَ شَهْرًا لَّا

پہلے نیک اور صالح تھے' مگر خزرج کا نام سن کر انہیں حمیت قومی نے ستایا اور سعد بن معاذؓ سے کہا کہ تم نے جھوٹ کہا ہے' اللہ کی قسم ہے کہ تم اس کو نہیں مار سکتے ہو' اس کے بعد سعدؓ کے چچازاد بھائی اسید بن حضیر کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہؓ سے کہا کہ تم نے جھوٹ کہا ہے ہم ضرور اس کو ماریں گے' تم منافق معلوم ہوتے ہو' اسی لئے تم منافق کی حمایت کرتے ہو' غرض کہ دونوں طرف سے سخت کلامی ہونے لگی' ممکن تھا کہ جنگ کی نوبت آجاتی کہ آنحضرت ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خاموش کرنے لگے' آخر سب خاموش ہوگئے' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اس دن بھی روتی رہی اور مجھے نیند نہیں آتی تھی' میں دو دن ایک رات برابر روتی رہی' تو صبح میرے والد حضرت ابو بکرؓ میرے پاس آئے' اس خیال سے کہ کہیں روتے روتے میرا دل نہ پھٹ جائے وہ میرے پاس ابھی بیٹھے ہی تھے' کہ انصاریہ عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی' میں نے اندر بلالیا' وہ آئی اور میرے ساتھ مل کر رونے لگی' اس کے بعد فوراً آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہوئے اور میرے قریب بیٹھ گئے' حالانکہ تہمت والے دن سے آج تک آنحضرت ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ گزر چکا تھا کہ کوئی وحی بھی میرے معاملہ کے بارے میں آپ کو نہیں آئی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اشھدان لا الہ الا اللہ (یعنی میں اللہ کے ایک معبود ہونے کی گواہی دیتا ہوں) پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہؓ تمہاری وجہ سے مجھے بہت رنج اور تکلیف پہنچی ہے' اگر تم بے قصور ہو' تو تمہاری برأت اور صفائی کیلئے اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی حکم نازل فرمائے گا اور اگر تم سے واقعی غلطی ہو گئی ہے' تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اور اس کی طرف توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے قصور پر نادم ہو کر توبہ و استغفار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر عنایت فرماتا ہے' رسول اللہ ﷺ جب خاموش ہوئے اور اپنی بات پوری کرلی' تو میں نے اپنے والد حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے اور میرے آنسو بالکل خشک ہو چکے تھے میرے والد نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ کو کیا جواب دوں' پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ ہی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے' انہوں نے

يُوحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدَ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ اِلَى اللّٰهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَأُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا اِلَّا قَوْلَ اَبِيْ يُوْسُفَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ قَالَتْ وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَاءَتِيْ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِيْ شَأْنِيْ وَحْيًا يُّتْلٰى وَلَشَأْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ اَحْقَرَ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِاَمْرٍ يُّتْلٰى وَلٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بھی کہا کہ میں نہیں جانتی کہ آنحضرت ﷺ کو کیا جواب دوں' آخر میں خود ہی بولی حالانکہ میں کم عمر تھی اور قرآن بھی اچھی طرح یاد نہیں ہوا تھا' میں نے کہا کہ لوگوں کے کہنے سے آپ کے دلوں میں جو بات بیٹھ گئی ہے' آپ نے اسے سچ جان لیا ہے' اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں بے قصور ہوں' تو آپکو یقین نہیں آئے گا اور اگر اقرار کرلوں' تو اللہ جانتا ہے کہ میں بے قصور ہوں' مگر آپ سچا خیال کریں گے خدا کی قسم! مجھے سوائے اس مثال کے کوئی مثال یاد نہیں آئی کہ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی مثال ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا' فصبر جمیل و اللّٰہ المستعان علی ماتصفون یعنی میں اچھی طرح صبر کروں گا اور اللہ تعالیٰ مددگار ہے' جو تم بیان کرتے ہو اس کے بعد میں نے اپنا منہ دوسری طرف کرلیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی اور یہ خیال کرنے لگی کہ میں اس تہمت سے پاک ہوں اور اللہ ضرور میری نجات و براءت کے لئے حکم ظاہر فرمائے گا' ساتھ ہی یہ خیال بھی آتا تھا کہ بھلا میں اس قابل کہاں ہوں کہ میرے لئے وحی نازل کی جائے' ہاں یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ خواب میں آنحضرت ﷺ کو اس معاملہ کی نجات و برات دکھادے گا' خدا گواہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ابھی جانے کا قصد بھی نہیں کیا تھا اور گھر کے دوسرے لوگ بھی سب اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی' پسینہ گرنے لگا اور وحی کی پوری کیفیت طاری ہوگئی' اگرچہ سخت سردی کے دن تھے' مگر وحی کے بوجھ سے موتیوں کی طرح پسینہ کے قطرے آپ کی پیشانی سے گر رہے تھے' جب وحی نازل ہو چکی تو آپ مسکرائے اور سب سے پہلے بات فرمائی کہ اے عائشہؓ! اللہ نے تم کو اس گناہ کے الزام سے بری کر دیا۔ میری والدہ نے کہا کہ جاؤ جا کر آں حضرت ﷺ کو سلام کرو اور ان کا شکریہ ادا کرو' میں نے کہا کہ میں تو صرف اپنے اللہ ہی کا شکریہ ادا کروں گی' اس کے بعد آپ نے یہ آیات پڑھیں کہ ان الذین جاء وا بالافك الخ سے رؤف رحیم تک یعنی دس آیات تک' پھر میرے والد ابو بکر صدیقؓ نے آں حضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میں مسطح بن اثاثہ کی غربت اور قرابت کی وجہ سے اسے نفقہ دیا کرتا تھا' مگر اب میں ایسا نہیں کر سکتا' اس لئے کہ اس نے عائشہؓ کو بہت بدنام کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِّنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ بَرَّاكِ فَقَالَتْ اُمِّيْ قُوْمِيْ اِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ بَرَآءَتِيْ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْآ اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْآ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍؓ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِيْ فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْرَاَيْتِ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ مَاعَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْاِفْكِ .

ہے اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں کہ ولا یاتل اولو الفضل (سے غفور رحیم تک) یعنی صاحب مال لوگوں کو نہ چاہئے کہ وہ کسی وجہ سے اس بات کی قسم کھالیں کہ وہ غریب رشتہ داروں اور اور محتاجوں کو کوئی نان ونفقہ نہیں دیں گے' بلکہ ان کو چاہئے کہ معاف کردیں اور ان کی خطا سے درگزر کریں' کیا ان کو یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے' حضرت ابو بکرؓ نے کہا خدا کی قسم! میں یہی چاہتا ہوں کہ خدا مجھ کو بخش دے' میں اب آئندہ نفقہ بند نہیں کروں گا' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ زینب بنت جحشؓ سے بھی پوچھا کرتے کہ عائشہؓ کیسی ہے' وہ یہی کہا کرتی تھیں کہ اے اللہ کے رسول! میں اپنے کان اور آنکھ کی خوب احتیاط رکھتی ہوں' میں نے تو عائشہؓ میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے' عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی بیویوں میں حضرت زینب ہی میرے برابر کی تھیں اور مجھ سے بڑھ چڑھ کر رہنا چاہتی تھیں' مگر اللہ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں بچالیا اور ان کی بہن حمنہ بنت جحش اپنی بہن کیلئے جھگڑا کرنے لگی' پھر جس طرح دوسرے بہتان باندھنے والے ہلاک ہوئے یہ بھی ہلاکت میں پڑے۔

۷۷۷ بَاب قَوْلِهِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَآ اَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهٗ يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيضُوْنَ تَقُوْلُوْنَ

باب ۷۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں تم پر نہ ہوتی، تو تم پر سخت عذاب ہوتا اس چیز کے بدلہ میں جس میں تم پڑ گئے تھے، مجاہد کہتے ہیں کہ "تلقونہ" کے معنی ہیں کہ تم ایک دوسرے سے نقل کرنے لگے "تفیضون" تم کہتے تھے۔

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي وَآئِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ اُمِّ رُوْمَانَ اُمِّ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَآئِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا .

۱۸۶۲۔ محمد بن کثیر، سلیمان، حصین، ابووائل، مسروق، ام رومان، حضرت عائشہ کی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔

۷۷۸ بَاب قَوْلِهِ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمٌ ○

باب ۷۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب تم اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے کہ جس کا تم کو ذرا بھی علم نہ تھا اور تم اس بات کو معمولی بات جانتے تھے حالانکہ وہ بات اللہ کے نزدیک بہت سخت تھی۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقْرَأُ اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ

۱۸۶۳۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، حضرت ابن ملیکہ سے روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو "اذتلِقُونہ" پڑھتے سنا ہے۔

۷۷۹ بَاب قَوْلِهِ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ○

باب ۷۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب تم نے اس جھوٹی بات کو سنا، تو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہم بات کا یقین کس طرح کر لیں، اور کیسے زبان پر لائیں۔ معاذ اللہ! یہ تو کھلا جھوٹ ہے۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَاْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلٰى عَآئِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوْبَةٌ قَالَتْ اَخْشٰى اَنْ يُّثْنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُّجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتِ ائْذَنُوْا لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ قَالَتْ

۱۸۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید بن ابی حسین، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی، یعنی عالم نزع تھا کہ حضرت ابن عباسؓ نے ملنے کی اجازت مانگی، حضرت عائشہؓ نے کچھ تامل کیا! اس خوف سے کہ وہ میری تعریف کریں گے۔ آخر سب نے کہا کہ اجازت دینا چاہئے کہ یہ سب آنحضرت کے چچازاد بھائی ہیں اور بہت نیک ہیں، ابن عباس آئے اور حال دریافت کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، اگر میں نیک

بِخَيْرٍ اِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَاَنْتِ بِخَيْرٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَآءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهٗ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَاَثْنٰى عَلَيَّ وَوَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا.

ہوں تو اچھی ہوں' ابن عباس نے کہا کہ آپ ضرور اچھی ہیں کیونکہ رسول پاک کی زوجہ ہیں' آپ نے بجز تمہارے کسی کنواری سے شادی نہیں کی' آپ کے حق میں اللہ نے آیات نازل کیں' اس کے بعد حضرت ابن زبیرؓ دیکھنے آئے' تو حضرت عائشہؓ نے ان سے فرمایا کہ ابن عباس آئے تھے اور بہت تعریف کر رہے تھے مگر مجھے تو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ میں گمنام اور بھولی بسری ہوتی۔(۱)

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقٰسِمِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عَآئِشَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ نَسْيًا مَّنْسِيًّا

۱۸۶۵۔ محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب بن عبدالمجید' ابن عون حضرت قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے اجازت مانگی اور پہلے کی مثل روایت کی مگر نَسْيًا مَّنْسِيًّا کے لفظ ذکر نہیں کئے۔

۷۸۰ بَاب قَوْلِهٖ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖ اَبَدًا.

باب ۷۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ ایسا کام اب کبھی مت کرنا۔

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَ حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ يَّسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ اَتَاْذَنِيْنَ لِهٰذَا قَالَتْ اَوَلَيْسَ قَدْ اَصَابَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِيْ ذَهَابَ بَصَرِهٖ فَقَالَ۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَّاتُزَنُّ بِرِيْبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُّحُوْمِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لٰكِنْ اَنْتَ.

۱۸۶۶۔ محمد بن یوسف' سفیان' اعمش' ابن الضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت حسانؓ شاعر نے حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا تم ایسے شخص کو کیوں آنے دیتی ہو؟ انہوں نے کہا' کیا اسے بڑا عذاب نہیں لگا' سفیان نے کہا یعنی آنکھوں سے اندھا ہو گیا' پھر حضرت حسان نے یہ شعر پڑھا۔

عاقلہ ہے پاکدامن' ہر عیب سے پاک اور نیک بخت ہے
وہ صبح کرتی ہے بھوکی اور بے گناہ کا گوشت نہیں کھاتی ہے

حضرت عائشہؓ نے کہا لیکن تم ایسے نہیں ہو:

۷۸۱ بَاب قَوْلِهٖ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

باب ۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى عَآئِشَةَ فَشَبَّبَ وَقَالَ۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَاتُزَنُّ بِرِيْبَةٍ

۱۸۶۷۔ محمد بن بشار' ابن ابی عدی' شعبہ' اعمش' ابی الضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان شاعر نے حضرت عائشہؓ سے آندر آنے کی اجازت مانگی' تو حضرت عائشہؓ کی تعریف میں یہ شعر پڑھا۔

یعنی عاقلہ ہے پاک دامن ہے اور نیک بخت ہے

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خشیت الٰہی اور غایت تواضع کی بنا پر فرمایا کرتی تھی کہ کاش میں کچھ نہ ہوتی۔

وَتُصۡبِحُ غَرۡثٰی مِنۡ لُحُوۡمِ الۡغَوَافِلِ قَالَ لَسۡتَ كَذَاكَ قُلۡتُ تَدَعِيۡنَ مِثۡلَ هٰذَا يَدۡخُلُ عَلَيۡكِ وَقَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِیۡ تَوَلّٰی كِبۡرَهٗ مِنۡهُمۡ فَقَالَتۡ وَاَیُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الۡعَمٰی وَقَالَتۡ وَقَدۡ كَانَ يَرُدُّ عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ.

صبح کرتی ہیں بھوکی مگر بے گناہ کا گوشت نہیں کرتی حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تم تو ایسے نہیں ہو، میں نے عرض کیا، آپ ایسے آدمی کو کیوں آنے دیتی ہیں، جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ والذی تولی کبرہ منھم الخ آخر آیت تک حضرت عائشہؓ نے فرمایا اندھے ہونے سے زیادہ اور کیا عذاب ہوگا اور یہ نبی ﷺ کی طرف سے (کفار کو) جواب دیتے تھے۔

۷۸۱ بَاب (الف) قَوۡلِهٖ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِی الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ فِی الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ تَشِيۡعُ، تَظۡهَرُ.

باب ۷۸۱ (الف)۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ بے حیائی کی باتیں پھیلانے کو پسند کرتے ہیں ان کو دنیا اور آخرت دونوں میں دردناک عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم کچھ نہیں جانتے، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو کیا ہوتا، اللہ بڑا مہربان اور رحم والا ہے "تشیع" کے معنی ہیں پھیلے اور ظاہر ہو جائے۔

۷۸۱ بَاب قَوۡلِهٖ وَلَا يَاۡتَلِ اُولُو الۡفَضۡلِ مِنۡكُمۡ وَالسَّعَةِ اَنۡ يُّؤۡتُوۡآ اُولِی الۡقُرۡبٰی وَالۡمَسَاكِيۡنَ وَالۡمُهَاجِرِيۡنَ فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلۡيَعۡفُوۡا وَلۡيَصۡفَحُوۡآ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَكُمۡ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

باب ۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ تم میں مالدار اور وسعت والے ہیں، وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں، محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نفقہ نہیں دیں گے، انہیں معافی اور درگزر سے کام لینا چاہیئے کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تم کو بخش دے، اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۸۶۸۔ وَقَالَ اَبُوۡ اُسَامَةَ عَنۡ هِشَامِ بۡنِ عُرۡوَةَ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ اَبِیۡ عَنۡ عَائِشَةَ قَالَتۡ لَمَّا ذُكِرَ مِنۡ شَاۡنِی الَّذِیۡ ذُكِرَ وَمَا عَلِمۡتُ بِهٖ قَامَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِیَّ خَطِيۡبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثۡنٰی عَلَيۡهِ بِمَا هُوَ اَهۡلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعۡدُ اَشِيۡرُوۡا فِیۡ اُنَاسٍ اَبَنُوۡا اَهۡلِیۡ وَاَيۡمُ اللّٰهِ مَاعَلِمۡتُ عَلٰی اَهۡلِیۡ مِنۡ سُوۡءٍ قَطُّ وَلَا يَدۡخُلُ بَيۡتِیۡ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَّلَا غِبۡتُ فِیۡ سَفَرٍ اِلَّاغَابَ مَعِیَ فَقَامَ سَعۡدُ بۡنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائۡذَنۡ لِّیۡ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اَنۡ نَّضۡرِبَ اَعۡنَاقَهُمۡ وَقَامَ

۱۸۶۸۔ ابواسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت لوگوں نے میرے متعلق جھوٹا الزام مشہور کیا اور مجھے اس کا صحیح حال معلوم نہ تھا، لہٰذا ایک دن آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا، کلمہ تشہد کے بعد اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا، کہ تم مجھے ان لوگوں کے متعلق مشورہ دو، جنہوں نے میری بیوی کو اتہام لگایا ہے، خدا گواہ ہے کہ میں نے عائشہؓ میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے اور جس کے ساتھ اسے متہم کیا گیا ہے اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی ہے، وہ ہمیشہ میرے ساتھ گھر میں آتا اور جاتا ہے، سفر میں بھی میرے ہی ہمراہ رہتا ہے، یہ بات سن کر قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کھڑے

رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ الْخَزْرَجِ وَکَانَتْ اُمُّ حَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَّھْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ کَذَبْتَ اَمَا وَاللّٰهِ اَنْ لَّوْ کَانُوْا مِنَ الْاَوْسِ مَا اَحْبَبْتُ اَنْ تُضْرَبَ اَعْنَاقُھُمْ حَتّٰی کَادَ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِی الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا کَانَ مَسَآءُ ذٰلِكَ الْیَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ وَمَعِیْ اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ وَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ اَیْ اُمِّ تَسُبِّیْنَ ابْنَكِ وَسَکَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِیَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ اَیْ اُمِّ تَسُبِّیْنَ ابْنَكِ وَسَکَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَھَرْتُھَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَااَسُبُّهٗ اِلَّا فِیْكِ فَقُلْتُ فِیْ اَیِّ شَأْنِیْ قَالَتْ فَبَقَّرَتْ لِیَ الْحَدِیْثَ فَقُلْتُ وَقَدْ کَانَ ھٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ فَرَجَعْتُ اِلٰی بَیْتِیْ کَانَ الَّذِیْ خَرَجْتُ لَهٗ لَا اَجِدُ مِنْهُ قَلِیْلًا وَّلَا کَثِیْرًا وَّ وُعِکْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِیْ اِلٰی بَیْتِ اَبِیْ فَاَرْسَلَ مَعِیَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِی السُّفْلِ وَاَبَا بَکْرٍ فَوْقَ الْبَیْتِ یَقْرَأُ فَقَالَتْ اُمِّیْ مَاجَآءَ بِكِ یَا بُنَیَّةُ فَاَخْبَرْتُھَا وَذَکَرْتُ لَھَا الْحَدِیْثَ وَ اِذَا ھُوَ لَمْ یَبْلُغْ مِنْھَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّیْ فَقَالَتْ یَابُنَیَّةُ خَفِّضِیْ عَلَیْكِ الشَّاْنَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا کَانَتْ اِمْرَاَۃٌ حَسْنَآءُ عِنْدَ رَجُلٍ یُّحِبُّھَا لَھَا ضَرَآئِرُ اِلَّا حَسَدْنَھَا وَقِیْلَ فِیْھَا وَاِذَا ھُوَ لَمْ یَبْلُغْ مِنْھَا مَا بَلَغَ مِنِّیْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهٖ اَبِیْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَکَیْتُ فَسَمِعَ اَبُوْ بَکْرٍ صَوْتِیْ وَھُوَ فَوْقَ الْبَیْتِ یَقْرَاُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّیْ مَاشَاْنُھَا قَالَتْ بَلَغَھَا الَّذِیْ ذُکِرَ مِنْ

ہوئے اور عرض کیا' یارسول اللہ حکم دیجئے تو تہمت لگانے والے کی گردن ماردوں' اس کے بعد قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ اٹھے اور کہنے لگے کہ تو نے غلط کہا ہے' اگر یہ تہمت لگانے والے خزرج کے لوگ ہیں' تو تو انہیں کبھی نہیں مار سکتا' اس کے بعد دونوں قبیلوں میں تکرار شروع ہو گئی اور مجھے کچھ واقفیت نہ تھی' اس کے بعد میں شام کو ام مسطح کے ساتھ جنگل میں رفع حاجت کو گئی' راستہ میں ام مسطح کے پاؤں میں چادر الجھ گئی' اس نے کہ مسطح ہلاک ہو' میں نے کہا اپنے بیٹے کو کیوں کوستی ہے؟ اس نے پھر دوسری اور تیسری مرتبہ بھی اسی طرح کوسا' میں نے ذرا جھڑک کر وجہ پوچھی' تو اس نے کہا کہ میں تمہاری وجہ سے اسے کوستی ہوں' میں نے کہا' میری وجہ سے؟ کیا مطلب؟ تو اس نے کہا کہ وہ بھی تہمت لگانے والوں میں شامل ہے' میں نے پوچھا کیا یہ بات مشہور ہو گئی ہے؟ اس نے کہا اچھی طرح' میں جلدی سے گھبرائی ہوئی اپنے گھر آئی' اور یہ بھی بھول گئی کہ کہاں گئی تھی' اور کہاں سے آئی ہوں' بس بیمار پڑ گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ میں اپنے باپ کے گھر جانا چاہتی ہوں' تو آپ نے ایک غلام کو میرے ہمراہ کر دیا' جب میں گھر آئی تو میری والدہ ام رومان نیچے تھیں اور (میرے والد) حضرت ابوبکرؓ گھر کے اوپر کچھ پڑھنے میں مصروف تھے' ماں نے پوچھا' بیٹی کیسے آنا ہوا؟ میں نے بہتان کا تمام واقعہ سنا دیا' مگر انہیں میری طرح بہت زیادہ رنج نہیں ہوا' اور کہا اے میری بیٹی تو اتنی فکر کیوں کرتی ہو؟ تو اپنے آپ کو سنبھال' ایسا تو ہوتا چلا آیا ہے' جب کسی مرد کے پاس کوئی خوبصورت بیوی ہوتی ہے جس سے مرد کو محبت ہوتی ہے' اور اس کی سوکنیں بھی ہوتی ہیں' تو وہ اس پر حسد کرتی ہیں' اور طرح طرح کی باتیں بناتی ہیں' غرض میری ماں پر اس طوفان کا وہ صدمہ نہیں ہوا' جیسا صدمہ مجھے ہوا' میں نے پوچھا کیا اس قصہ کی خبر والد کو بھی ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں نے کہا اور رسول اللہ ﷺ کو بھی؟ انہوں نے کہا ہاں! ان کو بھی خبر ہے' اس کے بعد میں رونے لگی' میری آواز سن کر والد بھی نیچے آ گئے اور رونے کی وجہ پوچھی' تو ماں نے کہا اس تہمت کے خیال سے روتی ہے' انہوں نے مجھ سے کہا کہ میری بیٹی' بس تم اپنے گھر چلی جاؤ' میں گھر آ گئی' پھر رسول اللہ

شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ قَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ اَیْ بُنَيَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ اِلٰی بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِیْ فَسَاَلَ عَنِّیْ خَادِمَتِیْ فَقَالَتْ لَا، وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ خَمِيْرَهَا اَوْعَجِيْنَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اصْدُقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّآئِغُ عَلٰی تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَبَلَغَ الْاَمْرُ اِلٰی ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِیْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَایَ عِنْدِیْ فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اِكْتَنَفَنِیْ اَبَوَایَ عَنْ يَّمِيْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَآئِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَنْتِ سُوْٓءً اَوْ ظَلَمْتِ فَتُوْبِیْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهٖ قَالَتْ وَقَدْ جَآئَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَهِیَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْیِ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ اِلٰی اَبِیْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا اَقُوْلُ فَالْتَفَتُّ اِلٰی اُمِّیْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ فَقَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا فَلَمَّا يُجِيْبَاهُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قُلْتُ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّیْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَشْهَدُ اِنِّیْ لَصَادِقَةٌ مَّا ذَاكَ بِنَافِعِیْ عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهٖ وَاُشْرِبَتْهُ قُلُوْبُكُمْ وَاِنْ قُلْتُ اِنِّیْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّیْ

ﷺ بھی تشریف لے آئے اور میری باندی سے میرے حالات دریافت کئے' باندی نے جواب دیا کہ میں نے اللہ کی قسم! اس میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے' صرف یہ بھولی بھالی اور سیدھی سادھی ہیں' آٹا گوندھ کر چھوڑ دیتی ہیں اور بکری آ کر کھا لیتی ہے' آپ کے اصحاب میں سے بعض نے لونڈی کو ڈانٹ کر کہا کہ تو رسول اللہ ﷺ سے سچ سچ کیوں نہیں کہہ دیتی' تو اس نے کہا سبحان اللہ! میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار سونے کی ڈلی کو جانتا ہے' یہ خبر صفوان کو بھی ہوئی تو اس نے کہا سبحان اللہ! جب سے میری بیوی کا انتقال ہوا ہے' میں نے کسی عورت کے منہ کو بری نیت سے نہیں دیکھا ہے' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ صفوان' اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے۔ دوسرے دن میرے والدین میرے گھر آئے اور بیٹھے رہے' یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ بھی تشریف لے آئے' عصر کی نماز ہو چکی تھی' میرے ماں باپ مجھے پکڑے ہوئے تھے (بوجہ رونے اور بیماری کے) ایک انصاریہ عورت بھی آئی ہوئی تھی اور بیٹھی تھی' آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے عائشہ! اگر تم سے گناہ ہو گیا ہے تو اللہ کی طرف توبہ کرو' اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے' میں نے کہا' آپ اس عورت کے سامنے مجھے ایسی بات فرما رہے ہیں' اس بات کا تو آپ کو خیال رکھنا چاہئے تھا' پھر اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے مجھ کو نصیحت فرمائی' میں نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ میری طرف سے آنحضرت کو جواب دیں' تو انہوں نے کہا میں کیا جواب دوں؟ پھر میں نے اپنی ماں کی طرف دیکھا کہ آپ آنحضرت کو جواب دیں' انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں کیا جواب دوں؟ آخر میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد عرض کیا کہ خدا کی قسم! اگر میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نے نہیں کیا ہے' اور خدا کو گواہ کروں' تب بھی آپ لوگ یقین نہیں کریں گے' کیونکہ آپ کے دلوں میں لوگوں کی باتیں گھر کر چکی ہیں اور اگر میں یہ کہوں کہ مجھ سے ایسا ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا' لیکن آپ سب یقین کر لیں گے اور کہہ دیں گے کہ ہاں اب اس نے اقرار کر لیا ہے' درحقیقت میری اور آپ کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی کہ

لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا وَالْتَمَسْتُ اِسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّيْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ وَكُنْتُ اَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِيْ اَبَوَايَ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُهٗ وَلَا اَحْمَدُ كُمَا وَلٰكِنْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاءَتِيْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَا اَنْكَرْتُمُوْهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ اَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ وَالسَّعَةِ اَنْ يُؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ يَعْنِيْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ بَكْرٍؓ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَلَنَا وَعَادَلَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ .

انہوں نے کہا تھا کہ فصبر جمیل و اللہ المستعان علی ما تصفون یعنی میں اچھی طرح صبر کروں گا' اور اللہ تعالیٰ مددگار ہے' جو تم بیان کرتے ہو' اس کے فوراً بعد آنحضرت ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی' اور ہم سب خاموش ہو گئے' وحی کے بعد آپ خوش ہو کر فرمانے لگے کہ عائشہؓ تم کو خوش ہو جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری برات اور نجات کا حکم نازل فرمایا ہے' اس وقت اس خیال سے مجھے بہت ملال ہوا' کہ دیکھو میری بات سے ان کو یقین نہیں آیا' پھر میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ کا شکریہ ادا کرو' میں نے کہا' واللہ میں ان کے پاس نہیں جاؤں گی' اور نہ شکریہ ادا کروں گی' میں تو اپنے اللہ کا شکریہ ادا کروں گی کہ اس نے مجھے برات کی بشارت سنائی' ورنہ تم نے افواہ کو سن کر یقین ہی کر لیا تھا' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں' اللہ نے اس قصہ میں زینب بنت جحش کو جو کہ آپ کی بیوی تھیں محفوظ رکھا۔ انہوں نے میرے متعلق بجز خیر کے اور کچھ نہیں کہا' مگر ان کی بہن حمنہ تہمت لگانے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئی' تہمت لگانے والوں میں یہ لوگ شامل تھے مسطح' حسان بن ثابتؓ اور منافق عبداللہ بن ابی عبداللہ بن ابی بن سلول' اور یہ شخص وہ ہے جو جھوٹ گھڑا کرتا تھا اور اس بہتان کی ابتداء اس کی اور حمنہ کی طرف سے ہوئی' جب کہ وحی وغیرہ آچکی' تو میرے والد ابو بکرؓ نے کہا کہ اب میں مسطح کو نان و نفقہ وغیرہ نہیں دوں گا' تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ولا یاتل اولو ا الفضل منکم والسعہ الخ یعنی صاحب مال و استطاعت (یعنی ابو بکر) قسم نہ کھائیں کہ ہم مساکین اور قرابت داروں (یعنی مسطح) کو نہیں دیں گے' آخر آیت غفور رحیم تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ اللہ ہم کو بخش دے' اس کے علاوہ وہ اسی طرح مسطح کو نفقہ وغیرہ دینے لگے جیسے کہ پہلے دیتے تھے۔

۷۸۲ بَاب قَوْلِهٖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

باب ۷۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ اپنے سینوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہا کریں' احمد بن شبیب' ان کے والد یونس' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ سے

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَآءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا.

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم کرے جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی' جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈالے رہیں (تاکہ سینہ وغیرہ نظر نہ آئے) تو انہوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اَخَذْنَ اُزُرَهُنَّ فَشَقَقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِيْ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا.

۱۸۶۹۔ ابو نعیم' ابراہیم بن نافع' حسن بن مسلم' صفیہ بنت شیبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ ﷺ عنہا فرماتی تھیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن' یعنی مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ اپنے سینوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہا کریں' تو مہاجرین کی عورتوں نے اپنے تہ بندوں کے کنارے پھاڑ کر اپنے سینوں کو چھپالیا۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

سورہ فرقان کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا مَا تَسْفِيْ بِهِ الرِّيْحُ مَدَّالظِّلَّ مَابَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَآئِمًا عَلَيْهِ دَلِيْلًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَّنْ فَاتَهٗ مِنَ الَّيْلِ عَمَلٌ اَدْرَكَهٗ بِالنَّهَا رِاَوْفَاتَهٗ بِالنَّهَارِ اَدْرَكَهٗ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا شَيْءٌ اَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّرٰى حَبِيْبَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُوْرًا وَّيْلًا وَّقَالَ غَيْرُهٗ السَّعِيْرُ مُذَكَّرٌ وَّ التَّسَعُّرُ وَالْاِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيْدُ تُمْلٰى عَلَيْهِ تَقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ اَمْلَيْتُ وَاَمْلَلْتُ الرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُهٗ رِسَاسٌ مَّا يَعْبَأُ يُقَالُ مَا عَبَاْتُ بِهٖ شَيْئًا لَّا يُعْتَدُّ بِهٖ غَرَامًا هَلَاكًا وَّقَالَ مُجَاهِدٌ وَّعَتَوْا طَغَوْا وَّقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ عَنِ الْخُزَّانِ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ "ھباء منثورا" کے معنی ہیں وہ چیز جو ہوا کے ساتھ آئے جیسے گرد و غبار "مدالظل" صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کا وقت "ساکنا" ہمیشہ "علیه دلیلا" کے معنی آفتاب کا نکلنا "خلفته" وہ کام جو رات کو رہ جائے اور دن کو پورا کیا جائے' اور اگر دن کو رہ جائے تو رات کو پورا کیا جائے' حسن کہتے ہیں کہ "قرۃ اعین" آنکھ کی ٹھنڈک' جیسے بیبیاں' اولاد وغیرہ' ابن عباس کہتے ہیں کہ "ثبورًا" کے معنی ہلاکت و بربادی کے ہیں' کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ "سعیر" مذکر ہے اور "تسعر" سے بنا ہے "اضطرام" آگ کا لگنا' خوب بڑھکنا "تملیٰ علیه" کے معنی ہیں کہ اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں" یہ لفظ "املیت یا " امللت" سے بنا ہے "الرس" کان' معدن' اس کی جمع "رساس" ہے' کچھ لوگوں نے کہا کہ "رس" کنویں کو کہتے ہیں' عرب لوگ کہتے ہیں "ماعبات به شئیا" یعنی میں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی' کوئی حقیقت نہیں سمجھی "غراما" ہلاکت مجاہد کا بیان ہے کہ "عتوا" کے معنی شرارت ہیں' ابن عینیہ کہتے ہیں کہ "عاتیه" کے معنی حد سے گزرنا یہ "عتو" سے بنا ہے اس کے معنی لہر

کے ہیں' جو حوض وغیرہ سے پار چلی جائے۔

۷۸۳ بَاب قَوْلِهِ الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

باب ۷۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ قیامت کے دن منہ کے بل دوزخ میں ڈالے جائیں گے' وہ مکان و مرتبہ میں برے ہیں اور راستے سے گمراہ ہیں۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِىْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْنِ فِى الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا

۱۸۷۰۔ عبداللہ بن محمد' یونس بن محمد البغدادی' شیبان' قتادہ' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگا یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن کافر سر کے بل دوزخ میں لے جائے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جو ذات دنیا میں لوگوں کو پاؤں پر چلاتی ہے وہ قیامت کے دن سر کے بل چلانے پر قادر ہے' قتادہ کہتے ہیں بیشک اس پر قادر ہے قسم ہے مجھے اس کی عزت و جلال کی۔

۷۸۴ بَاب قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا الْعُقُوْبَةَ ۔

باب ۷۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور خون نہیں کرتے' جو اللہ نے حرام کیا ہے' مگر حق کے ساتھ' اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو بھی ایسا کریگا' عذاب میں پڑے گا" "اثاما" کے معنی عذاب' عقوبت۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْصُوْرٌ وَّسُلَيْمٰنُ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ اَبِىْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَكْبَرُ؟ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِىَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۔

۱۸۷۱۔ مسدد' یحییٰ' سفیان' منصور و سلیمان' ابووائل' ابو میسرہ' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (دوسری سند) واصل' ابی وائل' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے یا کسی اور نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو اس کی کسی صفت میں شریک کرنا' حالانکہ وہی تمہارا پیدا کرنے والا ہے' میں نے کہا' پھر کون سا گناہ بڑا ہے' آپ نے فرمایا کہ اولاد کو اس خیال سے مار ڈالنا کہ یہ ہمارے مال میں شریک ہوگی اور ہم اس کو کس طرح کھلائیں گے' اور اس کے بعد اپنے دوست یا پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا' اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھی والذین لایدعون مع اللہ الھا آخر الخ۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ

۱۸۷۲۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' ابن جریج' قاسم بن ابی بزہ' سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا

اَخبَرَنِیْ الْقٰسِمُ بْنُ اَبِیْ بَزَّةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِّمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيْدٌ قَرَأْتُهَا عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍؓ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَیَّ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ الَّتِىْ فِیْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ .

کہ کیا جو کوئی کسی مومن کو قصداً مار ڈالے‘ اس کی توبہ قبول ہے؟ پھر میں نے یہ آیت پڑھی ولا یقتلون النفس آخر تک‘ تو سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عباس کے سامنے یہی آیت پڑھی تھی‘ جیسے تم نے میرے سامنے پڑھی‘ تو انہوں نے کہا کہ یہ آیت مکی ہے مگر مدنی آیت نے اس کو منسوخ کر دیا‘ اور وہ یہ ہے کہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاء جھنم خالدًا فیھا‘ آخر تک۔

۱۸۷۳ ۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِیْ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِيْهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ نَزَلَتْ فِیْ اٰخِرِمَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَیْءٌ .

۱۸۷۳۔ محمد بن بشار‘ غندر‘ شعبہ‘ مغیرہ بن نعمان‘ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ اہل کوفہ کا اس بات میں اختلاف ہے کہ مومن کے قاتل کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ تو ابن عباس نے کہا کہ قتل مومن کے متعلق یہ آیت ومن یقتل مومنا الخ اس سے آخری ہے لہٰذا یہ ناسخ ہے اور اس کو کسی نے منسوخ نہیں کیا۔

۱۸۷۴ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهٗ وَعَنْ قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ كَانَتْ هٰذِهٖ فِی الْجَاهِلِيَّةِ .

۱۸۷۴۔ آدم‘ شعبہ‘ منصور‘ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا‘ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہے‘ اس کے بعد میں نے والذین لایدعون مع اللہ الخ کا مطلب معلوم کیا‘ تو فرمایا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ایام جاہلیت میں ایسا کیا‘ مگر مسلمان ہونے کے بعد توبہ کی تو توبہ قبول ہے۔

۷۸۵ بَاب قَوْلِهٖ يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا .

باب ۷۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ زیادہ کرتا ہے ان کے لئے عذاب اور اس میں ہمیشہ ذلیل رہیں گے۔

۱۸۷۵ ۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ اَبْزٰى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهٖ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ حَتّٰى بَلَغَ اِلَّا مَنْ تَابَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ اَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا .

۱۸۷۵۔ سعد بن حفص‘ شیبان‘ منصور‘ سعید بن جبیر‘ ابن ابزی سے روایت کرتے ہیں‘ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ سے ان آیات کے بارے میں پوچھا گیا کہ ومن یقتل مومنا متعمدا الخ اور دوسرے ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الخ تیسرے الامن تاب و آمن الخ کہ یہ آیات کب نازل ہوئیں؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ آیت اس وقت اتری‘ جب کہ مکہ والوں نے یہ کہا ہم تو شرک بھی کرتے رہے‘ اور خون ناحق بھی کئے ہیں‘ اور بے حیائی کے کام بھی کرتے ہیں‘ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ الامن تاب وامن وعمل عملا صالحا غفورا رحیما تک۔

٧٨٦ بَاب قَوْلِهٖ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥

باب ۷۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول مگر وہ لوگ جو تائب ہو کر ایمان لے آئے اور نیک عمل کئے' تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو برائیوں کی جگہ نیکیاں عطا فرمائے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

١٨٧٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَّعَنْ "وَّالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ" قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ .

۱۸۷۶۔ عبدان' عبدان کے والد' شعبہ' منصور' حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ابزی نے مجھ سے کہا کہ تم حضرت ابن عباس سے ان دو آیات کا مطلب دریافت کرو' ایک ومن یقتل مومنا متعمدا الخ دوسرے والذین لایدعون مع الله الها آخر الخ چنانچہ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ پہلی آیت منسوخ نہیں ہوئی ہے' اور دوسری آیت مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

٧٨٧ بَاب قَوْلِهٖ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا هَلَكَةً .

باب ۷۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ عنقریب تمہارا یہ عمل وبال ہو جائیگا "لزامًا" کے معنی ہیں ہلاکت۔

١٨٧٧ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا .

۱۸۷۷۔ عمر بن حفص بن غیاث' حفص بن عیاث' اعمش' مسلم' مسروق عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کی پانچ بڑی نشانیاں گزر چکی ہیں ایک دھواں' دوسرے شق القمر' تیسرے غلبہ روم' چوتھے بطشہ یعنی پکڑ' پانچویں ہلاکت و بربادی یعنی لزام پھر آپ نے فسوف یکون لزامًا کی آیت پڑھی۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

سورہ شعراء کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُوْنَ تَبْنُوْنَ هَضِيْمٌ يَتَفَتَّتُ اِذَا مُسَّ مُسَحَّرِيْنَ الْمَسْحُوْرِيْنَ وَالْاَيْكَةُ جَمْعُ اَيْكَةٍ وَّهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَّوْمِ الظُّلَّةِ اِظْلَالُ الْعَذَابِ اِيَّاهُمْ مَوْزُوْنٍ مَّعْلُوْمٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةِ طَائِفَةٌ قَلِيْلَةٌ فِي السّٰجِدِيْنَ الْمُصَلِّيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ٥ كَاَنَّكُمْ الرِّيْعُ الْاَيْفَاعُ مِنَ الْاَرْضِ وَجَمْعُهٗ رِيَعَةٌ وَاَرْيَاعٌ وَّاحِدُ الرِّيَعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد کہتے ہیں کہ "تعبثون" کے معنی تم بناتے ہو "هضیم" وہ چیز جو چھوتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے "مسحرین" جادو کے گئے "ایکة" و " ایکة" جنگل کو کہتے ہیں "یوم الظلته" وہ دن کہ جب عذاب ان پر سایہ کرے گا "موزون " معلوم "کالطود" پہاڑ کی طرح "شر ذمة" چھوٹا گروہ " فی الساجدین "سجدہ کرنے والوں میں' ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ "لعلکم تخلدون" کے معنی یہ ہیں کہ ہمیشہ رہو گے۔ "ربعة" ٹیلہ اس کی جمع " ارباع" بھی آتی ہے اور "ریعہ" بھی آتی ہے "مصانع" محل وغیرہ' عمارت "فرهین" اتراتے

مَصْنَعَةً فَرِهِيْنَ مَرِحِيْنَ فَارِهِيْنَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِيْنَ حَاذِقِيْنَ تَعْثَوْا اَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيْثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةُ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَّجِبِلًا وَّجُبْلًا يَعْنِى الْخَلْقَ .

ہوئے اور "فارهين" کے بھی یہی معنی ہے' کچھ دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ "فارهين" ہوشیار کاری گر کو کہتے ہیں "تعثوا" کے معنی ہیں' بہت سخت یہ "عثو" سے مشتق ہے "عاث يعيث عيثا "جبلة" کے معنی ہیں' خلقت' مخلوق پیدا کیا گیا "جُبلاً" "جِبلاً" "جُبلاً" سب کے ایک ہی معنی ہیں۔

۷۸۸ بَاب قَوْلِهٖ وَلَا تُخْزِنِىْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ.

باب ۷۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مجھے رسوانہ کیجئے' جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے:

۱۸۷۸ - وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ رَاٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ الْغَبَرَةُ هِىَ الْقَتَرَةُ .

۱۸۷۸۔ ابراہیم بن طہمان' ابن ابی ذئب' سعید بن ابی سعید المقبری' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اپنے باپ کو قیامت کے دن رسوائی اور ذلت کی حالت میں دیکھیں گے "غبرة" اور "قترة" کے ایک ہی معنی ہیں۔

۱۸۷۹ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا اَخِىْ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِىْ اَلَّا تُخْزِنِىْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِنِّىْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ۝

۱۸۷۹۔ اسمٰعیل' اور اسمٰعیل کے بھائی' ابن ابی ذئب' سعید المقبری' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم اپنے والد کو خراب حالت میں دیکھ کر کہیں گے' کہ اے اللہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے رسوا نہیں کروں گا(ا)' پھر میرے والدین کو کیوں اس حالت میں رکھا ہے؟ یہ بھی تو میری ذلت ہے' اللہ فرمائے گا کہ ہم نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے۔

۷۸۹ بَاب وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اَلِنْ جَانِبَكَ.

باب ۷۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اپنے رشتہ داروں کو ڈرایئے "و اخفض جناحك" کے معنی ہیں کہ تم ان سے مہربانی سے پیش آؤ۔

۱۸۸۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِىْ

۱۸۸۰۔ عمر بن حفص بن غیاث' حفص بن غیاث' اعمش' عمرو بن مرہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ و انذر عشیر تك الاقربين " کہ اے رسول! اپنے رشتہ داروں کو ڈرایئے تو رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور بلند آواز سے پکارنے لگے' کہ اے بنی

(ا) حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ انہیں روز قیامت رسوا نہیں کریں گے ادھر اللہ تعالیٰ نے کافروں پر جنت کو حرام قرار دیا ہے تو ان دونوں چیزوں کو اللہ تعالیٰ یوں جمع فرمائیں گے کہ حضرت ابراہیمؑ کے والد کی شکل مسخ فرما دیں گے جس سے وہ انسان دکھائی نہیں دیں گے پھر اسے جہنم میں ڈال دیں گے اس سے حضرت ابراہیمؑ بھی رسوائی سے بچ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بات بھی پوری ہو جائے گی۔

يَابَنِىْ فِهْرٍ يَا بَنِىْ عَدِىٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَآءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِىْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قَالُوْا نَعَمْ مَاجَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّىْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَآئِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَتَبَّ مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ .

فہر! اے بنی عدی! قریش کے تمام لوگوں کو بلایا' جب لوگ آ گئے' اور جو نہیں آ سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا' ابولہب اور قریش بھی آئے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم سے یہ کہدوں کہ ایک بہت بڑا لشکر تمہارے اوپر حملہ کرنے کو تیار کھڑا ہے' تو کیا تم میری بات کا یقین کر لو گے؟ سب نے کہا ضرور کریں گے' کیونکہ ہم نے آپ کی سب باتیں سچی دیکھی ہیں' تب آپ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر تم اپنے شرک و کفر سے باز نہ آئے' تو تم پر بڑا بھاری عذاب آنے والا ہے' ابولہب بولا تو ہلاک ہو' کیا تو نے ہمیں اسی لئے یہاں بلایا تھا' چنانچہ اس وقت سورت تبت یدا الخ نازل ہوئی۔

١٨٨١ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَوْكَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَّا بَنِىْ عَبْدِمَنَافٍ لَّا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَّاعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِيْنِىْ مَاشِئْتِ مِنْ مَّالِىْ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهٗ اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .

١٨٨١ـ ابوالیمان' شعیب' زہری' سعید بن مسیب' و ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ اس آیت و انذر عشیر تك الاقربین (یعنی اے رسول! اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے) کے نزول کے بعد کھڑے ہوئے' تو ارشاد فرمایا کہ اے گروہ قریش (یا اسی جیسا کوئی اور کلمہ فرمایا) اللہ کی اطاعت کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا ہوں' اے بنی عبد مناف! اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' اے عباسؓ بن عبدالمطلب میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' اے صفیہؓ پیغمبر خدا کی پھوپھی! میں خدا کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' اے فاطمہؓ بنت محمد ﷺ تم میرے مال سے سب کچھ لے سکتی ہو' مگر جب تک نیک عمل نہیں کرو گی' خدا کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' اصبغ نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے اس کے متابع روایت کی ہے۔

النَّمْلُ!

سورہ نمل کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْخَبْءُ مَاخَبَأْتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيْرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهٗ صُرُوْحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلَهَا عَرْشٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"الخب" کے معنی چھپی ہوئی چیز "لاقبل" کے معنی ہیں طاقت "الصرح" کانچ کا گارہ' محل کو بھی کہتے ہیں' اس کی جمع "صروح" آتی ہے' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ "ولها عرش عظیم" کے معنی ہیں

سَرِيْرٌ كَرِيْمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِيْنَ طَآئِعِيْنَ رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَآئِمَةً اَوْزِعْنِيْ اجْعَلْنِيْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوْا غَيِّرُوْا وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ يَقُوْلُهٗ سُلَيْمٰنُ الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَآءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمٰنُ قَوَارِيْرَ اَلْبَسَهَا اِيَّاهُ

کہ اس کا تخت بیش قیمت اور کاریگری کا بہترین نمونہ ہے' مسلمین کے معنی ہیں تابعدار ہو کر "ردف" نزدیک آ گیا "جامدہ" اپنی جگہ پر قائم ہے "اوزعنی" مجھ کو کر دے' مجاہد کا بیان ہے کہ "نکروا" کے معنی اس کا روپ بدل ڈالو "او تینا العلم" یہ حضرت سلیمان نے کہا تھا ان کا مقولہ ہے بعض اس کو بلقیس کا مقولہ کہتے ہیں "صرح" پانی کا حوض تھا' جسے حضرت سلیمان نے شیشوں سے چھپا دیا تھا' لہذا دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی بھرا ہے۔

اَلْقَصَصُ

سورہ قصص کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا مُلْكَهٗ وَيُقَالُ اِلَّا مَا اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْاَنْبَآءُ الْحُجَجُ .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"کل شئی ھالك الا وجھه" میں "وجھه" سے اللہ کی سلطنت یا اس کی ذات مراد ہے' بعض کہتے ہیں کہ وہ اعمال مراد ہیں' جو اسکی رضا کے لئے کئے جائیں' مجاہد کہتے ہیں کہ "انباء" سے مراد دلیلیں ہیں۔

۷۹۰ بَاب قَوْلِهٖ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ .

باب ۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے' بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

۱۸۸۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ وَّعَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدَانِهٖ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَمَا كَلَّمَهُمْ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ

۱۸۸۲۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' سعید بن میتب حضرت میتبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کا انتقال ہونے لگا' تو آنحضرت ﷺ ان کے پاس گئے' ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیر وغیرہ وہاں موجود تھے' آپ نے ابو طالب سے فرمایا اے چچا! آپ ایک دفعہ کلمہ پڑھ دیجئے' اور کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اور محمد (ﷺ) اس کے سچے رسول ہیں' تو پھر میں اللہ سے آپ کے بارے میں کہہ لونگا' اسکے بعد ابو جہل اور عبداللہ نے ابو طالب سے کہا کہ کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دو گے؟ رسول اکرم تو یہی کہتے رہے' مگر یہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے' یہاں تک کہ ابو طالب کے آخری الفاظ یہ تھے کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ واللہ میں ان کیلئے برابر استغفار کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے اس سے منع کرے' چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل فرمائی گئی ما کان للنبی والذین آمنوا الخ یعنی نبی اور ایمان والوں کو مشرکوں کیلئے استغفار نہیں کرنا

اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَاتَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولِی الْقُوَّةِ لَایَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ، لَتَنُوْءُ لَتُثْقِلُ، فَارِغًا اِلَّا مِنْ ذِکْرِ مُوْسٰی الْفَرِحِیْنَ الْمَرِحِیْنَ قُصِّیْهِ اتَّبِعِیْ اَثَرَهٗ وَقَدْ یَکُوْنُ اَنْ یَّقُصَّ الْکَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ وَّاحِدٌ وَّعَنِ اجْتِنَابٍ اَیْضًا یَّبْطِشُ وَیَبْطُشُ، یَاْتَمِرُوْنَ یَتَشَاوَرُوْنَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَآءُ وَالتَّعَدِّیْ وَاحِدٌ اٰنَسَ اَبْصَرَ جَذْوَةٌ قِطْعَةٌ غَلِیْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَیْسَ فِیْهَا لَهَبٌ وَّالشِّهَابُ فِیْهِ لَهَبٌ وَّالْحَیَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَآنُّ وَالْاَفَاعِیْ وَالْاَسَاوِدُ رِدْاً مُعِیْنًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُّصَدِّقُنِیْ وَقَالَ غَیْرُهٗ سَنَشُدُّ سَنُعِیْنُکَ کُلَّمَا عَزَّزْتَ شَیْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهٗ عَضُدًا مَّقْبُوْحِیْنَ مُهْلَکِیْنَ وَصَّلْنَا بَیَّنَّاهُ وَاَتْمَمْنَاهُ یُجْبٰی یُجْلَبُ بَطِرَتْ اَشِرَتْ فِیْ اُمِّهَا رَسُوْلًا اُمُّ الْقُرٰی مَکَّةُ وَمَا حَوْلَهَا تُکِنُّ تُخْفِیْ اَکْنَنْتُ الشَّیْءَ اَخْفَیْتُهٗ وَکَنَنْتُهٗ اَخْفَیْتُهٗ وَاَظْهَرْتُهٗ وَیْکَاَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ اَلَمْ تَرَاَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ یُوَسِّعُ عَلَیْهِ وَیُضَیِّقُ عَلَیْهِ.

چاہیے' اور اللہ تعالیٰ نے آنخضرت ﷺ کو ابو طالب کے معاملہ میں فرمایا کہ انك لاتهدی الخ یعنی تم جسے چاہو ہدایت نہیں کر سکتے' ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہے دیتا ہے' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ "تنوء بالعصبة اولی القوة" کے معنی یہ ہیں کہ ایک بڑی جماعت بھی اس کی کنجیاں نہیں اٹھا سکتی' وہ ان کو بھی بوجھل کر دیں "لتنور" بوجھل ہوتی تھیں "فارغا" کا مطلب یہ ہے کہ موسیٰ کی ماں کے دل میں سوائے موسیٰ کے اور کوئی خیال نہیں رہا "فرحین" خوش "قصیبه" کا معنی ہے کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا' بیان کرنے کے معنی بھی آتے ہیں "عن جنب" دور سے اور یہی معنی ہیں "عن جنابة" کے اور "عن اجتناب" کے بھی یہی معنی ہیں "یبطش یبطش" دونوں پڑھا جاتا ہے "یامرون" مشورہ کر رہے ہیں "عدوان" عداء "تعدی" سب کے معنی ہیں حد سے بڑھنا انس دیکھا "جذوة" موٹی لکڑی کا وہ سرا جس پر آگ لگی ہو' اور شہاب لپٹ والی کو کہتے ہیں "جان" دبلا سانپ واقعی "اژدھا" "ردا" مددگار' ابن عباس "یصدقنی" کے قاف پر پیش پڑھتے تھے۔ بعض کا کہنا ہے کہ "سنشد" کے معنی ہیں ہم تمہاری مدد کریں گے' عرب مدد دینے کے موقعہ پر کہتے ہیں کہ جعلنا "یعصدا" "مقبوحین" ہلاک کئے گئے "وصلنا" پورا کیا' بیان کیا "یحیٰی" کھنچے چلے آتے ہیں "بطرت" کے معنی سرکشی کی اس نے "امهار سولاً" "ام القریٰ" مکہ کے اردگرد کو کہتے ہیں "بڑی بستی" "تکن" چھپاتی ہیں عرب کہتے ہیں "اکنت الشئی" میں نے اسے چھپالیا "کننته" کے بھی یہی معنی ہیں "ویکان الله" کا مطلب ہے کیا تو نے اس کو نہیں دیکھا "ان الله میسبط الرزق لمن یشارو یقدر لله جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے۔

۷۹۱ بَاب قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ الْاٰیَةَ .

باب ۷۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے وہ تم کو دوبارہ لوٹنے کی جگہ واپس لے آئے گا۔

۱۸۸۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا یَعْلٰی حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ الْعُصْفُرِیُّ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَکَّةَ.

۱۸۸۳۔ محمد بن مقاتل یعلی' سفیان عصفری' عکرمہ' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ "لرادك الی معاد" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو پھر مکہ لائے گا۔

اَلْعَنْکَبُوْتُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ مُجَاھِدٌ وَّکَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ضَلَلَۃً فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ عَلِمَ اللّٰہُ ذٰلِكَ اِنَّمَا ھِیَ بِمَنْزِلَۃِ فَلْیَمِیْزَ اللّٰہُ کَقَوْلِہٖ لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِھِمْ اَوْزَارِھِمْ .

سورہ عنکبوت کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد کا بیان ہے کہ وکانو مستبصرین" اور وہ لوگ اچھا برا دیکھتے تھے "فلیعلمن اللہ" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم کو ظاہر فرمائے گا۔ "لیمیز اللہ الخبیث" اللہ گندوں کو ستھروں سے علیحدہ کر دے "اثقالا" مع اثقالھم" اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کے بوجھ۔

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَلَایَرْبُوْا مَنْ اَعْطٰی یَبْتَغِیْ اَفْضَلَ فَلَا اَجْرَلَہٗ فِیْھَا قَالَ مُجَاھِدٌ یُّحْبَرُوْنَ یُنَعَّمُوْنَ یَمْھَدُوْنَ یُسَوُّوْنَ الْمُضَاجِعَ الْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ ھَلْ لَّکُمْ مِّمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فِی الْاٰلِھَۃِ وَفِیْہِ تَخَافُوْنَھُمْ اَنْ یَّرِثُوْکُمْ کَمَا یَرِثُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا یَصَّدَّعُوْنَ یَتَفَرَّقُوْنَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَیْرُہٗ ضَعْفٌ وَّضُعْفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاھِدٌ السُّوْاٰی الْاِسَاءَۃُ جَزَاءُ الْمُسِیْئِیْنَ .

سورہ روم کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فلایربوا" کے معنی ہیں کہ جو سود پر قرض دے۔ اسے کچھ ثواب نہیں ملے گا، مجاہد کا کہنا ہے کہ "یحبرون" کے معنی نعمتیں دیئے جائیں گے "یمھدون" اپنے لئے بستر وغیرہ بچھاتے ہیں "الودق" کے معنی مینہ کے ہیں، ابن عباس کہتے ہیں "ھل لکم ملکت ایمانکم" کیا تم اپنے غلاموں اور لونڈیوں سے خوف کرتے ہو کہ وہ تمہارے الگ الگ وارث ہو جائیں گے "یصدعون" جدا جدا ہو جائیں گے "فاصدع" کھول کر بیان کر دے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ "ضعف" اور "ضعف" دونوں کے معنی ایک ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ سوای اور اساوۃ کے معنی یہ ہیں کہ برائی کرنے والوں کو برابر بدلہ ملے گا۔

١٨٨٤ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُّحَدِّثُ فِیْ کِنْدَۃَ فَقَالَ یَجِیْءُ دُخَانٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَاْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْمُنَافِقِیْنَ وَاَبْصَارِھِمْ یَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ کَھَیْئَۃِ الزُّکَامِ فَفَزِعْنَا فَاَتَیْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّکَانَ مُتَّکِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْیَقُلْ وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ فَلْیَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ یَّقُوْلَ لِمَا لَا یَعْلَمُ لَا اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰہَ قَالَ لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْاَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ

۱۸۸۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، اعمش، ابوالضحیٰ، حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کندہ میں بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں سا پیدا ہوگا، جو منافقوں کے کان اور آنکھ میں گھسے گا اور ایمانداروں کو زکام جیسا ہو جائے گا، میں یہ سن کر ڈرا، اور پھر عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا، وہ تکیہ کے سہارے بیٹھے تھے، میں نے ان سے وہ واقعہ بیان کیا، آپ کو غصہ آ گیا فرمانے لگے کہ آدمی کو چاہئے جو بات معلوم ہو وہ بیان کرے، ورنہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اس لئے کہ یہ بھی ایک طرح کا علم ہے کہ جو نہ معلوم ہو اس کیلئے کہہ دے کہ میں نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرماتا ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ و نصیحت پر کوئی صلہ تم سے

وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَؤُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَآءَهُ اَبُوْ سُفْيَانُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْهَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ فَقَرَ اَفَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ عَآئِدُوْنَ فَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ اِذَا جَآءَ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ وَّلِزَامًا يَّوْمَ بَدْرٍ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى سَيَغْلِبُوْنَ وَالرُّوْمُ قَدْ مَضٰى .

نہیں چاہتا اور نہ میں تم سے کسی طرح کی بناوٹی باتیں کرتا ہوں' اصل یہ ہے کہ اہل مکہ کے ایمان میں جب دیر ہوئی تو آنحضرت نے اللہ سے عرض کیا کہ اے اللہ! تو ان پر حضرت یوسف کے زمانہ کی طرح قحط مسلط کردے' دعا قبول ہوئی' قحط پڑا' آدمی اور جانور مرنے لگے لوگ مردار کا گوشت کھانے لگے' اور لوگوں کی آنکھوں میں دھواں دھواں سا نظر آنے لگا۔ چنانچہ ابوسفیان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ) آپ تو ہمیں ہمدردی اور صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہیں دیکھئے آپ کی قوم کے کتنے آدمی مر چکے ہیں' لہٰذا آپ دعا فرمائیے' چنانچہ رسول اکرم نے دعا فرمائی اور پھر اس آیت کو پڑھا فَارْ تَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السماء بدخان مبين' عائدون تک چونکہ اس آیت میں عذاب ہٹ جانے کا ذکر ہے' جو صرف دنیاوی عذاب ہو سکتا ہے' کیونکہ آخرت کا عذاب ٹلنے والا نہیں' اور نہ ہی کافر وہاں اپنے کفر کی طرف لوٹ سکتا ہے' لہٰذا دھوئیں سے مراد یہی قحط سالی والا دھواں ہے اور "البطشة" سے بدر کی لڑائی مراد ہے اور "الزام" کا مطلب بدر میں قید ہونا' جنگ بدر اور واقعہ روم بھی گزر چکے۔

۷۹۲ بَاب قَوْلِهٖ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ لِدِيْنِ اللّٰهِ خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ دِيْنُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْفِطْرَةُ الْاِسْلَامُ.

باب ۷۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی "خلق الله" سے مراد اللہ کا دین ہے' جیسے "خلق الاولين" سے مراد "دين الاولين" ہے فطرت سے مراد اسلام ہے

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَالنَّاسَ عَلَيْهَا لَاتَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ .

۱۸۸۵۔ عبدان' عبداللہ' یونس' زہری' ابو سلمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے' اس کے بعد اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں' جس طرح جانوروں کے بچے تندرست و سالم پیدا ہوتے ہیں' مگر بعد میں یہ کافران کے کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہیں' اسی طرح انسانوں کے سب بچے اسلامی فطرت پر پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "فطرت الله التی الخ وہ فطرت جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا' اللہ کا دین بدلتا نہیں یہی دین ٹھیک ہے۔

لُقْمَانُ !!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۷۹۳ بَاب قَوْلِهٖ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ .

۱۸۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ .

۷۹۴ بَاب قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ .

۱۸۸۷ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذَا اَتَاهُ رَجُلٌ يَّمْشِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَآئِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْاِحْسَانُ قَالَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ

سورۃ لقمان کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۷۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مت شرک کر اللہ کے ساتھ، بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

۱۸۸۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم الخ یعنی جو لوگ ایمان لائے، اور پھر اپنے ایمان میں کوئی ظلم نہیں کیا، اس وقت لوگوں کو بہت سی پریشانی ہوئی اور سب آنحضرت سے عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان میں کسی طرح کا ظلم نہ کیا ہو، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ لقمان (۱) نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا کہ "ان الشرك الظلم عظيم"

باب ۷۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

۱۸۸۷۔ اسحاق، جریر، ابی حیان، ابی زرعہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر پورا ایمان رکھتا ہو، اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھتا ہو، اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا یقین رکھتا ہو، قیامت اور حشر کو پورے طور پر ماننا، پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنا، شرک سے محفوظ رہنا، نماز ادا کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اس کے بعد پھر پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو اتنا ہی یقین رکھے کہ وہ اس

(۱) حضرت لقمان راجح قول کے مطابق نبی نہیں تھے بہت بڑے دانا حکیم تھے، لکھا ہے کہ حضرت لقمان ایک ہزار سال تک زندہ رہے، حضرت داؤدؑ کی بعثت سے پہلے فتویٰ دیا کرتے تھے حضرت داؤد کی بعثت کے بعد فتویٰ دینا منقطع کر دیا۔

يَرَاكَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْمَرْاَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ فَاَخَذُوْا لِيَرُدُّوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَآءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ .

کو دیکھ رہا ہے' اس کے بعد پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا اس کو میں تم سے زیادہ نہیں جانتا' ہاں یہ بتاتا ہوں کہ اس کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ عورت اپنا خاوند جنے گی' یعنی بیٹا بڑا ہو کر اس کا خاوند و مالک بنے گا' کمیں اور جھوٹے لوگ بادشاہ بن جائیں گے اس کے بعد فرمایا کہ پانچ باتیں ہیں جن کو صرف اللہ ہی جانتا ہے ایک یہ کہ قیامت کب آئے گی؟ دوسرے یہ کہ بارش کب ہو گی؟ (۳) عورت کے رحم میں کیا ہے؟ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا؟ آپ نے فرمایا اسے ذرا واپس لاؤ' ہم نے دیکھا مگر نہیں ملا' آپ نے فرمایا یہ جبریل تھے۔ لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ .

۱۸۸۸۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیب کے خزانہ کی کنجیاں پانچ ہیں' اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الخ آخر آیت تک۔

تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ !

سورۃ تنزیل السجدہ کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّهِيْنٍ ضَعِيْفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ الْجُرُزُ الَّتِيْ لَاتُمْطَرُ اِلَّا مَطَرًا، لَا يُغْنِيْ عَنْهَا شَيْئًا نَّهْدِ نُبَيِّنْ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد کا بیان ہے کہ "مھین" کمزور کو کہتے ہیں اور مراد اس سے مرد کا نطفہ ہے "ضللنا" ہم تباہ ہوئے ابن عباس کہتے ہیں کہ "جرز" وہ زمین جہاں پانی بہت کم برستا ہے' یا سخت و خشک زمین "نہد" کے معنی ہم بیان کرتے ہیں۔

۷۹۵ بَاب قَوْلِهٖ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ .

باب ۷۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کیلئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى

۱۸۸۹۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابی الزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا رب ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسی ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گی' اور نہ کسی کان نے سنی ہوں گی اور نہ وہ کسی کے وہم و خیال میں رہیں گی' اس کے راوی نے

قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ .قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ مِثْلَهٗ قِيْلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَاَيُّ شَيْءٍ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَرَأَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُرَّاتٍ .

کہا تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو فلا تعلم نفس الخ کیونکہ اس میں اسی کا بیان ہے۔

علی' سفیان' ابوالزناد' اعرج حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے' پھر وہی بیان کیا جو اوپر گزرا' سفیان سے پوچھا گیا کہ تم نے یہ حدیث آنحضرت سے روایت کی ہے نہیں تو اور کیا' ابومعاویہ نے اعمش سے بواسطہ صالح نقل کیا کہ حضرت ابوہریرہ نے "قرات" پڑھا۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَ اَفَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ .

۱۸۹۰۔ اسحٰق بن نصر' ابواسامہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رب فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک اور متقی بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں' جسے نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے' نہ کسی کان نے سنا ہے' اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا ہے' وہ ایسی چیز ہے کہ بہشت وہ نعمتیں جن کو تم جانتے ہو ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے' اس کے بعد مذکورہ بالا آیت آپ نے تلاوت فرمائی۔

الْاَحْزَابُ

سورہ احزاب کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَا صِيْهِمْ قُصُوْرِهِمْ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد کہتے ہیں کہ "صیاصیھم" کے معنی ہیں' محل قلعہ وغیرہ

٧٩٦ بَاب قَوْلِهِ النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ .

باب ۷۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔

۱۸۹۱۔حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا فَاِنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضِيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ

۱۸۹۱۔ ابراہیم بن منذر' محمد بن فلیح' ہلال بن علی' عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایمان والے کا میں سب سے زیادہ اس دنیا اور آخرت میں خیر خواہ ہوں' اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو کہ النبی اولی بالمومنین من انفسھم الخ یعنی نبی ایمان والوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حقدار ہے' آپ نے فرمایا' جس مومن نے مال چھوڑا ہے' تو اس کے وارث اس کے رشتہ دار ہوں گے' اور اگر کسی کا قرض اس کے اوپر آتا ہے تو وہ میرے پاس آئے' میں اس

وَاَنَامَوْلَاهُ .

کے قرض کو ادا کروں گا۔

۷۹۷ بَاب قَوْلِهٖ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ .

باب ۷۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان کو (متبنّیٰ) ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ .

۱۸۹۲۔ معلّیٰ بن اسد' عبدالعزیز' موسیٰ' بن عقبہ' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے زید بن حارثہ کو متبنّیٰ بنالیا تھا' اور ہم لوگ حضرت زید کو زید بن محمد (ﷺ) کہا کرتے تھے' اس سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ادعوھم لابائھم الخ تو ہم نے اس طرح پکارنا چھوڑ دیا۔

۷۹۸ بَاب قَوْلِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا نَحْبَهٗ عَهْدَهٗ اَقْطَارِهَا جَوَانِبُهَا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا لَاَعْطَوْهَا .

باب ۷۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مومنوں میں ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو کہدیا' اس میں پورے اترے اور بعض وقت کے منتظر ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی "نحبہ" اس کا عہد "اقطارھا" کناروں سے "لاتوھا" قبول کرلیں اس کو۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَرٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِىْ اَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ .

۱۸۹۳۔ محمد بن بشار' محمد بن عبداللہ انصاری' ان کے والد ثمامہ بن عبداللہ' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت انس بن نضر کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ "ایمانداروں میں وہ آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کر دکھایا۔

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِى الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَالَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِىْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ .

۱۸۹۴۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' خارجہ بن زید بن ثابت' حضرت زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے قرآن کو ایک جگہ لکھا' تو سورہ احزاب کی ایک آیت جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا وہ مجھے کسی کے پاس نہیں ملی' آخر خزیمہ انصاری سے حاصل ہوئی' اور ان کو آنحضرت ﷺ نے ایسا سچا فرمایا تھا کہ ان کی تنہا شہادت دو مسلمانوں کی شہادت کے برابر فرمائی تھی' وہ آیت یہ ہے' من المومنین رجال صدقوا ماعاھدوا لله علیه آخر آیت تک۔

۷۹۹ بَاب قَوْلِهٖ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا التَّبَرُّجُ اَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا سُنَّةَ اللّٰهِ اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا.

باب ۷۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے نبی اپنی ازواج سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیا کا عیش اور اس کی بہار پسند کرتی ہو' تو آؤ میں تمہیں مال دے کر خوشی سے رخصت کردوں "تبرج" کے معنی بناؤ سنگھار دکھانا "سنة الله" استنہا اپنا طریقہ۔

۱۸۹۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآئَهَا حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ يُخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ فَبَدَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ اَبَوَيْكِ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِّيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِلٰى تَمَامِ الْاٰيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ فَفِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَأْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ .

۱۸۹۵۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت (آیت تخیر) نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں' مگر جواب میں جلدی مت کرنا اور اپنے والدین سے اچھی طرح دریافت کر کے جواب دینا' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے والدین آپ کی فرقت اور مال کی محبت کو پسند نہ کریں گے' پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یا ایھا النبی قل لازواجك الخ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میں والدین سے کیا پوچھوں میں تو آخرت کے عیش اور اللہ و رسول کو پسند کرتی ہوں' مال کو نہیں۔

۸۰۰ بَاب قَوْلِهٖ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا وَقَالَ قَتَادَةُ وَاذْكُرْنَ مَايُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ الْقُرْاٰنُ وَالسُّنَّةُ .

باب ۸۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم اللہ' رسول اور آخرت کو پسند کرو تو اللہ نے تم میں سے نیک بیویوں کے لئے بڑا ثواب مقرر کر رکھا ہے' حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ "واذکرن مایلی فی بیوتکن من آیات الله و الحکمة الخ میں آیات سے مراد قرآن اور الحکمۃ سے مراد سنت رسول ہے۔

۱۸۹۶ ۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَابِيْ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا

۱۸۹۶۔ لیث' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے سب سے اول مجھ سے فرمایا' کہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جواب میں جلدی مت کرنا' بلکہ اپنے والدین سے پوچھ کر جواب دینا' یہ بات آپ نے اس غرض سے

فَلا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِّيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا اِلٰى اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَأْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابَعَهٗ مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

فرمائی کہ کہیں میں مال کو پسند نہ کرلوں' کیونکہ والدین تو آخرت اور رسول اللہ ہی کو پسند کریں گے' اس کے بعد آپ نے فرمایا عائشہؓ! اگر تم دنیا کے مال و متاع کو پسند کرتی ہو' تو پھر میں تم کو بہت سامال دے کر خوشی سے رخصت کردوں اور اگر تم اللہ و رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں' تو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے بڑا اجر مقرر کیا ہے' مگر شرط یہ ہے کہ تم نیکی پر قائم رہو' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا میں اس کو والدین سے کیا پوچھوں' میں تو اللہ و رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں' پھر یہی بات حضور نے دوسری ازواج سے فرمائی اور ان سب نے بھی یہی جواب دیا' موسیٰ بن اعینؒ' معمر' زہری' ابو سلمہ' عبدالرزاق' ابوسفیان سے اس کے متابع حدیث روایت کی' نیز زہری' عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۸۰۱ بَاب قَوْلِهٖ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ.

باب ۸۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا' آپ لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ نَزَلَتْ فِيْ شَاْنِ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَّزَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ.

۱۸۹۷۔ محمد بن عبدالرحیم' یعلی بن منصور' حماد بن زید' ثابت' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت وتخفی فی نفسك ما الله مبديه الخ یعنی آپ اپنے دل میں چھپاتے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا' زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔

۸۰۲ بَاب قَوْلِهٖ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ تُرْجِيْ تُؤَخِّرُ اَرْجِئْهُ اَخِّرْهُ.

باب ۸۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپ اپنی بیویوں سے جسے چاہیں اور جب تک چاہیں علیحدہ رکھیں' اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جن کو الگ رکھا تھا اگر پسند کریں تو ان کو بھی طلب کریں' آپ پر کوئی گناہ نہیں' ابن عباس کہتے ہیں کہ "ترجی" ڈھیل دے "ارجه" اسی سے ہے۔

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ

۱۸۹۸۔ زکریا بن یحییٰ' ابواسامہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ سے

أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقُولُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ.

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جن عورتوں نے اپنے لئے رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا' میں ان کے مقابلہ پر غیرت و شرم کرتی تھی' (ا) اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجی من تشائو منهن وتو وی الك من تشاء الخ تو میں نے خدمت شریف میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں دیکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مرضی کے موافق کرتا ہے اب آپ جو چاہیں کریں۔

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاْذِنُ فِيْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ) فَقُلْتُ لَهَا مَاكُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَالَتْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهٗ اِنْ كَانَ ذَاكَ اِلَيَّ فَاِنِّيْ لَا اُرِيْدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اُوْثِرَ عَلَيْكَ اَحَدًا تَابَعَهٗ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا

۱۸۹۹۔ حبان بن موسیٰ' عبداللہ' عاصم الاحول' معاذہ' حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اگر باری والی بیوی کو چھوڑ کر کسی دوسری بیوی کے یہاں جانا چاہتے تھے' تو باری والی سے اجازت لیا کرتے تھے' اس آیت کے نازل ہونے کے بعد یعنی تُرجِیْ مَنْ تَشَاءَ مِنْهُنَّ وَتُوِیْ اِلَیْكَ مَنْ تَشَاءَ الخ' معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ جب آنحضرت آپ سے اجازت لیتے تھے تو آپ کیا جواب دیتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو کہتی تھی کہ میں یہی چاہتی ہوں کہ آپ میرے ہی پاس قیام فرمائیں' اس حدیث کو عباد بن عباد' عاصم سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۸۰۳ بَاب قَوْلِهٖ لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ

باب ۸۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے مسلمانو! تم نبی کے گھر میں مت جایا کرو' مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کیلئے بلایا جائے اور تم کو اس کے پکنے کا بھی انتظار نہیں کرنا چاہئے اور جب بلایا جائے جاؤ اور کھانے کے بعد باتوں میں دل لگا کر مت بیٹھے رہا کرو' تمہارا یہ عمل نبی کیلئے تکلیف کا باعث ہوتا ہے' اور وہ شرم کرتے ہیں' مگر اللہ سچی بات کہنے سے نہیں شرماتا' اور جب ان سے کچھ طلب کرو' تو پردے کی آڑ سے مانگو' یہ بات تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کا سبب

(ا) ایک روایت میں ہے کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہبہ کر دیا تھا ان میں سے کسی کو بھی آپ نے اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے اسے مباح قرار دیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ مخصوص اجازت تھی دوسرے مسلمانوں کو اسکی بھی اجازت نہیں۔

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْآ اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا يُقَالُ اَنَاهُ اِدْرَاكُهٗ اَنَايَانِيْ اَنَاةً لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا اِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ قَرِيْبَةً وَّاِذَا جَعَلْتَهٗ ظَرْفًا وَّبَدَلًا وَّلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَآءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَ الْجَمِيْعِ لِلذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى .

ہے' تمہارا یہ کام نہیں کہ نبی کو تکلیف دو اور ان کی بیویوں سے کبھی نکاح مت کرنا' بے شک تمہارا یہ عمل خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے' اناہ کے معنی کھانا تیار ہونے کے میں یہ لفظ "انایانی۔ اناۃ" سے بنا ہے "لعل الساعة تکون قریبًا شائد قیامت عنقریب ہو جائے' اگر "قریباً" کو "ساعة" کی صفت قرار دیا جائے۔ تو "قریبة" ہونا چاہئے اور اگر ظرف و بدل مانیں تو تائے تانیث کو ہٹا کر "قریباً" پڑھیں گے۔ ایسی حالت میں یہ واحد' تثنیہ' جمع سب ہی کیلئے ہوگا۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ .

۱۹۰۰۔ مسدد' یحییٰ' حمید' انس' حضرت عمر رضیؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے پاس تو ہر طرح کے لوگ آتے جاتے ہیں لہٰذا اگر آپ اپنی بیویوں کو پردہ کا حکم دیں تو بہت اچھا ہو' اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ وَاِذْ هُوَ كَاَنَّهٗ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا فَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ الْاٰيَةِ .

۱۹۰۱۔ محمد بن عبداللہ' قاشی' معتمر بن سلیمان' ان کے والد' ابو مجلز' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے زینب بنت جحش کے ساتھ شادی کر کے ولیمہ کی دعوت کی' لوگوں نے کھانا کھایا' پھر بیٹھے رہے' آنحضرت ﷺ اندر جانے کی فکر کر رہے تھے' مگر یہ لوگ اٹھنے کا نام نہیں لیتے تھے' جب آپ اٹھے تو آپ کے ہمراہ بہت سے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے مگر تین آدمی پھر بھی بیٹھے باتیں کرتے رہے' آنحضرت ﷺ باہر جا کر جب دوبارہ اندر آئے' تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی تک بیٹھے ہی ہوئے ہیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد وہ لوگ بھی اٹھے' میں نے آنحضرت ﷺ کو خبر دی کہ وہ سب چلے گئے' اس وقت آپ اندر تشریف لائے' میں نے بھی جانا چاہا' مگر آپ نے پردہ ڈال دیا' اس کے بعد اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی کہ یاایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الخ۔

۱۹۰۲ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اٰيَةِ الْحِجَابِ لَمَّا اُهْدِيَتْ زَيْنَبُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهٗ فِى الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَّدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَجَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُوْدٌ يَّتَحَدَّثُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِىِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنٰهُ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ

۱۹۰۲۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' ابوقلابہ' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ پردہ کی آیت سے میں اچھی طرح واقف ہوں' آنحضرت ﷺ نے جب حضرت زینبؓ سے نکاح کیا اور آپ کے گھر میں آئیں' تو آپ نے ولیمہ کیا اور لوگوں کو دعوت دی' لوگ آئے اور کھانا کھانے کے بعد باتیں کرنے بیٹھ گئے' رسول اللہ ﷺ اندر گئے' پھر باہر آ گئے' تاکہ لوگ چلے جائیں مگر وہ بیٹھے ہی رہے' اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم آخر آیت تک۔ آپ اندر تشریف لے گئے اور میں نے بھی جانے کا قصد کیا' مگر آپ نے پردہ ڈال دیا' پھر میں واپس آ گیا۔

۱۹۰۳ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ بُنِىَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَاُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِىْءُ قَوْمٌ فَيَاْكُلُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ فَدَعَوْتُ حَتّٰى مَا اَجِدُ اَحَدًا اَدْعُوْ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ مَا اَجِدُ اَحَدًا اَدْعُوْهُ قَالَ ارْفَعُوْا طَعَامَكُمْ وَبَقِىَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ يَّتَحَدَّثُوْنَ فِى الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فَتَقَرّٰى حُجَرَنِسَآئِهٖ كُلِّهِنَّ يَقُوْلُ لَهُنَّ كَمَا يَقُوْلُ لِعَآئِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهٗ كَمَا قَالَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ثَلٰثَةُ رَهْطٍ فِى الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُوْنَ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدَ الْحَيَآءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَّحْوَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ فَمَا اَدْرِىْ اَخْبَرْتُهٗ اَوْ اُخْبِرَ اَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوْا فَرَجَعَ حَتّٰى اِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ

۱۹۰۳۔ ابو معمر' عبدالوارث' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت زینب سے نکاح کیا اور پھر ولیمہ کا کھانا کھانے کے لئے مجھے لوگوں کو بلانے کیلئے بھیجا' تو میں آدمیوں کو بلا کر لایا وہ کھا کر چلے گئے' پھر دوسروں کو لایا وہ بھی چلے گئے' آخر میں نے عرض کیا کہ سب چلے گئے آپ نے کھانا اٹھانے کا حکم دیا' مگر تین آدمی بیٹھے رہے اور باتیں کرتے رہے' آنحضرت ﷺ باہر آئے اور پھر حضرت عائشہؓ کے حجرے کی طرف گئے' اور ان کو سلام کیا اور کہا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ' حضرت عائشہؓ نے بھی جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا اور دریافت کیا کہ آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا' اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک فرمائے اس کے بعد آپ اپنی سب بیویوں کے پاس تشریف لے گئے۔ سب کو السلام علیکم کہا' اور سب ہی نے حضرت عائشہ کی طرح جواب دیا' اس کے بعد آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے' وہ لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے' آنحضرت کو انہیں دیکھ کر بڑی شرم سی محسوس ہونے لگی' اور کچھ کہہ نہ سکے اور پھر حضرت عائشہؓ کے حجرے کی طرف جا کر ٹہلنے لگے' پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے یا کسی نے آپ کو خبر دی' آپ تشریف لائے مگر ابھی چوکھٹ کے اندر ایک ہی قدم رکھا تھا کہ آپ نے پردہ ڈال دیا اور اندر چلے گئے' اس وقت اللہ

فِیْ اُسْکُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَّ اُخْرٰی خَارِجَةً اَرْخَی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ وَاُنْزِلَتْ اٰیَةُ الْحِجَابِ.

تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

١٩٠٤۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِوَسَلَّمَ حِیْنَ بَنٰی بِزَیْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی حُجَرِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا کَانَ یَصْنَعُ صَبِیْحَةَ بِنَائِهٖ فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِنَّ وَیَدْعُوْا لَهُنَّ وَیُسَلِّمْنَ عَلَیْهِ وَیَدْعُوْنَ لَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی بَیْتِهٖ رَاٰی رَجُلَیْنِ جَرٰی بِهِمَا الْحَدِیْثُ فَلَمَّا رَاٰهُمَا رَجَعَ عَنْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَی الرَّجُلَانِ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَیْتِهٖ وَثَبَا مُسْرِعِیْنَ فَمَا اَدْرِیْ اَنَا اَخْبَرْتُهٗ بِخُرُوْجِهِمَا اَمْ اُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتّٰی دَخَلَ الْبَیْتَ وَاَرْخَی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ وَاُنْزِلَتْ اٰیَةُ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

١٩٠٤۔ اسحٰق ابن منصور' عبداللہ بن بکر سہمی' حمید' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت زینب سے نکاح کے بعد شب زفاف سے فارغ ہو کر ولیمہ کیا۔ لوگ آتے جاتے اور کھا کر چلے جاتے' آپ اس عرصہ میں دوسری بیویوں کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے' ان کو سلام کیا ان سب نے بھی سلام کا جواب دیا' اور آپ کو مبارک باد پیش کی پھر آپ واپس حضرت زینبؓ کے مکان (میں آئے)' تو دیکھا کہ تین آدمی ابھی تک بیٹھے باتیں کر رہے ہیں' آنحضرت ﷺ نے ان کو دیکھا تو واپس چلے گئے' جب ان لوگوں نے آپ کو دیکھا تو وہ بھی اٹھ کر باہر چلے گئے' اس کے بعد مجھ کو یاد نہیں کہ ان لوگوں کے جانے کے بعد میں نے آپ کو خبر دی یا کسی اور نے' غرض آپ تشریف لائے پھر اندر گئے' اور میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ ڈال دیا' اس کے بعد آیت حجاب (یا یھا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی الخ) نازل ہوئی۔

١٩٠٥۔ حَدَّثَنِیْ زَکَرِیَّآءُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَکَانَتِ امْرَاَةً جَسِیْمَةً لَّا تَخْفٰی عَلٰی مَنْ یَّعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ یَا سَوْدَةُ اَمَا وَاللّٰهِ مَا تَخْفَیْنَ عَلَیْنَا فَانْظُرِیْ کَیْفَ تَخْرُجِیْنَ قَالَتْ فَانْکَفَاَتْ رَاجِعَةً وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ وَاِنَّهٗ لَیَتَعَشّٰی وَفِیْ یَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَقَالَ لِیْ عُمَرُ کَذَا وَکَذَاقَالَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِیْ یَدِهٖ مَا وَضَعَهٗ فَقَالَ

١٩٠٥۔ زکریا بن یحییٰ' ابواسامہ' ہشام' عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد حضرت سودہؓ رفع حاجت کے لئے چادر اوڑھ کر باہر گئیں چونکہ وہ بہت جسیم تھیں اس لئے باوجود چادر کے پہچانی جاتیں' چنانچہ ایک دن وہ باہر گئیں تو حضرت عمرؓ نے پہچان کر کہا کہ آپ باوجود چادر کے ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہیں' سمجھ جاؤ کہ کس لئے نکلی ہو۔ حضرت سودہؓ عمرؓ کی باتیں سن کر واپس آئیں۔ آنحضرت ﷺ میرے گھر میں موجود تھے۔ کھانا کھا رہے تھے ایک ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی' حضرت سودہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں باہر گئی تھی تو عمرؓ نے مجھ سے یہ باتیں کہیں ہیں' آپ نے جب یہ سنا تو آپ پر نزول وحی ہونے لگا جب نازل ہو چکی تو ہڈی ہاتھ میں ہی تھی' آپ نے فرمایا کہ اللہ تم کو اجازت دیتا ہے' کہ تم ضرورت کیلئے باہر جا سکتی

اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ .

ہو۔

٨٠٤ بَاب قَوْلِهٖ اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَا اِخْوَانِهِنَّ وَلَا اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا .

باب ۸۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم کسی چیز کو چھپاؤ گے یا ظاہر کرو گے، تو اللہ تعالیٰ کو تو سب کچھ معلوم ہے، ان عورتوں پر اولاد ماں باپ اور بھائی اور بھتیجوں اور بھانجوں اور دوسری کل عورتوں اور لونڈیوں سے پردہ نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور ان کو چاہئے کہ اللہ سے ڈرتی رہیں، کیونکہ ہر چیز خدا کے سامنے ہے۔

١٩٠٦ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا اٰذَنُ لَهٗ حَتّٰى اِسْتَاذَنَ فِيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اَخَاهُ اَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ اِسْتَاذَنَ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ حَتّٰى اَسْتَاذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكِ اَنْ تَاذَنِيْنَ عَمَّكِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذٰلِكَ كَانَتْ عَآئِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ .

۱۹۰۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے ملنے کی اجازت مانگی، میں نے جواب میں کہہ دیا کہ جس وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت نہ ہو گی میں تم کو اپنے آپ اجازت نہیں دے سکتی ہوں اور میں نے اس خیال سے اجازت نہیں دی کہ ان کے بھائی ابوالقعیس کا تو میں نے دودھ نہیں پیا ہے، البتہ ان کی بیوی کا دودھ پیا ہے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! افلح کے ابوالقعیس بھائی نے مجھ سے ملنے کی اجازت طلب کی تو میں نے ملنے سے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ سے اجازت نہ لے لوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہیں دی، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے مرد نے تو دودھ نہیں پلایا ہے، بلکہ عورت نے پلایا ہے، آپ نے فرمایا نہیں وہ تمہارے چچا ہیں، عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ اسی بنا پر کہتی تھی کہ نسباً جو رشتہ حرم ہے رضاعاً بھی اسے حرام مانو۔

٨٠٥ بَاب قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَآئُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَصَلٰوةُ

باب ۸۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو! تم بھی درود و رحمت اور سلام بھیجا کرو، اور سلامتی کی دعا کیا کرو، ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ صلوۃ سے مراد یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے

الْمَلٰٓئِكَةِ الدُّعَآءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ يُصَلُّوْنَ يُبَرِّكُوْنَ لَنُغْرِيَنَّكَ لَنُسَلِّطَنَّكَ .

پاس ان کی تعریف کرتے ہیں، فرشتوں کی صلوٰۃ سے دعا مراد ہے' ابن عباس کہتے ہیں کہ "یصلون" برکت کی دعا کرتے ہیں "لنغرینك" غالب کریں گے ہم تم کو۔

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَیْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ .

۱۹۰۷۔ سعید بن یحییٰ' ان کے والد' مسعر' حکم' ابن ابی لیلیٰ' حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا' کہ یا رسول اللہ! آپ کے اوپر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہے' مگر یہ معلوم نہیں کہ درود کس طرح بھیجیں؟ آپ نے فرمایا اس طرح کہا کرو' اللهم صل الخ یعنی اے اللہ تو محمدؐ اور ان کی آل پر درود بھیج۔ جس طرح تو نے آل ابراہیم پر درود بھیجا' اے اللہ تو محمد اور ان کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِیْمُ فَكَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّیْثِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ .

۱۹۰۸۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' ابن ہاد' عبداللہ بن خباب' حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں' کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' کہ یا رسول اللہ ہم سلام بھیجنا تو جانتے ہیں مگر درود بھیجنے کا طریقہ ہم کو معلوم نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا تم صلوٰۃ اس طرح بھیجا کرو اللهم صل الخ یعنی اے اللہ رحمت بھیج محمدؐ پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی' اور محمدؐ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تو نے ابراہیم پر برکت نازل فرمائی' اس حدیث کو ابوصالح' لیث کی روایت میں اس طرح کہتے ہیں' کہ آخر میں "علی ابراہیم" کی جگہ "علی آل ابراہیم" آیا ہے۔

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ وَقَالَ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ.

۱۹۰۹۔ ابراہیم بن حمزہ' ابن ابی حازم والدراوردی' یزید بن حماد سے اس طرح روایت کرتے ہیں' کہ اس روایت کے الفاظ اس طرح ہیں' كماصليت على ابراهيم ' وبارك على محمد و آل محمد كما باركت على ابراهيم و آل ابراهيم۔

۸۰۶ بَاب قَوْلِهٖ لَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی .

باب ۸۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو دکھ پہنچایا۔

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ

۱۹۱۰۔ اسحاق بن ابراہیم' روح بن عبادہ' عوف' حسن' و محمد' وخلاس' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا' کہ

وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی كَانَ رَجُلًا حَیِیًّا وَّ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَ كَانَ عِنْدَاللّٰهِ وَجِیْهًا .

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی حیادار اور شرمیلے تھے (یہاں تک کہ کسی کے سامنے نہاتے بھی نہ تھے) اس آیت میں اسی قصہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' یا ایها الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسی فبراہ اللہ مما قالوا و کان عند اللہ وجیها۔

سَبَا

سورہ سبا کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یُقَالُ مُعَاجِزِیْنَ مُسَابِقِیْنَ بِمُعْجِزِیْنَ بِفَآئِتِیْنَ سَبَقُوْا فَاتُوْا لَا یُعْجِزُوْنَ لَا یَفُوْتُوْنَ یَسْبِقُوْنَا یُعْجِزُوْنَا قَوْلُهٗ بِمُعْجِزِیْنَ بِفَآئِتِیْنَ وَمَعْنٰی مَعَاجِزِیْنَ مُغَالِبِیْنَ یُرِیْدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنْ یُّظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهٖ مِعْشَارٌ عُشْرٌ اَلْاُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ لَّا یَعْزُبُ لَا یَغِیْبُ الْعَرِمُ السُّدُّ مَآءٌ اَحْمَرُ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِی السُّدِّ فَشَقَّهٗ وَهَدَمَهٗ وَحَفَرَ الْوَادِیَ فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَیْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَآءُ فَیَبِسَتَا وَلَمْ یَكُنِ الْمَآءُ الْاَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا اَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنْ حَیْثُ شَآءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِیْلٍ الْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ اَهْلِ الْیَمَنِ وَقَالَ غَیْرُهٗ الْعَرِمُ الْوَادِیُ السّٰبِغَاتُ الدُّرُوْعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ یُّجَازٰی یُعَاقَبُ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ بِطَاعَةِ اللّٰهِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی وَاحِدًا وَّاثْنَیْنِ التَّنَاوُشُ الرَّدُّ مِنَ الْاٰخِرَةِ اِلَی الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَایَشْتَهُوْنَ مِنْ مَّالٍ اَوْوَلَدٍ اَوْ زَهْرَةٍ بِاَشْیَاعِهِمْ بِاَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْاَرْضِ الْخَمْطُ الْاَرَاكُ وَالْاَثَلُ الطَّرْفَآءُ الْعَرِمُ الشَّدِیْدُ .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"معاجزین" آگے بڑھنے والے "معجزین" ہاتھ سے نکل جانے والے "سبقوا" آگے نکل گئے "لا یعجزون" ہمارے ہاتھ سے نہیں نکل سکتے یسبقونا ہم سے آگے نکل جائیں گے ہم کو ہرادیں گے "معجزین" ہرادینے والے چھوٹ جانے والے "معاجزین" غالب آنے والے' ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہر ایک اپنے ساتھی کی کمزوری ظاہر کردے "معشار" دسواں حصہ "اکل" کے معنی ثمر و پھل "باعد" اور "بعد" کے ایک ہی معنی ہیں یعنی دور کر دے' مجاہد کہتے ہیں کہ "لا یعزب" غائب نہیں ہوتا العرم پانی کا بند ایک لال پانی تھا جس میں اللہ کے حکم سے سیلاب آیا اور بند ٹوٹ گیا' میدان میں گڑھا ہو گیا' اور باغ دونوں طرف سے اونچے ہو گئے' پھر پانی غائب ہوا تو باغ خشک ہو گئے' یہ پانی بند سے بہہ کر نہیں آیا تھا' بلکہ اللہ کا عذاب تھا' اس نے جہاں سے چاہا وہاں سے بھیجا' عمرو بن شرجیل کا بیان ہے' کہ یمن والوں کی زبان میں "العرم" بند کو کہتے ہیں' بعض لوگ "عرم" کے معنی نالہ کے بیان کرتے ہیں "السابغات" کے معنی زرہیں' مجاہد کہتے ہیں کہ "یجازیٰ" کے معنی ہیں عذاب دیئے جاتے ہیں' بدلہ یا جزا دیتے ہیں یا دیں گے "اعظکم بواحدة" سے مراد اللہ کی اطاعت ہے "مثنیٰ" اور "فرادیٰ" کے معنی ہیں دو' دو اور ایک ایک "التناوش" کے معنی آخرت سے لوٹ کر دنیا میں آنا' جو کہ ناممکن ہے "ما یشتھون" کے معنی ان کی خواہشات مال و اولاد یا دنیا کی زینت و رونق رونق کے معنی ہیں' ان کے جوڑ والے ابن عباس کا بیان ہے کہ "جواب" کے معنی تالاب گڑھا "خمط" کڑوا بدمزہ مراد پیلو کا درخت ہے "اثل" جھاؤ کے درخت کو کہتے ہیں' "عرم" سخت اور

شدید چیز کو کہتے ہیں۔

۸۰۷ بَاب قَوْلِهِ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَالْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ .

باب ۸۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا اوپر والے جواب دیتے ہیں' حق بات اور وہی بلند و برتر اور اعلیٰ ہے۔

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَّوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ تُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَهٗ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ فَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سَمِعَ مِنَ السَّمَآءِ .

۱۹۱۱۔ سفیان' عمرو' عکرمہ' حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں' کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ جب اللہ آسمان میں اپنا کوئی حکم بھیجتا ہے تو فرشتے عاجزی سے اپنے پروں کو پھڑ پھڑانے لگتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح ہوتا ہے کہ جیسے صاف پتھر پر زنجیر ماری جاتی ہے' جب فرشتوں کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے' تو وہ ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں' کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟ تو دوسرا عرض کرتا ہے کہ جو کچھ فرمایا' حق فرمایا' اس وقت شیاطین بھی زمین سے تلے اوپر آسمان کی طرف جاتے ہیں' اور اس حکم الٰہی کو سن کر اوپر والا نیچے والا کو بتاتا ہے' اور اس طرح یہ ایک دوسرے سے باتیں اڑا لیتے ہیں' سفیان نے اس موقعہ پر اپنی ہتھیلی کو موڑ کر اور پھر انگلیوں کو ملا کر بتایا کہ شیاطین اس طرح ایک تو ایک ملے ہوئے ہوتے ہیں' اور اوپر والا نیچے کو اور وہ اپنے نیچے والے کو اور پھر اسی طرح یہ اطلاع زمین پر ساحروں اور کاہنوں تک پہنچائی جاتی ہے' اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فرشتے' شیاطین کو آگ کا کوڑا مارتے ہیں' بات پہنچانے سے قبل اور ان کے بات پہنچانے کے بعد انہیں لگ جاتے ہیں' اور وہ اپنے نیچے والے کو خبر کر دیتا ہے' پھر یہ کاہن ایک بات میں سو باتیں جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتے ہیں' اور ایک سچی بات کی بدولت سب باتوں میں ان کی تصدیق کی جاتی ہے۔

۸۰۸ بَاب قَوْلِهٖ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ .

باب ۸۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ یہ رسول وہ ہیں جو تم کو آنے والے قیامت کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۱۹۱۲۔ علی بن عبداللہ' محمد بن حازم' اعمش' عمرو بن مرہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن یہ آیت اتری' آنحضرت ﷺ نے کوہ صفا پر جا کر لوگوں کو آواز دیکر بلایا' اہل

صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَاذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوْا مَالَكَ قَالَ اَرَاَيْتُمْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ اَوْ يُمَسِّيْكُمْ اَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّالَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ .

قریش نے جمع ہو کر پوچھا کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا اے اہل قریش اگر میں تم سے یہ کہوں کہ ایک دشمن صبح شام میں تم پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے‘ تو کیا تم میری بات کو سچا سمجھو گے؟ سب نے جواب دیا بیشک! پھر آپ نے فرمایا اچھا تو میں تم کو اس عذاب سے ڈراتا ہوں‘ جو آنے والا ہے‘ یہ بات سن کر ابو لہب نے کہا تو ہلاک ہو‘ کیا تو نے ہم کو اسی لئے یہاں بلایا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ تبت ید ا ابی لهب و تب الخ نازل فرمائی۔

الحمد اللہ کہ انیسواں پارہ ختم ہوا

بیسواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۸۰۹ بَاب (اَلۡمَلَآئِكَةِ)

قَالَ مُجَاهِدٌ: اَلۡقِطۡمِيۡرُ: لِفَافَةُ النَّوَاةِ: مُثۡقَلَةٌ مُثۡقَلَةٌ: وَقَالَ غَيۡرُهٗ: اَلۡحَرُوۡرُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمۡسِ وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ: اَلۡحَرُوۡرُ بِالَّيۡلِ، وَالسَّمُوۡمُ بِالنَّهَارِ وَغَرَابِيۡبُ: اَشَدُّ سَوَادِ اَلۡغِرۡبِيۡبُ: اَلشَّدِيۡدُ السَّوَادِ.

۸۱۰ بَاب (سُوۡرَةُ يٰسٓ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَعَزَّزۡنَا: شَدَّدۡنَا: يَاحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ كَانَ حَسۡرَةً عَلَيۡهِمۡ اِسۡتِهۡزَآؤُهُمۡ بِالرُّسُلِ اَنۡ تُدۡرِكَ: الۡقَمَرَ: لَايَسۡتُرُ ضَوۡءُ اَحَدِهِمَا ضَوۡءَ الۡاٰخِرِ وَلَا يَنۡبَغِيۡ لَهُمَا ذٰلِكَ سَبِقُ النَّهَارِ: يَتَطَالَبَانِ حَثِيۡثَيۡنِ نَسۡلَخُ: نُخۡرِجُ اَحَدُهُمَا مِنَ الۡاٰخِرِ وَيَجۡرِيۡ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا مِنۡ مِّثۡلِهٖ مِنَ الۡاَنۡعَامِ فَكِهُوۡنَ: مُعۡجِبُوۡنَ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ عِنۡدَ الۡحِسَابِ وَيُذۡكَرُ عَنۡ عِكۡرِمَةَ الۡمَشۡحُوۡنُ الۡمُوۡقَرُ وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ: طَائِرُكُمۡ مَصَائِبُكُمۡ يَنۡسِلُوۡنَ: يَخۡرُجُوۡنَ مَرۡقَدِنَا: مَخۡرَجِنَا اَحۡصَيۡنٰهُ: حَفِظۡنٰهُ مَكَانَتِهِمۡ وَمَكَانِهِمۡ وَاحِدٌ قَوۡلُهٗ وَالشَّمۡسُ تَجۡرِيۡ لِمُسۡتَقَرٍّلَّهَا ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ.

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا اَبُوۡ نُعَيۡمٍ حَدَّثَنَا الۡاَعۡمَشُ عَنۡ اِبۡرَاهِيۡمَ التَّيۡمِيِّ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ اَبِيۡ ذَرٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ كُنۡتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِي الۡمَسۡجِدِ عِنۡدَ غُرُوۡبِ الشَّمۡسِ فَقَالَ: يَا اَبَا

بیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۰۹۔ تفسیر سورہ ملائکہ۔

مجاہد نے کہا "قطمیر" کے معنی کھجور کی گٹھلی کا چھلکا" مثقلة" لدی ہوئی اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا" حرور "دن کے وقت سورج کی گرمی کو کہتے ہیں اور ابن عباس نے کہا" حرور "رات کی گرمی اور "سموم "دن کی گرمی ہے" غرابیب "بہت گہری سیاہی اور" غربیب "بہت زیادہ سیاہ۔

باب ۸۱۰۔ تفسیر سورہ یٰسین

اور مجاہد نے کہا کہ" فعززنا" کے معنی" شددنا" یعنی ہم نے قوت دی "یاحسرة علی العباد" افسوس ہے ان بندوں پر جنہوں نے رسولوں کا مذاق اڑایا" ان تدرك القمر" ان میں ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو نہ چھپائے گی اور نہ ان کے لئے یہ مناسب ہے" سابق النہار" دونوں ایک دوسرے کو طلب کرتے ہوئے آگے پیچھے دوڑتے ہیں' "نسلخ" ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک چلتا رہتا ہے" من مثلہ" یعنی چوپائے کی طرح' "فکھون" "خوش و خرم" جند محضرون حساب کے وقت فوج حاضر کی جائے گی' عکرمہ سے منقول ہے کہ" مشحون" بھری ہوئی کو کہتے ہیں' ابن عباس نے کہا کہ" طائر کم" سے مراد تمہاری مصیبتیں ہیں ینسلون باہر نکل پڑیں گے" مرقدنا" ہمارے نکلنے کی جگہ" احصیناہ" ہم نے اس کو محفوظ کر لیا اور" مکانتھم" اور "مکانھم" کے ایک ہی معنی ہیں اور سورج اپنے مقررہ راستہ پر گردش کرتا ہے یہ اس کا مقرر کردہ انداز ہے جو قوی اور جاننے والا ہے۔

۱۹۱۳۔ ابو نعیم' اعمش' ابراہیم تیمی' اپنے والد سے' وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں آفتاب غروب ہونے کے وقت مسجد میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے

ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّلَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ .

عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ جاتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کے قول " والشمس تجری لمستقرلها ذلك تقدير العزيز العليم " کے یہی معنی ہیں۔

۱۹۱۴ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّلَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ .

۱۹۱۴۔ حمیدی' وکیع' اعمش' ابراہیم تیمی اپنے والد سے' وہ حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے آیت والشمس تجری لمستقر لها کے متعلق پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے سے ہے۔

۸۱۱ بَاب (وَالصَّافَّاتِ)

باب ۸۱۱۔ تفسیر سورہ الصافات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِیْدٍ: مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ یُرْمُوْنَ وَاصِبٌ: دَائِمٌ: لَازِبٌ لَازِمٌ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ: یَعْنِی الْحَقَّ، الْكُفَّارُ تَقُوْلُهٗ لِلشَّیْطٰنِ غَوْلٌ: وَجَعُ بَطْنٍ یُنْزَفُوْنَ: لَاتَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ قَرِیْنٌ: شَیْطَانٌ یُهْرَعُوْنَ كَهَیْئَةِ الْهَرْوَلَةِ یَزِفُّوْنَ النَّسَلَانُ فِی الْمَشْیِ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا، قَالَ كُفَّارُ قُرَیْشٍ: اَلْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ: سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ: اَلْمَلَائِكَةُ صِرَاطِ الْجَحِیْمِ: سَوَآءِ الْجَحِیْمِ، وَوَسَطِ الْجَحِیْمِ لَشَوْبًا یُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَیُسَاطُ بِالْحَمِیْمِ مَدْحُوْرًا مَطْرُوْدًا بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ: اللُّؤْلُؤُالْمَكْنُوْنُ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ: یُذْكَرُ بِخَیْرٍ یَسْتَسْخِرُوْنَ یَسْخَرُوْنَ بَعْلًا: رَبًّا وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ .

اور مجاہد نے کہا ویقذفون بالغیب من مکان بعید " میں " مکان بعید " سے مراد ہے ہر جگہ سے اور "یقذفون من کل جانب" میں " یقذفون " کے معنی ہیں وہ پھینکے جاتے ہیں" واصب" کے معنی ہمیشہ لازب بمعنی لازم تاتو تنا عن الیمین" میں " الیمین" سے مراد حق ہے' یہ الفاظ کفار شیطان سے کہیں گے " غول" سے مراد پیٹ کی تکلیف ہے "یز فون" انکی عقلیں زائل نہ ہونگی" قرین" سے مراد شیطان ہے" یھرعون تیز دوڑتے ہونگے یزفون تیز رفتاری سے چلتے ہونگے وبین الجنۃ نسبا کفار قریش نے کہا کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اور انکی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنوں کو معلوم ہے کہ وہ حاضر کئے جائیں گے' یعنی عنقریب حساب کیلئے حاضر کئے جائیں گے اور ابن عباس نے کہا کہ لنحن الصافون میں "صافون" سے فرشتے مراد ہیں اور صراط الجحیم سے مراد سوا ءالجحیم" اور "وسط الجحیم" یعنی دوزخ کا درمیانی حصہ ہے "لشوبا" یعنی ان کے کھانے میں آمیزش ہوگی اور گرم پانی ملایا جائے گا "مدحورا" بھگایا ہوا بیض مکنون سے مراد چھپا ہوا موتی ہے وترکنا علیہ فی الآخرین سے مراد یہ ہے کہ ان کا ذکر خیر ہوتا ہے" یستسخرون " وہ مذاق کرتے ہیں" بعلا" سے مراد ربا ہے یعنی سردار اور بیشک یونس علیہ السلام پیغمبروں سے تھے۔

۱۹۱۵ ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ

۱۹۱۵۔ قتیبہ بن سعید' جریر' اعمش' ابووائل' حضرت عبداللہ سے

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا مِّنِ ابْنِ مَتّٰى .

روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ابن متی سے بہتر ہو۔

۱۹۱۶ـ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ .

۱۹۱۶۔ ابراہیم بن منذر' محمد بن فلیح' فلیح' ہلال بن علی' بنی عامر بن لوئی کے ایک فرد' عطاء بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' کہ جس شخص نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ یونس بن متی سے بہتر ہوں' تو اس نے جھوٹ کہا۔

۸۱۲ بَاب (صٓ)

باب ۸۱۲۔ تفسیر سورہ صٓ

۱۹۱۷ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي صٓ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيْهَا .

۱۹۱۷۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' عوام سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورہ صٓ میں سجدہ کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس سے اس کے متعلق کسی نے سوال کیا' تو انہوں نے کہا کہ اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده اور ابن عباس اس سورہ میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

۱۹۱۸ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةِ صٓ فَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ اَيْنَ سَجَدْتَ فَقَالَ: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ اُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْتَدِيَ بِهٖ فَسَجَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُجَابٌ عَجِيْبٌ الْقِطُّ الصَّحِيْفَةُ وَهُوَ هٰهُنَا صَحِيْفَةُ الْحَسَنَاتِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فِي عِزَّةٍ مُعَازِّيْنَ اَلْمِلَّةَ الْاٰخِرَةَ: مِلَّةُ قُرَيْشٍ اَلْاِخْتِلَاقُ: اَلْكِذْبُ اَلْاَسْبَابُ: طُرُقُ السَّمَاۤءِ فِي اَبْوَابِهَا جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ يَعْنِي قُرَيْشًا اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ: اَلْقُرُوْنُ الْمَاضِيَةُ فَوَاقٍ رُجُوْعٌ قِطَّنَا: عَذَابَنَا اِتَّخَذْنَا هُمْ سُخْرِيًّا:

۱۹۱۸۔ محمد بن عبداللہ' محمد بن عبید طنافسی' عوام سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورہ صٓ کے سجدے کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ سورہ صٓ میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا' کہ کیا تم یہ آیت نہیں پڑھتے کہ داؤد اور سلیمان ان کی اولاد میں سے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی پس ان کی ہدایت کی پیروی کرو' چنانچہ داؤد ان لوگوں میں سے ہیں' جن کی پیروی کا تمہارے نبی ﷺ کو حکم دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس میں سجدہ کیا عجاب کے معنی عجیب "قط" کے معنی صحیفہ یہاں نیکیوں کا صحیفہ مراد ہے' مجاہد نے کہا "فی عزة" سے مراد معازین (سرکشی کرنے والے) ہیں الملة الآخرة سے مراد ملت قریش ہے' اختلاق کے معنی ہیں "جھوٹ" اسباب سے مراد ہے آسمان کے راستے اس کے دروازوں میں' جند ماھنالك مهزوم میں " جند" سے مراد قریش ہیں " اولئك الاحزاب" سے مراد گزرے ہوئے لوگ ہیں " فواق" کے معنی ہیں

اَحَطْنَا بِهِمْ اَتْرَابٌ: اَمْثَالٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْاَيْدُ: الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ الْاَبْصَارُ الْبَصَرُ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ مِنْ ذِكْرِ طَفِقَ مَسْحًا: يَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيْبَهَا الْاَصْفَادُ: الْوَثَاقُ: هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

دوبارہ لوٹ کر آنا" قطنا" کے معنی ہمارا عذاب اتخذنا ھم سخریا یعنی ہم نے ان کو گھر لیا اتراب کے معنی ایک جیسے لوگ ہیں اور ابن عباس نے کہا الاید سے مراد عبادت کی قوت" ابصار" کے معنی اللہ کے معاملہ میں دیکھنا ہے" حب الخیر عن ذکر ربی میں من ذکر ربی مراد ہے (یعنی عن بمعنی من ہے) طفق مسحا یعنی گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے" اصفاد" کے معنی ہیں بیڑیاں مجھ کو ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی کے لئے مناسب نہ ہو بیشک تو بہت بڑا بخشنے والا ہے۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهُ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّايَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ: قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهٗ خَاسِئًا

۱۹۱۹۔ اسحاق بن ابراہیم' روح و محمد بن جعفر' شعبہ' محمد بن زیاد' ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا کہ گزشتہ رات ایک جن کا سردار آیا (یا اسی طرح کے کچھ الفاظ آپ نے فرمائے) تاکہ میری نماز کو قطع کرے' تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر قدرت دے دی اور میں نے ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ستونوں میں سے کسی ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں یہاں تک کہ صبح ہو جائے' اور تم سب کے سب اس کو دیکھ لو تو میں نے اپنے بھائی سلیمان کا قول یاد کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو' روح کا بیان ہے کہ آپ نے اسے ذلیل کر کے واپس کر دیا۔

وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ.

آیت: میں بناوٹ کرنے والا نہیں ہوں: (۱)

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَايَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَبْطَاُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ

۱۹۲۰۔ قتیبہ' جریر' اعمش' ابوالضحیٰ' مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے' تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو! جو شخص کسی بات کو جانتا ہے تو وہ اس کو بیان کرے' اور جو نہیں جانتا ہے' تو اس کو کہنا چاہئے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے اس لئے کہ یہ علم کی بات ہے' کہ جو جس چیز کو نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے' اللہ بزرگ و برتر نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ آپ کہہ دیجئے میں تم لوگوں سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا ہوں' اور عنقریب میں تم سے دخان (دھواں) کے معنی بیان کروں گا' رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی طرف بلایا اور ان لوگوں نے تاخیر کی' تو آپ نے فرمایا کہ یا

(۱) اس آیت کا دوسرا ترجمہ یہ بھی کیا گیا ہے کہ میں اپنے پاس سے قرآن کریم بنانے والا نہیں ہوں۔

عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُوْدَ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَدَىٰ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ دُخَانًا مِّنَ الْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ قَالَ فَدَعَوْا: رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ أَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ، إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا إِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ أَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَكُشِفَ، ثُمَّ عَادُوْا فِيْ كُفْرِهِمْ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ.

اللہ یوسف علیہ السلام کی قحط سالی کی طرح قحط سالی کے ذریعہ ان کے خلاف میری مدد کر' چنانچہ قحط نے ان لوگوں کو گھیر لیا' اور ہر چیز ختم ہو گئی یہاں تک کہ وہ لوگ مردار اور چمڑے کھانے لگے' یہ حالت ہو گئی کہ آسمان کی طرف کوئی شخص نظر اٹھاتا' تو بھوک کے سبب سے اسے دھواں نظر آتا' اللہ عزوجل نے فرمایا انتظار کرو اس دن کا جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا' لوگوں پر چھا جائے گا یہ دردناک عذاب ہوگا' ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے دعا کی اے ہمارے خدا ہم سے عذاب دور کر ہم ایمان لاتے ہیں' انہیں نصیحت کہاں، حالانکہ ان کے پاس بیان کرنے والا رسول آچکا پھر وہ اس سے پھر گئے' اور کہنے لگے کہ سکھایا ہوا دیوانہ ہے' بیشک ہم تھوڑے دن کیلئے عذاب دور کر دیں گے۔ ابن مسعود نے کہا کہ قیامت میں بھی عذاب دور کیا جائیگا ابن مسعود کا بیان ہے کہ عذاب دور کر دیا گیا پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے' تو اللہ نے انہیں بدر کے دن پکڑا اللہ نے فرمایا جس دن ہم سخت پکڑیں گے' ہم اس وقت انتقام لے لیں گے۔

۸۱۳ بَاب الزُّمَرِ.

باب ۸۱۳۔ تفسیر سورہ زمر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ: يُجَرُّ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي النَّارِ، وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: أَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَّنْ يَّأْتِيْ آمِنًا ذِيْ عِوَجٍ: لَبْسٍ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ: مَثَلٌ لِإِلٰهِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلٰهِ الْحَقِّ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ بِالْأَوْثَانِ خَوَّلْنَا أَعْطَيْنَا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ: الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهٖ: اَلْمُؤْمِنُ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ أَعْطَيْتَنِيْ عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ: مُتَشَاكِسُوْنَ الشَّكِسُ: الْعَسِرُ لَا يَرْضٰى بِالْإِنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا اشْمَأَزَّتْ: نَفَرَتْ بِمَفَازَتِهِمْ مِنَ الْفَوْزِ حَآفِّيْنَ: أَطَافُوْا بِهٖ، مُطِيْفِيْنَ بِحِفَافَيْهِ بِجَوَانِبِهٖ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْإِشْتِبَاهِ، وَلٰكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فِي التَّصْدِيْقِ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى

اور مجاہد نے کہا" افمن یتقی بوجهه" کے معنی ہیں وہ جو اپنے چہرے کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرح کیا وہ شخص جو آگ میں ڈال دیا جائے گا' وہ بہتر ہے یا وہ جو امن و سلامتی کے ساتھ آئیگا" ذی عوج" بمعنی لبس (مشتبہ گڑبڑ) ورجلا سلمالرجل اس میں ان کے معبودان باطل اور معبود برحق کی مثال ہے' یخوفونك بالذين من دونه میں الذين من دونه سے مراد بت ہیں خولنا ہم نے دیا والذی جاء بالصدق سے مراد قرآن اور صدق سے مراد مومن ہے' جو قیامت کے دن آئے گا اور کہے گا کہ یہ وہ چیز ہے جو تو نے ہمیں دی' اور ہم نے اس کے مطابق عمل کیا' جو اس میں ہے" متشاکسون" شکس سخت خو جو انصاف پر رضامند نہ ہو رجلاً سلما اور سالمًا سے مراد صالح ہے اشمازت نفرت کرنے لگتے ہیں بمفاز تھم فوز سے مشتق ہے' حافین چاروں طرف حلقہ باندھ کر گھوم رہے ہیں' بحافیه بجوانبه (اس کے چاروں طرف) مشتابھا اشتباہ سے ماخوذ نہیں ہے' بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ

اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ .

تصدیق میں بعض کے مشابہ ہے' (آیت) اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو' بیشک اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا' بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۹۲۰ ـ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلٰى اِنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَاَكْثَرُوْا، وَزَنَوْا وَاَكْثَرُوْا، فَاَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَنَزَلَ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ .

۱۹۲۰۔ ابرہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' ابن جریج' یعلیٰ' سعید بن جبیر' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں' کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت زیادہ قتل اور بہت کثرت سے زنا کیا تھا' تو وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے' اور کہا کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں اور جس کی طرف بلاتے ہیں بہت اچھا ہے' اگر آپ بتلادیں کہ جو کچھ ہم نے کیا ہے وہ معاف ہو جائے گا' تو اس پر یہ آیت اتری اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے' اور نہ ہی کسی جان کو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ناحق قتل کرتے ہیں' اور نہ ہی زنا کرتے ہیں' اور یہ آیت اتری کہ "آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو' اور ان لوگوں نے اللہ کی قدرت کا پورے طور پر اندازہ نہ کیا۔

۱۹۲۱ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلٰى اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ الْحِبْرِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ .

۱۹۲۱۔ آدم' شیبان' منصور' ابراہیم' عبیدہ' عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ تورات کے عالموں میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کیا کہ اے محمد (ﷺ) ہم تورات میں پاتے ہیں' کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر' اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھالے گا' پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں' پس نبی ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے' گویا اس یہودی عالم کی بات کی تصدیق کی' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی کہ "اور ان لوگوں نے اللہ کی قدرت کا پورے طور پر اندازہ نہ کیا' اور زمین ساری قیامت کے دن اس کی ایک مٹھی میں ہو گی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں تہ کیا ہوا ہو گا' اللہ تعالیٰ پاک و برتر ہے' اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

۱۹۲۲ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ ابْنِ

۱۹۲۲۔ سعید بن عفیر' لیث' عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' میں نے

مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِى السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ .

رسول اللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا' پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (آیت) اور صور میں پھونکا جائے گا' تو بے ہوش ہو جائیں گے وہ لوگ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں' مگر وہ جسے اللہ تعالیٰ چاہے' پھر اس میں دوسری بار پھونکا جائے گا' تو اس وقت کھڑے دیکھتے ہوں گے۔

۱۹۲۳ ۔ حَدَّثَنِى الْحَسَنُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ عَنْ زَكَرِيَّآءَ ابْنِ اَبِىْ زَآئِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَرَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ اَوَّلُ مَنْ يَّرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِىْ اَكَذٰلِكَ كَانَ اَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ .

۱۹۲۳۔ حسن' اسمٰعیل بن خلیل' عبدالرحیم' زکریا بن ابی زائدہ' عامر' حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ نے فرمایا کہ دوسری بار صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے سر اٹھانے والوں میں سے میں ہوں گا' تو دیکھوں گا کہ موسیٰ اس وقت عرش سے لگے کھڑے ہوں گے' میں نہیں جانتا کہ وہ پہلے ہی سے اس طرح ہوں گے' یا صور پھونکے جانے کے بعد (ہوش میں آگئے ہوں گے)

۱۹۲٤ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ، قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ وَيَبْلٰى كُلُّ شَىْءٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنْبِهٖ فِيْهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ .

۱۹۲۴۔ عمر بن حفص' حفص' اعمش' ابو صالح' حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا کہ دونوں صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کی مدت ہے' لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہؓ کیا چالیس دن؟ انہوں نے انکار کیا' راوی نے کہا' کیا چالیس سال؟ انہوں نے انکار کیا' راوی نے کہا' چالیس مہینے؟ انہوں نے اس کا بھی انکار کیا' اور کہا کہ انسان کی ہر چیز ڈھڈی کی ہڈی کے سوا سڑ جائے گی' جس سے انسان کا تمام جسم جوڑا جائے گا۔

٨١٤ بَاب (الْمُؤْمِنِ)

باب ۸۱۴۔ تفسیر سورہ المومن!

قَالَ مُجَاهِدٌ: حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ اَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَاِسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ اَبِىْ اَوْ فٰى الْعَبَسِىِّ۔

يذَكِّرُ بِىْ حَامِيْمُ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ
فَهَلَّا تَلَاحَا مِيْمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ!

اَلطَّوْلُ: اَلتَّفَضُّلُ دَاخِرِيْنَ: خَاضِعِيْنَ وَقَالَ

مجاہد نے کہا کہ یہ (حم) ایسا ہی ہے جیسے اور سورتوں کے پہلے حروف ہوتے ہیں' اور بعض کا قول ہے کہ وہ نام ہے' بقول شریح بن ابی اوفی عبسی

"مجھ کو حامیم یاد دلاتا ہے' اس حال میں نیزے چل رہے ہیں
آگے بڑھنے سے قبل کیوں نہیں حامیم پڑھا"

الطویل "بمعنی احسان قدرت" واخرین "بمعنی جھکنے والے' ذلیل و

مُجَاهِدٌ اِلَى النَّجَاةِ: الْإِيْمَانَ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ يُسْجَرُوْنَ: تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ تَمْرَحُوْنَ تَبْطُرُوْنَ وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَذْكُرُ النَّارَ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ؟ قَالَ وَاَنَا اَقْدِرُ اَنْ اُقَنِّطَ النَّاسَ؟ وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ وَلٰكِنَّكُم تُحِبُّوْنَ اَنْ تُبَشَّرُوْا بِالْجَنَّةِ عَلٰى مَسَاوِئِ اَعْمَالِكُمْ وَاِنَّمَا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَهُ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ.

خوار اور مجاہد نے کہا "الی النجاۃ" سے مراد ایمان ہے "لیس لہ دعوۃ" یعنی "یسجرون" ان پر آگ بھڑکائی جائے گی "تمرحون" اتراتے تھے' علاء بن زیاد جہنم کا ذکر کر رہے تھے' تو ایک شخص نے کہا تم کیوں لوگوں کو ناامید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کیا میں قدرت رکھتا ہوں کہ لوگوں کو ناامید کروں' حالانکہ اللہ بزرگ و برتر کا فرمان ہے کہ "اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو' اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" کہ مسرفین دوزخ والے ہیں' لیکن تم پسند کرتے ہو" کہ اپنی بداعمالیوں کے باوجود تمہیں جنت کی خوشخبری دی جائے' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو صرف اس لئے مبعوث کیا کہ اس کو جنت کی خوشخبری سنائیں' جس نے آپ کی اطاعت کی اور اس کو جہنم سے ڈرائیں' جس نے آپ کی نافرمانی کی۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبِرْنِيْ بِاَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ اِذَا اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوٰى ثَوْبَهُ فِيْ عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيْدًا فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ.

۱۹۲۵۔ علی بن عبداللہ' ولید بن مسلم' اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' محمد بن ابراہیم تیمی' عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا' کہ مجھ سے وہ سب سے زیادہ سخت حرکت بیان کیجئے جو مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی انہوں نے کہا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کعبہ کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے' تو عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول اللہ ﷺ کے دوش مبارک کو پکڑ کر اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر مروڑنے لگا' اور گلا گھونٹنے لگا' اس وقت حضرت ابو بکرؓ آئے' اور اس کی گردن پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہٹایا اور کہا کہ "کیا تم اس شخص کو اس لئے قتل کرتے ہو" کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے' اور تمہارے رب کے پاس سے کھلی دلیلیں لے کر آیا ہے (یعنی حضرت محمد ﷺ)

۸۱۵ بَاب حٰمٓ السَّجْدَة.

باب ۸۱۵۔ تفسیر سورہ حم السجدہ

وَقَالَ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اِئْتِيَا طَوْعًا: اَعْطِيَا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ: اَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ:

طاؤس نے ابن عباس سے نقل کیا کہ "اِئتیاطوعًا" بمعنی "اعطیا" یعنی تم دونوں "قالتا اتینا طائعین" میں "اتینا" سے مراد "اعطینا" یعنی ہم نے دیا ہے اور منہال نے سعید سے نقل کیا' انہوں نے بیان

اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْقُرْاٰنِ اَشْیَآءَ تَخْتَلِفُ عَلَیَّ قَالَ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَ لُوْنَ: وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَ لُوْنَ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا رَبَّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ فَقَدْ کَتَمُوْا فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَقَالَ اَمِ السَّمَآءُ بَنَاهَا اِلٰی قَوْلِهٖ دَحَاهَا فَذَکَرَ خَلْقَ السَّمَآءِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ: اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ اِلٰی طَآئِعِیْنَ فَذَکَرَ فِیْ هٰذِهٖ خَلْقَ الْاَرْضِ قَبْلَ السَّمَآءِ وَقَالَ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا عَزِیْزًا حَکِیْمًا سَمِیْعًا بَصِیْرًا، فَکَاَنَّهٗ کَانَ ثُمَّ مَضٰی فَقَالَ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ فِی النَّفْخَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ یَشَآءَ اللّٰهُ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا یَتَسَآءَ لُوْنَ ثُمَّ فِی النَّفْخَةِ الْاٰخِرَةِ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَ لُوْنَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ وَلَایَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ: فَاِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ لِاَهْلِ الْاِخْلَاصِ ذُنُوْبَهُمْ، وَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلُ لَمْ نَکُنْ مُّشْرِکِیْنَ فَخَتَمَ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ اَیْدِیْهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ اَنَّ اللّٰهَ لَایُکْتَمُ حَدِیْثًا وَعِنْدَهٗ یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الْاٰیَةَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَآءَ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰاهُنَّ فِیْ یَوْمَیْنِ اٰخَرَیْنِ، ثُمَّ دَحَا الْاَرْضَ وَدَحْوُهَا: اَنْ اُخْرَجَ مِنْهَا الْمَآءُ وَالْمَرْعٰی، وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْاٰکَامَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ یَوْمَیْنِ اٰخَرَیْنِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ دَحَاهَا وَقَوْلُهٗ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَجُعِلَتِ الْاَرْضُ وَمَا فِیْهَا مِنْ شَیْءٍ فِیْ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ وَخُلِقَتِ السَّمٰوٰتُ فِیْ یَوْمَیْنِ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا سَمّٰی نَفْسَهٗ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ

کیا کہ ایک شخص نے ابن عباس سے کہا' میں قرآن میں ایسی باتیں پاتا ہوں' جو مجھ کو ایک دوسرے کے خلاف معلوم ہوتی ہیں' اس دن ان کے درمیان رشتے ناطے نہیں ہوں گے' اور نہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے اور ایک دوسرے پر متوجہ ہو کر آپس میں سوال کریں گے' اور "وہ اللہ سے کوئی بات نہ چھپائیں گے" اور "اے ہمارے رب ہم مشرک نہ تھے" (ان آیات میں اختلاف ظاہر ہے) اور آیت " ام السماء بناھا " الخ میں آسمان کی پیدائش کو زمین کی پیدائش سے قبل بیان کیا' پھر اللہ نے ائنکم لتکفرون بالذی الخ میں زمین کی پیدائش کو آسمان کی پیدائش کے بعد بتایا' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا و کان اللہ غفورا رحیما " عزیزا حکیمًا" " سمیعًا بصیرًا" (یعنی اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان تھا' زبردست حکمت والا تھا' سننے والا دیکھنے والا تھا) گویا پہلے (ان صفات سے متصف) تھا جو گزر چکا اب نہیں ہے تو انہوں نے کہا کہ "فلا انساب بینھم" کا تعلق نفخہ اولیٰ سے ہے' تو جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں' بے ہوش ہو جائیں گے بجز ان کے جن کو اللہ چاہے' تو اس وقت ان کے درمیان نہ تو رشتے ناطے ہوں گے اور نہ ایک دوسرے سے سوال کریں گے' پھر دوسری بار پھونکے جانے پر ان میں سے بعض بعض سے سوال کریں گے اور اللہ تعالیٰ کا قول "ما کنا مشرکین" اور "لایکتمون اللہ الخ کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اخلاص والوں کے گناہ بخش دے گا' اور مشرکین کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے' تو ان کے منہ پر مہر لگا دے گا اور ان کے ہاتھ وغیرہ بولیں گے' اس وقت معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی' اور زمین کو دو دن میں پیدا کیا پھر آسمان کو پیدا کیا' پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا' اور ان کو دو دنوں میں برابر کیا' پھر زمین کو بچھایا' اور زمین کا بچھانا یہ ہے کہ اس سے پانی اور چرنے کی جگہ نکالی' پہاڑ اور ٹیلے وغیرہ اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے دوسرے دو دنوں میں پیدا کیں' اللہ تعالیٰ کے قول "دحاھا" کا یہی مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول کہ زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا اس کی صورت یہ ہے کہ زمین کو اور اس کے اندر کی تمام چیزوں کو چار دنوں میں پیدا کیا' اور آسمان دو دنوں میں پیدا کئے گئے' یعنی پہلے زمین کی تخلیق ہوئی اس کے بعد آسمان کی' پھر زمین کی آبادی ہوئی لہذا

قَوْلُهٗ اَیْ لَمْ یَزَلْ کَذٰلِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ یُرِدْ شَیْئًا اِلَّا اَصَابَ بِهِ الَّذِیْ اَرَادَ، فَلَا یَخْتَلِفُ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنُ فَاِنَّ کُلًّا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَمْنُوْنٌ مَحْسُوْبٌ اَقْوَاتَهَا: اَرْزَاقُهَا فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا مِمَّا اُمِرَبِهٖ نَحِسَاتٍ: مَشَائِیْمُ وَقَیَّضْنَالَهُمْ قُرَنَآءَ تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلَائِکَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ اِهْتَزَّتْ بِالنَّبَاتِ وَرَبَتْ اِرْتَفَعَتْ وَقَالَ غَیْرُهٗ مِنَ اَکْمَامِهَا حِیْنَ تَطْلَعُ لَیَقُوْلَنَّ هٰذَا لِیْ اَیْ بِعَمَلِیْ اَنَا مَحْقُوْقٌ بِهٰذَا سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ قَدَّرَهَا سَوَآءً فَهَدَیْنَا هُمْ دَلَلْنَاهُمْ عَلَی الْخَیْرِ وَالشَّرِ کَقَوْلِهٖ هَدَیْنَاهُ النَّجْدَیْنِ وَکَقَوْلِهٖ هَدَیْنَاهُ السَّبِیْلَ وَالْهُدَی الَّذِیْ هُوَالْاِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ اَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ: اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ یُوْزَعُوْنَ یُکَفُّوْنَ مِنْ اَکْمَامِهَا قِشْرُ الْکُفُرَّیْ هِیَ الْکُمُّ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ: اَلْقَرِیْبُ مِنْ مَحِیْصٍ: حَاصَ: حَادَ مِرْیَةٍ وَمُرْیَةٍ وَّاحِدٌ اَیْ اِمْتِرَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ اَلْوَعِیْدَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفُوْعِنْدَ الْاِسَائَةِ، فَاِذَا فَعَلُوْهُ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ: وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَا اَبْصَارُ کُمْ وَلَا جُلُوْدُکُمْ وَلٰکِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَایَعْلَمُ کَثِیْرًا مِمَّا تَعْمَلُوْنَ .

آسمان کی تخلیق زمین کی تخلیق کے بعد اور زمین کی آبادی سے پہلے ہوئی باقی رہا "کان الله غفوراً رحیما" تو اللہ تعالیٰ نے اپنا نام ہی یہ رکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے' اللہ تعالیٰ جس چیز کا بھی ارادہ کرتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے' اس لئے قرآن میں تمہیں اختلاف نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سارا کلام اللہ کی طرف سے ہے' اور مجاہد نے کہا "ممنون" بمعنی محسوب (شمار کیا ہوا) ہے "اقواتها" یعنی اس کی روزی ہے'. فی کل سماء امرها" یعنی وہ کام جس کا اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے نحسات نامبارک منحوس" قیضنا لهم قرناء" "تتنزل علیهم الملائکه" ہم نے ان کا ہم نشین مقرر کر دیا ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں یعنی موت کے وقت "اهتزت" سرسبز ہوئی ربت بلند ہوئی دوسروں نے کہا کہ "من اکمامها" سے یہ مراد ہے کہ جس وقت اپنے غلاف سے نکلتا ہے "لیقولن هذالی" سے یہ مراد ہے کہ وہ کہیں گے کہ یہ میرے عمل کا بدلہ ہے اور میں اس کا سزاوار ہوں "سوا للسائلین" یعنی پوچھنے والوں کے لئے اس کا پورا اندازہ مقرر کیا فهدینا ہم سے مراد ہے کہ ہم نے اس کو بھلائی اور برائی کا راستہ بتا دیا جیسا کہ اللہ کا قول "هدیناه النجدین" اور "هدیناه السبیل" اور ہدایت کے معنی منزل مقصود کی طرف راہنمائی کے بھی ہیں اللہ کے قول "اولئك الذین هدی الله فبهداهم اقتده" میں یہی مراد ہے "یوزعون" روکے جائیں گے "من اکمامها" "کم" کی جمع ہے کلی کے اوپر کے چھلکے کو کہتے ہیں "ولی حمیم" قریبی دوست "من محیص" (بھاگنے کی جگہ) "حاص" (بھاگا) سے مشتق ہے مریہ اور مریہ کے ایک ہی معنی ہیں یعنی شک و شبہ اور مجاہد نے کہا "اعملوا ماشئتم" (جو چاہو کرو) وعید ہے اور ابن عباس نے کہا "التی هی احسن" سے مراد ہے غصہ کے وقت صبر کرنا اور برائی کے وقت معاف کرنا جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ ان کو محفوظ رکھے گا اور ان کے دشمن ان کے لئے نرم ہو جائیں گے گویا وہ قریبی دوست ہیں اور تم اس سے پردہ نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھال گواہی دے گی بلکہ تم گمان کرتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت کاموں کو نہیں جانتا ہے۔

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۹۲۶۔ صلت بن محمد' یزید بن زریع' روح بن قاسم' منصور' مجاہد' ابو

يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ الْاٰيَةَ: قَالَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيْفٍ اَوْرَجُلَانِ مِنْ ثَقِيْفٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِيْ بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيْثَنَا؟ قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهٗ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهٗ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهٗ فَاُنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ الْاٰيَةَ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الْاٰيَةَ .

معمر' ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم الخ کی تفسیر میں کہا کہ قریش کے دو شخص اور ان دونوں کا ایک داماد جو ثقفی تھا (یا راوی کو شک ہے) ثقیف کے دو شخص اور ان دونوں کا ایک داماد جو قریشی تھا ایک گھر میں تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ بعض بات سنتا ہے تو ان میں سے دوسرے نے کہا کہ اگر اللہ بعض بات سنتا ہے تو ساری باتیں سنتا ہوگا تو یہ آیت وما کنتم تستترون ان یشهد علیم سمعکم الخ نازل ہوئی (آیت) وذلکم ظنکم (یہ تمہارا گمان ہی ہے' جو تم اپنے رب کے متعلق کیا کرتے تھے)

١٩٢٧ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰيَةَ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا فَيَقُوْلُ حَدَّثَنَامَنْصُوْرٌ اَوِابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَوْ حَمِيْدٌ اَحَدُهُمْ اَوْ اِثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰى مَنْصُوْرٍ وَتَرَكَ ذٰلِكَ مِرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ قَوْلِهٖ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ الْاٰيَةَ .

۱۹۲۷۔ حمیدی' سفیان' منصور' مجاہد' ابو معمر' عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی بیٹھے ہوئے تھے ان کے پیٹ کی چربیاں بہت زیادہ تھیں (یعنی موٹے تھے) لیکن ان کی سمجھ کم تھی ان میں سے ایک نے کہا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بآواز بلند بولتے ہیں تو وہ سن لیتا ہے اور اگر آہستہ بولتے ہیں تو نہیں سنتا ہے دوسرے شخص نے کہا کہ جب وہ اس کو سن لیتا ہے جو ہم بآواز بلند بولیں تو اس کو وہ بھی سننا چاہیے جو ہم آہستہ سے بولیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "وماکنتم تستترون ان یشهد علیکم الخ" نازل فرمائی اور سفیان ہم سے اس حدیث کو بیان کرتے تھے' تو کہتے تھے کہ ہم سے منصور یا ابن ابی نجیح یا حمید ان میں سے ایک یا دو نے روایت کیا پھر منصور قائم ہو گئے اور ایک سے زیادہ متعدد بار اس کو چھوڑ دیا (آیت) پس اگر وہ صبر کریں تو آگ ان کا ٹھکانا ہے۔ آخر تک۔

١٩٢٨ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بِنَحْوِهٖ .

۱۹۲۸۔ عمرو بن علی' یحییٰ' سفیان ثوری' منصور' مجاہد' ابو معمر حضرت عبداللہ سے مثل حدیث سابق روایت کرتے ہیں

۸۱۶۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ!

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَقِيمًا: لَاتَلِدُ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا: الْقُرْاٰنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْرَأُكُمْ فِيهِ: نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ لَاحُجَّةَ بَيْنَنَا لَا خُصُومَةَ طَرْفٍ خَفِيٍّ ذَلِيلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ: يَتَحَرَّكْنَ وَلَا يَجْرِينَ فِي الْبَحْرِ شَرَعُوا ابْتَدَعُوا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى.

۸۱۶۔ تفسیر سورہ حٰمٓ عٓسٓقٓ

اور ابن عباس سے منقول ہے کہ "عقیما" سے مراد وہ عورت ہے جو بچہ نہ جنے روحا من امرنا سے مراد قرآن ہے' اور مجاہد نے کہا "یذرو کم فیه" سے مراد یہ ہے کہ تم کو اس میں نسل در نسل بڑھاتا ہے "لاحجة بینا" ہمارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں "طرف خفی" ذلیل جھکی ہوئی آنکھوں سے ان کے علاوہ دوسروں نے کہا "فیظللن رواکد علی ظهره" حرکت کرتی ہیں' چلتی نہیں "شرعوا" نئی راہ نکالی آیت "الا المودة فی القربی" صرف قرابت کی محبت (کا خواہاں ہوں)

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاؤُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِّنَ الْقَرَابَةِ.

۱۹۲۹۔ محمد بن بشار محمد بن جعفر شعبہ عبدالملک بن میسرہ' طاؤس حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے آیت "الاالمودة فی القربی" کے متعلق پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے کہا کہ القربیٰ سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضرت ابن عباس نے کہا کہ تم نے جلدی کی اس لیے کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہیں جس میں حضور کی قرابت نہ ہو چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں تم سے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ میرے اور تمھارے درمیان جو قرابت ہے اس کو ملاؤ۔

۸۱۷۔ حٰمٓ الزُّخْرُفَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَلٰى اُمَّةٍ: عَلٰى اِمَامٍ وَقِيلِهٖ يَارَبِّ تَفْسِيرُهٗ: اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَانَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قِيْلَهُمْ؟ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَوْلَا اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَاحِدَةً لَوْلَا اَنْ جَعَلَ النَّاسُ كُلُّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُيُوْتِ الْكُفَّارِ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ مِنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دُرَجٌ وَسُرُدُ فِضَّةٍ مُقْرِنِيْنَ مُطِيْقِيْنَ اٰسَفُوْنَا: اَسْخَطُوْنَا يَعْشُ: يَعْمٰى وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ اَيْ تُكَذِّبُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ ثُمَّ

۸۱۷۔ تفسیر سورہ حٰمٓ زخرف

اور مجاہد نے کہا کہ "علی امة" سے مراد "علی امام" ہے اور آیت 'وقیله یا رب" کی تفسیر یہ ہے کہ کیا وہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے بھید اور ان کی سرگرشیوں کو نہیں سنتے اور نہ ان کی باتوں کو سنتے ہیں؟ اور ابن عباس نے کہا کہ "لولاان یکون الناس امة واحدة" کی تفسیر یہ ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ کافر ہو جائیں گے تو کافروں کے لئے چاندی کی چھت اور چاندی کی سیڑھیاں اور چاندی کے تخت بنا دیتے مقرنین کے معنی ہیں طاقت رکھنے والے "اسفونا" انہوں نے ہم کو ناراض کر دیا "ومن یعش جو شخص اندھا بنتا ہے اور مجاہد نے کہا کہ "افنضرب عنکم الذکر

لَا تُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ. وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ: سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ مُقْرِنِيْنَ يَعْنِى الْاِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ: يُنَشَّأُ فِى الْحِلْيَةِ الْجَوَارِى جَعَلْتُمُوْهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا فَكَيْفَ تَحْكُمُوْنَ لَوْشَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ يَعْنُوْنَ الْاَوْثَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَالَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اَىِ الْاَوْثَانِ اِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ فِىْ عَقِبِهٖ: وَلَدِهٖ مُقْتَرِنِيْنَ: يَمْشُوْنَ مَعًا سَلَفًا قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلًا عِبْرَةً يَصِدُّوْنَ يَضِجُّوْنَ مُبْرِمُوْنَ: مُجْمِعُوْنَ اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ: اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّنِىْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ، اَلْعَرَبُ تَقُوْلُ نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَآءُ وَالْخَلَآءُ وَالْوَاحِدُ وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمِيْعُ مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ يُقَالُ فِيْهِ بُرَآءٌ لِاَنَّهٗ مَصْدَرٌ وَلَوْ قَالَ بَرِئٌ لَقِيْلَ فِى الْاِثْنَيْنِ بَرِيْئَانِ وَفِى الْجَمْعِ بَرِيْئُوْنَ وَقَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّنِىْ بَرِئٌ بِالْيَآءِ وَالزُّخْرُفَ: الذَّهَبُ: مَلَآئِكَةً يَخْلُفُوْنَ: يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَنَادَوْا يَامَا لِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْاٰيَةَ.

صفحا" یعنی کیا ہم نصیحت کرنے سے پہلوہی کریں گے کہ تم قرآن کو جھٹلاتے ہو پھر کیا تم پر اس کا عذاب نہ ہوگا؟ ومضی مثل الاولین یعنی پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا "مقرنین" یعنی اونٹ گھوڑے خچر اور گدھوں کو تابع بنانے والے "ینشاء فی الحلیة" زیور میں جس کی نشو ونما ہوئی یعنی لڑکیاں جنہیں تم اللہ کی اولاد کہتے ہو تم کیوں کر حکم لگاتے ہو لو شاء الرحمن ماعبدناھم اگر اللہ چاہتا تو ہم ان بتوں کی پرستش نہ کرتے ہم سے مراد بت ہیں اللہ فرماتا ہے "مالھم بذلك من علم (ان کو اس کا علم نہیں) میں "لھم" کی ضمیر "اوثان" کی طرف راجع ہے یعنی وہ بت نہیں جانتے "فی عقبه" سے مراد ہے اپنا لڑکا "مقترنین" ایک ساتھ چلتے ہیں "سلفا" سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کافروں سے پہلے گزری ہوئی قوم فرعون ہے اور مثلا سے مراد عبرت ہے "یصدون" چیختے ہیں "مبرمون" اتفاق کرنے والے "اول العابدین" سے "اول المومنین" مراد ہے یعنی سب سے پہلے ایمان لانے والے "اننی براء مماتعبدون" میں ان سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو عرب "نحن منك البراء والخلاء" (ہم تجھ سے بیزار اور علیحدہ ہیں) بولتے ہیں واحد تثنیہ جمع مذکور و مونث میں براء استعمال ہوتا ہے اس لئے کہ یہ مصدر ہے اور اگر بری کہا جائے تو تثنیہ میں "برائیان" اور جمع میں "بریوں" کہا جائے گا اور عبد اللہ نے "اننی بری" یا کے ساتھ قرات کی ہے زخرف کے معنی ہیں سونا "ملائکته یخلفون" کے معنی میں کہ وہ فرشتے ایک دوسرے کے خلیفہ ہوتے (آیت) اور وہ لوگ پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! چاہیے (۱) کہ تمہارا رب ہم کو موت دے دے الخ۔

۱۹۳۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ: مَثَلًا

۱۹۳۰۔ حجاج بن منہال 'سفیان' بن عیینہ 'عمرو عطاء 'صفوان بن یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر (آیت) "ونادوا یامالك لیقض علینا ربك" پڑھتے ہوئے سنا اور قتادہ نے کہا "مثلا للاخرین" میں مثل سے مراد نصیحت ہے اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ "مقرنین"

(۱) جب جہنم میں کافر داروغہ جہنم کو پکار کر کہیں گے یا مالك لیقض علینا ربك تو وہ ہزار سال بعد یا چالیس سال بعد جواب دے گا انکم ماکثون۔

لِّلاٰخِرِیْنَ: عِظَةً: وَقَالَ غَیْرُهٗ: مُقْرِنِیْنَ: ضَابِطِیْنَ یُقَالُ فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ: ضَابِطٌ لَهٗ وَالْاَکْوَابُ: الْاَبَارِیْقُ الَّتِیْ لَا خَرَاطِیْمَ لَهَا اَوَّلَ الْعَابِدِیْنَ اَیْ مَاکَانَ فَاَنَا اَوَّلُ الْاٰنِفِیْنَ، وَهُمَا لُغَتَانِ، رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ وَقَرَاَ عَبْدُاللّٰهِ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یَارَبِّ وَیُقَالُ اَوَّلَ الْعَابِدِیْنَ الْجَاحِدِیْنَ: مِنْ عَبِدَ یَعْبَدُ وَقَالَ قَتَادَةُ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ جُمْلَةُ الْکِتَابِ اَصْلُ الْکِتَابِ اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمُ الذِّکْرَ صَفْحًا اَنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ رُفِعَ حَیْثُ رَدَّهٗ اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لَهَلَکُوْا فَاَهْلَکْنَا اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ: عُقُوْبَةُ الْاَوَّلِیْنَ جُزْءًا: عَدْلًا۔

سے مراد' ضابطین "(قابو میں کرنے والے) ہے چنانچہ بولتے ہیں "فلان مقرن لفلان" یعنی اس کو قابو کرنے والا ہے اور "اکواب" سے مراد لوٹے ہیں جن میں ٹونٹیاں نہیں ہوتیں "اول العابدین" سے مراد "ماکان" ہے (ان نافیہ ہے) یعنی اللہ کے کوئی اولاد نہیں میں پہلا نفرت کرنے والا ہوں اس میں دو لغت ہیں چنانچہ بولتے ہیں رجل عابد و عبد عبادت کرنے والے اور نفرت کرنے والے آدمی اور عبداللہ نے اس طرح پڑھا "وقال الرسول یارب" اور رسول نے کہا اے میرے رب اور بعض کا قول ہے کہ "اول العابدین" سے مراد ہے پہلے انکار کرنے والے عبد یعبد سے اور قتادہ نے کہا کہ "فی ام الکتاب" سے مراد جملہ کتاب اور اصل کتاب ہے افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین میں "مسرفین" سے مراد مشرکین ہے بخدا اگر یہ قرآن اس وقت اٹھالیا جاتا جب اس امت کے ابتدائی لوگوں نے اس کا انکار کیا تھا تو یہ امت ہلاک ہو جاتی' "فاهلکنا اشد منهم بطشا و مضی مثل الاولین" میں مثل الاولین سے مراد "عقوبته الاولین" ہے (پہلے لوگوں کا انجام) "جزاء" سے مراد "عدلا" ہے (ہم پلہ)۔

۸۱۸۔ الدُّخَانُ

۸۱۸۔ تفسیر سورہ الدخان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رَهْوًا: طَرِیْقًا یَابِسًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ عَلٰی مَنْ بَیْنَ ظَهْرَیْهِ فَاعْتُلُوْهُ: اِدْفَعُوْهُ، وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ: اَنْکَحْنَاهُمْ حُوْرًا عِیْنًا یُحَارُ فِیْهَا الطَّرْفُ تَرْجُمُوْنَ: اَلْقَتْلَ وَرَهْوًا: سَاکِنًا وَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍؓ: کَالْمُهْلِ: اَسْوَدَ کَمُهْلِ الزَّیْتِ وَقَالَ غَیْرُهٗ: تُبَّعٍ مُلُوْكُ الْیَمَنِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُم یُسَمّٰی تُبَّعًا لِاَنَّهٗ یَتْبَعُ صَاحِبَهٗ وَالظِّلُّ یُسَمّٰی تُبَّعًا لِاَنَّهٗ یَتْبَعُ الشَّمْسَ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ قَالَ قَتَادَةُ: فَارْتَقِبْ فَانْتَظِرْ،

اور مجاہد نے کہا "رهوا" سے مراد ہے خشک راستہ "علی العالمین" سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان کے سامنے تھے "فاعتلوه" اس کو دھکے دو وزوجنا هم بحورعین ہم ان کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے' جنہیں دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ ہو جائیں گے ترجمون سے مراد قتل کرنا ہے اور رہوا بمعنی ساکنا ٹھہرا ہوا ہے اور ابن عباس نے کہا کالمهل سے مراد ہے ایسا کالا جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو اور دوسروں نے کہا کہ تبع سے مراد ملوک یمن ہیں ان میں سے ہر ایک کو تبع کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ اپنے ساتھی کے بعد آتا ہے اور سایہ کو بھی "تبع" کہتے ہیں اس لئے کہ وہ سورج کے بعد آتا ہے "یوم تاتی السماء بدخان مبین" جس دن آسمان کھلا ہوا دھواں لے کر آئے گا قتادہ نے کہا کہ "فارتقب" سے مراد ہے "فانتظر" انتظار کر۔

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ

۱۹۳۱۔ عبدان' ابوحمزہ' اعمش' مسروق' عبداللہ سے روایت کرتے

الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: مَضٰى خَمْسٌ: الدُّخَانُ، وَالرُّوْمُ وَالْقَمَرُ، الْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ.

ہیں انہوں نے بیان کیا کہ پانچ باتیں گزر چکی ہیں دھواں (قحط) اور (اہل) روم کا غلبہ چاند (کا دو ٹکڑے ہونا) بطشہ (یوم بدر کی گرفت) لزام (ہلاکت) (آیت) لوگوں پر چھا جائے گا یہ دردناک عذاب ہے۔

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِاَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاعَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرٰى مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَها كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُهْدِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَاِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ فَاسْتَسْقٰى فَسُقُوْا، فَنَزَلَتْ اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ فَلَمَّا اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوْا اِلٰى حَالِهِمْ حِيْنَ اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ.

۱۹۳۲۔ یحییٰ' ابو معاویہ' اعمش' مسلم' مسروق' عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہ صرف اس سبب سے ہوا کہ قریش نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ نے ان لوگوں کے حق میں یوسف علیہ السلام کی سی قحط سال کی بددعا فرمائی چنانچہ وہ قحط سالی اور بھوک کی تکلیف میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ وہ لوگ ہڈیاں کھانے لگے اور یہ حال ہو گیا کہ کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اس کے اور آسمان کے درمیان دھواں کی طرح دکھائی دیتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان کھلا دھواں لے کر آئے گا لوگوں پر چھا جائے گا یہ دردناک عذاب ہے راوی کا بیان ہے کہ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے مضر کے حق میں بارش کی دعا کیجئے اس لئے کہ وہ تباہ ہو گئے آپ نے فرمایا کیا مضر کے لئے؟ بے شک تو دلیر ہے چنانچہ آپ نے بارش کی دعا فرمائی تو بارش ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "انکم عائدون (بے شک تم لوٹنے والے ہو) پھر جب ان پر خوشحالی آئی تو وہ لوگ اپنی پہلی حالت میں لوٹ گئے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی "یوم نبطش البطشة الکبریٰ انا منتقمون راوی کا بیان ہے کہ اس سے مراد جنگ بدر ہے (آیت) اے ہمارے پروردگار ہم سے عذاب کو دور کر دے بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ: اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اَنَّ قُرَيْشًا لَّمَّا غَلَبُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ

۱۹۳۳۔ یحییٰ' وکیع' اعمش' ابوالضحیٰ' مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ علم کی بات یہ ہے کہ جس چیز کے متعلق تجھے علم نہ ہو تو تو کہے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "آپ کہہ دیجئے میں تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا اور نہ خود ساختہ باتیں کرتا ہوں' قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانا اور سرکشی کی تو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ یوسف علیہ السلام کی قحط

قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلَیْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ یُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ اَكَلُوْا فِیْهَا الْعِظَامَ وَالْمَیْتَةَ مِنَ الْجُهْدِ حَتّٰی جَعَلَ اَحَدُهُمْ یَرٰی مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ كَهَیْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوْعِ قَالُوْا: رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوْا، فَدَعَا رَبَّهٗ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوْا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ یَوْمَ بَدْرٍ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ اِلٰی قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ۔

سالی کے ذریعہ ان کے خلاف ہماری مدد کر، چنانچہ وہ لوگ قحط میں گرفتار ہو گئے اور بھوک کے سبب سے ہڈیاں اور مردار کھانے لگے یہاں تک کہ بھوک کے سبب سے آدمی کو اس کے اور آسمان کے درمیان دھوئیں کی طرح نظر آتا ان لوگوں نے کہا ہمارے پروردگار! ہم سے عذاب کو دور کر بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں اس کے جواب میں کہا گیا کہ اگر ہم ان سے عذاب دور کر دیں تو وہ لوگ پھر ویسے ہی ہو جائیں گے آپ نے اپنے پروردگار سے دعا فرمائی تو ان سے عذاب دور کر دیا گیا پھر وہ لوگ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئے تو اللہ نے ان سے جنگ بدر میں انتقام لے لیا اللہ کے قول یوم تاتی السماء بد خان مبین سے یہی مراد ہے۔

اَنّٰی لَهُمُ الذِّكْرٰی وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ الذِّكْرُ وَالذِّكْرٰی وَاحِدٌ .

(آیت) ان کے لئے نصیحت کہاں مفید ہے حالانکہ ان کے پاس رسول کھول کر بیان کر آنے والا آچکا "ذکر" اور ذکری کے ایک ہی معنی ہیں۔

١٩٣٤ـ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَیْشًا كَذَّبُوْهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَیْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلَیْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ یُوْسُفَ، فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ یَعْنِی كُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی كَانُوْا یَاْكُلُوْنَ الْمَیْتَةَ فَكَانَ یَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فَكَانَ یَرٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجُهْدِ وَالْجُوْعِ ثُمَّ قَرَاَ: فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَّغْشَی النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ حَتّٰی بَلَغَ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَفَیُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرٰی یَوْمَ بَدْرٍ .

۱۹۳۴۔ سلیمان بن حرب، جریر بن حازم، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریش کے حق میں بددعا کی انہوں نے آپ کو جھٹلایا تھا اور آپ کی نافرمانی کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ یوسف علیہ السلام کی سی قحط سالی کے ذریعہ ان (کافروں) کے خلاف ہماری مدد کر وہ لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے اور تمام چیزیں ختم ہو گئیں یہاں تک کہ وہ مردار کھانے لگے چنانچہ اگر کوئی شخص کھڑا ہوتا تو بھوک اور تکلیف کے سبب سے اس کے اور آسمان کے درمیان دھواں سا نظر آتا، پھر یہ آیت پڑھی اس دن کا انتظار کرو جب آسمان صریح دھواں لے کر آئے گا لوگوں پر چھا جائے گا یہ دردناک عذاب ہے یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے کہ بے شک ہم عذاب کو کچھ دنوں کے لئے دور کر دیں گے بے شک تم اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ گے عبداللہ نے کہا کیا قیامت کے دن ان سے عذاب دور کیا جائے گا اور کہا کہ بطشۃ کبریٰ سے مراد یوم بدر ہے

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ .

(آیت) پھر ان لوگوں نے نبی سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ تعلیم کیا ہوا دیوانہ ہے۔

۱۹۳۵ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قُلْ مَآ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اِسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتّٰى حَصَّتْ كُلَّ شَىْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُوْدَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: اَىْ مُحَمَّدُ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُوْدُوْا بَعْدَ هٰذَا فِىْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ ثُمَّ قَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى عَآئِدُوْنَ اَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ: يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ .

۱۹۳۵۔ بشر بن خالد ' محمد ' شعبہ ' سلیمان و منصور ' ابوالضحیٰ ' مسروق سے روایت کرتے ہیں عبداللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور کہا کہ آپ فرما دیجئے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ خود ساختہ باتیں کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش نے نافرمانی کی تو آپ نے فرمایا کہ یااللہ یوسف علیہ السلام کی سی قحط سالی کے ذریعے ان (کافروں) کے خلاف ہماری مدد فرما تو وہ لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ تمام چیزیں ختم ہو گئیں اور اس کی نوبت پہنچی کہ ہڈیاں اور چمڑے کھانے لگے ان میں سے کسی شخص نے بیان کیا کہ یہاں تک کہ چمڑے اور مردار کھانے لگے اور زمین سے دھواں سا نکلنے لگا تو آپ کے پاس ابوسفیان آیا اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری قوم ہلاک ہو گئی اللہ سے دعا کرو کہ ان پر سے مصیبت دور کر دے تو آپ نے دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اپنی پچھلی حالت کی طرف لوٹ جائیں گے منصور کی حدیث میں ہے کہ پھر عبداللہ بن مسعود نے آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین الی عائدون تک تلاوت کی کیا آخرت کا عذاب دور کیا جائے گا۔ دھواں بطشہ (یوم بدر) لزام (ہلاک یوم بدر) گذر چکے بعض نے شق القمر کا تذکرہ کیا اور کسی نے اہل روم کی فتح کا

(آیت) جس دن کہ ہم بری پکڑ پکڑیں گے بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔

۱۹۳۶ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اللِّزَامُ وَالرُّوْمُ، وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ، وَالدُّخَانُ.

۱۹۳۶۔ یحییٰ ' وکیع ' اعمش ' مسلم ' مسروق ' حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ پانچ چیزیں گذر گئیں لزام (ہلاکت) اہل روم کی فتح بطشہ (گرفت یعنی یوم بدر) شق القمر (چاند کا پھٹ جانا) دھواں (قحط)

۸۱۹ (اَلْجَاثِيَةِ)

۸۱۹۔ تفسیر سورۂ جاثیہ

مُسْتَوْفِزِيْنَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ: نَكْتُبُ نَنْسَاكُمْ: نَتْرُكُكُمْ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ الْاٰيَةَ .

"جاثیہ" گھٹنوں کے بل بیٹھنے والا اور مجاہد نے کہا "نستنسخ" کے معنی ہیں۔ ہم لکھتے ہیں "ننساکم" ہم تمہیں چھوڑ دیں گے (آیت) اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔

۱۹۳۷ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۹۳۷۔ حمیدی سفیان زہری ' سعید بن مسیب ' حضرت ابوہریرہؓ سے

حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہی ہوں میرے ہی قبضہ قدرت میں تمام امور ہیں میں ہی رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔

۸۲۔ (الْاَحْقَاف)

۸۲۰۔ تفسیر سورۂ احقاف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تُفِيْضُوْنَ: تَقُوْلُوْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَثَرَةٍ وَاُثْرَةٍ: بَقِيَّةُ عِلْمٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ: بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ لَسْتُ بِاَوَّلِ الرُّسُلِ وَقَالَ غَيْرُه: اَرَاَيْتُمْ، هٰذِهِ الْاَلْفُ اِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ، اِنْ صَحَّ مَاتَدْعُوْنَ لَايَسْتَحِقُّ اَنْ يُّعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهٗ اَرَاَيْتُمْ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَبَلَغَكُمْ اَنَّ مَاتَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خَلَقُوْا شَيْئًا؟

اور مجاہد نے کہا تفیضون بمعنی "تقولون" (تم کہتے ہو) اور بعضوں نے کہا کہ "اَثَرَۃٍ اُثْرَۃٍ" سے مراد بقیہ علم ہے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ "ماکنت بدعا من الرسل" سے مراد ہے کہ میں سب سے پہلا رسول نہیں ہوں اور دوسروں نے کہا کہ "اراتیم" میں ہمزہ استفہام وعید کے طور پر ہے یعنی جو تم کہتے ہو اگر وہ صحیح ہے تو وہ عبادت کئے جانے کا مستحق نہیں ہے اور "اراتیم" سے آنکھ کا دیکھنا مقصود نہیں ہے بلکہ اس سے مراد علم ہے یعنی کیا تم جانتے ہو کیا تمہیں خبر ملی ہے اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہے؟

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَا اَتَعِدَانِنِيْ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا يَسْتَغِيْثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُوْلُ مَاهٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ.

(آیت) اور جس نے اپنے والدین سے کہا اف ہے تمہارے لئے کیا تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں دوبارہ نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گذر گئیں اور وہ اس کے ان کلمات سے پناہ مانگتے ہیں (آخر آیت تک)

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهَكٍ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اِسْتَعْمَلَهٗ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهٗ بَعْدَ اَبِيْهِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ شَيْئًا، فَقَالَ خُذُوْهُ، فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوْا، فَقَالَ مَرْوَانُ اِنَّ هٰذَا الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَا اَتَعِدَانِنِيْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْنَا شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عُذْرِيْ

۱۹۳۸۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، ابو بشر، یوسف بن ماہک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مروان حجاز کا حاکم تھا جس کو حضرت معاویہؓ نے مقرر کیا تھا اس نے خطبہ پڑھا تو یزید بن معاویہ کا ذکر کرنے لگا تاکہ (معاویہؓ) کے بعد اس کی بیعت کی جائے تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے اس سے کچھ کہا مروان نے کہا اس کو پکڑو وہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں گھس گئے اور یہ لوگ انہیں نہ پکڑ سکے مروان نے کہا کہ یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آیت والذی قال لوالدیہ اف لکما الخ نازل فرمائی حضرت عائشہؓ نے پردے کے پیچھے سے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق کوئی آیت نازل نہیں فرمائی بجز اس کے جو اللہ تعالیٰ نے میری برات میں نازل فرمائی

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ: عَارِضٌ: اَلسَّحَابُ

(آیت) ترجمہ: پس جب انہوں نے اس کو اپنی وادیوں کے آگے آتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے یہی بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے یعنی ہوا جس میں دردناک عذاب ہے۔ ابن عباس نے کہا کہ "عارض" سے مراد بدلی ہے۔

۱۹۳۹ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ اِذَا رَاَى غَيْمًا اَوْرِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ، قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَآءَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهٗ عُرِفَ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ مَايُؤْمِنُنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ؟ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ، وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا .

۱۹۳۹۔ احمد' ابن وہب' عمرو' ابوالنضر' سلیمان بن یسار' حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس سے حلق کھل جائے آپ صرف تبسم فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ جب آپ ہوا یا بادل دیکھتے تو آپ کے چہرے سے فکر ظاہر ہوتا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! لوگ جب بادل کو دیکھتے ہیں تو اس امید میں خوش ہوتے ہیں کہ شاید اس میں بارش ہو اور میں آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ کے چہرے سے ناگواری کے آثار ظاہر ہوتے ہیں' آپ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی طرف سے اطمینان نہیں ہوتا کہ اس میں عذاب ہو کون سی بات اس میں عذاب ہونے کی طرف سے مطمئن کرتی ہے ایک قوم کو ہوا ہی کے ذریعہ عذاب دیا گیا ایک جماعت نے عذاب دیکھ لیا اور کہا کہ یہ بادل ہے جو ہم پر مینہ برسائے گا۔

۸۲۱ـ (اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا)

۸۲۱۔ تفسیر سورۂ الذین کفروا (محمدؐ)

اَوْزَارَهَا: اٰثَامَهَا حَتّٰى لَا يَبْقٰى اِلَّا مُسْلِمٌ عَرَّفَهَا بَيَّنَهَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ: مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: وَلِيُّهُمْ عَزَمَ الْاَمْرُ: جَدَّ الْاَمْرُ فَلَا تَهِنُوْا: لَا تَضْعُفُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ: اَضْغَانَهُمْ: حَسَدَهُمْ اٰسِنٍ: مُتَغَيِّرٍ
وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ .

"اوزارھا" ان کے گناہ یہاں تک کہ سوائے مسلم کے کوئی باقی نہ رہے گا "عرفھا" اس کو بیان ہے اور مجاہد نے کہا کہ "مولی الذین امنوا" سے مراد ان کا ولی ہے "عزم الامر پختہ ارادہ کرنا" "فلاتھنوا" تم کمزور اور سست نہ ہو جاؤ اور ابن عباس نے کہا کہ "اضغانھم" سے مراد ان کا حسد ہے "اسن" بمعنی بدلنے والا.
(آیت) اور تم اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

۱۹۴۰ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ

۱۹۴۰۔ خالد بن مخلد، سلیمان' معاویہ بن ابی مزرد' سعید بن یسار' ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہو گیا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے دامن کو پکڑا اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ رک جا اس نے کہا کیا یہ اس کا مقام ہے جو مجھ کو

بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِقْرَاُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ.

توڑ کر تیری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو جوڑے اور اس سے الگ ہو جاؤں جو تجھ کو توڑے اس نے عرض کیا ہاں پروردگار کیوں نہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے ساتھ ایسا ہی ہوگا ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو "فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم"

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ اَبُو الْحُبَابِ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ.

۱۹۴۱۔ ابراہیم بن حمزہ' حاتم معاویہ' ابوالحباب سعید بن یسار' حضرت ابوہریرہؓ سے اس (حدیث) کو روایت کرتے ہیں جس میں یہ مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو فھل عسیتم آخر تک۔

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي الْمُزَرِّدِ بِهٰذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَاُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

۱۹۴۲۔ بشر بن محمد عبداللہ معاویہ بن ابی المزرد سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت "فھل عسیتم" آخر تک پڑھو۔

۸۲۲۔ سُوْرَةُ الْفَتْحِ!

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سِيْمَا هُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ: اَلسَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ: اَلتَّوَاضُعُ شَطْاَهُ فِرَاخَهُ فَاسْتَغْلَظَ: غَلُظَ سُوْقُهُ السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ، وَدَائِرَةُ، السَّوْءِ: الْعَذَابُ تُعَزِّرُوْهُ تَنْصُرُوْهُ شَطْاَهُ: شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا اَوْثَمَانِيًا اَوْسَبْعًا فَيَقْوٰى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَآزَرَهُ: قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلٰى سَاقٍ، وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللّٰهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَّاهُ بِاَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا.

۸۲۲۔ تفسیر سورۂ الفتح

اور مجاہد نے کہا کہ "سیما ھم فی وجوھھم" میں سیما سے مراد چہرے کی نرمی اور ہیئت اور منصور نے بواسطہ مجاہد نقل کیا کہ اس سے مراد تواضع ہے "شطأہ" اپنی سوئی اپنی کلی "فاستغلظ" موٹا ہوا۔ "سوق" ساق کی جمع یعنی شاخ جو درختوں کو اٹھانے والی ہو اور "دائرۃ السوء" رجل السوء کی طرح ہے یعنی بری گردش "دائرۃ السوء" سے مراد عذاب ہے "تعزروہ" تم اس کی مدد کرو "شطأہ" بالی کا پٹھا کہ ایک دانہ سے دس آٹھ یا سات بالیاں اگتی ہیں چنانچہ ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول سے یہی مراد ہے کہ 'فازرہ" یعنی اس کو تقویت پہنچائی اور اگر وہ ایک ہوتی تو شاخ پر قائم نہ رہ سکتی یہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مثال کے طور پر بیان فرمایا ہے اس لئے کہ آپ تنہا نکلے پھر آپ کے اصحاب کے ذریعہ آپ کو قوت پہنچائی جس طرح ایک دانہ کو اس کے ذریعہ قوت بہم پہنچاتا ہے جو اس سے اگتی ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَالَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا .

(آیت) بے شک ہم نے فتح دی آپکو ظاہر فتح

١٩٤٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهٗ لَيْلًا فَسَاَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ اُمُّ عُمَرَ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ اَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ اَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْاٰنُ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَّصْرُخُ بِيْ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا .

١٩٤٣۔ عبداللہ بن مسلمہ 'مالک زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر (۱) میں چل رہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب بھی آپ کے ساتھ تھے 'رات کا وقت تھا۔ حضرت عمرؓ بن خطاب نے آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب نہ دیا پھر انہوں نے پوچھا تو آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا تو بھی آپنے جواب نہ دیا عمرؓ نے کہا کہ عمرؓ کی ماں اولاد سے محروم ہو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار سوال کیا آپ نے تیری کسی بات کا جواب نہ دیا حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے اونٹ کو ہنکایا اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے متعلق قرآن کی کوئی آیت نازل نہ ہو جائے ابھی تھوڑی دیر ہی نہ گذری تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھے پکار رہا تھا میں ڈرا کہ کہیں میرے متعلق قرآن نہ نازل ہو رہا ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورۂ نازل ہوئی جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے آیت انا فتحنالك الخ پڑھی۔

١٩٤٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ .

١٩٤٤۔ محمد بن بشار 'غندر' شعبہ' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ "انافتحنالك فتحا مبينا" سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔

١٩٤٥ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُوْرَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيْهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْشِئْتُ اَنْ اَحْكِيَ لَكُمْ قِرَآئَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ

١٩٤٥۔ مسلم بن ابراہیم' شعبہ معاویہ' بن قرہ' عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سورۂ فتح پڑھی اور خوش الحانی سے پڑھی معاویہ کا بیان ہے کہ اگر تم چاہو تو میں تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کی طرح پڑھ کر سنادوں

لِيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا.

(آیت) تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور اپنی نعمت پر پوری کردے اور تمہیں سیدھے راستہ کی ہدایت کردے۔

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سفر حدیبیہ سے واپسی کا تھا۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ اَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيْرَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

۱۹۴۶۔ صدقہ بن فضل ابن عیینہ' زیاد' مغیرہ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام کرتے کہ آپ کے دونوں پاؤں سوج جاتے کسی نے آپ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا؟ فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلّٰى جَالِسًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ.

۱۹۴۷۔ حسن بن عبدالعزیز' عبداللہ بن یحییٰ' حیوۃ، ابوالاسود' عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر کھڑے ہوتے کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا مجھے پسند نہیں میں شکر گزار بندہ بنوں پھر جب آپ کے جسم میں گوشت زیادہ ہو گیا تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر کچھ قرات کرتے پھر رکوع کرتے۔

اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا.

(آیت) بے شک ہم نے آپ کو شاہد بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِىْ فِى الْقُرْاٰنِ يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا قَالَ فِى التَّوْرَاةِ يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّحِرْزًا لِلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا.

۱۹۴۸۔ عبداللہ' عبدالعزیز بن ابی سلمہ ہلال بن ابی ہلال' عطاء بن یسار' عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت جو قرآن میں ہے کہ "یاایہا النبی انا ارسلناک شاھداو مبشرا ونذیرا" تورات میں اس طرح ہے کہ اے نبی! ہم نے تم کو گواہی دینے اور خوشخبری دینے والا بھیجا ہے اور امیوں کی جائے پناہ بنا کر بھیجا ہے تم میرے بندے ہو اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے وہ نہ تو سخت خو اور نہ سخت قلب ہو گا اور نہ بازاروں میں شور و غل کرنے والا ہو گا اور نہ برائی کو برائی سے دفع کرے گا بلکہ معاف اور در گذر کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک نہ اٹھائے گا جب تک کہ دین کی کجی کو وہ سیدھا نہ کرلے گا اس طور پر کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اللہ کے سوا۔ کوئی معبود نہیں اور اس کے ذریعہ اندھی آنکھوں اور بہرے کانوں اور غلاف میں ڈھکے دلوں کو کھول دے گا۔

هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ.

آیت وہی ہے جس نے سکینہ نازل فرمایا۔

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَهٗ مَرْبُوْطٌ فِى الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَشَيْئًا وَجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ

۱۹۴۹۔ عبیداللہ بن موسیٰ' اسرائیل' ابو اسحاق' براء سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی قرأت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا گھر میں بندھا ہوا تھا کہ وہ بھاگنے لگا۔ باہر نکل کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا وہ گھوڑا بدک رہا تھا جب صبح ہوئی تو یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ یہی سکینہ ہے جو قرأت قرآن کے وقت نازل ہوتی ہے

اِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ .

(آیت) اس وقت کو یاد کیجئے جب وہ لوگ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ .

۱۹۵۰۔ قتیبہ بن سعید' سفیان' عمرو حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ صلح حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے۔

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِّىِّ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِىِّ فِى الْبَوْلِ فِى الْمُغْتَسَلِ .

۱۹۵۱۔ علی بن عبداللہ' شبابہ' شعبہ' قتادہ' عقبہ بن صہبان' عبداللہ بن مغفل مزنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں تھا۔ جو بیعت رضوان میں شریک تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا تھا اور عقبہ بن صہبان سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل مزنی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے آپ نے منع فرمایا تھا۔

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ السُّلَمِىُّ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا وَآئِلٍ اَسْاَلُهٗ فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ اَلَمْ تَرَاِلَى الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِىٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اِتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ يَعْنِى الصُّلْحَ الَّذِىْ كَانَ بَيْنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۵۲۔ محمد بن ولید محمد بن جعفر' شعبہ' خالد' ابو قلابہ' ثابت بن ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان میں شریک ہونے والوں میں سے تھے (دوسری سند) احمد بن اسحٰق سلمی' یعلی' عبدالعزیز بن سیاہ' حبیب بن ثابت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابووائل کے پاس (کچھ) پوچھنے کے لئے آیا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم جنگ صفین میں شریک تھے تو ایک شخص نے کہا کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے' جو اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تو حضرت علی نے فرمایا ہاں! سہل بن حنیف نے کہا تم اپنے آپ کو متہم کرو (یعنی جنگ کی رائے مناسب نہیں) ہم نے یوم حدیبیہ یعنی حدیبیہ کے دن دیکھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ اگر ہم لوگ یہ لڑائی دیکھتے تو ضرور لڑتے چنانچہ

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْنَرَىٰ قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ بَلٰى قَالَ فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ اَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتّٰى جَاءَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ.

حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول دوزخ میں نہیں جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ پھر کیوں ہم اپنے دین میں ذلت کو آنے دیں اور آئے ہوئے مسلمانوں کو واپس کر دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان (اس قسم کی صلح) کا حکم نہیں فرمایا آپ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہ کرے گا عمرؓ غصہ کی حالت میں واپس ہوئے اور انہیں صبر نہ ہوا۔ حتیٰ کہ ابو بکرؓ کے پاس پہنچے اور کہا اے ابو بکرؓ کیا ہم حق پر اور (مشرکین) باطل پر نہیں ہیں' حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ اے ابن خطابؓ وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ ان کو کبھی ضائع نہ کرے گا چنانچہ سورہ فتح نازل ہوئی۔

۸۲۳۔ (اَلْحُجُرَاتِ)

۸۲۳۔ تفسیر سورۃ حجرات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تُقَدِّمُوْا: لَاتَفْتَاتُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهٖ: اِمْتَحَنَ: اَخْلَصَ تَنَا بَزُوْا يُدْعٰى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ يَلِتْكُمْ: يَنْقُصْكُمْ اَلَتْنَا: نَقَصْنَا.

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْاٰيَةَ تَشْعُرُوْنَ: تَعْلَمُوْنَ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ.

اور مجاہد نے کہا کہ "لاتقدموا" سے مراد یہ ہے کہ فتویٰ یا جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سبقت نہ کیا کرو' جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نہ کہلوادے امتحن خالص کر دیا ہے تنا بزوا اسلام لانے کے بعد کافر نہ کہو "یلتکم" کم کر دے گا "التنا" ہم نے کم کر دیا۔

(آیت) اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو الخ تشعرون بمعنی "تعلمون" (تم جانتے ہو) اور شاعر اسی سے ماخوذ ہے۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيْلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَالْخَيِّرَانِ اَنْ يَّهْلِكَا: اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، رَفَعَا اَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَاَشَارَاَحَدُهُمَا بِالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ اَخِيْ بَنِيْ مَجَاشِعَ وَاَشَارَ الْاٰخَرُبِرَجُلٍ اٰخَرَ، قَالَ نَافِعٌ لَا اَحْفَظُ اِسْمَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِيْ قَالَ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ

۱۹۵۳۔ یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی' نافع بن عمر' ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ قریب تھا کہ دو سب سے بہتر آدمی ہلاک ہو جائیں یعنی حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں نے اپنی آوازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند کیں جس وقت آپ کے پاس بنی تمیم کے سوار آئے تو ان میں سے ایک نے بنی مجاشع کے بھائی اقرع بن حابس کی طرف اشارہ کیا اور دوسرے نے ایک دوسرے آدمی کی طرف اشارہ کیا' نافع نے کہا مجھ کو نام یاد نہیں حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ تم نے صرف میری مخالفت کا قصد کیا تھا انہوں نے کہا کہ میرا ارادہ تمہاری مخالفت کا نہ تھا چنانچہ

اَصْوَاتُهُمَا فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمُ الْاٰيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْهِ يَعْنِيْ اَبَابَكْرٍ.

اس گفتگو میں ان کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے ایمان والو اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو الخ ابن زبیر نے کہا اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر آہستہ بات کرتے کہ جب تک آپ دوبارہ نہ پوچھتے سن نہ سکتے اور یہ بات حضرت ابو بکرؓ کے متعلق بیان نہیں کی ہے۔

١٩٥٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَأَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ، فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَاشَانُكَ؟ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوْسٰى فَرَجَعَ اِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْاٰخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۹۵۴۔ علی بن عبداللہ' ازہر بن سعد' ابن عون' موسیٰ بن انس حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو نہ پایا (آپ کے دریافت کرنے پر) ایک شخص نے کہا میں اس کی خبر لے کر آتا ہوں چنانچہ وہ شخص ان کے پاس آیا تو ان کو اس حال میں پایا کہ اپنے گھر میں سر نگوں بیٹھے ہوئے ہیں پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ کہا بہت برا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز کو بلند کرتا تھا اس کے تمام اعمال اکارت ہو گئے اور دوزخی ہے وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا اور بیان کیا کہ انہوں نے ایسا ایسا کہا ہے موسیٰ کا بیان ہے کہ وہ دوسری بار خوشخبری لے کر گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے جا کر کہہ دے کہ تو دوزخی نہیں بلکہ جنت والوں میں سے ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ.

(آیت) بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔

١٩٥٥ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهٗ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ! اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ، وَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَرَدْتَّ اِلَيَّ اَوْ اِلَّا خِلَافِيْ، فَقَالَ عُمَرُ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِيْ ذٰلِكَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتّٰى انْقَضَتِ

۱۹۵۵۔ حسن بن محمد' حجاج' ابن جریج ابن ابی ملیکہ' عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی تمیم نے چند سوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (امیر کی درخواست کرتے ہوئے) آئے حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ قعقاع بن معبد کو امیر مقرر فرما دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا بلکہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر فرما دیجئے حضرت ابو بکر نے کہا کہ تم نے صرف میری مخالفت کا قصد کیا تھا حضرت عمر نے کہا میرا ارادہ مخالفت کا نہ تھا' چنانچہ دونوں جھگڑنے لگے یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ یا ایہا الذین آمنوا لاتقدموا الخ

(آیت) اور اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان لوگوں کے

اَلْاٰیَۃُ وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ.

پاس باہر تشریف لے آتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٨٢٤۔ (سُوْرَۃ قٓ)

رَجْعُ بَعِیْدٌ: رَدٌّ فُرُوْجٍ فُتُوْقٌ، وَاحِدُھَا فَرْجٌ وَّرِیْدٌ فِیْ حَلْقِہٖ اَلْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ، وَقَالَ مُجَاھِدٌ مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْ عِظَامِھِمْ تَبْصِرَۃً: بَصِیْرَۃً حَبَّ الْحَصِیْدِ: اَلْحِنْطَۃُ بَاسِقَاتٍ: اَلطِّوَالُ اَفَعَیِیْنَا اَفَاعْیٰی عَلَیْنَا وَقَالَ قَرِیْنُہٗ اَلشَّیْطَانُ الَّذِیْ قُیِّضَ لَہٗ فَنَقَّبُوْا ضَرَبُوْا اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَہٗ بِغَیْرِہٖ حِیْنَ اَنْشَاکُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَکُمْ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ: رَصَدٌ سَآئِقٌ وَّشَھِیْدٌ: اَلْمَلَکَانِ کَاتِبٌ وَّشَھِیْدٌ شَھِیْدٌ شَاھِدٌ بِالْقَلْبِ لُغُوْبٌ: اَلنَّصَبُ وَقَالَ غَیْرُہٗ نَضِیْدٌ: اَلْکُفُرّٰی مَا دَامَ فِیْ اَکْمَامِہٖ وَمَعْنَاہُ مَنْضُوْدٌ بَعْضُہٗ عَلٰی بَعْضٍ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ اَکْمَامِہٖ فَلَیْسَ بِنَضِیْدٍ فِیْ اَدْبَارِ النُّجُوْمِ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ، کَانَ عَاصِمٌ یَفْتَحُ الَّتِیْ فِیْ قٓ وَیَکْسِرُ الَّتِیْ فِی الطُّوْرِ، وَیُکْسَرَانِ جَمِیْعًا وَیَنْصِبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَوْمَ الْخُرُوْجِ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ.

٨٢٤۔ تفسیر سورہ ق

"رجیع بعید" لوٹنا بعید ہے "فروج" شگاف اس کا واحد "فرج" ہے "ورید" سے وہ رگ مراد ہے جو حلق میں ہوتی ہے "حمل" سے مراد گردن کی رگ ہے اور مجاہد نے کہا ماتنقص الارض منھم میں منھم سے مراد من عظامھم ہے (ان کی ہڈیوں سے) تبصرہ سے مراد بصرت ہے حب الحصید گیہوں باسقات لمبے افعیینا کیا ہم عاجز ہیں وقال قرینہ میں قرین سے مراد شیطان ہے۔ جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے فنقبوا شہروں میں چلے اوالقی السمع سے مراد یہ ہے کہ کان لگائے اپنے نفس سے اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ کرے "حین انشاکم" جب کہ تمہیں پیدا کیا اور تمہاری پیدائش کو ظاہر کیا۔ رقیب عتید نگہبان تاک لگانے والے "سائق و شہید" دو فرشتے ایک لکھنے والا دوسرا گواہ شہید اسے کہتے ہیں جو دل سے گواہی دینے والا ہو۔ "لغوب" تکان اور دوسروں نے کہا کہ "نضید" کلی جب تک اپنے غلاف میں ہے' اس کے معنی یہ ہیں کہ بعض بعض پر تہ کیا ہوا ہے جب وہ اپنے غلاف سے نکل جائے تو "نضید" نہیں ہے ادبار النجوم اور ادبار السجود میں عاصم سورہ ق میں الف کے فتح کے ساتھ اور سورہ طور میں الف کے کسرہ کے ساتھ پڑھتے تھے' حالانکہ دونوں کا کسرہ اور نصب پڑھ سکتے ہیں اور ابن عباس نے کہا کہ "یوم الخروج" سے مراد وہ دن ہے جب کہ وہ قبروں سے نکالے جائیں گے

وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ

(آیت) اور جہنم کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے۔

١٩٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِیٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یُلْقٰی فِی النَّارِ وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ قَدَمَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ.

١٩٥٦۔ عبداللہ بن ابی الاسود' حرمی' شعبہ' قتادہ' حضرت انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو وہ کہے گی کیا اور بھی کچھ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا تو وہ کہے گی بس بس۔

١٩٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ

١٩٥٧۔ محمد بن موسیٰ قطان' ابوسفیان حمیری سعید بن یحییٰ بن مہدی

حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانُ الْحُمَيْرِيُّ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى ابْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَاَكْثَرَ مَا كَانَ يُوْقِفُهُ اَبُوْ سُفْيَانَ يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ.

عوف، محمد، حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور ابو سفیان اسے اکثر موقوفاً روایت کرتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ جہنم سے کہا جائے گا کیا تو بھر گئی ہے؟ تو وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ کہے گی کہ بس بس۔

۱۹۵۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ، وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابٌ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلٍّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَا لِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا يُظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.

۱۹۵۸۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑا کریں گی دوزخ کہے گی کہ میں متکبر اور ظالم لوگوں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہوں اور جنت کہے گی کہ مجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھ میں صرف کمزور اور حقیر لوگ داخل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا رحمت کروں گا اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو عذاب ہے میں تیرے ذریعہ سے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے بھرنے کی ایک حد مقرر ہے لیکن دوزخ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ کہے گی کہ بس بس اس وقت دوزخ بھر جائے گی اور ایک حصہ دوسرے حصہ سے مل کر سمٹ جائے گا اور اللہ بزرگ و برتر اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا کرے گا

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ.

(آیت) اور آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو۔

۱۹۵۹ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا، لَاتُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا، ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ

۱۹۵۹۔ اسحٰق بن ابراہیم، جریر، اسمٰعیل، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے چاند کی طرف دیکھا وہ چودہویں کی رات تھی آپ نے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اس کے متعلق تمہیں شبہ نہیں ہوتا اس لئے جہاں تک تم سے ہو سکے آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے نماز نہ چھوڑو پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی سبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس و

طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

۱۹۶۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَهٗ اَنْ یُّسَبِّحَ فِیْ اَدْبَارِ الصَّلَوٰتِ کُلِّهَا یَعْنِیْ قَوْلَهٗ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ.

قبل الغروب۔

۱۹۶۰۔ آدم' ورقاء' ابن ابی نجیح' مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے بیان کیا کہ آپ نے ان کو حکم دیا کہ تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھیں' اس سے مقصد "ادبار السجود" کا مطلب بیان کرنا تھا (سجدوں یعنی نمازوں کے بعد تسبیح پڑھو)

۸۲۵۔ (وَالذّٰرِيٰتِ)

قَالَ عَلِیٌّ اَلرِّیَاحُ وَقَالَ غَیْرُهٗ: تَذْرُوْهُ: تُفَرِّقُهٗ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ تَاْکُلُ وَتَشْرَبُ فِیْ مَدْخَلٍ وَّاحِدٍ وَّیَخْرُجُ مِنْ مَّوْضِعَیْنِ فَرَاغَ فَرَجَعَ فَصَکَّتْ: فَجَمَّعَتْ اَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالرَّمِیْمُ نَبَاتُ الْاَرْضِ اِذَا یَبِسَ وَدِیْسَ لَمُوْسِعُوْنَ: اَیْ لَذُوْسَعَةٍ وَکَذٰلِكَ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدْرُهٗ یَعْنِی الْقَوِیَّ زَوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی وَاخْتِلَافَ الْاَلْوَانِ حُلْوٌ وَّ حَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ اِلَیْهِ: اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ: مَا خَلَقْتُ اَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ اَهْلِ الْفَرِیْقَیْنِ اِلَّا لِیُوَحِّدُوْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِیَفْعَلُوْا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ، وَلَیْسَ فِیْهِ حُجَّةٌ لِاَهْلِ الْقَدَرِ: وَالذَّنُوْبُ: اَلدَّلْوُ الْعَظِیْمُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ: صَیْحَةٌ ذَنُوْبًا سَبِیْلًا اَلْعَقِیْمُ الَّتِیْ لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُبُكُ اِسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا فِیْ غَمْرَةٍ فِیْ ضَلَالَتِهِمْ یَتَمَادُوْنَ وَقَالَ غَیْرُهٗ: تَوَاصَوْا تَوَاطَاُوْا وَقَالَ مُسَوَّمَةً: مُعَلَّمَةً مِّنَ السِّیْمَا.

۸۲۵۔ تفسیر سورہ الذاریات

حضرت علی نے کہا "ذاریات سے مراد ہوائیں ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا "تذروہ" بمعنے "تفرقہ" (اسے پراگندہ کر دیتی ہے) وفی انفسکم افلا تبصرون کیا تم اپنی جانوں میں نہیں دیکھتے کہ ایک ہی راستہ سے کھاتے پیتے ہو' اور دو جگہوں سے نکلتا ہے فراغ پس لوٹ آیا فصلت اپنی انگلیوں کو سمیٹ کر اپنی پیشانی پر مارا "رمیم" زمین کی سبزی جب کہ خشک ہو جائے اور روندی جائے لموسعون یعنی قوت و وسعت والے ہیں اسی طرح علی الموسع قدرہ میں موسع سے مراد قوی ہے "زوجین" مرد وعورت اور رنگوں کا مختلف ہونا میٹھا اور کھٹا ہونا اسی طرح یہ دو جوڑے ہیں "ففروا الی اللہ" اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف ڈرو "الا لیعبدون" میں نے فریقین کے لوگوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ مجھے ایک مانیں اور بعض نے کہا کہ ان کو پیدا کیا تاکہ وہ کریں پس بعض نے کیا اور بعض نے چھوڑا اور اس میں اہل قدر کے لئے حجت نہیں ہے "ذنوب" بڑا ڈول اور مجاہد نے کہا کہ "صرۃ" سے مراد چیخ ہے "ذنوب" راستہ "عقیم" وہ عورت جو بچہ نہ جنے' بانجھ' اور ابن عباس نے کہ کہ "حبك" سے مراد اس کا برابر ہونا اور اس کی خوبصورتی ہے "فی غمرۃ" اپنی گمراہی میں کھچے جاتے ہیں' اور دوسروں نے کہا کہ "تو اصوا" تو اطأوا" یعنی ایک دوسرے کی موافقت کرتے ہیں' اور کہا کہ مسومۃ' سے مراد ہے نشان لگائے ہوئے "سیما" سے ماخوذ ہے۔

۸۲۶۔ (وَالطُّوْرِ!)

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُوْرٌ: مَکْتُوْبٌ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّوْرُ الْجَبَلُ بِالسُّرْیَانِیَّةِ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ: صَحِیْفَةٌ

۸۲۶۔ تفسیر سورہ والطور

اور قتادہ نے کہ کہ "مسطور" بمعنے لکھا ہوا اور مجاہد نے کہا کہ طور ایرانی زبان میں پہاڑی کو کہتے ہیں "رق منشور" کتاب سقف

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ: سَمَآءٌ اَلْمَسْجُوْرُ: اَلْمُوْقَدُ وَقَالَ الْحَسَنُ تَسْجُرُ حَتّٰى يَذْهَبَ مَآؤُهَا فَلَا يَبْقٰى فِيْهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلتَّنَاهُمْ: نَقَصْنَا وَقَالَ غَيْرُهٗ: تَمُوْرُ: تَدُوْرُ اَحْلَامُهُمْ اَلْعُقُوْلُ وَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍؓ اَلْبَرُّ: اَللَّطِيْفُ كِسْفًا: قِطَعًا اَلْمَنُوْنُ: اَلْمَوْتُ وَقَالَ غَيْرُهٗ يَتَنَازَعُوْنَ يَتَعَاطَوْنَ.

المرفوع آسمان "المسجور" بھڑکایا ہوا' اور حسن نے کہا' کہ وہ بھڑکے گا' یہاں تک کہ اس کا پانی خشک ہو جائے گا' اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا اور مجاہد نے کہا "التناهم" ہم نے کم کیا' اور دوسروں نے کہا' کہ "تمور" گھومے گا' احلامهم "ان کی عقلیں' ابن عباس نے کہا' کہ "البر" بمعنے مہربان "کسفا" بمعنے ٹکڑے المنون" بمعنے موت اور بعض نے کہا کہ یتنازعون" سے مراد ہے ایک دوسرے کو دیں گے۔

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ اِبْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ.

۱۹۶۱۔ عبداللہ بن یوسف' مالک' محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل عروہ زینب بنت ابی سلمہ' حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا' کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں' تو آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر تو طواف کرلے' چنانچہ میں نے طواف کر لیا' اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے ایک گوشہ میں سورت "والطور و کتاب مسطور" پڑھ رہے تھے۔

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُوْنِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُوْنَ كَادَ قَلْبِيْ اَنْ يَطِيْرَ قَالَ سُفْيَانُ فَاَمَّا اَنَا فَاِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ لَمْ اَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِيْ قَالُوْا لِيْ.

۱۹۶۲۔ حمیدی' سفیان' زہری' محمد بن جبیر بن مطعم' جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا' کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورت "طور" پڑھتے ہوئے سنا جب آپ اس آیت پر پہنچے کہ "ام خلقوا من غیرشئی ام هم الخالقون ام خلقوا السموات والارض بل لا یوقنون ام عند هم خزائن ربك ام هم المسیطرون" قریب تھا' کہ میرا دل اڑ جائے سفیان کا بیان ہے' کہ میں زہری کو بواسطہ محمد بن جبیر بن مطعم جبیر بن مطعم سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورت طور پڑھتے ہوئے سنا' لیکن اس میں یہ زیادتی نہیں تھی کہ قریب تھا کہ میرا دل اڑ جائے۔

۸۶۷۔ (وَالنَّجْمِ)

تفسیر سورہ والنجم!

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ذُوْمِرَّةٍ: ذُوْقُوَّةٍ قَابَ قَوْسَيْنِ

اور مجاہد نے کہا "ذومرة" کے معنی ہیں قوت والا قاب قوسین"

حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ ضِيْزٰى عَوْجَآءُ وَاَكْدٰى قَطَعَ عَطَآئَهٗ رَبُّ الشِّعْرٰى هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَآءِ اَلَّذِىْ وَفّٰى: وَفّٰى مَا فَرَضَ عَلَيْهِ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ سَامِدُوْنَ الْبَرْطَمَةُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ يَتَغَنُّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَفَتُمَارُوْنَهٗ اَفَتُجَادِلُوْنَهٗ وَمَنْ قَرَاَ اَفَتَمْرُوْنَهٗ يَعْنِىْ اَفَتَجْحَدُوْنَهٗ مَازَاغَ الْبَصَرُ بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَغٰى وَلَا جَاوَزَمَارَاٰى فَتَمَارَوْا كَذَّبُوْا وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَاهَوٰى غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ: اَغْنٰى وَاَقْنٰى: اَعْطٰى فَاَرْضٰى .

دو کمانوں کے درمیان کا فاصلہ "ضیزی" ٹیڑھی "واکدی" اپنی بخشش روک لی "رب الشعری" شعری ایک ستارہ ہے جوزاء کے پیچھے طلوع ہونے والا "الذی وفی" جو کچھ اس پر فرض تھا' اس کو پورا کیا "ازفت الازفة" قیامت قریب ہوئی "سامدون" برطمہ جو ایک کھیل ہے اور عکرمہ نے کہا' کہ حمیری زبان میں اس کے معنی گانے کے ہیں' اور ابراہیم نے کہا "افتجادلونہ" کیا تم اس سے جھگڑا کرتے ہو' اور حسن نے "افتمرونہ" پڑھا' اس سے مراد یہ ہے کہ کیا تم انکار کرتے ہو "مازاغ" محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ "وما طغی" اور نہ اس سے آگے بڑھی جو اس نے دیکھی "فتما روا" جھٹلایا اور حسن نے کہا کہ "اذا ھوی" جب غائب ہونے لگے' غروب ہونے لگے' اور ابن عباسؓ نے کہا' کہ "اغنی واقنی" دیا اور خوش کیا۔

١٩٦٣ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا اُمَّتَاهُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِىْ مِمَّا قُلْتَ، اَيْنَ اَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَاَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ، وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَا فِىْ غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَاَتْ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهٗ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَاَتْ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْاٰيَةَ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ صُوْرَتِهٖ مَرَّتَيْنِ .

۱۹۶۳۔ یحیی' وکیع' اسمعیل بن ابی خالد' عامر' مسروق سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ سے کہا اے ماں کیا محمد صلی اللہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے' تو انہوں نے کہا' کہ تیری اس بات سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے' کیا تجھے ان تین باتوں کی خبر ہے! کوئی شخص ان میں سے کوئی بات کہے تو جھوٹا ہے' اگر کوئی شخص تجھ سے کہے کہ محمد صلی اللہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے تو وہ جھوٹا ہے (۱) پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی' کہ اسے آنکھیں نہیں پا سکتی ہیں' اور وہ آنکھوں کو پاتا ہے وہ مہربان خبر والا ہے اور کسی بشر کے لائق نہیں ہے کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے طور پر یا پردہ کے پیچھے سے اور جو شخص تجھ سے کہے کہ وہ جانتا ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے تو وہ جھوٹا ہے پھر یہ آیت پڑھی کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور جو شخص تجھ سے بیان کرے کہ آپ نے کوئی بات چھپائی ہے تو وہ جھوٹا ہے پھر یہ آیت پڑھی کہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ لیکن آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو ان کی صورت میں دوبار دیکھا۔

١٩٦٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِىُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

۱۹۶۴۔ ابو النعمان' عبدالواحد' شیبانی' زر' حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ (آیت) فکان قاب

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا یا نہیں اس بارے میں حضرات صحابہ کرامؓ کی آراء مختلف ہیں۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَر قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ بابُ قَوْلِهٖ اَفَرَاَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى.

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اللَّاتَ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيْقَ الْحَاجِّ.

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى.

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا

قوسین اوادنی فاوحی الی عبدہ مااوحی کے ضمن میں حضرت ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ آپ نے جبریل کو دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۵۔ طلق بن غنام' زائدہ' شیبانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں زر سے اللہ تعالیٰ کے قول "فکان قاب قوسین اوادنی فاوحی الی عبدہ مااوحی کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۶۔ قبیصہ' سفیان' اعمش' ابراہیم' علقمہ' عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ "لقدر ای من آیات ربہ الکبری" (آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں) سے مراد یہ ہے کہ آپ نے منبر زفرف دیکھا تھا جو تمام افق کو ڈھکے ہوئے تھا
(آیت) کیا تم نے لات وعزی کو دیکھا ہے۔

۱۹۶۷۔ مسلم' ابوالاشہب' ابوالجوزا' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لات اس شخص کو کہتے تھے جو حاجیوں کے لئے ستو گھولتا تھا۔

۱۹۶۸۔ عبداللہ بن محمد' ہشام بن یوسف' معمر' زہری' حمید بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اور قسم میں لات وعزی کی قسم کھائے تو اس کو کہنا چاہئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (۱) اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اس کو چاہئے کہ صدقہ کرے
(آیت) مناۃ الثالثۃ الاخریٰ۔

۱۹۶۹۔ حمید' سفیان' زہری' عروہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جو لوگ مناۃ طاغیہ میں جو مشلل میں ہے احرام باندھتے تو صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان الصفا و المروہ الخ نازل فرمائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے

(۱) اصل میں یہ حکم اس شخص کیلئے ہے جو عربوں میں سے نیا نیا اسلام میں داخل ہوا ہو چونکہ پہلے زبان پر یہ کلمات چڑھے ہوئے تھے اس لیے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً تدارک کیلئے لاالہ الااللہ کہنے کی تلقین کی۔

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ سُفْيَانُ مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ نَزَلَتْ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوْا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ قَالُوْا يَانَبِيَّ اللّٰهِ كُنَّالَا نَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيْمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهٗ
فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا.

طواف کیا سفیان نے کہا کہ مناۃ مشلل قدید کے پاس ہے اور عبدالرحمٰن بن خالد نے بواسطہ ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کا قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت (ان الصفا و المروہ من شعائر اللہ الخ) انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ انصار اور غسانی اسلام سے پہلے منات سے احرام باندھتے تھے اور معمر بواسطہ زہری' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگ منات کا احرام باندھتے تھے اور "منات" مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بت تھا تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم صفا اور مروہ کے درمیان منات کی تعظیم کی غرض سے طواف نہیں کرتے تھے
(آیت) پس اللہ کو سجدہ کرو اور عبادت کرو۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ تَابَعَهٗ اِبْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ اِبْنَ عَبَّاسٍؓ.

۱۹۷۰۔ ابو معمر' عبدالوارث' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت "النجم" میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں اور جن وانس نے سجدہ کیا' ابن طہمان نے اس کی متابعت میں ایوب سے روایت کی اور ابن علیہ نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ فِيْهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهٗ اِلَّا رَجُلًا رَاَيْتُهٗ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَاَيْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ اُمَيَّةُ ابْنُ خَلَفٍ.

۱۹۷۱۔ نضر بن علی' ابواحمد' اسرائیل' ابواسحٰق' اسود بن یزید' عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سجدہ والی سورت سب سے پہلے "سورۂ نجم" نازل ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے تمام لوگوں نے سجدہ کیا سوائے ایک شخص نے جس کو میں نے دیکھا کہ ایک مٹھی خاک ہاتھ میں لے کر اس پر سجدہ کیا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ شخص کفر کی حالت میں مرا اس کا نام امیہ بن خلف تھا۔

۸۲۸۔ (اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ)

۸۲۸۔ تفسیر سورۂ اقتربت الساعة

قَالَ مُجَاهِدٌ: مُسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ مُزْدَجَرٌ مُتَنَاهِيٍ وَازْدُجِرَ فَاسْتُطِيْرَ جُنُوْنًا دُسُرٌ: اَضْلَاعُ السَّفِيْنَةِ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ يَقُوْلُ كُفِرَ لَهٗ جَزَآءً مِّنَ اللّٰهِ

مجاہد نے کہا "مستمر" بمعنے گزر جانے والا "مزدجر" بمعنے حد کو پہنچنے والا وازدجر دیوانہ مشہور کیا گیا "دسر" کشتیوں کی میخیں لمن کان کفر اس کا بدلہ لینے کے لئے جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا "محتضر"

مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُوْنَ الْمَآءَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِيْنَ النَّسَلَانُ الْخَبَبُ السِّرَاعُ وَقَالَ غَيْرُهٗ فَتَعَاطَى فَعَاطَهَا بِيَدِهٖ فَعَقَرَهَا اَلْمُحْتَظِرِ كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٌ ازْدُجِرَ افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ كُفِرَ: فَعَلْنَا بِهٖ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَآءً لِّمَاصَنَعَ بِنُوْحٍ وَّاَصْحَابِهٖ: مُسْتَقِرٌّ: عَذَابٌ حَقٌّ يُقَالُ الْاَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ.

پانی کے پاس حاضر ہوتے تھے اور ابن جبیر نے کہا مهطعین سے مراد تیز دوڑنے والے جب تیز چال چلنا اور دوسروں نے کہا" فتعاطی" اپنے ساتھ سے اس پر وار کیا پھر ذبح کیا "المحتظر" درخت کی جلی ہوئی باڑ "ازدجر" باب افتعال سے ہے "زجر" سے مشتق ہے "کفر" ہم نے اس کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو کیا وہ اس بدلہ میں جو حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا گیا تھا "مستقر" عذاب حق "اشر" بمعنی اترانا اور شیخی کرنا ہے۔

۱۹۷۲ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةٌ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا.

۱۹۷۲۔ مسدد' یحییٰ' شعبہ و سفیان' اعمش' ابراہیم' ابو معمر' حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے پرے تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سب سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ گواہ رہو۔

۱۹۷۳ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا.

۱۹۷۳۔ علی' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد' ابو معمر' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اس وقت ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' تو آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ گواہ ہو جاؤ۔

۱۹۷٤ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۷۴۔ یحییٰ بن بکیر' بکر' جعفر' عراک بن مالک' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

۱۹۷٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمْ اِنْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

۱۹۷۵۔ عبداللہ بن محمد' یونس بن محمد' شیبان' قتادہ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اہل مکہ نے آپ سے سوال کیا کہ ان لوگوں کو کوئی نشانی دکھلائیں تو آپ نے ان لوگوں کو چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھلایا۔

۱۹۷٦ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ

۱۹۷۶۔ مسدد' یحییٰ' شعبہ' قتادہ' حضرت انس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا

تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ

(آیت) تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر ولقد ترکناها اية

تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ قَتَادَةُ اَبْقَى اللّٰهُ سَفِيْنَةَ نُوْحٍ حَتّٰى اَدْرَكَهَا اَوَآئِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ .

فهل من مدکر" قتادہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت کے اگلے لوگوں نے اس کو پایا۔

١٩٧٧ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ الاية: وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ: يَسَّرْنَا هَوَّنَّا قِرَآءَ تَهٗ .

۱۹۷۷۔ حفص بن عمر' شعبہ' ابو اسحاق' اسود' حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فهل من مدکر (دال کے ساتھ) پڑھتے تھے (آیت) ولقد یسرنا القران للذکر فهل من مدکر مجاہد نے کہا کہ "یسرنا" کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے اس کی قرات کو آسان کر دیا۔

١٩٧٨ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ .

۱۹۷۸۔ مسدد' یحیٰ' شعبہ' ابو اسحاق' اسود' حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ "فهل من مدکر" پڑھتے تھے

(آیت) کانهم اعجاز نخل منقعر فکیف کان عذابی و نذر (یعنی گویا کہ وہ کھجور کے گرے ہوئے تنے تھے پس کیسا ہے میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔

١٩٧٩ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا سَاَلَ الْاَسْوَدَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اَوْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ دَالًا .

۱۹۷۹۔ ابو نعیم' زہیر' ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو اسود سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ "فهل من مدکر" ہے یا "مذکر" ہے یعنی دال سے ہے یا ذال ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ کو "فهل من مدکر" پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو "فهل من مدکر" دال سے پڑھتے ہوئے سنا ہے

فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ .

(آیت) فکانوا کهشیم المحتظر ولقد یسرنا القران للذکر فهل من مدکر۔

١٩٨٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ الْاٰيَةَ

۱۹۸۰۔ عبدان' عبدان کے والد' شعبہ' ابو اسحاق' اسود حضرت عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے "فهل من مدکر" پڑھا

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ .

(آیت) ولقد صبّحهم بکرة عذاب مستقر فذ وقوا عذابی ونذران پر صبح سویرے اٹل عذاب آن پہنچا پس چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔

١٩٨١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ

۱۹۸۱۔ محمد' غندر' شعبہ' ابو اسحاق' اسود' حضرت عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے "فهل من مدکر"

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ.
وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ـ

پڑھا۔
(آیت) ولقد اهلكنا اشیاعكم فهل من مدكر" ہم نے تمہارے بہت سے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا پس کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا۔

۱۹۸۲ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَوْلُهٗ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ.

۱۹۸۲۔ یحیٰ وکیع' اسرائیل' ابواسحاق' اسود بن یزید' حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے "فهل من مذكر" پڑھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "فهل من مدكر" (پڑھو)
(آیت) سیهزم الجمع ویولون الدبر عنقریب جماعت کفار شکست کھائے گی اور وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

۱۹۸۳ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ.
بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ يَعْنِيْ مِنَ الْمَرَارَةِ.

۱۹۸۳۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب' عبدالوہاب' خالد' عکرمہ حضرت ابن عباسؓ (دوسری سند) محمد' عفان بن مسلم وہیب' خالد' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن جب کہ آپ ایک خیمہ میں تھے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ میں تجھ کو تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں یا اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد سے تیری عبادت نہ ہو اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا بس یا رسول اللہ آپ نے اپنے رب سے بہت دعا کی اس وقت آپ زرہ پہنے ہوئے جوش میں تھے چنانچہ آپ یہ آیت پڑھتے ہوئے نکلے کہ عنقریب کافروں کی جماعت شکست کھائے گی اور وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔
(آیت) "بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر" "امر" مرارة (تلخی) سے ماخوذ ہے۔

۱۹۸۴ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ ابْنُ مَاهَكٍ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ لَقَدْ اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَاِنِّيْ لَجَارِيَةٌ اَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ.

۱۹۸۴۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' ابن جریج' یوسف بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا' تو انہوں نے کہا کہ آیت "بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر" محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں نازل ہوئی' اس وقت میں ایک لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

۱۹۸۵ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

۱۹۸۵۔ اسحاق' خالد' عکرمہ' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے

خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَّهُ يَوْمَ بَدْرٍ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ اَبَدًا فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ وَقَالَ حَسْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ .

ہیں جنگ بدر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ میں تھے آپ نے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ میں تجھ کو تیرا عہد اور وعدہ یاد دلاتا ہوں یا اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو' اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا بس کافی ہے یارسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے بہت دعا کرلی' اس وقت آپ زرہ پہنے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لائے اس وقت آپ یہ فرمارہے تھے کہ سیھزم الجمع ویولون الدبر' بل الساعة موعدهم والساعة ادهی وامر عنقریب کافروں کی جماعت شکست کھائے گی الخ۔

۸۲۹۔ (سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ)

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ يُرِيْدُ لِسَانَ الْمِيْزَانِ وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزَّرْعِ اِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ وَالرَّيْحَانُ رِزْقُهٗ وَالْحَبُّ الَّذِيْ يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَالْعَصْفُ يُرِيْدُ الْمَاْكُوْلَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيْجُ الَّذِيْ لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهٗ اَلْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ اَلْعَصْفُ التِّبْنُ وَقَالَ اَبُوْ مَالِكٍ اَلْعَصْفُ اَوَّلُ مَا يَنْبُتُ تُسَمِّيْهِ النَّبَطُ هَبُوْرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَالرَّيْحَانُ اَلرِّزْقُ وَالْمَارِجُ: اَللَّهَبُ الْاَصْفَرُ وَالْاَخْضَرُ الَّذِيْ يَعْلُوا النَّارَ اِذَا اُوْقِدَتْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ لَايَبْغِيَانِ لَا يَخْتَلِطَانِ اَلْمُنْشَاٰتُ مَارُفِعَ قَلْعُهٗ مِنَ السُّفُنِ فَاَمَّا مَالَمْ يُرْفَعْ قَلْعُهٗ فَلَيْسَ بِمُنْشَاٰةٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُؤُسِهِمْ يُعَذَّبُوْنَ بِهٖ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا

۸۲۹۔ تفسیر سورۂ الرحمٰن!

"واقیمو الوزن" سے مراد ترازو کی ڈنڈی ہے "عصف" کچی کھیتی کو کہتے ہیں جب کہ پختہ ہونے سے پہلے اس میں سے کچھ کاٹ لیا جائے تو یہ "عصف" ہے "والریحان" بمعنے روزی اور وہ دانہ جو کھایا جاتا ہے اور ریحان عربوں کے کلام میں رزق کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ "عصف" سے مراد وہ دانے ہیں جو کھائے گئے اور ریحان اس پختہ دانے کو کہتے ہیں جو نہیں کھائے گئے اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ "عصف" گیہوں کے پتوں کو کہتے ہیں اور ضحاک نے کہا عصف بمعنی سوکھی گھاس ہے' ابو مالک نے کہا عصف اس کو کہتے ہیں جو سب سے پہلے اگے نبطی زبان میں اس کو "ھبود" کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا "عصف" بمعنی گیہوں کا پتہ ہے اور "ریحان" بمعنی رزق ہے "مارج" زرد اور سبز شعلے جو آگ سلگائے جانے پر بلند ہوتے ہیں اور بعض نے مجاہد سے نقل کیا کہ "رب المشرقین" سے مراد جاڑے میں آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ اور گرمی میں آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ ہے "رب المغربین" جاڑے میں آفتاب غروب ہونے کی جگہ اور گرمیوں میں اس کے غروب ہونے کی جگہ "لایبغیان" دونوں ملتے نہیں ہیں منشات وہ جہاز جن کے بادبان بلند کئے گئے ہوں اور جن کے بادبان بلند نہیں کئے گئے ہیں "منشات" نہیں ہیں اور مجاہد نے کہا "نحاس" سے مراد وہ تانبا جو پگھلا کر اس کے سروں پر ڈالا جائے گا اور وہ اس سے عذاب کئے جائیں گے "خاف مقام ربہ" کسی گناہ کا قصد کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے

اَلشُّوَاظُ لَهَبٌ مِّنْ نَّارٍ مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ صَلْصَالٍ طِيْنٍ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ: وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ يُقَالُ صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّالْبَابُ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ وَصَرْصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ يَعْنِىْ كَبَبْتُهٗ فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَاَمَّا الْعَرَبُ فَاِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَاَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ اَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيْدًا لَّهَا كَمَا اُعِيْدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ وَمِثْلُهَا اَلَمْ تَرَاَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِىْ اَوَّلِ قَوْلِهٖ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَقَالَ غَيْرُهٗ اَفْنَانٌ اَغْصَانٌ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا يُجْتَنٰى قَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فَبِاَيِّ اٰلَاءِ نِعَمِهٖ وَقَالَ قَتَادَةُ رَبِّكُمَا يَعْنِى الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ اٰخَرِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرْزَخٌ حَاجِزٌ اَلْاَنَامُ اَلْخَلْقُ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ ذُوالْجَلَالِ ذُوالْعَظَمَةِ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَارِجٌ: خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ يُقَالُ مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ اِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ مَرِيْجٌ مُلْتَبِسٌ مَرَجَ اِخْتَلَطَ الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا سَنَفْرُغُ لَكُمْ سَنُحَا سِبُكُمْ لَا يَشْغَلُهٗ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوْفٌ فِىْ كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَا تَفَرَّ غَنَّ لَكَ وَمَا بِهٖ شُغْلٌ يَقُوْلُ: لَاٰخُذَنَّكَ عَلٰى غِرَّتِكَ وَمِنْ دُوْنِهِمَا

تو اس کا ارادہ ترک کر دیتا ہے "شواظ" آگ کے شعلے "مدھامتان" گہرے سبز مائل بسیاہی "وطین" وہ مٹی جس میں ریت ملی ہو پس وہ کھنکھناتی ہے جس طرح ٹھیکری کھنکھناتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی ھیں سڑا ہوا اس سے "صل" مراد لیتے ہیں "صلصال" بولا جاتا ہے جس طرح دروازہ بند کرنے کے وقت بولتے ہیں "صرا لباب" اور "صرصر" اس کی مثال ایسی ہے جیسے "کببة" بول کر "کبکبة" مراد لیتے ہیں "فاکھة و نخل ورمان" بعضوں نے کہا کہ رمان اور نخل (انار کھجور) فواکہ میں سے نہیں ہے لیکن عرب اس کو فاکہہ شمار کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تمام نمازوں اور وسطی نماز کی حفاظت کرو تو اللہ تعالیٰ نے تمام نمازوں کی نگہداشت کا حکم دیا پھر نماز وسطی کا دوبارہ تذکرہ کیا صرف اس کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے اسی طرح نخل اور رمان کا تذکرہ دوبارہ کیا اور اسی کی مثل یہ آیت ہے کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اکثر لوگ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں پھر فرمایا کہ اور بہت سے لوگ ان پر عذاب ثابت ہو چکا ہے "من فی السموات ومن فی الارض" کے ضمن میں تمام لوگوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن "کثیر من الناس" علیحدہ کہا "افنان" سے مراد شاخیں ہیں "وجنی الجنتین دان" وہ پھل جو چنا جائے گا قریب ہو گا حسن نے کہا "فبای الاء" میں "الاء" سے مراد اس کی نعمتیں ہیں اور قتادہ نے کہا "ربکما" میں "کما" کا مرجع جن وانس ہیں اور ابو الدداء نے کہا "کل یوم ھو فی شان" گناہ کو بخشتا ہے مصیبت کو دور کرتا ہے ایک قوم کو بلند کرتا ہے دوسری کو پست کرتا ہے اور ابن عباسؓ نے کہا "برزخ" سے مراد حاجز روکنے والا ہے الانام خلق نضاختان جوش مارنے والے ذوالجلال عظمت والا اور دوسروں نے کہا "مارج" خالص آگ (جس میں دھواں نہ ہو) "مرج الامیر رعیته" اس وقت بولتے ہیں جب امیر ان کے درمیان تخلیہ کرا دے اس حال میں کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کی غرض سے دوڑے پڑتے ہوں "مرج امر الناس" لوگوں کا معاملہ مشتبہ ہو گیا "مریج" ملا ہوا "مرج" دو دریاؤں کو ملایا "مرجت (اب تک تو نے اپنے جانور چھوڑ دیئے) سے ماخوذ ہے "سنفرغ لکم" عنقریب ہم تمہارا محاسبہ کریں گے اس کو کوئی چیز کسی چیز کی طرف

جَنَّتَانِ

سے مشغول نہیں رکھ سکتی یہ اصطلاح کلام عرب میں مشہور ہے کہا جاتا ہے "لاتفرغن لك" میں تیرے لئے فارغ ہوں گا حالانکہ اسے کوئی کام نہیں کہتا ہے تیری غفلت پر تیرا مواخذہ کروں گا (آیت) ومن دونهما جنتان الخ۔

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ الْعَمِّیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْکِبْرِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔

۱۹۸۶۔ عبداللہ بن ابی الاسود، عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبداللہ بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی، اور دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں اور لوگوں کے درمیان اور اس امر کے درمیان کہ وہ لوگ اپنے رب کو جنت عدن میں دیکھیں سوائے عظمت کے پردے کے کوئی چیز اس کے چہرے پر نہ ہو گی

حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُوْرٌ سُوْدُ الْحَدَقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُوْرَاتٌ مَحْبُوْسَاتٌ قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَاَنْفُسُهُنَّ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ قَاصِرَاتٌ لَا یَبْغِیْنَ غَیْرَ اَزْوَاجِهِنَّ۔

(آیت) حور مقصورات فی الخیام ایسی حوریں جو خیموں میں چھپی ہوئی ہیں اور ابن عباس نے کہا کہ "حور" سیاہ آنکھ والی عورت کو کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا کہ "مقصورات" معنے "محبوسات" بند کی ہوئی روکی ہوئی ان کی آنکھیں اور خواہشات اپنے شوہروں پر موقوف ہوں گی "قاصرات" اپنے شوہروں کے علاوہ کسی کی تلاش نہ کریں گی۔

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ فِی الْجَنَّةِ خَیْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ مَا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ کَذَا اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْکِبْرِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔

۱۹۸۷۔ محمد بن مثنی، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ابو عمران جونی ابو بکر بن عبداللہ بن قیس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کھوکھلے موتی کا ایک خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ہر کونے میں بیویاں ہوں گی ایک کونہ والی دوسرے کونہ والی کو نہیں دیکھ سکتی اور مومن ان پر گھومیں گے اور دو باغ ہیں جن کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو باغ ایسے ہیں کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں گی اور جنت عدن میں (جو کہ وہاں ایک حصہ جنت کا نام ہے) لوگوں اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان کوئی چیز بجز عظمت کے پردے کے نہ ہو گی۔

٨٣٠۔ (الْوَاقِعَةُ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ زُلْزِلَتْ بُسَّتْ فُتَّتْ وَ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ الْمَخْضُودُ الْمُوْقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ اَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ مَنْضُودُ الْمَوْزُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ اِلَى اَزْوَاجِهِنَّ ثُلَّةٌ اُمَّةٌ يَحْمُومٍ دُخَانٌ اَسْوَدُ يُصِرُّوْنَ يُدِيمُوْنَ الْهِيْمُ الْاِبِلُ الظِّمَاءُ لَمُغْرَمُوْنَ لَمُلْزَمُوْنَ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرُخَاءٌ وَرَيْحَانٌ الرِّزْقُ وَنُنْشِاَكُمْ فِيْ اَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُوْنَ تَعْجَبُوْنَ عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِثْلَ صَبُوْرٍ وَّصُبُرٍ يُسَمِّيْهَا اَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ فِيْ خَافِضَةٌ لِقَوْمٍ اِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ اِلَى الْجَنَّةِ مَوْضُوْنَةٍ مَنْسُوْجَةٍ وَمِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوْبُ لَا اٰذَانَ وَلَا عُرْوَةَ وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرٰى مَسْكُوْبٍ جَارٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مُتْرَفِيْنَ مُتَمَتِّعِيْنَ مَا تُمْنُوْنَ هِيَ النُّطْفَةُ فِيْ اَرْحَامِ النِّسَاءِ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ بِمُحْكَمِ الْقُرْاٰنِ وَيُقَالُ لِمَسْقِطِ النُّجُوْمِ اِذَا سَقَطْنَ وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعُ وَاحِدٌ مُدْهِنُوْنَ مُكَذِّبُوْنَ مِثْلُ لَوْتُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ فَسَلَامٌ لَكَ اَيْ مُسَلَّمٌ لَكَ اِنَّكَ مِنْ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاُلْقِيَتْ اِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا كَمَا تَقُوْلُ اَنْتَ مُصَدَّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيْلٍ اِذَا كَانَ قَدْ قَالَ اِنِّيْ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيْلٍ وَقَدْ يَكُوْنُ كَالدُّعَاءِ لَهُ كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ اِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ اَوْرَيْتُ اَوْقَدْتُ لَغْوًا بَاطِلًا تَاْثِيْمًا كِذْبًا۔

٨٣٠۔ تفسیر سورۂ واقعہ!

اور مجاہد نے کہا "رجت" بمعنی ہلائی جائے "بست" توڑے اور پیسے جائیں گے جس طرح ستو پیس کر باریک کئے جاتے ہیں "المخضود" جو بوجھ سے لدا ہوا ہو اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس میں کانٹا نہ ہو "منضود" کیلا عرب جو اپنے شوہروں سے محبت کرنے والی ہوں گی "ثلثه" جماعت گروہ "یحموم" سیاہ دھواں "یصرون" ہمیشہ کرتے رہتے ہیں "هیم" پیاسے اونٹ "لمغرمون" الزام دیئے گئے "روح" جنت اور خوش حالی "ریحان" رزق "وننشاکم" جس صورت میں ہم چاہیں پیدا کریں اور دوسروں نے کہا "تفکهون" تم تعجب کرتے ہو "عربا" مثقلہ ہے یعنی عین متحرک اور مضموم ہے اس کا واحد "عروب" ہے جیسے صبور اور صبر اہل مکہ اس کو "عربه" اور اہل مدینہ "غنجه" اور اہل عراق "شکله" کہتے ہیں اور کہا "خافضة" ایک قوم کو جہنم کی پستی میں لے جانے والی اور جنت کی طرف اوپر لے جانے والی "موضونه" بنے ہوئے اسی سے "وضین الناقته" ماخوذ ہے اور "کوب" وہ برتن ہے جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو "اباریق" وہ ہیں جن میں ٹوٹیاں اور دستے ہوں "مسکوب" بہتا ہوا فرش مرفوعه ایک دوسرے کے اوپر بچھے ہوئے ہوں گے مترفین فائدہ اٹھانے والے "ماتمنون" نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ٹپکاتے ہو "للمقوین" مسافروں کے لئے "قی" سے ماخوذ ہے بمعنی چٹیل میدان "بمواقع النحوم" ستاروں کی جگہ یعنی قرآن کی محکم آیتوں کی قسم کھاتا ہوں اور بعض لوگوں نے کہا کہ اس سے مراد ستارے کے ڈوبنے کی جگہ ہے اور "مواقع" اور "موقع" موقع ایک ہی ہے مدھنون جھٹلانے والا ہیں جیسے لو یدھن فیدھنون میں ہے "فسلام لك" یعنی تجھ کو تسلیم کر لیا گیا ہے تو اصحاب یمین میں سے ہے اور اس میں "ان" کا لفظ نہیں لایا گیا ہے اور اس کی مثال یوں ہے جیسے تم کسی کو کہو انت مصدق مسافر عن قلیل یعنی تیری تصدیق کی جاتی ہے کہ تو عنقریب سفر کرنے والا ہے جب کہ اس نے خود کہا ہو کہ میں عنقریب سفر کرنے والا ہوں اور کبھی دعا کے طور پر بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے "فسقیامن الرجال" (لوگ سیراب ہوں گے) اور سلام

حالت رفع میں ہو تو دعا کے لئے ہوتا ہے "تورون" تم نکالتے ہو اور یت بھڑکائی گئی "لغوا" باطل "تاثیما" جھوٹ۔

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ.

(آیت) "وظل ممدود" (اور پھیلا ہوا سایہ)

۱۹۸۸ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَأُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ.

۱۹۸۸۔ علی بن عبداللہ' سفیان' ابو الزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس کے سایے میں سوار ایک سو سال تک چلتا رہے گا اور اس کو طے نہ کر سکے گا اگر تم چاہو تو یہ (آیت) وظل ممدود پڑھو۔

۸۳۱ـ (الْحَدِيْدِ)

۸۳۱۔ تفسیر سورہ حدید!

قَالَ مُجَاهِدٌ جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ مُعَمَّرِيْنَ فِيْهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ مِنَ الضَّلَالَةِ اِلَى الْهُدٰى وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ جُنَّةٌ وَّسِلَاحٌ مَوْلَاكُمْ اَوْلٰى بِكُمْ لِئَلَّايَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ لِيَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اُنْظُرُوْنَا اِنْتَظِرُوْنَا.

مجاہد نے کہا کہ "جعلکم مستخلفین" یعنی تمہیں بنایا اس میں آباد ہونے والے "من الظلمات الی النور" گمراہی سے ہدایت کی طرف "ومنافع للناس" ڈھال اور ہتھیار "مولاکم" تمہارے لائق وہی ہے "لئلایعلم اھل الکتاب" تاکہ اہل کتاب جان لیں کہا جاتا ہے کہ وہ علم کے اعتبار سے ہر چیز پر ظاہر ہے اور علم کے اعتبار سے ہر چیز سے پوشیدہ ہے "انظرونا" ہمارا انتظام کرو۔

۸۳۲ـ (الْمُجَادَلَةِ)

تفسیر سورۂ مجادلہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُحَادُّوْنَ يُشَاقُّوْنَ اللّٰهَ كُبِتُوْا اُخْزِيُوْا مِنَ الْخِزْيِ اِسْتَحْوَذَ غَلَبَ.

اور مجاہد نے کہا "یحادون" اللہ کی مخالفت کرتے ہیں "کبتوا" ذلیل کئے گئے "خزی" سے ماخوذ ہے "استحوذ غالب ہو گیا۔

۸۳۳ـ (الْحَشْرُ)

۸۳۳۔ تفسیر سورۂ حشر!

الْجَلَاءُ الْاِخْرَاجُ مِنْ اَرْضٍ اِلٰى اَرْضٍ.

"جلاء" کے معنی ایک ملک سے دوسرے ملک میں نکال دینا۔

۱۹۸۹ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِا بْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَازَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهَا لَمْ تُبْقِ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

۱۹۸۹۔ محمد بن عبدالرحیم' سعید بن سلیمان' ہشیم' ابو بشر' سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس سے سورہ توبہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ سورۃ کافروں کی فضیحت کرنے والی "ومنھم' ومنھم" کی آیات اترتی رہیں یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ کوئی بھی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر نہ ہو میں نے سورت انفال کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ بدر کے بارہ میں

قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ، قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَنِيْ النَّضِيْرِ.

نازل ہوئی ہے پھر میں نے سورت حشر کے متعلق پوچھا تو کہا کہ بنی نضیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ

۱۹۹۰۔ حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، ابو بشر، حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورت حشر کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ اسے "سورۃ النضیر (۱)" کہو

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ نَخْلَةٍ مَالَمْ تَكُنْ عَجْوَةً اَوْبَرْنِيَّةً.

(آیت) "ماقطعتم من لینته" لینہ ہر اس درخت کو کہتے ہیں جو "عجوہ" یا "برنیہ" نہ ہو۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِيْ النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ

۱۹۹۱۔ قتیبہ، لیث، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درختوں کو جلا دیا اور کاٹ ڈالا اس کو بویرہ کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "ماقطعتم من لینة" تم نے جو درخت کاٹ ڈالے یا اس کو اس کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو اللہ کے حکم سے تھا اور اس لئے کہ فاسقوں کو رسوا کرے

قَوْلُهٗ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ.

(آیت) ماافاء الله علی رسوله (جو اللہ نے اپنے رسول کو بغیر جنگ عطا کیا)۔

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفْ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۱۹۹۲۔ علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، زہری، مالک بن اوس بن حدثان، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور "فی" کے عطا فرمائے تھے مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور سواریوں کے ذریعہ حملہ نہیں کیا تھا۔ پس یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا جس سے ایک سال کا خرچ آپ اپنے اہل و عیال کے لئے لے لیتے پھر باقی کو ہتھیاروں اور سپاہیوں میں اللہ کے راستہ میں سامان جنگ کی تیاری کے لئے تقسیم فرمادیتے۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ.

(آیت) "اور رسول جو تمہیں دیں تو وہ لے لو"

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

۱۹۹۳۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر

(۱) حضرت ابن عباسؓ نے سورۂ حشر کا نام اس لیے چھوڑا تاکہ کوئی شخص اس حشر سے قیامت کا دن نہ سمجھے سورہ نضیر نام رکھا اس سے بنو نضیر کے جلاوطن کیے جانے کی طرف اشارہ ہے۔

عَبدِاللّٰهِ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ اِمْرَاَةً مِنْ بَنِىْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ فَجَآئَتْ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَلَغَنِىْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا لِىْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَابَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ، قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَاْتِ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُم عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْهُ قَالَتْ فَاِنِّىْ اَرٰى اَهْلَكَ يَفْعَلُوْنَهٗ قَالَ فَاذْهَبِىْ فَانْظُرِىْ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَمِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ: لَوْكَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُنَا.

لعنت کی جو بدن کو گودتی ہیں اور گودواتی ہیں اور چہرے کے بال اکھڑواتی ہیں حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کراتی ہیں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلنے والی ہیں بنی اسد کی ایک عورت کو جس کا نام ام یعقوب تھا یہ خبر ملی تو وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے اس طرح لعنت کی ہے تو انہوں نے کہا میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ میں بھی ہے اس عورت نے کہا کہ میں نے اس کو پڑھ لیا ہے جو دو لوحوں کے درمیان ہے (یعنی پورا قرآن پڑھا ہے) لیکن جو تم کہتے ہو وہ میں نے اس میں نہیں پایا تو انہوں نے کہا اگر تو پڑھتی تو ضرور اس میں پاتی کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ رسول جو کچھ تمہیں دے اس کو لے لو اور جس سے روکے باز آجاؤ اس نے کہا ہاں! عبداللہ نے کہا کہ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے اس عورت نے کہا کہ تمہاری بیوی ایسا کرتی ہے انہوں نے کہا جا کر دیکھ آ چنانچہ وہ گئی اور دیکھا تو کچھ نہ پایا عبداللہ نے کہا کہ اگر وہ ایسا کرتی تو میرے ساتھ نہ رہتی۔

١٩٩٤ـ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ اِمْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ

۱۹۹۴۔ علی، عبدالرحمٰن، سفیان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث کا ذکر کیا جو وہ بواسطہ ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بال دوسرے کے بال سے جوڑنے والی پر لعنت کی ہے تو اس نے کہا میں نے یہ حدیث ایک عورت سے سنی ہے جس کا نام ام یعقوب تھا وہ عبداللہ سے منصور کی حدیث کی طرح روایت کرتی ہے

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ.

(آیت) اور جنہوں نے دار (مدینہ) اور ایمان کا ٹھکانا بنایا۔

١٩٩٥ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اُوْصِى الْخَلِيْفَةَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَاُوْصِى الْخَلِيْفَةَ بِالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُهَاجِرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفُوْعَنْ

۱۹۹۵۔ احمد بن یونس، ابوبکر، حصین، عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں خلیفہ کو مہاجرین اولین کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کا حق پہچانیں اور انصار کے متعلق جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے قبل مدینہ اور ایمان کو اپنا ٹھکانا بنایا خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کے نیکوکاروں سے قبول کریں اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں

(آیت) اور وہ لوگ اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں الخ "خصاصہ" بھوک

مُسِيئِهِمْ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةُ الْخَصَاصَةُ الْفَاقَةُ الْمُفْلِحُوْنَ الْفَائِزُوْنَ بِالْخُلُوْدِ الْفَلَاحُ الْبَقَاءُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ عَجِّلْ وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَدًا.

فاقہ "مفلحون" جنت میں ہمیشگی کی فلاح پانے والے "الفلاح" بقاء باقی رہنا "حی علے الفلاح" جلدی سے فلاح کی طرف آؤ اور حسن نے کہا کہ "حاجتہ" سے مراد حسد ہے۔

١٩٩٦ - حَدَّثَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَابَنِي الْجُهْدُ فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ هُمْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِيْهِ شَيْئًا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عِنْدِيْ إِلَّا قُوْتُ الصِّبْيَةِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيْهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِيْ بُطُوْنَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَوْضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

۱۹۹۶۔ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر' ابو اسامہ' فضل بن غزوان ابو حازم اشجعی' حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے سخت بھوک لگی ہے آپ نے اپنی بیویوں کے پاس بھیجا وہاں کوئی چیز نہیں ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو آج کی رات اس کی مہمانی کرے' اللہ اس پر رحم کرے گا' انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا میں (مہمانی کروں گا) یارسول اللہ! چنانچہ وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے' اس سے کوئی چیز چھپانا نہیں' بیوی نے کہا خدا کی قسم! سوا بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں ہے اس نے کہا کہ جب بچہ رات کا کھانا مانگے تو اس کو سلا دینا اور تم آکر چراغ بجھا دینا اور ہم لوگ اس رات کو بھوکے رہیں گے چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا پھر وہ شخص صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے پسند کیا یا فرمایا کہ فلاں مرد اور فلاں عورت پر ہنسا تو اللہ بزرگ و برتر نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ فاقہ میں ہوں۔

٨٣٤ - (اَلْمُمْتَحِنَةَ)

۸۳۴۔ تفسیر سورۂ ممتحنہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً: لَاتُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيْهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ لَوْكَانَ هٰؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هٰذَا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ.

اور مجاہد نے کہا کہ "ولاتجعلنا فتنہ" کے معنی یہ ہیں کہ ہم کو ان کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا نہ کر کہ وہ لوگ کہنے لگیں کہ اگر یہ حق پر ہیں تو ان پر یہ مصیبت نہ پہنچتی "بعصم الکوافر" اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ ان عورتوں کو جدا کر دیں جو حالت کفر میں مکہ میں رہ گئی تھیں۔

(آیت) لاتتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء

۱۹۹۷ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ مَامَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْلَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَابِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى أُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهٰذَا يَاحَاطِبُ؟ قَالَ لَاتَعْجَلْ عَلَيَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِّنْ قُرَيْشٍ وَّلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يُّحْمُوْنَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَصْنَعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يُّحْمُوْنَ قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيْهِ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا أَدْرِي الْاٰيَةُ فِي الْحَدِيْثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو .

۱۹۹۷۔ حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، حسن بن محمد بن علی، عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ کو اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب تم روضہ خاخ میں پہنچو گے تو ایک سوار عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہو گا اس کو اس سے لے لینا چنانچہ ہم لوگ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے گئے یہاں تک کہ روضہ (خاخ) میں پہنچے تو ہم لوگوں نے اس سوار عورت کو پایا ہم نے کہا کہ خط نکال اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہم لوگوں نے کہا کہ خط نکال ورنہ کپڑے اتار دیں گے چنانچہ اس نے اپنی چوٹی سے وہ خط نکالا ہم لوگ اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام لکھا گیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امر کے متعلق خبر دی گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ مجھ پر جلدی نہ کریں، میں قریشی نہ تھا بلکہ ان کے حلیفوں میں سے تھا اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی ان کے ساتھ قرابتیں ہیں جس کے سبب سے وہ ان کے گھر اور مال کی نگہداشت کرتے ہیں اور چونکہ نسب کے لحاظ سے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کروں تاکہ وہ میری قرابت کی حفاظت کریں اور میں نے کفر کی بناء پر یا اپنے دین سے پھر جانے کی بناء پر ایسا نہیں کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا کہ وہ بدر میں شریک ہوا تھا اور کیا تم کو معلوم ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھ کر فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے عمرو نے کہا کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اے ایمان والو! میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ آیت حدیث میں ہے یا عمرو کا قول ہے۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قِيلَ لِسُفْيَانَ فِيْ هٰذَا فَنَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرٰى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِيْ.

۱۹۹۸۔ ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ میں نے سفیان سے آیت لا تتخذوا عدوی الخ کے متعلق پوچھا۔ کہ حاطب کے بارے میں نازل ہوئی تھی تو انہوں نے کہا کہ یہ لوگوں کی حدیث میں ہے میں نے اس کو عمرو سے یاد کیا ہے اس سے میں نے ایک حرف بھی نہیں چھوڑا ہے اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے سوا کسی نے اس کو یاد کیا ہوگا۔

إِذَا جَآءَ كُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ .

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ إِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَامْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، مَايُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهٖ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذَالِكَ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ

۱۹۹۹۔ اسحاق' یعقوب بن ابراہیم' ابن شہاب کے برادر زادہ' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مومن عورتوں کا جو آپ کے پاس ہجرت کر کے آتیں' آیت "یاایها النبی اذا جاء ك المؤمنات یبایعنك.... غفور رحیم" تک کی بناء پر امتحان کر لیا کرتے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے تجھ سے بیعت کر لی ہے آپ صرف گفتگو کے ذریعہ بیعت کرتے اور خدا کی قسم! بیعت میں کبھی آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا آپ ان عورتوں سے صرف زبانی بیعت کرتے اور فرماتے کہ میں نے تجھ سے اس پر بیعت کی یونس' معمر اور عبدالرحمٰن ابن اسحاق نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی اور اسحٰق بن راشد نے بواسطہ زہری عروہ اور عمرہ سے نقل کیا ہے

إِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ.

(آیت) جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں۔

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتْ اِمْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ: أَسْعَدَتْنِيْ فُلَانَةُ أُرِيْدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا .

۲۰۰۰۔ ابو معمر' عبدالوارث' ایوب' حفصہ بنت سیرین' ام عطیہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے آیت "لا یشرکن باللہ الخ پڑھی اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا اور کہا کہ فلاں عورت نے میری مدد کی تھی میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا دوں تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا چنانچہ وہ عورت چلی گئی پھر واپس آئی تو آپ نے اس سے بیعت کی۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۲۰۰۱۔ عبداللہ بن محمد وہب بن جریر' جریر' زبیر' عکرمہ' حضرت

وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ اِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللّٰهُ لِلنِّسَآءِ.

ابن عباسؓ سے آیت "ولایعصینك فی معروف" کے بارے میں روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے مقرر کی ہے۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا: وَقَرَأَ اٰيَةَ النِّسَآءِ وَاَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَأَ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ تَابَعَهٗ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِی الْاٰيَةِ.

۲۰۰۲۔ علی بن عبداللہ' سفیان' زہری ابوادریس' عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور آپ نے عورتوں والی آیت پڑھی اور سفیان نے بیان کیا کہ آپ نے آیت پڑھی عورتوں کا ذکر نہیں کیا پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے اس کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہوا اور اسے سزا دی گئی تو یہ کفارہ ہے اور جو ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اسے چھپایا تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے اگر چاہے اس کو عذاب دے یا چاہے تو بخش دے عبدالرزاق نے معمر سے آیت کے متعلق اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى اَتَى النِّسَآءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّايُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَا دَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ

۲۰۰۳۔ محمد بن عبدالرحیم' ہارون بن معروف عبداللہ بن وہب ابن جریج' حسن بن مسلم' طاؤس' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ساتھ عیدالفطر کی نمازوں میں شریک رہا ہوں' یہ سب کے سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر اس کے بعد خطبہ پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو گویا وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے جب آپ مردوں کو اپنے ہاتھ کے اشارہ سے بیٹھے رہنے کا حکم دے کر ان کی صفوں کو چیر کر عورتوں کے پاس حضرت بلالؓ کے ساتھ پہنچے اور یہ آیت پڑھی کہ اے نبی جب تمہارے پاس مومن عورتیں آئیں (اور) اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان باندھیں گی جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گڑھا ہو گا یہاں تک کہ جب پوری آیت پڑھ کر فارغ ہو چکے تو فرمایا

بَيْنَ اَيْدِيهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ: اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكِ؟ وَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ لَّمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ لَايَدْرِیْ الْحَسَنُ مَنْ هِیَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ .

کیا تم اس پر بیعت کرتی ہو؟ ایک عورت نے جواب دیا ہاں! یا رسول اللہ اس کے سوا کسی نے جواب نہیں دیا حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون عورت تھی آپ نے فرمایا کہ خیرات کرو اور بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا عورتیں بلال کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

۸۳۵۔ (سُوْرَةُ الصَّفِّ)

۸۳۵۔ تفسیر سورۂ صف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ مَنْ يَّتَّبِعُنِیْ اِلَی اللّٰهِ؟ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرْصُوْصٌ: مُلْصَقٌ بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَيْرُهٗ بِالرَّصَاصِ

قَوْلُهٗ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِیْ اسْمُهٗ اَحْمَدُ .

اور مجاہد نے کہا "من انصاری الی اللّٰہ کے معنی ہیں کون اللہ کے واسطے میری پیروی کرے گا اور ابن عباسؓ نے کہا "مرصوص" ایک حصہ دوسرے سے جڑا ہوا دوسروں نے کہا کہ سیسہ سے جڑا ہوا

(آیت) میرے بعد جس کا نام احمد ہو گا۔(۱)

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ يَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِیْ، وَاَنَا الْعَاقِبُ .

۲۰۰۴۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے اور میرا نام عاقب (سب سے آخر میں آنے والا) بھی ہے۔

۸۳۶۔ (الْجُمُعَةِ)

۸۳۶۔ تفسیر سورۂ جمعہ

قَوْلُهٗ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ، وَقَرَاَ عُمَرُ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ .

(آیت) اور دوسرے جو ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے اور حضرت عمرؓ نے "فاسعوا الی ذکر اللّٰہ" کے بجائے "فامضوا الی ذکر اللّٰہ" پڑھا۔

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِی الْغَيْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا

۲۰۰۵۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان بن بلال، ثور، ابو الغیث حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی جب آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم نازل ہوئی تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہیں

(۱) اہل انجیل کے ہاں احمد کا ہم معنی نام فارقلیط ہے۔

بِهِمْ قَالَ قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثًا وَّفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْرَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَآءِ .

دیا یہاں تک تین بار پوچھا اور ہم میں سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت سلمانؓ پر رکھا پھر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے قریب ہوتا تو (بھی) اس کو کچھ لوگ یا فرمایا ان میں سے کوئی شخص اسے پالیتا۔

٢٠٠٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ اَخْبَرَنِيْ ثَوْرٌ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَآءِ.

۲۰۰۶۔ عبداللہ بن عبدالوہاب' عبدالعزیز' ثور' ابوالغیث' حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں کہ ان میں سے کچھ لوگ اس کو پالیتے

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً .

(آیت) اور جب وہ لوگ تجارت کا مال دیکھتے ہیں۔

٢٠٠٧ ـ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ اِلَّا اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَا نِانْفَضُّوْا اِلَيْهَا .

۲۰۰۷۔ حفص بن عمر' خالد بن عبداللہ' حصین' سالم بن ابی الجعد وابو سفیان' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک قافلہ جمعہ کے دن آیا اور اس وقت ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بارہ آدمیوں کے سوائے تمام لوگ دوڑ پڑے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جب وہ لوگ مال تجارت یا کھیل کی چیز کی طرف دیکھتے ہیں' تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔

٨٣٧ ـ قَوْلُهٗ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ

۸۳۷۔ تفسیر سورۂ منافقون

قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى الْكَاذِبُوْنَ .

(آیت) وہ لوگ کہتے ہیں کہ بے شک تم اللہ کے رسول ہو الخ

٢٠٠٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِيْ غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مَنْ حَوْلَهٗ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهٖ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ اَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِيْ فَحَدَّثْتُهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَاقَالُوْا فَكَذَّبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۰۸۔ عبداللہ بن رجاء' اسرائیل' ابواسحاق' حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک جنگ میں تھا تو میں نے عبداللہ بن ابی کو کہتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہیں یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں جو ان کے ارد گرد ہیں اور جب ہم یہاں سے لوٹ کر جائیں گے تو عزیز' ذلیل کو اس سے باہر نکال دے گا میں نے یہ اپنے چچا سے یا حضرت عمرؓ سے بیان کیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو بیان کیا تو آپ نے مجھ کو بلا بھیجا میں نے آپ سے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا' تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نے ایسا نہیں کہا ہے رسول اللہ صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَاَصَابَنِيْ هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِيْ عَمِّيْ مَا اَرَدْتُ اِلٰى اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَآئَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَبَعَثَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَازَيْدُ

اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جھوٹا سمجھا اور اس کو سچا سمجھا بس مجھے اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے اتنا صدمہ نہیں ہوا تھا میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا تو مجھ سے میرے چچا نے کہا کیا بات ہے؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو جھوٹا کیا اور تجھ پر ناراض ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "اذا جاء ك المنافقون الخ" نازل فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا اور یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اے زید! اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی ہے

اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً يَجْتَنُّوْنَ بِهَا .

(آیت) ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا جن سے وہ اپنی حالت کو چھپاتے ہیں۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لَاتُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَالَ اَيْضًا لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ عَمِّيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَصَدَّقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِيْ فَاَصَابَنِيْ هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا جَآئَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ

۲۰۰۹۔ آدم بن ابی ایاس' اسرائیل' ابواسحاق' حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ منتشر ہو جائیں جو ان کے اردگرد ہیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والا ذلیل کو باہر نکال دے گا میں نے یہ اپنے چچا سے بیان کیا پھر میرے چچا نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا تو ان لوگوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہم نے ایسا نہیں کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی تصدیق کی اور مجھے جھوٹا سمجھا مجھے اس کا ایسا صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "اذا جاء ك المنافقون هم الذين يقولون لاتنفقوا على من عند رسول الله آخر تک نازل فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا بھیجا اور میرے سامنے یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کی ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ.

(آیت) یہ اس سبب سے کہ وہ لوگ ایمان لائے پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ لوگ نہیں سمجھتے۔

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ

۲۰۱۰۔ آدم' شعبہ' حکم' محمد بن کعب قرظی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ارقم کو کہتے ہوئے سنا کہ جب

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اَيْضًا لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ اَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِی الْاَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ اِلَی الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰی يُؤْفَكُوْنَ.

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی يَنْفَضُّوْا مَنْ حَوْلَهٗ وَقَالَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَرْسَلَ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ فَسَاَلَهٗ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ مَا فَعَلَ قَالُوْا كَذَبَ زَيْدٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقِیْ فِیْ اِذَا جَآئَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَدَعَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَقَوْلُهٗ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ قَالَ كَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَیْءٍ قَوْلُهٗ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

عبداللہ بن ابی نے کہا کہ لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ الخ اور یہ بھی کہا کہ "لئن رجعنا الی المدینہ الخ" میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا تو انصار نے مجھے برا بھلا کہا اور عبداللہ بن ابی نے قسم کھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں کہا ہے تو میں گھر کو چلا گیا اور سو رہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا بھیجا میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ نے تیری تصدیق کر دی اور آیت ھم الذین یقولون لا تنفقوا نازل ہوئی اور ابن ابی زائدہ بواسطہ اعمش، عمرو، ابن ابی لیلیٰ، حضرت زید، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

(آیت) "اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو ان کے جسم اچھے معلوم ہوں گے اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات سنو گے گویا وہ لکڑیاں ہیں جو سہارے سے لگائی ہوئی ہیں ہر آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان پر عذاب ہے وہ دشمن ہیں ان سے بچو اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے وہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

۲۰۱۱۔ عمرو بن خالد، زہیر بن معاویہ، ابو اسحاق، حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا "لاتنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا من حولہ" اور کہا کہ "لئن رجعنا الی المدینہ لیخرجن الاعز منھا الاذل" میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اور اس سے آپ نے دریافت کیا تو اس نے زوردار قسم کھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں کہا ہے لوگوں نے کہا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ کہا ہے ان لوگوں کی اس بات سے میرے دل کو بہت صدمہ ہوا یہاں تک کہ اللہ بزرگ و برتر نے میری تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت اذا جاء ك المنافقون الخ نازل فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلایا تاکہ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو ان لوگوں نے اپنے سروں کو پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ کا قول "خشب مسندۃ" دیوار سے لگی ہوئی لکڑیاں سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ بہت خوبصورت تھے اور جب ان سے کہا جاتا ہے اور

رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُؤُسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ حَرَكُوْا اسْتَهْزَئُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيْفِ مِنْ لَوَيْتُ .

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ عَمِّيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَاَصَابَنِيْ غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ وَقَالَ عَمِّيْ مَا اَرَدْتَّ اِلٰى اَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَآئَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَرْسَلَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ .

قَوْلُهٗ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ .

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً فِيْ جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارُ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوٰى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ

رسول اللہ تمہارے لئے دعاء مغفرت کریں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے بے رخی کرتے ہیں ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا اور لووا تشدید کے ساتھ اور بلا تشدید بھی پڑھا جاتا ہے لویت سے ماخوذ ہے۔

۲۰۱۲۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحاق، حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کسی اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ آپ ہی منتشر ہو جائیں گے اور اگر ہم اب مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا میں نے یہ اپنے چچا سے بیان کیا تو انہوں نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور آپ نے ان کو سچا سمجھا تو مجھے آپ کا ایسا غم ہوا کہ کبھی ایسا نہ ہوا تھا چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا میرے چچا نے کہا تو نے کیا کہا تھا کہ تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹا سمجھا اور تجھ پر ناراضی ظاہر فرمائی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اذا جاء ك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله نازل فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ اور یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی۔

(آیت) ان کے حق میں برابر ہے خواہ آپ ان کے حق میں دعا مغفرت کریں یا نہ کریں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کبھی نہیں بخشے گا بے شک اللہ بدکار قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۲۰۱۳۔ علی سفیان 'عمرو' حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک جنگ میں تھے اور سفیان نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے (۱) تو مہاجرین میں سے ایک نے ایک انصاری کو مارا انصاری نے پکار کر کہا کہ اے جماعت انصار! اور مہاجر نے پکار کر کہا کہ اے جماعت مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا آپ نے فرمایا جاہلیت کی اس پکار کو چھوڑ دو یہ برا کلمہ ہے عبد اللہ بن ابی نے سنا تو

(۱) یہ غزوہ بنی مصطلق تھا۔

الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوْهَا اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَّقْتُلُ اَصْحَابَهٗ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ ثُمَّ اِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ كَثُرُوْا بَعْدُ قَالَ سُفْيَانُ فَحَفِظْتُهٗ مِنْ عَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهٗ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَيَتَفَرَّقُوْا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ○

اس نے کہا ایسا کرو انتقام لے لو خدا کی قسم اگر ہم مدینہ دوبارہ لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو حضرت عمر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں اور مہاجرین جس وقت مدینہ آئے تھے اس وقت انصار مہاجرین سے زیادہ تھے۔ پھر اس کے بعد مہاجرین زیادہ ہو گئے سفیان نے کہا کہ میں نے اس کو عمرو سے یاد رکھا ہے عمرو نے کہا کہ میں نے جابر کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اللہ تعالیٰ کا قول یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو حتی کہ یہ آپ ہی منتشر یعنی متفرق ہو جائیں اور سب خزانے اللہ ہی کے ہیں آسمان اور زمین کے لیکن منافق سمجھتے نہیں۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ حَزِنْتُ عَلٰى مَنْ اُصِيْبَ بِالْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيَّ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَبَلَغَهٗ شِدَّةُ حُزْنِيْ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَشَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ فِيْ اَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ فَسَاَلَ اَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَقَالَ هُوَ الَّذِيْ اَوْفَى اللّٰهُ لَهٗ بِاُذُنِهٖ

قَوْلُهٗ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ.

۲۰۱۴۔ اسماعیل بن عبداللہ اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ موسیٰ بن عقبہ عبداللہ بن فضل انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں ان کو کہتے ہوئے سنا کہ حرہ میں یزید کے قتل عام میں جو مصیبت پہنچی تھی اس پر مجھے بہت صدمہ ہوا حضرت زید بن ارقم کو میرے شدت غم کی خبر ملی تو انہوں نے مجھے لکھ بھیجا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کو بخش دے اور ابن فضل نے کہا شک کیا کہ شاید آپ نے انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کے متعلق بھی فرمایا جو لوگ وہاں پر تھے ان میں سے کسی نے حضرت انسؓ سے حضرت زید کے متعلق پوچھا تو انسؓ نے کہا کہ یہ وہ شخص ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جس کی دی ہوئی خبر کو اللہ نے پورا کر دیا یعنی تصدیق کر دی

(آیت) وہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا حالانکہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور ایمانداروں کے لئے ہے لیکن منافقین جانتے نہیں۔

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمَّعَهَا اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارُ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَّكَانَتِ الْاَنْصَارُ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَوَقَدْ فَعَلُوْا؟ وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ.

۲۰۱۵۔ حمیدی، سفیان عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم ایک جنگ میں تھے ایک مہاجر نے کسی انصاری کو مارا انصاری نے (مدد کے لئے) پکار کر کہا کہ اے جماعت انصار اور مہاجر نے بھی پکار کر کہا کہ اے جماعت مہاجرین تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سنا دیا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا انصاری نے مدد کے لئے پکارا کہ اے جماعت انصار اور مہاجر نے بھی مدد کے لئے پکارا کہ اے جماعت مہاجرین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قسم کی پکار چھوڑ دو یہ برا کلمہ ہے حضرت جابرؓ نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تھے تو اس وقت انصار کی تعداد زیادہ تھی پھر اس کے بعد مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی عبداللہ بن ابی نے کہا کہ ان مہاجروں نے ایسا کیا ہے خدا کی قسم اگر اب ہم مدینہ کی طرف دوبارہ لوٹ کر گئے۔ تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں۔

۸۳۸۔ (سُوْرَةُ التَّغَابُنِ)

۸۳۸۔ تفسیر سورہ تغابن (۱)

وَقَالَ عَلْقَمَةُ: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ هُوَ الَّذِيْ اِذَا اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ .

اور علقمہ نے عبداللہ سے نقل کیا جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے اس کے قلب کو ہدایت دیتا ہے اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جب اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ راضی ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

۸۳۹۔ (سُوْرَةُ الطَّلَاقِ)

۸۳۹۔ تفسیر سورہ الطلاق

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَبَالَ اَمْرِهَا: جَزَآءَ اَمْرِهَا

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

اور مجاہد نے کہا کہ وبال امرہا سے مراد اس کام کا بدلہ ہے۔

۲۰۱۶۔ یحییٰ بن بکیر لیث، عقیل ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن

(۱) یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

قَالَ حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِی سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ فَذَکَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَیَّظَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِیُرَاجِعْهَا ثُمَّ یُمْسِکْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ یُّطَلِّقَهَافَلْیُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّهَا فَتِلْکَ الْعِدَّةُ کَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ وَاحِدُ هَاذَاتُ حَمْلٍ.

عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جب کہ وہ حائضہ تھی حضرت عمرؓ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر غصہ کا اظہار کیا پھر فرمایا کہ اس کو لوٹا لے پھر اس کو روک رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پاک ہو لے پھر اگر اس کو طلاق دینے کی خواہش ہو تو اس کو جماع سے قبل پاکی کی حالت میں طلاق دے یہی عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے
(آیت) اور حمل والی عورتیں ان کی عدت یہ ہے کہ بچہ جن لیں اور جو شخص کہ اللہ سے ڈرا اللہ تعالیٰ اس کے کام کو آسان بنا دیتا ہے واولات الاحمال اس کا واحد ذات حمل (حمل والی عورت ہے)

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَّحْیٰی قَالَ اَخْبَرَنِی اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَاَبُوْهُرَیْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ: اَفْتِنِیْ فِیْ اِمْرَاَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ قُلْتُ اَنَا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ ...... یَعْنِیْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ غُلَامَهٗ کُرَیْبًا اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ یَسْاَلُهَا فَقَالَتْ: قُتِلَ زَوْجُ سُبَیْعَةَ الْاَسْلَمِیَّةِ وَهِیَ حُبْلٰی فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهٖ بِاَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً فَخُطِبَتْ فَاَنْکَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ اَبُو السَّنَابِلِ فِیْمَنْ خَطَبَهَا وَقَالَ سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ کُنْتُ فِیْ حَلْقَةٍ فِیْهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَکَانَ اَصْحَابُهٗ یُعَظِّمُوْنَهٗ فَذَکَرَ اٰخِرَالْاَجَلَیْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِیْثِ سُبَیْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ فَضَمَّزَلِیْ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ فَفَطِنْتُ لَهٗ فَقُلْتُ

۲۰۱۷۔ سعید بن حفص شیبان، یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ایک شخص ابن عباس کے پاس آیا۔ اس وقت ابوہریرہؓ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتایئے جو اپنے شوہر کے مرنے کے چالیس دن بعد بچہ جنے، ابن عباس نے کہا کہ دونوں عدتوں میں سے آخری عدت ہے میں کہا کہ حمل والی عورت تو وضع حمل ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں۔ تو ابن عباس نے اپنے غلام کریب کو حضرت ام سلمہ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے کہا کہ سبیعہ اسلمیہ کا شوہر قتل کیا گیا اس وقت وہ حاملہ تھیں شوہر کے مرنے کے چالیس دن بعد ان کے بچہ پیدا ہوا۔ پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح کر دیا اور نکاح کا پیغام بھیجنے والوں میں ابوالسنابل بھی تھے اور سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے بواسطہ حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین کا قول نقل کیا کہ میں اسی مجلس میں تھا جس میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ تھے ان کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے تھے انہوں نے آخر الاجلین (آخر میں نازل ہونے والی عدت) کا ذکر کیا تو میں نے سبیعہ بنت حارث کی حدیث عبداللہ بن عتبہ کے واسطہ سے بیان کی محمد کا بیان ہے کہ مجھے ان کے بعض ساتھیوں نے روکا میں سمجھ گیا کہ میری حدیث کو جھوٹا سمجھتے ہیں میں

اِنِّیْ اِذًا لَّجَرِیْءٌ اِنْ كَذَبْتُ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِیْ نَاحِیَةِ الْكُوْفَةِ فَاسْتَحْیَا وَقَالَ لٰكِنْ عَمُّهٗ لَمْ یَقُلْ ذَاكَ فَلَقِیْتُ اَبَا عَطِیَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَاَلْتُهٗ فَذَهَبَ یُحَدِّثُنِیْ حَدِیْثَ سُبَیْعَةَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فِیْهَا شَیْئًا فَقَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَیْهَا التَّغْلِیْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ عَلَیْهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَآءِ الْقُصْرٰی بَعْدَ الطُّوْلٰی وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ .

نے کہا اگر میں نے عبداللہ بن عتبہ پر جھوٹ بولا تو میں بہت زیادہ دلیر ہوں اور وہ اس وقت کوفہ کے کونہ میں موجود ہیں عبدالرحمٰن شرما گئے اور کہا کہ مگر ان کے چچا نے یہ بیان نہیں کیا۔ چنانچہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا میں نے ان سے پوچھا تو وہ مجھ سے سبیعہ کی حدیث بیان کرنے لگے میں نے پوچھا کیا تم نے عبداللہ بن مسعود سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے تو انہوں نے کہا تم ان عورتوں پر کیا کرتے اور انہیں رخصت نہیں دیتے حالانکہ کم عدت والی آیت (یعنی وضع حمل) زیادہ عدت والی آیت (یعنی چار ماہ دس دن) کے بعد نازل ہوئی۔

٨٤٠ ـ (سُوْرَةُ الْمُتَحَرِّمِ)

۸۴۰۔ تفسیر سورۂ تحریم!

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

اے نبی کیوں اپنی بیویوں کی رضائی جوئی کے لئے اس چیز کو اپنے اوپر حرام کرتے ہو جسے اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

٢٠١٨ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ حَكِیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِی الْحَرَامِ یُكَفَّرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ .

۲۰۱۸۔ معاذ بن فضالہ ہشام یحیٰی بن حکیم سعد بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حرام (یعنی تو مجھ پر حرام ہے یا یہ مجھ پر حرام ہے) کہنے میں کفارہ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس نے کہا کہ بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت اچھا نمونہ ہے۔

٢٠١٩ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَیَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَیْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ اَیَّتُنَا دَخَلَ عَلَیْهَا فَلْتَقُلْ لَهٗ اَكَلْتَ مَغَافِیْرَ اِنِّیْ اَجِدُ مِنْكَ رِیْحَ مَغَافِیْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ كُنْتُ اَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِیْ بِذٰلِكَ اَحَدًا.

۲۰۱۹۔ ابراہیم بن موسیٰ ہشام بن یوسف، ابن جریج، عطاء عبید بن عمیر، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے تھے اور وہاں دیر تک ٹھہرتے چنانچہ میں نے اور حفصہؓ نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو کہیں گے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے (چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا) آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں زینب بنت جحشؓ کے پاس شہد پیا کرتا تھا۔ اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب کبھی نہیں پیوں گا اس کی خبر کسی کو نہ کرنا

تَبْتَغِیْ مَرْضَاةَ اَزْوٰجِكَ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ

(آیت) تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے

تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُم.

۲۰۲۰ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اِبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّهٗ قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ اٰيَةٍ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَسْاَلَهٗ هَيْبَةً لَهٗ حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَدَلَ اِلَى الْاَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهٗ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهٗ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهٗ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَآئِشَةُ، قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاُرِيْدُ اَنْ اَسْئَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا اَسْتَطِيْعُ هَيْبَةً لَّكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَاظَنَنْتَ اَنَّ عِنْدِيْ مِنْ عِلْمٍ فَاسْاَلْنِيْ فَاِنْ كَانَ لِيْ عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهٖ قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَآءِ اَمْرًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِنَّ مَا اَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا فِيْ اَمْرٍ اَتَاَمَّرُهٗ اِذْ قَالَتْ اِمْرَاَتِيْ لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَالَكِ وَكَمَا وَلِمَاهٰهُنَا فِيْهَا تَكَلُّفُكِ فِيْ اَمْرٍ اُرِيْدُهٗ فَقَالَتْ لِيْ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَاتُرِيْدُ اَنْ تُرَاجَعَ اَنْتَ؟ وَاِنَّ اِبْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهٗ غَضْبَانَ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَرِدَآئَهٗ مَكَانَهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ اِنَّكِ لَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهٗ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنُرَاجِعُهٗ فَقُلْتُ تَعْلَمِيْنَ اَنِّيْ اُحَذِّرُكِ عُقُوْبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِيْ اَعْجَبَهَا

لئے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔

۲۰۲۰ـ عبدالعزیز بن عبداللہ سلیمان بن بلال یحییٰ' عبید بن حنین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابن عباس کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں ایک سال تک اس انتظار میں رہا کہ حضرت عمر بن خطاب سے ایک آیت کے متعلق پوچھوں لیکن میں ان کی ہیبت کے سبب سے ان سے نہ پوچھ سکا۔ بیان تک کہ وہ حج کے ارادہ سے نکلے تو میں بھی ان کے ساتھ نکلا جب میں واپس ہوا اور ہم لوگ راستہ میں تھے تو وہ ایک پہلو کے درخت کے پاس رفع حاجت کے لئے گئے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں ان کے انتظار میں کھڑا رہا حتی کہ وہ فارغ ہوئے پھر میں ان کے ساتھ چلا تو میں نے کہا اے امیر المومنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں کون وہ دو عورتیں تھیں۔ جنہوں نے آپ کے متعلق اتفاق کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا وہ حفصہ اور عائشہ تھیں ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے کہا خدا کی قسم میں ایک سال سے یہ ارادہ کر رہا تھا کہ اس کے متعلق آپ سے پوچھوں لیکن آپ کے ڈر سے میں پوچھ نہ سکا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو جس چیز کے متعلق تمہیں معلوم ہو کہ مجھے اس کا علم ہے تو مجھ سے پوچھ لو اگر مجھے علم ہو گا تو میں تمہیں ضرور بتلا دوں گا ابن عباس کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمرؓ نے کہا بخدا ہم جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کا کوئی حق نہ سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے ان کے حق میں نازل فرمایا جو نازل فرمایا اور ان کے لئے مقرر کیا جو کچھ مقرر کیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ ایک دن جب کہ میں اپنے معاملہ میں کچھ سوچ رہا تھا تو اس وقت میری بیوی نے کہا کہ کاش تم اس طرح اور اس طرح کرتے میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیا ہوا اور کیوں میرے معاملہ میں دخل دیتی ہے جو میں کرتا ہوں اس نے کہا کہ اے ابن خطاب مجھے تم پر تعجب ہے تم نہیں چاہتے کہ تمہاری باتوں کا جواب دیا جائے حالانکہ تمہاری بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا جواب دیتی ہے یہاں تک کہ دن پھر آپ غصہ میں رہے یہ سن کر حضرت عمر ایک چادر لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ حفصہؓ کے پاس گئے اور کہا اے بیٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا جوب دیتی ہے یہاں تک کہ آپ ایک دن بھر غصہ رہے۔ حفصہؓ نے کہا خدا کی قسم ہم آپ کی

حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا يُرِيْدُ عَائِشَةَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِيْ مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِيَ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِهٖ فَاَخَذَتْنِيْ وَاللّٰهِ اَخْذًا كَسَرَتْنِيْ عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ اَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غِبْتُ اَتَانِيْ بِالْخَبَرِ وَاِذَا غَابَ كُنْتُ اَنَا اٰتِيْهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِّنْ مُلُوْكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّسِيْرَ اِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَاَتْ صُدُوْرُنَا مِنْهُ فَاِذَا صَاحِبِي الْاَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ فَقَالَ اِفْتَحْ اِفْتَحْ فَقُلْتُ جَآءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اِعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهٗ فَقُلْتُ رَغَمَ اَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَاَخَذْتُ ثَوْبِيْ فَاَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهٗ يَرْقٰى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰى رَاْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قُلْ هٰذَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَذِنَ لِيْ قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَّا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ وَّتَحْتَ رَاْسِهٖ وِسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْبًا وَّعِنْدَ رَاْسِهٖ اَهَبٌ مُّعَلَّقَةٌ فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِهٖ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ

باتوں کا جواب دیتے ہیں میں نے کہا تو جان لے کہ میں تجھے اللہ کی سزا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے ڈراتا ہوں اے بیٹی! تجھے وہ دھوکہ میں نہ ڈال دے جس کو اس کے حسن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سبب سے مغرور کر دیا ہے اس سے حضرت عائشہؓ مراد تھیں' حضرت عمر کا بیان ہے کہ پھر میں وہاں سے نکلا یہاں تک کہ قرابت کے سبب سے میں ام سلمہ کے پاس گیا میں نے ان سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ اے ابن خطاب تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دیتے ہو چنانچہ انہوں نے اس سختی سے میری گرفت کی کہ میرا غصہ جاتا رہا پھر میں ان کے ہاں سے باہر نکلا اور انصار میں سے میرا ایک دوست تھا جب میں آنحضرت کے پاس موجود نہ ہوتا تو وہ میرے پاس آکر حالت بیان کرتا اور جب وہ نہ ہوتا تو میں اس سے بیان کرتا اور اس زمانہ میں ہمیں غسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے حملہ کا خطرہ تھا ہم سے بیان کیا گیا کہ وہ ہم پر (حملہ کی غرض سے) روانہ ہو رہا ہے چنانچہ ہمارے سینے خوف سے بھرے ہوئے تھے۔ ایک دن میرے انصاری دوست نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہنے لگا کہ دروزہ کھولو دروازہ کھولو میں نے پوچھا کیا غسانی آگئے اس نے کہا کہ اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی میں نے کہا عائشہ اور حفصہ کی ناک خاک آلود ہو پھر میں اپنے کپڑے لے کر روانہ ہو گیا حتیٰ کہ میں آیا اور آپ اس وقت اپنے ایک بالاخانہ میں تھے جس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا تھا اور آپ کا ایک سیاہ غلام سیڑھی کے سرے پر تھا میں نے اس سے کہا کہ جاکر کہہ کہ یہ عمر بن خطاب ہے چنانچہ مجھے اجازت ملی حضرت عمرؓ کا بیان ہے اندر پہنچ کر میں نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا جب ام سلمہؓ کی بات بتائی تو آپ مسکرائے اس وقت آپ ایک بوریئے پر لیٹے ہوئے تھے آپ کے جسم اور بوریئے کے درمیان کچھ بھی نہ تھا اور آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی اور پاؤں کے پاس مسلم کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کے پاس کچے چمڑے لٹکے تھے میں نے آپ کے پہلو میں بوریئے کا نشان دیکھا تو میں رو پڑا آپ نے

اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ . وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ فِيْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

فرمایا تم کیوں روتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ تو اس طرح آرام میں گزارتے ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حالت میں؟ آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت ہو۔

(آیت) اور جب کہ پیغمبر کو اس اللہ نے خبر کر دی تو پیغمبر نے تھوڑی سی بات تو جتلا دی اس نے وہ بات بتلا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے تو جب پیغمبر نے اس بیوی کو وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگی۔ آپ کو کس نے خبر کر دی آپ نے فرمایا مجھ کو بڑے جاننے والے خبر دار نے خبر دی۔ اس بات میں عائشہؓ کی حدیث آنحضرت سے مروی ہے۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَتْمَمْتُ كَلَامِيْ حَتّٰى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ: قَوْلُهٗ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا صَغَوْتُ وَاَصْغَيْتُ مِلْتُ لِتَصْغٰى لِتَمِيْلَ وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ عَوْنٌ تَظَاهَرُوْنَ تَعَاوَنُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ اَوْصُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَدِّبُوْهُمْ .

۲۰۲۱۔ علی، سفیان، یحییٰ بن سعید، عبید بن حنین، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھنا چاہا تو میں نے کہا اے امیر المومنین وہ دو عورتیں کون تھیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اتفاق کر لیا تھا، میں گفتگو ختم بھی کرنے نہیں پایا تھا کہ انہوں نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ تھیں۔

(آیت) اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کر لو تمہارے دل اٹل ہو رہے ہیں اور اگر پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کاروائیاں کرتی ہو تو پیغمبر کا رفیق اللہ تعالیٰ ہے اور جبریل ہیں اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں "صغوت" اصغیت میں مائل ہوا لتصغی تاکہ تو مائل ہو۔ ظہیر، بمعنی مددگار تظاھرون تم مدد کرتے ہو اور مجاہد نے کہا کہ اپنی جانوں اور گھر والوں کو بچاؤ اپنی جانوں اور گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرو اور ان کو آداب سکھاؤ۔

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ ابْنَ حُنَيْنٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ يَقُوْلُ: اَرَدْتُّ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ اَجِدْ لَهٗ مَوْضِعًا حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَهٗ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ اَدْرِكْنِيْ بِالْوَضُوْءِ فَاَدْرَكْتُهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ اَسْكُبُ

۲۰۲۲۔ حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید، عبید بن حنین، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں حضرت عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اتفاق کر لیا تھا ایک سال تک میں رکا رہا لیکن اس کا موقع نہیں ملا یہاں تک کہ میں ان کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلا جب ہم لوگ ظہران میں پہنچے تو حضرت عمرؓ رفع حاجت کے لئے گئے اور کہا کہ میرے لئے پانی لاؤ میں برتن لے کر آیا اور ان پر پانی بہانے لگا اور میں نے موقع مناسب خیال کیا چنانچہ میں

عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَمَا اَتْمَمْتُ كَلَامِيْ حَتّٰى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَآئِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَآئِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَّ اَبْكَارًا .

نے کہا اے امیر المومنین وہ کون دو عورتیں تھیں جنہوں نے اتفاق کر لیا تھا، ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ میں اپنی گفتگو ختم بھی کرنے نہ پایا تھا کہ انہوں نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ

(آیت) اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دے دے تو ان کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے ان کو اچھی بیویاں دے دے گا جو اسلام والیاں ایمان والیاں، فرمانبرداری کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں ہوں گی کچھ بیوہ اور کچھ کنواری

٢٠٢٣ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ .

۲۰۲۳۔ عمرو بن ہشیم' حمید حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیرت دلانے کے لئے جمع ہوئیں تو میں نے ان بیویوں سے کہا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو بہت ممکن ہے کہ ان کا رب تمہارے بدلے تم سے اچھی بیویاں ان کو دے دے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

٨٤١ ـ (تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)

۸۴۱۔ تفسیرہ سورۂ ملک!

اَلتَّفَاوُتُ اَلْاِخْتِلَافُ وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ تَمَيَّزُ تَقَطَّعُ مَنَاكِبُهَا جَوَانِبُهَا تَدَّعُوْنَ مِثْلُ تَذَكَّرُوْنَ وَتَذْكُرُوْنَ وَيَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَآفَّاتٍ بَسْطُ اَجْنِحَتِهِنَّ وَنُفُوْرٌ: الْكُفُوْرُ.

"التفاوت" اختلاف تفاوت اور تفوت کے ایک ہی معنی ہیں تمیز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی مناکبہ اس کے اطراف تدعون اور تعدون تذکرون اور تذکرون کی طرح یقبضن اپنے پر مارتے ہیں اور مجاہد نے کہا کہ "صافات" سے مراد ان کے پروں کا پھیلانا ہے "نفور" یعنی (کفور کفر کرنے والا) ہے۔

٨٤٢ ـ (نٓ وَ الْقَلَمِ)

۸۴۲۔ تفسیر سورۂ ن والقلم!

وَقَالَ قَتَادَةُ حَرْدٌ جِدٌّ فِيْ اَنْفُسِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَضَآلُّوْنَ اَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا وَقَالَ غَيْرُهٗ كَالصَّرِيْمِ كَالصُّبْحِ اِنْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ وَاللَّيْلِ اِنْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ اَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ اِنْصَرَمَتْ مِنْ مُّعْظَمِ الرَّمْلِ وَالصَّرِيْمُ اَيْضًا: اَلْمَصْرُوْمُ مِثْلَ قَتِيْلٍ وَّمَقْتُوْلٍ

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ .

اور قتادہ نے کہا "حرد" اپنے دل میں کوشش کرنا اور ابن عباس نے کہا "لضالون" ہم اپنے باغ کی جگہ بھول گئے اور دوسروں نے کہا ہے کہ "کالصریم" یعنی اس صبح کی طرح جو رات سے کٹ جاتی ہے اور وہ رات جو دن سے کٹ جاتی ہے' نیز یہ چھوٹے چھوٹے ریگ کے تودوں کو کہتے ہیں جو ریگ کے بڑے بڑے تودوں سے کٹ گیا ہو اور "صریم" بمعنی مصروم بھی آتا ہے۔ جیسے "قتیل" اور مقتول

(آیت) سخت خو ہے۔ اس کے علاوہ کمینہ ہے۔

۲۰۲۴ ـ حَدَّثَنَا مُحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَّهٗ زَنَمَةٌ مِّثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ.

۲۰۲۴۔ محمود 'عبیداللہ 'اسرائیل 'ابو حصین 'مجاہد 'حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عتل بعد ذالك زنیم میں قریش کے ایک آدمی کی نشانی ہے جیسے کہ بکری کی ایک خاص نشانی ہوتی ہے۔

۲۰۲۵ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبِ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ

۲۰۲۵۔ ابو نعیم 'سفیان 'معبد بن خالد 'حارث بن وہب خزاعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں اہل جنت کی خبر نہ دوں وہ ہر کمزور اور حقیر ہے اگر اللہ پر کوئی قسم کھالے تو اللہ اس کو پورا کر دے کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں وہ شریر 'مغرور اور تکبر والے لوگ ہیں

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ.

(آیت) جس دن پنڈلی کھولی جائے گی۔(۱)

۲۰۲۶ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَّيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِئَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا.

۲۰۲۶۔ آدم 'لیث 'خالد بن یزید 'سعید بن ابی ہلال 'زید بن اسلم 'عطار بن یسار 'حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں 'انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر ایماندار مرد و عورت اس کو سجدہ کریں گے اور وہ باقی رہ جائے گا جو دنیا میں ریاء اور شہرت کی غرض سے سجدہ کیا کرتا تھا وہ سجدہ کرنے کو جائے گا (یعنی جھکے گا) تو اس کی پیٹھ ایک تخت کی طرح ہو جائے گی۔ (یعنی مڑ نہ سکے گی۔)

۸۴۳ ـ (اَلْحَاقَّةُ)

۸۴۳۔ تفسیر سورۂ حاقہ

عِيْشَةٌ رَّاضِيَةٌ يُرِيْدُ فِيْهَا الرِّضَا الْقَاضِيَةَ الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى الَّتِيْ مِتُّهَا ثُمَّ اُحْيَا بَعْدَهَا مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ اَحَدٌ يَكُوْنُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَلْوَتِيْنُ نِيَاطُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغٰى كَثُرَ وَيُقَالُ بِالطَّاغِيَةِ بِطُغْيَانِهِمْ وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَآءُ عَلٰى قَوْمِ نُوْحٍ.

"عیشة راضية" ایسا عیش جس سے راضی ہو "القاضية" پہلی موت ایسی ہوتی کہ اس کے بعد پھر قیامت میں زندہ نہ اٹھایا جاتا "من احد عنه حاجزين" احد جمع اور واحد دونوں کے لئے بولا جاتا ہے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ "وتین" سے مراد دل کی رگ ہے ابن عباس نے کہا کہ "طغی" بمعنے "کثر" زیادتی ہوگئی' بالطافیته' بطغیانهم' اور طغت علی خزان بولتے ہیں یعنی سرکشی کے سبب سے ہلاک کئے گئے۔ جس طرح "طغی المنار علی قوم نوح" کہتے ہیں۔

(۱) یہ آیت متشابہات میں سے ہے، پنڈلی سے کیا مراد ہے؟ اسکی صحیح حقیقت اور صحیح مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

۸۴۴۔ (سَأَلَ سَآئِلٌ)

اَلْفَصِيلَةُ اَصْغَرُ اٰبَآئِهِ الْقُرْبٰى اِلَيْهِ يَنْتَمِيْ مَنْ اِنْتَمٰى لِلشَّوٰى اَلْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْاَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّاسِ يُقَالُ لَهَاشَوَاةٌ وَمَا كَانَ غَيْرُ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى وَالْعِزُوْنَ اَلْجَمَاعَاتُ وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ .

۸۴۴۔ تفسیر سورۂ معارج

"الفصیلة" قریبی رشتہ دار جس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے "الشوی" دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اطراف بدن اور سر کی کھال مراد ہے اس کو "شواۃ" کہتے ہیں اور جو قتل کی جگہ نہ ہو اس کو "شوی" کہتے ہیں اور "عزون" سے مراد جماعتیں ہیں اس کا واحد "عزہ" ہے۔

۸۴۵۔ (اِنَّآ اَرْسَلْنَا)

اَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا يُقَالُ عَدَاطَوْرَهُ اَىْ قَدْرَهُ وَالْكُبَّارُ اَشَدُّ مِنَ الْكُبَارِ وَكَذٰلِكَ جَمَّالٌ وَجَمِيْلٌ لِاَنَّهَا اَشَدُّ مُبَالَغَةً وَكُبَّارٌ الْكَبِيْرُ وَكُبَارًا اَيْضًا بِالتَّخْفِيْفِ وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ دَيَّارًا مِنْ دُوْرٍ وَلٰكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِّنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَاَ عُمَرُ الْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ قُمْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا اَحَدًا تَبَارًا هَلَاكًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا عَظَمَةً .

۸۴۵۔ تفسیر سورۂ نوحؑ!

"اطوارا" کبھی اس طرح اور کبھی اس طرح اور بولتے ہیں عداطورہ' یعنی وہ اپنے مرتبے سے تجاوز کر گیا اور "کبار" سے زیادہ مبالغہ ہے اور اسی طرح "جمال" "جمیل" ہے کہ اس میں مبالغہ زیادہ ہے اور "کبار" سے مراد کبیر ہے اور "کبار" تخفیف کے ساتھ بھی مستعمل ہے اور عرب "رجل حسان وجمال وحسان" تخفیف کے ساتھ اور جمال تخفیف کے ساتھ بولتے ہیں "دیارا" سے ماخوذ ہے دوران سے فیعال کے وزن پر ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے حی القیوم کے بجائے الحی القیام پڑھا اور یہ قمت سے ماخوذ ہے اور بعضوں نے کہا کہ دیارا سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص تبارا بمعنے ہلاکت اور ابن عباس نے کہا مدراراً جو ایک دوسرے کے پیچھے آئے موسلادھار وقارًا سے مراد عظمت ہے

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ قَوْمِ نُوْحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ اَمَّاوُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَاَمَّا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ قَوْمِ نُوْحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ اَمَّاوُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَاَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَاَمَّا يَغُوْثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِيْ غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ

۲۰۲۷۔ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام' ابن جریج' عطار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بت جو قوم نوح میں تھے وہی عرب میں اس کے بعد پوجے جانے لگے' ود قوم کلب کا بت تھا جو دومتہ الجندل میں تھے' اور سواع ہذیل کا اور یغوث مراد کا پھر بنی عطیف کا سبا کے پاس جوف میں تھا اور یعوق ہمدان کا اور نسر حمیر کا جو ذی الکلاع کے خاندان سے تھا' یہ قوم نوح علیہ السلام کے نیک لوگوں کے نام تھے' جب ان نیک لوگوں نے وفات پائی تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ان کے بیٹھنے کی جگہ میں جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے' بت نصب کر دیں اور اس کا نام ان (بزرگوں) کے نام پر رکھ دیں' چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن

عِنْدَ سَبَإٍ وَّاَمَّا يَعُوْقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَاَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِاٰلِ ذِى الْكَلَاعِ، اَسْمَآءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطَانُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَّسَمُّوْهَا بِاَسْمَآئِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ .

اس کی عبادت نہیں کی تھی' یہاں تک کہ جب وہ لوگ بھی مر گئے' اور اس کا علم جاتا رہا تو اس کی عبادت کی جانے لگی۔

٨٤٦ـ (قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ)

۸۴۶۔ تفسیر سورۂ جن

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ لِبَدًا: اَعْوَانًا

٢٠٢٨ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ طَآئِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَّاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ فَقَالُوْا مَالَكُمْ؟ فَقَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَ اُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مَاحَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِىْ حَدَثَ فَانْطَلَقُوْا فَضَرَبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُوْنَ مَاهٰذَا الْاَمْرُ الَّذِىْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَتِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةٍ وَّهُوَعَامِدٌ اِلٰى سُوْقِ عُكَّاظٍ وَّهُوَ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوْالَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا: يَاقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا

ابن عباسؓ نے کہا کہ "لبدا" سے مراد "اعوان" یعنی مددگار ہے۔

۲۰۲۸۔ موسیٰ' اسمٰعیل' ابو عوانہ' ابولبشر' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ سوق عکاظ کے قصد سے روانہ ہوئے' شیاطین اور آسمان کی خبر کے درمیان حجاب ہو چکا تھا' (یعنی آسمان کی خبروں کا ملنا موقوف ہو گیا تھا' اور ان پر چنگاریاں پھینکی جانے لگیں' جب شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس ہوئے' تو ان لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی چیز حائل ہو گئی ہے' اور ہم پر چنگاریاں پھینکی جاتی ہیں' اس نے کہا تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی چیز حائل ہو گئی ہے' اس لئے زمین کے مشرق و مغرب میں چل کر دیکھو کہ وہ کون سی نئی بات ظہور میں آئی ہے' چنانچہ وہ لوگ روانہ ہوئے اور زمین کے مشرق و مغرب میں چل کر دیکھنے لگے' کہ کون سی نئی بات ان کے اور آسمان کے خبر کے درمیان حائل ہو گئی ہے' ابن عباس کا بیان ہے' کہ وہ لوگ جنہوں نے تہامہ کی طرح رخ کیا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نخلہ میں پہنچے' اس وقت آپ سوق عکاظ کا قصد کر رہے تھے' آپ صحابہ کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے' جب انہوں نے قرآن سنا تو اس کی طرف کان لگایا یہ لوگ آپس میں کہنے لگے کہ یہی ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہے' یہیں سے یہ لوگ اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے' اور کہا کہ اے ہماری قوم ہم نے عجیب قرآن سنا ہے' جو نیکی کی طرف

عَجَبًا يَّهْدِىْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَا اُوْحِىَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

ہدایت کرتا ہے' پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں' اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے' اور اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن نازل فرمائی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے قول کی بذریعہ وحی اطلاع دی گئی۔

٨٤٧۔ (سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلْ: اَخْلِصْ وَقَالَ الْحَسَنُ اَنْكَالًا: قُيُوْدًا مُنْفَطِرٌ بِهٖ مُثْقَلَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا: اَلرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيْلًا: شَدِيْدًا.

۸۴۷۔ تفسیر سورہ مزمل

اور مجاہد نے کہا "وتبتل" بمعنے خاص عبادت میں مخلص اور حسن نے کہا انکالا بمعنے قیود بیڑیاں منفطر به بمعنے مثقلة به (آسمان اس سے بھاری ہو جائے گا) اور ابن عباس نے كثيبا مهيلا بمعنے اور رمل سائل ریگ رواں کہا ہے وبیلا بمعنے شدیدا سخت ہے۔

٨٤٨۔ (سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ: عَسِيْرٌ: شَدِيْدٌ قَسْوَرَةٍ: رِكْزُ النَّاسِ وَاَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اَلْاَسَدُ وَكُلُّ شَدِيْدٍ قَسْوَرَةٌ مُسْتَنْفِرَةٌ: نَافِرَةٌ مَذْعُوْرَةٌ.

۸۴۸۔ تفسیر سورۂ مدثر

ابن عباس نے کہا عسیر بمعنے شدید سخت دشوار اور قسورہ کے معنی ہیں آدمیوں کا شور و غوغا اور ابو ہریرہؓ نے کہا اس کا معنی شیر ہے اور ہر سخت چیز قسورہ ہے مستنفرة خوفزدہ ہو کر بھاگنے والے۔

٢٠٢٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ سَاَلْتُ اَبَاسَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِىْ قُلْتَ فَقَالَ جَابِرٌ لَّا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَاحَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاوَرْتُ بِحِرَآءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِىْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِىْ فَلَمْ اَرَشَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِىْ فَلَمْ اَرَشَيْئًا وَنَظَرْتُ اَمَامِىْ فَلَمْ اَرَشَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِىْ فَلَمْ

۲۰۲۹۔ یحییٰ' وکیع' علی ابن مبارک' یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ سب سے پہلے قرآن کی کون سی آیت نازل ہوئی؟ تو انہوں نے کہا یاایها المدثر نازل ہوئی' میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اقراباسم ربك الذى خلق سب سے پہلے نازل ہوئی' تو ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے اس کے متعلق پوچھا اور میں نے وہی کہا جو تم نے کہا حضرت جابرؓ نے کہا میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا' (۱) آپ نے فرمایا کہ میں حرا میں گوشہ نشین تھا' جب میں نے گوشہ نشینی کی مدت کو پورا کر لیا تو میں وہاں سے اترا' تو میں پکارا گیا' ایک آواز سنی میں نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے اپنے بائیں طرف دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا' تو میں نے سر اٹھایا تو ایک چیز دیکھی' پھر

(۱) احادیث صحیحہ کی روشنی میں جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ سب سے پہلی جو آیت نازل ہوئی وہ سورہ علق کی ابتدائی آیات تھیں پھر وحی کا انقطاع ہو گیا اس کے بعد نازل ہونے والی پہلی آیات سورہ مدثر کی ابتدائی آیات ہیں۔

اَرَشَیْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ وَصُبُّوْا عَلَیَّ مَآءً بَارِدًا قَالَ فَدَثَّرُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَآءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ قَوْلُهٗ قُمْ فَاَنْذِرْ.

میں خدیجہؓ کے پاس آیا تو میں نے کہا مجھ کو کمبل اڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ، آپ نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھے کمبل اڑھائے اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہایا پھر آیت یاایھا المدثر قم فانذر وربك فكبر نازل ہوئی،

آیت تم کھڑے ہو اور ڈراؤ۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَّغَیْرُهٗ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ یَّحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَآءٍ مِثْلَ حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَكِ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ.

۲۰۳۰۔ محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ایک اور شخص، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں حراء میں گوشہ نشین تھا اور عثمان بن عمر کی حدیث کے مثل جو علی بن مبارک سے مروی ہے روایت کی ہے

(آیت وربك فكبر۔ (اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے)

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلَ فَقَالَ یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلَ فَقَالَ: یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا اُخْبِرُكَ اِلَّا بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاوَرْتُ فِیْ حِرَآءٍ فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِیَ فَنُوْدِیْتُ، فَنَظَرْتُ اَمَامِیْ وَخَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰی عَرْشٍ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ وَصُبُّوْا عَلَیَّ مَآءً بَارِدًا وَّاُنْزِلَ عَلَیَّ یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ.

۲۰۳۱۔ اسحٰق بن منصور، عبدالصمد، حرب، یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ کون سی آیت قرآن کی سب سے پہلے نازل ہوئی؟ تو انہوں نے کہا یا ایھا المدثر میں نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اقرابا اسم ربك الذی خلق سب سے پہلے نازل ہوئی، تو ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ قرآن کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی؟ تو انہوں نے کہا یا ایھا المدثر میں نے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے اقرابا سم ربك الذی خلق ہے انہوں نے کہا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں حرا میں گوشہ نشین تھا، جب میں گوشہ نشینی ختم کر چکا، تو وہاں سے اترا، جب میں وادی کے نیچے پہنچا، تو ایک آواز آئی میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا، تو وہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان عرش پر بیٹھا ہوا نظر آیا، میں خدیجہؓ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو اور مجھ پر پانی بہاؤ اور مجھ پر یہ آیت "یا ایھا المدثر" قم فانذر وربك فكبر "اتری (آیت) اور اپنے کپڑے پاک رکھ۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ

۲۰۳۲۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب دوسری سند، عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت

بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآئَنِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْقَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ وَهِيَ الْاَوْثَانُ قَوْلُهٗ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ الرُّجْزُ وَالرِّجْسُ اَلْعَذَابُ .

جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ وحی کے رکنے کا حال بیان فرمار ہے تھے' آپ نے فرمایا کہ اس دوران کہ میں چل رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھایا تو وہ فرشتہ نظر آیا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا' آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا مجھ پر اس سے خوف طاری ہو گیا' میں لوٹ کر واپس آیا' تو میں نے کہا کہ مجھ کو کمبل اڑھادو' مجھ کو کمبل اڑھادو' لوگوں نے مجھے کمبل اڑھایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یاایھا المدثر والرجز فاھجر تک نازل فرمائی یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے

اور "رجز" سے مراد بت ہے اور آیت "والرجز فاھجر" میں بعض کے نزدیک "رجز" اور "رجس" کے معنی عذاب کے ہیں۔

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ قِبَلَ السَّمَآءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآئَنِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْاَوْثَانُ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ .

۲۰۳۳۔ عبد اللہ بن یوسف' لیث' عقیل' ابن شہاب' ابو سلمہ' حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے رک جانے کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک بار چلا جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی' میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو فرشتے کو دیکھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا' وہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا' مجھ پر اس کی وجہ سے رعب طاری ہو گیا' یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا' میں اپنی بیوی (حضرت خدیجہؓ) کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کمبل اڑھاؤ' مجھے کمبل اڑھاؤ' چنانچہ ان لوگوں نے مجھے کمبل اڑھادیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت "یا ایھا المدثر والرجز فاھجر" تک نازل فرمائی ابو سلمہ نے کہا کہ "رجز" سے مراد بت ہیں پھر وحی کی آمد کا سلسلہ گرم ہو گیا اور مسلسل وحی آنے لگے۔

۸۴۹۔ (سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ)

۸۴۹۔ تفسیر سورہ قیامۃ

وَقَوْلُهٗ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ: سُدًا: هَمَلًا لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ سَوْفَ اَتُوْبُ سَوْفَ اَعْمَلُ لَاوَزَرَ لَاحِصْنَ .

(آیت) "اس کے ساتھ زبان نہ ہلاؤ' تاکہ جلد یاد ہو جائے اور ابن عباس نے کہا "سدا" بمعنے مہمل "لیفجر امامہ" سے مراد یہ ہے کہ عنقریب توبہ کروں عنقریب عمل کروں گا' لاوزر بمعنے لاحصن کوئی

بچاؤ کی صورت نہیں ہے۔

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَآئِشَةَ وَکَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ حَرَّكَ بِهٖ لِسَانَهٗ وَوَصَفَ سُفْیَانُ یُرِیْدُ اَنْ یَّحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ، اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ .

۲۰۳۴۔ حمیدی' سفیان' موسیٰ بن ابی عائشہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوئی تو آپ اپنی زبان کو حرکت دیتے' اور سفیان نے بیان کیا کہ اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ آپ اس کو یاد کرلیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت "لاتحرك به لسانك لتعجل به' ان علینا جمعه و قرآنه' نازل فرمائی۔ (آیت) بے شک ہم پر ہے اس کا جمع کرنا اور ہم پر ہے اس کا پڑھوانا۔

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ مُّوْسٰی بْنِ اَبِیْ عَآئِشَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ کَانَ یُحَرِّكُ شَفَتَیْهِ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ فَقِیْلَ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ یَخْشٰی اَنْ یَّنْفَلِتَ مِنْهُ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ نَّجْمَعَهٗ فِیْ صَدْرِكَ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ تَقْرَاَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ یَقُوْلُ اُنْزِلَ عَلَیْهِ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ اَنْ تُبَیِّنَهٗ عَلٰی لِسَانِكَ قَوْلُهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَرَاْنٰهُ بَیَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ: اِعْمَلْ بِهٖ .

۲۰۳۵۔ عبیداللہ بن موسیٰ' اسرائیل' موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے قول "لاتحرك به لسانك" کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے بیان کیا جب آپ پر قرآن نازل ہوتا' تو آپ اپنے دونوں ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے' تو یہ کہا گیا کہ آپ بھول جانے کے خوف سے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں اس لئے کہ ہم پر اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہے' جمع کرنے سے مراد سینے میں جمع کرنا اور پڑھوانا یہ کہ آپ اس کو پڑھیں گے' پس جب ہم اس کو پڑھیں یعنی آیت نازل کی جائے تو جبریل کی قرات کی اتباع کرو' پھر ہم پر اس کا بیان کرنا ہے' یعنی ہم آپ کی زبان سے بیان کرادیں گے۔ (آیت) فاذا قرأناه فاتبع قرانه کے متعلق ابن عباس نے کہا کہ قرأناه سے مراد یہ ہے کہ ہم اس کو بیان کریں اور فاتبع سے مراد یہ ہے کہ آپ اس پر عمل کریں گے۔

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مُّوْسٰی بْنِ اَبِیْ عَآئِشَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ جِبْرِیْلُ بِالْوَحْیِ وَکَانَ مِمَّا یُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَشَفَتَیْهِ فَیَشْتَدُّ عَلَیْهِ وَکَانَ یُعْرَفُ مِنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰیَةَ الَّتِیْ فِیْ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ عَلَیْنَا اَنْ نَجْمَعَهٗ فِیْ

۲۰۳۶۔ قتیبہ بن سعید' جریر' موسیٰ بن ابی عائشہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس آیت "لاتحرك به لسانك لتعجل به" کے متعلق بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر اترتے' اور آپ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیتے تو آپ کو تکلیف ہوتی' اور یہ آپ کی ہونٹوں کی حرکت سے معلوم ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے آیت "لاتحرك به لسانك لتعجل به ان علینا جمعه و قرانه" نازل فرمائی ہے' جو سورت "لااقسم بیوم القیامة" میں ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے سینہ میں اس کا جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے' اور اس کا پڑھوانا پھر جب ہم پڑھیں تو اس کے

صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى: تَوَعُّدٌ.

پڑھنے کی اتباع کیجئے' یعنی جب ہم اس کو نازل کریں' تو آپ اس کو غور سے سنئے' پھر ہم پر اس کا بیان کرنا یعنی آپ کی زبان سے ہم اس کو بیان کرادیں گے' ابن عباس کا بیان ہے کہ اس کے بعد جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ اپنا سر جھکا لیتے' اور جب وہ چلے جاتے تو آپ اس کو پڑھتے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا (آیت) اولیٰ لك فاولی کا معنی توعد ہے۔

٨٥٠ـ (هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ)

۸۵۰۔ تفسیر سورہ دہر!

يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ، وَهَلْ تَكُوْنُ جَحْدًا وَّتَكُوْنُ خَبَرًا، وَهٰذَا مِنَ الْخَبَرِ يَقُوْلُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُوْرًا، وَذٰلِكَ مِنْ حِيْنِ خَلْقِهِ مِنْ طِيْنٍ إِلٰى أَنْ يُنْفَخَ فِيْهِ الرُّوْحُ أَمْشَاجٍ الْأَخْلَاطُ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ، الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيْجٌ كَقَوْلِكَ خَلِيْطٌ وَمَمْشُوْجٌ مِثْلُ مَخْلُوْطٍ وَيُقَالُ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْ بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيْرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ، وَالْقَمْطَرِيْرُ: الشَّدِيْدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيْرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ وَالْعَبُوْسُ وَالْقَمْطَرِيْرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيْبُ أَشَدُّ مَايَكُوْنُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ: شِدَّةُ الْخَلْقِ، وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَاسُوْرٌ.

"ھل اتی علی الانسان" (کیا انسان پر ایسا زمانہ گزرا ہے) یعنی گزر چکا ہے اور "ھل" کبھی انکار کے لئے اور کبھی خبر کے لئے مستعمل ہوتا ہے یہاں خبر کے لئے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ایک چیز تو تھا لیکن قابل ذکر نہ تھا، یہ وقت مٹی سے پیدا کئے جانے سے لے کر اس میں روح پھونکے جانے کے وقت تک کا ہے، امشاج عورت کی منی کا مرد کی منی سے ملنا دم اور علقہ یعنی خون اور بستہ خون اور بعضوں کا قول ہے کہ جب وہ مل جائے تو وہ "مشیج" ہے جیسے "خلیط" بولتے ہیں اور "ممشوج" مخلوط کی طرح ہے اور سلا سلاً و اغلالاً بھی پڑھتے ہیں اور بعض تنوین کے ساتھ اس کو جائز نہیں سمجھتے مستطیراً بڑی لمبی مصیبت والی قمطریر سخت چنانچہ یوم قمطریر اور "یوم قماطر" بولتے ہیں اور "عبوس' قمطریر' قماطر" اور عصیب مصیبت کے سب سے زیادہ سخت دن کو کہتے ہیں معمر نے کہا کہ "اسرھم" سے مراد پیدائش کی مضبوطی اور ہر وہ چیز جس کو اونٹ کے پالان سے مضبوط کیا جاتا ہے' اس کو "ماسور" کہتے ہیں۔

٨٥١ـ (وَالْمُرْسَلَاتِ)

۸۵۱۔ تفسیر سورہ والمرسلات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ حِبَالٌ اِرْكَعُوْا: صَلُّوْا لَايُصَلُّوْنَ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَايَنْطِقُوْنَ، وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَاكُنَّا مُشْرِكِيْنَ، اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ، فَقَالَ إِنَّهُ ذُوْأَلْوَانٍ: مَرَّةً يَنْطِقُوْنَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ.

اور مجاہد نے کہا "حمالات" بمعنی ڈوریاں ہیں "ارکعو" نماز پڑھو "لایصلون" وہ نماز نہیں پڑھتے تھے اور ابن عباسؓ سے "لاینطقون" اور واللہ ربنا ما کنا مشرکین اور الیوم نختم کا مطلب پوچھا گیا؟ تو انہوں نے کہا' کہ وہ مختلف حالتوں میں ہوں گے کبھی تو وہ لوگ بولیں گے کبھی ان پر مہر لگائی جائے گی۔

٢٠٣٧ـ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ

۲۰۳۷۔ محمود' عبیداللہ' اسرائیل' منصور' ابراہیم' علقمہ' حضرت

اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا .

عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' کہ آپ پر سورۂ والمرسلات نازل ہوئی' اور ہم اس کو آپ کے منہ سے حاصل کر رہے تھے' (سیکھ رہے تھے) کہ اتنے میں ایک سانپ نکلا' ہم لوگوں نے جلدی کی وہ ہم سے آگے بڑھ گیا' اور اپنے سوراخ میں داخل ہو گیا' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا' جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔

٢٠٣٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا وَعَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَهٗ وَتَابَعَهٗ اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ وَقَالَ حَفْصٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ اِبْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ .

۲۰۳۸۔ عبدہ بن عبداللہ' یحییٰ بن آدم' اسرائیل' منصور سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں' اور بواسطہ اسرائیل' اعمش' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبداللہ سے اس کے مثل مروی ہے' اور اسود بن عامر نے اسرائیل سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے' اور حفص وابو اسامہ وابو معاویہ وسلیمان بن قرم نے بواسطہ اعمش' ابراہیم' اسود نقل کیا یحییٰ بن حماد نے کہا' کہ مجھ سے ابو عوانہ انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ سے روایت کیا' اور ابن اسحاق نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن الاسود' اسود' حضرت عبداللہ سے نقل کیا۔

٢٠٣٩ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ، فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوْهَا قَالَ .فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا قَوْلُهٗ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ .

۲۰۳۹۔ قتیبہ' جریر' اعمش' ابراہیم' اسود سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے بیان کیا' کہ ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے' اس وقت آپ پر سورۂ والمرسلات اتری ہم آپ کے منہ سے اس کو سیکھ رہے تھے' آپ کا منہ اس سے تر ہی تھا' کہ ناگہاں ایک سانپ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ تم پر واجب ہے کہ اس کو قتل کرو عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم نے جلدی کی' وہ سانپ ہم سے آگے بڑھ گیا (اور سوراخ میں گھس گیا) آپ نے فرمایا وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا' جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔

٢٠٤٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ عَبَّاسٍ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةَ اَذْرُعٍ اَوْ

۲۰۴۰۔ محمد بن کثیر' سفیان' عبدالرحمٰن بن عابس' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں' کہ انہوں نے "انھا ترمی بشرر کالقصر" کے متعلق بیان کیا' کہ ہم لکڑیاں تین گز یا اس سے کم کی کھڑی کرتے تھے' اور اس کو جاڑے میں جلانے کے لئے بلند کرتے

اَقَلَّ فَنَرْفَعُهٗ لِلشِّتَآءِ فَنُسَمِّيْهِ الْقَصَرَ قَوْلُهٗ كَاَنَّهٗ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ .

تھے' اور اس کو قصر کہتے تھے

آیت گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہوں۔

٢٠٤١ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ اِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ اَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَنَرْفَعُهٗ لِلشِّتَآءِ فَنُسَمِّيْهِ الْقَصَرَ كَاَنَّهٗ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتّٰى تَكُوْنَ كَاَوْسَاطِ الرِّجَالِ قَوْلُهٗ هٰذَا يَوْمُ لَايَنْطِقُوْنَ .

٢٠٤١۔ عمرو بن علی' یحییٰ' سفیان' عبدالرحمٰن بن عابس' ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں' کہ ان کو "ترمی بشرر کا لقصر" کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا' کہ ہم لکڑیاں تین گز یا اس سے زیادہ کی اکٹھی کر کے اس کو جاڑے کے لئے بلند کر لیتے' اور اس کو "قصر" کہتے تھے کانہ جمالات صفر کشتیوں کی رسیاں جو جمع کی جائیں' یہاں تک کہ وہ اوسط آدمی کے برابر ہو جائیں'

(آیت) یہ وہ دن ہے کہ لوگ گفتگو نہ کریں گے۔

٢٠٤٢ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَاِنَّهٗ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْهَا وَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهٗ مِنْ اَبِيْ فِيْ غَارٍ بِمِنًى .

٢٠٤٢۔ عمر بن حفص' حفص' اعمش' ابراہیم' اسود' حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں' کہ اس دوران میں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے' کہ آپ پر سورہ والمرسلات نازل ہوئی' آپ اسی کو تلاوت فرما رہے تھے' اور میں آپ کے منہ سے اس کو سیکھ رہا تھا' اور آپ کا منہ ابھی تر ہی تھا' کہ اچانک ایک سانپ ہم لوگوں کے سامنے نکل آیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے مار ڈالو ہم نے جلدی کی' لیکن وہ بھاگ گیا' آپ نے فرمایا کہ 'وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا' جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے' عمر بن حفص نے کہا کہ میں نے اس کو اپنے والد سے یاد کیا ہے' جس میں یہ بھی کہ منیٰ کے ایک غار میں ہم آپ کے ساتھ تھے۔

٨٥٢ ـ (عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ)

٨٥٢۔ تفسیر سورہ عم یتسالون!

قَالَ مُجَاهِدٌ: لَايَرْجُوْنَ حِسَابًا: لَايَخَافُوْنَهٗ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا: لَايُكَلِّمُوْنَهٗ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَّاجًا مُضِيْئًا عَطَآءً حِسَابًا جَزَآءً كَافِيًا اَعْطَانِيْ مَا اَحْسَبَنِيْ: اَيْ كَفَانِيْ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا زُمَرًا .

مجاہد نے کہا کہ "لایرجون حسابا" یعنی وہ اس سے نہیں ڈرتے ہیں "لایملکون منه خطابا" وہ بغیر اس کی اجازت کے اس سے گفتگو نہیں کریں گے' اور ابن عباس نے کہا کہ وھاجا سے مراد روشن ہے 'عطاء حسابا' پورا پورا بدلہ اعطانی ما احسبنی بول کر یہ مراد لیتے ہیں کہ اس نے مجھ کو اتنا دیا جو کافی ہے

(آیت) جس دن صور پھونکا جائے گا الخ۔

٢٠٤٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٢٠٤٣۔ محمد' ابو معاویہ' اعمش' ابو صالح' ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس ہے' ابو ہریرہؓ سے

وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ اَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ساتھیوں نے پوچھا کیا اس سے چالیس دن مراد ہیں؟ ابوہریرہؓ نے انکار کیا لوگوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہے؟ انہوں نے انکار کیا پھر پوچھا کیا چالیس سال؟ انہوں نے انکار کیا' پھر کہا کہ اللہ آسمان سے مینہ برسائے گا' تو اس سے مردے جی اٹھیں گے جس طرح سبزہ (مینہ) سے اگتا ہے' انسانی جسم کے تمام حصے سڑ جاتے ہیں مگر ڈھڈی کی ہڈی اور اسی سے قیامت کے دن اس کی ترکیب ہو گی۔

۸۵۳۔ (وَالنّٰزِعٰتِ)

۸۵۳۔ تفسیر سورۂ والنازعات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْاٰيَةُ الْكُبْرٰى عَصَاهُ وَيَدَهُ يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَآءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّخِرَةُ اَلْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ: اَلْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِيْ يَمُرُّ فِيْهِ الرِّيْحُ فَيَنْخَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحَافِرَةِ الَّتِيْ اَمْرُنَا الْاَوَّلُ اِلَى الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُهُ: اَيَّانَ مُرْسَاهَا مَتٰى مُنْتَهَا هَا وَمُرْسَى السَّفِيْنَةِ حَيْثُ تَنْتَهِيْ.

اور مجاھد نے کہا کہ "آیۃ الکبری" سے مراد حضرت موسیٰ کا عصا اور ان کا ہاتھ ہے' اور کہا جاتا ہے کہ "ناخرہ" اور "نخرہ" کے ایک ہی معنی ہیں جیسے طامع اور طمع اور باخل و بخیل کے ایک معنی ہیں' اور بعض نے کہا کہ "نخرہ" کے معنے بوسیدہ اور ناخرہ اس کھوکھلی ہڈی کو کہتے ہیں' جس سے ہوا گذرے تو آواز پیدا ہو' اور ابن عباس نے کہا کہ حافرہ سے مراد زندگی کی سابقہ حالت ہے' اور دوسروں نے کہا کہ ایان مرسٰھا سے مراد ہے' کہ کب اس کی انتہا کا وقت ہے' اور مرسی السفینۃ اس جگہ کو کہتے ہیں' جہاں جہاز لنگر انداز ہو۔

٢٠٤٤۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِاِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَا تَيْنِ.

۲۰۴۴۔ احمد بن مقدام' فضیل بن سلیمان' ابو حازم' حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' کہ آپ نے بیچ کی اور انگوٹھے کے پاس والی انگلی کے اشارے سے فرمایا' کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔

۸۵۴۔ (عَبَسَ)

۸۵۴۔ تفسیر سورہ عبس!

عَبَسَ: كَلَحَ وَاَعْرَضَ، وَقَالَ غَيْرُهُ مُطَهَّرَةٌ: لَا يَمَسُّهَا اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَهٰذَا مِثْلُ قَوْلِهِ فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِاَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيْرُ فَجَعَلَ التَّطْهِيْرَ لِمَنْ حَمَلَهَا اَيْضًا سَفَرَةٌ: اَلْمَلَائِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَفَرْتُ:

"عبس" منہ بگاڑا اور روگردانی کی اور "مطھرۃ" سے مراد یہ ہے کہ اس کو صرف پاک لوگ یعنی فرشتے چھوتے ہیں یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ "فالمدبرات امرا" کاموں کی تدبیر کرنے والے میں ملائکہ اور صحیفوں کو "مطھرۃ" قرار دیا ہے اس لئے کہ تطہیر صحیفوں پر واقع ہوتا ہے' یعنی تطہیر صحیفوں کی صفت ہے' تو اس کے اٹھانے والوں کی بھی صفت قرار دی گئی ہے سفرۃ سے مراد فرشتے ہیں' واحد سافر ہے سفرت میں

اَصۡلَحۡتُ بَیۡنَهُمۡ وَجُعِلَتِ الۡمَلَآئِکَةُ اِذَا نَزَلَتۡ بِوَحۡیِ اللّٰهِ وَتَادِیَتِهٖ کَالسَّفِیۡرِ الَّذِیۡ یُصۡلِحُ بَیۡنَ الۡقَوۡمِ وَقَالَ غَیۡرُهٗ: تَصَدّٰی: تَغَافَلَ عَنۡهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا یَقۡضِ لَایَقۡضِیۡ اَحَدٌ مَا اُمِرَ بِهٖ وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ تَرۡهَقُهَا: تَغۡشَاهَا شِدَّةٌ مُسۡفِرَةٌ مُشۡرِقَةٌ بِاَیۡدِیۡ سَفَرَةٍ وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ کَتَبَةً اَسۡفَارًا کُتُبًا تَلَهّٰی: تَشَاغَلَ یُقَالُ وَاحِدُ الۡاَسۡفَارِ سِفۡرٌ.

نے ان کے درمیان صلح کرادی اور فرشتے چونکہ وحی الٰہی لے کر نازل ہوتے ہیں، اور اس کو پہنچاتے ہیں مثل سفیر کے ہیں، جو لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں، اور دوسروں نے کہا تصدی سے مراد یہ ہے کہ اس نے غفلت برتی، اور مجاہد نے کہا لما یقض جس کا حکم دیا گیا اس کو کوئی پورا نہیں کرتا، اور ابن عباسؓ نے کہا ترھقھا قترۃ اس کو سختی ڈھانک لے گی، مسفرہ چمکنے والے ابن عباس نے کہا کہ بایدی سفرہ میں "سفرہ" سے مراد لکھنے والے اور "اسفار" سے مراد کتابیں ہیں "تلھی" وہ مشغول ہوا کہا جاتا ہے کہ اسفار کا واحد سفر ہے۔

٢٠٤٥ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعۡتُ زُرَارَةَ بۡنَ اَوۡفٰی یُحَدِّثُ عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ هِشَامٍ عَنۡ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیۡ یَقۡرَاُ الۡقُرۡاٰنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهٗ مَعَ السَّفَرَةِ الۡکِرَامِ، وَمَثَلُ الَّذِیۡ یَقۡرَاُ وَهُوَ یَتَعَاهَدُهٗ وَهُوَ عَلَیۡهِ شَدِیۡدٌ فَلَهٗ اَجۡرَانِ.

۲۰۴۵۔ آدم، شعبہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، اور وہ حافظ ہے تو سفرہ کرام (بزرگ فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، اور وہ اس کو حفظ کرتا ہے، اور حفظ کرنا اس پر دشوار ہوتا ہے، تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔

٨٥٥ - (اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ)

۸۵۵۔ تفسیر سورۂ "اذا الشمس کورت"!

اِنۡکَدَرَتۡ: اِنۡتَثَرَتۡ وَقَالَ الۡحَسَنُ: سُجِّرَتۡ: ذَهَبَ مَآؤُهَا فَلَا یَبۡقٰی قَطۡرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلۡمَسۡجُوۡرُ اَلۡمَمۡلُوۡءُ وَقَالَ غَیۡرُهٗ سُجِّرَتۡ: اَفۡضٰی بَعۡضُهَا اِلٰی بَعۡضٍ فَصَارَتۡ بَحۡرًا وَّاحِدًا وَالۡخُنَّسُ تَخۡنِسُ فِیۡ مَجۡرَاهَا تَرۡجِعُ وَتَکۡنِسُ، تَسۡتَتِرُ کَمَا تَکۡنِسُ الظِّبَآءُ تَنَفَّسَ: اِرۡتَفَعَ النَّهَارُ وَالظَّنِیۡنُ الۡمُتَّهَمُ وَالضَّنِیۡنُ: یُضَنُّ بِهٖ وَقَالَ عُمَرُ: اَلنُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ یُزَوَّجُ نَظِیۡرُهٗ مِنۡ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَاَ اُحۡشُرُوا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا وَاَزۡوَاجَهُمۡ عَسۡعَسَ: اَدۡبَرَ.

"انکدرت بمعنے" انتثرت (بکھر جائیں گے) اور حسن نے کہا سجرت اس کا پانی خشک ہو جائے گا، اس طرح کہ ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا، اور مجاہد نے کہا کہ المسجود المملوء (بھرا ہوا) ہے اور دوسروں نے کہا کہ "سجرت" کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے سے اس طرح مل جائیں گے کہ ایک دریا ہو جائے گا اور "خنس" کے معنی ہیں اپنے مقام پر یا راستے پر لوٹنے والا، اور "کنس" کے معنی چھپ جانا ہے جیسے ہرنی چھپ جاتی ہے تنفس دن چڑھ گیا ظنین متہم اور حنین بخیل کے معنی میں ہے، حضرت عمرؓ نے کہا کہ النفوس زوجت سے مراد یہ ہے کہ اپنے مثل کے ساتھ جنت اور دوزخ میں ملا دیئے جائیں گے، پھر یہ آیت پڑھی کہ "احشر الذین ظلموا وازواجھم" عسعس بمعنے (پیٹھ پھیر لے) ہے۔

٨٥٦ - (اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ)

۸۵۶۔ تفسیر سورہ "اذا السماء انفطرت"!

وَقَالَ الرَّبِیۡعُ بۡنُ خُثَیۡمٍ فُجِّرَتۡ: فَاضَتۡ وَقَرَاَ

اور ربیع بن خثیم نے کہا کہ "فجرت" بمعنے فاضت (پھوٹ کر بہنے

الْاَعْمَشُ وَعَاصِمٌ: فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَاهُ اَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَاَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي اَيِّ صُورَةٍ شَآءَ اِمَّا حَسَنٌ وَاِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ وَقَصِيرٌ.

لگے) ہے اور اعمش اور عاصم نے "فعدلك" کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے' اور اہل حجاز نے اس کو تشدید کے ساتھ پڑھا ہے' اور اس سے مراد لیا ہے معتدل صورت والا' اور جنہوں نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے' وہ مراد لیتے ہیں' کہ جس صورت میں چاہا خوبصورت ہو یا بدصورت اور لمبا ہو یا ٹھگنا۔

۸۵۷۔ (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ)

۸۵۷۔ تفسیر سورۂ ویل للمطففین!

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رَانَ: ثَبْتُ الْخَطَايَا ثُوِّبَ: جُوزِيَ وَقَالَ غَيْرُهُ اَلْمُطَفِّفُ لَايُوَفِّي غَيْرَهُ.

اور مجاہد نے کہا "ران" کے معنی گناہوں کا جم جانا زنگ چڑھ جانا ہے' ثوب بدلہ دیا گیا' اور دوسروں نے کہا مطفف وہ ہے' جو دوسروں کو پورا بدلہ نہ دے۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتّٰى يَغِيبَ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ.

۲۰۴۶۔ ابراہیم بن منذر' معن' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ جس دن لوگ جہانوں کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے' تو ان میں ایک شخص اپنے پسینے میں کانوں کی لو تک غرق ہو جائے گا۔

۸۵۸۔ (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ)

۸۵۸۔ تفسیر سورۂ اذا السماء انشقت!

قَالَ مُجَاهِدٌ: كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ: يَاْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِهِ وَسَقَ: جَمَعَ مِنْ دَآبَّةٍ ظَنَّ اَنْ لَنْ يَّحُورَ: لَايَرْجِعَ اِلَيْنَا.

مجاہد نے کہا کہ "کتابہ بشمالہ" سے مراد یہ ہے' کہ وہ اپنی کتاب اپنی پیٹھ کے پیچھے سے لے گا "وسق" جانوروں کو جمع کر لیتی ہے "ظن ان لن یحور" اس نے گمان کیا کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۴۷۔ عمرو بن علی' یحییٰ' عثمان بن اسود' ابن ابی ملیکہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۴۸۔ سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' ابن ابی ملیکہ' حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ اَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

۲۰۴۹۔ مسدد' یحییٰ' ابی یونس' حاتم بن ابی صغیرہ' ابن ابی ملیکہ' قاسم' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ جس شخص کا حساب کیا جائے گا' وہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَآئَكَ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ يُعْرَضُوْنَ وَمَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ.

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ

ہلاک ہو جائے گا' حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کہا' یارسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کر دے' کیا اللہ عزوجل یہ نہیں فرماتا کہ جو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا یہ نامہ اعمال پیش کرنے کا بیان ہے جو ان کے سامنے پیش کیا جائے گا' اور جس کے حساب میں تفتیش کی جائے گی' وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(آیت) ترجمہ: کہ تم ضرور ایک حالت سے دوسری حالت پر سوار ہو گے۔

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ قَوْلُهٗ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۵۰۔ سعید بن نضر' ہشیم' ابو بشر' جعفر بن ایاس' مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے "لترکبن طبقاعن طبق" کے متعلق کہا کہ اس سے حالت کے بعد دوسری حالت مراد ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے۔

۸۵۹۔ (اَلْبُرُوْجِ)

۸۵۹۔ تفسیر سورۂ بروج!

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْاُخْدُوْدُ: شِقٌّ فِي الْاَرْضِ فُتِنُوْا: عُذِّبُوْا.

اور مجاہد نے کہا کہ "اخدود" بمعنے "شق فی الارض" (زمین کی دراڑیں) ہے "فتنوا" بمعنے عذبوا عذاب دیئے گئے ہے۔

۸۶۰۔ (الطَّارِقُ)

۸۶۰۔ تفسیر سورۂ طارق

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ.

اور مجاہد نے کہا کہ "ذات الرجع" سے مراد وہ بدلی ہے' جو بارش کے ساتھ لوٹ آتی ہے "ذات الصدع" زمین کہ سبزہ اگنے کی جگہ سے پھٹ جاتی ہے۔

۸۶۱۔ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ)

۸۶۱۔ تفسیر سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ!

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ، ثُمَّ جَآءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ بْنُ

۲۰۵۱۔ عبدان' عبدان کے والد' شعبہ' ابو اسحاق' حضرت براء سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو سب سے پہلے ہمارے پاس پہنچے' تو وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن ام مکتومؓ تھے' وہ دونوں ہم لوگوں کو قرآن پڑھانے لگے' پھر عمارؓ اور بلالؓ اور سعدؓ آئے' پھر حضرت عمر بن خطاب بیس صحابہ کے ساتھ آئے' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' ہم

الْخَطَّابِ فِیْ عِشْرِیْنَ ثُمَّ جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْتُ اَھْلَ الْمَدِیْنَةِ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ فَرِحَھُمْ بِہٖ حَتّٰی رَاَیْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْیَانَ یَقُوْلُوْنَ: ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ جَآءَ فَمَا جَآءَ حَتّٰی قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فِیْ سُوَرٍ مِّثْلِھَا .

نے اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ اس سے پہلے اس قدر کسی چیز سے خوش نہ ہوئے تھے' یہاں تک کہ میں نے بچیوں اور بچوں کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ یہ اللہ کے رسول تشریف لے آئے' اور آپ کے تشریف لانے سے پہلے میں نے سبح اسم ربك الاعلی اور اس جیسی چھوٹی چھوٹی سورتیں سیکھ لی تھیں۔

٨٦٢ (ھَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ)

۸۶۲۔ تفسیر سورۂ غاشیہ!

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارٰی وَقَالَ مُجَاھِدٌ: عَیْنٌ اٰنِیَةٌ بَلَغَ اِنَاھَا وَحَانَ شُرْبُھَا حَمِیْمٍ اٰنٍ: بَلَغَ اِنَاہُ لَایَسْمَعُ فِیْھَا لَاغِیَةً: شَتْمًا الضَّرِیْعُ: نَبْتٌ یُقَالُ لَہُ الشِّبْرِقُ، یُسَمِّیْہِ اَھْلُ الْحِجَازِ الضَّرِیْعُ اِذَا یَبِسَ، وَھُوَ سُمٌّ بِمُسَیْطِرٍ بِمُسَلَّطٍ وَیُقْرَاُ بِالصَّادِوَالسِّیْنِ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِیَابَھُمْ: مَرْجِعَھُمْ .

اور ابن عباس نے کہا "عاملة ناصبة" (کام کرنے والے تھکے ہوئے) مراد نصاری ہیں اور مجاہد نے "عین انیة" سے بہت گرم اور لبالب بھرا ہوا چشمہ مراد لیا ہے "حمیم آن" اس کے برتن بھرے ہوئے ہوں گے "لایسمع فیھا لاغیه" لاغیہ سے مراد گالی گلوچ ہے "ضریع" ایک گھانس ہے جسے شرق کہتے ہیں' جب خشک ہو جائے تو اہل حجاز اسے ضریع کہتے ہیں' اور یہ ایک زہر ہے مسیطر بمعنے "مسلط" سے صاد اور سین دونوں سے پڑھا جاتا ہے' اور ابن عباس نے کہا "ایابھم" سے مراد ان کا لوٹنا ہے۔

٨٦٣۔ (وَالْفَجْرِ)

۸۶۳۔ تفسیر سورۂ والفجر!

وَقَالَ مُجَاھِدٌ اَلْوَتْرُ اللّٰہُ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الْقَدِیْمَةُ وَالْعِمَادُ اَھْلُ عَمُوْدٍ لَایُقِیْمُوْنَ سَوْطَ عَذَابٍ الَّذِیْ عُذِّبُوْا بِہٖ اَكْلًا لَّمًّا: اَلسَّفُّ وَجَمًّا الْكَثِیْرُ وَقَالَ مُجَاھِدٌ كُلُّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ فَھُوَ شَفْعٌ، السَّمَآءُ شَفْعٌ، وَالْوَتْرُ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَقَالَ غَیْرُہٗ سَوْطَ عَذَابٍ: كَلِمَةٌ تَقُوْلُھَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْعَذَابِ یَدْخُلُ فِیْہِ السَّوْطُ لَبِالْمِرْصَادِ: اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ: تَحَاضُّوْنَ تُحَافِظُوْنَ وَیَحُضُّوْنَ: یَاْمُرُوْنَ بِاِطْعَامِہٖ اَلْمُطْمَئِنَّةُ الْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ وَقَالَ الْحَسَنُ یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَبْضَھَا اِطْمَاَنَّتْ اِلَی اللّٰہِ وَاطْمَاَنَّ اللّٰہُ اِلَیْھَا وَرَضِیَتْ

اور مجاہد نے کہا "وتر" سے مراد اللہ تعالیٰ ہے "ارم ذات العماد" سے قدیم قومیں مراد ہیں' اور عماد سے ستونوں والے کہ ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے "سوط عذاب" سے مراد وہ عذاب ہے' جس کے ذریعہ عذاب دیئے گئے "اکلاً لمّا" حلال و حرام کو جمع کر کے "جما" سے مراد کثیر ہے' اور مجاھد نے کہا ہر چیز کو جوڑا پیدا کیا' چنانچہ آسمان بھی جفت ہے' اور "وتر" اللہ تعالیٰ ہے' اور دوسروں نے کہا کہ "سوط عذاب" ایسا کلمہ ہے' جس کو عرب ہر قسم کے عذاب لئے استعمال کرتے ہیں' اس میں "سوط" بھی داخل ہے "لبا لمرصاد" اس کی طرف لوٹنا ہے "تحاضون" تم حفاظت کرتے ہو اور "یحضون" وہ لوگ کھلانے کا حکم دیتے ہیں "المطمئنه" ثواب کی تصدیق کرنے والی' اور حسن نے کہا کہ آیت "ایتھا النفس" سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کے قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ نفس اللہ کی طرف اور

عَنِ اللّٰهِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا فَاَمَرَ بِقَبضِ رُوحِهَا وَلَدْخَلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَجَعَلَهٗ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَقَالَ غَيْرُهٗ جَابُوْا: نَقَّبُوْا مِنْ جَيْبِ الْقَمِيْصِ قُطِعَ لَهٗ جَيْبٌ يَجُوْبُ الْفَلَاةَ: يَقْطَعُهَا لَمًّا: لَمَمْتُهٗ اَجْمَعُ، اَتَيْتُ عَلٰى اٰخِرِهٖ .

اللہ اس نفس کی طرف مطمئن ہو جاتا ہے' اور وہ نفس اللہ سے راضی ہو جاتا ہے' اور اللہ اس نفس سے راضی ہو جاتا ہے' تو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتا ہے' اور اس کو جنت میں داخل کر کے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لیتا ہے' اور دوسروں نے کہا کہ "جابو" بمعنے نقبوا" سوراخ کیا جیب القمیص سے ماخوذ ہے' یعنی کرتے کا گریبان چاک کیا گیا یجوب الفلاۃ میدان کو کاٹتا ہے' طے کرتا ہے۔ "لما" میں نے سب کو ختم کر دیا یعنی اس کے آخر کو پہنچا۔

٨٦٤۔ (لَا اُقْسِمُ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: بِهٰذَا الْبَلَدِ مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ وَوَالِدٍ اٰدَمُ وَمَا وَلَدَ لِبَدًا: كَثِيْرًا وَالنَّجْدَيْنِ: اَلْخَيْرُ وَالشَّرُّ مَسْغَبَةٍ: مَجَاعَةٍ مَتْرَبَةٍ اَلسَّاقِطُ فِي التُّرَابِ يُقَالُ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ: وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ: فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْاِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ .

٨٦٤۔ تفسیر سورۃ "لا اقسم"!

مجاھد نے کہا "بھذا البد" سے مراد مکہ ہے' یعنی تم پر وہ گناہ نہیں جو دوسروں پر ہے "و والد سے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد مراد ہے' "لبدا" بمعنی کثیر "نجدین" سے مراد خیر و شر "مسغبہ" بھوک "مقربة" مٹی میں گرا ہوا کہا جاتا ہے کہ "فلا اقتحم العقبہ" معنی یہ ہیں کہ دنیا میں دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہ ہوا' پھر اللہ تعالیٰ نے گھاٹی (عقبہ) کی تفسیر کی' اور کہا کہ تمہیں کس چیز نے بتایا کہ "عقبہ" کیا ہے وہ غلام کا آزاد کرنا' یا بھوک کی حالت میں کھانا کھلانا ہے۔

٨٦٥۔ (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِطَغْوَاهَا: بِمَعَاصِيْهَا وَلَايَخَافُ عُقْبَاهَا عُقْبٰى اَحَدٍ .

٢٠٥٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَالنَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا اِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ، وَذَكَرَ النِّسَآءَ فَقَالَ: يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ: ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ: لِمَ يَضْحَكُ

٨٦٥۔ تفسیر سورۃ "والشمس وضحاھا"

اور مجاہد نے کہا "بطغواھا" سے مراد ہے' اپنے گناہوں کے سبب اور لا یخاف عقباھا" کے معنی ہیں کہ وہ کسی سے بدلہ لینے سے نہیں ڈرتا۔

٢٠٥٢۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب' ہشام' اپنے والد سے' وہ عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا' تو آپ نے اونٹنی کا اور اس شخص کا ذکر کیا۔ جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اس قوم کا بدبخت شخص اٹھا اس کے لئے وہ شخص اٹھا جو اپنے قبیلہ میں مفسد اور ابو زمعہ کی طرح قوی تھا' اور آپ نے عورتوں کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح کوڑا مارنے کا قصد کرتا ہے' اور پھر اسی دن شام کو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا ہے' پھر گوز سے ہنسنے کے متعلق آپ نے نصیحت کی' اور فرمایا کہ کیوں تم میں سے ایک شخص اس چیز پر ہنستا ہے

اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَ اَبِيْ زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ.

جو خود کرتا ہے' اور ابو معاویہ نے کہا کہ ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو زمعہ کی طرح جو زبیر بن العوام کے چچا تھے۔

٨٦٦۔ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى)

۸۶۶۔ تفسیر سورۂ "واللیل اذا یغشی"

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِالْحُسْنٰى بِالْخَلَفِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدّٰى: مَاتَ وَتَلَظّٰى: تَوَهَّجَ وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظّٰى.

اور ابن عباس نے کہا کہ "حسنی" بمعنی خلف (ثواب) ہے اور مجاہد نے کہا "تردی" بمعنے مات (مر گیا) ہے اور تلظی بمعنے توہج (جوش مارتا) ہے اور عبید اللہ بن عمیر نے تتلظی پڑھا ہے۔

٢٠٥٣۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِاللّٰهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا اَبُوالدَّرْدَاءِ فَاَتَانَا فَقَالَ: اَفِيْكُمْ مَّنْ يَقْرَاُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاَيُّكُمْ اَقْرَاُ؟ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقَرَاْتُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِيْ صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰؤُلَاءِ يَاْبُوْنَ عَلَيْنَا وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى.

۲۰۵۳۔ قبیصہ بن عقبہ' سفیان' اعمش' ابراہیم' علقمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ کے چند ساتھیوں کے ساتھ شام پہنچا' ابو الدردا نے جب ہم لوگوں کے آنے کی خبر سنی' تو وہ ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی ہے جو قرآن پڑھے؟ ہم نے کہا ہاں! انہوں نے کہا تم میں کون زیادہ پڑھنے والا ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا' انہوں نے کہا کہ پڑھ' چنانچہ میں نے سورۂ "واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی' والذکر والانثی" پڑھی انہوں نے پوچھا کیا تو نے اپنے ساتھی سے سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں! (۱) انہوں نے کہا میں نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا ہے' اور شام کے لوگ نہیں مانتے (آیت) اور نر مادہ پیدا نہیں کئے۔

٢٠٥٤۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَدِمَ اَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُلُّنَا قَالَ فَاَيُّكُمْ اَحْفَظُ فَاَشَارُوْا اِلٰى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَاُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ هٰكَذَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنِيْ عَلٰى اَنْ اَقْرَاَ وَمَا خَلَقَ

۲۰۵۴۔ عمر' عمر کے والد' اعمش' ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ کے ساتھی ابو الدرداء کے پاس گئے' ابو الدرداء انہیں تلاش کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچے' اور کہا کہ تم میں سے کون عبداللہ کی قرات کے مطابق پڑھتا ہے؟ لوگوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا' انہوں نے پوچھا "وزللیل اذا یغشیٰ" کو کس طرح پڑھتے ہوئے سنا علقمہ نے کہا "والذکر والانثی" ابو الدرداء نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا اور یہ لوگ (شام والے) چاہتے ہیں میں "وماخلق الذکر والانثیٰ" پڑھوں' خدا کی قسم میں ان کی پیروی نہیں کروں گا'

(۱) اس آیت میں قرائت متواترہ "وما خلق الذکر والانثی" ہے نہ کہ "والذکر والانثی" ممکن ہے کہ پہلے یہ آیت صرف والذکر والانثی نازل ہوئی ہو بعد میں یہ قراءت منسوخ ہو گئی ہو اور وماخلق کا اضافہ ہو گیا مگر انکو اس نسخ کا علم اور اضافہ کا علم نہ ہوا ہو۔

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى، وَاللّٰهِ لَا اُتَابِعُهُمْ قَوْلُهٗ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى .

(آیت) پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی۔

۲۰۵۵ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى .

۲۰۵۵۔ ابو نعیم' سفیان' اعمش' سعد بن عبیدہ' ابو عبدالرحمٰن سلمی' حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا' کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع الغرقد میں ایک جنازے میں شریک تھے' تو آپ نے فرمایا' کہ کوئی شخص نہیں ہے جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم نہ لکھ دیا گیا ہو' لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! پھر ہم بھروسہ کیوں نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا' عمل کرو' اس لیے کہ ہر شخص آسان کیا جاتا ہے اس عمل کے لئے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے آیت "فاما من اعطی واتقی و صدق بالحسنیٰ للعسری تک پڑھی۔

۲۰۵۶ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى.

۲۰۵۶۔ مسدد' عبدالواحد' اعمش' سعد بن عبیدہ' ابو عبدالرحمٰن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر اسی طرح حدیث بیان کی

(آیت) "ہم اس کو آسانی کے لئے آسان کر دیں گے"

۲۰۵۷ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ اَوْمِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيْ بِهٖ مَنْصُوْرٌ فَلَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ

۲۰۵۷۔ بشر بن خالد' محمد بن جعفر' شعبہ' سلیمان' سعد بن عبیدہ' ابو عبدالرحمٰن سلمی' حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ ایک جنازے میں شریک تھے' پس آپ زمین کریدنے لگے اور فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کا ٹھکانا جہنم یا جنت میں نہ لکھ دیا گیا ہو' لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر ہم کیوں اس پر بھروسہ نہ کر لیں' آپ نے فرمایا کہ عمل کرو' ہر شخص آسان کیا گیا (اس چیز کے لئے جس کے لئے پیدا کیا گیا) چنانچہ آپ نے آیت "فاما من اعطی واتقی و صدق بالحسنی" آخر تک پڑھی شعبہ کا بیان ہے کہ مجھ سے منصور نے اس کو بیان کیا تو میں نے سلیمان کی حدیث سے اس کا انکار نہیں کیا

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى .

(آیت) اور جس شخص نے بخل کیا اور بے نیاز ہوا۔

۲۰۵۸ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاُعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ

۲۰۵۸۔ یحییٰ' وکیع' اعمش' سعد بن عبیدہ' ابو عبدالرحمٰن' حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ

عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى قَوْلُهٗ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى .

٢٠٥٩ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْسَعِيْدَةً قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَاَفَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى .

٢٠٦٠ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْاَرْضَ فَقَالَ: مَامِنْكُمْ مِّنْ

وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت اور دوزخ میں نہ لکھ دیا ہو' ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پھر لوگ اس پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں (بلکہ) عمل کرو' اس لئے کہ ہر شخص کو اسی چیز میں آسانی ہوتی ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے آیت "فاما من اعطی و اتقی' وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسریٰ فسنیسرہ للعسری تک پڑھی

(آیت) اور نیکیوں کو جھٹلایا۔

۲۰۵۹۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' سعد بن ابی عبیدہ' ابو عبدالرحمٰن سلمی' حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ بقیع الغرقد میں ایک جنازے میں شریک تھے کہ ہم لوگوں کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے' تو ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے' آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ نے سر جھکا کر اس چھڑی سے زمین کو کریدنا شروع کیا' پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اور مخلوق نہیں' جس کا ٹھکانا جنت اور دوزخ میں اور بدبخت و نیک بخت ہونا لکھ نہ دیا گیا ہو' ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پھر ہم اپنی تقدیر پر کیوں نہ بھروسہ کر لیں اور کام کرنا چھوڑ دیں' چنانچہ ہم میں جو شخص اہل سعادت میں سے ہو گا وہ اہل سعادت کی طرف چلا جائے گا اور ہم میں سے جو بدبختوں میں سے ہو گا وہ بدبختوں کا سا عمل کرے گا' آپ نے فرمایا کہ اہل سعادت کو نیک بختوں کے عمل میں آسانی دی جائے گی' اور اہل شقاوت کو بدبختوں کے اعمال آسان ہوں گے' پھر آپ نے آیت "فا مامن اعطی واتقی و صدق بالحسنی آخر تک پڑھی' یعنی جس نے دیا اور ڈرا اور نیکیوں کی تصدیق کی الخ

(آیت) پھر ہم اس پر سختی کی راہ آسان کر دیں گے۔

۲۰۶۰۔ آدم' شعبہ' اعمش' سعد بن عبیدہ' ابو عبدالرحمٰن سلمی' حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے' آپ نے ایک چیز لی اور اس سے زمین کریدنے لگے' پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانا دوزخ اور جنت میں نہ لکھ دیا گیا ہو' لوگوں نے عرض کیا،

اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَانَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ

یارسول اللہ تو پھر ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کیوں نہ کرلیں اور عمل چھوڑدیں؟ آپ نے فرمایا کہ عمل کرو اس لئے کہ ہر شخص کو اسی چیز میں آسانی ہوتی ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے' جو شخص اہل سعادت میں سے ہو گا اس کو نیک بختوں کے عمل میں آسانی ہو گی اور جو شخص اہل شقاوت میں سے ہو گا اس کو بد بختوں کے عمل میں آسانی ہو گی پھر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) آیت فاما من اعطی واتقی و صدق بالحسنی آخر تک پڑھی (یعنی پس جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور نیکیوں کی تصدیق کی)۔

۸٦٧۔ (وَالضُّحٰى)

۸٦٧۔ تفسیر سورۂ "والضحیٰ"

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِذَا سَجٰى: اِسْتَوٰى وَقَالَ غَيْرُهٗ اَظْلَمَ وَسَكَنَ عَآئِلًا: ذُوْعِيَالٍ

مجاہد نے کہا "اذا سجی" جب برابر ہو جائے اور دوسروں نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جب رات تاریک اور پرسکون ہو جائے "عائل" بچوں والا۔

۲۰٦١۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَآئَتْ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهٗ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْثَلَاثًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى قَوْلُهٗ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى تُقْرَاُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ: مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ مَا تَرَكَكَ وَمَا اَبْغَضَكَ.

۲۰٦١۔ احمد بن یونس' زہیر' اسود بن قیس' جندب بن سفیان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دو یا تین رات (تہجد کے لئے) کھڑے نہیں ہوئے' ایک عورت آئی اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا' میں نے اس کو تمہارے پاس دو یا تین راتوں سے آتے ہوئے نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "والضحی' واللیل اذا سجی ما ودعك ربك وما قلی" نازل فرمائی

آیت: تم کو تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ ناراض ہوا ہے۔ "ما ودعك ربك وما قلی" تشدید کے ساتھ اور بلا تشدید کے ایک ہی معنی میں ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تم کو تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر یہ بیان کی کہ تم کو نہ چھوڑا نہ تم سے دشمنی کی۔

۲۰٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ' غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتْ اِمْرَاَةٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرٰى صَاحِبَكَ اِلَّا

۲۰٦٢۔ محمد بن بشار' محمد بن جعفر' غندر' شعبہ' اسود بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جندب بجلی سے سنا کہ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ! میں تمہارے ساتھی کو دیکھتی ہوں کہ قرآن لانے میں دیر کرنے لگے ہیں' تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کو تمہارے رب

اَبطَأَكَ فَنَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی .

نے نہیں چھوڑا اور نہ دشمنی کی۔

٨٦٨ـ (اَلَمْ نَشْرَحْ)

۸۶۸۔ تفسیر سورۂ انشراح

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وِزْرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْقَضَ: اَثْقَلَ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَيْ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا اٰخَرَ كَقَوْلِهٖ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِيْ حَاجَتِكَ اِلٰى رَبِّكَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ .

مجاہد نے کہا کہ "وزرك" سے مراد جاہلیت کے گناہ ہیں انقض توڑ دیا بوجھل کر دیا مع العسر یسرا کی تفسیر میں ابن عیینہ نے کہا کہ اس سختی کے ساتھ دوسری آسانی ہے جیسے اللہ کا قول "هل تربصون بنا الا احدی الحسنیین" اور حدیث "لَن يَغلِبَ عُسرٌ يُسرَينِ" کے معنی یہی ہیں اور مجاہد نے کہا "فانصب" سے مراد یہ ہے کہ اپنی ضرورت میں اپنے رب سے التجا کرو اور ابن عباس سے "الم نشرح" کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا۔

٨٦٩ـ (وَالتِّيْنِ)

۸۶۹۔ تفسیر سورۂ والتین!

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هُوَ التِّيْنُ وَالزَّيْتُوْنُ الَّذِيْ يَاْكُلُ النَّاسُ يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِيْ يُكَذِّبُكَ بِاَنَّ النَّاسَ يُدَانُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ؟ كَاَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلٰى تَكْذِيْبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ؟؟

مجاہد نے کہا کہ "تین (انجیر)" اور "زیتون" سے وہی مراد ہے جسے لوگ کھاتے ہیں "فما یکذبک" کے معنی یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ کوئی ہے جو تجھے جھٹلائے گا کہ لوگ اپنے اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے؟ گویا یہ فرمایا کہ ثواب و عقاب کے متعلق کون شخص اس کی قدرت رکھتا ہے کہ تجھے جھٹلائے۔

٢٠٦٣ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ تَقْوِيْمِ الْخَلْقِ .

۲۰۶۳۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عدی، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ نے عشاء کی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت "والتین والزیتون" پڑھی۔ تقویم سے مراد خلق ہے۔

٨٧٠ (اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ)

۸۷۰۔ تفسیر سورۂ علق!

وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيْقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ اَوَّلِ الْاِمَامِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ خَطًّا وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيَهٗ عَشِيْرَتَهٗ الزَّبَانِيَةُ الْمَلَائِكَةُ وَقَالَ الرُّجْعٰى الْمَرْجِعُ لَنَسْفَعَنْ قَالَ لَنَاْخُذَنْ وَلَنَسْفَعَنْ

قتیبہ نے بواسطہ حماد، یحییٰ بن عتیق، حسن کا قول نقل کیا کہ مصحف میں سورۂ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو اور دو سورتوں کے درمیان خط کے طور پر (یعنی امتیاز کے لئے) ہو اور ماجد نے کہا کہ نادیہ سے مراد اس کا قبیلہ ہے زبانیہ بمعنے ملائکہ فرشتے ہیں اور کہا کہ رجعی بمعنے لوٹنا ہے لنسفعن کے معنی یہ ہیں کہ ہم ضرور پکڑیں گے لنسفعن نون خفیفہ کے ساتھ ہے سفعت بیدہ بول کر

بِالنُّوْنِ وَهِيَ الْخَفِيْفَةُ سَفَعْتُ بِيَدِهٖ اَخَذْتُ .

٢٠٦٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ سَلْمُوْيَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ اَوَّلَ مَابُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَايَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَ تْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ فَيَلْحَقُ بِغَارِحِرَآءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ قَالَ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيْ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَاْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا بِقَارِیءٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیءٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الاٰيَاتِ اِلٰى قَوْلِهٖ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِيْجَةَ اَيْ خَدِيْجَةُ مَالِيْ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ

مراد لیتے ہیں کہ میں نے پکڑا۔

۲۰۶۴۔ یحییٰ' لیث' عقیل' ابن شہاب (دوسری سند) سعید بن مروان' محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ' ابو صالح سلمویہ' عبداللہ' یونس بن یزید' ابن شہاب' عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے رویائے صادقہ کے ذریعہ ابتدا کی گئی' چنانچہ جو خواب بھی آپ دیکھتے صبح کے نموار ہونے کی طرح وہ ظہور میں آتا' پھر خلوت گزینی کی رغبت آپ کے دل میں ڈال دی گئی' چنانچہ آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور تحنث کیا کرتے تھے اور تحنث سے مراد یہ ہے کہ متعدد راتوں تک عبادت کرتے تھے پھر اپنی بیوی کے پاس جاتے اور اس کے لئے توشہ لے لیتے' پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس جاتے اور اسی طرح توشہ لے کر تشریف لے جاتے' یہاں تک کہ آپ کے پاس دفعتہً حق آگیا اس وقت آپ غار حرا میں تھے کہ آپ کے پاس فرشتے نے آکر کہا کہ پڑھ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں' آپ نے فرمایا' کہ مجھے بھینچا یہاں تک کہ مجھ کو تکلیف محسوس ہوئی پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں' تو اس نے مجھے دوسری بار پکڑا اور بھینچا جس سے مجھے تکلیف پہنچی پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھ' میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں' پھر اس نے تیسری بار پکڑ کر مجھے زور سے دبایا جس سے مجھے تکلیف پہنچی' پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا جس نے انسان کو علقہ سے پیدا کیا پڑھ اور تیرا رب بزرگ ہے وہ جس نے قلم کے ذریعہ سے سکھایا علم الانسان مالم یعلم تک پڑھایا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اس حالت میں واپس ہوئے کہ آپ کانپ رہے تھے' یہاں تک کہ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ "زملونی! زملونی" مجھے کمبل اڑھاؤ' مجھے کمبل اڑھاؤ' چنانچہ لوگوں نے آپ کو کمبل اڑھایا' جب آپ سے خوف کا اثر جاتا رہا' تو آپ نے خدیجہؓ سے فرمایا کہ اے خدیجہ! کیا ہو گیا ہے کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے اور پوری حالت بیان فرمائی' حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں' آپ خوش ہوں' خدا کی قسم! آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی رسوا

اَبَدًا فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اَخِىْ اَبِيْهَا وَكَانَ اِمْرَأً تَنَصَّرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِىَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِىَ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ يَاعَمِّ اِسْمَعْ مِنَ اِبْنِ اَخِيْكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا اِبْنَ اَخِىْ مَا ذَا تَرٰى؟ فَاَخْبَرَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَارَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّا مُوْسُ الَّذِىْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى لَيْتَنِىْ فِيْهَا جَذَعًا لَيْتَنِىْ اَكُوْنُ حَيًّا ثُمَّ ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِىَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا اُوْذِىَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِىْ يَوْمُكَ حَيًّا اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ وَفَتَرَ الْوَحْىُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِىَّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْىِ قَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِىْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِىْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِىْ جَآءَ نِىْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِىٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِىْ زَمِّلُوْنِىْ فَدَثَّرُوْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَفَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَهِىَ الْاَوْثَانُ الَّتِىْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْىُ

نہیں کرے گا' آپ تو خدا کی قسم! صلہ رحم کرتے ہیں' سچ بات کرتے ہیں' درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں' مفلسوں کے لئے کسب کرتے ہیں اور مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور حق کی راہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر مدد کرتے ہیں' حضرت خدیجہؓ آپ کو لے کر چلیں' یہاں تک کہ ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں جو خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے وہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی میں لکھتے تھے اور انجیل بھی عربی میں اللہ نے جس قدر چاہا لکھتے تھے اور وہ بہت بڑھے ہو گئے تھے' آنکھ کی بینائی جاتی رہی تھی خدیجہؓ نے کہا اے چچا! اپنے بھتیجے کی بات سنیئے! ورقہ نے پوچھا بھتیجے! کیا بات ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا اس کی خبر دی' ورقہ نے کہا یہ وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا' کاش میں اس وقت جوان ہو تا کاش میں زندہ ہو تا' پھر کچھ اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے ورقہ نے کہا' ہاں! جو شخص بھی کوئی ایسی چیز لے کر آیا' جو تم لائے ہو اس کو تکلیف دی گئی' اگر میں تمہارے اس زمانہ میں زندہ ہو تا تو میں تمہاری مستحکم مدد کرتا' پھر کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ورقہ کی وفات ہو گئی اور وحی کا سلسلہ رک گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غم ہوا' محمد بن شہاب نے بواسطہ ابو سلمہ' حضرت جابر بن عبداللہ انصاری بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے رکنے کا ذکر فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک بار چلا جا رہا تھا' تو میں نے آسمان سے ایک آواز سنی' میں نے نگاہ اٹھائی تو اسی فرشتہ کو دیکھا جو میرے پاس حراء میں آیا تھا وہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا' میں اس سے ڈرا اور گھر واپس ہو کر میں نے کہا کہ مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ' تو لوگوں نے مجھے کمبل اڑھا دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت یا ایها المدثر قم فانذر' وربك فكبر' وثيابك فطهر' والرجز فاهجر نازل فرمائی یعنی اے کمبل اوڑھنے والے! کھڑے ہو جایئے! لوگوں کو ڈرایئے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے الخ اور ابو سلمہ نے کہا کہ رجز سے مراد وہ بت ہیں جن کی جاہلیت کے لوگ پرستش کرتے تھے' پھر اس کے بعد وحی برابر اترنے لگی۔

قَوْلُهُ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ .

(آیت) اللہ تعالیٰ نے انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَابُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَائَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اِقْرَأْبِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ

۲۰۶۵۔ ابن بکیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رؤیائے صالحہ سے ابتدا ہوئی' پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا' پڑھو! اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔

قَوْلُهُ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ .

(آیت) پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوَّلُ مَابُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَائَه الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْبِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ .

۲۰۶۶۔ عبداللہ بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' ح' لیث' عقیل' محمد' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رویائے صالحہ کے ذریعہ سے ابتداء ہوئی۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کے نام سے' جس نے پیدا کیا' اسی نے انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا' پڑھ اور تیرا رب کریم ہے' جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِىْ زَمِّلُوْنِىْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

۲۰۶۷۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کے پاس لوٹ کر گئے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھادو' مجھے کمبل اڑھادو پھر پوری حدیث بیان کی

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ .

(آیت) ہرگز نہیں' ایسا نہ ہوگا اگر وہ باز نہ آئے' تو ہم پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے' ایسی پیشانی جو جھوٹی ہے۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُّصَلِّىْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْفَعَلَهٗ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ تَابَعَهٗ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ .

۲۰۶۸۔ یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' عبدالکریم جزری' عکرمہ' ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھ لوں' تو اس کی گردن کچل دوں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے تو اس کو فرشتے پکڑ لیں' عمرو بن خالد نے بواسطہ عبیداللہ' عبدالکریم اس کی متابعت میں روایت کی۔

۸۷۱۔ (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ)

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوْعُ وَالْمَطْلِعُ: اَلْمَوْضِعُ الَّذِيْ يُطْلَعُ مِنْهُ اَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْجَمِيْعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَاللّٰهُ وَالْعَرَبُ تُوَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلَهٗ بِلَفْظِ الْجَمِيْعِ لِيَكُوْنَ اَثْبَتَ وَاَوْكَدَا .

۸۷۱۔ تفسیر سورۂ قدر!

"مطلع" کے معنی طلوع بیان کئے جاتے ہیں' اور "مطلع" طلوع ہونے کی جگہ کو بھی کہتے ہیں انزلناہ میں "ہ" ضمیر کا مرجع قرآن ہے' صیغہ جمع بمنزلہ واحد کے ہے' اس لئے کہ نازل کرنے والا اللہ ہے اور عرب فعل واحد کو موکد کرتے ہیں اور لفظ جمع استعمال کرتے ہیں تاکہ ثبوت کی زیادتی اور تاکید ہو۔

۸۷۶۔ (لَمْ يَكُنِ)

مُنْفَكِّيْنَ: زَائِلِيْنَ قَيِّمَةٌ: اَلْقَائِمَةُ دِيْنُ الْقَيِّمَةُ اَضَافَ الدِّيْنَ اِلَى الْمُؤَنَّثِ .

۸۷۶۔ تفسیر سورۂ بینہ

"منفکین" دور ہونے والے قیمۃ قائم ہونے والا دین القیمتہ دین کو مونث کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى .

۲۰۶۶۔ محمد بن بشار' غندر' شعبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے "لم یکن الذین کفروا" پڑھوں ابی نے پوچھا کیا میرا نام بھی لیا؟ آپ نے فرمایا ہاں! تو یہ رو پڑے۔

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اُبَيٌّ آللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ؟ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِيْ قَالَ قَتَادَةُ فَاُنْبِئْتُ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ .

۲۰۷۰۔ حسان بن حسان' ہمام' قتادہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابیؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، ابیؓ نے پوچھا(۱) کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا' تو ابیؓ رونے لگے قتادہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ آپ نے ان کے سامنے "لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب" پڑھی۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُنَادِيْ حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُقْرِئَكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ آللّٰهُ

۲۰۷۱۔ احمد بن ابی داؤد' ابو جعفر منادی' روح' سعید بن ابی عروہ' قتادہ' حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں تم کو قرآن پڑھاؤں پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپ سے لیا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! پوچھا کیا پروردگار عالم

(۱) یہ حضرت ابی بن کعبؓ کیلئے بہت بڑی منقبت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکا نام لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ انہیں قرآن سناؤ انہوں نے اپنے آپ کو اس مرتبے سے حقیر جانا اس لیے رونے لگے۔

سَمَّانِیْ لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ .

کے پاس میرا ذکر ہوا؟ آپ نے فرمایا' ہاں! تو ان کی دونوں آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

۸۷۳۔ (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا)

۸۷۳۔ تفسیر سورۂ زلزال

قَوْلُهٗ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ یُقَالُ: اَوْحٰی لَهَا اَوْحٰی اِلَیْهَا وَوَحٰی لَهَا وَوَحٰی اِلَیْهَا وَاحِدٌ .

(آیت) جس نے ذرہ برابر نیکی کی' تو وہ اس کو دیکھ لے گا کہا جاتا ہے کہ "اوحی لها" اوحی الیها' وحی لها' وحی الیها کے ایک ہی معنی ہیں۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْخَیْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ: فَاَمَّا الَّذِیْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِیْ مَرْجٍ اَوْرَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِهَا ذٰلِكَ فِی الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِیَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَیْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَ بِهٖ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِیَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّیًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِیَ عَلٰی ذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِئَاءً وَّنِوَاءً فَهِیَ عَلٰی ذٰلِكَ وِزْرٌ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ فِیْهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰیَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ .

۲۰۷۲۔ اسمٰعیل بن عبداللہ' مالک' زید بن اسلم' ابو صالح سمان حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم کے لوگوں کے پاس ہوتے ہیں ایک شخص کے لئے اجر کا باعث' دوسرے کے لئے پردہ پوشی اور تیسرے کے لئے گناہ کا سبب ہے' وہ شخص جس کے لئے اجر کا سبب ہے' تو وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ کے راستہ میں باندھا اور اس کو کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسی سے باندھا' اس چراگاہ اور باغ میں اسی رسی کے طول میں جہاں تک پہنچے اس کو ثواب ملے گا اور اگر اس نے رسی توڑ دی ایک یا دو اونچی جگہ پر کودا تو اس کے قدم اور لید کے بدلے ثواب ملے گا' اور اگر وہ ایک نہر کے پاس سے گزرا اور اس سے پانی پی لیا حالانکہ اس سے پلانے کا قصد نہیں تھا' تو اس میں اس کے لئے نیکیاں ہیں' یہ گھوڑا اس آدمی کے لئے باعث اجر ہے اور وہ شخص جس نے تجارت میں نفع حاصل کرنے اور سوال سے بچنے کے لئے گھوڑا باندھا' اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ بھولا (اس زکوٰۃ دی) تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی ہے اور وہ شخص جس نے اس کو فخر و غرور اور ریاء کے لئے باندھا تو یہ اس پر گناہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق سوال کیا گیا' تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اس کے متعلق بجز اس جامع آیت کے کوئی اور آیت نازل نہیں ہوئی کہ جس نے ذرہ برابر نیکی کی تو وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی تو وہ بھی اس کو دیکھ لے گا۔

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ

۲۰۷۳۔ یحییٰ بن سلیمان' ابن وہب' مالک' زید بن اسلم' ابو صالح سمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں

بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَیَّ فِيْهَا شَیْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ .

نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اس جامع اور مانع آیت کے سوا ان کے بارے میں اور کوئی چیز نازل نہیں ہوئی ہے کہ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

۸۷٤ـ (وَالْعَادِيَاتِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْكَنُوْدُ: اَلْكَفُوْرُ يُقَالُ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا رَفَعْنَ بِهٖ غُبَارًا لِحُبِّ الْخَيْرِ مِنْ اَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ: لَبَخِيْلٌ وَيُقَالُ لِلْبَخِيْلِ شَدِيْدٌ حُصِّلَ: مُيِّزَ .

۸۷۴ـ تفسیر سورۂ والعادیات

مجاہد نے کہا "کنود" سے مراد ناشکری کرنے والا ہے "فاثرن بہ نقعا" کے معنی بیان کئے جاتے ہیں کہ ان کے ذریعہ غبار اڑاتے ہیں لحب الخیر خیر کی محبت کے سبب سے لشدید' بخیل اور بخیل کو شدید کہا جاتا ہے حصل بمعنے میز (الگ الگ کر دیا جائے گا) ہے۔

۸۷۵ـ (الْقَارِعَةُ)

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ: كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهٗ بَعْضًا كَذٰلِكَ النَّاسُ يَجُوْلُ بَعْضُهُمْ فِیْ بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَاَلْوَانِ الْعِهْنِ وَقَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ كَالصُّوْفِ .

۸۷۵ـ تفسیر سورۂ القارعہ!

"کالفراش المبثوث" ٹڈیوں کے غول کی طرح کہ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے ہوں گے' اسی طرح آدمی بھی ایک دوسرے پر گرتے پڑتے ہوں گے کالعھن دھنکی ہوئی رنگ برنگی روئی کی طرح اور عبداللہ نے کالصوف قرأۃ کی۔

۸۷٦ـ (اَلْهٰكُمْ)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلتَّكَاثُرُ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ.

۸۷۶ـ تفسیر سورۂ الہاکم التکاثر

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ "تکاثر" سے کثرت اموال اور اولاد مراد ہے۔

۸۷۷ـ (وَالْعَصْرِ)

وَقَالَ يَحْيٰی: اَلدَّهْرُ اُقْسِمَ بِهٖ .

۸۷۷ـ تفسیر سورۂ والعصر!

یحییٰ نے کہا کہ "عصر" سے مراد دہر (زمانہ) ہے جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

۸۷۸ـ (وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ)

اَلْحُطَمَةُ اِسْمُ النَّارِ مِثْلُ سَقَرَ وَلَظٰی .

۸۷۸ـ تفسیر سورہ ویل لکل ہمزۃ!

"حطمۃ" آگ کا نام ہے جس طرح کہ "سقر" اور "لظی" ہے۔

۸۷۹ـ (اَلَمْ تَرَ)

قَالَ مُجَاهِدٌ اَبَابِيْلُ مُتَتَابِعَةٌ مُجْتَمِعَةٌ وَقَالَ ابْنُ

۸۷۹ـ تفسیر سورۂ الم ترکیف!

مجاہد نے کہا "ابابیل" لگاتار اور جھنڈ کے جھنڈ' اور ابن عباس نے کہا

عَبَّاسٍ مِنْ سِجِّيلٍ هِيَ سَنْكِ وَ كِلْ .

"سجیل" "معرب" "سنگ و گل" کا ہے۔

٨٨٠ ۔ (لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ)

لِإِيلَافِ اَلِفُوا ذٰلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ وَاٰمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لِإِيلَافِ لِنِعْمَتِي عَلٰى قُرَيْشٍ .

۸۸۰۔ تفسیر سورۂ لایلاف قریش!

مجاہد نے کہا کہ "لایلاف" کے معنی یہ ہیں کہ ان کے دل میں الفت ڈال دی اس لیئے ان کو جاڑے اور گرمی میں سفر شاق نہیں گزرتا "وامنهم" ان کو ان کے حرم میں ہر دشمن سے امن دیا' ابن عیینہ نے کہا کہ لایلاف کے معنی یہ ہیں کہ قریش پر میری نعمت کے سبب سے۔

٨٨١ ۔ (أَرَأَيْتَ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدُعُّ: يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ يُدَعُّوْنَ: يُدْفَعُوْنَ سَاهُوْنَ لَاهُوْنَ وَالْمَاعُوْنَ اَلْمَعْرُوْفُ كُلُّهُ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ: اَلْمَاعُوْنَ اَلْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ اَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوْضَةُ وَاَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ .

۸۸۱۔ تفسیر سورۂ ارایت

مجاہد نے کہا کہ "یدع" اس کے حق سے دھکے دیتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ "دععت" سے ماخوذ ہے "یدعون" دھکے دیئے جاتے ہیں ساھون کھیلنے والے اور ماعون سے مراد ہر اچھی بات ہے' اور بعض عرب نے کہا کہ "ماعون" سے مراد پانی ہے عکرمہ نے کہا کہ اس کا بلند ترین درجہ تو فرض زکوۃ ہے اور ادنی مرتبہ سامان کا عاریۃً دینا ہے۔

٨٨٢ ۔ (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَانِئَكَ: عَدُوَّكَ .

٢٠٧٤ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ: اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَاهٰذَا يَاجِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ .

٢٠٧٥ ۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: سَاَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ: نَهَرٌ اُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ اٰنِيَتُهٗ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ رَوَاهُ زَكَرِيَّاءُ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ .

٢٠٧٦ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا

۸۸۲۔ تفسیر سورۂ کوثر

ابن عباس نے کہا کہ "شانئك" بمعنی عدوك (تیرا دشمن) ہے۔

۲۰۷۴۔ آدم' شیبان' قتادہ' حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر چڑھائے گئے یعنی معراج ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک نہر کے پاس پہنچا جس کے دونوں کنارے کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے' میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے۔

۲۰۷۵۔ خالد بن یزید کاہلی' اسرائیل' ابو اسحاق' ابو عبیدہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ان سے آیت انا اعطیناك الکوثر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایک نہر ہے جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتی (کے گنبد) ہیں' اس کے برتن ستاروں کی طرح ان گنت ہیں' زکریا اور ابو الاحوص اور مطرف اس کو ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۷۶۔ یعقوب بن ابراہیم' ہشیم' ابو بشر' سعید بن جبیر حضرت ابن

هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَاِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ النَّهَرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ .

عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوثر کے متعلق کہا کہ وہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے' ابو بشر نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے' تو سعید نے کہا کہ نہر جو جنت میں ہے' وہ منجملہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔

۸۸۳۔ (قُلْ يَآاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ)

يُقَالُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ الْكُفْرُ وَلِيَ دِيْنُ الْاِسْلَامِ وَلَمْ يَقُلْ دِيْنِيْ لِاَنَّ الْاٰيَاتِ بِالنُّوْنِ فَحُذِفَتِ الْيَآءُ كَمَا قَالَ يَهْدِيْنِ وَيَشْفِيْنِ وَقَالَ غَيْرُهٗ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ الْاٰنَ وَلَا اُجِيْبُكُمْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِيْ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا .

۸۸۳۔ تفسیر سورۂ قل یاایہاالکفرون

تمہارے لئے تمہارا دین یعنی کفر ہے اور میرے لئے دین اسلام ہے' اور "دینی" نہ کہا اس لئے کہ آیات "نون" کے ساتھ ہیں' لہذا یا کو حذف کر دیا گیا جیسا کہا "یھدین و یشفین" میں ہے اور دوسروں نے کہا کہ لااعبد ماتعبدون" سے مراد یہ ہے کہ میں اس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم اس وقت کر رہے ہو اور نہ تمہاری دعوت میں بقیہ زندگی میں منظور کروں گا' اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں' اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے بہت کی سرکشی کو بڑھا دے گا' جو تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے۔

۸۸۴۔ (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ)

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ .

۸۸۴۔ تفسیر سورۂ اذا جاء نصر اللہ!

۲۰۷۷۔ حسن بن ربیع' ابوالاحوص' اعمش' ابوالضحیٰ' مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سورت اذا جاء نصر اللہ کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی نماز پڑھتے تو آپ نے فرمایا سبحانك ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی (یعنی اے اللہ تو پاک ہے اللہ، اللہ تو مجھے بخش دے)

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ

۲۰۷۸۔ عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابوالضحیٰ' مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یہ الفاظ فرماتے تھے سبحان اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی اور قرآن

يَقُولَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا .

کی آیت (فسبح بحمد ربك و استغفره) سے اخذ کر کے اس پر عمل کرتے تھے

(آیت) اور تم لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھو گے۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالُوْا فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُوْرِ قَالَ مَاتَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَجَلٌ اَوْمَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ .

۲۰۷۹۔ عبداللہ بن ابی شیبہ' عبدالرحمٰن' سفیان' حبیب بن ابی ثابت' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے آیت "اذا جاء نصر الله والفتح" کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے کہا اس سے مراد شہروں اور محلوں کا فتح کرنا ہے؟ انہوں نے کہا اے ابن عباس! تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا موت کی مثال ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بیان کی گئی اور آپ کی وفات کی خبر دی گئی ہے

(آیت) اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے اور اس سے مغفرت چاہیے بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے تواب سے مراد بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے اور تواب آدمیوں کی صفت ہو تو معنی گناہ سے توبہ کرنے والا ہوتے ہیں۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَاَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَآءٌ مِثْلُهٗ؟ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهٗ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهُمْ فَمَا رُؤِيْتُ اَنَّهٗ دَعَانِيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهٗ اِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِيْ اَكَذَاكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍؓ؟ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ لَهٗ قَالَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ

۲۰۸۰۔ موسیٰ بن اسمٰعیل' ابو عوانہ' ابو بشر' سعید بن جبیر' حضرت عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھے بدر کے بوڑھوں کے پاس بٹھلایا کرتے تھے ان میں سے بعض کے دل میں خیال پیدا ہوا اور کہا کہ اس کو تم ہمارے برابر بٹھاتے ہو حالانکہ ہم لوگوں کے تو اس جیسے بیٹے ہیں' حضرت عمرؓ نے کہا اس وجہ سے کہ تم جانتے ہو' چنانچہ ایک دن انہوں نے بلایا اور ابن عباس کو ان لوگوں کی مجلس میں شریک کیا' ابن عباس کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ اس دن صرف اس لئے مجھے بلایا تھا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے حضرت عمر نے کہا کہ اللہ کے قول "اذا جاء نصر الله والفتح" کے متعلق تم کیا کہتے ہو بعض نے کہا کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ اللہ کی حمد بیان کریں اور مغفرت طلب کریں جب کہ ہماری مدد کی جائے' اور فتح ہو' بعض خاموش رہے اور کچھ نہ کہا' تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا ابن عباس! تم بھی یہی کہتے ہو' میں نے کہا نہیں! انہوں نے کہا تو پھر کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے جس کی خبر اللہ نے آپ کو دی' اللہ نے فرمایا "اذا جاء نصر الله

كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ: مَا اَعْلَمُ مِنهَا اِلَّا مَا تَقُوْلُ.

والفتح" تو یہ آپ کی وفات کی علامت ہے "فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا" حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں اس کے متعلق اس سے زیادہ نہیں جانتا جو تم کہتے ہو۔

۸۸۵۔ (تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ)

۸۸۵۔ تفسیر سورہ تبت یدا ابی لہب وتب!

تَبَابٌ: خُسْرَانٌ. تَتْبِيْبٌ: تَدْمِيْرٌ

تباب بمعنے خسران اور تتبیب بمعنے تدمیر (ہلاک کر دینا) ہے

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَ تَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوْا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوْا اِلَيْهِ فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قَالُوْا مَاجَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَاِنِّىْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ مَاجَمَعْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا؟ ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هٰكَذَا قَرَاَهَا الْاَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ

۲۰۸۱۔ یوسف بن موسیٰ' ابو اسامہ' اعمش' عمرو بن مرہ' سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آیت وانذر عشیر تك الاقربین (اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے) اور ان میں سے خاص لوگوں کو ڈرائیے نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور کوہ صفا پر چڑھ کر یا صباحاہ (۱) کہہ کر پکارنے لگے' لوگوں نے کہا یہ کون ہے؟ اور آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا بتلاؤ! اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے دامن سے نکلنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں تم سے جھوٹ کا تجربہ نہیں ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں سخت عذاب سے ڈراتا ہوں' ابو لہب نے کہا تبالك (تیری ہلاکت ہو) کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا' پھر وہ اٹھ کر چل دیا تو آیت تبت یدا ابی لہب و تب نازل ہوئی اعمش نے اس دن اسی طرح پڑھا تھا

قَوْلُهٗ وَتَبَّ مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ.

(آیت) تب مااغنی عنه ماله وما كسب۔

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْبَطْحَآءِ فَصَعِدَ اِلَى الْجَبَلِ فَنَادٰى يَاصَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ حَدَّثْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ

۲۰۸۲۔ محمد بن سلام' ابو معاویہ' اعمش' عمرو بن مرہ' سعید بن جبیر حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطحاء کی طرف تشریف لے گئے' اور پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی "یاصباحاہ" قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے' تو آپ نے فرمایا کہ بتاؤ اگر میں تم سے بیان کروں کہ دشمن صبح یا شام کے وقت تم پر حملہ کرنے والا ہے' تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ لوگوں نے کہا ہاں! تو آپ

(۱) دشمن کے حملہ کے خطرہ کے وقت اپنی قوم کو تنبیہ کرنے کیلئے اہل عرب ان الفاظ کے ساتھ پکارا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے کفر و شرک اور جہالت کے خلاف انہیں تنبیہ کرنا اور ڈرانا تھا اس لیے آپ نے انہیں اس طرح پکارا جس طرح دشمن کے خطرہ کے وقت پکارا جاتا تھا۔

اَوْ مُمَسِّيكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِیْ؟ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ اِلٰى اٰخِرِهَا قَوْلُهٗ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ.

نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں' ابو لہب نے کہا کیا ہم کو اسی لئے جمع کیا تھا' تو ہلاک ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ تبت یدا ابی لھب و تب آخر تک نازل کی۔
(آیت) عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ

۲۰۸۳۔ عمر بن حفص' حفص' اعمش' عمرو بن مرہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ابو لہب نے کہا تو ہلاک ہو جا' کیا اسی لئے تو نے ہمیں جمع کیا تھا' تو تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی

وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِیْ بِالنَّمِيْمَةِ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ يُقَالُ مِنْ مَّسَدٍ لِيْفِ الْمُقْلِ وَهِیَ السِّلْسِلَةُ الَّتِیْ فِی النَّارِ.

(آیت) اور اس کی بیوی داخل ہو گی جو لکڑیاں لاد لاتی ہے' (۱) مجاہد نے کہا حمالة الحطب سے مراد یہ ہے کہ چغل خوری کرتی پھرتی تھی فی جیدھا حبل من مسد (اس کی گردن میں مونج کی رسی ہو گی) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ "مسد" سے مقل کی چھال کی بٹی ہوئی رسی مراد ہے اس جگہ اس سے مراد وہ زنجیر ہے جو دوزخ میں اس کے گلے میں ہو گی۔

۸۸۶ (قَوْلُهٗ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

۸۸۶۔ تفسیر سورۂ قل ہو اللہ احد!

يُقَالُ لَا يُنَوَّنُ اَحَدٌ اَیْ وَاحِدٌ..

۲۰۸٤۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ: كَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ قَوْلُهٗ اللّٰهُ

بعض کہتے ہیں کہ 'احد' پر تنوین نہیں ہے اس سے مراد واحد ہے۔
۲۰۸۴۔ ابو الیمان' شعیب' ابو الزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا اور مجھے گالیاں دیں' حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا مجھے اس کا جھٹلانا' تو اس کا یہ قول ہے کہ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا' جس طرح مجھے شروع میں پیدا کیا' حالانکہ پہلی بار پیدا کرنا مجھ پر اس کے دوبارہ پیدا کرنے سے آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے گالی دینا' اس کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنالیا ہے حالانکہ میں ایک ہوں' بے نیاز ہوں نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ میں کسی سے جنا گیا اور نہ میرا کوئی

(۱) ابو لہب کی بیوی ام جمیل ہر روز لکڑیاں اور کانٹے اکٹھے کر کے سر پر لاد کر لاتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے راستے میں ڈالتی تھی بالآخر وہی رسی اسکی گردن میں پھنس گئی جس سے وہ ہلاک ہو گئی۔

الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّی اَشْرَا فَهَا الصَّمَدَ قَالَ اَبُوْوَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِیْ اِنْتَهٰی سُوْدَدُهٗ .

ہمسر ہے
(آیت) اللہ بے نیاز ہے عرب اپنے سردار کو صمد کہتے ہیں اور ابووائل نے کہا صمد اس سردار کو کہتے ہیں جس پر سرداری ختم ہو۔

۲۰۸۵ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّیْ لَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا بَدَاْتُهٗ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ اَنْ يَّقُوْلَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ كُفُوًا وَّكَفِيْئًا وَّكِفَاءً .

۲۰۸۵۔ اسحاق بن منصور' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا اور مجھ کو اس کا جھٹلانا' تو اس کا یہ کہنا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کروں گا' جیسا کہ میں نے پہلی بار اس کو پیدا کیا اور مجھ کو اس کا گالی دینا' یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنالیا ہے' حالانکہ میں بے نیاز ہوں کہ نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ میں کسی سے جنا گیا اور نہ میرا کوئی ہمسر ہے (آیت) نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے کفوا کفیا اور کفاء کے ایک ہی معنی ہیں۔

۸۸۷۔ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)

۸۸۷۔ تفسیر سورۂ قل اعوذ برب الفلق!

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٌ: اللَّيْلُ اِذَا وَقَبَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ يُقَالُ اَبْيَنُ مِنْ فَرَقٍ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَقَبَ اِذَا دَخَلَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ وَّاَظْلَمَ.

مجاہد نے کہا "غاسق" سے مراد رات ہے اذا وقب مراد آفتاب کا غروب ہونا ہے ابین من فرق وفلق الصبح صبح کے نمودار ہونے اور پھٹنے سے زیادہ واضح ہے' فرق اور فلق کے ایک ہی معنی ہیں' وقب جب ہر چیز میں داخل ہو گیا اور تاریکی پھیل گئی۔

۲۰۸۶ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَّعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيْلَ لِیْ فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۰۸۶۔ قتیبہ بن سعید' سفیان' عاصم و عبدہ' زر بن حبیش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ یہ قرآن میں سے ہیں' میں بھی وہی کہتا ہوں چنانچہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۸۸۸ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

۸۸۸۔ تفسیر سورۂ قل اعوذ برب الناس

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَسْوَاسِ اِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذَهَبَ وَاِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللّٰهُ ثَبَتَ عَلٰی قَلْبِهٖ .

اور ابن عباسؓ سے وسواس کی تفسیر میں منقول ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے' تو شیطان اس کو چھوتا ہے اگر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو بھاگ جاتا ہے اور اگر اللہ کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے قلب پر جم جاتا ہے۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ ابْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اُبَيٌّ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۸۷۔ علی بن عبداللہ 'سفیان' عبدہ بن ابی لبابہ 'زر بن حبیش سے اور عاصم 'زر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ اے ابوالمنذر تمہارے بھائی ابن مسعود ایسا ایسا کہتے ہیں 'یعنی معوذتین قرآن سے نہیں (۱) تو ابی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے کہا گیا تھا (کہ یہ قرآن میں سے ہیں) تو میں بھی وہی کہتا ہوں' ابیؓ نے کہا اور ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

فَضَائِلُ الْقُرْاٰنِ!

قرآن کے فضائل کا بیان

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۸۹ بَاب كَيْفَ نُزُوْلِ الْوَحِيُ وَاَوَّلُ مَانَزَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ الْمُهَيْمِنُ الْاَمِيْنُ الْقُرْاٰنُ اَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهٗ.

باب ۸۸۹۔ نزول وحی کی کیفیت اور سب سے پہلے کیا نازل ہوا؟ ابن عباسؓ نے کہا کہ "مہیمن' بمعنے 'امین" ہے۔ یعنی قرآن اپنے سے پہلی کتابوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا.

۲۰۸۸۔ عبداللہ بن موسیٰ' شیبان' یحییٰ' ابو سلمہ' حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دس سال تک اور مدینہ میں دس سال تک ٹھہرے' اس حال میں کہ آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ اُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هٰذَا اَوْكَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَاحَسِبْتُهٗ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيْلَ

۲۰۸۹۔ موسیٰ بن اسماعیل' معتمر' معتمر کے والد' ابو عثمانؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اس وقت آپ کے پاس ام سلمہؓ بھی تھیں' وہ گفتگو کرنے لگے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ یا اسی طرح آپ نے کچھ فرمایا' ام سلمہؓ نے کہا یہ دحیہؓ ہیں' جب جبریل علیہ السلام کھڑے ہوئے' ام سلمہؓ نے کہا کہ میں ان کو دحیہؓ ہی خیال کرتی رہی' حتیٰ کہ میں نے آپ کا خطبہ سنا کہ آپ جبریل کی خبر دے رہے ہیں' یا اسی طرح آپ

(۱) معوذتین قرآن کریم کا حصہ ہیں یا نہیں اس میں ابتداً بعض صحابہ کرام کو شبہ تھا کہ یہ سحر کا اثر اتارنے کیلئے نازل کی گئیں، مگر بعد میں تمام صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہو گیا کہ یہ قرآن کا حصہ ہیں۔

اوكما قَالَ قَالَ اَبِى قُلْتُ لِاَبِىْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ اَبِى قُلْتُ لِاَبِىْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ .

نے کچھ فرمایا معتمر کا بیان ہے کہ میرے والد نے کہا میں نے ابو عثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا اسامہ بن زیدؓ سے۔

۲۰۹۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِىَ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِىْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَىَّ فَاَرْجُوْاَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۰۹۰۔ عبداللہ بن یوسف' لیث' سعید مقبری' اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اس کے مثل (معجزات) دیئے گئے ہیں' جس قدر لوگ ان پر ایمان لائے اور مجھے جو چیز دی گئی ہے وہ وحی ہے' جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجی ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔

۲۰۹۱ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْىُ ثُمَّ تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ .

۲۰۹۱۔ عمرو بن محمد' یعقوب بن ابراہیم' ابراہیم' صالح بن کیسان' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی وفات سے پہلے متواتر وحی بھیجی' یہاں تک کہ آپ کی آخری عمر میں پہلے کے اعتبار سے وحی کثرت سے آنے لگی پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

۲۰۹۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُوْلُ: اِشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً اَوْلَيْلَتَيْنِ فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَامُحَمَّدُ مَا اُرٰى شَيْطَانَكَ اِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى .

۲۰۹۲۔ ابونعیم' سفیان' اسود بن قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے جندب کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے' تو ایک یا دو رات آپ (تہجد کے لئے) کھڑے نہیں ہو سکے' ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں یہی دیکھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا' تو اللہ تعالیٰ نے آیت والضحی واللیل اذا سجی ما ودعك ربك و ما قلی نازل فرمائی۔

۸۹۰ بَاب نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ .

باب ۸۹۰۔ قرآن قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا۔ قرآناً عربیاً سے مراد یہی ہے کہ قرآن واضح عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔

۲۰۹۳ ـ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَاَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَاَمَرَ

۲۰۹۳۔ ابوالیمان' شعیب' زہری' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ اور سعید بن عاصؓ اور

عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنْ يَّنْسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ عَرَبِيَّةٍ مِّنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا.

عبداللہ بن زبیرؓ اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؓ کو حکم دیا کہ قرآن کو مصاحف میں لکھیں اور ان سے کہا کہ جب تم میں اور زید بن ثابت میں قرآن کی عربیت میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لئے کہ قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا ہے' چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح کیا۔

٢٠٩٤ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَّقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ اَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اَظَلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ اِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى اَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلٰى فَاَدْخَلَ رَاْسَهُ فَاِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيْءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ.

٢٠٩٤ - ابو نعیم' ہمام' عطاء (دوسری سند) مسدد' یحییٰ ابن جریج' عطار' صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ یعلیٰ کہا کرتے تھے کہ کاش میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہو' جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں تھے ایک کپڑا آپ کے اوپر تھا' جو آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا' اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ تھے' اتنے میں ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو خوشبو سے لتھڑا ہوا تھا' اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس نے جبہ میں حج کا احرام باندھا ہو اور وہ خوشبو سے لتھڑا ہوا ہو' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر انتظار کیا تو آپ پر وحی آئی' حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو اشارہ سے کہا کہ یہاں آؤ' یعلیٰ آئے اور اپنا سر اندر داخل کیا تو دیکھا کہ اس وقت آپ کا چہرہ سرخ تھا اور خراٹے کی آواز نکل رہی تھی' تھوڑی دیر تک آپ کی یہی حالت رہی' پھر یہ کیفیت آپ سے دور ہوئی' تو آپ نے فرمایا وہ آدمی کہاں ہے؟ جو ابھی عمرہ کے متعلق پوچھ رہا تھا' ایک شخص نے اس کو ڈھونڈا' اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' آپ نے فرمایا کہ وہ خوشبو جو تجھ پر لگی ہوئی ہے' اسے تین بار دھو دے اور جبہ کو اتار دے پھر عمرہ میں وہی افعال کر جو حج میں کرتا ہے۔

٨٩١ بَاب جَمْعِ الْقُرْاٰنِ .

باب ۸۹۱۔ قرآن جمع کرنے کا بیان۔

٢٠٩٥ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ

٢٠٩٥ - موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' عبید بن سباق' حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یمامہ کی خونریزی کے زمانہ میں مجھ کو حضرت ابوبکرؓ نے بلا بھیجا اس وقت حضرت عمرؓ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' حضرت ابوبکرؓ

بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَآئَةٍ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

نے کہا کہ حضرت عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قرآن پڑھنے والے شہید ہوگئے ہیں' اور مجھے اندیشہ ہے کہ بہت سے مقامات میں قاریوں کا قتل ہوگا' تو بہت سا قرآن جاتا رہے گا' اس لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع کرنے کا حکم دیں' حضرت ابو بکرؓ کا بیان ہے کہ میں نے عمرؓ سے کہا کہ تم کیونکر وہ کام کرو گے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا' حضرت عمرؓ نے کہا خدا کی قسم! یہ بہتر ہے اور عمرؓ مجھ سے بار بار اصرار کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے میرا سینہ کھول دیا' اور میں نے بھی اس میں وہی مناسب خیال کیا' جو عمرؓ نے خیال کیا' زید کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے کہا کہ تم ایک جوان آدمی ہو' ہم تم کو متہم بھی نہیں کر سکتے' اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھتے تھے اس لئے قرآن کو تلاش کر کے جمع کرو' خدا کی قسم! اگر مجھے کسی پہاڑ کو اٹھانے کی تکلیف دیتے' تو قرآن کے جمع کرنے سے جس کا انہوں نے مجھے حکم دیا تھا' زیادہ وزنی نہ ہوتا' میں نے کہا کہ آپ لوگ کس طرح وہ کام کریں گے' جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا' حضرت ابو بکرؓ نے کہا خدا کی قسم یہ خیر ہے' اور بار بار اصرار کر کے مجھ سے کہتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کے لئے کھول دیا' جس کے لئے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سینے کھولے تھے' چنانچہ میں نے قرآن کو کھجور کے پٹھوں اور پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں (حافظہ) سے تلاش کر کے جمع کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ سورت توبہ کی آخری آیت میں نے ابو خزیمہ انصاری کے پاس پائی جو مجھے کسی کے پاس نہیں ملی اور وہ آیت یہ تھی لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم سورت براۃ (توبہ) کے آخرت تک چنانچہ یہ صحیفے حضرت ابو بکرؓ کے پاس رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اٹھا لیا پھر حضرت عمرؓ کے پاس ان کی زندگی میں پھر حضرت حفصہ بنت عمرؓ کے پاس رہے۔

٢٠٩٦ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ

۲۰۹۶۔ موسیٰ' ابراہیم' ابن شہاب' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچے اس وقت وہ اہل شام و عراق کو ملا کر فتح آرمینیۃ و آذربائیجان

الشَّامِ فِيُ فَتْحِ اِرْمِيْنِيَةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اِخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَآئَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اِخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هَشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْمُصْحَفٍ اَنْ يُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰيَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُبِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ.

میں جنگ کر رہے تھے' قرآت میں اہل عراق وشام کے اختلاف نے حضرت حذیفہ کو بے چین کر دیا' چنانچہ حضرت حذیفہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین! اس امت کی خبر لیجئے' قبل اس کے کہ وہ یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب میں اختلاف کرنے لگیں' حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہ کو کہلا بھیجا کہ تم وہ صحیفے میرے پاس بھیج دو' ہم اس کو چند صحیفوں میں نقل کرا کر پھر تمہیں واپس کر دیں گے' حضرت حفصہؓ نے یہ صحیفے حضرت عثمان کو بھیج دیئے حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابتؓ عبداللہ بن زبیرؓ' سعید بن عاص' عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا تو ان لوگوں نے اس کو مصاحف میں نقل کیا اور حضرت عثمان نے ان تینوں قریشیوں سے کہا کہ جب تم میں اور زید بن ثابتؓ میں کہیں (قرآت) قرآن میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو' اس لئے کہ قرآن انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے' چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ جب ان صحیفوں کو مصاحف میں نقل کر لیا گیا' تو حضرت عثمانؓ نے وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کے پاس بھجوا دیئے' اور نقل شدہ مصاحف میں سے ایک ایک تمام علاقوں میں بھیج دیئے' اور حکم دے دیا کہ اس کے سوائے جو قرآن صحیفہ یا مصاحف میں ہے' جلا دیا جائے' (۱) ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کا قول نقل کیا کہ میں نے مصاحف کو نقل کرتے وقت سورت احزاب کی ایک آیت نہ پائی' حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تھا ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی (وہ آیت یہ ہے) من المومنین رحال صدقوا ماعاهدوا الله علیه الخ یعنی ایمانداروں سے آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا' تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں شامل کر دیا۔

۸۹۲ بَاب كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ۸۹۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سب سے

(۱) سوال یہ ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم کے ان نسخوں کو جلانے کا حکم کیوں دیا؟ اس کے متعدد جوابات کتب حدیث میں موجود ہیں (۱) یہ منسوخ شدہ قرآن تھا (۲) یہ خالص قرآن نہ تھا بلکہ اپنی جانب سے تفسیریں بھی اس کے ساتھ شامل تھیں (۳) یہ لغت قریش کے علاوہ دوسری لغات میں تھے (۴) اس میں قراءت شاذہ موجود تھیں (۵) پہلے اس کو دھویا گیا پھر جلایا گیا۔

وَسَلَّمَ .

مشہور) کاتب کا بیان۔

۲۰۹۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اِبْنَ السَّبَّاقِ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْاٰنَ فَتَتَبَّعْتُ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ اٰيَتَيْنِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهُمَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ .

۲۰۹۷ ۔ یحییٰ بن بکیر 'لیث' یونس 'ابن شہاب' ابن سباق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے کہا کہ مجھ کو حضرت ابو بکرؓ نے بلا بھیجا اور کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھتے تھے 'اس لئے قرآن کو تلاش کرو' چنانچہ میں نے تلاش کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری دو آیتیں میں نے حضرت ابو خزیمہ انصاری کے پاس پائیں 'جو ان کے سوائے کسی کے پاس نہ مل سکی تھیں وہ دو آیتیں یہ تھیں لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم آخرت سورت برات (توبہ) کے ختم ہونے تک۔

۲۰۹۸ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِيْ زَيْدًا وَّلْيَجِيْءُ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ اَوِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَاتَاْمُرُنِيْ فَاِنِّيْ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۲۰۹۸ ۔ عبید اللہ بن موسیٰ' اسرائیل' ابو اسحاق' حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آیت "لایستوی القاعدون من المومنین و المجاهدون فی سبیل الله نازل ہوئی' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس زید (بن ثابت) کو بلاؤ' تو وہ تختی اور دوات اور شانہ کی ہڈی لے کر آئے' راوی کو شک ہے کہ آپ نے الدواۃ و الکتف یا الکتف والدواۃ فرمایا تھا' پھر آپ نے فرمایا کہ آیت لایستوی القاعدون الخ لکھ اس وقت نبی صلی اللہ کے پیچھے عمرو بن ام مکتومؓ بیٹھے ہوئے تھے' جو نابینا تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں میں تو نابینا ہوں' تو اس پر یہ آیت اس طرح نازل ہوئی "لایستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله ۔"

۸۹۳ بَابُ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ .

باب ۸۹۳ ۔ قرآن (شریف) سات طریقوں پر نازل کیا گیا ہے۔

۲۰۹۹ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ

۲۰۹۹ ۔ سعید بن عفیر 'لیث' عقیل' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھے قرآن ایک طریقے پر پڑھاتے اور میں کہتا جاتا کہ کوئی اور طریقہ ہے؟ تو میں یہاں تک ان سے زیادتی کا مطالبہ کر رہا تھا کہ

فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُ نِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ .

٢١٠٠ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِالْقَارِيِّ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَآءَ تِهٖ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فِى الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَآئِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِىْ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَقْرَاَنِيْهَا عَلٰى غَيْرِ مَاقَرَاْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اَقُوْدُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّىْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ يَاهِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَآئَةَ الَّتِىْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ الْقِرَآئَةَ الَّتِىْ اَقْرَاَنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اُحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ .

٨٩٤ بَاب تَالِيْفِ الْقُرْاٰنِ .

بڑھتے بڑھتے سات طریقوں تک انتہا پہنچ گئی۔

۲۱۰۰۔ سعید بن عفیر' لیث' عقیل' ابن شہاب' عروہ بن زبیرؓ مسور بن مخرمہ و عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورت فرقان پڑھتے ہوئے سنا' میں نے جب ان کی قرات سنی تو دیکھا کہ وہ کسی دوسرے طریقہ سے پڑھ رہے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھایا تھا' قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کردوں' لیکن میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا میں نے ان کی چادر ان کی گردن میں ڈال لی' اور پوچھا کس نے تمہیں یہ سورت پڑھائی ہے؟ جو میں نے تم کو پڑھتے ہوئے سنا' انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے' میں نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو اس لئے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے طریقے پر سکھائی ہے' تو میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلا' اور میں نے عرض کیا کہ (یارسول اللہ) میں نے اس کو سورت فرقان کو ان طریقوں پر پڑھتے ہوئے سنا ہے' جو آپ نے مجھ کو نہیں بتایا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو' پھر فرمایا اے ہشام پڑھو چنانچہ ہشام نے اسی طریقہ پر پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوا ہے' پھر فرمایا کہ اے عمرؓ تم پڑھو! چنانچہ وہ قرآت میں نے پڑھی' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوا ہے' بے شک یہ قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا ہے' (۱) اس لئے جو آسان معلوم ہو اسی طریقہ پر پڑھو۔

باب ۸۹۴۔ قرآن کی ترتیب کا بیان۔

(۱) سات حرفوں سے کیا مراد ہے؟ انکی کیا حقیقت ہے؟ اس بارے میں تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو علوم القرآن ص ۹۸ مولفہ شیخ ... مولانا محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدھم۔

۲۱۰۱ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ وَاَخْبَرَ نِیْ یُوْسُفُ بْنُ مَاهِكٍ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ عِنْدَ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذْ جَآءَ هَاعِرَاقِیٌّ فَقَالَ اَیُّ الْکَفَنِ خَیْرٌ؟ قَالَتْ وَیْحَكَ وَمَا یَضُرُّكَ؟ قَالَ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَرِیْنِیْ مُصْحَفَكِ قَالَتْ لِمَ؟ قَالَ لَعَلِّیْ اُوَلِّفُ الْقُرْاٰنَ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ یُقْرَاُ غَیْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ وَمَا یَضُرُّكَ اَیَّهٗ قَرَاْتَ قَبْلُ اِنَّمَا نَزَلَ اَوَّلَ مَانَزَلَ مِنْهُ سُوْرَةٌ مِّنَ الْمُفَصَّلِ فِیْهَا ذِکْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتّٰی اِذَا ثَابَ النَّاسُ اِلَی الْاِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ نَزَلَ اَوَّلُ شَیْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوْا لَا نَدَعُ الْخَمْرَ اَبَدًا وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوْا لَقَالُوْا لَا نَدَعُ الزِّنَا اَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ بِمَکَّةَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَجَارِیَةٌ اَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ وَمَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَآءِ اِلَّا وَاَنَا عِنْدَهٗ قَالَ فَاَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَاَمْلَتْ عَلَیْهِ اٰیَ السُّوْرَةِ .

۲۱۰۱ـ ابراہیم بن موسیٰ' ہشام بن یوسف' ابن جریج' یوسف بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا کہ ایک عراقی آیا اور پوچھا کون سا کفن بہتر ہے؟ انہوں نے کہا افسوس ہے تجھ پر تجھے کیا چیز تکلیف دیتی ہے؟ اس نے کہا اے ام المومنین مجھے اپنا مصحف دکھایئے انہوں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ میں قران کو اس کی ترتیب کے موافق کرلوں کیونکہ لوگ ترتیب کے خلاف پڑھتے ہیں' انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں' جو آیت بھی چاہو پہلے پڑھ لو' سورۂ مفصل میں سب سے پہلے وہ سورت نازل ہوئی ہے' جس میں جنت اور جہنم کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگ اسلام کی طرف مائل ہوئے تو حلال وحرام کی آیت نازل ہوئی اگر پہلے ہی یہ آیت نازل ہو جاتی کہ شراب نہ پیو تو لوگ کہتے کہ ہم کبھی شراب نہ چھوڑیں گے' اور اگر یہ آیت نازل ہوتی کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز زنا نہیں چھوڑیں گے' اور جب میں کم سن بچی تھی' اور کھیلتی تھی' تو اسی زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی بل الساعة موعدهم والساعة ادهی وامر اور سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء اس وقت نازل ہوئیں جب میں آپ کے پاس تھی' راوی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ ان کے لیئے وہ مصحف نکال لائیں اور انہوں نے ان کو سورۃ کی آیتیں لکھادیں۔

۲۱۰۲ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَّقُوْلُ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَالْکَهْفِ وَمَرْیَمَ وَطٰهٰ وَالْاَنْبِیَآءِ اِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاَوَّلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِیْ .

۲۱۰۲ـ آدم، شعبہ، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ ان کو بیان کرتے ہوئے سنا، کہ سورہ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طٰہ، اور انبیا، عتاق اول میں سے ہیں، اور یہ میرا اناذخیرہ ہیں (یعنے مجھے بہت محبوب ہیں)

۲۱۰۳ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ قَبْلَ اَنْ یَّقْدَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۲۱۰۳ـ ابوالولید' شعبہ' ابواسحاق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سورہ "سبح اسم ربك الاعلیٰ" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہی سیکھ لی تھی۔

۲۱۰۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَدْ

۲۱۰۴ـ عبدان' ابوحمزہ' اعمش، شقیق سے روایت کرتے ہیں عبداللہ نے بیان کیا کہ میں ان ہم مثل سورتوں کو جانتا ہوں' جن کو نبی صلی

عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هُنَّ اِثْنَيْنِ اِثْنَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلْقَمَةُ وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِّنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَالِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اٰخِرُهُنَّ الْحَوَامِيْمُ حٰمٓ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ .

اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو، دو پڑھتے تھے' یہ کہہ کر عبداللہ کھڑے ہوگئے اور ان کے ساتھ علقمہ ان کے گھر گئے' پھر علقمہ باہر آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کہ وہ کون سی سورتیں ہیں؟ تو علقمہ نے کہا کہ ابن مسعود کی ترتیب کے مطابق مفصل سورتوں میں سے پہلی بیس سورتیں ہیں جن کے آخر میں حوامیم' حٰم الدخان اور سورہ عم یتسالون ہیں۔

٨٩٥ بَاب كَانَ جِبْرِيْلُ يَعْرِضُ الْقُرْاٰنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَسَرَّ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ يُعَارِضُنِيْ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ وَاِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِيْ .

باب ٨٩٥۔ اس امر کا بیان کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پیش کرتے تھے' دور کرتے تھے اور مسروق نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے حضرت فاطمہؓ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چپکے سے فرمایا کہ جبریل میرے سامنے قرآن سال بھر میں ایک مرتبہ دور کرتے' لیکن اس سال میرے سامنے دو بار دور کیا' میرا خیال ہے کہ اب میری وفات کا وقت قریب آچکا ہے۔

٢١٠٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزْعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِاَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ .

٢١٠٥۔ یحیٰی بن قزعہ' ابراہیم بن سعد' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں خیر کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخی تھے' اور رمضان میں معمول سے زیادہ سخی ہو جاتے تھے' اس لئے کہ رمضان کے مہینے میں جبریل علیہ السلام آپ کے پاس ہر رات میں آتے تھے' یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ گزر جاتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کا دور کرتے' چنانچہ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ خیر کے اعتبار سے ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔

٢١٠٦ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لَجِبْرِيْلُ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ

٢١٠٦۔ خالد بن یزید' ابو بکر' ابو حصین' ابو صالح' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن ہر سال میں ایک بار پیش کرتے تھے' لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال دو بار آپ پر پیش کیا گیا اور ہر سال دس دن آپ اعتکاف کرتے تھے' لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ

ہے۔

۸۹۶ بَاب اَلْقُرَّآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۸۹۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قراء صحابہؓ کا بیان۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ ذَکَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ وَّمُعَاذٍ وَّاُبَيِّ بْنِ کَعْبٍ .

۲۱۰۷۔ حفص بن عمر' شعبہ' عمرو' ابراہیم' مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں ان سے برابر محبت کرتا ہوں' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' کہ قرآن چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت سالم' حضرت معاذ' حضرت ابی بن کعبؓ۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخَذْتُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِیْنَ سُوْرَةً وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ مِنْ اَعْلَمِهِمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَمَا اَنَا بِخَیْرِهِمْ قَالَ شَقِیْقٌ فَجَلَسْتُ فِی الْحَلَقِ اَسْمَعُ مَا یَقُوْلُوْنَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا یَّقُوْلُ غَیْرَ ذٰلِكَ .

۲۱۰۸۔ عمر بن حفص' حفص' اعمش' شقیق بن سلمہ' حضرت عبداللہؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ خطبہ دے رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے ستر سے کچھ زائد سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے حاصل کی ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سمجھنے لگے تھے کہ میں کتاب اللہ کا ان سب سے زیادہ جاننے والا ہوں' حالانکہ میں ان سے بہتر نہ تھا' شقیق کا بیان ہے کہ میں بہت سی مجلسوں میں بیٹھا تاکہ لوگوں کی باتیں سنوں' ان میں سے کسی کو اس بات کی تردید کرتے ہوئے نہیں سنا (گویا سب صحابہ اس بات کو تسلیم کرتے تھے)۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَاسُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ کُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَاَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ یُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هٰکَذَا اُنْزِلَتْ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِیْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَجْمَعُ اَنْ تُکَذِّبَ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ .

۲۱۰۹۔ محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابراہیم' علقمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھے تو حضرت ابن مسعودؓ نے سورت یوسف کی تلاوت کی ایک آدمی نے کہا کہ اس طرح یہ سورت نازل نہیں ہوئی ہے' حضرت ابن مسعودؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سورت تلاوت کی تھی' تو آپ نے فرمایا کہ بہت خوب! اس آدمی کے منہ سے شراب کی بو آتی تھی حضرت ابن مسعودؓ نے کہا تو کتاب اللہ کو جھٹلاتا ہے اور شراب بھی پیتا ہے چنانچہ اسے حد ماری۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ

۲۱۱۰۔ عمر بن حفص' حفص' اعمش' مسلم' مسروق نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا کہ انہوں نے کہا کہ اس خدا کی قسم! جس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے' قرآن شریف

اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ اَيْنَ اُنْزِلَتْ وَلَا اُنْزِلَتْ اٰيَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَ اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ

کی جو سورت بھی نازل ہوئی' میں اس کے متعلق جانتا ہوں کہ وہ کہاں نازل ہوئی؟ اور جو آیت بھی اتری اس کے متعلق میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی؟ اور اگر میں کسی کے متعلق جان لوں کہ وہ کتاب اللہ مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو اونٹ پر سوار ہو کر اس کے پاس جاؤں۔

٢١١١۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍؓ .

٢١١١۔ حفص بن عمر' ہمام' قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن جمع کرنے کے متعلق پوچھا' تو انہوں نے جواب دیا کہ چار آدمیوں نے جمع کیا' جو سب کے سب انصاری تھے' وہ حضرت ابی بن کعب' حضرت معاذ بن جبلؓ حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابو زیدؓ تھے' فضل نے بواسطہ حسین بن واقد' ثمامہ' حضرت انسؓ' اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

٢١١٢۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْاٰنَ غَيْرُ اَرْبَعَةٍ اَبُو الدَّرْدَآءِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ .

٢١١٢۔ معلّٰی بن اسد' عبد اللہ بن مثنی' ثابت بنانی و ثمامہ حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی' تو اس وقت تک چار آدمیوں کے سوا کسی نے قرآن جمع نہیں کیا تھا' وہ یہ تھے حضرت ابو الدرداءؓ حضرت معاذ بن جبلؓ' حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابو زید' حضرت انسؓ نے کہا کہ ہم ابو زیدؓ کے وارث ہوئے۔

٢١١٣۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ اُبَيٌّ اَقْرَاُنَا وَاِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ اُبَيٍّ وَّ اُبَيٌّ يَقُوْلُ اَخَذْتُهٗ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَتْرُكُهٗ لِشَيْءٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْمِثْلِهَا

٢١١٣۔ صدقہ بن فضل' یحییٰ' سفیان' حبیب بن ابی ثابت' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا کہ ابیؓ ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں' اور ہم ابیؓ کی بعض قرآت کو چھوڑ دیتے ہیں' لیکن ابیؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سیکھا ہے' اس لئے ہم اس کو کسی بناء پر چھوڑ نہیں سکتے' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس آیت کو ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے مثل ہم دیتے ہیں۔

الحمد للہ کہ جلد دوم ختم ہوئی!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو

رِیَاضُ الصَّالِحِین مترجم

عَرَبی، اُردُو

جلد اوّل ـ جلد دوم

چار سو تیئس (۴۲۳) آیاتِ قرآنی اور اٹھارہ سو اکیانوے (۱۸۹۱) احادیثِ نبوی کا وہ مستند اور قابلِ اعتماد ذخیرہ جو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی تحقیق اور جستجو کے ساتھ مرتب فرمایا ہے۔

وہ بیش بہا کتاب جو صدیوں سے مسلمان گھرانوں میں مقبول چلی آتی ہے

روزمرہ زندگی کی اصلاح اور درستگی کے لیے بے مثال اور مجرّب لائحہ عمل

مصنف

امام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۷۶ھ)

ترجمہ و فوائد

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

ادارۂ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان